

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232761

UNIVERSAL
LIBRARY

تَوْعَدُ عَلَى نَوْعٍ يَجِدُ اللَّهُ لِنُورِهِ مَكِيشًا

الكتاب شريف وجميل لطيف كنوز اماريت رامفاتيح توجبه مشكوة المصاحح اعني

سبع رابع

مطالع

مصنفات

عالم النبيل فاضل جزيل محدث نقيه به دان مولانا مولوي محمد قطب الدين خان دهمي حرمه و خفوه

مشهد مطبع نولكشومقالكهنومين هو

فہرست جلد چہارم یعنی علم اجمالی کتاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۲	باب بیچ بیان طب اور مہتروں کے	۲۶۲	باب بیچ بیان توکل اور صبر کے	۵۲۲	باب بیچ بیان اخلاق اور مصلحتوں کی مختلف
۲۴	باب بیچ بیان قال مدبر اور شکرانہ کے	۲۷۸	باب بیچ بیان عبادت کریمہ کے	۵۲۳	باب بیچ بیان غلبہ کے
۳۰	باب بیچ بیان غالی گولی کرنے کے	۲۸۹	باب بیچ بیان رومے اور ڈرنے کے	۵۲۴	باب بیچ بیان نبی ہونے آنحضرت کے
۳۵	باب بیچ بیان خواب کے	۳۰۱	باب بیچ بیان بغیر حال لوگوں کے	۵۲۵	باب بیچ بیان اور ابتداء وحی کے
۴۶	کتاب آداب کا	۳۰۶	باب بیچ بیان دور سے اور نصیحت کرنے کے	۵۲۶	باب بیچ بیان ملائحتوں نبوت کے
۵۹	باب اذن جاننے کا گھر میں آنے کے لیے	۳۱۲	باب بیچ بیان فتنوں کے	۵۵۶	باب بیچ بیان معراج کے
۶۱	باب صحافہ اور گلے لگنے کا	۳۲۱	کتاب بیچ بیان لڑائی اور قتال کے	۵۷۱	باب بیچ بیان ہجرت کے
۶۶	باب بیچ بیان تنظیم کرنے کے	۳۶۹	ف و عداد اسطے حصول درجہ ابدال کے	۶۱۷	باب بیچ بیان کراستوں کے
۶۹	باب بیچ بیان منجھے اور چھوڑنے اور لینے کے	۳۷۶	باب بیچ بیان فیاضی کے تیرا سیکہ اور درجہ ابدال کے	۶۲۳	باب بیچ بیان وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
۷۴	باب بیچ بیان چھینکنے اور جہانی لینے کے	۳۷۸	باب بیچ بیان قصداً بن مباد کے	۶۲۴	باب بیچ بیان منجات اور لواحق پہلے باب کے
۷۷	باب بیچ بیان ہنسنے کے	۳۸۴	باب بیچ بیان اترنے حضرت عیسیٰ کے	۶۲۵	باب بیچ بیان مناقب قریش اور ذکر قبیلوں کے
۷۸	باب بیچ بیان ناسون کے	۳۸۶	باب بیچ بیان قرب قیامت کا اور بیچ	۶۲۶	باب بیچ بیان مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم
۸۵	باب بیچ بیان کرنے اور شکر کے	۳۸۶	بیان اسکے کہ جو شخص مراقبہ کو کرے	۶۲۷	باب بیچ بیان مناقب عمر رضی اللہ عنہ کے
۹۲	باب بیچ بیان محافظت زبان اور لبہ کے	۳۸۹	باب بیچ بیان اسکے کہ برہان ہوگی قیامت	۶۲۸	باب بیچ بیان مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے
۹۸	باب بیچ بیان وعدہ کرنے کے		اور ہر ہر لوگوں کے۔	۶۲۹	باب بیچ بیان مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کے
۱۱۰	باب بیچ بیان خوش طبعی کے	۳۹۱	باب بیچ بیان بھولنے سے دور کے	۶۳۰	باب بیچ بیان مناقب ان تینوں کے
۱۱۲	باب بیچ بیان غم کرنے اور حمایت کرنے کے	۳۹۴	باب بیچ بیان حجاب حشر کے	۶۳۱	باب بیچ بیان مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے
۱۱۸	باب بیچ بیان نیکی کرنے اور سلوک کرنا کے	۴۰۲	باب بیچ بیان حساب اور قصداً بن اور ذرا کے		باب بیچ بیان مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے
	ازنا وغیرہ کے ساتھ	۴۱۰	باب بیچ بیان حوض اور غنائے کے		
۱۲۰	باب بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق کے	۴۱۸	باب بیچ بیان حال صحت اور لیگوں کے	۷۰۲	باب بیچ بیان مناقب حضرت عیسیٰ کے
۱۳۵	باب بیچ بیان محبت لہذا فی اللہ کے		اسکے کا	۷۱۲	باب بیچ بیان مناقب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
۱۵۲	باب بیچ بیان چھوڑنے ملاقات اور کاٹنے کے	۴۵۴	باب بیچ بیان دیدار خدا کے		گھر والوں کی تعریف میں
	اور عیب جوئی کے	۴۶۲	باب بیچ بیان وزن اور وزنوں کے	۷۳۶	باب بیچ بیان مناقب یسویوں بنی
۱۶۲	باب بیچ بیان بچنے اور ڈھیل کرنے کے		کے۔		صلعم کے
۱۶۷	باب بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور بیکارگی کے	۴۷۱	باب بیچ بیان پیرائش حبت اور	۷۴۳	باب جامع مناقب کا
۱۷۶	باب بیچ بیان غصہ اور کبر کے		دوزخ کے	۷۵۹	باب بیچ بیان ان صحابہ اہل بدر کے
۱۸۵	باب بیچ بیان ظلم کے	۴۷۴	باب بیچ بیان ابتداء پیدا نش کے		کہ جنک نام دکر کے لئے مایع بخاری میں
۱۹۰	باب بیچ بیان امر بالمعروف کے		اور ذکر خیر بدو کے۔	۷۶۳	باب بیچ بیان اور تمام کا اور ذکر لوہس
۲۰۲	کتاب بیچ بیان ان مہتروں کے اور ذکر ان کے	۵۰۰	باب بیچ بیان فضیلتوں میں اسلمین		نور بنی رضی اللہ عنہ کا
۲۳۳	باب بیچ بیان فضیلت غزوان کے		صلعم	۷۷۱	باب بیچ بیان واد اسلمت کے
۲۴۸	باب بیچ بیان آرزو رکھنے اور حرص کرنے کے	۵۱۲	باب بیچ بیان ناسون اور مصنفوں		
۲۵۵	باب بیچ بیان محبت مال کے اور غریبوں کے		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے		

نور علی نور بھدی اللہ لنورہ مشکوٰۃ

کتاب شریف و حقیقہ لطیف کنوز احادیث و امفاتیج ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

سبع رابع



عالم نبیل فاضل خزیریل محدث نقیہ ہمہ دان مولانا مولوی قطب الدین خان دہلوی حرم و منفور

منشہ مطبع نولکشو مقالکھونین هو

ابی بن کعب کہ ایک شب کو پہلی گائی بھینس ہنسی لگ بھر داغ دیا ابی بن کعب نے نقل کیا یہ سلم و عن ابی ہریرۃ رحمہ اللہ رحمۃ اللہ علیہ وسلم یقول فی الحجة الشوکاء شیفاء من کل ذاء ولا السام قال ابن شہاب السام الموت والحجة الشوکاء الشوکاء متفق علیہ اور روایت ہر ابی ہریرہ سے یہ کہ اس نے سنا غیر احمدی احمدی علیہ السلام سے فرماتے ہیں چ سیدہ زانہ کے شفا ہو یہ بیماری سے سوائے سام کے کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہو اور سیاہ داغ کلوی نقل کیا یہ بخاری اور سلم نے فہم کہا طیبی نے اگرچہ حدیث عام ہو کہ کھجور میں شفا ہو یہ بیماری سے ولیکن مخصوص بہ ساقہ ان امراض کے کہ رطوبت اور بلغم سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے کہ وہ عاریا پس ہر پس دفع کرتی ہو اور امراض کو کہ فدا کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عموم پر محمول ہو اور داخل موتی ہو کھجور میں ہر دوا میں ساتھ ترکیب کے اور کوئی نے کہا کہ متعین ہر عموم بدل شفا کے اور سفر السعادت کی مصنف نے کہا کہ ایک جماعت کا ہر سچ نہم امراض کے معالجہ ساتھ کھجور کے کرتے تھے اور بعضے سچ تمام امراض کی شفا استعمال کیا کرتے تھے اور سب برکت حسن اعتقاد کے امراض کے دفع ہوتے تھے و عن ابی سعید الخدری قال جلاو رجل ابي الشیخی سلمہ اللہ علیہ وسلم فقال انی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ سلمہ اللہ علیہ وسلم اسقمہ عسلہ فسقا لثم جاء فقال سقیمتہ فلم یزدہ الا استطاکہ قال لک ثلاث حراری ثم جاء الراویۃ فقال اسقمہ عسلہ فقال لقد سقیمتہ فلم یزدہ الا استطاکہ فقال رسول اللہ سلمہ اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرأ متفق علیہ اور روایت ہر ابی سعید خدری سے کہا کہ آیا ایک شخص پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا بھائی میرا جلتا ہو بیٹا اسکا یعنی دست بردست چلے گئے ہیں پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا اسکو شہد پس بلایا اسکو کھجور آیا وہ اور کہا بلا با تمہا میں نے اسکو شہد پس زیادہ کیا اسکو یہ شہد نہ کر دست نے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتے تھے کہ بلا اسکو شہد اور وہ چلتا اور بیٹا اور بیٹا اور زیادہ چلتا بھر وہ اتنا اور عرض کرتے تاکہ شہد ملا با میں نے اور بیٹا اور زیادہ چلا بھرا آیا جو غی بار یعنی اور کہا کہ زیادہ ہو اپنی چلتا پس فرمایا آنحضرت نے بلا تو اسکو شہد پس اسنے کہ تحقیق میں بلایا اسکو پس زیادہ کیا اسکو شہد مگر بیٹ چلتا پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا اللہ اور جو ہر بیٹ بھائی تیرے کا کھجور بلایا اسنے بھائی کو شہد پس چھا ہو گیا نقل کیا یہ بخاری اور سلم نے ف بلایا اسکو شہد پس فرمایا بلایا ہر ابی بن اور حضرت علی سے منقول ہو کہ جب بیمار ہو کوئی بس طلب کرے ابی بن جو سچ کہ کچھ دیوے اسکو اپنے ہمراہ سے پھر خرید کر اسکو شہد اور زچہ کے بانی میں ملا کر پوسے پاویگا شفا یا برکت اور سچ کہا اللہ یعنی اس آیت میں فیہ شفاء للناس یا یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پوچھا تو اسے بیٹ کو آرام ہو گا وہ مراد ہو اور جو ہر ابی نے خطا کی اسنے اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتے ہیں کذب کو جگہ خطا کے جیسے کہ کذب سمعہ جھوٹ کہا کان کے نے بعض خطا کی اور نہ باقی حقیقت اس خبر کی کہ سنی اور جلتا چاہے کہ لوگوں کو سچ حکم فرمانے آنحضرت کے ساتھ پیسے شہد کے اس مادہ میں توقف و حیرت ہو یعنی شہد سہل اور چلنے والے بیٹ کا جو بس حکم کرنا ساتھ بلانے اسے سچ دفع بیٹ چلنے کے مخالف مذہب لہا کے ہوا اسلئے کہ ہر بار کہ شہد بلایا بیٹ چلنا زیادہ ہو ابی بن بد کہ حصول شفا برکت کے آنحضرت کے اور ظہور سحر و انکس کے ہر سچ مادہ خاص کے پس اور دوا کو اس پر قیاس نہیں کر سکتے اور یہ بھی اگرچہ ایک روش نیک ہر اہل ایمان کے لئے ولیکن بعد تحقیق اور اسماں نظر کے ظاہر ہوتا ہو کہ امر ساتھ بلانے شہد کے اس مادہ میں موافق مذہب طلب کے ہو اور دلیل کمال صداقت پر ہو اسلئے کہ اس شخص کا بیٹ چلنا بیٹ ہر سچ اور اسلئے کہ مادہ خاص کے ساتھ طلب لہا کے نسبت نہیں رکھتی اسلئے کہ طلب نبوی تہ بقن الفلح اخرج مادہ کا کرنا ہو موافق مذہب طلب کے ہر مادہ صاحب غر السعادت نے کہا کہ طلب نبوی ساتھ طلب لہا کے نسبت نہیں رکھتی اسلئے کہ طلب نبوی تہ بقن الفلح ہو اسلئے کہ صادر ہو وحی الہی سے اور طلب نبوت اور کمال عقل سے اور طلب خیر انکس کی کالی گئی ہو ظن اور سحر سے کہ منطہ خطا کا ہر سچ اور جو کذا کہ ساتھ طلب نبوی کے کہ تہ بقن الفلح ہر منفع نبوی یقین جانا چاہے کہ نقصان ایمان اسے سے ہر دوا جو کوئی اسکو ساتھ قبول متفق اعتقاد

پاک کے عمل میں لاوے البستہ اس سے تنفع ہو جیسے کہ قرآن کریم کہ شفا سیفون اور دلوں کی ہو جو کوئی اسکو ساتھ لے کر اس قول
 کے نہ سیکھے سبب زیادتی مرض اور وبال حال اسکے کا ہوتا ہو اس لئے بعضوں نے کذب بیٹا اسکی کوہ و پر عدم سہ قہیت اور ہم
 خلوص اعتقاد اسکے کے عمل کیا ہو فافہم و بالمد التوفیق ج ۴ ح ۴ و **وَعَنْ** النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقِسْطُ الْحَرِيُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کمانسہ رما یا پیسہ
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اس چیز کا کہ دو کر دم ساتھ اسکے بھری ہوئی سینگی کھونا اور استعمال کرنا
 قسط بھری یعنی کٹ کا ہر نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **ف** قسط بین منافع بہت بہن عورتیں نفاہ و ہونی لیستی بہن
 اسکی اور جاری کرتی ہو حیض و پیشاب رکے ہوئے کو اور دفع کرتی ہو زہر دن کو اور تسکین کرتی ہو شہوت جماع کو
 اور اسکے پینے سے پیٹ کے کڑے مر جاتے بہن اور چوتھے دن کی تب کو بھی نفع کرتی ہو اور اسکے لگانے سے جھانیاں اور چھپپ
 جاتی رہتی ہو اور دھونی اسکی فائدہ کرتی ہو زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوائے انکے منافع اس میں بہت ہیں کہ کتب طب
 میں مذکور بہن اسلئے اسکو افضل دو اؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہو بھری اور ہندی بھری سفید ہو اور ہندی سیاہ
 اور بھری فضل ہو ہندی سے اور گرمی اس میں کم ہوتی ہو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَعْدِبُوا حَنِيئًا لَكُمْ بِالْعَذَرِ مِنَ الْعَذَرِ سَرَّةٌ وَعَلَيْكُمْ بِالْقِسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
 انس سے کہ کمانسہ رما یا پیسہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کر دو تم اپنے لڑکوں کو ساتھ دبانے کے ہاتھ سے یا کپڑے سے
 بخاری ملنے کی کو اور لازم ہو تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **ف** عذرہ ایک بخاری ہو لڑکوں کے حلق میں
 پیدا ہوتی ہو جو شش خون سے دانیان اسکے دفع کے لئے لڑکے کے تالو کو انگوٹھے سے دبانی بہن اور اس میں سون بیا
 نکلتا ہو اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سے کر لینے اسکو پانی میں مل کر کے ناک میں ٹپکا دے کہ اسکو سوسو دیکھتے ہیں
 پس وہ پانی عذرہ پر ہو چکر اسکو دفع کر لگا اور کٹ عار یا بس ہو اور بعضے طبیب اس بخاری کے علاج کرنے کو ساتھ کٹ
 کے قنب کرنے بہن اور کہتے بہن کہ کٹ عار ہو اور عذرہ لڑکوں کو حرارت سے ہوتا ہو خصوصاً نواح حجاز میں کہ عار ہو اور علما
 اسکا جواب پر دیتے بہن کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہو کہ بلغم سپر غالب ہوتا ہو پس معالجہ ساتھ کٹ کے مفید ہوتا ہو
 اسکو اسلئے کہ کٹ نجف اور مقوی عضو ہو اور کبھی نفع دو کا بالخاصیت بھی ہوتا ہو یا آنکہ ہو سکتا ہو کہ یہ ہجرات آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہو واللہ اعلم **وَعَنْ** أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مَا تَدْعُرْنَ أَوْ لَا دَكَّ بَطْنُ الْعَلَاقِ عَلَيْكُمْ هَذَا الْعَوْدُ الْجَنْدِيُّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ شَفِيهِ سَبْعًا
ذَاتُ الْجَنْبِ يَسْعُطُ مِنَ الْعَذَرِ وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام قیس سے کہ کما
 فرمایا پیسہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں دبانے ہو ملق اولاد اپنی کے اولگی سے ساتھ اس دبانے کے بلکہ لازم ہو پیسہ
 استعمال کرنا عود ہندی کا لینے کٹ کا اسلئے کہ اس میں سات بخاریوں کی شفا ہو ایک ان سات میں ذات الجنب ہو سعو ط
 کجائے عذرہ سے لینے عذرہ کے دفع کے لئے ناک میں ٹپکا ئی جاوے اور لہ و دکی جاوے لینے منہ بہن باجمہ کی طرف سے ٹپکا ئی
 جاوے ذات الجنب سے نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **ف** تہ غرن الخ وغر کہتے بہن ملنے کے دیا نگو اولگی سے سبب عذرہ کے

کہ نسی کی اس سے حدیث سابق میں اور یہاں بھی بطریق انکار کے فرمایا کہ کس واسطے دہاتے ہو مطلق رکون کے اور میں نے مطلق کے
 وہی ہیں جو دغہ کے مذکور ہوئے اور بعضی روایت میں اطلاق آیا ہو ساتھ زہر ہنرہ کے اور لکھا ہو علمائے کہ یہ روایت شاذ
 اور اصوب ہو اور میں نے اطلاق کے وہی علاج مذکور ہو حاصل یہ کہ نہ وہاں اپنی اولاد کے مطلق ساتھ اولنگی کے بیماری نکلو
 میں اور عود ہندی یہیں تصحیح ہو ساتھ اسکے کہ مراد قسط ہندی سے یہ عود ہندی ہو اور جس حال ہو کہ عود
 ہندی قسط بہت ہی کوکھا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہو اسکو بعضوں نے ساتھ عود ہندی کے اور نافع دونوں ہیں
 لیکن ہندی کا نفع غالب ہو اور ذات کچنب ورم مار ہو نو احمی صدر میں اور وہ امراض ملکہ سے ہو اور یہاں مراد ذات
 سے رباح غلیظ ہیں کہ جمع ہو جاتے ہیں نو احمی پہلو میں اسلئے کہ عود ہندی دو اہو رباح کی اور حضرت صلے امد علیہ السلام
 نے سات بیماریوں میں سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلئے کہ امتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اسوقت اور
 شاید کہ باقی مشہور ہوں عرب میں اور اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ قسط سات بیماریوں سے زیادہ کی دو نہیں بلکہ بہت بیماریوں
 مفید ہو جیسے کہ بعض النسے اوپر مذکور ہوئیں شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اس لئے انکو ذکر فرمایا اور بعضوں نے
 کہا مراد سات سے کثرت ہو نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب میں اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہو مانند ہفتاد کے طرح طرح
 وَعَنْ عَائِشَةَ دَنَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخُسْفَى مِنْ فَيْحٍ جَفَتْهُ قَائِدُ دُوكَا
 بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
 تب بھاپ ہو جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اسکو ساتھ پانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضوں نے
 کہ مقصود مشابہت دینا ہو حرارت تب کو ساتھ آگ دوزخ کے یعنی نمونہ اسکا ہو اور بعضوں کے نزدیک محمول حقیقت
 پر ہو جیسے کہ باب مواقیت الصلوٰۃ میں آیا ہو کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہو پس ہو سکتا ہو کہ حرارت تب کی بھی اثر
 اسکا ہو اور اس حدیث میں خطاب ہو اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینہ والوں کو کہ اکثر تب انکی ہوتی ہو بسبب گرمی اقباب
 کے یا حرکت یا غضب یا مانند انکے کہ اسکو ٹھنڈا کرنے کی سفید ہوتی ہو یعنی پانی بدن پر ڈالنے سے غافلہ ہوتا ہو اور ٹھنڈا
 کرنے سے استعمال کرنا ہو دواؤں سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنے سے یہ ہو کہ ٹھنڈا پانی پلاوے اسکی برکت سے خدا
 تعالیٰ تب کو دور کر دے گا و مولانا عن شریح و عَنِ النَّبِيِّ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمَلَةِ دَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو انس سے کہ کما اذن و یا رسول خدا صلے اللہ علیہ
 وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سے اور ڈانک سے اور بیماری نملہ کی سی نقل کی یہ مسلم نے ف مراد افسون سے
 دعائیں اور آیات قرآنی ہیں واسطے طلب شفا کے اور دعائیں نظر کی ابتدا سے کتاب میں ذکر کی گئی ہیں اور ڈانک سے یعنی ڈانک ہمارا
 ہے اور مراد ساتھ اسکے ڈانک کچھو کا ہو اور کاٹنا سانپ کا اسی کے حکم میں ہو اور غلہ کہتے ہیں چیونٹی کو اور یہاں مراد ایک
 بیماری ہو کہ چھپسیاں پہلو وغیرہ میں نکلتی ہیں مشابہت دی اسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اسکی کہ افسون
 جائز ہو مسلم بیماریوں میں اور یہاں خاص ان تین چہندون کو اس لئے ذکر کیا کہ افسون ان میں اوسلئے اور
 نفع ہو بہ نسبت اور امراض کے اور بعض روایات میں حصہ آیا ہو کہ نہیں ہو افسون مگر ان تین چہندون میں

اس میں بھی یہی تاویل ہو یا یہ کہ اول افسون سے منع نہ مایا تھا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد ازان رخصت ہوئی ہو ان میں
 چیزوں میں بسبب اہتمام شان انکی کے اور کمال نفع لوگوں کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم
 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَقِرَّ فِي مَنِّ الْعَيْنِ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ وَأُورِدَتْ
 ہر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھو اوین ہم ٹوک سے نقل کی یہ بخاری اور
 سلم نے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَمِينِهِ جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا شَفْعَةٌ
 بَيْنَ صَفْرَتِهِ فَقَالَ اسْتَكْرَحْتُكَ فَإِنْ رَأَيْتَ النَّظَرَ مُتَّفِقًا ^{عَلَيْكَ} اور روایت ہو ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر میں ایک لڑکی بیٹھ بیٹھی یا نوٹھی کہ اسکے چہرے میں صفحہ یعنی زردی تھی
 فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھو واؤ واسطے اسکے پس تحقیق اُسکو ہو نظر نقل کی یہ بخاری اور سلم نے ف
 ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہو کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ولیکن شارحون نے اُسکو نظر جن کی تفسیر کیا ہو کہ نظر
 انکی تیز تر جمال سے ہو + وَعَنْ حَايِ بْنِ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فِي جَاءِ الْعَمْرُو
 بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عَوْدَةً نَارُ حَيْثُ نَزَلَتْ فِيهَا مَيِّنَ الْعَقْرَبِ وَأَنْتَ تَقْتُلُ عَيْنَ الرُّقَى ^{عَلَيْهَا}
 عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَأَيْتُمْ بَأْسًا مِمَّنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقْتُلَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعَهُ رُوحُهُ مُسَلِّمًا اور روایت ہو جاہر سے کہ
 کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں سے پس آئی اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تھے
 پس کہا انھوں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہو ہمارے پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہیں ہم اُسکو ڈکا مارنے
 بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہو منتروں سے پھر عرض کیا انھوں نے وہ منتر رو برو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے یعنی نامعلوم کریں کہ درست ہو یہ منتر کرنا یا نہیں پس نہ مایا کہ نہیں دیکھتا میں اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے
 تم میں سے یہ کہ نفع پہونچا دے اپنے بھائی سلمان کو پس چاہئے کہ نفع پہونچا دے اُسکو یعنی جس طرح کہ ہوا
 منتر ہوا اور طرح بڑے کہ خلاف شرع ہو نقل کی یہ سلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَاشَيْءٍ قَالَ كُنَّا نَرُقِي
 فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اغْرَضُوا عَلَى دَقَاكُمُ الْبَاسَ يَا مَلِكُ مَا لَكُمْ
 بِكَ كُنْ فِيهِ بِشْرًا لَمْ دَوَاكُمُ مَسْلُومًا اور روایت ہو عوف بن مالک استعجمی سے کہ کتا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہ
 کے پس عرض کیا ہننے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہیں آپ اس میں پس فرمایا بیان کرو
 رو برو میرے منتر اپنے نہیں مضائقہ ان منتروں کا جب تک کہ نہو اس میں شدک نقل کی یہ سلم نے
 ف یعنی اس میں اسما جن وشیاطین کے ہوں اور معافی اُسکے سے کہ لازم نہ آئے اسلئے کہ اسے علمائے
 کہ جن الفاظ کے معانی معلوم نہ ہوں افسون ساتھ اُسکے ذکر کرنا جائیے مگر انکے نقل صحیح شائع سے آیا ہو اور جن
 بسبب عداوت کے کہ بالطنج ساتھ انسان کے رکھتے ہیں شیاطین کے دوست ہیں پس جبکہ پڑھے جائے تو میں
 افسون ساتھ اسما شیاطین کے قبول کرتے ہیں جنات اُنکو اور نکل جاتے ہیں جگہ اپنی سے اور اسی طرح
 سانپ کے کاٹے ہوئے کو بھی کبھی اُتر جن کا ہوتا ہو کہ جن لہورت سانپ کے ہو کہ کاٹا ہوا ہو جب پڑھا جاتا ہو

کہ وہ ہم دفع ہو جاتا ہو اور طور اس دھونی کا فصل دوسری کے اخیر میں آویگا اور جمہور حکماء اہل حق اس پر بین کہ تاثیر نظر کی ثابت ہو نفوس و اسوا
 وغیرہ میں اور بعضے لوگ معتزلہ وغیرہ اسکے منکر ہیں جیسے تاثیر و عاودہ تکرار کہتے ہیں کہ جو چیز مقرر میں ہو ہونے والی ہو کسی اور چیز کو فعل نہیں آسین اور یہ
 نہیں جانتے کہ تقدیر نباتات ساتھ عالم اسباب کے نہیں کہتی اور تاثیر اور طبیعت نظر کی اس سبب سے کہ یہ خاصیت اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھی ہے اور اسکو
 سبب کیا ہے اور حدیث الثمین صحیح دلیل اہل حق کی ہے اور جب شریعت نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد از ان کلام کیا ہے علمائے بیچ کیفیت
 نظر کے کہ کیونکر لگتی ہے اور ضرر پہونچاتی ہے بعضے نظر لگانے والوں سے منقول ہے کہ کما اوخون نے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کسی چیز کو اچھا جان کر تو ایک
 حرارت پاتے ہیں ہم کہ انکھ سے نکلی اور بعضوں نے کہا کہ نظر لگانے والی انکھ سے قوت سے تیرہ سو گھٹ ہوتی ہے اور شکیف ہوتی ہے ساتھ اسکے ہوا اور
 ہوا بخوبی ہے نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہے فساد و ہلاک کی مثل زہر کے کہ انکی سے پہونچتا ہے یعنی بعضے انکی سے ہوتے ہیں کہ بحر و نظر کرنے کے زہر
 پہونچتا ہے اور ہلاک کر تا ہے حاصل یہ کہ مثال تیر کے ایک چیز نظر لگانے والی سے جانب نظر زدہ کے روانہ ہوتی ہے اور اگر کوئی مانے کہ بچاؤ اسکا کرے دریا نہیں
 نمودار ہو سکتی ہے اور اگر گھر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع دریاں میں ہو کہ عبارت حرار اور تعوید اور عا سے ہو تو نہیں ہو سکتی اور نہیں نفوذ کرتی ہے
 اور اگر حرارت قوی ہو نظر لگانے والے ہی کی طرف پٹ آتی ہے مانند تیر معکوس کے بر تقدیر سختی سپر کی اور جسکے بعضوں میں قوت اور خاصیت
 نظر کی رکھی ہے نفوس کا ملکہ کو قوت اور قوت دفع اسکی کا بھی دیا ہے یہ **فصل الثانی** فصل دوسری
 عَنْ أَنَسِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ لَأَيُّكَ رَسُولُ اللَّهِ أَخْتَلِدُ بِهِ قَالَ لَعَلَّكُمْ يَأْتِيَنَّكُمْ اللَّهُ تَدَاوُكًا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَلَّةً
 إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاوُدَ وَ لُحَيْدَ الْعَرَمِ رَدَاةَ الْحَمْدِ وَاللَّيْلَ حَيْثُ قَالَ دَاوُدُ وَابْتَهِرَ سَامِرُ بْنُ شَرِيكٍ سَعَى كَمَا عَزَمَ كَيْفَا
 بَعْضُهُ مَحَلِّهِ نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَا دَاوُدَ كَرِيْمٍ فَرَمَا يَكُنْ بَانَ بِنْدُونَ اللَّهِ كَيْفَا دَاوُدَ اسْلَبِي كَيْفَا تَحْقِيقَ الدَّلَالَةِ نَبِيَّ رُكْبِي كَيْفَا كُنِي بِيَارِي مَكْرُ
 كَمَعِينِ كَيْفَا سَكَيْ بَنِي شَفَا سَوَا سَعَى بِيَارِي كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ
 اَشَارَهُ بِيَارِي كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ
 ع وَحَنِ عَقْبَةَ بَنِي شَرِيكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُلُوا مِنْ هَذَا طَعَامٍ فَإِنَّ اللَّهَ
 يَطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ رَدَاةَ الْحَمْدِ وَاللَّيْلَ حَيْثُ قَالَ دَاوُدُ وَابْتَهِرَ سَامِرُ بْنُ شَرِيكٍ سَعَى كَمَا عَزَمَ كَيْفَا
 كَيْفَا فَرَمَا يَكُنْ بَانَ بِنْدُونَ اللَّهِ كَيْفَا دَاوُدَ كَرِيْمٍ فَرَمَا يَكُنْ بَانَ بِنْدُونَ اللَّهِ كَيْفَا دَاوُدَ كَرِيْمٍ فَرَمَا يَكُنْ بَانَ بِنْدُونَ اللَّهِ
 نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کما ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** کھا نا کھلانے پر بیٹھ کھانے پلانے پر اور انھیں کہ حکم میں ہو دوا اور
 اخیر جملہ حدیث کے یہ معنی ہیں کہ قوت بختا ہے اللہ تعالیٰ اور مدد کرتا ہے ساتھ اس چیز کے کہ فائدہ دیتی ہے مثل فائدہ کھانے اور پینے کے اور زندہ رہنا دوا
 قوت ہوتی ساتھ قدرت الہی کے ہونے ساتھ کھانے پینے کے حاصل یہ کہ نفس ایسی چیزیں شتمول ہے کہ احتیاج طعام کی نہیں رکھتا اور اگر ساتھ
 جبران عادت کے کوئی سبب اسطے بقا کے چاہے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اسکو کرے کافی ہو **ع** عَنْ أَنَسِ بْنِ شَرِيكٍ
 أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَارَةً مِنَ الشُّكْرِ رَدَاةَ الْحَمْدِ وَاللَّيْلَ حَيْثُ قَالَ دَاوُدُ وَابْتَهِرَ سَامِرُ بْنُ شَرِيكٍ
 اَشَارَهُ بِيَارِي كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ كَيْفَا دَاوُدَ بَنِي شَرِيكٍ
ف دافع دیا یعنی اپنے ہتھ سے یا کسی کو حکم کیا دافع کا اور یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس بیماری کے لئے دافع کہاں دیا **ع** عَنْ أَنَسِ بْنِ شَرِيكٍ
 أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَارَةً مِنَ الشُّكْرِ رَدَاةَ الْحَمْدِ وَاللَّيْلَ حَيْثُ قَالَ دَاوُدُ وَابْتَهِرَ سَامِرُ بْنُ شَرِيكٍ

اور روایت ہو انس سے کہ گناہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تاثر کرتا منکر نظر سبب ایک زہر آکر یا خون سے نقل کی یہ بوداؤ دے ف
اس حدیث میں لفظ خون کا زیادہ کہا اور طلاء مراد اس خون کی سیلاب کھا ہو اور اگر عام مراد رکھیں کہ جو بہا ریاں خون کے سبب ہوں خواہ بسبب
روان ہو خون کے یا بسبب فساد خون کی تو بھی جائز معلوم ہوتا ہو واللہ اعلم اور بوداؤ کی پاک روایت میں لافنی نفس لافنی ہو یا لافنی عین کے اور کہا اس
کہ مراد نفس سے نظر ہو اور کجا آدم کے اور لہرغہ آیا ہو کہ بعضی کٹنے کے ہوا نوتوں سے جیسک سناپ درمنا اسکے کہ اور نتر سر دیکھ بیماری کو نفع ہو مانند درد سرد
درودا نوتوں وغیرہ کی جیسے کہ احادیث میں آیا ہو اور صحیح مسلم میں آیا ہو کہ جبریل پیغمبر خدا کے پاس آگئے ملین کہ حضرت بیمار تھے کہا جبریل نے بسم اللہ ایک
من کل دایو دیک پس مراد ساتھ حضرت کے اس حدیث میں بالعم ہو اور مراد یہ ہو کہ نتر ان میں جزوں میں لافنی و نفع ہو نسبت اور چیزوں کے اور شائع
اور متعارف ہو در بیان کو کون کے ہر **وَعَنْكَ** اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تَسْرِعُ إِلَيْهِمْ الْعَيْنُ أَفَا شَرِّهُ
لَهُمْ قَالَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ دَوَاءُ أَحْمَدُ وَالْزُّبَيْرِيُّ وَإِنَّ مَاحِ
اسماء بیٹی عیس سے کہ کیا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہنچتی ہو طرف انکے نظر یعنی بسبب خوبصورتی اور خوب سیرت ہو انکے
کے یا نتر بڑھو ادین ہم انکے فرمایا ہاں اسلئے کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجائے والی تقدیر سے تو سبقت لیجائی اس نظر یعنی نظام عظیم ہو پس جائز ہو نتر
بڑھانا اسکے لئے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جیسے بعضی نظر بسبب حسد اور خست طبع ہو یا نتر ہو یا بسبب ہی اسکے قابل میں نظر مازوں اول
واسلوں کی نفع ہوتی ہو یا نتر کیسے کہ کافر کو مومن کر دیتی ہو اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم شرع **وَعَنْ** التَّشَاءُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ حَفْصَةَ فَقَالَ لَا تَحْلَيْنَ هَذِهِ رُقِيَّةُ الْقَمَلَةِ كَمَا عَلِمْتَ هَا الْكِتَابَةُ دَوَاءُ الْبُلَاكِ أَوْ دَوَاءُ رُوحِ غَاثِي عَبْدِ اللَّهِ سے کہ گنا
اصل ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں تھی نزدیک حنفہ کے پس فرمایا کیا نہیں سکھاتی تو اسکو یعنی حنفہ کو نتر ملے گا میساک سکھایا تو اسکو سکھانا
اقل کی یہ بوداؤ دے **ف** شفا ساتھ زیر شین کے بیٹی عبداللہ بن شمس کی قریش بدیدہ بن نام الکلبلی ہو اور شفا لقب ہو کہ غالب کیا ہو نام براسام
لاکین یہ پہلے ہجرت کے اور تحمین فاضلہ عاتقہ عورتوں میں اور حضرت انکے ہاں تشریف لیجائے اور قیلو کہ کرتے اور حضرت کے لئے کچھ بناوا وازار بناکھن
کہ وقت آرام کرنے کے خدمت میں آدین اور ملکہ چھنسیان میں کہ پہلو پر نکلتی ہیں اور نہایت دکھ دیتی ہیں اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ گویا جینٹوں
چلتی ہیں اور یہ شفا نتر بڑھتی تھیں ملک کی دفع کے لئے مکہ میں جب یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
ایام جاہلیت میں نتر نزد کے لئے کرتی تھی جانتی ہوں کہ آپ کے آگے عرض کریں پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکھا اور فرمایا کہ علیکم السلام
حنفہ کے تین اور بعض کہتے ہیں کہ یہ کلام حضرت سے بطور تعریف کے تھا حنفہ کو کہ انھوں نے انشاء سے حضرت کا کیا تھا چنانچہ وہ قصہ سوئے تھو کہ
میں مذکور ہو اور مراد قرینہ ملکہ کیسے چند کلمات ہیں کہ مشہور تھے در بیان انکے بابت نام اور عورتیں عرب کی اسکو قرینہ مذکور تھیں نہ قرینہ حقیقہ کہ
اسمیں کچھ خرافات تھا اور منع فرمایا تھا اس سے پس کیونکہ حکم فرمائے اسکے سکھائے کا انکو اور کلمات مشہور یہ ہیں **الْحَرَسُ تَنْتَعِلُ الْخُصْفُ** نکاح
وَكُلُّ شَيْءٍ تَفْعَلُ غَيْرُكَ لَا تَقْصِدُ الْجَلِيلُ اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہ ہو کہ عورت اگر اپنے نیلن اور کچھ کرتی ہو غیر نافرمانی مرد کا پس آنحضرت نے تو بعض
کی حنفہ کو اور دایب کیا انکو نافرمانی کرنے پر اور انشاء سے سر کرنے پر اور عورت کو نکو لکھنے کے سکھائے سے ایک حدیث میں نبی آئی ہو کہ فرمایا
لَقَدْ عَلِمْتُ الْكِتَابَةَ اور اس حدیث سے جواز سمجھا گیا پس یہ حکم پہلے نبی سے ہو گا اور بعضوں نے کہا کہ عورتیں آنحضرت کی مخصوص تھیں ساتھ
بعض احکام و فضائل کے اور نبی کتابت سے محمول ہو اور تمام عورتوں پر کہ خوف نقتہ کا وہاں تصور ہو اور میان زمین اور کہ خطابی نے
کہ اسمیں دلیل ہو اس پر کہ سکھانا کتابت کا عورت کو مذکور ہو کہ اسکا ہونیں کہ یہ جائز ہو اسوقت کی عورت کو مذکور بعد فساد زمانہ کے اور کہا

بعضوں نے کہ یہ حکم خاص حضرت حفصہ ہی کے لئے تھا اور ان کے لئے ہر ع و عی اہل علمتہ بن سہل بن حنیفہ قال دای عامر
 بن ربیعہ سہل بن حنیفہ یغتسل فقال لا یشمتا انت کا نیوم ولا جلدی عبا قال غلط سہل فای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقیل لہ یا رسول اللہ ہل لک فی سہل بن حنیفہ واللہ ما یرفع راسہ فقال ہل تتعمون لہ احد فقالوا انتہم عامر بن
 ربیعہ قال قد عار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامر فتغلظ علیہ وقال غلام یقتل احدا کما لکھا الا بکرت اغتسل لہ
 فغسل لہ عامر وجہہ ویدیه ویدیه وکعبیہ واطراک رجلیہ وداخلۃ اذاریہ فی قدام فثم حبت علیہ
 کراح مع الناس لیس لہ کاسی روا فی شرح سننہ ورواہ ما یث فی روا بیہ قال ابی العین حتی کوفنا لہ
 فتوکلہ اور روایت ہر ابی امامہ بن سہل بن حنیفہ سے کہ کہا دیکھا عامر بن ربیعہ سے سہل بن حنیفہ کو نہاتے ہیں کہا عامر نے قسم ہر امہ کی
 نہیں دیکھا میں نے کوئی دن مانتا آج کے دن کے اور نہ جلد کسی پر نہ نشین کی مانند اس جلد کے میں نے جلد سہل کی کہا ابوامامہ سے پس گرایا گیا سہل
 یعنی گریڑ از میں پر اسے ٹوک اسکی کے پس لایا گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وکہا گیا واسطے رسول خدا کے اور رسول خدا کے
 کیا ہوا آپ کو رغبت بیچ علاج کوئے سہل بن حنیفہ کے قسم ہر امہ کی نہیں اٹھا سکتا و ہر اپنا پس فرما یا حضرت نے کیا گمان کرتے ہو تم کسی پر کہ
 اسکو نظر لگائی ہو پس کہا لوگوں نے کہ گمان کرتے ہیں ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اُس نے نظر لگائی گماراوی نے پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے عامر کو اور سخت کہا اسکو اور فرمایا اسکو ملے قتل کرتا ہر ایک تمہارا اپنے بھائی کو کیوں نہ عادی تو نے اسکو ساتھ برکت کے یعنی کیوں
 نہ کہا تو نے بارگ امہ علیک تا نثار تیر تری اس میں نظر ہو یعنی اعضا اپنے سہل کے لئے اور ڈال پانی اُس پر پس عویا سہل کے لئے عامر نے منہ اپنا او
 ہاتھ اپنے اور کھینچا اپنی اوکھٹنے اپنے اور سر اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے اور اعضا ازار کے اندر کے یعنی سر اور ران اور کوئے ایک
 پیالہ میں بھر ڈالا گیا پانی سہل پر پس پیلا سہل اٹھ کر ساتھ لوگوں کے اس حال میں کہ نہ تھا اسکو کچھ خلل یعنی اسی وقت صحت پائی اور گیا
 نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور نقل کی یہ مالک نے اور مالک کی روایت میں یوں آیا ہو کہ فرما یا حضرت نے یعنی ٹوکنے والے کو تحقیق نظر حق ہو
 وضو کر دے واسطے اُس کے پس وضو کیا واسطے اُس کے ف کہا نو دسی نے کہ وصف ٹوک لگانے والے کی وضو کا نزدیک علماء کے اس طرح ہو گا یا با
 پیالہ پانی کا اور نہ نکھا جاو پیالہ زمین پر پھر لیوے وہ ایک چلو اور کلی کرے پھر ڈالے کلی پیالہ میں پھر لیوے اُس میں سے پانی اور دھو داس سے
 منہ اپنا پھر لیوے بائیں ہاتھ سے پانی اور دھو داس میں ستیلی اپنی پھر لیوے دائیں ہاتھ سے پانی اور دھوے اُس سے ستیلی بائیں ہاتھ سے پھر بائیں
 ہاتھ سے پانی لیوے اور دھو داس میں دائیں ہاتھ سے پھر لیوے پانی اور دھو داس میں اپنی ہاتھ سے پھر لیوے پانی اور دھو داس میں چکر کو دے میان کہنوں اور
 ستیلیوں کے ہر پھر دھو داس میں دایان پھر میان پھر گھٹنا دایان پھر میان پھر بائیں پھر بائیں کے اور ہر پھر دھو داس میں دھو داس کے اندر سے دھو داس
 پس جب یہ سب ہو چکے تو اسے پانی اُسکے پیچھے سے اُسکے سر پر اس طرح کے سات بات اس سر پر چکھن سے میں کہ غفلت ریافت کرنے کے سے ناہر
 اور کما زری نے کہ یہ امر وجوب کے لئے ہو اور جبر کیا جاو ٹوکنے والا اوپر وضو کے واسطے ٹوک زدہ کے جسب صحیح روایت کے اور کہا کہ بعد ہر
 خلاف کرنا میں جبکہ خوف ہو ٹوک زدہ کے پاک کا اور کما منی عیاض رحلے کہ جب حروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانے کے تو لازم ہر کہ
 پس پھر کرے اُس سے اور لایق ہو امام کو کہ منع کرے اسکو آنے سے لوگوں میں اور حکم کرے اسکو کہ اپنے گھر میں رہا کرے اور اگر محتاج ہو تو
 وہ مقرر کرے اُسکے لئے بقدر کفایت اسکی کے اسلئے کہ فرما اسکا اشہد ہر جزائی کی سے اور کما نو دسی نے کہ قول اس گھنے والے کا صحیح نہیں
 ہو اور نہیں معلوم ہوتا غیر اس کے سے خلاف اسکا و امہ اعلم و عی اہل سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل

لاہل رشع و عی علی قال یسنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ یحییٰ فو صبح یدک علی کذا ذن فلن غنہ عقر بکذا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلہ فقتلہا فلما اکثرت قال لکن اللہ العزیز ما تدع مصیبا ولا غیرہ او یثیبا ولا غیرہ
 دعائہم و ما یفعلہ کفی اناء ثم جعل یصیہ علی اصبعہ حیث لد غنہ ویسعی و یعودہا بالمعوذتین
 رواھا اللہ تعالیٰ فی شعبہ الایمان اور روایت ہو حضرت علی سے کہ کما اسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتے
 پس کھاتا تھا باز میں پرس کاٹا حضرت کی انگلی میں کچھ نہ پس رہا اسکو حضرت نے ساتھ پاؤں میں ہی کے پس رہا اسکو پس جب کچھ سے حضرت کا کرنا
 مننت کرے اللہ کچھ کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور زنجیر نمازی کو فرمایا اپنی کو اور زنجیر نمازی کو پھر منگو یا منگا رہا اپنی اور کیا اسکو پس ہر ایک کو ایک پس میں ہر
 شروع کیا کر دالئے تھے اسکو پس اس جہز کو کہ باسن میں تھی اپنی انگلی پر اس جگہ کہ کاٹا تھا پھر نے اور دئے تھے انگلی کو اور پڑھتے تھے اس پر قل عوذ رب الفلق اور قل عوذ
 رب الناس نقل کن یہ دونوں حدیثیں مابقی نے شنبہ الامان میں و عی عثمان بن عفیف اللہ بن مویہ قال اذ سئل عن اکلہ لای اثم
 سلمۃ یقل من جماع و کان اذ اصحابہ لایساق عین او کفی لبعث الیہا یخصبہ فلخرجت من شعر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم و کان متسلک فی جبل من فضة فخصختہ لہ فشر بمنہ قال فاطلعت فی الجبل کانت شعر ابیہم اورد و اہ
 انجائی اور روایت ہو عثمان بن عبد اللہ بن مویہ کہ کہا بھی حکم الامام نے طرم سکے ساتھ پایا اپنی کے اور تھی عادت جسوقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر کچھ اور
 مرض بھی طواف ام سلمہ کے ایک بڑا پایا پس کالتین ام سلمہ بال سنمیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں رکھتے بال کو بیچ ملی چاندی کے پس ملائین اسکو اسکے لئے
 پس بنا وہ آسانی سے کما راہی نے پس جھانک کر دیکھا میں نے ملی میں پس دیکھے میں تھنے ایک بال سرخ روایت کی یہ بخاری نے و کہا طیبی کہ ستم
 چاندی کا مہمان تھا ماند ڈالنے حریر کے کعبہ پر واسطے تعظیم کے اور بال سرخ نعلی تھے یا بھورے تھے سبب مدربانی کے یا بھندی میں رنگے ہوئے تھے یا سبب
 خوشبوئی کے تھے گئے تھے ہر و عی ابنہ ہر ندۃ ان داسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لولہ اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم الکما جددی الامر من فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکما من لئ و ماء ہا شفاء للعین والنجوة من الجنة وھی شفاء
 من البشۃ قال ابو ہریرۃ قلخدت لثنتا لکونہ اوحسا او سبعا فصرتھن فجعلت ماء ہن فی قارورۃ و کھلت بہ جاریدۃ لی عشاء
 فکبراک سر و اۃ التیمیدۃ و قال ہذا حدیث حسن اور روایت ہو ابو ہریرہ سے کہنے ایک دیون سنمیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 صحابین سے کما واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کھنی چمک ہر زمین کی پس فرمایا سنمیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنی قسم میں سے ہو اور پانی اسکا شفا ہو
 واسطے انکھ کے اور عجب کہ قسم نفس کھجور کی ہو بہشت سے ہو اور وہ شفا ہو ہر سے کما ابو ہریرہ نے پس لین میں تین کھنیاں یا پانچ یا سات اور نو پڑا
 میں انکو یعنی کوٹ کر عرق انکا پھوڑا اور کھان میں انکا پانی شیشہ میں اور بطور سرمہ کے دیا میں انکو ایک اپنی ہونڈی چندھی کی انکھ میں پس اچھی ہو گئی
 وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کما یہ حدیث حسن ہر و عی جبکہ ہو الیہ یعنی جیسے دانہ چمک کے فضلات رو بہ میں کہ لڑکوں کے پوست میں سے باہر
 نکلتے ہیں ایسے ہی کھنی بھی فضلاء میں کا ہو کہ زمین سے نکلتی ہو یہاں صحابہ نے ارادہ نہ کھنی کے کسی پس حضرت نے اسکی تعریف کی اور نعمت
 اسکی بیان کی کہ کھنی سن سے ہو یعنی جلد عطا یاتے ہو کہ سنت رکھی امہ تمالے نے اپنے بندوں پر ساتھ اسکے کہ بے شفقت ہونے اور پانی دینے کے زمین سے
 نکلی اور خوراک نکلی ہوئی اور بعضوں نے کما کہ شہادت ہی اس میں کما کہ حضرت موسیٰ کی قوم ہاتر تھی نہیں جیسے وہ بے شفقت اترتی تھی ویسے ہی
 یہ بھی بے شفقت تھم زبیری وغیرہ کے نکلتی ہو اور ظاہر ہو اسلئے کہ ایک رعایت میں آیا ہو الکما من المن والمن من الجنة اور پانی اسکا انکا نو دی ہے
 کہ کما بعضوں سے کہ نہ پایا کھنی کا شفا ہو اور بعضوں نے کما طاکر ساتھ کسی دوا کے اور بعضوں سے کما کہ اگر ہو واسطے

لہ
 ہر
 لای
 ہر

اور اسکا شفا ہو اور بعضوں نے کما طاکر ساتھ کسی دوا کے اور بعضوں سے کما کہ اگر ہو واسطے

شعبہ ایک کھون کی گرمی کے نورانی شفا ہو اور اگر سو فراسکے تو ملا کر ساتھ اور دو اسکے اور صحیح بلکہ صواب یہ ہو کہ زبانی شفا ہو مطلق چنانچہ دیکھا میں نے بعضے شایخ زانہ اپنے کے تین کو بنائی بالکل جاتی رہی تھی مجھ دینے بانی اسکے کے سبب عقائد کے ساتھ حدیث کے اور تبرک جاتے اسکے کے شفا کے کا ملانی و عمنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی الصل ثلاث عدا وابت فی کل شکر لم یضئ عظم من البلاء اور روایت ہے انھیں ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جائے شہدین دن ہر مہینے میں صبح کو نہیں سوچے اسکو مری ملاف اپنے برکت و رعایت شہد سے بلائے عظیم منع ہوتی ہے جو جاکھیر اور کما صاحبہ السعادۃ نے کہ اکثر ہر روز ایک بار میں شہد ساتھ بانی کے ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتے تھے اتنی اور لکھا ہو علمائے کبیر جیسے شہد کے بانی میں ملا کر ایسی حفظ صحت ہو کہ انہیں بانی معرفت اسکے کی مگر فضلاء علیہ السلام نے دیکھا شہد کا اور چائنا اسکا نہار منہ ازاد کرنا ہو مگر کما اور عدا سعدہ کو اور دو کرنا ہو لزوجت اور فضول کو اور گرم کرنا ہو سعدہ کو ساتھ اعتدال کے اور کھولنا ہو سرد و نموش و عمنی عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشفایک فی الصل والقرآن و لکھا ایضاً ما جۃ و البیضی فی شعبہ الایمان و قال و فیہم ان الاخیس موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ دو شفاؤں کو کہ شہد و قرآن میں نقل کن جو وہ حدیث ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعبہ الایمان میں اور کما بیہقی نے صحیح یہ ہو کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہو بلکہ منقول ہو ابن مسعود پر یعنی الکاتول ہر ف شہدین شفا ہو جسب اس نول امہ تمل کے فیہ شفا للناس اور قرآن کے حق میں فرمایا ہو فی شفا لسانی الصد و لکھا شہد شفا ہو بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسلئے فرمایا کہ ہر ف شفا و عمنی کی کبشۃ الاخماد ای ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی هامۃ من الشاة المسقومة قال معمر کا فاجتمعت انا من غیر سیم کذاک فی یا فخری فکھب حسن الحفظ حتی کنت الفتن فاجتہد ال کتاب فی الصل و رواۃ و تریث اور روایت ہو ابی کبشہ نامی سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپنی لئے در بیان سر پر سبب بیماری کے کہ ہوتی تھی کہ کھانے بکری زہر دار کے سے کما معمر نے کہ روایت اس حدیث ہو پس چھپنی نے بغیر کھانے زہر کے اسی طرح سے در بیان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظ کی مجھے یہاں تک کہ کھلا یا مانا تھا میں نے نہ تریث و اس معلوم ہوا کہ خون لکھا نامہ میں سے بغیر ملت زائد کے کہ تملج کرے خون نکالنے کا باعث ہر کا حافظ میں ہر و عمنی نافع قال ابن عمر یا نافع ینبغی لک ان لا یجعلہ شاة و لا یجعلہ شیخا و لا صبیحا قال و قال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامة علی الرئیۃ یصل وھی تریڈ فی العقل و تریڈ فی الحفظ و تریڈ الحافظ حفظا من کان محتجما فوم الحیس علی اسو اللہ و اجتنبوا الحجامة یوم الجمعة و یوم السبت و یوم الاحد و تحجموا یوم الاثنين و یوم الثلاثاء و اجتنبوا الحجامة یوم الاحد و یوم الباء فائہ الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء و ما یصل و جدام و کابر صراک و یوم کبر بقاء اولیہ کما یصل و رواۃ ابن طلحہ اور روایت ہو نافع سے کہ کما ابن عمر نے نافع جوش کیا ہو سر سے بدن میں خون پس بلا اس پر پس سنگی دالی کو کھینے لون اور اختیار کر جو ان کو اور نہ اختیار کر جو کھینے کو پس سنگی دالی کو پسختوی سنگی اچھی طرح کھینچے کما نافع اور کما ابن عمر کے سامین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے بھری ہوئی سنگی کھینچنی ہمارا منہ بہتر ہو اور وہ زیادہ کرتی ہو عقل سن اور زیادہ کرتی ہو حفظ میں یعنی اسکو کہ حافظ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہو حافظ کو حافظ یعنی کمال حافظ پس جو شخص کہہ ہو سنگی کھینچنے والے پس کھجوا و دن جمعرات کے اور نام اللہ تبارک کے اور جو سنگی کھینچو ان سے دن جمعہ کے اور دن ہفتے کے اور دن اتوار کے اور سنگی کھجوا پر کے دن شگل کے دن اوچو سنگی کھینچو ان سے دن بدھ کے اسلئے کہ وہ ایسا دن ہو کہ پڑا میں ایوب بلا میں و زمین ظاہر ہونا انجام اور نہ کو ٹھہر

میں نے تو اس کے قول کو قبول کرین اور اس کے خوشے در گذر کرین اور لام شافی ہم کے نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اس کے کے سحر وہ مر گیا سحر
 پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ میں نے سحر کیا تھا اور سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہوں سحر قصاص واجب ہوتا ہے اور اگر کہے کہ میں نے اسکو سحر کیا ہے لیکن سحر
 کبھی مار ڈالتا ہوں کبھی نہیں پس یہ قتل مشابہ تھا اسکا حکم شیعہ کے جاری کرنے چاہیے اور اگر کہے کہ میں نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا سحر نام کے
 موافق پڑا لگذا اسکا جج گئے سحر کے بڑا اور اس میں تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کے اس پر جاری ہونے میں اور میان ایک شیعہ کی اکثر خاطر و ن بردار ہوتا ہے
 حاصل اسکا یہ ہے کہ افعال غارتہ عادت کے بعض قدرت الہی سے صادر ہوتے ہیں اکثر اوقات اولیاء سے ظہور میں آتے ہیں مانند تقلیب اعیان اور تبدیل
 صورتوں کے اور ایسے ہی وہ افعال کہ مشابہ حجازت پیغمبروں کے ہیں مانند زندہ کرنے موت کے اور قطع کرنے مسافت طویل کے ایک ساعت میں اور
 مانند کئے کے اولیاء سے کثیر الوقوع ہیں اور احوال کھینے والے ان اولیاء کے اُن افعال کو بچ کر امات و مناقب اُن اولیاء کے لکھتے ہیں اگر
 نسبت کرنا فعل الہی کا ساتھ خیر کے کفر تو یہاں بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کے کہ وہ غیر رکھتا ہے کفر نہ تو سحر کے حق میں کیوں
 حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ سچ حال دعوتوں کے اور عزائم خوانوں کے کہ ساتھ سیفی اور دعوات کے مانند ان عجائبات کے بہت ظاہر کرتے ہیں نہایت
 تمام ساتھ سحر و ن کے ہم ہونے بہت فرق ان میں کیا ہو جواب اسکا یہ کہ افعال غارتہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبروں کے ہوں خواہ اور
 جنس کے سبب مدعا کے کہ قبیضہ قدرت میں ہیں اور اسی کے ارادہ اور پیدا کرنے سے صادر ہوتے ہیں اور اُن افعال میں کہ اولیاء کے ہاتھ سے
 صادر ہوتے ہیں اور اُن افعال میں کہ سحر و ن سے صادر ہوتے ہیں اسباب میں فرق نہیں ہو مگر یہی فرق ہو کہ اولیاء اور دعوتی اور عزائم و ن
 اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہیں کرتے بلکہ طرف قدرت اللہ تعالیٰ کے یا خواص اسماء اس کے کے نسبت کرتے ہیں پس شرک نہیں لازم آتا اور
 سحر و ن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتے ہیں کہ وہ ارواح خبیثہ اور بر اور خواص منتر و ن کے اور نام بتوں کے ہیں اور اس لئے اُن افعال کو اپنے
 قابو اور حکم میں جانتے ہیں اور اُن افعال پر اجرت لیتے ہیں اور بھیجے جاتے ہیں اور تدرین اور قربانیاں واسطے اُن ارواح خبیثہ اور
 اُن بتوں کے درخواست کرتے ہیں پس شرک مرتبہ لازم آتا ہے اور موجب کفر کا ہوتا ہے مانند اسی کے کہ افعال عادت الہی کو مانند خشنے فرزند کے
 اور فراخ کرنے رزق کے اور شفا ملین کے اور مانند ان کے کو شرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتوں کی طرف کرتے ہیں اور کفر ہو نہیں اور موصد
 تاثیر اسماء الہی سے یا خواص مخلوقات اس کے سے کہ دائیں میں جانتے ہیں یا تاثیر دعاؤں صلیا بندوں اس کے سے کہ اسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت و ن
 کروانے میں سمجھتے ہیں اور ان کے ایمان میں خلل نہیں آتا اسی طرح یہ آدم ہم برا کہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اس کے کہتے ہیں کہ میں نے سحر کیا ہے جو
 کفر کی ہے اور کون سی موجب فسق کی اور کونسی سبب کہ شریعت میں جائز ہے تفصیل اس بحث کی طویل ہو چکی اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا
 قدرت کا ہے اور افعال عجیبہ غارتہ عادت کے بسبب مزلولت اسباب خفیہ کے بغیر توسل کے جناب الہی میں ساتھ دعا یا پڑھنے اسماء اللہ تعالیٰ کے اور بغیر
 نسبت کرنے اُن افعال کے کس قدرت اللہ تعالیٰ کے اور چونکہ اسباب خفیہ عالم میں کتنی طرح کے ہیں سحر کی بھی کتنی قسمیں ہوں اور مضبوط اقسام
 کا یہ ہے کہ سبب نفی یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا نور و حانیات کلیہ مطاعین یا اندرونیات کو اکابر و افعال اور روحانیات عامہ
 کے یا روحانیات جزئیہ عامہ ہیں یا اندرونیات امرات و حسن اور ثیاطین کے اور جانوں کے کہ بنی آدم کے بدنوں میں سے نکل گئی ہیں کہ ان جانوں
 کو بعد از سحر کرنے کے اپنے کام میں پیرکتے ہیں لغت ہندی میں اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب و اجتماع کیفیات کے تاثیر عیب کرتے ہیں یا بسبب
 خواص کے یعنی بقضائے صورت و عیب کے بغیر تو سبب کیفیات کے مانند جذب قضا طبع کے کو ب کو بھر طریق حاصل کرنے سے سبب کا ساتھ روحانیات
 کے اور طریق کھینچنے تاثیر انکی کا یاد کرنا نامول ان کے کا ہو اور النجا کرنی طرف ان کے ساتھ شرائط مستبرہ کے یا با ناما صورتوں مناسبہ کا

سحر و ن کا
 سحر و ن کا
 سحر و ن کا

اس کا بالکل فساد
 و جادوئی کردار
 بالکل مفقود
 ہو گیا ہے
 و جادوئی کردار
 بالکل مفقود
 ہو گیا ہے

مسانی اسلام اور توحید اور ملت خفی کے ہی اور قسم دوسری اس سحر سے سحر کا جن شباطین کا ہو خاصہ اور وہ سہل الحصول اور کثیر المروج ہوا دراصل
 سحر کرنے میں بڑے جنوں سے مانند جھوٹی اور ہنومان اور ماتندائیکے کے التبا اور تفرع اور الحاح کرنی اور نذربین اور فریانیان انکے لئے کڈوانی اور
 عطریات مناسب جگہوں حضور انکے کے رکھنی ضرور پڑتی ہیں اور کفر صریح لازم آتا ہے اور قسم بیسری سحر کی پیدا کرنا بیکار ہے اور اس سحر میں ضرور
 پڑتا ہے کہ اول اس انسان کو کہ قوی القلب المبتہ مرا ہو تلاش کریں بعد ازاں اسکی روح کو ساتھ بڑھنے بعض الفاظ کے کشتل اور بڑے شیطانیوں کے
 ہوتے ہیں اور تعظیم بہت انکی یا سحرین بیان ہوتی ہو اپنی طرف کھینچیں اور بقوت ان الفاظ کے اور رکھنے نذر اور بدیہ کے اس روح کو اپنے حکم و قابو میں
 لیون بعد کے مانند غلام یا نوکر کے جس چیز کا حکم کرے سر انجام کریں پس یہ عمل بھی لازم کرنے والا کفر کا ہے یا قریب سرحد کفر کے ہو چکا ہے اور
 غالباً اس طرح کے ارواح کے ساتھ مدد گاری اور شہوانیہ اور غضبیہ کے متوجہ ہوں نہیں ہوتیں مگر جنس غیبی سے مانند ہنود یا فساق کے
 پس مخالفت خباثت کی بھی اس عمل میں لازم آتی ہو اور قسم جو تھی فاسد کرنا تخیل کا ہے کہ بتوسط بعضی ارواح جنوں کے یہ خیال ایک شخص کے
 تصرف کریں تا اسکو جو کچھ کہ موجود نہیں ہو نظر آوے تا صورتوں ہالہ تخیل اپنی سے ڈرے یا حرکات غیر واقعہ کو واقعہ جانے اور اس قسم کو نظر بند یا
 خیال بند کہتے ہیں اور یہ قصہ سحر و جادو کے جو کچھ آئینہ خیال الیہ من سحر ہما تسمی کے اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہے اور یہ طرح کا سحر اگرچہ مقابلہ سحرہ کے واسطے منع کرنے
 ولایت اسکی کے نبوت پر کیا جاوے یا یہ مقابلہ اولیا کے واسطے معارضہ انکے کے عمل میں لاوین حرام و کبیرہ ہو اور اسے سحر اگر بسبب خیال نبوی
 کے کسی کو دغا دیوں اور اسکی آبرو اور مال میں خیانت کریں کبیرہ ہوتا ہے اور اس طرح کا سحر بنفسہ کفر نہیں لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال
 میں کرتے ہیں التبا کرنی اور ارواح جنوں سے یا نوکر یا نام بڑے جنوں کا ضرور پڑتا ہے اگر وہ التبا اور کو ساتھ تعظیم بہت کے ہو کفر لازم آوے گا اور قسم
 یا بچوین سحر و جادو ہوں گا ہے کہ پہلے ہنود میں روح بہت رکھتا تھا اور اب نام و نشان بھی اسکا موجود نہیں اور اسکو تعلیق الہام بھی کہتے ہیں
 اور طریقہ اسکا یوں ہو کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور کر کر پیش نظر رکھ کر وہم کو ساتھ چل کرنے لے کے کے متعلق کرتے ہیں اور شرائط اس تعلیق کے
 کہ تعلیق غذا و گوشہ نشینی لوگوں سے وغیرہ میں عمل میں لاتے ہیں تا وہ مطلوبہ حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہو کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھ لے
 قصد کریں مانند جادائی ڈالنے کے درمیان و دزدانہ کار و نیکے یا ہلاک کرنے کسی ظالم و کافر کے مباح ہو اور اگر کوئی غرض منوع ساتھ اسکے قصد کریں
 مانند جادائی ڈالنے کے درمیان میان بوسی کے یا ہلاک کرنے معصوم کے حرام ہو اور قسم چھٹی سحر کی نیرنج ہو یعنی بسبب خواہش تبا کے اہل
 عجیب صلو کرین اور وہ خواہش ہر کسی کو معلوم نہ ہو مانند اسکے کہ جب چاہیں کہ انگلیوں سے آگ روشن کریں تو تھوڑا سا ہنود کا بلی سر کریں
 ترک کر تھوڑا سا کف دیا نہیں ملاوین اور انگلی پر لین رال اس غلام بڑوں میں کہ مجلس میں کہ شمع یا چراغ آئین جلتا ہوں انکی کو آگ کے چراغ کیے جادوین وہ انگلی روشن
 ہو جاوے گی اور جلنے کی نہیں اور قسم ساتویں سحر کی جلی میں کہ ساتھ استعانت آلات عجیبہ یعنی کے امور غریبہ حادث کریں اور بنائان آلات کا اکثر متوجہ
 ہوتا ہے اور تفسیر کے ریاضیات میں مثل جیل ساحران فرعون کے اور مثل آلات سامات شناسی کے کہ فرنگی بناتے ہیں اور قسم آٹھویں سحر کے شعبہ وازی
 اور دست جالاک ہے کہ مرد و عورت بہت لینے بھان متبی عمل میں لاتے ہیں واسطے متعجب کرنے لوگوں کے اور سب خفی اس طرح کے سحر میں حرکات خفیاہ
 تبدیل اشغال کا ساتھ سرعت کے ہو اور یہ تینوں قسمیں سحر کی نہ کفر ہیں اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتھ اسکے کوئی غرض فاسد قصد کریں تو اس قصد حرام
 ثابت ہوگی بھان جانا چاہئے کہ اکثر اقسام سحر کو اذکیاے است مصطفوی نے علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ اصلاح کر کے اور کفر و شرک کو اس سے دور کر کے
 استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہے کہ ملائکہ علویہ کو ساتھ اسکے تسخیر کرتے ہیں لیکن باستعانت اسماء غلام ملی اور بات ملانی
 اور اصلاح قسم دوسری کے عزائم اور دعوت سفلی ہیں کہ مولاکات زمین کو اور جنوں کو سحر کرتے ہیں لیکن باستعانت اسماء و آیات کے بغیر نیز سحر کفر

کہ نظر بند کی بھی نفی
 اور یہ بھی ۱۲
 ہے یعنی ہم مشی کا
 سبب سے کوئی کوئی
 یا سحر میں دوسرے

و شرک کے یا غلبہ غیر اللہ کے بلکہ ساتھ حکومت اور استیلا کے اور مہلک قسم تیسری کی حاصل کرنا ربط کا ساتھ ارواح طیبہ صلیما اور اولیاء کے ہو کر اکثر ایسے
 شرع عمل میں لاتے ہیں اور اپنے حوائج میں اور خلق کے حوائج میں ساتھ اسکے منتفع ہوتے ہیں اور یہی طریق حاصل کرنے کے بھی طہارت اور تلاوت اور کھجنا
 ثواب مہدقات کا واسطے ان ارواح کے منظور رکھتے ہیں اور اصلاح باجوین قسم کی عقدہ بہت ہو کہ مشکل کبار اور اولیاء سے برار سے واسطے حل مشکلات کے
 عمل میں آتا ہو اور وہ تعلیق بہیم تنکیف ساتھ کیفیت غلطی کے ہو کہ بسبب استغراق کے یہیچ ملاحظہ ایک اسم کے اسماء الہی سے میسر ہوتا ہو اور اصلاح قسم
 چھٹی کے تعمق ہو یہیچ خواص بات اور اسماء اور ارقام اور اعداد ان کے کے اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسے کہ کتب کتب تعویذات اور خوشی
 اسماء اور سورتوں قرآن کے ساتھ قیود و شرط کے اور یہیچ کتابوں تکسیر کے مفصل اور شرح ہوا یہیچ کہ وجہ قیوم سحر کی یہیچ کہ سحر ساتھ کفر و شرک
 اور اعتقاد تاثیر ستاروں اور ارواح مدبرہ یا ارواح خبیثہ شیطانی کے ہوا اور سوقوف ہوا اور النجا کے طرف غیر خدا کے اور نہمک ہنس کے یہیچ دیکھنے اسباب
 ساتھ اس طرح کے کہ دیکھنے قدرت سب کے سے غافل کرے اور جب یہ وجہ قیوم کی بالکل دور ہو جاوے تو پس مراحل و حرمت کا اور اغراض و مقصود کے ہو اگر مقصد
 خیر ہو تو سحر اسکے لئے بہتر ہو اور اگر شر ہو تو شر ہو **فائدہ جلیل** مولانا مرحوم یہیچ تفسیر و تعلیم مایضہ سم الہ کے لکھتے ہیں کہ یہود اور پوئل
 کرنے کے یہیچ سیکھنے اس دو طرح کے سحر کے کہ مذہب و مینوب ہو اکتفا نہیں کرتے بلکہ اپنی وفات کو یہیچ حاصل کرنے اور علموں کے بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور
 وحی الہی سے ہیں صرف کرتے ہیں و یتعلمون ماکان یصرونہم ولا ینفعہم یسکتے ہیں ان علموں کی کفر کرتے ہیں ان کو گو کہ اور دکنو فرنگین اور
 نفع نہیں دیتے انکو گو کہ اور دکنو نفع دین اور عامل کو چاہیے کہ احراز کرے اس چیز سے کہ ضرر کرے اور بفع سے بہتان جانا چاہیے کہ علم مذہب نہیں ہوتا بلکہ
 حق میں مگر بسبب ایک جہت کے نہیں جہتوں میں سے اول یہ کہ توقع ضرر کی ہو اس سے اپنے تلین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اسی باب سے
 ہو اسلئے کہ اکثر خلق کو مضر ہو اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستاروں اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتے ہیں تو انکی خاطر دن میں مستقر
 ہوتا ہو کہ بسبب تاثیر فلانے ستارہ اور فلانے برج اور فلانے درجہ کے ہو پس امید مہل ہونے مطالب کی اور خوف فوت ہونے ان کے کا جہت ستارہ اور
 برج سے دلیں جگہ بگڑتے ہیں اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کے نہیں رہتا اور حجاب عظیم دل جائل ہوتا ہو کہ نظر الی اللہ سے مانع آتا ہو
 دوسرے یہ کہ وہ علم اگر جہنی نفسہ ضرر رکھے لیکن یہ شخص بسبب تصور استعداد اپنی کے و قائل اس علم کے نہیں معلوم کر سکتا اور جبکہ اسکے و قائل
 کو نہ پہونچا جمل مرکب میں گرفتار ہو چنانچہ اسی قبیلے سے ہو بحث کرنی اسرار الہیہ اور احکام شریعہ سے اور اکثر علوم فلسفہ اور علم قضا و قدر کا
 اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کے جھگڑوں اور رائیوں کا کہ فیما بین ان بزرگوں کے واقع ہوئیں وغیرہ
 ذلک اور اسی طرح ہر حال عالم اشعار کا اور وصف خدا و خال کا کہ یہیچ حق اجلات عوام کے کہ ان کے دل بھرے ہوئے شہوات سے ہیں
 حکم سم کار کھتا ہو اور مورث ملکہ تکمیل اور مبالغہ کا ہر چیز میں ہوتا ہو تیسرے یہ کہ یہیچ علموں محمود شریعہ کے تعمق سے بجا کرے اور افراط فطر لٹ کرے
 مثلاً علم عقائد اور توحید میں فلسفیات کو دخل دیوے اور یہیچ علم فقہ کے حیلون اور روایات مادہ بے اصل کو بیان کرے اور علم سلوک میں اشتغال
 جو گیکہ کو دخل دیوے اور علم دعوت اسماء کے میں قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوے اور یہیچ علم قصص انبیاء کے جو مہبط ہو و اور رد انفس کے سنے تا موجب فساد
 عقائد کا ہو علی ہذا نقیاس اور یہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتے ہیں اور نفع کہ ان علوم سے متوقع ہو انکو نہیں پہونچتا اور یہودی اسی طرح کہ علم میں
 مشغول تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کیا تھا **باب الفال والظیر** یہ باب یہیچ بیان فال اور طیرہ کے فال ساتھ مزہب سحر اور
 اکثر استعمال اسکا ساتھ ابدال ہرگز کے الف سے ہو اور اکثر استعمال فال کا نیکی میں ہو جیسے کہ مثلاً چار وقت تصور اور اندیشہ کرنے اس بات کے کثرت
 پاؤں لگا یا نہیں سننے کہ کوئی کتاب ہو یا عالم یا طالب کسی چیز کا سننے یا واجب اور کبھی فال کا استعمال بدی میں بھی آتا ہو جیسے کہ کہتے ہیں فال نکینہ فال

فال بد او طیر ساتھ زیر طا اور زبرجی کے مصدر ہی طیر سے جیسے کہ خیر و خیر سے اور سوائے ان دونوں کے مصدر اس دن پر نہیں آیا ہو اور استعمال طیر کا نہیں ہوتا ہو مگر فال بد میں آو گئی طیر یعنی مطلق فال کے بھی آتا ہو نیک ہو یا بد کہ اقل اور فال نیک یعنی محمود ہو اور سنت کہ آخرت فال نیکیت لیا کرتے تھے خصوصاً لوگوں کے ناموں سے اور جگہوں سے اور فال بد یعنی مذموم ہو اور اصول طیر اقد و جہ تسمیہ اسکے کی یہ ہو کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لینے تھے این طریق کہ جب نصیب کسی کام کا کرتے یا کسی حکم جاتے تو پہنچا فو کو یا برن کو چھکارے گروا بن حرت بھاگتا اسکو مبارک مانتے اور فال نیک لیتے اور اس کام کے لئے نکلتے اور اگر بائیں طرف جاتا نفس جانتے اور کام سے باز رہتا اور شکان آئے کو بائیں طرف سے سوچ کہتے ہیں اور بائیں طرف سے آئے کو بروح اور سوچ کو مبارک جانتے ہیں اور بروح کو غصا دیتی ہیں معنی فال لینے کے ساتھ سوانح اور بوارح کے کہ عبارات میں واقع ہو اور کتب سچ مدح فال اور ذم طیر کہ یہ ہو کہ اسید نیکی کی جہا بالی سے اور نیکی سوچنی اور اسید وار فضل و رحمت اسکے کا ہونا بہر حال بہتر ہے اگرچہ خطا کرے اور غلط پڑے اور قطع کرنا اسید کا حق سے اور نا اسید ہونا اور دیداندیشی کرنی مذموم ہے عقلاً اور شرعاً اور سو ویکھا وہی جانتے جا یا ہو تحقیق معنی فال طیر کے ہیں جو ذکر کے لئے اور مولف اور حدیثیں بھی لایا ہو اس میں سچ مقدمہ عدوی او ہمارا وائندائے کے کہ سچ حکم طیر کے ہیں یعنی **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طیر فیہ وحی فیہا الا طیر قالوا وما انما قال قال الکلمۃ الصالحۃ لیس فیہا احدکم متفق علیہ

روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ اسنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں شگون بد او بہترین اسکی فال بد عرض کیا تمنا ہے اور کیا ہو فال فرمایا کہ کھرا اچھا کہ سنے اسکو ایک تمنا را روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے سنیں شگون بد یعنی نہیں شگون بد لینے کو تاخیر و تحمل سچ حاصل کرنے منفعت کے اور دفع کرنے مضر کے اور اعتقاد و اعتبار نہ کرنا چاہئے اسکا جو کچھ کہ ہونا ہو ہووے ہیگا اور شائع نے اسکو سبب اعتبار نہیں کیا ہو اور بعد ازان کہ نفی کی طیر کے اوشع فرمایا اس طرح کی فال نہ فرمایا بہترین اقسام طیر کے فال نیک یعنی یہ بیان طیر یعنی مطلق فال لینے کے آیا لیکن یہ مان اشکال یہ ہو کہ اس عبارت سے ایسا سمجھا جاتا ہو کہ فال نیک یعنی بہتر ہو اور فال بد بھی اچھی ہو حال آنکہ فال بد قطعاً اچھی نہیں جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر بیان بمعنی بد کے ہو بمعنی بہتر کے جیسے کہ کہتے ہیں والآخرہ خیر والبقیہ واما بالجنہ فیہا کلام مدنی او پر زعم و اعتقاد عرب کے ہو کہ طیر میں بھی اعتقاد ہو کہ کہتے تھے یا مرادیہ ہو کہ اگر فرضاً ممکن ہوتا کہ طیر اچھا ہوتا تو فال بہتر اس ہوتی اور کھرا اچھا کہ سنے اسکو ایک تمنا را اور فال اول اس طرح جیسے ٹھوڑے سے سنے با و اجد اور گمراہ سنے یا راشد سنے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هَادِيَ وَلَا ضَلَالٍ وَلَا صَفْوٌ وَلَا جَوْثٌ مِنَ الْمُجِدِّزِ كَمَا تَقَرُّ مِنْ الْأَسَدِ دَوَاكَا الْبَخَّارِ سَنَے اور روايت ہوا انھیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہو لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہمارا اور نہ صفر اور بھاگ تو جزام داکے جیسے کہ بھاگتا ہو تو خیر نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہیں ہو لگنا بیماری کا لینے ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو میں بیمار کے بیٹھا ہو یا ہمارا اسکے کھانا ہو تو سراسریت کرنی ہو بیماری اسکی اُس میں لکھا ہو علمائے کہ اطباء کے زعم میں یہ سراسریت مآثر امراض میں ہو جہلیم اور تخریش اور چپک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتے ہیں اور گندہ دہنی اور مدد و امراض و بائیس پیش شائع نے اسکو نفی اور باطل کیا لینے سراسریت کو مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسرے کو نہیں ہوتا بلکہ قاور مطلق ہے جیسے اسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہمارے ساتھ تخفیف ہم کے اصل میں معنی سر کے ہو اور مراد یہاں نام ایک جانور کا ہو کہ زعم عرب میں شیطان بہت سے پیدا ہوتا ہو اور اڑتا ہو اور کہتے تھے عربیکہ باہر نکلتا ہو تو قریب سے ایک جانور کہ نام اسکا ہمارے ہو اور ہمیشہ فریاد کرتا ہو کہ بانی دو مجھ کو بانی دو مجھ کو مہیا شک کہ مارا جاتا ہو

کرتے تھے کہ غول جبکون بین دکھائی دیتے ہیں لوگوں کو ساتھ شکون طرح طرح کے اور لوگوں کو راہ بھلا دیتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں پس نفی کیا اسکو شیع
 نے اور کیا ہو علمائے کرام واقعی ذات غول کی نہیں ہو بلکہ نفی ہو جانے لگی ہو صورتوں مختلفہ میں اور ہلاک کرنے کی دیکھو کوئی انکو بغیر ان اندکھا کے
 اوپر راہ بھلا دیتے اور ہلاک کرنے لوگوں کے قدرت نہیں ہر طرح **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الشَّيْبَانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَقْدٍ قَصِيفٍ جُلُجُجٌ**
فَأَسَلَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ دَوَاهُ مُسْكِلًا اور روایت ہے عمر بن شریف سے کہ نقل کی اپنے پاس
 کہ کہا تھا بیچ جماعت قصف کے ایک شخص جذام والا اپنے اور راہ کیا اسنے ہکا کہ آئے آنحضرت کے پاس بیعت کے لئے پس بھجا آنحضرت نے طرف اس کے ایک
 شخص کو یہ کہنے کے لئے کہ تحقیق ہم نے بیعت کی تھی یعنی زبانی بغیر لکھنے کے پس پھر جا روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے اور اس کا اوپر
 گذری فرسن المجدوم المعلوم ہو تا ہو دور رہنا اور پرہیز کرنا صحت مجذوم سے اور حدیث لا عدوی سے خلاص اس کے پس ان کے تطبیق میں علماء کے
 بہت قوال آئے ہیں شیخ ابن حجر عسقلانی نے شرح نمبر میں کہا کہ اوپر بیچ وہ تطبیق کے یہ ہو کہ نفی عدوی کی باقی ہو پر عموم والفاظ اپنے کے اور
 مخالفت ان بیماری کی اصل سبب لگتے بیماری کے نہیں ولیکن ام بھاننے کا جذام سے باب سند ذالغ سے ہو تا کوئی درطو ترک میں نہ پڑے اپنے لگنے
 مخالفت جذام سے کی اور ان کا ان تقدیر الی سے علت جذام میں مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ سبب مخالفت کے ہو پس حکم کیا ساتھ کہنے کے تا اس میں
 نہ پڑے اور اسلئے آنحضرت نے آپ جذام کے ساتھ طعام کھایا سبب ثبوت حقیقت کو کل کے اور عدم توہم کے پس حکم بھاننے کا اس کے لئے ہو کہ اپنے نفس میں
 صدق یقین نہ پائے اور تقدیر ہو پونے مر من کے و طو ترک خفی میں چڑھتی اور کرمانی نے کہا کہ جذام شے ہو لا عدوی سے اور عدوی نے کہا کہ جذام کئے
 ایک ہو ہو کہ بیمار کر دیتی ہو اسکو کہ دراز ہو صحت اور ہم خوری اور ہم بستی پس یہ بات طب سے عدوی نہیں جیسکہ مرکز کر تا ہو طعام فخورش اور بوس
 فخورش اور سبب ذن خدا ہو والد علم **شرح الفصل الثالث** فصل دوسری **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَلَّعُ وَكَانَ يُحِبُّ الْأَسْمَ الْحَسَنَ دَوَاهُ فِي تَرْجَمَةِ السَّنَةِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہ تھے
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتے اور شکون بد لیتے اور دست رکھتے نام نیک کو اپنے فال لیتے ساتھ اس کے نقل کی یہ لغوی نہ شرح السنہ میں
وَعَنْ قُطَيْبِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعِيَانَةُ وَالطَّنَّ وَاللَّيْمَةَ وَالْجَبْتَ دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور روایت قلبن بن قبیصہ سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیانہ اور طن اور لیمہ اور جبت ہے روایت کی یہ
 ابو داؤد نے **ف** عیانہ ساتھ تر برعین کے ہانگا اور اوڑا نابزہ کا بطور سے کہ بیچ بیان معنی تطیر کے پہلی فصل میں معلوم ہوا اور فال یعنی
 اور اعتبار اس میں ساتھ نام جانور ان کے ہو جیسے کہ فال لیا وے ساتھ عقاب عقاب پر اور ساتھ غراب غراب پر اور ساتھ بید کہ ہات پر اور غریق و پران
 عیانہ اور طیر کے یہ ہو کہ طیر عام ہو لیتے شکون بد پر نہ لیا جاوایا اور جانور وغیرہ سے اور عیانہ کا استعمال خاص جانور ہی کے آواز وغیرہ سے فال لینے
 میں آتا ہو اور نہایہ میں ہو کہ عیانہ و لیمہ پر نہ کا اور فال لینے ساتھ اسماء و آواز اور گزرنے اس کے کے اور طر ساتھ تربط اور جرم کے شکر نہ مارنا
 کہ عادت عرب کی عورتوں کی بھی کہ وقت فال لینے کے ماری تھیں اور بعضوں نے کہا کہ خطاریت میں کھینچنا جیسے کہ عادت رمالون کی ہو و حبت
 ساتھ زیر جرم و جرم ب کے معنی سحر و کمانت کے ہو اور بعضوں نے کہا کہ حبت وہ چیز ہو کہ عبادت کی جاو سو اللہ تعالیٰ نے یہ افعال سب کے اعمال
 شکر کن کے ہیں اور ان پر ہو کہ حبت شیطان ہو لینے یہ افعال شیطان سے ہیں **شرح** **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّلُوعُ نِزَالُ قَالَ لَهُ ثَلَاثُ مَا مَنَّا الْأَوَّلُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّرْمِذِيُّ
قَالَ مَوْفِقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا مَنَّا الْأَوَّلُ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ

نظام حرمی

نظام حرمی

بالتوکل هذا عند قول ابن مسعود اور روایت ہر عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لو
 شگون بد لینا شرک ہو فرمائی یہ بات تین بار یعنی سبائہ تا نوگ بہت کہیں اس سے اور نہیں ہم میں سے کوئی مگر یعنی مکروہ کوئی کہ کبھی اس کی
 خاطر میں فال بد سے تردد و غلبان راہ پاتا ہو لیکن خدا سے تمنا ہے لیجا تا ہو اسکو بسبب توکل کے یعنی اگر حکم بشریت کے کچھ شرک اور وہ ہم
 غافل میں آوے تو جیسے کہ توکل خدا پر کرے اور اس کام کو جائے تابع اس ہم کا منہ دے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے کہا ترمذی
 کہ سنائیں ہماری سے کہتے تھے کہ تھا ایمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہو کہتا اس حدیث میں وما سنا الا لدن عبدیہ سبب بالتوکل یہ کلام
 نزدیک میرے قول ابن مسعود سے ہو نہ قول آنحضرت کا ف شرک ہو یعنی شگون بد لینا شرکوں کے رسول میں ہو اور موجب شرک خفی کا اور اگر
 جزا اعتقاد کرے کہ یوں ہی ہو گا وہ شگون بیشک کفر ہو شرع **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ**
فَوَضَعَهَا مَعَكُمْ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلُّ نَفْسَةٍ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهَا اے جابر اور روایت ہو جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا
 ہاتھ ہڈام دالے کا اور رکھا اسکو ساتھ اپنے پیچ پیالہ کے اور فرمایا کیا اعتقاد کرنا ہو نہیں ساتھ اللہ کے اور توکل کرنا ہوں اس پر نقل کی یہ ابن ماجہ نے
 اس میں اشارہ ہو اس پر کہ بعد از حصول توکل و یقین کے بھاننا خدا می سے لازم نہیں شرع **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ كَاهَامَةٌ وَلَا عَدْوَى وَلَا ظِلْمَةٌ وَأَنْ تَكُنِ الطَّلَبُوتُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْقَرْبِ الْمُرَاةُ ذَوَاهُ الْبُودَاوُ
 اور روایت سعد بن مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم ہمارا اور نہیں ہو عدوی اور نہیں ہو شگون بد اور اگر شگون بد
 کسی چیز میں تو ہو تا گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حدیث میں بیچ مقدمہ طیرہ کے مختلف آئی ہیں بعضیوں نے نفی
 تاخیر طیرہ کی اور نبی اعتقاد اور اعتبار اس کے سے مطلق سمجھی جاتی ہو اور یہ بہت ہیں اور بعضیوں سے ثبوت طیرہ کا عورت میں اور گھوڑی میں اور گھر میں
 ساتھ لفظ جزم کے جیسے کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہو انما الشوم فی ثلث النفر المرأة والدار والقراب روایت میں بیچ زمین اور خدام اور فرس
 کے یا ساتھ لفظ شرط کے آیا ہو جیسے کہ اس حدیث میں اور مانند اسکے میں اور بعضیوں نے انکار ثبوت نحوست کا ان امور میں سمجھا جاتا ہو مانند
 تمام امور کے جیسے کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی میں ابن عباس سے آیا ہو اور بعضی حدیثوں میں آیا ہو کہ اعتقاد و نحوست کا ان امور میں بیچ حال جاہلیت
 کے تھا جیسے کہ حدیث حضرت عائشہ کی میں آیا ہو وہ تطبیق کی ان میں یہ ہو کہ تطیر کسی چیز میں نہیں ہو اور اگر نرض کیا جاوے ثبوت اسکا تو چیز نہ
 منظر اور محل اس کی ہیں اور جگہ اس کی رکھتی ہیں کہ ان میں ثابت ہو یہ ایسا ہو جیسا حضرت نے فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقته لعین اور
 اسی طرح کلام ہی قاضی کا کہ کما یتجھ لانا لا طیرہ کے اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہو اس پر کہ نحوست تطیر کی منفی ہو ایسی یعنی اگر نحوست کو
 وجود ثبوت ہوتا تو ان چیزوں میں ہوتا کہ قابل ترہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہیں ان میں پس اصلا وجود نہیں رکھتے اور بعضیوں نے کہا کہ نحو
 عورت میں نہ اس وقت اس کی ہو اور یہ کہ نہ ہوتا ہو سکے اور اہل احتیاج عاوند کی نکرے یا مکروہ بد شکل ہو نزدیک اسکے اور نحوست گھر میں یہ ہو کہ رنگ
 اور ہمسایہ پرے ہوں اور ہونا موافق ہو اور نحوست گھوڑے میں یہ ہو کہ وہ کرش ہو اور اگر ان قیمت ہو اور موافق غرض مصلحت کے ہو اور یہی
 مراہ خدام میں ہو یا نحوست محمول ہو اور کہ بہت و ناخوشی کے حسب شرع یا طبع کے پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہونگی
 واللہ اعلم **وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْبِتُهُ إِذَا خَرَجَ لِجَلْعَةٍ أَنْ يَكْفِئَ يَدَيْهِ بِأُصْبُعِهِ** اے
 الترمذی اور روایت ہو انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خوش آواز کو جسوقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کے کہ کہ سنیں اور راہ دہی
 پنج یعنی فال ٹیک ہو نقل کی ترمذی **وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَلَا يَبْعَثُ عَامِلًا سَأَلَ**

لے راہ دہی
 شریف و زوال
 سے بیچ طلب
 اپنے والہ

ہم کرتے آنگو جاہلیت میں ایک اُنھن سے یہ کہ تھے ہم آئے کاہنوں کا پس اور جو ایسی چیزیں اور کام فرمایا نہ جاہل و تم کاہنوں کے پاس کہا جائے
کہ میں نے دوسری چیز یہ کہ تھے ہم شگون دہیے فرمایا یہ ایک چیز یہ کہ باتا ہو اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنے کے پس باز رکھے مگر کوئی کسی کام میں خیال نہ کیا
معاویہ کہ کام میں ایک نہیں ہے یہ کہ ہم میں ایک شخص خط کھینچے میں فرمایا تھے ایک نبی انبیاء میں خط کھینچتے ہیںے بامر الہی یا ساتھ علم لدنی کے پس
جو شخص کہ موافق بڑے خط اسکا خط اس بنیغیر کے پس وہ سبوح ہو **ف** مراد نبی سے وانیال ہو اور بعضوں نے کہا اور میں علیہا السلام
اور مباح ہو والا خط مراد اس سے نبی ہو یعنی جب علم اس خط کے کھینچنے کا منقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اس پر حرام و منوع ہوا یعنی یہ کیا جاتا
ہو کہ وہ بنیغیر کی طرح خط کھینچتے تھے یا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم ہوا تو کرنا اسکا بھی حرام ہوا اور بیان اسکا باب مالک بنون سن العمل
نے الصلوۃ میں بھی ہو چکا ہونہ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ لَهُمُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُمُّوا بَشْرًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّمَا يَحْدِثُونَ أَجْبَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجَنُّ فَيُخْرِجُهَا فِي أُذُنِ فَرْلِيمٍ قَالُوا جَاغِرٌ فَيَخْطِفُهَا فَيَخْرُجُ
الْكُفَّانِ مِنْهَا كَذِبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہو عائشہ سے کہ سوال کیا لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احوال کاہنوں کا کہ
بات انکی سچ اور لائق اعتماد کے ہو یا نہیں پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نہیں وہ کچھ اپنے پس اعتماد و اعتقاد کرو انکی خبروں
عزیز کیا لوگوں نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتے ہیں اور خبر دیتے ہیں کبھی ساتھ ایک چیز کے کہ ہوتی ہو حق پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ یہ کلمہ
سچ ہو چکا ہے یا اسکو جن بھڑالتا ہو اسکو سچ کان دوست اپنے کے مانند آواز کرنے مرغ کے کہ باتا ہو دوسرے مرغ کو دان کے لئے پس ملاتے ہیں وہ
کاہن اس کلمہ میں زیادہ سو جھوٹھ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سچ اور ثابت ہو کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا انھوں نے حق سے بوسط
وحی سے یا ساتھ کاشف لوح محفوظ کے واسطے ان کے اور بعضوں کا کہ سنی یقرائے ڈالنے کے ہیں اپنے ڈالتا ہو وہ کلمہ مانند ڈالنے مرغ کے ایسے جیسے ڈھلی ہو
مرغی سے جھتی کرنے کے وقت اس طرح کہ نہیں جانتے اسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہو اس کلمہ کو اپنے دوست کے کان میں اس طرح کہ نہیں
مطلع ہوتا پیغمبر اسکا **وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعِثَابِ
وَهُوَ الشَّجَابُ فَتَذْكُرُ كَلَامَهُ فَيُخْبِرُ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرْقِي الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُخْبِرُهُ بِالْكَفَّانِ فَيَكْذِبُونَ
مَعَهَا مَا رَدَّ كَذِبُهُ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے تحقیق فرشتے اپنے ایک جماعت ان میں سے اترتے ہیں عنان میں اور عنان کہتے ہیں ابر کو پس ذکر کرتے ہیں کاموں کا کہ تقدیر
کے لئے آسمان میں پس چوری سے اور پوشیدہ کان رکھتے ہیں اس پر شیاطین پس سنتے ہیں اس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہو پس پہنچاتے ہیں اسکو
طن کاہنوں کے پس جھوٹ بناتے ہیں کاہن ساتھ ان کلموں کے کہ شیاطین سے سنتے ہیں سو جھوٹھ اپنی طرف سے نقل کی یہ بخاری **ف**
یعنی اس سبب سے بعض چیزیں موافق واقع کے ہو جاتی ہیں لیکن ہر گاہ کہ غالب ہوتا ہو اس میں جھوٹھ بند کر دیا شرع نے دروازہ استفادہ کا نہ
اور فرمایا کہ نہیں وہ کچھ نہ **وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ الْقَوْمُ أَفَافًا حَسَنًا لَّعَنَ شَيْءٌ كَثِيرٌ
لَهُ صَلَواتُكَ اذْبَعْنِي لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہو حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن اور نبی
کے پاس اور پوچھے اس سے کچھ اپنے غیب کی باتیں نہیں قبول کی جاتی واسطے اسکے نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہایت
مزا دہم کنی اسکی ہو کہ نماز افضل عبادات اور اشرف اعمال ہو مصالح اور ناقبول ہوئی یا مراد یہ ہو کہ جب نماز قبول نہ ہوئی تو اور

اعمال بطریق اولیٰ نامقبول ہو گئے اور مرد قبول ہونے سے یہ ہو کر ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ابراہیم کہ قضا اس سے واجب ہو ماحصل ہو اور حدیث
 میں اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مرد ہو اسلئے کہ کلام عرب میں اکثر اس طرح آتا ہے کہ روز یا شب ذکر کرتے ہیں اور دوسرا تابع اسکا ہوتا ہے
 رَحَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ الْحُصَيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةُ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِ يَتْلُو
 عَلَى الرِّسْمِ كَأَنَّهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا أَقَالَ نَبِيُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 أَعْلَمُوا قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنِينَ وَكَافِرُهُ قَامُوا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ قَدْ لَيْتَ مُؤْمِنِينَ وَكَافِرِينَ
 بِالْكُوكِبِ قَامُوا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِسُوءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَأَنَّهُ فِي مُؤْمِنِينَ بِالْكُوكِبِ مُتَّفِقُونَ عَلَيْهِ اور روایت ہونے پر
 بن خالد جہنی سے کہنا کہ ہوا آئی ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیث میں کہ نام ایک جگہ کا ہے جو پیغمبر سے کہے کہ تمہارا کوہیں
 جبکہ پیغمبر نے آنحضرت نماز سے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے یعنی اسوقت اشارت
 کی ساتھ آنے وحی کے عرض کیا مہربانے کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں کہ آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ صبح کی بعضے بندوں
 میرے نے کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور بعضوں نے کہ کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ پیغمبر سے کہے ہم ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اسکی کے
 پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میرے اور کفر کیا ساتھ ستاروں کے اور جس شخص نے کہا کہ پیغمبر سے کہے ہم سبب غروب ہونے ایک ستارے کے اور کھٹنے
 ایک ستارے کے یہ شخص کافر ہوا ساتھ میرے اور ایمان لایا ساتھ ستارے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جو کوئی یہ عقدا کرے کہ
 ستارے فاعل اور مدبر پیغمبر سے کہے ہیں مانتا اعتقاد اہل جاہلیت کے پس کفر ہو اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ پیغمبر اللہ کی طرف سے اور فضل
 اسکے سے ہو اور ستارے علامت اور مظہر پیغمبر سے کہے ہیں یہ کفر نہیں اور ظاہر تر یہ ہو کہ یہ بھی مکر وہ شریعت ہی ہو شروع رَحَّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ الشَّعَائِرِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ قَرِينًا كَأَنَّهُ يَنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ يَكُوكِبُ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں
 نازل کرنا اللہ تعالیٰ آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہو ایک جماعت آدمیوں میں سے ساتھ اسکے کہ کہ نبی الی او تار تا ہو اللہ تعالیٰ پیغمبر سے کہے
 کہ پیغمبر سے سبب ستارے نازلے اور نازلے کے نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر ہے کہ یہ کہ اور برکت سے پیغمبر اور جملہ و نزل اللہ انبیا بیان اسکا اور نقل
 ہو کہ عام برکت مراد ہو اور نزل اللہ انبیا بیان ایک نزد اسکے کا ہوش **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْبَسَ عِلْمًا مِنَ الْجُوعِ أَقْبَسَ شَجَةً مِنَ النَّخْلِ رَأَى مَا دَاوُدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
 وَابْنُ مَاجَةَ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ سے کہ کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بکھتا ہو ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرنا ہو
 ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف تشبیہی
 علم نجوم کو ساتھ سحر کے بقصد برائی بیان کرنے اسکے کہ گویا کہ عمل کرنا نجوم پر جملہ ساحروں اور کاهنوں کے کہ بڑے کام کرتے ہیں اور خبریں
 غیب کی بتاتے ہیں شروع رَحَّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ كَاهِنًا خَصَّدَ فَرِيضًا يَقُولُ أَوْ أَقْبَسَ
 حَافِيَةً أَوْ أَقْبَسَ فِي دُبُرِهَا خَصَّدَ فَرِيضًا يَقُولُ أَوْ أَقْبَسَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہو
 ابی ہریرہ سے کہ کہنا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کے کابین پاس اور سچا جاسکے سچ اس چیز کے کہ کتاب یا صحبت کرے اپنی بیوی سے
 حالت جیف میں یا بر فعلی کرے اپنی بیوی سے سچ نقد اسکی کے پس تحقیق بنبر ہو اسن چیز کے کہ انارسی گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ قُلْنَا لَنَكَلِّمَهُ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا
 لَا يَزِيدُنِي بِمَا لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ وَلَا يَنْقُصُنِي وَلَكِنْ زَيْتًا تَبَارَكْتَ اِسْمُكَ إِذَا خَضَعُوا لَكَ اِسْمُكَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَمِعَ أَهْلُ
 السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُوكُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ النَّكْسِيمُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا الَّذِينَ يَلُوكُ حَمَلَةُ الْعَرْشِ
 لَحْمًا وَالْعَرْشُ مَاذَا قَالَ رَبُّكَوَفِيخَبَرُكُمْ مَا قَالَ فَيَسْخَرُ مِنْهُمْ أَهْلُ السَّمَوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ
 الدُّنْيَا فَيَحْطَفُ الْجَنُّ السَّمْعَ فَيَقْدُخُونَ إِلَى الْأُولِيَايَهُمْ وَيُرْمُونَ فَمَا جَاءَ بِهِ عَلَى جِهَةِ حَقٍّ وَلَكِنَّهُمْ مَعَهُ
 يَغْفِرُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ دَرَجَاتٍ مَسْئَلُهُ اور روایت ہے ابن عباسؓ کہ ان خبر دی ہو کہ ایک شخص نے ہماری بیوی سے
 کہ تھا انصار سے کہ صحابہ اس وقت کو بیٹھے ہوئے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہو گیا
 فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا تم کہتے جاہلیت میں جس وقت کہ ٹوٹتا مانند اسکے کہا صحابہ کہ اللہ اور رسول اسکا دانہ پر ساتھ
 حقیقت حال کے تھے ہم کہتے کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بڑا اور ایک شخص بڑا یعنی کہ بھی یوں کہتے تھے اور کہ بھی یوں کہتے تھے اسکو علامت الیہ
 عظیم کے مانتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ شے نہیں بھینکا جاتا البسبہ نہ کیسکے اور نہ بسبب حیات کسی کے لیکن یہ
 ہمارا کہ بابرکت ہی نام اسکا جس وقت کہ فرماتا ہو ایک حکم تسبیح کرتے ہیں فرشتے اٹھانے والے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہیں وہ آسمان والے کہ متصل
 ہیں عرش کے اٹھانے والوں کی سیماں تک کہ پہنچتی ہو آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والوں کو پھر کہتے ہیں وہ فرشتے نہ متصل اٹھانیوں والوں عرش
 ہیں واسطے عرش کے اٹھانے والوں کے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے پس خبر دیتے ہیں وہ انکو اس چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے ہیں بعض آسمان
 والے بعض آسمان تک کہ پہنچتی ہو خبر اس آسمان دنیا والوں کو پس ایک جگہ بیٹھے ہیں جن سے کہ یعنی ان خبروں کو چوری سے آتے ہیں پھر ڈالتے ہیں
 دن و رات ان اپنے کے یعنی کائناتوں کے اور پھینکے جاتے ہیں طرف انکے یہ ستارے یعنی پس سبب ان ستاروں کے پھینکے جانے کا یہ ہوتا ہے کہ وہ کم مقام
 کرتے ہو پیدائش موت کا پس وہ چیز کہ لائے کا پس اسکو اوپر اس طرح کے کہ ہو یعنی بغیر تصرف کے راست و درست پس وہ چیز راست ہو لیکن وہ کا ہر
 جھوٹ ملائیے ہیں اس میں اور زیادہ کہتے ہیں یعنی اس سے ہوئے پر نقل کی یہ سلم نے وَهَنَ قَتَادَةُ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ
 النُّجُومَ لِيُثَلِّثَ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرَجُومًا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ مَا يَكْتَسِبُ بِهَا فَمَنْ تَوَلَّى مِنْهَا الْبَعْدَ لَكَ اِخْطَا وَاِضَاعَ
 قِسْمَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ بِذَوِ الْاَنْجَارِ تَعْلِقُ قَادِرٌ ذَاتُ رُزْنٍ يُكَلِّفُ مَا لَا يُغْنِيهِ فَمَا كَانَتْ لَمْ يَزِدْ وَمَا كَانَتْ عَلَيْهِ اَشْيَاءُ
 وَالْمَلَكُ يُؤْمِنُ لَمْ يَزِدْ وَمَا كَانَتْ عَلَيْهِ اَشْيَاءُ وَالْمَلَكُ يُؤْمِنُ لَمْ يَزِدْ وَمَا كَانَتْ عَلَيْهِ اَشْيَاءُ وَالْمَلَكُ يُؤْمِنُ لَمْ يَزِدْ وَمَا كَانَتْ عَلَيْهِ اَشْيَاءُ
 اللَّهُ اَكْبَرُ وَتَعَالَى نَبَا النُّجُومِ اور روایت ہے قنادہ سے کہ کہا پیدا کئے اللہ تعالیٰ نے یہ ستارے واسطے
 تین باتوں کے ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطے زینت آسمان کے اور دوسرے واسطے مار تھیلانوں کے اور تیسری نشانی کہ راہ ہائی جاتی ہو
 بسبب انکے یعنی یہ دریا اور خشک کے پس جسے کہ بیان کیا ان میں میزان تین چیزوں کے خطا کی اور ضائع کیا حصہ پایا اور تکلف کیا اس چیز میں کہ
 نہیں بلکہ یعنی نہیں تصور ہو علم اسکا اسلئے کہ خبر میں آسمان کی نہیں مانی جاتی ہیں مگر طریق کتاب سنت سے حال انکے اس میں نہیں ہو زیادہ اور
 کہ گزری نقل کی یہ بخاری نے بلا سند اور یہ روایت رزین کے یوں کہ کہ تکلف کیا اس چیز کا کہ نہیں فائدہ کرتی اسکو اور تکلف کیا یہ جاننے اس چیز
 کے کہ نہیں اسکو علم ساتھ اسکے اور تکلف کیا یہ جاننے اس چیز کے کہ ماجر ہوئے علم اسکے سے انبیا اور فرشتے اور روایت ہے ربیع سے مانند اسکے اور
 زیادہ کہا ربیع نے یہ کلام کہ قسم ہو اللہ کی نہیں مقرر کئی اللہ تعالیٰ سے زمین میں زندگی کسی کی یعنی پیدا ایش کسی کی اور نہ دوزی کسی کی یعنی مال

و جہاں اور نہ کسی کا اور نہ اس کے نہیں کہ اکثر اگر کے بین کاہن امہ پر جھوٹی اور ٹھٹھاتی ہونے سارہ کو علت واسطہ ایک چیز کے ف ضائع کیا
ہوا یعنی جن میں سے اور وہ مشکل ہوتا ہو پر فائدہ چیز میں کہ نہ فائدہ دیتی ہو دنیا میں اور نہ آخرت میں شرعی بیان ملا علی اور حضرت شیخ نے خوب تفصیل سے
لکھا ہو مینظر فرمادے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن فہو من قرأ فی کتاب اللہ فہو من قرأ فی کتاب اللہ فہو من قرأ فی کتاب اللہ
شعبۃ من الشجرۃ کاہن و الکاہن ساجد و المساجد کما فی روایہ و روایت ہوا بن عباس کہ کافر یا ایمان نہ ملے
اللہ علیہ وسلم جو شخص کسی کے کوئی قسم علم نجوم سے واسطہ ہو اس چیز کے کہ ذکر کی اشد یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اور ہر کی حدیث میں
پس تحقیق لکھا ایک ٹکڑا اس سے یعنی اور وہ بڑا علم ہو کہ بعض اسکا قسم ہو اور بعض اسکا کفر اور فرمایا کہ نجم حکم کاہن کا لکھا ہو کہ ساتھ علامتوں کے خبریں
غیب کی بتاتا ہو اور کاہن حکم سا حاکم لکھا ہو کہ اگر کتاب اعمال بد کا کرتا ہو اور ساتھ اس کے مرد معلق کو ہو چکا ہو اور جو کوئی حرکت اور اعتقاد اسکا لکھے
کا فرمائیے پس اس طرح کاہن اور نجم کافر ہیں حاصل انکے نجوم و رکعات اور سرسبب ایک جنس سے ہیں اور کافروں اور بددیونوں کے اعمال سے ہیں
نعموزائتہ من ذلک و عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اہمستک اللہ لقطع عنک عبادہ
خمس منہن منہم امر سکر لا یتحدثن طائفتہ من النسا سکر فینت یقولون شیئنا یموت المجدح رواہ الترمذی
اور روایت ہوا ابی سعید خدری سے کہ کافر یا ایمان نہ ملے خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ لکھے اللہ میں اپنے بندوں کی پانچ باتیں یعنی مثلاً پھر برساوے
البتہ ہوا ایک جماعت دیون میں سے کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کے کفر کرنا و کین برساتے گئے ہم سب منزل قمر کے نام اسکا مجمع ہو قتل کی بیگانی
ف مجمع ساتھ مزیر میم اور جزم جیم اور زبر وال کے نزدیک عرب کے منازل قمر سے ہو کہ سبب ہو منہ کا نہ کتاب الرؤیا
کتاب ہونے بیان خواب کے ف حقیقت خواب کی نزدیک اصل سنت کے پیدا کرنا حق لکھا کا ہونے بیچ دل شودا کے علوم اور ادراکات کو
جیسے کہ جاتے کے دل میں اور اشد سبحانہ قادر ہو سپر زبیدی باعث اسکے ہو اور نہ مذہب مانع اس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سونے کے دل میں ملتا ہو
اور امور پر کہ پیش آتے ہیں ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہو جیسے کہ ابرو لیل ہو وجہ منہ شرح الفصل الاول فصل ہلی عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن فہو من قرأ فی کتاب اللہ فہو من قرأ فی کتاب اللہ فہو من قرأ فی کتاب اللہ
رواہ الترمذی و تراجمہ عطاء بن یسار دیکھا ا لرجل المسلم او شری لہا و روایت ہوا ابی ہریرۃ کہ کافر یا ایمان نہ ملے
پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں باقی ہا انارہوت سے کہچہ مگر بشرات یعنی خواب خوشخبری دینے والے کہا تھا کہ کیا ہو بشرات فرمایا خواب اچھے
نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مالک نے ساتھ روایات علما بن لیسار کے اس عبارت کو کہ دیکھتا ہو اس خواب کو بد و مسلمان یعنی اپنے لئے دیکھا
ہاں واسطہ اسکے یعنی کوئی اور مسلمان دیکھے واسطہ اسکے ف نہیں باقی ہا لہ یعنی وہی متعلق ہو جائے گی بسبب مرنے میرے کہ اور نہیں باقی رہے گی
وہ چیز کہ جانی جاوے اس سے خبر ہونے والی مگر خواب کا اس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کہ رین گی اور بشرات مشفق بشرات سے ہو ساتھ میں جمع اور زبر
کے ہوتے خوشخبری کے اور استعمال بشرات کا اکثر خبر میں ہوتا ہو اور کبھی شر میں بھی اور اکثر طلاق روایا کا خواب نیک برتا ہوا و خواب بد کو حکم
کہتے ہیں ساتھ پیش کے لیکن چھبیس شرعی ہو اور لغت میں معنی مطلق خواب کے ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہوا و اگر کوئی بانام
خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ صاف کہ واسطہ بیان و ایضاً کہ ہو یا صاف کہ معنی صادق کہ ہو یعنی خوب صحیح مطابق واقع کے اور معنی اول
مگر یہ نظر اور موافق نہیں ساتھ معنی بشرات کے کہ غالباً یا کلیاً یا جزئاً شادی بخش کے مستعمل ہوتا ہو اور اگرچہ اس میں صدق بھی ہوتا ہو
کلیبی نے کہ لیکن سیاق حدیث ظہر سچ معنی ثانی کے ہو اسلئے کہ ثبوت میں خبر صدق متبر ہو خواہ بشر ہو یا مندر اور اس تقدیر پر طلاق بشر کا

اس کا کفر

اس کا کفر

بانتبار تغلیب کے یہی حاصل اور برہمنی مطلق کے کہ عزت ہونے و شرف آنے کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر فرمایا تھا
جاء من بيني فماذا يصنع بعد من النبوة متفق عليه اور روایت ہوا انس کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواب چھا کر اٹھا
ہر چھاپس ٹکڑوں نبوت کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر ہے ہر کہ مراد ساتھ روایہ صالحہ کے یہاں صادقہ ہو اور یہاں ایک شکل
وارد ہوتا ہو کہ جزا شنی کا ساتھ شنی کے ہوتا ہو پس جب نبوت باقی نہ رہی تو جزا اسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہو کہ معنی اس کے یہ ہوا کہ ایک جزا ہو
جزا سے علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہو اگر جب نبوت باقی نہیں مقصود مدح و بیا کی ہو کہ یہ پر تو وہ ہی نبوت کا اور مانند اس کے اگر چہ دیکھنے والا ہی
منہوی ہے کہ اور حدیث میں آیا ہو کہ زہاد روش نیک اور علم اور گراں باری اور سادہ روی نبوت سے ہیں اور وہ تخصیص اس عدد چھاپس کی اگر چہ
کچھ کچھ لکھی ہو لیکن صحیح یہ ہو کہ علم اسکا اور اوپر چنان معدود کا مانند رکعت نماز و تسبیح و غیرہ کا شائع ہو کہ ہو اور روایت میں چھاپس کی یا ہو
برہن چھاپس کی اور ایک میں چھاپس اور ایک میں چھاپس وغیرہ لکھ کر ادا ان سب تکثیر ہو نہ تعدید نہ ع و عت ابی ہر تہ ان الکی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من كان في المنام فقد كان في الشيطان لا يتمثل في صورة في متفق عليه
اور روایت یہ ابی ہر تہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا محلو خواب میں پس تحقیق دیکھا محلو اسو سے کہ شیطان نہیں بنتا ہو
سیری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق دیکھا محلو معنی گویا کہ دیکھا محلو علم بیداری میں لیکن نہیں مبنی ہوتے ہیں اس پر احکام
کہ وہ صحابی ہو جاوے یا عمل کہے اس چیز پر کہ سنے اس حالت میں اور بعضوں نے کہا کہ مراد حضرت کی اپنے زمانہ کے لوگ ہیں یعنی میری وقت
کے لوگوں میں سے جس نے محلو خواب میں دیکھا تو فقیق دیکھا اسکو اللہ تعالیٰ میرے دیکھنے کی حالت بیداری میں دنیا میں یا آخرت میں اور بعضوں نے
کہا کہ یہ معنی اخبار کے ہو یعنی جس نے دیکھا محلو خواب میں پس خبر دوا اسکو کہ خواب اسکا حقیقہ اور سچا ہی نہیں ہو افغان احلام اسلئے کہ شیطان
نہیں بنتا ہو سیری صورت میں یعنی یہ مجال نہیں شیطان کی کہ کسی کے خواب میں آوے اور اس کے خیال میں ڈالے کہ میں آنحضرت ہوں اور آنحضرت
پر یہ جھوٹ باندھا اور بعضے محققین نے لکھا ہو کہ شیطان بصورت حق تعالیٰ بن سکتا ہو اور جھوٹ باندھ سکتا ہو یعنی دیکھنے والے کو دوسوں
میں ڈالتا ہو کہ صورت حق تعالیٰ ہی لیکن بصورت آنحضرت کے ہرگز نہیں بن سکتا اور جھوٹ نہیں باندھ سکتا اسلئے کہ آنحضرت
منظہر ہوتے ہیں اور شیطان منظر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کے ضرب اور حق تعالیٰ جامع ہر صفات اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات منفرد کا اور
بھی ہو کہ دعویٰ الوہیت کا مخلوقات سے صحیح البطلان ہو اور محل اشتباہ نہیں بخلان دعویٰ نبوت کے چنانچہ اسی لئے اگر کوئی دعویٰ الوہیت
کا کہے تو بعد و غارق عادت اس سے تصور ہو اور اگر دعویٰ نبوت کا کہے تو معجزہ اس سے ظاہر نہیں ہوتا ع و عت ابی ہر تہ ان الکی صلی
اللہ علیہ وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني فقد رآي الحق متفق عليه اور روایت یہ ابی ہر تہ سے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس نے
کہ دیکھا محلو تحقیق حق دیکھا ایسے ہی خواب اسکا کہ اس نے مجھے کو دیکھا نہ غیر یہ ہے کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جانا چاہیے کہ یہ حدیث
ساتھ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کے دلالت کرتی ہیں اس پر کہ جس نے آنحضرت کو خواب میں دیکھا انھیں کو دیکھا دروغ اور شیطان کو
اس میں داخل نہیں اور علمائے اسکو خصائص حضرت کے سے شمار کیا ہو اور اختلاف کیا ہو علماء اس میں بعضوں نے تو یہ کہا کہ نقل ان
احادیث کا یہ ہو کہ کوئی دیکھے آنحضرت کو ساتھ صورت اور علیہ مخصوص کے کہ آپ رکھتے تھے پھر بعضوں نے ان میں کو تسو کیا اور کہا
کہ اس شکل و صورت میں دیکھے کہ مدت عمر شریف میں اس پر تھے خواہ جوانی میں خواہ کمولت میں یا آخر عمر میں اور بعضوں نے دائرہ رنگ کیا
اور کہا کہ فرور ہو کہ اس صورت پر دیکھے کہ سچ آخر عمر کے اس صورت پر اس عالم سے سدا رہے تا انکہ مدد سفید بالون کا کہ سدا رکھ کر عمارت مبارک میں

تھے اور نوبت بدیش کی نہ پہنچی تھی اعتبار کیا ہو اور محمد بن میرسن کے پاس جب کوئی اگر قصہ خواب میں دیکھنے حضرت کا بیان کرنا تو وہ کہتے
 کہ بیان کر کہ کس صورت میں دیکھا ہو تو اگر ساتھ علیہ مخصوص کے بیان کرنا تو وہ کہتے کیا تو نے حضرت کو نہیں دیکھا اور امام نوچی کا بھی یہ کہ حضرت
 ہی کو حقیقتہً دیکھا خواہ انکی صفت معروضہ دیکھا یا سو اُنکے تھکان معروضہ کا جو حیاسکاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف و تفاوت معروضوں
 کا اعتبار کمال و نقصان بیان دیکھنے والے کے ہوتے حضرت کو اجمعی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جسے بر خلاف اسکے دیکھا سبب
 نقصان دین دیکھا اور اس سطح پر ایک نے بڑھا دیکھا اور ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روئے ہوئے اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش
 تمام یہ معنی ہوا اور اختلاف حال دیکھنے والے کے پس دیکھنا حضرت کا کو ایک سوٹی ہو معرفت احوال دیکھنے والے کی اور اس میں بمطابق غید و ہوسا لکون کے لئے کہ
 اس سے احوال اپنے بالسن کا معلوم کر کر علی جا سکا گرین اور اسی قیاس پر غیبی ارباب گنہ گار کیا ہو کہ جو کلام حضرت سے خواب میں سنے تو اسکو سنت تو میرے برسر
 اگر موقوف ہو تو حق ہو اور اگر مخالف ہو تو بسبب ظلم معلوم اسکے کے ہوتے یا بذات کریم لکے کا اور اس چیز کا دیکھی یا نہی یا حق ہو اور حقیقت میں تفاوت
 اور اختلاف کو جو تجھے ہو حضرت شیخ علی سقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقرے مندرجہ حضرت کو خواب میں دیکھا کہ اسکو فرمایا ہے کہ لے فرما لے اپنے واسطے اس
 اشکال کے علماء سے استفسار کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہو ہر ایک عالم نے محال و قیاس کی بیان کی ایک عالم مدینہ میں نہایت متبحر سنت کے کہ انکو شیخ محمد بن راکب نے
 جبہ استفسار انکی نظر سے گذرنا انھوں نے فرمایا کہ یوں نہیں ہو جس طرح اسنے سنا اس شخص کے سامنے میں غل ہو حضرت نے اسکو فرمایا یا اشرار لے لے لا
 قشر کو شرب سنا ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ فِي الْمَنَاسِكِ فَيَسِيرُ فِيهَا فِي الْمَقْظَفَةِ**
وَكَلَّمَ تَحْتَ الشَّيْطَانِ مَشْفُوقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہوا ابی ہریرہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے دیکھا جبکہ خواب میں اس نے شایہ کہے گا کہ جو جائے میں
 اور زمین بتا شیطان میری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **يُنْفِخُ فِيهِ حُفْرَةً مِنْ زَنْبُرٍ** جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب میں حضرت کو تو اللہ تعالیٰ توفیق دینا
 تھا اسکو کہ جائے میں دیکھنے اور مسلمان ہوا یا یہ مراد ہو کہ آخرت میں دیکھے گا جائے میں **وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ دَا الصَّاحِبَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُومِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَحِبُّ فَلَا يَحْزَنْ بِهِ
إِلَّا مَنْ يَحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَّقِ ذُرِّيَّةَ اللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتَّقِ كَلِمَاتُ اللَّهِ لَا يَحْزَنْ بِهَا أَحَدًا تَوْفَا
لَنْ تَكْرَهُ مَشْفُوقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہوا ابی قتادہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خواب دیکھا کہ کھڑے ہو خواب بڑا شیطان کی طرح ہے پس جسوقت دیکھے ایک
 تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکھے اسکو پس بیان کرے اسکو کہ جس شخص کو دوست رکھتا ہو اسکو اپنے علماء اور صلہ اور اقربا سے اور حمد کرے اللہ تعالیٰ جسے کہ ایک وقت
 بخاری اور مسلم میں ہیں اور جسوقت دیکھے ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہو پس چاہیے کہ نہ مانگے ساتھ اللہ کے بڑی اسکی سے اور بڑی شیطان کی سے اور چاہیے کہ شکوائے
 تین بار یعنی بقصد دفع کرنے شیطان کے اور نہ بیان کرے اس خواب کو کسی کو روئے دوست کے روئے اور نہ دشمن کے روئے تاکہ وہ تعبیر میری کہ جسوقت خواب میں
 کے اور تعبیر میری نہ ہو دیکھی ہی واقع ہوتی ہو بقدر الی پس تحقیق وہ خواب نہیں ضرر کر لیا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **فَإِنْ شَهِدَ الْبُطْنُ بِغَيْبِ خَوْفٍ** اسکا
 ہوتا ہو اگرچہ اگر ناخوش رکھتا ہو تو ان کا ساتھ بڑا شیطان کی جو حاصل ہو کہ اچھا خواب یا بشارت ہو حضرت بروہ کا کہ کھڑے سے بندے کے لئے اباحت حسن ظن کا ساتھ
 اللہ تعالیٰ کے اور جو جب ہو مزید سکوا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہو تاہم گنہ گار کے مسلمان کو اور بدگمان کو دوست ہو پس سلوک طریق حق
 اور نہ ضرر کرنے کے یہ سن کہ اللہ تعالیٰ نے گردانا جان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سے جسے گردانا ہو صرف کو سبب اذلال کا اور دفع بلیات کا شرع
وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ لَيْلًا يَأْكُرُهَا فَلْيَكُرْهَا فَلْيَكُرْهَا فَلْيَكُرْهَا فَلْيَكُرْهَا فَلْيَكُرْهَا
فَلْيَكُرْهَا فَلْيَكُرْهَا اور روایت ہو جابر سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا خواب کہ

معارف حق جلد چہارم
 کنہاؤدہ
 ۳۷

ما بنا سکون پس چاہئے کہ گفتار سے بائیں طرف متوجہ رہے بار آور پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شہیدان سے تین بار اور پھر کرے کہ تھما ہر وقت
 دیکھئے خواب کے نقل کی یہ مسلم نے وقت اس حدیث میں بصاق ذکر کیا کہ نقل سے زیادہ ہو نقل تھو کہ منہ سے نکالنا اور بصق منہ کے اندر سے نکالنا
 کہ کچھ خلق سے نکلے اور بصاق وہ تھو کہ نکالنا اور سکون برحق بھی کہتے ہیں پس نقل بعد بصق کہ ہو اور بعد از ان نفث ہو کہ کچھ نکالنا ہو ساتھ اہل بون کے
 اور بعد اسکے نفع ہو کہ کچھ نکالنا ہو نقد اور بعض روایات مسلم کے فلینفث بھی آیا ہو اور اس حدیث میں ذکر بائیں طرف کا آیا اور پہلی حدیث میں
 مطلق اور اس حدیث میں کرے کہ پھر نا بھی آیا ہو اسلئے کہ ہو بہت تاثیر ہو پھر تفسیر مال کے مخرج و عن ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرب المؤمن لکذب ذوقا المؤمن وذوقا المؤمن جزء من سئلہ واذ یبغی جزءا
 من النبوة وما کان من النبوة فانہ لا یکذب قال محمد بن سیرین واما قول الذوقا نکالنا حدیث التفسیر
 و تحریف الشیطان و بشری من اللہ کما شیطانیکرہہ فلا یقصہ علی احد یفعل فلیصل قال وکان
 یکرہ الغل فی التورع و یحبہم القید و یقل القید کبات فی الدین متفق علیہ قال الجارڈی دواہ فتاۃ و
 یونس و ہشیم و ابو ہریرہ عن ابن سیرین عن ابن ہریرہ قال یونس لا یحبہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و انہ
 و قال سئلہ الا اذری ہذا فی الحدیث ام قالہ ابن سیرین فی روایہ کما ذکرہ فی الحدیث قولہ لو انہ انقل الی اللہ اور روایت ہریری
 کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ نزدیک ہو گا زمانہ نہیں کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزو چھوٹا ہے
 جزو نبوت کی ستے اور جو چیز کہ ہوا جزاے نبوت سے پس تحقیق وہ نہیں جھوٹی ہوتی کما محمد بن سیرین ناہی جلیل القدر نے کہ میں کہتا ہوں اور روایت
 کہ ہوں ان احادیث سے کہ آنحضرت نے فرمایا میں میں خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ
 کی طرف سے پس جو شخص کہ دیکھے خواب میں البسی چیز کو کہ نا خوش کھے پس بیان کرے اسکو رو برو کسی کے اور چاہیے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے یعنی ماسب
 برکت اور نورانیت نماز کے تو ہم خیر و شکر کا کہ پیدا ہوا ہو جاتا ہے کما ابن سیرین نے اور تھے آنحضرت کہ یہ رکعت طوق دیکھنا خواب میں اور خوش آنا
 انکو دیکھنا قید کا اور کما جاتا ہو یعنی اہل تعبیر کہتے ہیں کہ قید ثابت رہنا دین میں ہو نقل کی برائے ساری حدیث کہ شتمل ہو اور مرفوعہ و نبوت کے
 بخاری اور مسلم نے لیکن دونوں کو تردد ہو آخر حدیث میں کہ بخاری نے روایت کیا اسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قیادہ اور یونس نے
 اور ہشیم و ابو ہریرہ نے ابن سیرین کے نقل کی اسنے ابی ہریرہ سے اور کما یونس نے کہ نہیں لگان کر تائیں اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ کو ذکر نیز غیر
 خدا سے سچ مقدم قید کے کہ واقع ہوا ہو پیغمبر القید و القید ثبات فی الدین یہ سچ مقدمہ غل کے کہ کما کان یہ وہ نقل یعنی یہ حدیث مرفوعہ ہو موقوفہ ابو ہریرہ
 اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور انھوں نے آنحضرت سے بخاری نے تو یونس لکھا اور کما مسلم راوی ابن سیرین
 سے کہ نہیں جانتا میں کہ یہ قول مذکور قید میں سچ حدیث پیغمبر خدا کے واقع ہوا ہو یا کما ابن سیرین اپنی طرف سے ادایک دین مسلم کی میں مانند کسی ہو
 کہ کما لکھا اور یہ بھی کما مسلم نے کہ اور ان کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ حدیث میں اس قول اپنے کو کہ کما اور کہ نقل کرکلام کہ یعنی تمام کلام کہ سچ نقل
 آید کے واقع ہوا ہو سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہو کہ اور ان کیا حدیث میں اور درج سچ صریح حدیث کہ لانا راوی کا ہو کلام اپنے کو در بیان حدیث
 نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیان کرنے قول بخاری اور مسلم کے سے حقیقت حال منبر ان قال و کان یہ کہ بھی ظاہر ہو جاتی ہو ہفت جسوت
 کہ نزدیک ہو گا زمانہ ان شرح اس حدیث کی گئی طرح کی ہو عکسا ادا دل تو یہ کہ مراد قریب ہونے زمانہ کے سے اخیر زمانہ قریب قیامت کا ہو یہ ہے کہ اور حدیث
 میں مخرج آیا ہو کہ اخیر زمانہ میں نزدیک نہیں کہ جھوٹ ہو و خواہ مومن کا اور بعضے منسج اپنے سے سے میں کہ مراد قریب زمانہ نبوت کا ہو و

ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ
 آنحضرت نے فرمایا میں میں خواب تین طرح کے ہوتے ہیں
 ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کی طرف سے
 پس جو شخص کہ دیکھے خواب میں البسی چیز کو کہ نا خوش کھے پس بیان کرے اسکو رو برو کسی کے
 اور چاہیے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے یعنی ماسب برکت اور نورانیت نماز کے تو ہم خیر و شکر کا کہ پیدا ہوا ہو جاتا ہے
 کما ابن سیرین نے اور تھے آنحضرت کہ یہ رکعت طوق دیکھنا خواب میں اور خوش آنا انکو دیکھنا قید کا اور کما جاتا ہو
 یعنی اہل تعبیر کہتے ہیں کہ قید ثابت رہنا دین میں ہو نقل کی برائے ساری حدیث کہ شتمل ہو اور مرفوعہ و نبوت کے
 بخاری اور مسلم نے لیکن دونوں کو تردد ہو آخر حدیث میں کہ بخاری نے روایت کیا اسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قیادہ اور یونس نے
 اور ہشیم و ابو ہریرہ نے ابن سیرین کے نقل کی اسنے ابی ہریرہ سے اور کما یونس نے کہ نہیں لگان کر تائیں اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ کو ذکر نیز غیر
 خدا سے سچ مقدم قید کے کہ واقع ہوا ہو پیغمبر القید و القید ثبات فی الدین یہ سچ مقدمہ غل کے کہ کما کان یہ وہ نقل یعنی یہ حدیث مرفوعہ ہو موقوفہ ابو ہریرہ
 اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور انھوں نے آنحضرت سے بخاری نے تو یونس لکھا اور کما مسلم راوی ابن سیرین
 سے کہ نہیں جانتا میں کہ یہ قول مذکور قید میں سچ حدیث پیغمبر خدا کے واقع ہوا ہو یا کما ابن سیرین اپنی طرف سے ادایک دین مسلم کی میں مانند کسی ہو
 کہ کما لکھا اور یہ بھی کما مسلم نے کہ اور ان کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ حدیث میں اس قول اپنے کو کہ کما اور کہ نقل کرکلام کہ یعنی تمام کلام کہ سچ نقل
 آید کے واقع ہوا ہو سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہو کہ اور ان کیا حدیث میں اور درج سچ صریح حدیث کہ لانا راوی کا ہو کلام اپنے کو در بیان حدیث
 نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیان کرنے قول بخاری اور مسلم کے سے حقیقت حال منبر ان قال و کان یہ کہ بھی ظاہر ہو جاتی ہو ہفت جسوت
 کہ نزدیک ہو گا زمانہ ان شرح اس حدیث کی گئی طرح کی ہو عکسا ادا دل تو یہ کہ مراد قریب ہونے زمانہ کے سے اخیر زمانہ قریب قیامت کا ہو یہ ہے کہ اور حدیث
 میں مخرج آیا ہو کہ اخیر زمانہ میں نزدیک نہیں کہ جھوٹ ہو و خواہ مومن کا اور بعضے منسج اپنے سے سے میں کہ مراد قریب زمانہ نبوت کا ہو و

یہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا مشابہ روز ہوا اسلئے کہ جس موسم میں رات دن برابر ہوتے ہیں مزاج تندرست اور مستدل بہت ہوتا ہے خواب درست تر اور غلط
و غلط سے سالم تر ہوتا ہے تو میرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہو کہ سال ماننے میں گزشتہ کے اور مینے ماننے میں آئے کے اور ہفتہ مانتہ روز کے اور روز ماننے میں آئے کے
اور لکھا ہو علم کہ مراد اس زمانہ امام مہدی کا ہو کہ ان دنوں میں ان کے عدل سے سب عیش میں ہونگے اور زمانہ عیش کی ہر چیز دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور
زمانہ غم و سخت کا ہر چیز کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس بیچ زمانہ مہدی کے بھی خواب صحیح و راست ہونگے اسلئے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ
جو کوئی راست تر ہو خواب اسکا بھی راست تر ہو اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور مدح اسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا واسطے بیان اقسام خواب
کے ذکر کیا اور اس عبارت میں اشارہ ہوا ہے کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کے نہیں بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام ہو حق کی طرف سے
لائی تعبیر وغیرہ کے ہو اور خیال نفس ہو جیسے کہ ایک شخص ایک کام یا خدمت کر رہا ہو اور اسکا وہ خیال میں بیٹھ رہا ہو وہی خواب میں دیکھتا ہو یا عاشق و معشوق کے
خیال میں ہوتا ہو اسکو خواب میں دیکھتا ہو اور ڈرانا شیطان کا ناغہ لگین اور دیکھ کر اسکو سبب غمی کے کہ نبی آدم سے دیکھتا ہو اور وہ فعل شیطان ہو کہ ساتھ
اسکے آدمی زاد سے بازی کر رہا ہو جیسے کہ دیکھتا ہو کہ سر سرٹ گیا ہو اور اسی قبیل سے ہوا قتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہو اور کبھی سبب فوت ہونے نماز
اور تاخیر اسکی کا ہوتا ہو وغیرہ لکھیں دو قسمیں قابل اعتبار تعبیر کے نہیں اور تیسری قسم بشارت دینے اور اعلام کرنا ہو جانب حق سے بندہ کے لئے ناسخات کے
خوش ہوئے اور طلب حق میں تازہ ہوئے اور حسن ظن اور امید داری رکھے یہ قابل تعبیر کے ہو اور نہ بیان کرے الہینے اسلئے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کے
نہیں تو کتنا اسکا داخل عبت والہینے کے ہو اور یہ بھی ہو کہ جب لکھیا اور سننے والا تعبیر پر لکھیا تو تو ہم اور تطبیق لازم آوے لگا اور دوسوا میں
ڈال لگا اور تعبیر کو خاصیت ہو وقوع میں اور شرار حوان بنے سچ ضمیر قال اور کان بیکرہ کے چند احتمالات لکھے ہیں ایک تو یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین
کی طرف پھرتی ہو جیسے کہ ظاہر عبارت کہ پہلے گزری قال محمد بن سیرین ناظر ہو اس میں اور اس تقدیر پر ضمیر بن کان بیکرہ کی پھرتی ہیں آنحضرت
کی طرف اور نہ ہونے کی کہ ابن سیرین نے تھے آنحضرت کا خوش رکھتے اسکو کہ کوئی دیکھے خواب میں کہ طوق اسکی گردن میں ڈالا ہو اسلئے کہ یہ
صفت و رفیعون کی ہو جیسے کہ فرمایا اذا لاغلا فی اعمالہم اور دوسرا احتمال یہ ہو کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرتی ہو اور کان بیکرہ کے ابو ہریرہ
کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابو ہریرہ سے یعنی کہ ابن سیرین کہ تھے ابو ہریرہ ناخوش رکھتے دیکھنے طوق کو خواب میں اور ابو ہریرہ نے آنحضرت سے
سنا ہو گا اپنے اجتماع سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہو کہ ضمیر قال کی پھر طرف راوی کے ابن سیرین سے اور کان بیکرہ میں ابن سیرین کی طرف یعنی کہ ابن سیرین
نے کہ تھے ابن سیرین کہ مکرہ رکھتے طوق کو اور ظاہر ہے احتمال ایک طرح کی ترجیح رکھتا ہو اسلئے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہیں تعبیر خواب میں والہ علم
اور خوش آنا لکھ دیکھنا تقدیر یعنی بیرون کا بانوں میں آوے مجسم ساتھ مصیبت جمع کے روایت بخاری کی میں آیا ہو پس بحسب احتمال اہل کتب و تاریخ
ہو طرف آنحضرت کے اور صحابہ انکے کے اور بحسب احتمال دوسرے کے طرف ابو ہریرہ اور تابع انکے کے اور بحسب تیسرے کے طرف ابن سیرین کے اور
تعبیر کرنے والے اہل عصر انکے کے یعنی اگر کوئی خواب میں دیکھتا کہ قید اسکے بانوں میں ہو تو اسکو چاہا جاتے تھے کہ علامت باز رہنے کی تباہی اور عاصی سے اور
نابت قدم رہنے کی طاعت پر ہو جیسے کہ فرمایا و یقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بحسب اہل دین الحافظ کہ ہو دیکھتا ہو اہل تعبیر کہ اگر کوئی بجا
یا قیدی یا سافرا غمگین دیکھے کہ قید بانوں میں ہو تو تعبیر اسکی نابت رہنا اسی حال پر ہو کہ اذا الایطی فی اسی طرح تعبیر خواب کی نہایت ہوتی ہو ساتھ
اختلاف دیکھنے والے کے مثلاً اگر ناظر دیکھے خواب میں کہ اسباب کشتی پر کھڑے بیٹھا ہو اور یہ ہوا نفع جلتی ہو تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت میں ہو
اور اگر کوئی خواب کوئی سالک سالکان طرفت سے دیکھے تو علامت تباہی و شرف کی اور پہنچنے کی مقام حقیقت میں ہو و غرض حقیقت قابل اعتناء
بجملہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذآین فی المنام کان ذآین فطیخ کالقطیخ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے طرف تعبیر کی کہ اول روز میں تاکہ وہ من پریشان نہ ہو سب فکر سانس کے **وَذِكْرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ فِي بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ وَرَوَى كُنَى مَدِينَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ
بَابُ عَمْرِو بْنِ مَرْثُومٍ **فصل الثانی** **عَنْ** **ابْنِ كَثِيرٍ** **عَلَيْهِ السَّلَامُ** **قَالَ** **كَسَّوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
رَوَى اللَّهُ عَنْهُ مِنْ جَنْ مَن سَلَّمَ وَأَذْبَعَتْ جَوْهَرُ مِنَ السُّعُوفِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَالِكٌ يُحَدِّثُ بِهَا إِذَا أَخَذَتْ يَدًا
وَلَحْصِيكُ قَالَ لَا تُحَدِّثُكَ لَحْصِيكُ إِلَّا كَلَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي ذَوَاتِهِ رَأَى ذَاوُدَ قَالَ الرَّؤُفُ يَأْخُذُ رَجُلٌ طَائِرٌ مَالِكٌ تَعْلَبُ
فَإِذَا مَلَبَسَتْ وَقَعَتْ وَأَحْصِيكُ قَالَ لَا تَعْصِمُكَ إِلَّا عَلَى ذَاوُدَ **وَعَنْ** **رَأْيِ رَوَايَتِ** **بِزْرِ بْنِ عَقِيلٍ** **سَ** **كَمَا رَوَى بِزْرِ بْنِ عَقِيلٍ** **عَلَيْهِ**
 وسلم نے خواب ہون کا ایک جزو بھی لیس جزو نبوت کے سے اور خواب اوپر پانوں پرندہ کے ہی جتیک کہ نہیں کتا اسکو پس جسوقت کتا ہو کسی کے
 رو برو واقع ہوتا ہو اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو رو برو کسی کے مگر رو برو وہست کے یا دانائے نقل کی پیرندی نے اور
 بیج روایت ابو داؤد کے ہو کہ فرمایا آنحضرت نے خواب اوپر پانوں پرندہ کے ہی جتیک بغیر نہیں کسی مانی پس جبکہ تعبیر کسی جاوے واقع ہوتی ہو اور
 گمان کرتا ہوں نہیں آنحضرت کو کہ فرمایا اور مست بیان کر خواب کو مگر کہ رو برو دست کے یا صاحب عقل کے **ف** اوپر پانوں پرندہ کے یہ مثل بیج
 عدم تقریر کے یعنی جو امر کہ قرار زمین یا نا ہو اسکو عرب کہتے ہیں علی راجل طائر یعنی جیسے پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہیں اڑتا رہتا بلکہ حرکت
 کرتا ہو اور جو کچھ اسکے پانوں پر ہوتا ہو وہ بھی نہیں ٹھہرتا ہو ویسے ہی یہ امر بھی ٹھہرتا نہیں پس فرماتے ہیں کہ خواب جتیک کسی کتا نہیں ہو اور دل
 میں پوشیدہ رکھا ہو اعتبار زمین رکھتا اور واقع نہیں ہوتا پس جب خواب کسی سے اور اسنے تعبیر کی واقع ہوتا ہو اس طرح کہ تعبیر کسی پس کتا نہیں ہے
 اور یہ خواب کے حق میں ہو کہ اسکے وقوع سے ڈرتا ہو اور لوہم فرکار رکھتا ہو جیسے کہ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہو اور مگر ساتھ دست کے حامل نیکی پر کرے
 اور تعبیر اجمعی کے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کے تعبیر پری گئے گا اور اسی طرح دانائے ازارہ عقل کے تعبیر بھی گئے گا یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہو کہ جب
 وقوع سبب جزو ن کا ساتھ قضا و قدر کے ہو تو تاثر گمان خواب کی بیج سقوط کے اور تاثر تعبیر کی وقوع میں کیوں ہو جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سے ہوتا ہو
صَدْرُهُ أَوْ نَامُ أَنْسَابُ كَنَحْ وَعَنْ **عَائِشَةَ** **قَالَتْ** **سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَكَلَةٍ فَقَالَ لَكَ حَلْجِيكُ**
إِنَّهُ كَانَ قَدْ هَدَّ قَلْبَكَ وَلَكِنْ مَا تَقَبَّلَ أَنْ تَهْتَمَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْكَ**
فِي بَابِ يَصْحَبُ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْكَ لِيَأْسَى غَيْرُ ذَلِكَ دَوَاكُ لَحْصَدُ وَالَّتِي قَدِ حُتَّ **أَوْرُو** **رَوَايَتِ** **بِزْرِ بْنِ عَقِيلٍ** **سَ**
 کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال و رتہ کے سے کہ وہ مومن تھا یا نہیں پس کہا رو برو حضرت کے خدیجہ نے کہ وہ نصرت کرتے تھے آپ کی ولیکن جس
 پہلے ظاہر ہونے نبوت آپ کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ دکھلا یا گیا ہوں میں اسکو خواب میں اس حال میں کہ اسپر کپڑے سفید میں اور اگر ہوتا وہ
 و فریون میں کہ ہونے اسپر کپڑے اور طرح کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** و ترمذی بن ابی اسد بن عبد الغری جی کے بیٹے حضرت خدیجہ الکبریٰ
 کے تھے اور انھوں نے ایام جاہلیت میں بن نصیر کیا تھا اور انھیں کو عربی میں ترجمہ کیا اور عبادات اللہ تعالیٰ کی کرتے تھے اور عبادت نبون کی سے
 ہزار تھم برہم تھے اور آخر عمر میں اندھے ہو گئے تھے اور نصیر تھا حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتدا سے وحی میں آگئے پاس اور بشارت دیے آگئے کا آنحضرت کو ہاتھ
 صدق حال کے اور نصیر بن کرنا آنحضرت کو مشہور ہو اور کتاب اسد الثانیہ میں انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور اختلاف علماء کا بیج سلام آگئے کے ذکر کیا ہو اور
 یہ حدیث بعینہ نقل کی ہو اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نے بطریق سماع کے صحابہ روایت کیا ہو ایسے کہ حضرت عائشہ بیج حالت حیات حضرت خدیجہ کے
 آنحضرت کی خدمت میں تھیں اور کہ رو برو حضرت کے خدیجہ نے الم یعنی پہلے جواب دینے حضرت کے حضرت خدیجہ پر عادت خال اپنے چچا کے بیٹے کا اور حضرت

و دونوں نے اٹھ کھڑے اور انھوں نے کہا جھوکو جلو اور تحقیق میں جہاد کا سہارا ملے گا اور اگر کسی ستمہ مانہ حدیث نہ کرے گی کسی کے پیچھے فصل پہلی کتاب میں دانی کے
اور اس حدیث میں کچھ زیادتی ہے کہ نہیں بیچ حدیث مذکور کے اور وہ زیادتی یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ پس اس ہم اور ایک باغ اندھیرے کے لیے سببیت
ہے کہ اندھیرا ہو پھر اس میں ہر طرح کے شکوکہ ہمارے تھے اور ناگمان و رمان اس بارے میں کہ ایک شخص جن میں بیٹے نہیں ورنہ دیکھوں میں سزا کا سبب ابھی
جانب آسمان میں اور ناگمان گرد اس شخص کے اکثر کلمے ہیں کہ میں نے دیکھا میں نے انکو ہرگز کمایا میں نے ان دونوں شخصوں کو کہ کون ہو یہ لہذا شخص کون میں یہ دیکھ کر فرمایا
نے کہ ناگمان: دونوں شخصوں نے جھوک کر چلا پس چلے ہم پھر پہلے ہم طرف ایک طرف چلے گئے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اس سے اور نہ بہتر اس سے فرمایا حضرت
کہ کیا ان دونوں نے جھوک کر چلا پس چلے ہم آسمان میں ہرگز ہم طرف ایک طرف چلے گئے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اس سے اور نہ بہتر اس سے فرمایا حضرت
کہ پس آئے ہم اس شہر کے دروازے پر اور کھلا ایسا ہے پس کھولا گیا واسطے ہمارے پس داخل ہوئے ہم آسمان میں چلے گئے اس شہر میں کہنے ایک شخص کہ تھا اے
بدن ہر ایک کا انہیں سے مانند بہتر اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہو اسکو اور اے عابدن مانند بہتر اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہو اسکو فرمایا حضرت نے کہ کیا ان
دونوں نے ان شخصوں کو کہ جاؤ پس گرد اس شہر میں فرمایا حضرت نے اور ناگمان وہاں ایک نہر تھی عرض میں بہت ہی گویا کہ بانی اسکا دو دغا پس ہو
سفیدی میں پس گئے وہ اور پڑے آسمان پھر ہرگز آئے طرف ہمارے اس حال میں کہ تحقیق جاتی رہی تھی وہ بڑی آگے بدن سے پس ہو گئے پھر بہتر میں ہو
کہ اور ذکر کیا حضرت نے بیچ تفسیر اس بادی کے ایسا وہ شخص لہذا کہ تھا باغ میں پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تھے اور یہ وہ لڑکے کے تھے کہ انکے پیش لڑکا کہ سزا
فطرت پر یعنی جو لڑکا چھوٹے میں غریب حضرت ابراہیم کے پاس ہوتا ہوا کہ راوی نے کہ پس عرض کیا بعض مسلمانوں نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکے شرکوں کے
پس فرمایا پیغمبر خدا کہ لڑکے شرکوں کے بھی گنہگار ہیں اور یہ وہ لوگ کہ تھا اے عابدن انکا اچھا اور اے عابدن پس تحقیق وہ وہ لوگ ہیں کہ گئے
انھوں نے عمل میں جھوک کر چلا پس بد گزر گیا اللہ تعالیٰ نے ان سے نقل کی یہ نجات لفظ قضا پہلا یہاں تا کہ یہ ثابت کے واقع ہوا ہو اور یہ وہ لوگ ہیں کہ گئے
مخصوص ساتھ تا کہ یہ نفی کے کیا ہو مثل مارا یہ تظا و نہیں کہتے ہیں بلکہ یہ قلیل لیکن تحقیق یہ ہے کہ اور حدیثوں میں مقام ثبات میں بھی واقع ہوا بلکہ وہ طبعی
کہا کہ اصل ترکیب یہی و اذ احوال الرجل ولدان مارا و ولدان اظا انھم اور شاد باسکا یہ قول ہو کہ اور وہ قضا و عظم منہ و عین ابن عمر
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقرع الفری ان یجری الجبل عینکہ مالک تشریاد ذالک الجبل ادرے اور روایت ہوا بن عمر
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہر امتان متانوں میں یہ ہے کہ دیکھا و آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز کہ نہیں دیکھا ہو انھوں نے نقل کی یہ نجات
ہے یعنی جھوٹ باندھے انھوں نے کہ انھوں نے دیکھا ہو حال آنکہ واقع میں کچھ نہیں دیکھا ہو مقصود کہنا خواب جھوٹا ہو اور ہر امتان آسمان اسلئے
ہو تاکہ خواب بیچ منہی وحی کے ہی پس گویا خدا سے تعالیٰ پر انرا کرتا ہو اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے فرشتہ کو بھیجا کہ خواب دیکھا و
و عین ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الذی یابا لا یستعادی و اما الذی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و اصدق
اور روایت ہو ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سچا خواب بچیلے پھر کا ہو نقل کی یہ ترمذی اور داہی نے کہ اصدق الذی
اسوقت خاطر جمعی ہوتی ہو اور وقت نعل ملائکہ اور سعادت اور قبولیت و عاکا ہو شرع **کتاب الادب** کتاب ہو بیچ بیان آداب کا
ادب کہتے ہیں استعمال کرنے اس قول فعل کو کہ محمود ہو اور بعضوں نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضوں نے کہا کہ قائم کرنا حسنات پر اور
اعراض کرنا منیات سے اور بعضوں نے کہا کہ تعلیم کرنی اسکی کہ اعلیٰ اس ہے اور نرمی کرنی اس سے کہ بہت اس سے بیچ **باب السلام**
باب بیچ بیان سلام کے کہ سلام ہم ہو تسلیم سے معنی سلامت اور براءت کے نقائص و عیوب کا اور اسم ہو اسم الہی سے اور معنی السلام علیک یہ
ہے کہ اے تعالیٰ سطل ہو نہ حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا سے تعالیٰ کا تجھ پر یعنی اسکی حفاظت اور نگاہ بانی میں ہو تو جیسے کہتے ہیں اے محمد

اور اگر اس پر مبنی کہ سنی اسلام علیک کے یہ ہیں کہ سلامتی میں ہو تو مجھے اور مجھ کو سلامتی کہ اپنے سے پیشتر حق ہو سلام سے کہ معنی مصالحت ہے یعنی باہنہ نہ
 مجھے اور باہنہ کہ مجھ کو اور غربت اسکی ابتداء اسلام میں بھی واسطے تمیز مسلمان کے کافر سے تالو غرض نکرتے گویا اگر کرنا تھا ساتھ اسلام کے بعد از ان
 جاری رہی بر شریعت **الفصل الاول** فصل پہلی میں اَلْاٰیٰتُ الْکَرِیْمَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ
 عَلٰی صُوْرَتِہٖ طُوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِرَّآءًا خَلَقَهَا خَلْفَہٗ قَالَ اِذَا هَبْتَ فَسَالِحًا عَلٰی اُولٰٓئِكَ الْمَفْرُوْعُہُمْ نَفَرًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسًا
 فَاسْتَقِمْ مَا یُحِبُّوْنَکَ وَاصْبِرْ لِحُکْمِ اللّٰهِ ذٰلِکَ ذِیْنِکَ خَدَّ هَبَ خَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَکَلَّمُوْا السَّلَامَ عَلَیْکَ
 وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ قَالَ خَزَادُوْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ قَالَ کُلُّ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صَوْدِیْقٍ اَدَمَ وَطُوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِرَّآءًا
 فَلَمْ یَزَلْ یَنْقُصْ لِسَدِّکَ حَتّٰی اَمَلَاتْ مُتَشَفِّعًا عَلَیْکَ وَابْتِہٰجَ بِیْہِ ہر ہر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر لہجائی اسکی ساتھ گزری پس جب پیدا کیا اسکو کہا جا اور اسلام علیک کہ اس جماعت پر اور وہی عیسا
 و فرشتوں کی بیٹی ہوئی پس میں کیا جواب دیتے ہیں مجھ کو پس تحقیق وہ جواب ہو تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئے حضرت آدم اور کہا سلام ہو اور تمہارے پس کہا
 فرشتوں نے سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتوں نے بیچ جواب سلام آدم کے لفظ و رحمت اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جو شخص کہ داخل ہو گا بہشت میں اور بصورت آدم کے ہو گا حال آنکہ لہجائی اسکی ساتھ گزری ہوگی بیٹے ابن بلہنی
 تھا اور حسن جمال کے کہ آدم رکھتے تھے بہشت میں داخل ہونگے اور و ذنی ہدایت اور بصورت پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی یعنی لوگوں کے مجھے
 آدم کے ابناک کہ اس متعارف ہوئے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے حسب پید کیا آدم و اپنی صورت پر لہجائی اختلاف کیا ہو علمائے بیچ معنی اس حدیث کے
 بیٹے تو کہتے ہیں کہ یہ احادیث صفات ہیں جو ہیں و لہجائی اسکی سے باز رہے بیچ مثال اسکے کے متشابهات سے نہ ہر کلف می ہو اور بعضے تاویل
 اسکی کرتے ہیں اور شہرہ اسکی تاویل میں یہ ہو کہ صورت معنی صفت کے ہو جیسے کہ کہتے ہیں صورت سئلہ کی یہ ہو اور صورت حال یوں ہو یعنی پیدا کیا اللہ
 تعالیٰ نے آدم کو اوپر صفت اپنی کے اور وہ صوف کیا اسکو ساتھ ان صفتوں کے کہ پر توہ صفات لریہ اسکی کی ہیں پس کیا اسکو حی عالم قادر مرید
 شکوہ سبب بصیر باضافت تشریف کے لئے ہو جیسے کہ روح اللہ و رحمت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ شتمل ہو اوپر امر و ولہائف
 کے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے اپنے پاس بخشے اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر آدم کی طرف پھرتی ہو یعنی پیدا کیا آدم کو ابتداءے حال سے بشر تمام الخلق
 کامل صورت بطول ساتھ گز کے نہ ہیکلہ اور آدمیوں کو کہ اول میں لطف پس ان خلق پس ان ان بعضہ پس ان جنہن بعد از ان طفل بعد از ان
 نبی بعد از ان تمام مرد ہوتے ہیں پس بیان پیدائش آدم ہم کا ہو اور تفصیل بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونے کے کہ بیچ مختلف تمام
 صفات کے اوپر غرض عرض کی بقباس اسکے مجملہ معلوم ہوتی ہو اور زیادہ کیا فرشتوں نے الہ برادب جواب سلام کا اور فضیلت ہو کہ اگر کوئی کہے
 اسلام علیک اسکے جواب میں کہے علیک السلام و رحمتہ اللہ او اگر سلام میں و رحمتہ اللہ بھی کہے اسکے جواب میں و رحمتہ اللہ و برکاتہ کہے اور بعضے
 روایت میں لفظ و مغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب میں السلام علیک بھی درست ہو جیسے کہ علیک السلام اور دونوں
 عبارتوں میں کچھ تفاوت نہیں لیکن چونکہ ہذا پر مبنی کہ جواب میں و علیک السلام کہنا افضل ہو اور شاید کہ خداوند نے بھی ارادہ کیا ہو سلام کہ کہنا تیرا
 آدم پر جیسے کہ واقع ہوتا ہو اکثر لوگوں میں لیکن شرط کیا گیا ہو بیچ صحت جو کیا کہ واقع ہو بعد سلام کے نہ یہ کہ واقع ہوں دونوں ہی جیسے کہ دلالت
 کرتی ہو اس پر تا تعقیب کی اور اس سنہ سے اکثر لوگ غافل ہیں پس اگر نہیں و شخص اور سلام علیک کہوں آپس میں کہہ دو تو وہ جب ہوتا ہو کہ کہہ دو تو
 اور اخیر حدیث میں تقدیم و تاخیر ہو یعنی آدم علیہ السلام ساتھ گز کا قدر رکھتے تھے بعد ان کے لوگ کو تاہ ہونے کے پھر جب بہشت میں جا و سنیے

اور مصالح اور معاملہ کے فرمایا پس جسوقت کہ انکار کر دہم سب کا سوچا اور نہ کہ وہ مگر بیٹھنا ہی بیٹھنے سے راہوں میں پس دو تم راہ کو خالی رکھا
یعنی اگر راستے میں بیٹھتے ہو تو راستے میں بیٹھنے کے حق اور اگر دیکھا صحابہ نے کیا ہر حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا نہ کہ انھوں نے کا یعنی حرام چیزوں پر نظر ڈال
اور بار بار مہنا دینا سے یعنی گزرنے والوں کو ایذا نہ دے ساتھ تنگ کرنے راہ کے اور مانتا اسکے کے اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں شروع
کے اور منع کرنا شروع سے یعنی اس طرح کہ نہ باعث ہو امر یا شروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے جواب دینا سلام کا کہنا سلام اسکے کہ سنت
ہو کہ جہنم والی سلام کر بیٹھنے کو جیسے کہ ذکر کیا گیا ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ**
كَانَ شَأْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُؤْدُوكُ وَكَعَنْ عَقِيْبٍ حَدِيْثٍ أَخَذَهُ هَلْكَاهُ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
اس قصہ کے یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا تبارا راہ کا یعنی بھولے ہوئے کو یاد جانے والے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے بھی حدیث ابو سعید
خدری کے اسی طرح یعنی جیسے ذکر کی مصلح والے نے اور تابع کیا اسکا شکوہ والے نے **وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ**
كَانَ شَأْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُؤْدُوكُ وَكَعَنْ عَقِيْبٍ حَدِيْثٍ أَخَذَهُ هَلْكَاهُ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
فی الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ اس قصہ کے کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی
اور راہ تلافی بھولے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے بھی حدیث ابی ہریرہ کے اسی طرح سے اور نہیں پایا میں ان دونوں حدیثوں کو سعید بن یحییٰ بخاری
اور مسلم بن الفضل الشافعی نقل دوسری عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمسلمين على
المسلمين يا معزوني يسلم عليكم اذ اتيكم اذ اتيكم اذ اعطىكم يعطى اذ امرضى ويبيح
جنازته اذ امانت ويحب له ما يحب لنفسه رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
مسلمان کے مسلمان پر چہرہ حق میں پسندیدہ خدا سلام علیک کے اس جسوقت کہ اسے اس اور قبول کرے جسوقت کہ بلاوے اسکو یعنی کھانے
کے لیے یا اور کام کئے اور یہ حکم اللہ کے جسوقت کہ چھٹے اور خبر ہو چھٹے اسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور بھیجے یا وہ جنازہ کے جسوقت کہ مرے اور
دوست رکھے اسکے لئے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہو واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا**
جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْرِكْ
ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ جُلَسَ فَقَالَ عَشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ
اللَّهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ جُلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نبی اسکے سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھی گئیں اسکے لئے دس نیکیاں
پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے کہ لکھی گئیں اسکے لئے تیس نیکیاں
پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی اور یہ کہ تین پس جواب دیا حضرت نے اسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اسکے لئے تیس نیکیاں
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **فَإِنْ كَلَامُ بَعْضِ نَفْسِ سَلَّمَ تَحَاوَرَا كَرِهُتُمَا عَلَيْهِمَا اور یہ کہ نایاب اسکے جواب میں لفظ رحمت اللہ تبارک**
کہے یا سلم السلام علیکم درجۃ اللہ کے اور سلم علیہ اسکے جواب میں درجۃ تبارک کہے اسکے لئے بھی مگر ہو گا سچ یا دقتی تیر کے اور ایسا ہی
حکم و نفع رکھا ہو جیسے کہ حدیث آئندہ میں مذکور ہو **وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَرَأَى**
سَلَّمَ لِي أَخْرَجَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرَبَعُونَ وَقَالَ هَلْكَاهُ

مسلم بن الفضل الشافعی
نقل دوسری عن علی
قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم
للمسلمين على المسلمين
يا معزوني يسلم عليكم
اذ اتيكم اذ اتيكم اذ اعطىكم
يعطى اذ امرضى ويبيح
جنازته اذ امانت ويحب له
ما يحب لنفسه رَوَاهُ
ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ

لَا تَكُونُ الْقَضَائِلُ دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سعد بن انس کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوافیق معنون پہلی حدیث کے اور زیادہ کیا کہ
 ایک مرتبہ کہ جب آپ آیا کیا اور شخص جو تھا پس کہا اسے سلام تیرے رحمت الہی اور کہتین اسکی دشمنی اسکی پس فرمایا حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ عنہ کی گھڑی اور فرمایا
 اسی طرح سے زیادہ ہوتا جا تا ہے تو اب اپنے جسد سلام کرنے والا لفظ بڑھاتا جاوے تو اب بڑھتا جاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے لکھا ہے علیؓ کہ افضل
 سلام میں یہ ہے کہ اسے سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ میں جمع کے اگر یہ سلام علیکم ہو اور جواب دینے والا بھی ساتھ میں جمع اور اوکے نے علیہ السلام اور ان کے سلام
 السلام علیکم ہو اور اگر السلام علیکم سلام علیک تو بھی کافی ہو اور جواب میں اونی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہو اور اگر بدو نے اوکے کو بھی کافی
 ہو اور اتفاق رکھتے ہیں علیہ السلام کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھ اوکے کے بعد ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 اَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ دَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کافر یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک دیوں میں ساتھ اللہ وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام
 کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے مراد وہ لوگ ہیں کہ عین راہ میں الپہمین اسلئے کہ اس صورت میں برابر میں ہیج حق سلام کے اور اگر ایک
 بیٹھا ہو اور دوسرا اُس پر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیٹھے پس اگر وارد و سبقت کرے ساتھ سلام کے نزدیک تر ہو گا اسلئے کہ استناد و کیا ہی حق کو کہ
 لازم تھا اس کے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہو ابتدا کر لیا کافضیت اس کے لئے ہوگی اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ تین چیزیں موجب غلو صحت بھائی سلم
 کی ہیں ایک تو ابتدا سلام وقت ملاقات کے دوسرے پکارنا ساتھ اس نام کے کہ دوست رکھے اسکو تیسری جگہ دینی جگہ مجلس میں نہ چ
 وَعَنْ جَبْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ دَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے جبریر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 گذرے عورتوں پر پس سلام کیا انہر نقل کی یہ احمد نے ف بخصوص ہے حضرت کے لئے سبب اس کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیظ کے کو بکروہ ہو
 یہ کہ سلام کرے عورت جنبہ کو مگر یہ ہوڑھا بعد نظر فتنہ سے اس سلام علیک جائز ہو چ و عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا جِئْتُ
 عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُخْرِجُ عَنْ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدُّوا أَحَدَهُمْ دَوَاهُ الشَّيْخِ قُتَيْبٍ فِي شُعْبٍ وَجَاهٍ مَوْفِقًا دَوَاهُ
 أَبُو دَاوُدَ وَكَأَلِ دَفْعَةِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يَخْلُفُ لِي دَوَاهُ اور روایت ہے علی بن ابی طالب کہ کما التبت لغابت کہ باہر جماعت کی طرح سے
 جس وقت کہ گذرین یہ کہ سلام علیک کرے ایک ان میں سے اور کفایت کرنا ہو بیٹھے والوں سے کہ جواب دے ایک نہیں نقل کی یہ قتیبی نے شعب الیمان میں بطریق
 مرفوع کے یعنی قول ان حضرت علیؓ کا اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے یعنی بطریق موقوف کا اور کما ابو داؤد نے یعنی بعد تمام کرنے سنا پنی کے کہ رفع کیا
 اسکو حسن بن علیؓ نے اور حسن بن علیؓ نے ابن ابی طالب سلم کے یہ قتیبی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا ابو داؤد نے طریق حسن
 ابن علیؓ سے مرفوع نقل کیا اور طریق دوسرے موقوف ف جس وقت کہ گذرین از ایسی ہی جس وقت کہ داخل ہوں یا گھر میں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور میں
 حدیث کا ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سنت کفار ہو اور جواب سلام کا فرض کفار اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کر لیا یا ایک جماعت کا سبکے ذمہ سے
 ساقط ہو جائے گا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل شروع و عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ كَتَبَهُ بَعْدَ أَنْ تَبَيَّنَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَةِ بِالْأَصْبَاحِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَةِ
 وَالْيَهُودِ بِالْأَكْفُفِ دَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَأَلِ تَسْلِيمًا ضَعِيفًا اور روایت ہے عمر بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیبؓ اور اسے نقل کی اپنے
 دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ شہادت کرے ساتھ غیر ہمارے کے یعنی غیر اہل
 ملت ہمارے کے نہ شہادت کرے ساتھ ہود یون کے اور نہ ساتھ نصاری کے پس تحقیق سلام کرنا ہود یون کا انکار کرنا ہر ساتھ گلوں کے

یعنی حدیث صحیحہ نقل کی
 شہادت کا ساتھ دینا
 صحیح

اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرتا ہے ساتھ ہی بتایا کہ یہ ترمذی نے اور کہا کہ اسناد کی ضعیفیت پر فہم یعنی نہ مشابہت کرو و بعد از نماز
کی بیچ تمام اعمال انکے کے خصوصاً بیچ ان دونوں کے اور شاید کہ تمنا کرتے ہو گے سلام کرنے میں یا جواب دینے میں یا دونوں میں ساتھ ساتھ
مذکور ترین کے بغیر کہنے لفظ سلام کے کہ بیعت حضرت آدم کی ہی اور انکی ذریت کی انبیاء اور اولیاء سے اور گویا کہ حضرت کو کا شفعہ ہو کر انکی امت
میں سے بعض لوگ کریں گے اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پشت کا ہی یا جھکا کر یا کھڑا کرنا ساتھ لفظ سلام کے فقط اور اس حدیث کی سند میں بھی
کہ وہ ضعیف نہیں چنانچہ جامع معیئر میں مذکور ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ
أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ أَوْ جِدَّ أَوْ جَوَّزَ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَدَاكُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب موت ملاقات کرے ایک تمہارا اپنے ہمائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کرے اس پر
پس اگر حامل ہو درمیان ان دونوں کے درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پتھر اسے پس چاہیے کہ سلام کرے اس پر یعنی دوبارہ نقل کی کہ ابو داؤد
فہمایت اس قدر مفاہرت میں سلام مستحب تھا ہی چہ جائے زیادہ اور اس میں کمال سبالتہ ہی بیچ استیجاب سلام کے اور رعایت اس لب
کی اور مستثنیٰ میں اس کے کتنے ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پانی چہرہ یا ہوا یا جام کرتا ہو اور مانند انکے کے تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا پس
اور جواب دینا پس واجب نہیں اور جب کوئی سوتا ہو یا انگتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہجوم میں یا کھاتا ہو اور نوالہ اسکے
سنگین ہو پس اگر سلام کرے اسکو ایسے وقتوں میں تو بھی نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور اس طرح خطبہ کی وقت نہ سلام کرے اور نجواب کی
اور قرآن پڑھنے والے کو بھی سلام نہ کرے اور اگر کوئی کرے تو اسکے تین چاہیے کہ پھر جواب دے اور پھر عود پڑھ کر پڑھنا شروع کرے
**وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَدْعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ
وَدَاكُ ابْنُ عَرَبٍ فِي شُعْبَةِ بَيَانِ فَوَسَّادُ** اور روایت ہے کہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب داخل ہو تم پھر میں پس سلام کرو اپنے گھر کے
لوگوں پر اور جب نکلو تم گھر سے پس دعوت کرو اپنے اہل گھر کو سلام کے نقل کی یہ بیعتی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے **ف**
اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مستحب ہے کہ کہ سلام علیہا علی عبادہم الصالحین نام لکھ کر کہ وہاں جو میں سلام پہونچے اور ظاہر ہے کہ یہی کلام بیان
یعنی توبہ کے ہی و دعاء سے یعنی دعوت کرو ساتھ سلام کے اور کہا بیعت ہمارے علمائے جواب اس سلام کا مستحب ہے اسلئے کہ یہ دعاء اور دعا ہے
کہ افعال الملائکہ علی روح اور کہا حضرت شیخ رحمہ اللہ نے لفظ و دعاء بیان سے ہی یعنی دعوت کرو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نے دفعتاً
کے تو گویا کہ ولایت رکھنا تم نے سلام کی خیر بات کو پاس گھماؤں کا اور گھر اسکو آخرت میں جیسے کہ کوئی ولایت اپنی کسی کے پاس لکھتا ہے پھر
سے لیتا ہی اور طبعی نہ کہ تاجروں کے اور وطن اسکے اور پھر ولایت اپنی جیسے کہ ولایتیں لیجاتی ہیں اس میں تفاعل ہی ساتھ سلامتی کے اور
معاودت کے دوبارہ **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي إِدَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ بَلْ كُنْ بَرَكَةً عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَهْلِ
بَيْتِكَ وَدَاكُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بیٹے میرے جس وقت کہ داخل ہو تو دعا پڑھ
اپنے کے تو سلام کر ہو کہ سلام سبب برکت کا پتھر اور یہ گھر و انوں پر نقل کی یہ ترمذی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْكَلَامِ دَاكُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ** اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہی یعنی اول چاہیے کہ سلام کرے پھر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہیں نقل کی یہ ترمذی
نے اور کہا کہ یہ حدیث سن کر ہو **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَيْنَنَا**

سلام کے کہ کبھی سلام لکھا بھی جاتا ہو اور اسے طرح سے عادت مولف کی کہ اخیر فضل میں وہ حدیثیں لانا ہو کہ متعلق اور مناسب مقام کے ہوتی ہیں:

ح ع **وَعَنْ جَابِرَاتِ ابْنَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبْتَ أَحَدًا كُنَّا نَأْتِيكَ بِهِ فَإِنَّهُ لَيُجِئُكَ بِأَجْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُتَوَاتِرٌ** اور روایت ہو جاوے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ لکھے ایک تمہارا خط پس پہنچے گا مٹی پر ڈال دے یا مٹی یا سہر بر اوے اسلئے کہ تحقیق یہ فعل بہت ہلانے والا ہو واسطے حاجت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر و مفرف یہ بالخاصیت ہو واسطے حاجت برآری کے کہ سوائے شارح کے کسی کو جو اسکی معلوم نہیں لیکن بعضے ارباب معرفت نے بیچ توجیہ معنی اول کے لکھا ہو کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطے ساقط کرنے اسکی ہے ہو نظر اعتبار سے اور اعتقاد ہو حق جملہ علماء پر بیچ پہونچانے اسکی کے مقصد کو اور دوسرے معنوں کو مؤید یہ قصہ کہ امام غزالی نے سماج العابدین میں نقل کیا ہو کہ ایک شخص نے رقم لکھا کہ ایہ کے مکان میں پھر ارادہ کیا کہ کٹی ڈالی اسے مکان کی دیوار میں سے پھر یہ خیال آیا کہ کھڑا یہ کا ہو پھر یہ خط وہ آبادل میں کہ کیا مضائقہ ہو اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اسنے القلم کو کہ کتاب ہو کہ قریب ہو کہ جان لیگا حلال جانسنے والا اس مٹی کا اس چیز کو کہ پاویگا کل کو سبب طول حساب کے اور یہ حدیث منکر ہو باعتبار اولیٰ کے اور بطریق نے اوسط میں ابی درداء سے بطریق مرفوع کے نقل کی ہوا اذ اکتب احدکم الی انسان فلیس بنفسه اذ اکتب فلیس بکتاب ثم خرج ع

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ قَسَمَ لَهُ يَقُولُ ضَعُ الْقَلَمَ عَلَى أَذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكُرُ لِلْمَسْأَلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي اسْنَادِهِ ضَعْفٌ اور روایت ہو زید بن ثابت سے کہا داخل ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رو برو حضرت کے ایک لکھنے والا بیٹھا تھا پس سنایں حضرت کو کہ فرماتے کہ قلم کو اپنے کان پر اس لئے کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہو طلب کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو اور بیچ اسناد اسکی کے ضعف ہو **ف** یاد دلاتا ہو مطلب کو یعنی عبارت کو واسطے بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیت ہو کہ اسکو شارح ہی جانتا ہو و طبیبی نے کہا کہ قلم حکم زبان کا لکھنا ہو جیسے کہ علماء نے القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہو اور کہنا زبان کا کان پر کہ جگہ سننے کی ہو موجب نزدیکی کا ساتھ دل کے ہو تانسے جو حکم کرارہ کرتا ہو یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہائے نحو یا ذکر بیان مناسب کا کرتا ہو والد عالم اور غریب ہو یعنی باعتبار مین کے یا سند کے اور ضعیف ہو یعنی بہ نسبت بعض راویوں اسکے کے پس حدیث ضعیف ہو اور یہ منافی صحت کے نہیں اور مؤید اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی انس سے بطریق مرفوع کے اذ اکتب فضع قلمک علی اذنک فانه اذکر لک اور جامع صغیر میں ہو روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے بطریق مرفوع کے **ضع القلم علی اذنک فانه اذکر للمعلی** **ح ع** **وَعَنْهُ** **قَالَ** **أَمْرٌ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْلَمَ الشُّرْبَانِيَّةُ** **وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ أَمْرٌ فِي أَنْ تَعْلَمَ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ ابْنِي مَا أَمِنْ يَهُودَ عَلَى كِتَابٍ قَالَ فَمَا أَمْرٌ فِي نِصْفِ مَشْرِعِي حَتَّى تَعْلَمْتُ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہو زید بن ثابت سے کہ حکم کیا ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سیکھوں میں زبان سریانی اور ایک روایت میں ہو یہ کہ آنحضرت نے حکم کیا ہو کہ یہ کہ سیکھوں میں خط کتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجھ کو اطمینان نہیں ہوتا ہو یہودیوں کے خط کتابت کے کہ از بدست پس گذرا مجھ کو آدھا مہینہ یہاں تک کہ سیکھا میں نے پس حضرت جس وقت کہ لکھتے طرف یہودی کے لکھتے یہودی طرف حضرت کے تو پڑھتا میں واسطے حضرت کے خط انکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سریانی زبان یہودی کی ہو اور اطمینان نہیں ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہو کہ اگر یہودی سے نہ کسی یہودی کے لئے لکھواؤں تو کم زیادہ نہ لکھوے اور انکا نامہ آیا ہو پڑھواؤں تو کم زیادہ نہ پڑھوے اور اس سے معلوم ہوا کہ بنا ضرورت نہ زبان

پھر پھر آئے آدم طرف رہا اپنے کے یعنی اُس مکان میں کہ کلام کیا تھا اُن سے اللہ تعالیٰ نے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق یہ سب عاقل ہی ماوردی اور عاقل و تری
کی انکے آپس میں پس فرمایا واسطے اسکے اللہ تعالیٰ نے اس حال میں کہ دونوں ہاتھ اُسکے بندھے پس نہ کر تو ان دونوں میں جو چاہے تو پس کما ادم نے کفر کیا
کیا میں نے داسنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونوں ہاتھ پروردگار سے کے داپنے بابرکت میں پھر کھولا اُسکو پس نگاہ اُس میں شل آدم کے اور اولاد
انکی کے تھے بنے دیکھا آدم نے شال اپنے اور شال اولاد اپنی کی کو عالم غیب میں پس کما ادم نے اسی رب سے کہ ان میں یہ فرمایا یہی اولاد میری پس
ناگمان ہر انسان تھا کہ کھی ہوئی تھی عمر اسکی در بیان دونوں انگھوں اسکی کے پس ناگمان اُن میں ایک شخص تھا بہت روشن اُن کا بازو چمک رہا
ترین لوگوں کا یعنی بہ شک و راوی ہو یعنی اُن میں ایک جماعت تھی روشن تر اور دن سے اور شخص نما اُنکے تھا کما ادم نے اسی رب سے کہ ان میں
یہ فرمایا کہ یہ ہو بیٹا ترا داد و نام اور تحقیق کھی میں نے واسطے اسکے عمر اسکی چالیس برس کما حضرت آدم نے اسی رب سے زیادہ کر چہ عمر اسکی کے خواہا
یہ وہ چیز کہ کھی میں نے واسطے اسکے کما ادم نے اسی رب سے پس تحقیق دیے میں نے واسطے اسکے عمر اپنی میں سے ساٹھ برس فرمایا تو جانے اور
مطلوب تیرا یعنی تو تمنا رہی فرمایا آنحضرت نے پھر رہے ادم بہشت میں جبکہ کہ با اللہ نے پھر آتا ہے گئے بہشت سے اور تھے ادم گئے واسطے اپنے
یعنی عمر اپنی یعنی اُنکے عمر انکی نو سو چالیس برس کی ہوئی پس اُنکے پاس ملک الموت یعنی روح فیض کرنے کے لئے پس کما واسطے اسکے ادم نے تحقیق جلدی
کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہو واسطے میرے عمر ہر برس کا کما فرشتے نے البتہ ولیکن تو نے دیے ہیں اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکا کیا ادم نے
پس انکا کرتی ہو اولاد انکی اور بھول گئی ادم یعنی اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کے اور کھالیا اُسکو پس بھولتی ہو اولاد
انکی فرمایا آنحضرت نے پس اُن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گو اہوں کے نقل کی یہ تہذیب نفع بندھے جیسے کہ کوئی ہاتھ میں کچر چکر
ہاتھ بند کر کر اُسکو چھپا لیتا ہو اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کما لہو یہ کلام حضرت آدم کا ہو یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داسنا ہاتھ کما استیسا
سے ہو اور علانیہ اس قول کے کئی معانی اور تاویلات لکھے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہو یہ صفت نہ یہ جارح اور یہ عبارت کنایہ ہو نفی
یہ جارح سے اسلئے کہ اگر یہ جارح ہوتا تو یمن اور شمال بھی ہوتا اور اخیر کلام میں اشارہ کیا کہ اود وجود خیر و برکت کا ہو کہ لازم بدینی اور مادہ تعالیٰ
اسکے کا ہو اور دوسرے کہ شمال یعنی بلایاں ہاتھ ناقص ہوتا ہو قوت اور گرفت میں پس دونوں ہاتھوں کا یمن ہونا کنایہ ہو نفی نقصان سے بیچ صفات
اللہ تعالیٰ کے اور بیان ہو اسکا کہ صفات اسکی کامل ہیں اور تیسرے یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالیٰ کا ہو ساتھ نہایت جو ذکر اور احسان
کے اسلئے کہ عرب کہتے ہیں اسکو کہ بہت نفع پہونچا تا بہی کلتا یہ یمن اور بہت روشن اُنکا الہم اس عبارت پر اشکال وارہ ہوتا ہو کہ اس سے لازم
آتی ہو فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیاء پر جواب اسکا یہ ہو کہ حق سبحانہ ظاہر کیا حضرت داؤد کو ادم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کے استعارے کے
تا باعث ہو اوپر سوال کے مال اُنکے سے اور سترت ہو یہ جو کچھ کہ سترت ہو یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونے سے یہ مومنین ہو کر باقی
رکھتے تھے بیچ تمام صفات کمال کے پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کے ایک طرح کی نورانیت اُس عالم میں ہو یا اس عالم میں بھی کہ ساتھ کفر و کفر ہوں
پس با بر و یمن سے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تھے ساتھ ایک صفت کے پس اس سے یہ نہیں لازم اُنکا کہ فضیلت ہو اُنکو تمام انبیاء پر لکھی گئی واسطے اس
بتول حضرت آدم کا سچا تھا اور اسکے ضمن میں انکا تھا مزید کہ کہتے ہیں میں نے نہیں دیا اپنی عمر سے کچھ اس لکھی کو صا د ہونا جھوٹی خبر کا قصہ اور صریح انبیاء
علیم السلام سے نہیں ہوتا پس بیچ حکم معارفین کے ہو کہ شمال کے انبیاء سے یا الیاء ہو یا یمن ہم کہ یا انکار بطریق لسانی کے تھا او پس انکا کیا الہم یعنی
انکا کو یمن کی طبیعت میں اس سبب سے بیٹھا کہ اول حضرت آدم سے صا د رہا اگرچہ اُن سے بطریق تعریف و لسانی کے تھا اور اُن سے صریحاً اُدعیا ہوا
ہوتا ہوں **وَعَنْ آسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْعٍ فَاسْتَمِعْنَا رُكُوعَهُ**

ابوداؤد ابن ماجہ والدارمی اور روایت ہے ہمارا بی بی زید کی سے کہ ما گزرے ہمیں جماعت عورتوں پر غیر اصل علیہ علیہ وسلم دیکھیں تھیں ہم در میان جماعت عورتوں کے پس سلام کیا آنحضرت نے ہمیں جماعت عورتوں قبل کی یہ بوداؤد نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ مخصوص ہے آنحضرت کے لئے جیسے کہ بیچ شرح ساتویں حدیث دوسری نسل کے بیان اسکا گزرا ہے **وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَعْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالًا فَإِذَا عَدُوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مَسْلُوكٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالِ الطُّفَيْلُ فَخَبْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَبَخْنِي إِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السَّلَامِ وَلَا تَسْأَلُ لَهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ فَاجْلِسْ بَيْنَاهُمْ فَخَدَّتْ قَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَا أَبَا بَطْنٍ قَالِ كَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ أَنَّمَا نَفَعُوا مِنْ لَحْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَاهُ وَذَاهُ مَا لَكَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے طفیل بی بی بن کعب کے سے یہ کہ وہ تھے ابی بن عمر کے پاس پس منکبو جاتے ساتھ ابن عمر کے طرف بازار کے کہما طفیل نے پس جس وقت جاتے ہم طرف بازار کے نہ گزرتے عبداللہ بن عمر اور کسی بساطی کے اور نہ اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی سکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرے اس کے کہما طفیل نے پس یا بن عبداللہ بن عمر کے پاس ایک دن پس ہمراہ لیجائے لگے مجا عبداللہ طرف بازار کے پس کہا میں نے منکبو کہ کیا کرو گے تم بازار میں حال نہ کر سکتے ہو تو بیچنے پر اور نہ پونچھتے ہو تم اسباب کو کہ بیچتے ہیں اور نہ چکاتے ہو اسکو اور نہ بیچتے ہو بازار کی مجلسوں میں پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس مجلس باتیں کریں ہم کہما طفیل نے کہما منکبو عبداللہ بن عمر نے اے بی بی کے کہما روای نے اور تھے طفیل بی بی کے سوا اس کے نہیں کہ ہم جاتے ہیں لینے بازار کو واسطے سلام کرنے کے سلام کرتے ہیں ہم اس شخص پر کہ کھینچتے ہیں ہم اس سے لینے اس میں ثواب حاصل ہوتا ہو نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنِ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَجُلًا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِي حَاطِئِي عَنْ وَانَّهُ قَدْ أَتَى مَكَانَ عَدُوِّهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْزِ عَدُوَّكَ قَالِ لَا قَالِ قَبْتُ لِي قَالِ لَا قَالِ فَيَعْنِيهِ بَعْدُ فِي فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ الذِّمَّةَ هُوَ أَجْلُ مِنْكَ إِلَّا الذِّمَّةُ يُجْلُ بِالسَّلَامِ رَدَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے جابر سے کہما آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطے فلانے شخص کے لینے نام لیا اسکا بیچ باغ میرے کے درخت ہے کھجور کا اور تحقیق نشان یہ ہے کہ انیدامی ہو منکبو ہونے درخت اس کے کہما تنقیر اس کے وقت اور بوقت باغ میں آتا ہو پس مجا آنحضرت نے لینے اس کے پاس کیسی کو بیچ تو میرے ہاتھ درخت کھجورانی کا کہا اسے کہ نہیں بیچنا پس فرمایا پس تیرے واسطے میرے لینے اگر بیچنے میں عار آتی ہو تو یونہیں بیہ کرنا کہ میں بیہ کر دوں باغ والیکو کہما کہ نہیں فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھ اسکو بدے درخت کھجور کے کہما جنت میں ہونے کے پس کہا نہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے اس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجھے مگر وہ شخص کہ بخیل کرتا ہو ساتھ سلام کے لینے وہ البتہ تجھے زیادہ بخیل ہو کہ لبس تھوڑے سے فعل کے ثواب بہت نہیں حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف لکھا ہر علمائے کہ یہ حضرت کے اسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کے والا غلط ام کہو نہ کرنا اور وہ شخص سلمان تھا بیل فولے آنحضرت کے کہ اس کے عوض درخت جنت میں ہے لیکن بہر صورت وہ عالی سختی طبع سے نہ تھا چ **وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَاغِيُّ بِالسَّلَامِ يَتَوَلَّى مِنَ النَّارِ رَدَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عبداللہ سے کہ نقل کی اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تبا کر نبوا السلام کے پاں ہو مگر سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں******

فہم نے جب دو شخص ملین اور تنفق ہوں وصف میں جیسے دونوں پیادہ یا چلتے ہوں یا دونوں سوار ہوں ان میں سے پہلے سلام علیک کرے وہ ہمارا ہو تکبر سے اور سلام کرنا ہمت ہو اور جواب نہ سکافون اور اگر ایک قوم پر یا اور سلام کیا واجب ہو اگر جواب سلام کا اور اگر کسی مجلس میں دو یا چار یا اور سلام کیا جائے نہیں ہو اگر جواب نہ لیکن سب پر اور سلام جواب چاہئے کہ ساتھ میں جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملا لگا اسکے لئے میں داخل ہوں اور حدیث شریف میں آیا ہو کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی حضرت نے اس کو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہو اس پر کہ جو کوئی وقت سلام کے وقت جب امر نامشروع کا ہو متعلق جواب کا نہیں ہوتا نہ ج باب الاستیذان باب پہنچ بیان اذن چاہئے کہ فاسکے لئے اور نہ جواب دے تو مستحب ہو کہ اذن چاہئے گھر میں کہنے کے لئے اور محل اس میں قبول اللہ تعالیٰ ہو یا تھا الذین آمنوا کہ لا تذخروا لیسوا تدریکم حتی تنسأوا وتسلطوا علی اہلکم ای ایمان والود ذل ہو گھر دان میں کہ خبر ہوں تمہارے گھر دان کے یہاں کہ اذن چاہو اور ہمارا کہ وہ گھر والوں پر ہوت ہیں یہ ہو کہ سلام علیک میں ان نوح الفصل الاول فصل پہلی عن ابی سعید الخدری قال انا انما ابو موسی قال ان عمر ارسل الی اناسہ فانیت بایہ مسلئت فلما لم یجد علی فوجعت فقال ما منعک ان تاتینا نقلت الی انیت فسمعت علی بابک فلما لم تزد او اعط فوجعت وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم فلتناظم لوذن له فلیرجع فقال عمر اقم علی البیتہ قال ابو سعید فقمت معہ فذہبت الی عمر فسمعت منفق تکبیر وایت ہو ابی سعید رضی اللہ عنہ کہ انے ہمارے میں سے اشعری کہ ان کا تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھا میرے پاس ایک شخص کہ کہ حاضر ہوں میں ان کے پاس میں حاضر ہوا میں ان کے دروازے پر اور سلام کیا میں تین یا پانچ دفعہ اذن چاہئے کہ پس جواب یا مجھ کو پس پھر آیا میں پس کہا عمر نے کسی خبر نہ سنے کیا تھا کہ کو آؤ تم میرے پاس پس کہا میں نے تحقیق میں آیا تھا پس سلام کیا میں نے اوپر دروازے تمہارے تین یا پس جواب یا تم نے لیجئے اور تمہارے خدام نے مجھ کو پس پھر گیا میں اور تحقیق فرمایا تھا مجھ کو نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اذن مانگا کیا تمہارا تین یا پس اذن دیا جاؤ واسطے اسکے پس چاہئے کہ پھر جاؤ پس فرمایا حضرت عمر نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس طرہا ہوا میں ساتھ ابو موسی کے اور گیا میں پس حضرت عمر کے پس گواہی میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ابو موسی نے یہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بھی رشہ سنی ہو آنحضرت سے میرے ساتھ چلو گھر کے پاس اور گواہی دو پس گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمر کی بنا برصیاطہ کے تھی بھوئی جرات کمزور حدیث بنا لینے پر والا خبر واحد قبول ہو بالاتفاق خصوصاً ابو موسی اشعری جیسے کہ بار صاحب سے تھے اور تین سلام اسلئے کرے کہ ایک طرف کے لئے ہو اور دوسرے تامل کے لئے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لئے نوح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذنک علی ان تحکم الخجائب وان تستمع سوادی حتی اھا لک رواہ مسلم اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود کہ کہا فرمایا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن تر پھر ہو کہ اٹھاوے تو پر وہ اور یہ کہ سنے تو پڑھ شیعہ کلام یہ بیان نک کہ سن کر دن میں نہ کو نقل کی یہ سلم نے ف آنحضرت کے گھر دان کے دروازوں پر چڑھ کر کے تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن ترے کی واسطے آنے ترے کے پھر ہو کہ اٹھاوے تو پر وہ اور یہ کہ سنے تو کلام پڑھ شیعہ یہ سلم نے تو پر وہ اٹھاوے اور دیکھے کہ میں کسی سے کلام خفیہ کرتا ہوں تو بھی چلا اگر تجھ کو حاجت اذن چاہئے کی نہیں اور مراد کلام پڑھ شیعہ کہنے سے بالانہ ہو لینے اگرچہ مخصوصوں کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہوں چلا آیا تو چہ جائے کلام آشکارا حاصل ہو کہ جب ہو نا میرا گھر میں نہ چلا آ جا حاجت اذن چاہئے کی نہیں ہو تا اگر سن کر دن میں نہ کوئی سے ہو رہ نہایت عنایت تھی ان حضرت کی کہ میں مسعود پر کہ ایسا سبب کیا کہ گواہ والوں میں سے تھے کہ جب جاتے تھے چلے آئے میں اور یہ بات ظاہر ہو کہ یہی غیر وقت حاضر ہونے عورتوں کے ہو گا خصوصاً بعد از ترے آیہ مجاہد کے نوح عن جابر قال آتیت البیت صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی قد نقت الباب فقال من ذاقفلت انا فقال انا کانا لہ لہ کما متفق علیہ اور روایت

جا برے کہ ابا یمن بنیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے مقدمین کے کہ تمہارے باپ برس کھڑا باجینے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہو یہ پس کہا
 میں نے نہیں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ بڑا مانا اس کہنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فتح پہنچے مقدمین کے الخ قصہ دین کا یہ کہ پہلے
 مابہرے عبداللہ انصاری تھے وہ غزوہ اُحمر میں شہید ہوئے تھے اور دین اپنے ذمہ چھوڑا تھا اور قرض خواہوں نے انکر مابہر کو تنگ کیا تھا وہ آنحضرت
 کے پاس استعانت کے لئے آئے تھے ان سے کیفیت طلب کریں اور بسبب سبب آنحضرت کے کہ مال میں کہ کچھ برین تھیں برکت وجود میں آئی تھی کہ بعد از اذان
 دین کے بچوں کی توں باقی رہیں کچھ انہیں سے کم نہوا اور بسبب براہ راستہ کلاما انا کا یہ تھا کہ اس سے ازالا بہام کا سنیں ہوتا اور تعین و تشخیص نہیں حاصل ہوتی
 پس چاہئے تھا کہ نام بالقب یا کنیت اپنی بیان کرنے کے تشخیص حاصل ہوتی اگر کچھ بھی واسطے شناخت کے آواز سے بھی تعین حاصل ہو جاتی ہو لیکن آنحضرت
 نے مکرہ جانا واسطے تعلیم آداب کے مابہر کو اور احتمال ہو کہ انکا الیہ تک اذن چاہئے کے ساتھ سلام کے ہو کہ سنت ہو اور تکرار کلاما کے واسطے انکار کے مابہر پر
 تخرج **و عن ابی ہریرۃ** قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا قَدْ جَرَّ فَقَالَ يَا هَذِهِ
 الْحَقِيقَةُ يَا أَهْلَ النَّصْفَةِ فَأَذْغَمَهُمْ إِيَّاهُ فَاتَّبَعَهُمْ فَدَعَوْهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا وَرَأَوْا الْبُخَارِيَّ أَوْ رُوِيَ بِاللُّبِ
 سے کہ داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے گھر میں بسین یا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا ای ابو ہریرہ جابلہ صفہ کے
 پاس اور بلال انکو میرے پاس پس آ یا میں انکے پاس اور بلال یا میں نے انکو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن یا انکو پس داخل ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم
 اہل صفہ آئے اور سہوں نے بسبب سبب آنحضرت کے دودھ پیا اور پھر ہوئے جیسے کہ اور حدیث میں مذکور ہو اور کما طبیبی نے کہ اہل صفہ کہنے ایک لوگ تھے فقرائے
 مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ سیکو بلانا اذن چاہئے کو سا قہ نہیں کرنا مگر یہ کہ زیادہ قریب ہو
 امتی اور آگے جو حدیث آتی ہو کہ جب بلایا گیا ایک تمہارا پس اس ساتھ رسول کے تو اذن ہو سکے لئے اپنے اسکو حاجت اذن چاہئے کی نہیں پس توفیق
 اس حدیث میں اور اس میں یہ ہو کہ اہل صفہ بعد ابو ہریرہ کے تھے ہو سکتے ساتھ آئے ہونگے پس محتاج ہے اذن کے یا بسبب نہایت ادب و عیا کے اذن چاہا
 بالوگون کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہ ان کوئی چیز مقتضی اذن چاہئے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات **ذی الفصل**
الثانی فصل دوسری عن کلدۃ بن حنیبل أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَ بَلَيْنَ وَجِدَائِدَ وَصَفَائِيَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْجِعْ
 فَعَلِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ ادْخُلُوا وَادْعُوا التَّوْحِيدَ وَأَبُو حَادٍ رَوَى ابْنُ حَنبلٍ عَنْ يَكْرِ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ يَنْسِبُهُ إِلَى سِرِّهِ هَاتِهِ دودھ اور کہ
 ہرن کا اور آئے باسن بنیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت اسے ہے تھے جانب بلند کہ میں کہ اسکو حکایت ہیں کہ کلدہ نے کہ داخل ہو میں حضرت
 کے پاس اور یہ سلام کیا میں نے پہلے داخل ہونے کے اور اذن مانگا میں نے پس فرمایا بنیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے واسطے تعلیم کہ پھر بالوینے رازے
 اور کہ السلام علیکم کیا داخل ہو میں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **و عن ابی ہریرۃ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ
 فَجَلَّ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ وَادْعُوا أَبُو حَادٍ وَدَقِ رِوَايَةً لَهُ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ أَوْ رَوَى ابْنُ أَبِي حَرَبٍ
 کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبوقت بلایا جاوے اب تک سلام الی اسے ساتھ رسول کے لئے بلانا کے کہ تحقیق آہا ہر بلانا کے کہ واسطے حکا
 اذن ہو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور صحیح ایک روایت ابو داؤد کے یوں ہو کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن اسے ہر وقت اپنے جہت
 سیکو بلانے کے لئے بھیجا اور وہ اسے ساتھ آیا حاجت ہر اگلی گائے کی نہیں فرمایا **و عن عبد اللہ بن مسعود** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِيَ بَابُ تَوْبِهِمْ سَتَقِيلُ الْبَابُ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ لَا يَمِينُ وَلَا شِمَالُ يَمِينُ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

وسلم و طبعہم اجمعین کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اور ذکر کی گئی حدیث اتمانہ کی بیچ باب الامان کے **الفصل الثانی فصل دوسری عن**
البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتصقان فی صحابہ لا یغفوا لهما قبل ان ینفقا رواہ احمد
والترمذی وابن ماجہ و فی روایہ ابی داؤد قال اذا التقی المسلمان فصاحا وحدا لله واستغفرا غفوا لهما وایت ہوا بن عازب
کہ کما فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں لیکن آپس میں ملکہ بخشش کہ جاتی ہو واسطے ان دونوں کے پہلے جدی سے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیچ روایت ابی داؤد کے یوں ہو کہ فرمایا حضرت نے جس وقت ملین جو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور
بخشش ہاں اللہ بخشش کہ جاتی ہو واسطے ان دونوں کے کہ روایت کی حکیم ترمذی اور ابی داؤد نے ہم سے بطریق مرفوع کہ جب ملین جو مسلمان اور سلام کرے ایک دوسرے
کا اپنے یا رہے ہوا یا محبوبین انکا نزدیک اللہ کہ وہ کہشادہ پیشانی اور لبناشت سے ملتا ہوا اپنے یا رہے پھر جب مصافحہ کرتے ہیں وہ دونوں تو اللہ لکھا نازل کرے یا رہے جو حسین
نوفہ تو ابی داؤد کے والدے اور وہ اس پر کہ جس مصافحہ کیا ہے **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صعد فیہ العقیق
قال لا قال فیلہ ویتقلہ قال لا قال ایضا خذ بیدک ویتصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہوا اس کہ کہ لکھا اللہ فیہ رسول اللہ صلی
شخص ہم میں سے ملتا ہو مسلمان بھائی اپنے یا دوست اپنے سے کیا جھکے واسطے اسکے یعنی وقت ملاقات کے فرمایا کہ نہیں کہا اس شخص سے کیا لگے لگے اس سے
اور بوسہ لکھا فرمایا کہ نہیں کہا اس شخص سے کیا لکھ لکھ ہاتھ اسکا اور مصافحہ کرے اس سے فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے جھکے کو مکر وہ فرمایا اسلئے کہ وہ بیچ حکم
رکوع کے ہوا اور وہ عبادت اللہ کی ہوا منہ سجود کے اور طہیجی محلی السنہ سے نقل کیا ہو کہ جھکا یا بیٹھ کا مکر وہ ہو بسبب ہوا کہ حدیث صحیح ہے کہ اس سے اگر بہت اہل علم و صلح
اسکو کرتے ہیں لیکن اعتماد اور اعتبار اس پر نہ کرنا چاہیے اور مطالب المؤمنین میں شیخ ابو منصور ماریہ کی نقل کیا ہو کہ لکھا اگر بوسہ دے کو کوئی آگے کسی شخص میں کو بیٹھ
تیرھی کرے یا نہ جھکا کو کا فر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہو اسلئے کہ قصود تعظیم پر نہ عبادت انہی اور بعضے شایخ نے بیچ منع ہوا اسکے کہ تعلیف و تشدید بہت کی ہوا کہ
گاذا انکما ان یكون کفر واللہ اعلم اور ساتھ اس حدیث کے دلیل بکڑی ہو اھوں لکھ کر وہ کہتے ہیں کہ لگنے اور بوسہ لینے کو جسے کہ اوپر امام ابو حنیفہ اور محمد سے نقل کیا
گیا اور بعضوں لکھا کہ مکر وہ وہ ہو کہ بطریق تلقین و تعلیم کے ہو اور جائز ہو کہ وقت رخصت کر کے اور رائے سے منع ہو یا بسبب نون ملاقات کے بہت دنوں سے
یا بسبب محبت کے اور اگر بوسہ دے تو ہاتھ پر نہ بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر فوج **وعن ابی امامۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عبادۃ المؤمنین
ان یتصم احدکم یدک علی جھتہ او علی یدک فیسالہ کیف ہو وتمام حیاتکم بینکم المصافحہ رواہ احمد و الترمذی وضعفہ
اور روایت ہوا ابو امامہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہوا اگر چھینا بیار کا یہ ہو کہ لکھا ایسے تمہارا ہاتھ اپنا اسکی پیشانی پر یا اسکے ہاتھ پر پھر چھو جس سے
کہ لکھا ہو وہ اور پھر سلام تمہارے آپس میں کرتے ہو مصافحہ ہو یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام کامل ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے وضعفہ کیا
اسکے **وعن عائشہ** قالت قد زید بن حارثۃ المدینۃ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ فانما ففزع الباب مقام الیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا نخرج نوبہ و اللہ ما رأیتہ وانا فاصلہ ولا بعدہ فاعتفہ و قبلہ رواہ الترمذی وروایت ہو
عائشہ سے کہ لکھا آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے گھر میں اس نے زید حضرت کے پاس اور کھٹکھٹا یا دروازہ پر کھڑے ہوا اور چلے
اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن سے سوائے تہ بند کے کچھ اور کچھ اور ان مبارک پر نہ تھا کھینچے ہوئے کچھ اور اپنا یعنی چادر قسم مذکی نہیں دیکھا میں انکا نہ لکھا پہلے
اسکے اور نہ پہلے اسکے یعنی وقت استقبال کسی کسما مہ طرح کے شوق کے لگے بدن جاتھ نہیں دیکھا پس گلے سے لگا یا زید کہ اور بوسہ لیا انکا نقل کی یہ ترمذی نے فیہ
حدیث ابی ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہو کہ اوپر جائز ہے نہ معاملہ اور بوسہ لینا وقت اسکے سفر جائز ہو بلا
کہ امتنع **وعن یحییٰ بن یسیر** عن رجل من عترة اہل بیتہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصالحکم اذا

اس حدیث میں اس کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دو مسلمان ملاقات کریں اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش ہاں اللہ بخشش کہ جاتی ہو واسطے ان دونوں کے کہ روایت کی حکیم ترمذی اور ابی داؤد نے ہم سے بطریق مرفوع کہ جب ملین جو مسلمان اور سلام کرے ایک دوسرے کا اپنے یا رہے ہوا یا محبوبین انکا نزدیک اللہ کہ وہ کہشادہ پیشانی اور لبناشت سے ملتا ہوا اپنے یا رہے پھر جب مصافحہ کرتے ہیں وہ دونوں تو اللہ لکھا نازل کرے یا رہے جو حسین نوفہ تو ابی داؤد کے والدے اور وہ اس پر کہ جس مصافحہ کیا ہے

یاد اور یہاں سے بھول کر بوسہ لینا ہوا آدمی نکلا اور سونگتا ہوا و خوش ہوتا ہوا نکلوں دیکھ کر مانند بھول کے **الفصل الثالث فصل تری**
عن یعلیٰ قال ان حسنا وحسبہ استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمضتھا الیہ وقال ان الولد مجتہد روایہ

احمد روایت ہے یعنی یہ کہ کما تھیں حسن و حسینؑ کو ڈاکر کے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گئے لگایا ان دونوں کو انحضرت نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہی
نقل کا اور سبب ہونا ہوا کی نقل کی راہوں نے ف لکھا ہے علمائے کربلا نے مقصود محبت و شفقت اور صرح ہے بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں ندرت اور اہمیت ہونے

وعن عطاء الخراسانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تصافحوا این حب الغل فغادوا فغادوا واذن حب الشفاء رواہ
مالک و مسند اور روایت ہے عطاء خراسانی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرو واپس میں جہاں رہنا کیلئے اور ہر صحیح و سقیم میں سبب ہو گا اور

باقی پہلی دشمنی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے **وعن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعاً قبل الحاجۃ
فکانا صلاۃ ھمت فی لیلۃ القدر و المسلمان اذا تصافحوا لم یبق بینھما ذنب الا سقط و رواہ السیوطی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباس

کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دو رکعتیں پس گویا کہ پڑھیں شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ مصافحہ کریں آپس میں
منہج باقی رہتا دیکھنا ان دونوں کے کوئی گناہ مگر کہ جھڑپا یا ہر نقل کی یہ سبب تھی نے شعب الایمان **ف** ظاہر ہے اور گناہوں کے عام گناہ ہیں اور طہری گناہ اور گناہ ہونے سے ہی

کیلئے اور دشمنی جو جسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا اللہ اعلم **باب الفیاد** یہ سبب بیان کھڑے ہو جائے بغیر تعظیم کے لئے **ف** کما بعضے نے لکھا کہ کھڑے ہونا
واسطے آنے والے کے سنت ہے اور دلیل بکری جو ساتھ حدیث تو ہوا الی سید کہی اور بعضوں نے لکھا کہ مکروہ ہے اور بدعت اور سہی عدم چنانچہ ثابت ہوا ہر حدیث انس کی

میں مکروہ لکھنا انحضرت کا قیام صحابہ کو اور سچ حدیث ابوالامامہ کے آیا ہے کہ انحضرت نے فرمایا نہ اٹھو جسے کعبی اٹھتے ہیں اور فرمایا کیہ عادت عجمیوں کی ہے یہ شرح
الفصل الاول فصل سہلی عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنور قیظۃ علی حکمہ سورۃ بخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الیہ و کان قریبا ً منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یضاً اقوم الی سیدم مصفق علیہ روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہ کما جب ترے بنور قیظہ اوپر حکم سونے کھجیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسیکھو طر سحر بن سحر کے کیسے اور بلایا آگے آوین اور بنور قیظہ میں علم

کریں اور کھجی سوز رہا انحضرت سے پس آئے سعد خدری سوا ہر کہ پس بنزدیک پہنچے سعد سجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے الفکار کے کھڑے ہو تو تم طر
سہ دار اپنے کے نقل کی یہ بخدری اور سلم **ف** بنور قیظہ ایک قبلہ ہے یہ وہیں انحضرت نے بعد فتح خندق کے چھپیں و نکلا انکو کھیر اقلہ میں بھر دے تیرے قلعہ سے اوپر حکم

سعد کے کہ سہارا کیسے تھے اور بنور قیظہ غلھا اسکے تھے انھوں نے گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہمارے کی کرینگے پس جب ترے اس عہد پر جو کچھ سجد حکم کرے اختیار
کرینگے انحضرت نے فرمایا کہ انکو ہمارا حکم کریں انکے حق میں اور سعد قریب تر ہے ہوتے تھے حضرت سے اور انکے زخم پہنچا تھا اکل سعد وہ خندق میں اور خون زخم جاری تھا

انحضرت نے انکو بلوایا خون ٹھہر گیا پس آئے سہارا اور دوسرے وہ جگہ پر کہ جہاں انحضرت رعایت امانت میں نماز پڑھا کرتے تھے یہ مسجد بنی السیۃ کہ حضرت بنور قیظہ میں
آئے ہو تھے وہاں سجد گمان تھی یا شاید کہ اس میں وہاں سجد بھی بنائی ہوا اور ساتھ اس حدیث کے دلیل بکری جو بہت اہل علم نے اور ہر اکرام اہل فضل کے ساتھ کھڑے

ہو جائے اور بعضوں نے لکھا کہ مراد ساتھ اسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہے کہ واسطے آنے والے غلبہ کے شمار و عادت ہوا ہے اور اس سے بھی واقع ہوئی ہوا فرمایا کہ وہ کھڑا
عجمیوں کی ہی ہوا انحضرت کے نزدیک خیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طہری نے لکھا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو ہوا سید کہ فرماتے نہ الی سید کہ پس مراد قیام سے یہ کہ ہر کھڑے

جلدی جاؤ اگلی طر اور مدد کرنا کہ آئے پس میں سہاری سے تاحرکت کرنا موجب مینے ہو کا زخم سے نہواور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ انحضرت کھڑے
ہو گئے مگر بن ابی جبل کے لئے وقت آنے آنکے کے پاس حضرت کے اور روایت کیا گیا ہے عدی بن حاتم سے کہ کما نہیں یا مین انحضرت کے پاس کبھی مگر
کہ کھڑے ہو جاتے تھے واسطے طہریے پلٹے تھے پس ان روایتوں سے دلیل بکری صحیح نہیں ہے سبب یہ ہے کہ لکھا تھا الی طہری اور پوشیدہ نہ ہو کہ قیام

یہ حدیث صحیح ہے
یہ حدیث صحیح ہے

یہ حدیث صحیح ہے

اور غبار اور شغل کو دھو لیں فکر اور اندیشہ اور خیال رکھا ہو وہ بھی بے طرح بیٹھتے ہیں **روح** **و عن جابر بن سمرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
اذا اصاب الفجر ترتج فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء رواہ ابو داؤد اور روایت ہے جابر بن سمرة کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
 نماز پڑھتے تھے فجر کی چار زانو بٹھرتے تھے یہاں تک کہ خوب لنگر آتا تھا تب دشمن نقل کی یہ بوداؤں **و عن ابی قتادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا**
عمر بن بلال اضطجع علی شقیقہ لا یمین واذا عمر بن قیس علی الصبح نصب ذراعہ وذراعہ علی کعبہ ردائی شہر المسند اور روایت ہے
 ابی قتادہ سے کہ کما تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ اترتے رات کو سفر میں یعنی راحت سونے کے لئے لیٹتے اپنے دائیں کروٹ پر اور جب اترتے قریب صبح کے کھڑے
 کرتے پہونچا مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک پنا اور پتیلی نبی کے نقل کی یہ شرح السنین **ف** یعنی عادت شریف یہ بھی کہ جب اترنے کے وقت سفر میں کچھ رات
 ہوتی تو دائیں کروٹ آرام فرماتے جیسے عادت غیر سفر میں بھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر پتیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی
 نہ آجائے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے اور دائیں کروٹ سے سونے میں بھی غفلت بہت نہیں ہوتی اسلئے کہ دل شکستہ رہتا ہو اور قرار کم ہوتا ہو اسکو اور جب بائیں
 پہلو پر سوتا ہو تو دل اپنے ٹھکانے پر ہوتا ہو اور آرام پاتا ہو اور نیند فرشت سے آتی ہو چنانچہ اطباء کہ غرض انکی سونے سے آرام اور مضہم طعام پر بائیں کروٹ سونے
 تا سبب آرام کا پہلا اور ظاہر کی حرارت باطن میں مرکب دے اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعض روایت میں آیا ہے کہ جب تک حضرت انہر شب کو اترتے تو ایک نیت سر مبارک
 ٹھجے رکھتے اور جب قریب صبح کے اترتے تو پہونچا کھڑا کر سر مبارک پتیلی پر رکھتے **روح** **و عن بعض الائم سئل قال کان قریش رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم یخامونہ فوضع فی قیدہ وکان المسیح عند راسہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے بعضی اولاد ام سلمہ سے کہ کما تھا کچھ حاضر تھا کہ آرام
 کر لیا کا ماند اس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مجھ نزدیک سر مبارک انکے کہ نقل کی یہ بوداؤں **ف** اول جملہ کے معنی یہ ہیں کہ تھا کچھ حاضر تھا کہ آرام
 کر لیا قریب اس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تھا بعض لوگوں کو لینے تھوڑا سا تھا طویل و عریض نہ تھا اور بعضوں نے اپنے کبھین کچھ پنا
 حضرت کا اس کپڑے کی جنس سے تھا کہ رکھا گیا قبر میں اور وہ جادہ رخ تھی کہ وقت بیماری کے حضرت نے بھی تھی جب فائز شریف ہوئی تو شہر ان کے غلام انحضرت
 کا تھا اسنے بغیر الفاظ صحابہ کی قبر شریف میں جب مبارک کے نیچے رکھی اور کما نہیں جاہتا میں کہ کپڑا حضرت کا بعد انکے کوئی پنے اور صبح یہ ہو کہ صبح کے بعد اسکے
 کہ ہنوز قبر بند نہ ہوئی تھی وہ جادہ رکال ہی اور ظاہر یہ تھا کہ کجاے موضع کے وضع ہوتا تھا صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کے کیا واسطہ حکایت
 کا اور تھی کہ بالہ اپنے وقت آرام کرنے کے سر مبارک سے کبھی نہ کرتے تھے اسلئے کہ جب ولقبہ لٹھے حجر شریف میں تو سر مبارک کبھی نہ کرتے تھے جب کبھی نہ کرتے
 اسلئے کہ ولقبہ سونے سے مسجد سر ہانے ہوتی ہو اولیٰ کسے میں مسجد ساتھ زبرجیم کے ہونے مصلے کے لینے وقت اہم کرنے کے مصلے سر ہانے رہتا تھا جلد ہی نماز کے لئے کچھ لین
روح **و عن ابی ہریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً مضطجاً علی بطنہ فقال ان ہذا ضجۃ لا یجوز اللہ**
رؤاہ الذمیل اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ میں نے کچھ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے اور دھاباں فرمایا اسکو کہ یہ اس نیت کا لٹیا ہے کہ نہیں دیت
 رکھا اسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لکھا ہے علمائے کتبیا جازم کا ہوا یک توجہ اور لٹیا اہل عبرت کا ہو کہ بیچ ملکوت آسمان اور تاروں کے نظر عرت سے دیکھتے
 ہیں اور اوپر قدرت اور حکمت کو دیکھتے کہ وہاں کے دلیل کپڑے میں اور دوسرا لٹیا دائیں کروٹ سے ہو اور یہ لٹیا اہل عبادت کا ہو کہ ساتھ اس وضع کے بہت دور میرا تھا
 شب کے لئے ہوتے ہیں واسطے نماز اور طاعت مولے غرض علمائے اور لٹیا لٹیا بائیں کروٹ پر اور یہ لٹیا چھین لولن کا ہو کہ ساتھ اسکے ارادہ کرتے ہیں ہضم ہونے
 طعام کا اور راحت دار طبیعت کا اور جو تھے لٹیا اور دھاباں اور لٹیا اہل غفلت کا ہو کہ سینہ اور سینہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزاء بدن کے ہیں انکو خاک و ذرت پر
 اور دھاباں لٹیا ہیں جو غیر طاعت و عبادت کے اور یہ لٹیا اہل غفلت کا ہو کہ لٹیا شہادت کرنی انسے بری ہو **روح** **و عن عائشہ بن قیس**
الغفاری عن ابیہ وکان من اصحاب الصقۃ قال بینا انما مضطجہ من السحر علی بطنہ اذا رجل یجئ لئی برجلہ فقال ان ہذا

اور روایت ہوائی پر یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہوا ایک تہا ایسا سایہ میں پس اٹھ جاوے اس سے سایہ پس ہو کچھ اسکا آفتاب میں اور کچھ
سایہ میں نہ چاہئے کہ اٹھ کھڑے ہو جائے تاکہ ہوا اس سے سایہ میں نہ آئے اور کچھ ایسا کہ جب آدمی بیٹھا ہو کچھ سایہ میں ہو اور کچھ وہوب میں تو
خامد ہو جائے مزاج اسکا بسبب اختلاف حال بدن کے موثرین متغیروں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے اپنے مرفوع اور شرح السنین ابی ہریرہ سے ہی کہ کمالیہ پر
نے جسوقت کہ ہوا ایک تہا ایسا سایہ میں پس اٹھ جاوے اس سے سایہ پس اٹھ کھڑے ہو جائے اور کچھ ایسا کہ جب آدمی بیٹھا ہو کچھ سایہ میں ہو اور کچھ وہوب میں تو
طرح اپنے جسک شرح السنین پر روایت کیا ہے اسکو معمرانی موقوف ابو ہریرہ پر اپنے قول ابو ہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع
میں ہوا اسلئے کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہیں معلوم ہو سکتی اسکو معمرانی بغیر کے نہ حضرت سے نہیں کہہ سکتا اور کچھ بیٹھنے شیطان کی ہوا ظاہر ہو کر کچھ
ہو ظاہر پر اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلئے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہے اسپر تاکہ پہنچے اسکو ضرر پس وہ دشمن ہو بدن کا بھی جیسا کہ دشمن ہو
دین کا شیخ الکرام آفتاب میں ہو تو یہ بھی سبب ڈالنے نفس کے تعجب و شقت میں منسوع و مکروہ ہو گا بسبب ہونے اسکے کے مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاوے
کا ہو تو ضابطہ سنین **وعن ابی اسید انصاری** انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **وہو خارج من اللیس فاختلط**
الرجال مع النساء فقال للنساء **استأخرون فانه لیس لکن ان تحققن الطریق علین بحافات الطریق کانت**
المراة تلصق بالرجل ارجحت ان توجها لتعلق بالرجل رواہ ابوداؤد و ابی اسید انصاری سے کہ انھوں نے سنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے بیٹے باتین اور ام نہنی کہتے تھے تو کون کو کمال میں کہ آنحضرت مکنے والے تھے مسجد میں سے پس مل گئے سر ساتھ عورتوں کے راہ
میں پس فرمایا حضرت نے عورتوں کو پیچھے جلوہ مردوں کے اور الگ ہو اسلئے کہ نہیں پہنچتا کھوای عورتوں یہ کہ بیچ میں راہ کے جلوہ لازم کروانے پر جلوہ رکھا کرنا کرنا
پس جب یہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنے میں دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہاں تک کہ کچھ اسکا اسکا ہاتھ ساتھ دیوار کے لینے کبھی سبب نہایت الگ چلنے کے کسب فرما نہ دیا
ام حضرت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ابی ہریرہ نے شعب الایمان میں **وعن ابن عمر** ان التبی صلی اللہ علیہ وسلم لھی ان یستہ یعنی الرجل بین
المراة و ابوداؤد اور روایت ہوائی عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ چلے اپنے مرد و یہاں دو عورتوں کے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف لفظ اپنے تفسیر پر بغیر راوی سے لینے ارادہ کرتے تھے آنحضرت فاعل عشی سے الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہیں ہوا اصل حدیث سے پس جملہ مرفوع
ہوا درہم سے اسلئے کہ اگر اختلاف مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہے اور حیا اور مردت سے بھی دوری اور مرد کو جیسے دو عورتوں کے بیچ میں چلنا منع ہو اسلئے طرح
راہ میں ساتھ بھی اسکے چلنا منع ہو و صورت خوف فتنہ کے **وعن جابر بن سمرہ** قال کنا اذا ائینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدا
حیت یفتی رواہ ابوداؤد اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کما تھے ہم جب ان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لینے انکی مجلس میں بیٹھ جاتا کہ ایک بیٹھ
سے اس جگہ کہ پہنچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اپنے جہاں جگہ یا تو میں بیٹھ جاتا مقصد بالاروی کا نکرنا ازراہ ادب اور ترک تکلف اور حیا اف
خط نفس کے کہ طلبہ کرنا علمو تہ کا ہو جیسے کہ شان اہل جاہ کی **و ذکر** حدیث شاعبد اللہ بن عمر فی باب القیام و سند کو حدیثی علیہ
و ابی ہریرہ فی باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفاتہ ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کی گئیں وہ حدیثیں عبد اللہ بن عمر کی بیچ باب قیام کے
کہ سزا ایک حدیث کا تو یہ ہوا کمال للرجل اور دوسری کا کہ بعد اسکے ہوا مجلس میں رہیں اور ذکر کریں گے ہم دونوں حدیثیں حضرت علی ابی ہریرہ کی بیچ باب ہوا
ابن ابی اسید انصاری سے کہ اسکا اسکا کہ ایک کا سر تو یہ ہو گا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی ٹانگیں اور دوسری کا یہاں روایت عبد اللہ بن حسن بن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عمر بن الخطاب** عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا لیس لکذا اوقد و صنعت یدی الیسوی خلف ظہری و انکأت علی الیہ یدی فقال تقعد قعدہ المقصود علیہ

وہو خارج من اللیس
فاختلط الرجال مع النساء
فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق علین بحافات الطریق کانت المراة تلصق بالرجل ارجحت ان توجها لتعلق بالرجل

ہو کہ واجب ہو یا سنت اور اتفاق ہو اس پر کہ وجوب یا سنت اس صورت میں ہو کہ چھینکے والا سمجھتا ہے اور حاضرین میں اور اگرچہ کہیں متفق جواب کا نہیں ہوتا اور اگر کہیں
 کہے کہ کوئی دینے تو بھی جواب لازم نہیں ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کہ اس حدیث میں ہے دلالت اس پر کرتا ہے اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایوں کا ہے مانند عبادت
 مہین اور بھیر سبت اور نماز جنازہ اور مانند ان کے کہ اور شرح السنہ میں ہے کہ اس میں دلیل ہو اس پر کہ لائق ہو کہ بکلمہ اواز سے اطمینان کہے تاکہ سنیں مجلس کے اور متفق
 جواب کا ہے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله وليقل له اخوه اوصيحه رسول
 الله فاذا قال له يحرك الله فليقل يهني الله ويصلح بالكم زواؤه النجاري امد روايت ہوئی ہرگز ہے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ جس وقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہے کہ امد اللہ امد چاہے کہ واسطے اس کے مسلمان بھائی اس کا یا فرمایا یا اس کا برحکم اللہ جس وقت کہے اس کو برحکم اللہ پس چاہے
 کہ کہے چھینکے والا ہدایت کرتے مگر اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** خطاب کرنا ساتھ حج کے باعتبار غائب
 کے ہو کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ چھینکے والے کے پاس کئی آدمی ہوتے ہیں پس میں عاقلین سکون پر یک کرے یا خطاب نہ کرے واسطے تعظیم کے ہو یا تمام امت موجودہ اور ہوج
وعن انس قال عطس جلال عند النبي صلى الله عليه وسلم فشممت احداهما ولم تسميت له خوفا قال الرجل يا رسول الله شمتت
 هذا ولم تسميتني قال لا هذا احمد الله ولم تسميت الله متفق عليه اور روايت ہوئی اس سے کہ کما چھینکا دو شخصوں نے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کے پس جواب دیا حضرت نے ان دنوں میں سے ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا اس شخص نے کہ جس کی چھینک کا جواب نہ دیا تھا یا رسول اللہ
 جواب دیا آپ نے اس کو اور نہ جواب دیا مگر فرمایا کہ تحقیق اس نے حمد کی تھی اللہ کی اور نہیں حمد کی تو نے اس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس متفق ہوا تو
 جواب کا لکھو لے کہ تھا میں ابن عمر کے پہلو میں پس چھینکا ایک شخص نے کسی کے ایک جانب میں پس کہا میں عمر کے برحکم اللہ ان کثرت حجت اللہ اور کما فرمایا کہ جس نے تو ایک شخص کو
 کہ چھینکا بھیجے دیوار کے اور حمد کی اس کی پس جواب دے اس کی چھینک کا **وعن** ابی موسی قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا
 عطس احدكم فليقل الحمد لله فليقل له اخوه اوصيحه رسول الله فاذا قال له يحرك الله فليقل يهني الله ويصلح بالكم زواؤه النجاري امد روايت ہوئی ہرگز ہے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ فرماتے تھے جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دے اس کو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس جواب دے اس کو نقل کی یہ مسلم نے **وعن**
 سلم بن الأكوع انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم عطس رجل عند فقال له يحرك الله فليقل له اخوه اوصيحه رسول الله فاذا قال له يحرك الله فليقل يهني الله ويصلح بالكم زواؤه النجاري امد روايت ہوئی ہرگز ہے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 مسلم نے **رواية** للترمذي انه قال له في الثالثة انه فركوا روايت ہوئی ہرگز ہے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 حالت میں کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اس کے حضرت نے برحکم اللہ چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت کہ یہ شخص زکامی ہو اور
 ایک روایت ترمذی کی میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اس کو تیس بار میں کہ یہ زکامی ہو **ف** پس یہ ہر ہمت چھینکے کا اور حمد کرے گا اور اس کے ہر بار کے جواب میں حج ہو گا
 اور اور حدیث میں ابوداؤد اور ترمذی سے آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوے اور بیچ زیادہ کے اس سے اختیار رکھتا ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل
 حدیث کا یہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت ہو کہ وہ علی الخلفان ہی تین بار ہو اور اس سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہے درمیان سکوت کے کہ حضرت ہو اور
 درمیان جواب سے کہ جب ہو پس مراد یہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب اس کا بعد تین بار کہ نہ یہ کہ غیر جائز ہو اللہ اعلم **وعن** ابی سعيد الخدري
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ابتلع احدكم فليمسك يده على فيه فان الشيطان يذبل عن زواؤه مسلم اور روايت ہوئی
 ابی سعيد خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ جانی لے ایک تمہارا پس چاہے کہ کہے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اس کے شیطان داخل
 ہوتا ہے اس کے سمجھ میں اگر کھلا رکھتا ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** احتمال ہو کہ مراد داخل ہونا حقیقہ ہے یا مراد قادر ہونا ہو اس پر ساتھ میں **الفصل**
الثاني فصل دوسری **عن** ابی حنيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عطس عطف وجهه يمينه او ثوبه وعرض بيا

فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشِئْتَهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا دَوَاءَ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لِرَوَاتِهِ عُبَيْدُ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْهُ
 نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکتے تین بار کہیں اگر چاہتے تو جواب دے مسکو اور اگر چاہتے
 نہ جواب دے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ صحیح غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال شِئْتُ أَخَاكَ فَلَمَّا فَإِنْ زَادَ فَهَذَا كَامٌ وَدَاكٌ
 أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ كَأَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرزَةَ عَنْهُ كَمَا جَعَلْنَاكَ كَأَبْجُو
 تین بار کہیں اگر زیادہ چھینکتے پس وہ کام زدہ ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا ابو داؤد نے تین جگہ تین بار کہیں ابوبہرہ کو مگر یہ کہ اسے پہنچا فی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم **ف** یعنی یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابوبہرہ پر نہیں اور ابوبہرہ اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر مکرر تو بھی صحیح حکم مرفوع کے ہوگی
 اسلئے کہ تین حدیثیں مدنیہ سے کے شرع سے نہیں کر سکتے **فصل الثالث** فصل تیسری **عن** نَافِعِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ عَطَسَ الْجَنِبُ
 ابْنُ عَرَفَةَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ أَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ هَذَا عَلَمًا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ جَلٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ أَنَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرزَةَ
 کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا پھر پہلو ابن عمر کے پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام پر اور رسول خدا کے کلام میں عمر کے پس کہ ہوتا ہوں الحمد للہ اور سلام اور
 رسول خدا کے لیکن نہیں اسطرح سے نہیں ہے ابوبہرہ اسطرح کہ ملا دین سلام ساتھ کہ چھینکنے کے بلکہ وہ تہلیلت ام کے پہنچا زیادہ فی انقصا کے سکھا
 مسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہیں ہم حدیث واسطے اللہ کے اور ہر حال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **باب الضحك** باب ہر
 پہ بیان ہونے کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْجًا مَضْحَا حَتَّى ارْتَمَتْ
 لَهَا أَنَا أَنَّمَا كَانَ يَتَّبِعُهُ رَوَاهُ النَّجَّارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ انہیں دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنسنے ہوتا ہوں کہ کہ دیکھو میں حضرت کا
 گو کہ مالوین ہوتا ہوں سوائے اسکے نہیں کہ تھے مسکراتے یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جَرِيرٍ قَالَ مَا جَحَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ
 اسلئے کہ لا دانی إِلَّا بَسْمِ اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جریر سے کہ انہیں منع کیا مجھ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ میں سلمان ہوا اور میں دیکھا
 مجھ کو کہ مسکراتی نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **ف** نہیں منع کیا یعنی آنے سے پس اپنے جب جاہل اس میں چلا جاتا اگر مجلس خاص میں بشرطیکہ مجلس دون کی ہوتی
 یا منع کیا مجھ کو جس سے کہ طلب کی میں نے حضرت سے یعنی جو کہ میں نے حضرت سے ملا گا وہاں کہ شروع **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ مِنْ مَضَافَةٍ الَّتِي يُصَلِّي فِيهَا الْعِشَاءَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَخَذُونَ فَيَأْخُذُونَ
 فِي أُمُورِ الْبَاهِلَةِ فَيَضْحَكُونَ وَتَقْبَلُهُمْ صَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ كُنَّا أَشَدَّ مِنَ الشَّعْرِ اور روایت ہے جابر بن عمر سے کہ انہیں
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے مصلے پہننے کے نماز پڑھتے اس میں مسج کی میان تک کھڑا تھا یعنی اوہ بلند ہوتا پس جس وقت کہ کھڑا تھا اٹھتا تھا اور تھکتا
 باتیں کرتے اور شغول ہوتے سچ باتوں جاہلیت کے یعنی بطریق مذمت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ سلم نے اور یہ ترمذی نے کہ
 یہ کہ پڑھتے تھے صحابہ شریف اٹھتے یعنی واسطے نماز اشراق کے یا پھر تھکے میں تشریف لیجائے کے اور اس شعرون سے وہ شعر میں کہ میں ہوں حضور
 اور غریب تر سب کے ہوتے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہل میں باتیں جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا نیز **ع** **الفصل الثاني** فصل دوسری
وعن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا الْكَرْبُ نَبَسًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ
 عبد اللہ بن الحارث بن جریر سے کہ انہیں دیکھا میں نے کہ مسکرتے زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی **الفصل الثالث**
 فصل تیسری **عن** قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ قَالَ نَعَمْ وَلَا يَمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ

وہی حدیث ہے
 کہ چھینکنے والے کو
 تین بار کہیں اگر
 زیادہ چھینکتے
 تو بھی صحیح حکم
 مرفوع کے ہوگی

ہو کر جو تفسیر خارجہ کے اور حقارت انہی کے ہو والا اطلاق عبرت کا قرآن و احادیث میں آیا ہو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والصلحین من عبادکم وانا مکمل
وقال عبد المملوک لا یقدر علی شیء اور اسی طرح حدیثوں میں بھی بہت آیا ہو اور جیسے مالکوں کو فرمایا ساتھ محافظت زبان کے یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں ملکوں
کو بھی فرمایا کہ نہ کہیں اپنے مالک کو ربی اسلئے کہ رب اگر مجھے نہ بیت کرنے والے کے ہو لیکن ربوبیت علی الماطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالیٰ کے ہو
پس اطلاق آدمی پر وہم دلانے والا شرک کا ہو اور بھی اگر بطریق تنظیم کے ہو تو نسخ ہو والا قرآن میں آیا ہو اگر کسی خد رب کا اور یہ کہ اسلئے کہ سیادت و فضیلت
و ریاست ثابت ہو مالک کو نسبت ملک کے اور ایک روایت میں آیا ہو کہ سولے کے اور ایک میں آیا کہ نہ کہے نہ جلتا چاہئے کہ سولے کے کسی سنی آئے ہیں تفرق
اور نام اور معین پس جواز اس اعتبار سے ہو کہ سولے کے اور اسکو شرف انعام اور کچھ چنانچہ اسلئے اطلاق کیا جاتا ہو لفظ سولے مشتق پر اور معتق پر جیسے کہ
فرمایا انکھرت لے سولے المقوم من انفسہم وادہ النجاسی و سولے الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکے ہو کہ نام اور معین مراد رکھے اسلئے کہ سولانے
حقیقی باعتبار معنی مذکور کے اللہ ہی ہو نعم المولے و نعم النصیر پس منافات نہ ہی دون روایتوں میں حاصل ہو کہ مرجع اسکا بھی قاعدہ پہلا ہو کہ بطریق غایت
تنظیم کے منع ہو والا منین شرح **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكُفْرَ فَإِنَّ الْكُفْرَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَدَاكُ مُسْلِمٍ
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ ذَاتِ الْأَيْمَنِ جَعَلَ لَا تَقُولُوا الْكُفْرَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعَيْبَ وَاجْعَلْهُ آوَرِ رِوَايَةٍ هِيَ بِرِوَايَةِ الْأَنْفَلِ كِي نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلئے کہ کرم دل ہون کا ہو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں وائل بن حجر سے ہو کہ کرم و کرم و لیکن کہو عنب و
جبلہ ساتھ زبرج اور کرم کے اور ساتھ جزم کے بھی ہو یعنی درخت انگور کے اور کچھ بطریق مجاز کے انگور کو بھی کہتے ہیں یعنی انگور اور درخت انگور کے اور
بھی نام ہیں وہ نام لبا کر و لیکن کرم نہ لگا کر اسکو جلتا چاہئے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتھ جزم کے کہتے تھے بلکہ قدس کے کثر لبا سے منہی ہو اور وہ باعث
سماوت و کرم کی ہو پس جب شراب حرام ہوئی تو نسخ کیا گیا اس سے اسلئے کہ وصف کرنا ساتھ کرم و خمر کے ایسی چیز کو کہ اصل خبیثت ہو نہ مناسب نہیں تاویل تعریف غم
کا اور رغبت دلانے اسکے کا نہ ہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطے ہوسن اور دل اسکے کے کان الوار علم و تقویٰ کا اور منہج اسرار معارف کا ہو نہ مناسب ہو اور کرم
تمام بھلائیوں کو ہو اور لکھا ہو علمائے کرب مصنف کیا تو نے لکھو ساتھ کرم کے ثابت کین اسکے لئے تمام بھلائیان شرح **وَعَنِ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا الْعَيْبَ الْكُفْرَ وَلَا يَقُولُوا يَا خَبِيَّةَ اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْكَفْرُ وَدَاكُ الْبَغْيِ رِوَايَتُهُ
ابو ہریرہ کہ لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو امی یا سیدی زمانہ کی اسلئے کہ تحقیق اللہ وہی ہو زمانہ یعنی زمانہ اس کے غیب
میں ہو نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایام جاہلیت میں جب لوگوں کو تکبر و تعصب پہونچتی تھی تو کہتے تھے یا خبیثۃ الدہم مراد کہتے تھے اسے برا کہنا زمانہ کا پس منع کے لگے
اس سے اسلئے کہ پھر نے والا احوال زمانہ کا اللہ تعالیٰ ہو یعنی خیر و شر جو کہ زمانہ کی طرف نسبت کرتے ہو حقیقت میں خدا کی طرف سے ہو غافل حقیقی وہی ہو
پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہو شرح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْبُ أَحَدُكُمْ آلَ هَرٍ
فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْكَفْرُ وَدَاكُ الْبَغْيِ رِوَايَتُهُ ابو ہریرہ سے لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برا کہے ایک تمہارا زمانہ کو اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ
وہی ہو پھر نے والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي
وَلَكِنْ لَيْقَلْ لَيْقَلْ نَفْسِي تَفْتَقُ عَلَيْهِ رِوَايَتُهُ ابو ہریرہ سے لکھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہے ایک تمہارا برابر باجی یہ لیکن کہے
نفس نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خبیث نفسی و نفست نفسی کے زبان عرب میں ایک ہی معنی ہیں یعنی غیبان اور شورش دل یعنی جی ٹھکانا
تھے و لیکن انکھرت نے مکر وہ رکھا خبیث نفسی نہ کہے بسبب قبح اس عبارت کے اور بسبب جواز نسبت کرنے ہوسن کے خبیث کو طم نفس اپنے کے شیخ
وَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ فِي بَابِ الْإِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سر اسکا یہی ہو یعنی ابن آدم

بہر جاے فلان یعنی تا نسبت نسبت اللہ تعالیٰ کی مفہوم ہو نقل کی بر احمد اور ابو داؤد نے اور ایک روایت میں یا یحییٰ بن النضر کے لئے منقول نہیں اس کی روایت نہ کج
 جاے اللہ اور جاے محمد اور کج جو جاے اللہ الیہ یعنی خواہ جاے غیر سکنا نہ جاے بسن سنائی نہیں ہو اور ہر کی روایت کے کجس میں جواز ماثلاً اللہ شہ فلان کا نقل کی
 بنو حنیفہ اس میں **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُوا لِلْمَنَاقِقِ سَيِّدًا فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اسْتَخَطَمَهُ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ
 أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت سے کہ نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ سنانی کو سید اس لئے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے بردار گارنے کہ نقل کی یہ
 ابو داؤد نے **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سر کسی قوم کا یا صاحب غلام اور لونڈی کا اور اموال کا تو اس کے سید کہنے سے اللہ تعالیٰ غضب ہوتا ہے اس لئے کہ اس میں تعظیم اس کی
 ہوتی ہو اور وہ سختی تعظیم کا ہو نہیں جس صورت میں وہ سردار ہو گا نہیں تو جس دال جھوٹ اور لاف بھی ہو گا اور ظاہر ہے کہ کافر اور فاسق مجاہد بھی حکم سنانی میں
 ہو لیکن خاص سنانی کو اس لئے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اس کا پوشیدہ ہو تعریف و تلمیح اس کے لئے محتمل تھی پس یہی کی کہ اس کو سید نہ کہو **الفصل الثالث**
فصل تیسری عن عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ سَيِّدَةَ قَالَ جَلَسْتُ لِي سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَخَدَّ نِي أَنْ جَدَّ حَقَّ قَدِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ سَمِي حَزْرٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا نَا بَعْضُ اسْمَاءِ نَبِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ رَأَيْتَ فِينَا الْحَزْرَ وَنَدَّ بَعْدَ ذَلِكَ الْبَحْثُ
 روایت ہے عبد الحمید بن جبر بن شیبہ سے کہ کما بیٹھا تھا میں باس سعد بن سبب کے پس حدیث بیان کی سعید و بر ویر سے کہ داؤد اس کا نام اس کا حزن تھا یا باس بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہو نام تیرا کما نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل نکھا میں نے کما اسنے نہیں میں نہیں کرنے والا اس نام کو کہ رکھا میرا نام باس ہے کما
 سعید بن سبب کے پس ہمیشہ ہی سچ خاندان ہمارے کے سختی اب تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** حزن بن سبت کو کہتے ہیں اور سہل صد اس کی بیٹہ نرم اور چونکہ اسنے ختم تیرا
 کیا ہوا حضرت کا رکھا اور نام باس ہی رہنے والا بشومی اس کی کہ اس کے خاندان میں سختی باقی رہی اور غالباً قبول نمک انکا اہمداے ہجرت میں تھا کہ جب یہ ہجرت کر کے اسلام کے
 لئے آئے تھے اور سہوڑ ساتھ صحت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کے مشرف ہوئے تھے **وعن** أَبِي وَهْبٍ الْجَشْتِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمُوا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَاحْبَبُوا لَأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ أَصْدَقُ مِنْ حَارِثٍ وَهَامٍ وَأَقْبَحُ حَارِثٌ وَهَامٌ رَوَاهُ
 أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی وہب جشتی سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نام رکھو ساتھ ناموں انبیا کے اور بہترین ناموں میں طرف اللہ کے عبد اور عبد الرحمن
 یعنی اور مانند ان کے مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند ان کے اور خوب سچے ناموں میں یعنی مطابق واقعہ کھارٹ اور بہترین ناموں کے حریہ و ہرہ کہ معنی ٹپنے
 اور تلخی کے ہو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ساتھ ناموں انبیا کے یعنی نہ ملائکہ کے اور نہ ناموں جاہلیت کے مانند کلبہ رحمار اور عبد شمس اور مانند ان کے اور حارث کے سنی ہیں
 کسب کرنے والا اور ہام ہم سے ہر معنی قصہ و ارادہ کے اور کوئی شخص کہ ہم سے خالی نہیں اس لئے انکو خوب سچا فرمایا **باب لبيان والشعر باب** ہر سچ
 بیان اور شعر کے **ف** بیان کے معنی اصل میں کشف و ظہور اور وضوح کے ہیں اور مزاج میں لکھا ہو کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت لقال فلان میں بن فلان کے معنی و
 اوضح کلاما اور شعر لغت میں معنی دانائی اور زبردستی ہر شاعر معنی دانہ اور زبردستی کا اور مطلق میں شعر کہتے ہیں کلام موزون قافی کو کہنے والے قصہ موزونیت اس کا کیا ہو
 جو کہ قرآن و حدیث میں موزون واقعہ ہا ہی مقصود بالذات نہیں **باب** **الفصل الاول** **نصر** ہی عن ابن عمر قال قدم رجلان من المشركين
 فخطبا ففجأ للناس لبيبا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من البيان لسجرا واه البخاري وروایت ہے ابن عمر سے کہ کما آئے دو شخص
 جانب مشرق سے پس کلام آس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت یہ پس تعجب کیا لوگوں نے سبب بیان و فصاحت یہی کہ پس فرمایا پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
 لفظ بیان البتہ سچ ہوتا ہو نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ انھوں نے اس وقت فرمایا تھا کہ ایسا جماعت نبی ہم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور ہمیں دو شخص تھے کہ ایک انھم
 حصین بن بربی تھا اور لقب اس کا براق تھا اور دوسرے کا نام عمرو بن اسلم پس براق نے بیان اپنے فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر کیا بیان کا کہ اگر رسول اللہ
 میں الیسا اور الیسا ہوں اور عمرو اس بات کو جانتا ہے ہر عمر و نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اس کا دیا اس طرح کی برباقان اس کی بیان کہین بیان نے کما رسول

یعنی علی الاطلاق اس کا
 معنی ہر ایک کو معلوم ہے
 ہر ایک کو معلوم ہے
 ہر ایک کو معلوم ہے

بہ فغسل بہ ما تاجر اور غلٹ اس چیز کے کہ اسے اغوا رکھنا ہو لیکن سب مسکے اس طرح کہتا ہوں کہ ہر چیز نے ذبا یا کہ بعضا بیان ہے کہ ہر چیز کے حکم کو رکھنا ہر چیز
 غیر مال اور پھینے والوں کے کہ جسے کہ کمر آدمی کو ایک مال سے طرف دوسرے حال کے پھر دیتا ہو یا سہمی بعضا بیان پھر دیتا ہو اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ کلام
 حضرت نوح علیہ السلام کی زبان کے کہ آیا اس کی تعریف میں اور ہر چیز کے کہ ہر چیز کو ہر اور معنی یہ ہیں کہ بعضا بیان مانتے ہو کہ ہر چیز کا مل کرنے والوں
 کے اور عابر کرنے کے لئے سے مثل اس کے اور یہ محمود ہو اگر حق میں ہو اور نذوم ہو اگر باطل میں ہو جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اشعر ہو کلام غم سے فقیہ قویع
وعن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وَسَلَّمَ** مِنَ الشَّيْءِ حَلْمَةً مَّتَّقِ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضا شعر حکمت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے جسے تم شہر ہے نہیں ہے بلکہ بعضے ان میں فائدہ کہ بھی ہے بن بن مولانا
وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **هَلَاكَ** الْمُتَطَعُونَ قَالُوا لَئِنْ نَرَاكَ مَسْلُومًا اور روایت ہے ابن مسعود
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوئے وہ شخص کہ ہالانہ کرتے ہیں کلام میں فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نے کلمہ
 کلام کرنے میں اور قید ہونا ساتھ مہارت آرائی کے بطریق ریاضۃ الفطن اور خوشامد لوگوں کے اور متوجہ کرنے کے اپنی طرف ہے ہر چیز **وعن ابی جریج**
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **أَصْدَقَ** كَلِمَةٍ قَالُوا الشَّيْءُ كَلِمَةٌ لَيْدٍ لَا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَقَ اللَّهُ بَاطِلٌ مَّتَّقِ عَلَيْهِ اور روایت
 ہے ابی ہریرہ سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سہا کلمہ کہ کلمہ اسکو شاعر نے کلمہ لید کا ہے کہ یہ وہ چیز دار ہو ہر چیز سوائے اللہ کے فانی ہو نقل کی
 یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لید صحابی تھے اور جاہلیت اور اسلام میں معزز و مکرم رہے اور ایک سوشاؤن برس کی عمر آئی ہوئی تھی **وعن** عمر بن
 الشریک عنہ قال رَفِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَفْعَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شَيْءٍ أَمِيتَةُ بِنْتُ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالِ هِيَ فَانْشُدْنِي بِمَا أَفْعَالَ هِيَ ثُمَّ
 انْشُدْنِي بِمَا أَفْعَالَ هِيَ حَتَّى انْشُدْتَهُ مَائَةً بَيْتٍ وَكَهْ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمر بن شریک سے کہ نقل کی اپنے باب سے کہ کہ بھیجے بیٹھا میں حضرت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سواری پر لیکن بس فرمایا کیا یاد ہو تجو بیتوں اس میں ابی صلت سے کچھ کہ میں نے کہ ان بادی میں مجھے فرمایا کہ ہاں بڑھ بس بڑھ میں رو بہ حضرت کے
 ایک بیت بس فرمایا اور بھی بڑھ ایک بیت پھر بھی میں نے ایک بیت بس فرمایا کہ ہاں بڑھ کوئی اور بیت ہماں تک کہ بڑھ میں نے تین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر ہے
 کہ ہر بار حضرت طلبہ باقی کی کرتے تھے اور وہ بڑھتا تھا اور اس میں ابی صلت ایک شخص تھا لقیف میں کہ عمر جاہلیت میں اہل کتاب سے دین سیکھا تھا اور عبادت
 اور بنداری کی باتیں کرتا تھا اور لیلان لبت و روز قیامت پر کھتا تھا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تھا چنانچہ آنحضرت نے اس کے حق میں فرمایا میں اشعر
 و کفر ظہر اور حلیس تھا اور پوچھنے اور جاننے جفر کے اور صفت پیغمبر آخر الزمان کے اہل کتاب سے اور گمان رکھتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان میں ہو گیا جب اس کے قہر میں
 میں ہوئے اور صفات آنحضرت کے تفصیل جانیں پھر گیا اس طریق سے اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا بچا ہے مجھے ایمان لانا اس کہ لقیف سے نہوا رہا جو سچی
 کتاب و فامیں لکھا ہو کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کے سنتا تھا آرزو کرتا تھا کہ کا شے پاؤں آنگو اور خدمت اور مدد ان کی کروں جب نور نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا
 پھر گیا اور وہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اس شعر کا کہ ہمیں علم و حکمت ہو نہت ہو اگر کہنے والا اسکا کافر و فاسق ہو نہ **وعن** جندب
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيتُ لَصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَحَ دَمِيتُ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مَّتَّقِ
 عَلَيْهِ اور روایت ہے جندب کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سچ بعضی لڑائی کے اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی انگلی حضرت کی بس فرمایا ہمیں تو ملزنگی کہ خون آلودہ
 ہوئی اور پھر راہ خدا کے جو چیز کہ دیکھی تونے اور بیش آئے تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں تو اہل جاہلی گلی حضرت کی غزوہ احد میں زخمی ہوئی تھی
 اسکو فرمایا بطریق استعارہ کے یا حقیر کے در حالیکہ نسل دیتے تھے اسکو اور سنی یہ ہیں کہ بزخم و خون آلودگی سمل ہو چھپا اس لئے کہ تو نہیں قبلہ ہوئی ساتھ کسی
 چیز کے کہ ہلاک قطع کے سوائے اسکے نہیں کہ خون آلودہ ہوئی ہو تو اور یہ بھی ضائع نہیں بلکہ سچ راہ خدا اور رضا اس کی ہے تو اب و لگا ہر جیسے کہ مادی و مہل القیست

اور روایت ہے جندب کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سچ بعضی لڑائی کے اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی انگلی حضرت کی بس فرمایا ہمیں تو ملزنگی کہ خون آلودہ ہوئی اور پھر راہ خدا کے جو چیز کہ دیکھی تونے اور بیش آئے تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں تو اہل جاہلی گلی حضرت کی غزوہ احد میں زخمی ہوئی تھی اسکو فرمایا بطریق استعارہ کے یا حقیر کے در حالیکہ نسل دیتے تھے اسکو اور سنی یہ ہیں کہ بزخم و خون آلودگی سمل ہو چھپا اس لئے کہ تو نہیں قبلہ ہوئی ساتھ کسی چیز کے کہ ہلاک قطع کے سوائے اسکے نہیں کہ خون آلودہ ہوئی ہو تو اور یہ بھی ضائع نہیں بلکہ سچ راہ خدا اور رضا اس کی ہے تو اب و لگا ہر جیسے کہ مادی و مہل القیست

حَجَّلَ أَنْ يَخْرُجَ وَلَا يَنْصَارَ حُجْرُونَ الْخَتَدَى وَيَقُولُونَ النَّوَابِ وَهُمْ يَقُولُونَ خُنَّ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا
 ابْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْأَخَوَةِ فَاعْفِرْ الْأَنْصَارَ وَالْمُحَاجِرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ
 انس کہ کما شروع کیا مہاجرین اور انصار کے گھوڑا خندق کا اور اٹھانا تھی کا اور وہ پڑھتے تھے اس خبر کو ہم میں وہ لوگ کہ بیت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جاویں
 جب تک کہ باقی میں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال انکے جواب دیتے تھے انکو ساتھ ان کلمات کے یا الہی نہیں زندگی مگر زندگی آخرت کی پس کنش انصار اور مہاجرین
 کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس میں تسبی دی صحابہ کو کہ صبر کریں شقت پر مانند قول اللہ تعالیٰ کے وما الحیوة الدنیا الا تسرع الغرور الخ **وَعَنْ**
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَلِئُ بِخَوْفٍ رَجُلٍ فَيُحَايِرُهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا بیت ایک شخص کا پیسہ کہ خراب کر دے پیسہ اس کے کو بہتر ہو بھر نے پیسہ کے سے شعر
 مذہب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہو کہ حسین متفق رہے اس طرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رہے پس اس میں
 ہر طرح کا شعر بڑا ہو اور یا مراد شعر ہر مضمون ہو کہ شتمل ہو اوپر شخص اور کفر اور معانی ناخالصہ کے **بَدَأَ الْفَصْلَ الثَّانِي فِي فَضْلِ دُوسَرَى عَنْ**
 كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشَّعْرِ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَجَاهِدُ بَشِيفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَائِمًا مَوْثِقِيهِ نَضْمُ النَّبْلِ وَلَا فِي شَوْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْأَسْبَابِ
 لَا بَيْنَ عَبْدٍ لِبَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا أَتَى فِي الشَّعْرِ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَجَاهِدُ بَشِيفِهِ وَلِسَانِهِ رَوَاهُ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
 انھوں نے کہانی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی سچ حق شعر کہنے کے وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کو تباہی ساتھ
 ملوا لہی کی اور زبان اپنی کی قسم ہر اس ذات کی کہ جان میری سچ ہے اس کے ہو گویا کہ مارتے ہو کفار کو ساتھ شعر کا مانند مارنا تیرے نقل کی یہ شرح السنین اور
 مذکور ہو کتاب اشعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو سچ شعر کے کہ اچھا ہو یا برا پس فرمایا انھوں نے کہ تحقیق مومن جہاد کو تباہی
 ساتھ ملوا اور اپنی کے اور زبان اپنی کے **ف** لکھا ہو علمائے کہ تین شخص نماز شعر سے آلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک
 ڈراتے تھے کا فدان کو ساتھ لڑائی اور جہاد کے اور ڈالتے تھے رعب سچ دل نکال کے اور حسان طعن کرتے تھے سچ نسب نکال کے اور عبداللہ بن رواحہ تو سچ و سترش کرتے تھے
 انکو کھر پس کعب نے بقصد خفا کہتے تھے شعر سے اوٹنا سف کے اوپر حال اپنے کے عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ مذمت شعر کے یہ آیت اقاری والشعر
 یسبحہم الخ ان حضرت نے فرمایا کہ شعر اگر سچو کفار کی اور ناسیدین اسلام کی کرتے ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہو ایسا شعر کہنا مذہب مہین اور رکھنے والا اسکا ان شعر میں کہ
 اس آیت میں مذکور ہیں داخل مہین چنانچہ اس کے استثنائے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو ساتھ قول ہے کہ الا الذين امنوا وعلوا الصالحات وذكروا اللہ کثیر الم اور فرمایا انھوں نے
 سچ بیان نہ ہو سچو کفار کے سچ حکم جہاد کے والذی نفسی سیدہ الخ **وَعَنْ** ابْنِ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِي شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ
 وَالْبَيِّنَةُ وَالْبَيِّنَةُ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَامَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَامَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَامَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَامَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَامَةَ
 ہیں ایمان سے اور شمس گوئی اور کبواس سیفانہ و شاخین بن نفاق سے نقل کی یہ تندی نے **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اسکا کتاب الایمان میں
 ہو بھی چکا ہو اور ہونا زبان لیسکی کا شاخ ایمان کی اور رہو ناعش کوئی اور لکواس سیفانہ کا شاخ نفاق کی لیسب اس کے ہو کہ مومن لیسب حیا اور انکس اور لکسی
 اور شغل عبادت اور اصلاح باطن کی قدرت مہین رکھتا ہو اوپر تقریر و بیان کے در عاجز ہونا ہی ثابت کرنے دعا و مرلو سے بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور
 تقویٰ کرنا ہو بری باتوں سے بکلمات منافق کے کہ غرض گو ہونا سو اور دیر و قاور ہونا ہو اوپر بیان اور تیزی زبانی کے **وَعَنْ** ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَضَعِيِّ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَفْوَجُكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا وَأَبْغَضُكُمْ إِلَيَّ وَ

بِأَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَتْ فِيهِ مَا نَقُولُ فَقَدْ اغْتَابَتْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا نَقُولُ فَقَدْ بَغَتْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا
 قُلْتَ لَا خِيَالَكَ مَا فِيهِ فَقَدْ اغْتَابَتْهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَغَتْهُ اور روایت ہوائی ہرگز سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اباجانے ہو کہ کیا ہو غیبت کا ایسا ہے کہ اللہ و رسول اسکا دانہ تر بہ فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہوا ہے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز وصفت کہ
 ناخوش رکھے کہ ایسا ہے صحابہ نے پس خبر دو تم اگر سوچ بھائی میرے سے یعنی اس شخص میں کہ اسکو یہ بری ذکر کیا میں وہ چیز کہ گناہوں میں ہے اگر وہ صفت
 برا میں ہو اور سوچ میں لگا اور اسکو ناخوش لگا یہ بھی غیبت ہو فرمایا حضرت نے اگر سوچ اس شخص میں وہ چیز کہ گناہوں میں تحقیق غیبت کی تو نے اسکی اور اگر نہ
 اس میں وہ چیز کہ گناہوں میں تحقیق بہتان کیا تو نے اس پر یعنی غیبت ہی ہو کہ عیب کسی کا ہے اور اگر سوچ نہ کہ تو افرابہتان ہو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک
 روایت مسلم کی میں یہ الفاظ آئے ہیں جسوقت کہ کہ تو واسطے بھائی اپنے کے وہ چیز کہ اس میں ہو پس تحقیق غیبت کی تو نے اسکی اور جسوقت کہ تو وہ چیز کہ نہیں
 پس تحقیق بہتان کیا تو نے اس پر جان کہ غیبت ایک گناہ ہے نہایت بڑا اور بہ نسبت اور گناہوں زیادہ پھیلنا ہوا ہو لوگوں میں کہ بہت ہی کم میں ایسے لوگ کہ ہیں
 اس سے اور غیبت کہتے ہیں کیسے باور کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اسکو خواہ وہ عیب کے بدن میں ہو یا اسکی عقل میں یا اس کے دین میں یا اسکی دنیا میں
 یا اسکی خلق میں یا اس کے نفس میں یا اس کے مال میں یا اولاد میں یا ما باپ میں یا بھوی میں یا اس کے خادم میں یا کپڑے میں یا رفتار و رفتار میں یا سبب میں یا بہشت و
 برزخ میں یا اس کے حرکات و سکنات میں یا نازہ و نفی اور ترش و نفی اور ترخ و نفی اور سخن گوئی اور خاموشی میں اور سوائے ان کے میں جو کچھ کہ تعلق ہو ساتھ کسی خوا
 ذکر کرنا ساتھ الفاظ کے ہو یا گناہ کے یا زکے یا شاد کے ساتھ آنکھ اور بھون اور سر اور ماتھے اور مانند ان کے اور قاعدہ کلیہ اس میں یہ کہ جس چیز سے سمجھاؤ تو سیکھو
 مسلمان کا اور غایب ہونے کے ہوں وہ غیبت حرام ہو اور اگر اس کے منہ پر کہے اور ناخوش لگے اسکو بھائی اور ایذا اور وفات ہو کہ اور بھی گناہ ہو اور کفار غیبت
 کا یہ ہو کہ بخشوائے اس سے کہ جسکی غیبت کی ہو اگر خبر اس غیبت کی اسکو ہو غیبت ہو اور اگر نہیں ہو غیبت ہو یا وہ مر گیا یا مسافت دور پر ہو تو استغفار کافی ہو اور
 بخشوانے میں لازم نہیں ہو کہ تفصیل کے بطور اجمال کے کافی ہو کہ تیری غیبت کی ہو میں نے بخش و ہوا الصمیم اور سوچ استغفار کرنے کے اس کے لئے کہ جسکی
 غیبت کی ہو یہی کفارہ غیبت کا ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہو **ف** ذکر کرنا آدمی کی برائیوں کا بطریق استہام کے نہیں مضائقہ ہو اور مکر وہ
 ہو اس صورت میں کہ ارادہ کرنا ہو بڑا کئے اور نقصان کا اور جیسے غیبت کی ایک شہر والوں کی یا بسنی والوں کی تو نہیں ہوتی وہ غیبت یہاں کہ نام ہے
 ایک قوم میں کا کہ انکی اس طرح ایک شخص پر ذرہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو لیکن ضرر ہو چکا ہو لوگوں کو یا نفع اور زبان سے پس ذکر کرنا اسکا ساتھ اس چیز کے کہ اس میں
 نہیں ہوتی غیبت ہو اگر خبر ہو چکا ہو سلطان کو نہ کی تاکہ وہ تنبیہ کرے اسکو پس نہیں گناہ ہو اگر کفرانی قاعدے قاضی خانہ عالمگیر **و** **ع** عائشہ ان رجلاً
 اسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّذُنَا لَكَ تُبْكِي أَخَوَاتِي فَقَالَ تَطْلُقُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ
 وَتَبْسُطُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ لَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَتَبْسُطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى عَاهَدْتَنِي خَاشَاتِي شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ رَكَهُ النَّاسُ اتَّقَاءُ شِرْكَهُ فِي رِوَايَةٍ
 اتَّقَاءُ خَشْيَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اسکا پس فرمایا اذن دو اسکو کیا پس
 ہوا اپنی قوم میں پس جب متجاوہ نشاد و پیشانی کی حرکت نے سچ ملاقات اسکی کے اور تبسم کیا واسطے اس کے باپ بھی یا میں کہیں اس سے کہ جیسا کہ وہ شخص عرض کیا
 حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کہا تھا اپنے اس کے صحن میں ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے سچ ملاقات اسکی کے اور بھی یا میں کہیں اس سے کہ جیسا کہ وہ شخص
 کہ پایا تو نے ہر خوش بولنے والا تحقیق بہترین آدمیوں کا زکاء کہ نہ ہے میں دن قیامت کے وہ شخص ہو کہ چھوڑیں اسکو لوگ واسطے بھائی اسکی کے اور ایک
 روایت میں واسطے بھائی اسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ شخص نبی الامین بن حسن تھا اور تھا وہ ولعمہم تعلق باہر سنگد لان عرب اسکی

قوم میں رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان میں اعلان کے اس سے حضرت کی حیات میں اور بعد وفات حضرت کے ظہور میں آئے اور بعد رحلت حضرت کے مرتد ہو گیا تھا اور حضرت ابو بکر کے ہاتھ میں اس پر آیا اور تجدید اسلام کی لکڑی مسلمان ملا اور اس وقت میں ان حضرت کے پاس یا انہما السلام کیا حال کیا اسلام کا ملن تھا اور کلام مذکور ان حضرت کا اسکے حتمین علامات نبوت و محرمات سے تھا کہ خبر غیب سے حقیقت حال اسکے سے دی ضرورتاً بدی کہ ازاد وغیرہ اس سے ظہور میں آئے اور یہ مذمت اسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اسکے کی تھی تا لوگ اسکو چھینیں اور قریب ملکوں میں اور قریب میں ٹہریں پس غیبت نہ تھی ورنہ وہی کہ ان حضرت نے اس سے نرم کلام کہ واسطے تالیف قلب اسکے کے اور اس سے معلوم ہو کہ جہیز پر مدارات اسکی کہ درہم و سکہ کی خوش گوئی اور ضرر کا اور جائز غیبت فاسق کی اور فرق در میان مدارات اور ماہنت کے یہ کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطے اصلاح و نیل کے یا دین کے یا دونوں کے محاورہ مباح ہی اور بعض اوقات میں ہی ہوتی ہو اور ماہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد کرنے کے ایسے کہ اکثر لوگ فاضل ہیں اس سے اور ان دونوں کے فرق سے جاہل ہیں اور حضرت نے جو دنیا کی لکڑی پائیا تو نے اسکی خبر ہی انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نے مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کیوں بڑا کہ لکڑی اسکو حاضر میں جیسے کہ بڑا آپ نے غائب میں اور واسطے بچے بخش اسکے کے اس حدیث کے و معنی لکھے ہیں ایک تو یہ کہ میں نے کہ اسکے منہ پر خیر اور غیبت کا سبب لکھا کہ فحش گوئیوں میں اور اسکی غیبت نہ ہو کہ لوگ ساتھ نہ کر کے لکھے کہ کھینچ سبب فحش لکھے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریعہ تھا سبب اسکے چھوڑ دیا میں نے اور اسکے معذیر اسکو بڑا لکھا اور بڑا حضرت وہ کہ چھوڑ دین اسکو لکھ سبب پر پیر کرنے کے بڑی اسکی سے غرض **وَعَنْ** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل أمي مخافي الله أهرون وإن من الحيابة أن يعمل الرجل بالليل عملاً ثم يصيحه وقد ستره الله فيقول يا فلان حذرت لمبارحة كذا وكذا وقد يكسرك الله ويصيده لكشف ستر الله عنه متفق عليه اور روایت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامت میری عافیت میں یعنی نہیں مانو دہوتی اور نہیں عذاب کی جاتی سخت مگر آشکارا کرنے والی بڑی کے اور تحقیق بے پروائی سے ہی کہ کرے آدمی را لگو یعنی مشاغل میں ہر صبح میرے اس حال میں کہ تحقیق یا کا تھا اسکو اللہ تعالیٰ نے یعنی اسکے غلوں کو ان سے یا پردہ پوشی کی تھی اسکی کہ نہیں غائب کیا اسکو رات میں یہاں تک کہ جتنا ریا دین تک پس لکھے شخص کسی سے اسی ظاہر کیا میں نے آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اسکی پروردگار اسکے نے اور صبح کو ہے ہی کو لیا پردہ اللہ کا اپنے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے و حضرت شیخ نے معنی معافی کے یہ لکھے ہیں کہ سلامت رکھی جاتی ہے یعنی غیبت نہیں کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان کرنے والے و طبی نے بھی ہی معنی لکھے ہیں اور ملا علی نے لکھا ہے کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اس پر ملکہ معنی میں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہے اسے اور شیخ مرحوم لکھا کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کہ ظلم ہی اسکی ہے کہ بڑا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ عیبا ہی اور آشکارا بڑی کرتا ہی غیبت اسکی غیبت نہیں اور لکھا ہی علماء نے کہ جائز ہے غیبت فاسق محفل کی اور امام ظالم کی اور شیخ داعی کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کی طرف بلاوی اور وقت ادخواہی اور انہما ظلم کم اور جائز ہے غیبت بقصد نصیحت اور ترغیب شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی۔ **وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَكَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ فِي بَابِ الْغَيْبَةِ** اور مذکور کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہی مکان یوں باللہ باب الغیبة میں **الفصل الثاني** فصل دوسری **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ فِي بَابِ الْغَيْبَةِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُخْتَلَفُ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ خَلَقَهُ بَنِي لَهُ فِي أَهْلَاهُ رِجَالٌ أَلْيَتِ بِلَيْتٍ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ خَسِرَ وَكَانَ فِي شَرْحِ الْمُسْتَدْرَكِ وَالصَّحِيحُ قَالَ ابی ہریرہ روایت ہی اس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑے جہوت کو اور وہ ہونا حق و نار و انبیا جاتا ہی اسکے لیے عمل یہ ممکن رحمت پر جو شخص کہ چھوڑے جہوت کے حالت میں ہی حق بنایا جاتا ہی اسکے لیے مکان یہ چون بیچ ہمیشہ کے اور جس شخص نے کہ چھوڑا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اسکے بیچ جگہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہ مذکور حدیث حسن ہی اور ایسی ہی بیچ شرح السنہ اور بیچ مصابیح کے کہا کہ یہ حدیث غریب ہی و

اخذ خیر الخیرین اذات اللہ علیہ السلام من حق ہمارے کے سلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرہ میں ہیں کہ سیدہ زینب کو شہرہ کی
 تحقیق ساری اعضا عجزی کرتے ہیں و بر زبان کے اور کتبہ میں در اللہ سے ہی حق ہمارے کے سلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرہ میں ہیں کہ سیدہ زینب کو شہرہ کی
 جہاں لکھتے ہیں ہوگی تو تیرہ ہو گئے ہم نقل کی یہ تیرہ نے ف اگر کوئی کہے کہ اصل در مدار کارول جو اگر وہ صالح ہو تو نامہ صالح میں راہ وہ فاسد
 تو نامہ صالح فاسد ہے کہ حدیث میں آیا ہے ان فی الجسد مضغہ ان صلیحت صلیح الجسد کہہ و افسدت فسد الجسد کا جواب سکا ہے کہ زبان ترجمان دل اور
 خلیفہ سکا ہے پس حکم اسکا حکم دل کا ہو گیا جو کہہ کہول سوچتا ہے زبان اسکو بیان کرتی ہے اور اعضا اسپر عمل کرتے ہیں روح و عین علی بن الحسین
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَبَسَ لِسَانَهُ كَبَحَسَ لِسَانَ اللَّهِ وَكَأَحَدٍ وَزَادَهُ ابْنُ مَاجَةَ
 عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي شُعْبَةَ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِحُكْمِ اللَّهِ إِلَّا بِحُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَحْكُمُ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِحُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا بِحُكْمِ اللَّهِ
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بولی سلام آدمی کی سی ہے چھڑ دینا اسکا سر خیر کو نہ فائدہ دے اسکو نقل کی یہ مالک و احمد نے اور نقل کی ابو جہر
 نے ابی ہریرہ سے اور ترمذی نے ابو ہریرہ سے یعنی ابو ہریرہ اور علی بن حسین سے کہ یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان ترک کرنا
 اسکا ہے کہ جو کہ اہتمام ساتھ اسکا نہ کر کے اور عرض ساتھ اسکا متعلق ہو اور شان اسکی ایسی ہو کہ اہتمام کرے اسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرے اسکا کہ
 یعنی ضروری ہوا لاینے کہ کتبہ میں اسکا ہی مضے ہیں اور ضروری کہ وہی اہتمام سکا کہتا ہے وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اسکی کے معاش میں
 اور سلامتی و نجات اسکی کے معاویہ میں متعلق معاش کے طعام کی کسیری بخشنا اور پانی کی پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر دمانکے اور بیوی کہ سبب عفت متر اسکی کی ہو
 اور مانند لنگے وہ چیزیں دفع حاجت کرین وہ چیزیں کہ لذت پاوے اسے اور بہرہ مند و دولت مند ہو اسے اور نہ فضول قوال و افحال تمام حرکات سکنت اور
 متعلق معاہد کے اسلام و ایمان و احسان میں جیسے کہ حدیث جبریل میں ہے کتاب لایمان کے مذکور ہوا حاصل کہ جو چیزیں ضرور میں اسکی معاشرہ و معاہد
 میں اور سبب اسندی مولی کے ہیں وہ تو لاینے نہیں اور سوائے لنگے لاینے میں عام ہے کہ وہ چیزیں کرنے کی ہوں یا کہنے کی اور کما اللہ غالی نہ کہ حد لاینے کی
 یہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اس چیز کے کہ اسکو کثرت کرنا اس سے تو نگہ نگار ہو تا اور نہ ضرر کرتا حال و مال میں و مثال اسکی یہ ہے کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کے پس
 بیان کرے تو ان سے احوال سفرون کا اور ان چیزوں کا کہ سفرون میں دیکھے مانند پہاڑوں اور نہروں کج اور وقائع کہ وہاں واقع ہوں اور جیسے کھائے و پکے
 وغیرہ کہ پس ایسے امور ہیں کہ اسکو کثرت کرنا تو اسے تو نگہ نگار ہو تا اور نہ ضرر پاتا نہ ع ۴۰ وَ عَنْ أَكْبَرِ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا رَجُلًا مِّنَ النَّحَّابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ
 أَيْشَى بِالْحَيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكَرَ دَرِي فَلَحَلَهُ تَكَلَّمَ فَمَا لَا يَغْنِيهِ أَوْ جَلَّ بِمَا لَا يَنْفُضُهُ وَ أَهَ الذَّوِيلِي
 اور روایت ہے انس سے کہ ما وفات کیا گیا ایک شخص صحابیوں میں سے پس کہا ایک شخص خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہو بہشت کے یعنی بکرت محبت آنحضرت
 کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہے تو یہ بات و نہیں جانتا تو حقیقت جہاں پہنچا بلکہ اسنے کلام کیا ہو پس اس چیز کے کہ ضرور نہا اسکو
 یا بخلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص سے اسکو نقل کی یہ ترمذی نے کہ یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دنیا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال غنیمت نہیں لاتا
 بلکہ سبب یادی کا ہوتا ہی حاصل یہ کہ کہ نہ کرے کہ کیا تو نے ساتھ داخل ہونے اسے کہ بہشت میں شایہ کہ کلام لاینے کہا ہوا اسنے اور بخل کیا ہوا اور اسے سوال
 و حساب میں گرفتار ہو ہو و داخل ہو بہشت کے سے منع کیا گیا ہو و ع ۴۱ سُبْحَانَكَ يَا عِزُّكَ اللَّهُ الْتَقِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخُو
 مَا أَخُو عَلَى قَالَ فَخَلَّكَ بِلِسَانِ نَفْسِكَ قَالَ هَذَا ذَاكَ الْقَوْلُ مِثْلِي وَ خ ۴۲ اور روایت ہے سفیان بن عیاد اللہ تعالیٰ سے کہ کہا کہ میں نے یا رسول اللہ کو کہا
 چیز بہت خوفناک ہے ان چیزوں سے کہ اگر نہ ہو تم نے مجھ پر کہا سفیان پس پکڑی حضرت نے زبان پنی اور فرمایا یعنی یہ اسکا شر سے بہت ڈرتا ہوں
 تمہارے حق میں کہ اکثر باتیں کہی مکی اس سے سرزد ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو و ع ۴۲ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ زینب کو شہرہ کی
 اور دن کو کھانا دیا

سیدہ زینب کو شہرہ کی
 نفعیہ کے لیے
 سلامتی کے لیے
 یا فائدہ کا ہے
 ہو گیا اور اسکا

۴۱

روایت ہو خالد بن معدان سے کہ اس نے نقل کی معاذ بن جبل کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عار و ملاہ یعنی سرزنش و طاعت کرے اپنے بھائی
مسلمان کو سنا ایک گناہ کے کہ مہار ہو اس سے پہلے نہیں مرنے والا یہاں تک کہ کہا ہی وہ اسکو مرد کہتے تھے حضرت عار و ملاہ اس گناہ کے
توبہ کر چکا ہو اس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہیں اسناد اسکے متصل اس لیے کہ خالد بن معدان بن جبل کو ف توبہ کر چکا ہو اور اگر توبہ
نہیں کی ہو اور اس گناہ میں گرفتار ہو تو سرزنش کر سکتے ہیں اس پر لیکن بطریق تکبر و تصدع و تعمر کے نہ ہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز کہنے کے اس سے
اور تفسیر یعنی قول یعنی مرنے یا ان منقول ہو الملم احمد بن حنبل اور اس حدیث میں کہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عارفی نے کہ روایت کیا اسکو احمد و طبری
نے ساتھ اسناد عین و ائیکہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظہر النساء کلاخید فیکھم اللہ ویکبیک دلو
الترمذی و قال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے وائیکہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان
بھائی کے پیچھے اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلاے دینی یا دنیوی میں تو خوش نہ ہو سبب شہمی کے کہ رکھتا ہے اس سے اس پر اگر خوش ہووے گا تو حرم کرے گا خدای تعالیٰ
آپ پر و ملاہ کہے گا یکسو سنا اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے و عین عاشرہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ما احب الی حکمت احد وائیکہ کذا وکذا رد اہ الترمذی صحیحہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں
نہیں دوست کہتا یہ کہ نقل نکالوں میں کسی کی حال تک ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگر چہ دیا جاؤں میں کتنا ہی مان نیاسے سبب اس نقل نکالنے کے نقل
کی یہ ترمذی اور صحیح کہا اسکو ف حرام ہے نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی و داخل ہی غیبت محرمہ میں ہے و عین جندب
قال جاء امرأۃ کافرا فدخل المسجد فصلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سلم الى زوجته
فاطمه اثم ركب ثم نادى للامة ارحمہم و طمحا ولا تظہر لہم وخصتنا احد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتفولون
هنا ضل اثم بعیدوا لہم لہم فقالوا بئلا و انا ابو ذر و اور روایت ہے جندب سے کہ آیا ایک عرابی یعنی گنوار اور بیایا اسنے اونٹ
اپنے کو پھر باندھ دیا بانوں اسکا سی سے پھر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑھی بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ سلام پھیرا میں عربی نے یا پائے انکے
پاس رہ کر کھولا اسکو پھر بلور ہوا پھر گھرا لیا الہی رحم کر پھر پڑا محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا جانے تو تم
کہتے ہو تم کہ یہ غیبتی جاہل تریہ ما اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تم نے اور کان نہیں رکھا تھے طرف اس کلام کے اسنے کہا کہا صحابہ سے کہ مان سنا ہنے نقل کی یہ
ابو ذر نے ف یعنی اسنے جو رحمت اسو حق کو ننگ کیا اس پر حضرت خاصہ بن عامر نے تنگی نہ کر لی چاہیے کہ یہ بات ہماری ہی لیے ہو ورنہ کے لیے ہو بلکہ عام نہیں
اور مومنات کو داخل نہ چاہیے غ و ذلک حدیث ابی ہریرۃ کہ فرمایا لہم عذبا فی یا حب لا عتصام فی الفخسل کا قول اور ذکر کی
گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ لہم اسکا ہو کہ فی لہم باج بالاعتصام کے فصل پہلی میں الفصل الثالث فصل تیسری عین التیس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ملح الفاسق فخصب الثرب تعالا واهلكه العرش و اهلكه في شعب
الجمان روایت ہے انس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ تعریف کیا جاتا ہو فاسق یعنی مثلاً کہا اسکو اسے سوار وغیر ذلک
خصہ ہونا ہی پروردگار تعالیٰ یعنی تعریف کرنے والے پر اور ملتا ہو اور کا پتا ہی سبب تعریف اسکی کے عرش نقل کی یہیقی نے شعب یاں میں
ف ہنا عرش کا بلو محمول ہو ظاہر پر پایا ہے واقع ہونا ظاہر عظیم سے اس لیے کہ بیچ تعریف فاسق کے راضی ہونا ہی سنا ہے پیغمبر کے کہ اسمیں ناخوشی اور
نا رضا مندی خوشی ہی بلکہ ترویک ہی کہ ہو موجب کفر اس لیے کہ قریب ہی بہ کہ ہو بچہ طرف علما نے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماء نے علما و متعلمین اور
فاریہ و علما کا داخل ہے اس میں وجب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہو گا تعریف ظالم و کافر و کافرا اس بلاے عظیم سے جب ہی کہ پرہیز کرنا چاہیے

مظاہر حق جلد چہارم
کتاب فی الجہاد والفسق والفساق
غیبتہ وانشاء

اور پورا کر دیکھو وعدہ کرو اور امانت جبکہ امانت دینی جاو اور نگہبانی کرو و شکر گاہ اپنے کی بیخہ حرام کاری سے بچاؤ اور بندہ کو نگاہ بانی بیخہ دیکھو
 اس چیز کے تہ کہ نہیں جاننے کی دیکھنا اسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بندہ کو اپنے ہاتھ بیخہ مارنے سے اور پکڑنے اس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ
 ہو یا نہ ہو میں کہ باز رکھو اپنے نفسوں کو علم سے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
وَسَلَّمَ قَالَ خِصَامُ اللَّهِ الَّذِي يَخْلُصُ لَكَ إِذَا ذَكَرَ اللَّهُ وَشَرَّ عِبَادِ اللَّهِ لِلشَّاءِ وَنَ بِالْعِيمَةِ الْمَفْرُوقُونَ بِمَا كَانَتْ جَبَّةُ الْبَاغِيْنَ
الْبُرَاءُ لَعَنَتْ رَوَاهُ الْحَدَّثُ الْبَيْهَقِيُّ فِي مَشْجَعِ الْكِبَرَانِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بہترین بندہ اللہ کے وہ ہیں کہ جسوقت دیکھے جاوین یا دیکھا جاوے اللہ اور بدترین بندہ اللہ کے وہ ہیں کہ چلتے ہیں مجلسوں میں
 ساتھ چمکی کے بیخہ بظرف نساو کے جیسے کہ بیان کیا اسکو کہ حدیثی دالتے ہیں درمیان دوستوں کے چاہتے ہیں پاک لوگوں سے مشقت اور ہلاکت و نساو اور
 گناہ اور زنا کو بیخہ ایک جماعت کو کہ پاک و منزه میں گناہ و نساو و عیب سے تم کرتے ہیں انکو ساتھ گناہ اور نساو و عیب کے اور مشقت و ہلاکت میں دالتے
 ہیں نقل کن یہ دونوں حدیثیں احمد نے ابو یوسف نے شعبہ الامان میں **و** یا دیکھا جاوے اللہ بیخہ بیخہ تعلق اور اختصاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے
 مرتبہ کو بیخہ میں کہ آثار و انوار اسکے اوپر احوال اطوار انکے کے ایسے ہو رہا ہیں کہ جب آنکھ لنگے جمال پر پڑتی ہو تو خداے تعالیٰ یاد آتا ہے بسبب غلو علامت عبادت
 کے اور مفرغ انکے کے اور محضوں نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ دیکھنا انکا مانند ذکر خدا کے ہی جیسے کہ کہا ہے علماء نے کہ نظر کرنی عالم کے منہ پر عبادت ہی
 کبھی ہوتا ہے کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے منہ پر نور ایمان ایسا باطن میں آتا ہے کہ دیکھو روشن کر دیتا ہے اور حدیث میں آیا ہے النظر علی وجہ علی عبادہ اور
 یہ حدیث تصدیق کرتی ہی جیسے اول کو بھی آیا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکلتے تھے اور لوگوں کی نظر انکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا الہ الا اللہ ما
 اشرف ہذا الفقی لا الہ الا اللہ ما اکرہم ہذا الفقی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفقی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفقی پس دیکھا انکا باعث ہوتا تھا کہنے کلہ توحید کا
وَعَنْ بَرِخِيَّاسَ بْنِ جُلَيْبٍ صَلَاتُهُ الظُّهُرُ وَالْعَصْرُ وَكَانَ صَارَ مَعِي فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصَّلَاةَ قَالَ أَعِيدُوا دُخُولَكُمْ وَأَصْلَحُوا كَمَا كُنْتُمْ فِي صَوْمِكُمْ وَأَقْضِيَاهُمْ يَوْمًا آخَرَ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ أَتَقْبَلُونَ
فَلَا نَا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق وہ محضوں نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونوں روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمایا بھر کر کرو وضو اور پھر نماز اور پورا کرو روزہ اپنا بیخہ افطار نہ کرو واد فضا کرو بدلے اسکے ایک دن واد بیخہ یہ روزہ تمہارا فاسد ہو اور واجب ہی
 قضا اسکی لیکن باوجود اسکے بھی مہی طرح رہو اور افطار نہ کرو اور علاوہ اسکے بدلے رکھو احتیاطاً اور کہا اؤن دونوں نے کہ سوا اسطے یا رسول اللہ بیخہ
 اعادہ وضو روزہ اور نماز کا کر بن فرمایا نیست کی تمہی ظانی شخص کی **و** بیخہ اور نیست توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکھا ہی علمائے نے کہ یہ حدیث پر سبیل
 تقلید و ترجیح کے واقع ہوئی ہی والا حیثیت میں نیست وضو اور روزہ کو توڑتی نہیں لیکن کنال و ثواب کو کھو دیتی ہی اور زکوٰۃ سفیان ثوری کے نیست
 مفسد روزہ کی ہی ہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباح و برائی نیست کی حد سے زیادہ ہی احتیاط و تقویٰ اسمیں ہی کہ بعد از وقوع نیست کے تجدید وضو کی
 چاہیے بلکہ کہا ہی علمائے نے کہ اگر منہ یا سخن لا بیخہ کہے اور بیت کہے تو وضو کرنا مستحب ہی واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہی اس سے
 اور روزہ دار کو چاہیے کہ نیست سے احتراز کرے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ جَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَيْبَةُ**
أَشَدُّ مِنَ الزَّنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَيْسَ الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزَّنَا قَالَ إِنَّ الزَّجَلَ لِيَزِيْ فِيْ حَيْثُ يُقْبَلُ فَيَتَوَبُّ فَلَهُ عَلَيْهِ وَ
فِيْ آيَةِ قَبْتُوبٍ فَحَرَّمَ اللَّهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يَحْضُرُ لَهُ حَتَّى يَكْفُرَ هَالَهُ صَاحِبُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ صَاحِبُ الزَّنَا يَتَوَبُّ
وَصَاحِبُ الْغَيْبَةِ لَيْسَ لَكَ تَوْبَةٌ دَعَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعْبِ الْأَحَادِيثِ اور روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہ کہا

ہاتھ بھر کر پس کھوئے جابر نے دونوں ہاتھ پہنے تین بار یعنی واسطے کہمانے صورت خطا کے کہ آنحضرت نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ جابر نے پس سے پس بھر کر کھو کر بکری صلیبی نے ایک بار پس گنا میں نے اس چیز کو کہ تھی لب میں پس تھی وہ بیان سے فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دو مثل اس کے یعنی ہزار گنا زیادہ انقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہوا اگر نادرین حیت کا اور پورا اگر وعدہ اس کے کا خلیفہ کے لیے اور برابر ہوا سمیعین وارث و راجحی اور اس میں اشارہ ہوا سپر بھی کہ وعدہ ملحق ہی ساتھ دین کے جیسے کہ آیا ہی آنحضرت سے العدة دین ردادہ الطبرانی فی الماوسط عن علی وابن مسعود **الفصل الثانی** فصل من روى عن ابی جحيفة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض فدا شاب او كان الحسن بن علي يشبهه واهو كناية لثمة عشر قلو حيا فذهبتا تشبها فاذا نامة فلو لم يصبوا فاشكا فلما قام ابو بكر قال من كانك له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عذرة فليجي ففقت اليك فاخبرته فامرته بما رواه ابو جحيفة عن ابی جحيفة سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ اپنے مائل اس پر تحقیق ظاہر ہوا تھا ہر جہاں ہوا تھا حسن بن علی مشابہ حضرت کے یعنی نصف اعلیٰ میں یہ بات کہی واسطے اثبات صحبت اپنی کہ حضرت سے اس لیے کہ پیغمبر میں سے صحابہ مدینہ وقت جدت کے صغیر تھے پس کہتے ہیں ابو جحیفہ کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو یابین صنت اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کے ساتھ تیرا ان دشمنوں جو ان کے پس گئے ہم تا قبض کرین ان دشمنوں کو پس لئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس دیا ہوا کہ پس جب کھڑی ہوئے ابو بکر یعنی طلحہ کے لیے یا خلیفہ ہوئے کہا جو کوئی کہ ہو اس کے لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچھ دینے کا پس جیسے کہ او سے پس نظر ہوا میں اور کیا طرہ ابو بکر پس نہری میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا تیرا ان دشمنوں کے دینے کا پس فرمایا ابو بکر نے واسطے ہمارے ساتھ دینے دشمنوں کے نفس کی یہ تیری نہ وہی حکم خدا کا کہ قال يا ايها النبي صلى الله عليه وسلم قل ان يبعث الله ببعثك الله يبعثك في عذتك ان الله بآفاقكم انما فاستفقت فذكرت بعد ذلك فاذا هو في مكانه فقال لقد شفقت على انا ههنا منذ انا انظر الى داءه اوداد اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی المسما سے کہ کہا خبر دین میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھ لینی ہونے سے اور باقی رہا واسطے حضرت کے پچھ کہ یہ میں عدہ کیا میں نے حضرت سے یہ کہ لاؤنگا میں ان کے لیے تھی ہوا کو سچ جگہ ان کی کہ جہاں آپ بیٹھے تھے یا سچ جگہ بیچ کے پس بھول گیا میں وعدہ پہل کر گیا میں نے بعد میں ان کے لیے انارنگیا میں ہوں نزدیک آنحضرت کے اسی جگہ پہنچا گمان دیکھا میں نے کہ آنحضرت میں بیٹھے ہیں پس فرمایا کہ تحقیق شدت میں لاؤ تو مجھ کو میں اسی جگہ ہوں غلط تیرا میں ان سے نفس کی یہی راہ نے **ف** لفظ حسا و شکوة کے نسخوں میں ساتھ تقدیم حار و غلہ مفتوحہ کے سین سال گندہ پر واقع ہوا ہے اور اس میں صراح مصابح کے نسخوں میں ہی اور لکھا ہی علماء نے کہ یہ سہو و خطا ہی مصابح والے سے اور اسی کی نقل شد شکوة والے نے کی اور صواب ابی المسما ساتھ تقدیم ہم کے سین پر ہی جیسا کہ اسما و الرجال کی کتابوں میں کو یہ راہ انتظار کرنا حضرت کا واسطے پورا کرنے وعدے کے عتاد واسطے لیجئے مول نہ کو رکھو اور اس میں تعلیم ہی امت کو پورا کرنے وعدے کی اور وعدے کے پورا کرنا عاقل سب نبیوں میں رہا ہے اور سب سول محافظت اس کی کرتے رہے ہیں چنانچہ اللہ نے طریق تعریف کے فرمایا و ابیہم الذی فی ذی **وعن** زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل الخاء ومن يتيه ان يفي به فليفي فكلهم للبعث فلا اثم عليكم رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ نقل کی اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے اور نیت میں ہو پورا کرنا اس وعدہ کا اس کے لیے اور نہ پورا کیا یعنی سبب کسی عذر کے اور نہ آیا وقت وعدہ کے پس نہیں گناہ اس پر نقل کی یا بو داؤد اور ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہوا اگرچہ وفا نہ کرے گناہ نہیں ہوتا اور یہ بھی اس سے صحابہ گیا کہ جس نے وعدہ کیا اور نیت میں یہ کہ نہیں وفا کرے اس کو تو گناہ ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اس کو یا نہ پورا کیا اس لیے کہ

کہ تحقیق میں حاصل یہ ہوا آنحضرت کے اور لوگ داخل بین بنی مدینہ مگر جبکہ قدرت رکھتا ہو مستقیم رہنے کی اس کے حد پر اور نہ خیرت ہونے کی راہ اس کی سے و ع
الفصل الاول فصل پہلی عن انس قال ان كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخاطبنا حتى يقول لا خير لي صغيرو
يا غيري ما فعل النضر كان له نغمة نكبة به فمات متفقاً عليكم اور روایت ہی انس سے کہ کہا اس نے کہ تحقیق حق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
و خوش طبعی کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتے یعنی بہ طریق خوش طبعی کے واسطے جو ابائی چھوٹے میرے کے لئے ابو عمر کیا ہوا غیر تھا چھوٹے بجائی میرے کے لئے غیر
کھیلتا تھا ساتھ اس کے پس مر گیا نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس کا یہ چھوٹا بجائی تھا اخوانی یعنی ماں بزرگ اس کا باپ تھا ابو طلحہ زید بن اسلم انصاری اور اس کا
نام تھا کبشہ اور نو غیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کے سرخ چونچ کا اور بعضوں نے کہا کہ مثل چڑیا کے ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضوں نے کہا کہ اہل مدینہ اس کو بیل
کہتے ہیں ہن وہ جانور ہن کا یا مانند اس کے اس کو ان کے بجائی لکیر حضرت کے پاس آیا کرتے تھے جیسے کہ چھوٹے آتے ہیں ناگمان وہ جانور مر گیا بھر چودہ حضرت کے پاس
حاضر ہوتا تو فرماتے ازراہ خوش طبعی کے کہ اسے ابو عمر کیا ہوا غیر اور یہ کنیت اس کی مفرکی واسطے موافقت صحیح غیر کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ
جائز ہی لڑکوں کو کھیلنا جانور سے اگر عذاب نکرین اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چھوٹے کی اور داخل نہیں ہی جھوٹ میں بلکہ
بطریق تفادول کے ہی و ع عن انس قال قال يا رسول الله انك تلعيبنا
قال لا اقول الا حقا واه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق غیب میں طبعی کرتے ہیں میں نے فرمایا
کہ تحقیق میں نہیں کہتا مگر حق نفل کی یہ ترمذی نے ف یعنی صحیح اور نہیں ہر ایک تمہارا فاد اس حصر پر واسطے نہ معصوم ہونے تمہارے کے اور ظاہر تیرے ہی کہ
منشاء صحابہ کے سوال کا یہ تھا کہ آنحضرت نے من کیا تھا انکو منزل سے جیسے کہ اوپر گذرنا ذکر علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ مگر صحیح یعنی میں مزاج
کرنے میں ایسی بات نہیں کہتا کہ خلاف واقع کے ہوا اگرچہ صورت میں خلاف واقع کے معلوم ہوا اور ضابطہ صحیح جواز اور عدم جواز کے ہی ہو گا اگر متصرف جھوٹ
کو نہ جائز ہی لیکن باوجود اسکے مداومت اس پر نہ کرنی چاہیے کہ سبب و وقار کو کھودتی ہی اور مزاج آنحضرت کا اسی قبیل سے تھا جیسے کہ اس حدیث
سے معلوم ہوا و عن انس ان رجلاً استعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي حاملت علي وكدنا فم قال
ما صنعت لولا الناحية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دهلي لولا انك ابل لك التوفد واه الترمذي والبوداؤد اور روایت ہی انس سے
کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق میں سواری دون کا بچو بچو آؤنی کا پس کہا کیا کروں گا میں بچو
آؤنی کا پس فرمایا یہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جنتی اونٹ کو مگر آؤنی نفل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے و وہ شخص سمجھا تھا کہ بچو آؤنی سے چھوٹا
بچو مراد ہی کہ قابل سواری کے نہیں ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تھی کہ جو اونٹ ہوتا ہی آؤنی ہی کا بچو ہوتا ہی پس حضرت نے کلام مدکور بطور
خوش طبعی کے فرمایا بعد از ان متنبہ کیا کہ اگر تو مائل کرتا تو یہ غیب بکرتا پس اس میں باوجود خوش طبعی کے اشارہ ہی اس پر کہ لائق کلام کے ہی تھے وہ ان کو کہنا مل
کہ اس میں اور نہ سبقت کیے اس کے روبرو مگر غور کرنے کے نہ و عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ياذ الاذني رواه
ابوداؤد والترمذي اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو اسے دو کانوں کے نفل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے
ف اس میں خوش طبعی بھی ہو اور تعجب بھی ہی انس کی ذکر اور فہم اور خوب سے ان کے کی نہ و عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
لا امره عجبي لانه لا تدخل الجنة عجمي فقال ما لك كره القرآن فقال لعل ما لك يعني القرآن
انا كشرافتي اشاء فجلتني فبكل ادركه رواه ترمذي وفي شرح السنن يلفظ الصغار اور روایت ہی انس سے اس نے نفل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے یعنی بطریق مزاج کے ایک عورت بڑھیا کو یعنی جب اس نے الناس دعا کی کہ آنحضرت سے ساتھ داخل

تیار اور اپنے تمام بدن کو پس داخل ہوا میں اندر خمیہ کے کما عثمان بن ابی لہب نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا سے اس کے اندر کہ کہا عوف نے در لایون تاسدین
اپنے کو واسطے چھوٹے ہونے قبہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی نزع کرتے تھے حضرت سے تمام بدن تکلفی میں شیع
وَعَنِ الثَّعَابِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْهُمْ مَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ عَائِلَةٌ كَمَا كَانَ ابُو بَكْرٍ عَلَيْهِ عَائِلَةٌ
كَأَنَّ ابُو بَكْرٍ عَلَيْهِ عَائِلَةٌ عَلَى سَوَالِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْهُمْ مَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ عَائِلَةٌ كَمَا كَانَ ابُو بَكْرٍ عَلَيْهِ عَائِلَةٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ ابُو بَكْرٍ كَيْفَ دَأْبُنَا أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ مِنْ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَتْ ابُو بَكْرٍ أَيَا مَا مُمْ اسْتَأْذَنَ فَوَجَّهَهَا
فَدَا صُطْلَحَهَا فَقَالَ لَهَا مَا دَخَلْنَا فِي مَسْلَمَةٍ كَمَا كَانَتْ دَخَلْنَا فِي فِي خَرَجَ ابُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا وَفَدَعَلْنَا
رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ اور روایت یونان بن بشیر سے کہ کما اذن نے کا چاہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور عائشہ کی بلندی سے جب
داخل ہوئے گھر میں ابو بکر کو عائشہ کو مائلانہ چہ مارا بن انکو اور کماندیکھوں میں بجلیکے بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز پائی دیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شریک
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیق کو یعنی مارنے حضرت عائشہ کے سے اور نکلا ابو بکر اپنے پاس مایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلا ابو بکر
کسطح دیکھا تہہ بجلا عائشہ کو چٹا یا میں نے بجلا اس شخص سے یعنی ابو بکر سے کما عائشہ رضی اللہ عنہا کی حضرت ابو بکر نے اپنے نائے ملازمت آنحضرت میں کہ میں
یعنی سبب غل کی کہ عائشہ سے کہتے تھے یا سبب شرمسنگ کے حضرت سے پھر اے دروازہ پر اور اذن نے کا چاہا پس آئے اور پیدا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح میں بیٹھے پس کیا
ابو بکر صدیق نے اذن تو نکلا داخل گھر کو اپنی صلح میں جسکے داخل کیا تھے بجلا اپنی لڑائی میں پس یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کیا تھے تحقیق کیا تھے داخل کیا
نکلوں میں مکرنا کہ کدے نے فرمایا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** خاص فراج اس طرح کہ عائشہ کو کما طرح دیکھا تو نے بجلا کہ چٹا یا بجلا اس شخص سے ابو بکر
نے فرمایا کہ تیرے باپ سے گویا آنحضرت نے پسیدہ والا ابو بکر کو عائشہ سے فصد نزع کے **وَعَنِ ابْنِ عِيَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ وَكَانَ ابُو بَكْرٍ مَوْعِدًا فَتَقَلَّبْنَا دَوَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت یونان عباس
آئے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بجلا تو اپنے بھائی سے اور نزع کر اس سے یعنی ایسی نزع کہ باعث بیا ہوا اور وعدہ کیا وعدہ کہ ظان کرے
تو اسکو اور حضرت شیخ نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کرو وعدہ کرنا پس ظان کرے تو اسکو یعنی وعدہ کو ابو بکر یا سر سے سنا وعدہ کرے مت اور راہ وعدہ کہنے
کی نیکر مافات و صلح میں نہ پڑے تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کما کہ یہ حدیث غریب ہے **بَابُ الْمَفَاخِرَةِ وَالْعَصْبِيَّةِ** باب بی بی بی
مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح میں ہی فخر اور فخر و نازیدن یعنی اترانا باب نصرت سے فخر یا زیدن در میان دو گروہ کے گھٹنے متکبر مفاخرت
برابری کرنی فخر میں فخر یا زیدن یا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق میں ہوا اور واسطے حق کے ہوا اور واسطے مصلحت دینی کے اور انھما قوت کے
اعدائے دین پر تو جائز ہے اور اصحاب مصلحت سے تیا ہی اور انکا حق بطریق مکر اور نفسانیت کے ہونو مذموم ہے اور اکثر استعمال اسکے میں باہمی تباہی
اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اسکو کہتے ہیں کہ حاجت اپنی قوم کی کرے اور انکے لیے عصب کے اور عصب قوم مرد کی کہ عصب کے اس کے لیے کہ لڑنے
العاموس اور صراح میں کما کہ عصبہ بیٹے اور قریا باب کی جانب کے اور عصب اصل میں بیٹے نشہ بد اور سخت کرنے کے آنا ہی چاہی اسلئے بیٹے کو عصب
کہتے ہیں کہ بہت غضبناک یعنی جوڑوں بدن کا ہی اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سے اور عصب وہ کہ عصب کے اپنی قوم کے لیے اور وہ کہ مصلحت
کرے ایک مذہب میں اسلئے ظہار قوت و شدت کے اور عصب بھی اگر حق ہوا اور شخص ظلم کو مسموح نہیں ہے اور اگر ظلم
اسکا ظلم فاحش میں تباہی جیسے کہ معلوم ہو گا حدیثوں سے کہ ذکر کرتے جاویں گے **بَابُ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ** فصل اول **عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ لَكُمُ فُتَالُ الْأَرْهَامِ عَنْتَ اللَّهُ أَنْتَ لَكُمْ قَالُوا أَلَيْسَ هَذَا نَسْلُكَ قَالَ

اور اس سے خدای تعالیٰ پاک ہی علیہ السلام کو ایک کام سے منع نہیں ہوتا جیسکہ دعائے مانور میں الیہی سبحانہ میں لایفعلہ شان عرش الیہ لفظ حضور
زبیر سے ملا و زجرم قات کے اصل میں زار کے باندہ نے کی جگہ کو کہتے ہیں اور چونکہ بچہ باندہ نے زار کے دونوں طرفیں اسکی ہم باندہ ہی جاتے ہیں تنبیہ لائے کہ کہا جوی
الرحمن یعنی دونوں طرفیں جگہ بندھے زار کے اور زار پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور پروردگار تعالیٰ اس سے منہروی وارد ہونا اسکی ہم کا بطرز زبان عرب کے ہی عادت
ہی لوگوں کی کہ جب کوئی کسی سے پناہ چاہتا ہے تو اسکا دامن یا کو نہ لڑا کا پکڑ لیتا ہے اور کبھی کہ کا سخت ہوتا ہے اور نظر ہوتا ہے کام میں اسکی مسابا اور تا کی نہ منطوق
ہوتی ہی تو تھ دونوں حوذا زار پر تار تار ہوا تھ تھگ ہو کر پچھے کہ مقصد تیرا کیا ہے اور کیا چاہتا ہے استعارہ کیا اس عبارت کو واسطے پناہ دہو نہ منہ رحم کے
ساتھ حضرت رحم کے قطع کرنے رحم سے بعد از ان یہ عبارت مثل ہوئی اس منہ میں بغیر اسکے کہ منہ حو کے اور پکڑنے اسکے کے منطوق ہون جیسے کہتے ہیں
مبسوطان یعنی دونوں ہاتھ اسکے فتح میں یعنی سخی و جواہی اگر چہ اول سیدائش سے ہاتھ نہ رکھتا ہوا تھا اسکے لیے ہون بجا وجود ہاتھ کا اسکے لیے جیسکہ پروردگار
تعالیٰ در پطر زبان عرب میں بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن در حدیث و پطر زبان عرب کے واقع ہوا ہی یہ اصل عظیم ہی واسطے تاویل منشا بہات قرآن حدیث کے
بلا تکلف اور رحم ایک معنی میں معانی سے ذات نہیں ہی کہ کھڑا ہوا و پناہ پکڑے کھڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ دھون لٹا اسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہی کو یا رحم ایک
شخص ہی کہ کھڑا ہوا اور دامن گیر یا و غیرت و عظمت حق سبحانہ کا پکڑنا و پناہ دھونے اور کماندوی نے کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہے اور قطع کیا جاتا ہے وہ
معنی ہی معانی سے نہیں تا اس سے قیام اور کلام میں کی مراد عظیم شان اسکے کی اہ فیضیت ملہ رحم کرنے والے کی اور بڑی گناہ قطع کرنے والے اسکے
اور نہیں خلاف ہی اس میں کہ ملہ رحم واجب ہی فی الجملہ و قطع کرنا اسکا گناہ کبیرہ ہی اور ملہ رحم کے درجے ہیں کہ بعض نکالندہ ہی بعض سے اور انے انکا
چھوڑنا مساجرت یعنی ترک ملاقات کا ہی اور ملہ رحم ساتھ کلام کے ہوتا ہے اگر چہ ساتھ سلام کے ہوا و مختلف ہوتا ہے وہ ساتھ اختلاف قدرت و رحمت
کے ہیں بعض اس سے واجب ہی اور بعض مستحب ہی اور اگر وصل کیا بعض صلہ و زہ وصل کیا غایت اسکا نہیں نام رکھا جاوے گا قاطع اور اگر قصور کیا اس چیز
کہ قادر ہی سب و لائق تھا اسکو یہ کہ کرے اسکو نہیں نام رکھا جاوے گا صلہ کہ نبی الا نزع و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم
منہ من الخیر فقال اللہ تعالیٰ امن وصلک وصلک و من قطعک قطعک دفاہ البغادق اور روایت ہی انہیں ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحم سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملے سے جھکے یعنی رعایت تیر
حق کی کہ ملہ ان کا میں اسکو یعنی ساتھ رحمت کے اور جو شخص کٹے سے جھکے کا ٹون کا میں اسکو یعنی اپنی رحمت سے محروم رکھو نکال نفل کی یہ بخاری نے
ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ پیدا کیا میں نے رحم کو او اشتقاق کیا میں نے اسکے لیے نام اپنے نام سے کہ رحم ہی اور
اقتمال ہی کہ ملہ دونوں لفظوں سے معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واجب ہی رعایت اسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سے کہ افعال الشیخ و اور ملائک
نے کہا لفظ شتمہ شتمہ یعنی ساتھ زبرد و زبرد و پیش نشین کی قاموس میں ہے نہایت میں تھ زبرد و پیش نشین کے اور زجرم جیم کی اصل میں کہ لیں و جبرین
دخت کے ملے ہوئیں ہیں بیان مراد اس سے یہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحم سے یعنی رحمت سے کہ مشتق ہی اس سے رحمان پس گویا کہ رحم مشتق یعنی
ملا ہو ہی ساتھ رحم کے مانند اشتقاق گوئن خت کے لفظوں نے کہ لیں و جبرین کے یہ کہ حروف رحم کے موجود ہیں سچا اسم رحم کے اور داخل ہیں اس میں
مانند داخل ہونے رگون و خت کے واسطے ہونے اسکے کے اصل واحد سے اور معنی یہ ہیں کہ رحم نرمی ہی آثار رحمت اسکی سے اور اسکی ہی ساتھ اسکے پس
کرنے والا اس قطع کرنے والا ہی رحمت خدا سے اور وصل کرنے والا اسکا ملنے والا ہی طرف رحمت خدا تعالیٰ کے جیسکہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ صلی
ع و عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم منہ من الخیر فقال اللہ تعالیٰ امن وصلک وصلک و من قطعک قطعک دفاہ البغادق
قطع اللہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم نکال لیا گیا ہی ساتھ عرش کے کہتا ہی یعنی بطریق خبر اور نہ

دعا کی جو شخص کہ ملاوے مجھ کو ملاوے بگا اسکو اللہ بیٹے اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجھ کو کاٹے گا اسکو اللہ بیٹے اپنی رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لکھا گیا ہے یعنی پکڑے ہوئے ہی عرض من کا اور پناہ مانگتا ہی اس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحمہ اور قطع رحم سے ازراہ تلمذ کے
 ساتھ اس چیز کے کہ سنا ہی اللہ تعالیٰ سے یا بطریق دعا کے **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ خُلِّ
 الْجَنَّةِ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے جابر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہو گا بہشت میں کائے
 رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال جان کر بغیر سبب بغیر شبہ کے باوجود علم کے ساتھ رحم
 اسکی کہے وہ بہشت میں داخل نہیں ہونے کا اور یا یہ مراد ہے کہ ساتھ نجات پائی ہوں گے اور سابقین کے نہیں داخل ہو گا غ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمَكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا أَطْلَعَتْ رَحْمَةُ دَهْلَهَا دَوَاهُ الْفَخَّارِ**
 اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہی صلہ رحمہ کرنے والا یعنی کامل مکافات کرنے والا یعنی ساتھ آویزا
 کے کا لگروہ اس پر احسان کے میں فی بھی نہیں احسان کرتا ہی لیکن صلہ کرنے والا کامل وہ ہے کہ حیثیت کا نا جاوے رحم اسکا یعنی رعایت کیجاوے حق و واجب اسکی
 کی وصل کرے رحم کو یعنی رعایت اسکی حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لکھا ہی علماء نے کہ جو ان مرد وہ ہے کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے ارحم
 اور ان کا ادا کرے **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي قَرَابَةً أَصْلَحُ وَيَقْطَعُ حَقِّي وَأَحْسَنُ الْيَهُودِ وَيَسْتَوْفِي
 ابْنِي وَأَحْكَمُ عَنْهُمْ وَجَعَلُونِ عَلَيَّ فَقَالَ لَيْتَنِي كُنْتُ كَمَا قُلْتَ فَكَمَا نَمَّا تَسْقِطُهُمْ الْمَلُوكُ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظُهُورٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ
 عَلَى ذَلِكَ دَوَاهُ مُسْلِكٍ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قریبی ہیں سلوک تہا ہوں
 ان سے اور وہ نہیں سلوک کرتے ہیں مجھ سے اور احسان کرتا ہوں میں ان سے اور وہ برائی کرتے ہیں مجھ سے اور علم کرتا ہوں میں ان سے اور دگر کرتا ہوں
 ان سے اور وہ جمل کرتے ہیں مجھ پر یعنی برا کہتے ہیں اور غضب ہوتے ہیں مجھ پر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ چھٹکا تا ہی تو انکو رکھ گرم اور
 ہمیشہ ہی ساتھ تیرے اللہ کی طرف سے مددگار اور دفع کرنے والا شر و اذائے انکے کا انہر جنتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اس صفت پر نقل کی
 یہ مسلم نے **ف** چھٹکا تا ہی الخ یعنی چونکہ شکل زینبکی تیری کا نہیں ادا کرتے ہیں حرام ہی عطا تیری انہر اور حکم کا کہتے ہی انکے بیٹوں میں تشبیہ دینا
 گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی انکو کہانے اسکے سے ساتھ رکھ گرم کے اور بیٹوں نے کہا کہ تو سبب احسان کرنے کے انہر رسوا و حقیر کرتا ہی انکو لگے نفسوں انکی
 کے مانند اس شخص کے کہ نہ میں ڈالتا ہی رکھ گرم کو اور کھاتا ہی اسکو اور بیٹوں نے کہا احسان تیرا انہر مانند رکھ گرم کے ہی کہ جلاتا ہی اور پکا
 کرتا ہی انکو اور بیٹوں نے کہا کہ نہ انکا کالا کرتا ہی مانند رکھ گرم کے **ف** **الفصل الثاني** فصل دوسری **عَنْ ذُو الْبَلَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْفَدَا دَوَاهُ الْفَدَا فِي الْعَمَلِ الْإِيْوَانُ الَّذِي لِيحْيِي الْمُرْتَضَى بِالذَّنْبِ يُصِيدُهُ مَرَدُّهُ
 ابْنُ مَرْجَانٍ وَابْنُ تَوْبَانٍ** سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پھیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہیں زیادتی کرتی عمر
 میں مگر غنی کرنی مان بالہ افزای کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سے سبب گناہ کے کہ پہنچتا ہی اسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے
ف مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالیٰ نے سبب گردانا ہی رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالیٰ نے تقدیر
 کیا ہی کہ بندہ دعا کرے گا اور یہ بلا اسکے دفع ہوگی اور کامل سبب عالم باوجود قضا و قدر الہی کے ہی حکم رکھتے ہیں جیسے کہ دوا ابن طہی شفا
 کے لئے اور اعمال بندوں کے واسطے داخل ہونے بہشت و دوزخ کے اور بیٹوں نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندے کا آسان کام ہی وارد ہونے نقصان
 اور خوش گانا ہی اسکو اسکے دل میں یعنی جہان کی اوکھا کہ تقدیر نہیں پھرتی ہی اسنی ہوتا ہی اور تن تقدیر دیتا ہی پس اسان سبک جلتا ہی تو چھٹکا

ح یعنی مان کے پاؤں کے پاس رہا اور خدمت اسکی کر کے باعث وہ آٹھ ہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت مختصر و مڈل سے حکم ساتھ اسکی دلالت
 و انقضاح الدنیا من رحمۃ ربی **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ كَانَتْ كَحِجَّتِي امْرَأَةً أَحْبَبْتُهَا دُكَّانَ عُمَرَ يَكُنُّ هُمَا فَقَالَ لَطَلَقَهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى
 عُمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَطْلُقْهَا دُكَّانَ عُمَرَ وَذَكَرَ ذَلِكَ
 ابْنُ عُمَرَ سَعْدُ بْنُ كَعْبٍ ابْنُ عُمَرَ كَرِهَ أَنْ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ مِنْ بَيْتِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ عُمَرَ
 كَمَا ضَرَبَتْ عُمَرَ بِحُكْمِ طَلَّاقٍ وَبَدَأَ سَكُونُ ابْنِ عُمَرَ كَرِهَ أَنْ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ مِنْ بَيْتِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ عُمَرَ
 عَلَيْهِ سَلَّمَ نَعَى طَلَّاقٍ دَسَّ سَكُونُ ابْنِ عُمَرَ كَرِهَ أَنْ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ مِنْ بَيْتِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْجُو مِنْ بَيْتِ عُمَرَ
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَدْرُسُ اللَّهُ مَا حَقَّ الْعَالَمِينَ لِي وَلَدِيهَا قَالَ هُوَ أَجَدُ وَنَكَرْتُكَ رَدَّ ابْنُ عُمَرَ مَاجَهَ اور روایت ہی ابی مامہ سے کہ کفر
 ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق مان باکیلا و پیرا دلالت کی کہ باعث ہو داخل ہونے کی دورخ میں **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحْبَبْتُمْ مَنَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ أَحْبَبْتُمْ مَنَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ أَحْبَبْتُمْ مَنَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ أَحْبَبْتُمْ مَنَ بَيْنَ يَدَيْهِ
 اور روایت ہی انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہیں مان باپ کے یا ایک نہیں سے اس میں کہ تحقیق وہ بندہ مان باپ
 اپنے کا البتہ نافرمان ہونا ہی ہمیشہ رہنا ہی و عمارت واسطے اس کے استغفار کرنا ہی واسطے اس کے جان تک کہ لکھا ہی اسکو اللہ تعالیٰ کا **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ
 فَرَزَنِي وَالْزَيْنِ كَيْفَ بَعْدَ بَيْتِ أَبِيهِ كَيْفَ بَعْدَ بَيْتِ أَبِيهِ كَيْفَ بَعْدَ بَيْتِ أَبِيهِ كَيْفَ بَعْدَ بَيْتِ أَبِيهِ كَيْفَ بَعْدَ بَيْتِ أَبِيهِ كَيْفَ بَعْدَ بَيْتِ أَبِيهِ
 غم کی کہنے والا کہ ساتھ مان باپ کے اور فرما جو یوں ان کے کہنے **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحْبَبْتُمْ مَنَ بَيْنَ يَدَيْهِ
 يَلْعَبُ فِي الدُّنْيَا أَصْبَحَ لَهُ بَابٌ مَفْتُوحٌ حَانَ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَحْسَى عَاصِيًا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا أَهْبَسَ لَهُ بَابًا
 مَفْتُوحًا مِنَ النَّارِ وَكَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَ مَا هُوَ وَإِنْ ظَلَمَ مَا هُوَ وَإِنْ ظَلَمَ مَا هُوَ
 اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیع کیسے اس حال میں کہ فرمایا واری کہنے والا ہی خدا کی بیعت ہی مان باپ
 اپنے کے یعنی حق نکالا اور اگر ہی صبح کرے ہی اس میں کہ ثابت ہوں سکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ان باپ میں سے یعنی طاعت کیا گیا
 پس ایک وازہ کہ لا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کیسے اس حال میں کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیعت ہی مان باپ کے صبح کرے ہی اس حال میں کہ لکھے ہیں سکے لے دو دروازے
 دو رخ سے اور اگر ہو ایک ان باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک وازہ کہ لا جاتا ہی یعنی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب
 فرمودہ حق کے ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالیٰ کی ہی کہا ایک شخص نے اگر جو بان باپ کے اس پر ظلم کریں فرمایا اور اگر جو ظلم کریں اس پر اور اگر جو ظلم کریں
 اس پر اور اگر جو ظلم کریں اس پر تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی نہ دینیہ میں اس لیے کہ فرمایا واری طاعت ہی کی اگر نجات
 دین کے ہو تو روا نہیں **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِثْلُ ذَلِكَ بَارِئُ نَظَرُ رَحْمَتِهِ
 الْكَتَبَ اللَّهُ لَهُ لِكُلِّ نَفْسٍ حِجَّةً مَبْدُوءَةً قَالُوا أَوْ لَنْ نَخْلُ كُلَّ مِثْلٍ مِمَّا نَرَى مَثَلَهُ قَالَ كَيْفَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَحَدٌ اور روایت ہی ابن
 عباس سے کہ تحقیق ہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند کی کہنے والا مان باپ سے کہ دیکھئے طاعت مان باپ اپنے کے یعنی ایک کے ان دونوں
 میں سے دیکھن محبت و شفقت کا لکھ لکھا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اس کے بدلے ہر کچھ کے جج مقبول یعنی نواب جج نفل مقبول کا رض کیا صحابہ نے اور اگر وہ دیکھے
 ہر روز فرمایا مان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اس چیز کے تھا کہ گمان میں ہی کہ کوئی لکھا جاوے گا عوض ہر نظر کے جج مقبول ہی

وَعَنْ أَبِي كُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّلْبِ يَغْفِرُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْهَا مَا هَكَذَا إِلَّا عَقْرُ الْوَالِدِ تَوَقَّاهُ فَتَنَحَّلُ
 إِصْبَاحُ جَبْرِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ اور روایت ہوائی بکروت کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ کچنے شرک کے مجتہا ہوا اللہ تعالیٰ
 انہیں سے جو جاپتا ہی مایا فرمائی مان باب کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ حلیدی منراہیہا ہی مان باب کی مافرمائی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے دن
 یعنی بیچ زندگانی مافرمائی کرنے والے کے پہلے مرنے کے نام ممکن ہی کہ ہو تقدیر سے زندگانی والدین کے پہلے مرنے انکے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی
 باقی رہیگا پیر افعال یہ کہ ہون بیچ حکم آنے کے تمام حقوق بندوں کے اسلیے کہ نسل اس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کا وہ یہ
 نہایت شدید و غلط ہی اور مافرمائی مان باب کے شروع **وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيرٍ كَالْحَقِّ**
عَلَى صَغِيرٍ هُوَ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الْخَمْسَةَ فِي شَيْءٍ كَيْفَ يَمَازُ اور روایت ہی سعید بن عباس سے کہ کما فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اور چھوٹے کے مانند حق باب کے ہی اور پر بیٹے اپنے کے نقل ابن یقی نے بانچون عبد بن شعیبہ بیان میں
بَابُ لَشَفَقَةٍ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ باب ہی بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر **الفصل الأول**
فصل پہلی **عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَحِمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرَحِمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
 روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رحمت کرتا اپنے رحمت خاص کا مل اللہ اس شخص کو کہ نہیں رحمت کرتا لوگوں کی
 نقل کی یہ بخاری و مسلم **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَمْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقِلِبُوا إِلَى الْبَنَاتِ فَمَا لَكُمْ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ أَمِلْتُ لَكَ أَنْ يَنْزِعَ اللَّهُ مِنْ تَحْتِكَ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ سے کہ کما عائشہ نے کہ
 آیا ایک عربی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے اور دیکھا حاضریں کو کہ بوسے اپنے بن لڑکوں کے پس عرض کیا کہ بوسے اپنے ہون لڑکوں کے پس نہیں
 بوسے اپنے ہم لڑکوں کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہوں میں واسطے تیرے کہ دفع کرو ان اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیرے سے نقل کی
 یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَمْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقِلِبُوا إِلَى الْبَنَاتِ فَمَا لَكُمْ**
 کے پر میں غیبیہ اکثر روایات میں وراثت تیرے میں ساتھ زہر ہنرہ کے ہر اسکے معنی یہ ہیں یا مالک ہوں میں کھنے رحمت کا تیرے دل میں اگر کمال
 اللہ تعالیٰ تیرے دل سے رحمت کو بیٹھا اللہ تعالیٰ نے جو تیرے دل میں رحمت و شفقت نہ رکھی میں نہیں کہہ سکتا مفسود زہر و توتیج ہی صلہ رحمی پڑے
 اشارت ہی اس پر کہ دیوں میں رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہی الرئس نہ پیدا کی تو اور کوئی نہیں پیدا کر سکتا اور مال و لون اتیوں ایک ہی تفاوت توجیہ اعراب میں
**فَقَطَّنَ وَعَمَّهَا قَالَتْ جَاءَ ذِي أَمْرًا وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلْنِي فَلَمْ يَحْجِلْ عِنْدِي غَيْرَ تَمَرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا يَأْهَا
 فَحَسَمْتُهَا بِيَدِي فَتَمَّتْهَا وَلَوْ كَأَنَّ كُلَّ مِنْهَا لَوْ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ مَنِ ابْنُكِ هَذِهِ
 ابْنَتُكِ فَمَنْ ابْنُكِ فَقَالَ سَتَرْتُ مِنْهَا وَتَمَّتْ عَلَيْكَ** اور روایت ہی عائشہ سے کہ کما حضرت عائشہ نے کہ آئی میرے پاس ایک بتا دیکھے ساتھ
 دو بیٹیاں نہیں ابھی ناگفتی تھی وہ عورت کچھ عجیب بن پایا اسنے میرے پاس سوئے ایک کھجور کے پس دی میں نے اس عورت کو وہ کھجور پس نہ دی
 اس عورت نے وہ کھجور زبان نون بیویوں کے اور آب نہ کھا یا اسمن سے کچھ بھر اٹھی وہ عورت اور باہر نکلی پھر داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 پس کہا میں نے آنحضرت سے بیٹھے یہ ماجرا اس عورت کا پس فرمایا جو کوئی بتلا اور آزار ناپس کیا جاوے میں ان بیویوں سے ساتھ کسی چیز کے بیٹھے ساتھ
 ایک کے یا دو کچھ یا زیادہ کے پس احسان کرے طوطا کے ہوں گی و بیٹیاں اور احسان کرنا اسنے اسکے لیے پردہ آنکھ و بیچ سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ**
 اس لیے کہ یہ روایت حذیفہ بن یمان کی زیادہ ہوئی و نسبت بیویوں کے اور احسان کیا ہی علمائے سہمی کی حرا و ابتلا اور امتحان ساتھ نری ہونے بیٹھنے کے

یاسا تھیں چیز کے کھانا اور انہیں قسم سخت اور نڈا اور جبر کرنے سے اس پر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہ ہو کہ موافق شرع کے ہو اور ظاہر یہ کہ لوگ
 نہ کو حرج حاصل ہو یا نہ کہ ہمیشہ احسان کرنا رہے یہاں تک کہ حاصل ہو بے پروائی انکو سبب نکاح کے یا غیر اسکے کے **وَعَنْ اَبِي قَالٍ قَالَ**
دَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ حَيَارَ تَيْبِيْنَ حَتَّى تَبْلُغَ حَاجَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ هَكَذَا کو ضمت اصابعہم ذواہ سلم اور روایت
 ہوا نس سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پرورش کرے دیکھیں کہ یہاں تک کہ جو عقیقہ ہر صلیع کو یا پھر یحییٰ بن یسے فارزدون کے پاس
 آوے گا وہ دن قیامت کے حال میں کہ میں رو بہم ہوں گئے طرح اور ملائین نگلیان ہی نقل کی یہ سلم نے فی بعض واسطے بیان مجھے ہذا کہ کو کیفیت ہم ہونے کی
 اونگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین اپنے پیسہ کے ان دنوں نگلیوں کو ملا ہوا دیکھتے ہو اس طرح میں رو بہ قیامت کے ہم ہوں گے یعنی میں رو بہ شہادت
 ساتھ ہوں گے یا جنت میں ساتھ داخل ہوں گے **وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الرَّحْمَةِ**
وَالْمُسْكِنِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللهِ وَاحْصِيْهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتَرُ وَلَا يَصْنَعُ لَا يَفْطُرُ مَتَّقُوا عَلَيْهِ اور روایت ہوا یہ ہر وہ کہ کما
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرنے والا عورت بن خاندانی کا اور سکر کی مانند سعی کرنے والے کی ہو را خدا میں یعنی جو کہ سلوک خبر گیری
 کہ عورت بن خاندانی اور سکین کی ثواب ملتا ہی اسکو مانند ثواب سعی کرنے والے اور خرچ کرنے والے کے ہو را خدا میں کہ جہاد و حج ہو اور گمان کرتا ہوں کہ
 انکو کہ بھی کما کہ خبر گیری کرنے والا عورت بن خاندانی اور سکین کی مانند قیامت کرنے والے کے ہر رات کو نماز کے لیے کہ سستے ہندین کرتا اور فوراً واقع نمیدہوتا
 اسکی شب خیزی میں ورا نہ روزہ دار کے ہو کہ ہندین انظار کرتا یعنی دن کو ملکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **وَقَالَ** فقیر بھی بیچ حکم سکین
 ہی بلکہ بالاولیٰ ہی بعضوں کے نزدیک وی بھی کما کہنے والا اسکا عبد اللہ بن سلمہ فقہی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی
 روایت کرتا ہی مالک سے جیسے کہ تصریح کی ساتھ اسے بخاری نے درج کیا ہے یہ گمان کرتا ہوں میں مالک کو کہ یہی کما کا لفظ او ظاہر لفظ
 مشکوٰۃ وصابیح کا یہ کہنے والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس فقیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کا لفظ با واقع
 ہوا ابو ہریرہ کہ شک ہی تسلیم واثانی کے جہاں چہ ہو یہی اسکو روایت جامع فقیر کی روایت احمد و ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے
 الساعی علی الارملة والمسکین ليجاهد في سبيل الله والقائم الليل يصوم ثم ينزع **وَعَنْ سَكِيْنِ بْنِ سَكْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتَامَى وَالْخَيْرَةُ فِي الْحِكْمَةِ هَكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى فَرَجَّ يَتِيمًا اشْكَرَ ذَا الْفَخَاذِ اور روایت ہے مسلم بن سعد
 سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں رو بہ پرورش کرنے والا تیسرے کا نہ وہ تیسرے اسکا باپ یا و کا جنت میں سطح ہونے کا اشارہ کیا
 ساتھ اونگلی شہادت کے اور بیچ کی اونگلی کے اور شادی کے درمیان نہ کہ عورتی ہی نقل کی یہ بخاری نے **وَقَالَ** واسطے عدم تصور کرنے کے اور گویا آنحضرت نے اشارہ
 کیا ساتھ اسکے طرف عالی ہونے مرتبہ نبوت کے اور طرف سیکہ نبوت کے مرتبہ نبوت و موت کا ہونے **وَعَنْ الشَّحْرِ بْنِ شَيْخٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى**
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْمُؤْمِنِينَ فِي كَيْفِهِمْ وَتَوَادُّهِمْ وَتَعَاظُمِهِمْ كُنُزُ الْجَسَدِ اِذَا خَلَّتْ اَعْضَاؤُكَ تَدَاعَى کہ سارے الجسد بالسحر
وَالْحُمَى مَتَّقُوا عَلَيْهِ اور روایت ہوا ثمان بن اسیر سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اور باور کا تو ای طالب
 کامل مسلمانوں کو بیچ رحم کرنے بعض ان کے بعض پر سبب بدوری ایمانی کہ بغیر سبب کے اور بیچ رعایت کرنے احوال کے بجا قہر محبت کے کہ آپس میں
 رکھتے ہیں مانند ملاقات کرنے کے آپس میں درگزر دیکھتے ہیں آپس میں درگزر دیکھتے ہیں اور بدو کرنے کے آپس میں مانند حال بدن کے جسوقت دیکھتا ہی ایک عضو ہر
 ایک دوسرے کو باقی اعضا بدن کے سبب اس عضو کے او موافقت کرتے ہیں اعضا آپس میں بیچ درو مشقت کے ساتھ بدوری و بیچ کے نقل کی یہ بخاری
 اور سلم نے **فِي** یعنی جیسے وقت کہ نہ بعض عضو کے نام بدن کہ تکلیف ہوتی ہے ایسی ہی ہوتی کہ تین ہونا چاہیے کہ جب تک کہ تین ہوتے ہیں چھ تو

اگر کوئی کام ناشائستہ کرتے ہیں تو پروردگار میں اسکو پوشیدہ رکھتے ہیں جسے کہ پروردگار کا اوتھا دیا اور ساتھ اید اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہوا انکار اسکا واجب ہی اور منع اور جراس سے لازم اور اگر منع سے باز نہ رہے تو خیر حاکم کو کرنی چاہیے تا اسکو ایذا لوگوں کی سے اور فساد و فتنے دین میں باز رکھے اور جرح راویوں کا اور گواہوں اور حاکموں اور عاملوں کا واسطے نہیانی دین کے اور حفاظت حقوق لوگوں کے واجب لازم ہی اور قبیلہ طہا غیب منوع کی سے نہیں فوج و عسکر اِنِ هُرِّيقَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ لِمُ الْمُسْلِمِ لَا يَنْظُرُ وَلَا يَنْقُلُ وَلَا يَحْذُلُ وَلَا يَحْجُرُ الْتَقْوَى هَذَا وَلَيْسَ إِلَى صِدْقِهِ ثَلَاثٌ مَرَّةٍ يَجْزِي مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْجُرَ لَكَ الْمُسْلِمُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمٌ وَمَالٌ وَغَيْرُ ذَلِكَ مُسْلِمٌ اور روایت یہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان نبی بھائی مسلمان کا ہونی ظلم کرے اسپر اور نہ ترک بدد کہیے اسکی اور خیر نبی نے اسکو پرہیزگاری اس جگہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نے طرف سینہ مبارک اپنے کے تین بار کفایت کرنی یہ مسلمان کو بدی سے خیر کرنا بھائی مسلمان کو بغیر بہ بات برائی میں کامل ہی اور برائی کی حاجت نہیں سب خیرین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہر حق اسکا اور مال اسکا اور آبرو اسکی نفس کی یہ مسلم نے حق خیر نبی الخ یعنی ساتھ کر گزرنے عیبوں اس کے اور بدزبانی اور ٹھکانے اگر یہ فقیر و ضعیف اور ناتوان اور سبکدوش و زنا مرد اور خراب حال ہو گیا جانتا ہی کہ قدر اسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اسکا کیسا ہو گا اہل الاثر سب غرت والے ہیں فَلَمَّا انْفَرَّوْا وَرَوُّوْهُ لَمْ يَنْفِرْ لَكِنْ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ہر وجہ غرت ایمانی انکی ہاتھ سے نہی چاہیے خصوصاً جو کہ نور علیہ وسلم سے روشن ہو رہے ہیں رعایت تقسیم نیک کی بطریق اولی ملحوظ رکھے اکثر لوگ خصوصاً اہل دنیا کہ علمت نفسانی و غفلت میں گرفتار رہتی بالفقراء و غایبین گرفتار رہیں کیچا پردن کو تفرج جانتے ہیں عمل کار کہ باعث غرت و نجات کے دنیا و آخرت میں یہ محبت فقر و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے واسطے حصول محبت مساکین کے اور حکم کیے گئے تھے ساتھ ہمیشہ فقر کے مسیکہ سرورہ کف میں مذکور ہی اور پرہیزگاری اس جگہ ہی الخ یعنی فقیر و جائزہ خیر جانتا متقی کا کہ پرہیزگاری ہوشیار گنہوں سے یا ہرادی کہ تقویٰ سینہ میں ہی اور کار باطن ہو اور مقصود اس جملہ سے تاکید و تقویت جملہ پہلی کی ہی یعنی جو جگہ تقویٰ کی دل ہی اور وہ انفرج ہی ہو کہ نگرہ غارت کسی مسلمان کی کرے حال کہ حقیقت حال اسکی معلوم نہیں یا ہرادی کہ چونکہ تقویٰ دین ہی جس جگہ ہمیں تقویٰ ہو مسلمان کی غارت کرے اسلیکہ متقی غارت کر نہ والا مسلمان کا نہیں ہوتا اور مخطول ظاہر تر اور مناسب نہیں اور خوں اسکا الخ یعنی ایسا کام کرے اور کام کہ نہ کہہ کہ نہ نیری مسلمان کی ہو اور مال اسکا تلف ہو اور آبرو زیری اسکی ہو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تھی و عَمَّ صَاحِبِ بَنِي جَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْبَيْتِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقِيطٌ مُصَدِّقٌ مُؤَقَّرٌ وَرَجُلٌ جَعِمٌ رَقِيقٌ الْفَقِيرُ كُلُّ ذُو قَبَائِلٍ مُسْلِمٌ وَغَيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو اِيْمَالٍ اَهْلُ الْاَرْخَمَةِ الضَّعِيفُ الَّذِي تَزَيَّلَ الَّذِي تَمَّ نَيْكُمُ نَيْكٌ لَا يَبْعَثُكُمْ اَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْحَاوِي الَّذِي يَحْفَظُ لَهُ طَمَعٌ وَارِنْ ذِي اَخَا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يَصْبِرُ وَلَا يَمْسِكُ وَلَا يَهْوِي تَخَارُجُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلُ وَالْكَذِبَ وَالشَّيْطَانُ الْفَخَّاسُ دَوَاةٌ مُسْبِلَةٌ اور روایت یہی عمار بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت میں طرح کے لوگ ہیں یعنی جو کہ ان میں سے کسی کے ساتھ سابقین و فقیہین کے بہشت میں داخل ہیں تین میں ایک حاکم عادل و احسان کرنے والا لوگوں سے توفیق جلال و اہتمام کیا اور دوسرے شخص ہر مان یعنی چھوٹوں برون پرہیزم دل ہر ترابی اور ہر مسلمان پر یعنی ہر مان خوش بیگانہ پر اور ہر مسیحی والا یعنی اس جسے کہ کہنیں ممال پرہیز کرنے والا یعنی سول سے اور توکل کرنے والا اللہ پر عیال و غنیہ نہیں باعث ہونی اسکو محبت عیال کی و نہ فوت ہونے ذوق کا اور ہر ترک کرنے توکل کے ساتھ سوال کرنے کے ظنی سے اور حاصل کرنے کے مال طرم کو اور ساتھ غافل ہونے کے علم و عمل سے سبب عیال کے اور دوزخی بائج شخص میں یعنی دوستی عذاب کے میں سبب ہی ان اوصاف کے مقصود ہی برائی بیان کرنی ان اوصاف کی و تعلیقا و تشہیدا و ن پرہیزے اور ہر ترک و تمسک ان اوصاف کی کہ اول بہشت جہنم کہ نہیں غفل اسکو کہ باز رکھے کہنا خبیثہ

لے تقویٰ کی جگہ پر نہ دے
اور در حدیث میں مذکور ہے اور
مناقی میں مذکور ہے کہ

سے اور تباہ و ستقامت ہو، اسکو وقت شہوت کے اور صبر بڑھانا ہو، گناہوں اور برائی باتوں سے واپس لوٹ کر کھمارے تابع اور خادم بن لینے اور بھرتے میں
گروا کر انہیں کھمارے کے درمیان داخل نہیں ہی کر کے رہنے دیتا کہ اگرچہ شبہ حرام سے ہو نہیں دیتا تھے میں اہل مال کو لینے نہ طالب ہیں پوری
جو حرام کے پس منظر میں حال سے اور ترکیب ہونے میں حرام کے اور نہ طالب راغب بیچ مال حلال کے کہ جو طبیعت حاصل کرین بلکہ معصوم ہی ہوت
اُنکے کھانا دینا اور پینے پر اگرچہ حرام ہو یہ بھی سستی غفلت سے ہی اور دو سر شخص و زخون میں سے وہ بے دیانت ہی کہ نہیں پوشیدہ اسبرہ چیز کے طمع کے اسکی
شہی قہل ہو کر گروہور نہ رہتا ہی انہیں کہ تا ہی اسکو تاپا وے تو مطلع ہو اسبرہ و خیانت کرے اسکیں اور جنوں نے کہا کہ کھانا یعنی تلوار کے بھی آتا ہی لینے خائن کہ
خائے نہیں ہوتی اسبرہ چیز کے طمع کے اسکیں بلکہ خیانت کر تا ہی اسکو اور غیبر اور شخص ہی کہ صبح نہیں کرنا اور شام نہیں کرنا بلکہ کہ وہ قریب دینا ہی مخلو
اہل تیرے کے لینے بیچ و شام کا اسکا قریب دینا ہی کہ طمع رکھتا ہی اہل مال تیرے میں اور ظاہر کر تا ہی غفلت و امانت کو لیکن وطن میں خیانت کرتا ہی
اسکیں اور ذکر کیا آنحضرت نے خیل کو اور جھونے کو اور بخل غش کو کوفت کی یہ سلم نے ف مراد حمیم سے صفت فعلیہ ہی کہ ظاہر ہو وجود اسکا خارج
میں لینے غیر میں اور رفیق سے مراد ہی صفت قبلیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر میں اثر اسکا یا نہ اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل و رکب مصدر میں قائم مقام
فائل کے لینے ذکر کیا آنحضرت نے بیچ مقام تعدا اہل کے بخل کا ذب کو لینے فرمایا اور اور زخون میں سے بخل و رکاب ہی اور اس طرح جو عبارت
لایا کہ ذکر بخل و رکب کہا اور کہا ذکر انبیاء الکاذب تو اسلئے کہ بعض الفاظ آنحضرت کے یا نہیں رہے لینے کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل و رکب کے اس سے
سمجھے جاتے تھے خواہ یوں فرمایا بوالنہج الکاذب یا اور لفظ فریائی اور قول و الکذب اکثر روایتوں میں بلفظ اشتکاد ہی کے ہی لینے جو تھے خیل کو ذکر کیا
یا کاذب کو اور بعضی روایت میں الکذب وے آیا ہی اس حدیث میں بھی و ابوعبید اللہ کے ہی اور لفظ تسلیم بعضوں نے کہا کہ منصوب ہی یا مبطون ہونے کے کذب
اور صحیح یہ کہ مرفوع ہی پس تو کا عطف جمل پر اور ہر نوع جو تھا نہیں ہی یا کاذب یا بوالنہج اشتہار صحیح و عمن انہیں قال قال رسول اللہ
ﷺ علیکم وسلم الذین یفسدکم کہ یؤذونکم فی حق و ما یحییٰ لکم نفسہم متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اس خدا کی کہ جان میری اس کے دست قدرت میں ہی ایمان نہیں لایا لینے کوئی بندہ لینے کامل تمام نہیں ہوتا ایمان
اسکا یا تنگ کہ دوست رکھے واسطے یہاں مسلمان کے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطے اپنے نفس کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس چیز کو لینے
بھلائی دینا اور آخرت کو اور ایک روایت میں لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بھلائی آخرت کی نجات پانہی غدا ب ورج سے اور ہونچا درجات بہشت کو
سبب کرنے اعمال صالحہ کے اور بھلائی دینا کی اسباب و رسل اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کے ہوں پس ان سببوں کا اپنے لیے دوست رکھتا ہی
چاہیے کہ سب مسلمانوں کے لیے بھی دوست رکھے اور جو کہ سبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کے اپنے لیے مال و جاہ و دنیا کا کہ باعث غلام
فساد و بربانی غذا کا ہو چاہتا ہی اور دوست رکھتا ہی کہ پھر اور مسلمان بھائی کے لیے دوست رکھے اسکو چاہیے کہ نہ اپنے لیے دوست رکھے اور زاد
کے لیے کیونکہ وہ خیر نہیں بالکلیہ شخص ہی کہ حصول مال و جاہ اس کے لیے سبب حصول ثواب آخرت کا اور قریب مولے تعالیٰ کا ہوتا ہی جیسے کہ مال واسطے
ج اور خیر گیری فقر کے کام آتا ہی اور جاہ باعث عداوت و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہیں ہوتا اس کے لیے ایسا بلکہ باعث
فسق و ظلم اور کسرشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست رکھنا اسکا اس کے لیے درست نہو گا اسلئے کہ اس کے حق میں وہ خیر نہیں بیچ و عمن
ان ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الذین یؤمنون و الذین یؤمنون و الذین یؤمنون قیل من یأمر رسول اللہ قال الذی
لا یأمن جادہ بوالقہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس کی نہیں ایمان
لانا لینے کامل قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لانا جو چاہا گیا کون ہی کہ ایمان نہیں لانا اور اسکو آپ فرماتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا

وہ کہ اس میں نہیں ہوتا ہمسایہ اسکا بیرون کسی سے روایت کیا اسکو بخاری و عن ابن کثیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکدر علی الجنة من کل ما کما کما لا یلقہ ذلہ مسکین اور روایت ابن انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل جنت میں فیجہ ساتھ بجات پانے والوں کے جو شخص نہیں میں میں ہا ہمسایہ اسکا برائون کسی سے نقل کی یہ مسلم نے و ابن ماجہ نے کہ اگر دانا ہو فی امر کی وقوع ضرر سے سبب واسطے فی دخول جنت کے پس کیا حال ہوگا جبکہ تحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا فیجہ و عن عائشہ و ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ذاک جبرئیل یومین فی الجار حق ظننت انہ سیور ذلک متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے اور ابن عمر سے کہ نقل کی و نہون نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبریل مکر رہتے تھے مجھکو ساتھ حفاظت حق ہمسایہ کے فیجہ ساتھ احسان کرنے کے اسپر اور دفع کرنے ضرر کے اس سے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ تحقیق جبریل نزدیک ہیں کہ وراثت کہ دین کے فیجہ ساتھ روحی الہی کے ہمسایہ کو کہ آپس میں ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وراثت ہوا کہ نقل کی یہ بخاری و مسلم و عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اکثرتو ثلاثہ فلا یتجاہی اثنا رب دوزخ الا حرجی محتاطا بالناہس من اجل ان یخون ذلک متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتے تین شخص ہیں سرگوشی نہ کریں و شخص آپس میں بے سائے شخص و سرے کے کہ تیسرا ہی یہاں تک کہ جلد تم ساتھ لوگوں کے فیجہ بعد ملنے لوگوں کے اور کثرت اجتماع کے اگر سرگوشی و کریم تو مصافقہ نہیں پس اگر ہر شخص صاحب ہوں و در شخص آپس میں سرگوشی کریں تو وہ اسی منع سرگوشی مبنی و شخصوں کی سے وقت مصاحبت تین شخصوں کے بسبب نکلین کرنے اس فعل کے ہی اس تیسرے کو فعل کی یہ بخاری و مسلم نے اف لفظی مخزن ساتھ زیری اور پیش ز کے اور ایک لغت میں ساتھ پیش ی اور زیر کے ہی اور دونوں لغت فصیح میں اور متعدی حرکت و آخرتہ اند و لکھن کرد اور اور وراثت اول مشہور تیری بسبب نکلین ہونا کیا یہ ہی کہ اسکو خیال جاویکا کہ شاید میری ہلاکت اور بداندیشی کا مشورہ کرتے ہوں کہا نو سے نے کہ یہ بھی سرگوشی کرنی دو کی سے روبرو تیسرے کے اور اسی طرح بھی سرگوشی کرنی تین از زیادہ تین کی سہی و ویرد ایک کے نہی تحریری ہی پس حرام ہی جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر اگر بدن اسکے کے اور یہ مذہب بن عمرو مالک اصحاب ہمارے کا فیجہ شافعیہ کا اور جہور علماء کا ہی اور یہ عالم ہر زمانہ میں سفر میں ہوا حاضرین فیجہ و عن قیس الدارمی انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذین یصلون الصلوات کمالا قلنا لو ان قال لیلہ و لیلہ یصلون لولہ و لولہ لولہ و لولہ لولہ و عاشرتہم ذلہ مسکین اور روایت ہی تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نصیحت ہی فیجہ افضل اعمال میں کے یا مہم میں بن خیر خواہی ہی تین بار فرمائی یہ بات کہا ہے فیجہ بعض صحابہ نے کہ یہ خیر خواہی کسکے لیے ہی اور کسکے لیے کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالیٰ کے واسطے کتاب سکی کے اور واسطے رسول اسکے کے اور واسطے مسلمانوں کے مامون کے کہ امر و علم ہیں اور واسطے مسلمانوں کے نقل کی یہ مسلم نے و خیر خواہی اللہ کی یہ ہی کہ ایمان لاوے اسکی وحدانیت و صفات پراد ترک کرے الحاد کو اسکے صفات میں اور خاص کرے نسبت اسکی عبادت میں و فرمان برداری کرے اسکی اور مومنو ہی کی اور اقرار کرے اسکی نعمت کا اور شکر کرے اسکا اور نعمت رکھے اسکے فرمان برداروں سے اور دشمنی رکھے اسکے نافرمانوں سے اور خیر خواہی اسکی کتاب کی یہ ہی کہ اعتقاد کرے یہ کہ اُتری یہ اللہ کے پاس سے اور علم کرے اسپر تلاوت اسکی کوے ساتھ تہجد اور فکر و تدبیر کے اعظیم اسکی کرے اور خیر خواہی اسکے رسول کی یہ ہی کہ تصدیق کرے انکی نبوت کی اور قبول کرے اس چہرہ کو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لئے ہیں اور اطاعت کرے انکی اور دوست رکھے انکو زیادہ ترابی جان سے اور فرزند اور مان باپ و برکت سے اور محبت رکھے انکے اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے انکی سنت کو اور امر و کتاب سے قرآن مجید ہی یا سب کتابیں اللہ تعالیٰ کی اور رسول سے آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالیٰ کہ ہیں اور یہ خیر خواہی مان راجع بندے کی طرف ہیں خیر خواہی اپنی ہی نفس کی گرامی بسبب انکے اور خیر خواہی

کہ عموماً ہوتی ہے اس جوان کی تعظیم کرتا ہے اور بڑے کی منقول ہے کہ ایک مرتبہ نکلا خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کے کہ مصر میں تھا اور وہاں پہنچا اور ایک مدت اسکی خدمت میں رہا اور انہیں دنوں میں ایک جماعت بزرگوں کی زمرہ شیخ کے لچے آئی پس اشارہ کیا شیخ نے اسی مرتبہ کو کہ جانور سواری کے تمام بے پس نکلا وہ مرتبہ کی یہ خطرہ گذرا اسکے دل میں کہ یہ فرد در درار کر میں شیخ کے پاس آیا اسکا نتیجہ ہوا پس جب لکے اکابر داخل ہوا مرتبہ کے پاس پہنچے اسی ولد مرتبہ قریب ہی کہ مرتبہ کے پاس آکر آدین گئے متعین کر بیگا اللہ تعالیٰ واسطے مرتبہ کے انکو کہ خدمت کریں گے انکے پس کہتے ہیں لکے ایسا ہی ہوا انکے درواری پر نہیں پائے جاتے تھے مگر خیر اور گھوڑے بسبب کثرت آنے اکابر کے اسکی ملاقات کے لئے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیبہ الباعلیہ کے کہ وہیں ہر عمر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے پس لڑکی اللہ تعالیٰ نے عمر لکے کی لکے شیخ س کی عمر ہوئی انکی اور ہولمال وراولاد کہ توفیق ہوئے بنوع **وَعَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَجْدَادِ اللَّهِ أَكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْحَافِي عَنْهُ وَكَأَلَمَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ دَاكُ أَبُو دَاوُدَ فَلَيْكُمُ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہے ابو موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمیع تعظیم اللہ تعالیٰ کی سے ہی تعظیم کرنی پڑھے مسلمان کی اور تعظیم کرنی اٹھانے والے قرآن کی نیچے پڑھنے والے قرآن کے اور حافظ کے اور مفسر کے کہ نہ غلو کر نہ الا اسمیں اور نہ دور ہونے والا اسے اور جمیع تعظیم اللہ تعالیٰ کی سے ہی تعظیم کرنی پادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابوداؤد نے دیہی نے شعب الایمان میں **وَدُو قِيدِينَ لَكَائِينَ** اٹھانے والے قرآن کے ایک غلو کرنے والا نہ اور دوسرے یہ کہ نہ دور ہو اس سے بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تھی کہ میانہ رو سے کہتے تھے عبادات وغیرہ اور غلو کرنے والا وہ کہ تجا و کرے حد سے لفظ اور سختے مانند و سواسیوں اور شکیوں اور ریاکاروں کے یا نہایت کرے لفظ قرآن میں ساتھ تحریر اسکی کے مانند اکثر عوام کے بلکہ مانند اکثر علما کے یا نہایت کرے اسکے مضمون میں ساتھ تاویل مطلق کے مانند عام مدعوں کے اور بعضوں نے کہا غلو مبالغہ کرنا تجوید میں یا جلد پڑھنا اسطرح کہ مانع ہو سمجھنے معانی سے اور دوہونے والا وہ کہ اعراض کرے تلاوت قرآن سے اور احکام قراءت سے اور غل کرنے سے اس چیز پر اسمیں ہوا اور بعضوں نے کہا عالی کہ ہمیشہ مشغول تلاوت میں ہے اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور عبادت کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہو اور جانے وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن میں مشغول رہے اور تلاوت کرے اور اونی عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل اسکا ظلم پر مبالغہ عکس آئے کہ یعنی ظلم اسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہیں کہلاو بیگا اور رہتا اس سے افضل ہی نہ پانچہ اسی لیے کہا ہی لکھے علما ہمارے نے کہ جو کوئی کہے اس نے مانے میں سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکے کہ نہیں خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کے عدل سے اور تحقیق اسکی مبنی ہی اوپر فوق کے درمیان اسکے کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کے پس دل المطلق کیا جاتا ہی اسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبھی کبھی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اسپر کہ ہو موصوف ساتھ عدل کے بطریق دوام کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ فلاں معصی ہی اور فلاں غار پرست ہی اور شرح السنہ میں ہی کہ کہا فلاں سنہ سنت ہے ہی کہ توفیر کرے توجہ کی عالم کی اور بوجہ کی اور سلطان کی اور باطنی کہتا ہوں میں اور باپ کے حکم میں مان بھی ہی اور ملاو عالم سے عالم باعمل ہی جیسے کہ سمجھا جاتا ہی لفظ حامل لقرآن سے اور شاید کہ نہ ذکر کرنا و الدکا اس حدیث میں اسلیے ہی کہ ظاہر ہی یا اس لیے کہ کلام ازیدیوں میں ہی پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل لقرآن و سلطان ظاہر ہی یا باطنی تو بہت کیا و تعظیم اسکی اس لیے کہ واجب ہی تعظیم اسکی بہت ہی و جہوں کر اور روایت کی خطیب نے جامع میں اس سے کہ فرمایا آنحضرت نے **إِنَّ مِنْ عِلَالِي تَوْفِيرِ شَيْخٍ مِنْ أُمَّتِي** **وَعَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَكْتَبُ فِي الْمُسْلِمِينَ يَكْتُبُ فِيهِ يَتَذَكَّرُ بِكَ الْيَكْتَبُ وَتَكْتُبُ فِي الْمُسْلِمِينَ يَكْتُبُ فِيهِ يَتَذَكَّرُ الْيَكْتَبُ إِلَى اللَّهِ نَفَاةً مِنْ مَاجَةٍ** اور روایت ہے ابن ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھروں کا مسلمان

مطالعہ حق جلد چہارم
کتابہ دہ باب شفقۃ الرحمۃ علی الخلق
۱۳۷
مطالعہ حق جلد چہارم
کتابہ دہ باب شفقۃ الرحمۃ علی الخلق
۱۳۷
مطالعہ حق جلد چہارم
کتابہ دہ باب شفقۃ الرحمۃ علی الخلق
۱۳۷

مدد کر گیا اُسکی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اور اگر مدد نہ کی اُسکی اور وہ قادر تھا اُسکی مدد کرنے پر ہوا خذہ کر گیا امداد پر دل لگا اُس سبب مدد کرنے دیا اور آخرت میں نفل کی بخرم اسنہین: **وَعَنْ** اَسْمَاءَ عِنْتِ یَزِیدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِّنْ ذَاتِ عَنْ لَحْمِ اَخِيْہِ بِالْغِیْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلٰی اللّٰہِ اَنْ یُّعْتَقَ مِنْ النَّارِ سَرْدَاہُ اَلِیْسَ یَقُوْضُ وَشَعْبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہوا اسامیٰ یزیدی کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو باندھ کے کھانے گوشت بھائی اپنے کے سے بچے غیبت کرنے والے کو منع کرے غیبت نے بھائی مسلمان کے سے غایا نہ ہی حق اس پر یہ کہ زاد کر گیا اسکو اگ سے نفل کی معنی نے شعبہ ایمان میں کھانے گوشت کی سے کہ نہ یہ ہی غیبت کرنے سے جیسے کہ قرآن مجید میں آیا ہے ہر بھائی غیبت کے ارجح مدد کہ ان باطل لحم اخیر میں بچے آیا دوست رکھتا ہی لیک تھا را اپنے بھائی مردہ کے گوشت کھانے کو تشدید غیبت کرنے کو سخت کھانے گوشت منہا کے چونکہ برور یزیدی اُسکی کرتا ہی گویا کہ اسکو ہلاک نہ ہی اور گوشت اُسکا کھاتا ہی اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اس قدر پر غیبت یعنی غیبت کے ہر ساتھ زیر غین کے یعنی غایا نہ اور لفظ بالغیبہ متعلق ہی ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال کھتا ہی کہ بالغیبہ متعلق ہو لحم اخیر کے بتقدیر اکل لحم اخیر کے اور غیبت بمعنی غیبت کے ہر ساتھ زیر غین کے یعنی بار رکھے کھانے گوشت کے سے سبب غیبت کے اور مان و نون معنوں کا لیک ہی ہی کہ منع کرے کہ نہ بار رکھتا لوگوں ہی آپس کی غیبت سے بچے جو کہ بار رکھے کو کون کو غیبت کرنے سے اور زاد کر گیا الخ یعنی اول و ثلث میں پہلے داخل ہونے کے اس میں بعد داخل ہونے کے پہلے ہوا کہ نہ اب کے بخرم: **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یُّدْعُوْهُ عَنْ عَرَضٍ اَخِيْہِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلٰی اللّٰہِ اَنْ یَّرٰی عَنْہُ نَارَ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ تَلٰہِیْہِ الْاٰیۃُ وَكَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّرٰی عَرَضَہٗ عَنِیْنَ رَدَاہُ وَشَرَحَ السُّنَنَ اور روایت ہی ابودرداء سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ نہیں کوئی مسلمان کہ مدد کرے اور باز رکھے غیبت کو اور بھائی اپنے کے سے یعنی منع کرے اُسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ باز رکھے اُس سے اگر نہ کو دن قیامت کے پھر شریعتی محفرت نے واسطے استشہاد کے اپنے قول پر لکن تعالیٰ آیت اور ثابت واجب ہم مدد کرنے ہر معنوں کی نفل کی بخرم اسنہین: **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یُّدْعُوْهُ عَنْ عَرَضٍ اَخِيْہِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلٰی اللّٰہِ اَنْ یَّرٰی عَنْہُ نَارَ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ تَلٰہِیْہِ الْاٰیۃُ وَكَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّرٰی عَرَضَہٗ عَنِیْنَ رَدَاہُ وَشَرَحَ السُّنَنَ اور روایت ہی جابر سے کہ سمجھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد کرے اور باز رکھے غیبت اُسکی سے اُس جگہ کہ بخرم ہی کی جانی اُسکی نقصان کیا جاتا ہی اُس جگہ میں برو اُسکی سے مگر کہ نہیں مدد کر گیا اُسکی اللہ تعالیٰ اُس جگہ میں کہ دوست رکھتا ہی اُس میں مدد اللہ یعنی آخرت میں اور دنیا میں اور نہیں ولی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی اُس جگہ میں کہ نقصان کیا جاتا ہی اُس میں برو اُسکی سے اور نہ مرتبی کجانی ہی اُسکی اُس میں مگر کہ مدد کر گیا اُسکی اللہ تعالیٰ اُس جگہ میں کہ دوست رکھتا ہی اُس میں مدد اُسکی نفل کی یہ ابوداؤد سے: **وَعَنْ** حَقِیْقَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِّنْ ذَا یُعَوِّذُ خَشَنَہَا کَانَ لَکُمْ اَخِیْہِ مَوْدُوْدَہٗ رَدَاہُ اِلَّا اُخِذَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحُوْہُ اور روایت ہی حقہ بیہ علم کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص رکھے یعنی جائے عیبط برائی جیسے کسی مسلمان میں اور وہاں کہ اُسکو ہو گا تو اب اسکو مانند ثواب اس شخص کے کہ زندہ کیا جیتے گا اُسے ہوئے کو نفل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف و بعد تشبیہ وھاکنے عیبط کے ساتھ زندہ کرنے جیتے گا اُسے کہ یہ کسی ہی علمائے نے کہ عیبط عیبط ہر ہوتا ہی فوہ و خجالت مانند مردہ کے ہوتا ہی اور دوست رکھتا ہی کہ کاش میں مردہ ہوتا اور عیبط ہر ہوتا ہی جس جگہ کسی نے عیبط اُسکا وہاں کا تو دفع کی اُس سے خجالت کہ وہ اُسکے نزدیک بہر طہوت کے قہی ہن ہاکن عیبط ہر زندہ کرنے کے ہوا جیسے کہ عیبتی ہر کی کہ دفن کی گئی تھی قبر میں و غیرت نے کے قہی پس کی گئی اور زندہ ہوئی

اور روایت ہوا اسی شخص سے اور عبد اللہ سے کہ کما ان دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کتبنا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کے پاس
 ہو کہ احسان کو اس طرف کہنے اللہ کے نقل کہیں تینوں میں سے بہترین ہوتی ہے شوبہ لایمان میں **ح** حال آدمی کی وہ ہیں کہ جنگو پر پرورش کرتا ہو اور کھلتا ہو
 اور مال خرچ کرتا ہو پس یہ نسبت غیر اللہ تعالیٰ کے بجائے ہو اور نسبت اللہ تعالیٰ کے حقیقت کہ ذات مطلق حقیقت میں وہی ہی جیسے کہ خلاق ہو اور
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما من الاشیء الا من لا علی اللہ زلزالہ **وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اَدُلُّكُمْ عَلَى كَيْفَ يَجَارُونَ لَدَاكَ اَسْمَحُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر کے سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جگہ والے
 دن قیامت کے دو ہمسایہ ہوں گے نقل کی یہ حدیث ہے **ح** یعنی اول شخص انہیں جگہ کرنے والے بعد جگہ کرنے والے رکے دو ہمسایہ ہوں گے کہ جگہ کرے جس
 چیز کے کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا نفع ہوئی ہوگی انہیں بن حقوق واجب لایمان اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اول جو غاصب ہو وہ جگہ بند سے ہے دوسرے
 نماز کے ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اول وہ ہے کہ حکم کیا دیکھا انہیں درمیان لوگوں کے خون ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اول دو جگہ کرنے والے دن
 قیامت کے دو ہمسایہ ہوں گے پس لفظ میں یوں دی ہے علامہ کہ حقوق اللہ میں دل محاسبہ نماز کا یہ ہوگا لیسب فیضیلت اسکی کے تمام عبادات
 پر اور حقوق العباد میں ان حکم کیا جاوے گا اور مقدمہ خون کے کہ وہ بہت بڑا گناہ ہے اور یہ حدیث میں ہے ساتھ مقدمہ میں کے لئے جو لوگ اللہ میں کہ
 ہر ایک نے نسبت دوسرے کے مقصود کیا ہو اسے حقوق میں اور اس سے گناہ لازم ہو ہو ان میں بل یہ شخص جگہ کرنے والے ہوں گے اور انکا فیصلہ کیا جاوے گا
 اور اگر ان فیض کیا جاوے کہ قصیر لیک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق ضمن کا بطریق تعلیل و مشاکلہ کے ہوگا مانند قول اللہ تعالیٰ کے و خیرا سیر سیرہ میں
 لولیت ہر ایک میں انسانی ہر منافات نہ لازم آئی انہیں **وَعَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكَرَ لِلَّهِ نَيْتًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَوَّاهُ**
قَلْبُهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ اَسْمَحُ اور روایت ہوا ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ وسلم سے سختی دل
 اپنے کی کہ علاج اسکا کیا گیا ہے تو انہیں کہ سربراہ کھلا مسکین کو نقل کی یا احمد نے **ح** یتیم کے سر پر ہاتھ بھرنے سے موت پاوے گی پس
 جائیگا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی ورنہ ہم تو کائنات و قلب کا منشا غفلت ہو اور کھلا مسکین کو تاکہ دیکھے تو انارفت الہی کے اپنے پر کہ
 غنی کیا تجھ کو اور محتاج کیا تیرے طرف اور ان کو پس رفیق ہوگا دل تیرا اور زرائع ہوگی سختی دل کی **وَعَنْ سَرَّاقَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلَى اَحْسَنِ الصَّدَقَةِ ابْتَدَأَ بِكَرْمَلِكِ لَيْسَ لَكَ كَاتِبٌ فَعَدَّ لَكَ رَدَّاهُ اور روایت ہے سرافہ
 مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کریں میں جنگو اور بہترین صدقہ کے کہ وہ صدقہ کرنا اونکی کرنی تیری ہو اور تیری اپنے کے درجہ
 پھیری گئی ہو طرف تیرے لئے طلاق دی ہو اسکو ماوند اس کے لئے و تیرے گھرانہ تیری ہو اور میں واسطے اس شخص کے کہ کوئی کمانے والا سوا سے تیرے لئے
 نہیں ہو کہ خدمت کرے اسکی اور نہ کوئی خبر لیاں و یا جاوے تیرے گھر میں ان پر نقل کی ابن ماجہ نے **بَابُ الْحَيْثُ فِي اللَّهِ وَمِنْ اللَّهِ**
بَابُ هِيَ بِيَانُ حَبِثُ ذَاتِ خَدَّكَ وَرِاسَتِهِ وَاسْطِهِ خَدَّكَ سَبَّ فِي اللَّهِ فَيُجْزَى ذَاتُ اللَّهِ كَلَّ وَرِاسَتِهِ سَبَّ فِي اللَّهِ وَاسْطِهِ سَبَّ فِي اللَّهِ
وَمِنْ اللَّهِ سَبَّ فِي اللَّهِ اور روایت ہے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رو میں پہلے آنے کے بدنون میں
 مانند لشکر تھیں لیکن ایک جا جمع تھیں بعد ازاں تفرق کیا انکو اور بدنون میں بھیجا پس جوار و احسن کہ جان پہچان تھیں ان میں سے تھیں جملہ
 مناسب اور شاکر کے صفات میں پس یہ لغت رکھتے ہیں یعنی بعد تعلق کے بنوں میں اور جو انجان تھیں ان میں سے اختلاف رکھتے ہیں نقل کی

یہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ سے شکایت کرے وہ اللہ سے بدنون میں ہے

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا أَنْبِيَكُمْ خَيْرًا لَكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَيْرُكُمْ الَّذِي إِذَا دُكِرَ اللَّهُ
 ذُكِرَ ابْنُ مَاجَلَةَ، وَرَوَيْتُ هَذَا مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 فَرِيَا بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 شَرِّكُمْ كَنْجِي هُوَ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّاهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِجِلْفِي
 الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَكَ الَّذِي تَعْبُدُنِي فِي هَذِهِ وَرَوَيْتُ هَذَا مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَحْتَقِ دُونَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 أَنْ دُونَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 كَوْنِ دُونَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 عَلَيَّ لَآئِي هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي تَصِيبُ بِهِ خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَا لَيْسَ أَهْلُ الذِّكْرِ إِذَا خَلُوتَ خِرَاتٍ لَيْسَ أَهْلُ
 مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللَّهِ فَاحْبِرْ فِي اللَّهِ ابْعُثْ فِي اللَّهِ يَا أَبَا ذَرٍّ نَزَلَ هَلْ شَعَرْتَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ذَا رَأْيٍ أَخَاهُ شَيْعَةً سَبَّحُونَ
 مَا لَكَ كَلَامٌ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا اللَّهُ وَصَلَّيْنَاكَ فَصَلِّهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَعْمَلَ حَسَنَةً فِي ذَلِكَ فَافْعَلْ وَرَوَيْتُ هَذَا
 ابْنِ رَزِينِ سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 أَسْكَ بِلَالِي دُنِيَ الْوَرَأْتِ كَمَا كَمَا وَهِيَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 كَمَا كَمَا سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 حَسْبُكَ شَمْسٌ كَمَا كَمَا وَهِيَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 سَبَّحُوا وَاسْتَغْفَرُوا كَمَا كَمَا وَهِيَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 ابْنِي كَمَا كَمَا وَهِيَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دُرِّي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَسْكُنُ قَالَ الْمَتَابُونَ فِي اللَّهِ وَلِلَّهِ الْمُنُونَ
 فِي اللَّهِ وَالْمُتَلَقُونَ فِي اللَّهِ دُرِّي النَّبِيُّ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ وَرَوَيْتُ هَذَا مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَمَا وَهِيَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 دُرِّي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 كَوْنِ رَهْنَكِ أَنْفِي دُرِّي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 نَعْلُ كَرِيْمِي فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 الْعَفْرَاتِ بَابُ مَا يَنْهَى عَنْهُ مِنَ التَّحَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَالتَّبَايَعِ
 فَمَنْ تَحَاجَرَ كَمَا كَمَا وَهِيَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي
 كَمَا كَمَا وَهِيَ بِيْرِي سَمِعْتُ مِنْ بِيْرِي

عورات جمع عورت کی ہر اور عورت وہ ہر کہ شرم رکھے اور مکروہ جانتی ہو اس کے ظاہر ہونے کو اور دوست رکھے کہ پوشیدہ رہے یعنی عیب نفس کی آدمی
 میں ہر اور اتباع عورت غیب جینی کرنی ہے **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ایوب الکنا صاری قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا یحل للرجل ان یجرا حاکا فوق ثلث کمال ینتقیاب فیخرج من لیثا ویخرج من لیثا ویخرج من لیثا ویخرج من لیثا
 بالسلام متفق علیہ روایت ہر ابی یوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جلال واسطے کسی شخص کے یہ کہ ترک ملاقات کرے
 اپنے بھائی سلمان سے زیادہ تین دن سے کہ ملین دونوں میں مضمحل ہوئے بلکہ طرف اور منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف لیٹے ایک دوسرے کو نہ دیکھے
 اور تبران و نون کا وہ ہر کہ تبرا کرے ساتھ سلام کے نفل کی یہ بخاری اور سلم نے ف زیادہ تین دن سے اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ تین روز تک ترک
 ملاقات حرام نہیں اس لیے کہ آدمی کی طبیعت میں غضب اور خلتی اور رحمت اور مانتا کے بیچ رہتا ہے میں اس قدر معاف کی گئی اور غالب یہ ہر کہ تین
 کے عرصہ میں خلتی جانی رہے یا کمتر ہو جاوے اور بعد اس کے کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتھ قول متقیان الحج علیہ اور مرد یہ ہر کہ اگر ترک ملاقات
 بسبب تقصیر اس کے حقوق کے ہو تو منع ہو مثلاً اسے اس کی غیبت کی اور اس کی خبر خواہی نکلی اس سے اس کو رنج ہو اور ترک ملاقات کی نوبت نہ آئے اور
 اگر تقصیر مورد بن میں کرنا ہی جیسے اہل ہوا و بدعت تو اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہے جب تک کہ نہ ظاہر ہو تو یہ اور رجوع اس کی طرف حق
 کے اور سیوطی نے موطا کے حاشیہ میں ابن عبد البر سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع کیا ہے علماء نے اس پر کہ جو کوئی ڈر رکھتا ہو کسی کے کلام کرنے سے اور ملنے سے اپنے
 دین کے فساد پر یا مہرت دنیا پر اور صلاح وقت پر فوجائے سنی اس کو کفارہ کشی اور دوری و محو نہ دھن اس سے باحسن وجود یعنی بغیر واقع ہونے کسبج
 غیبت و عیب گوئی اور کہ نہ اور عداوت کے انتہا و احیاء العلوم میں ایک جماعت صحابہ و غیر ہم سے نقل کیا ہے کہ بعضوں نے انہیں سے ترک ملاقات
 کی تھی مرنے و دم تک و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین صحابیوں پر کہ غزوہ تبوک میں نہ گئے تھے پچاس روز تک صحابہ کو اور ان کی بیویوں
 اور قرابتوں کو حکم کر دیا تھا کہ ان سے ملاقات و کلام کریں بسبب خوف راہ پانے نفاق کے ان میں و آنحضرت ایک مہینہ تک اپنی بیویوں سے خفا رہے
 تھے اور حضرت عائشہ نے ابن زہرہ سے ایک مدت تک ترک ملاقات کی تھی غرض کہ مورد بن میں ثابت ہوئی ہے خلتی ایک جہاں ہے کہ بت صادق رکھے
 اسمیں غرض نفسانی نہ ہو اور ابتدا کرے یعنی پہلے کہ سلام علیک و رفع کدورت کرے اسمیں اشارہ اس پر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہے سلام سے
 اور اس مقدار کفایت کرنا ہی اس سے کم نہ چاہیے ماحی مسلمانانی ہاتھ سے نہ جاوے **و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
ایاکم و الظن و ان الظن اکذب الحدیث و لا تحسوا و لا تجسوا و لا تحاسدوا و لا تباعدوا و لا تباغضوا و لا تکرہوا و لا تکرہوا
عیباد اللہ اذ یخافون ان یردوا فیکفوا عنہم و لا تحسوا و لا تجسوا و لا تحاسدوا و لا تباعدوا و لا تباغضوا و لا تکرہوا و لا تکرہوا
 بد سے اس لیے کہ گمان بد دروغ ترین باتوں کا ہو اور بہ معلوم کر و خبر کر اور نہ جاسوسی کر و اور نہ اظہار کر و سودی کے خریدنے کا اور منظور نہ لینا
 اور حسد کر و آپس میں اور نہ بغض رکھو آپس میں اور نہ غیبت کر و آپس میں اور ہو و نذیر اللہ کے بھائی اور ایک روایت میں ہے اور نہ حرص و نفل کی
 یہ بخاری اور سلم نے ف دروغ ترین باتوں کا ہے کہ جب کسی پر کچھ گمان ایجا تا ہے حکم کیا ہے اس پر کہ ایسا الباس ہی اور چونکہ وہ واقعہ میں ایسا ہو تا نہیں ہو حکم
 اس کا جھوٹ ہو گا اور ہر دو ساتھ بات کے بات نفس کی ہی اور وہ بانقا سے شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین گمان اس کو اس سبب سے ہی یا مبالغہ ہی اسمیں
 اور قرآن میں یا ہی بعض الطمان تم اور مرد اس سے گمان بد ہی اور لکھا ہے علماء نے کہ گمان بد کہ نہیں آئی ہے اس سے وہ ہی کہ استغفار کرے اور جرم کرے مگر
 اس کے نہ وہ کہ بطور خطرہ کے گذرے دل میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ موجب گناہ کا جب ہر کہ کلام کرے ساتھ اس کے اور زبان پر لاوے اور نہ نقدیہ میں رہتا ہو
 اس پر اور نون و لیکن متعارض ہوں اور حکیم دہلوی و زبیریہ و انصاری جو گمان ایجاوے اس سے ماضی نہیں ہوتا اور لا تحسبوا پہلا ساتھ مہملہ کے ہی اور دوسرا

[illegible]

مجلسه فاضلین انجمن
مجلسه مجربین انجمن
مجلسه فاضلین انجمن
مجلسه مجربین انجمن

احوال کہ ذات الیدین ہی حلقہ ہی حلقہ کہتے ہیں بل ہونڈنے کو اور حلقہ بال ہونڈنے والے اور مرد و عورت ہلاک کرنا اور جیسے اوکھیرنا ہی یعنی فساد ذات بین
ایک خصلت ہی ہلاک کرنے والی دین کی اور جیسے اوکھیرنے والی تو ایک جیسے اوکھیرنا بالوں کو جیسے ہونڈنا ہی اور اس میں غیبت دلائل ہی صلح کروانے پر
اور دفع فساد پر اور نفرت دلائل ہی فساد ڈالنے سے آپس میں جرح **وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ**
دَابُّ الْأَكْأَمِ بِكُلِّ كَلِمَةٍ الْهَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَاكِمَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ لَا تَحْمَدُ الْوَلَدَ وَلَا تَزِيدُ فِيهِ اور روایت ہے جیسے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اتنی ہی طرف تمہارے اور سرایت کی ہی تم میں بیماری استوں کی کہ پہلے تم سے عقبن وہ بیماری حسد بغض ہی بغض
یاہر ایک دین دونوں میں سے ہونڈنے والا ہی نہیں کہتا میں کہ ہونڈنا ہی بالوں کو لیکن ہونڈنا ہی یعنی جیسے اوکھیرنا ہی دین کو یعنی ضرر اسکا ظاہر ہی دنیا
اور آخرت میں نفل کی یا حمد اور ترندی نے یہ **وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَلِمَةُ الْهَسَدِ وَالْهَسَدُ فَإِنَّ الْهَسَدَ**
يَأْكُلُ الْهَسَدَ كَمَا تَأْكُلُ الدُّبَابُ الْحَبَّ دَوَاهُ الْهَسَدُ الْهَسَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو
تم حسد سے اس لیے کہ حسد کھاتا ہی یعنی قمار دیتا ہی اور لبتا ہی حسد کرنے والے کی نیکیوں کو جیسے کہ کھاتی اور جلاتی ہی آگ لکھریوں کو نفل کی یا ہودا وہ
اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی معتزلہ نے اپنے مذہب پر کہ ارتکاب حصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیاں لیجا ہی ہیں نیکیوں کو اور اہل سنت
و جماعت کے نزدیک نہیں ہی بلکہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو جیسے کہ فرمایا ان الحسبات یذم من السیات و جواب انہی دلیل پکڑے گا اس حدیث سے
یہ کہ یعنی اسکے میں کہ جاتا رہتا ہی اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیوں کا جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہی الحسد یفید الایمان کہا فیصد العبر العسل اور
بعضوں نے یہ جواب یاہر کہ مراد کھانے اور لیجانے حسد کے سے حسنا کو یہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حسد کو اور پرتلف کرنے مال کے اور ہلاک کرنے
نفس کے اور تنگ حرمت محسوس کی اور اگر یہ چیزیں کرتا نہیں تو ارادہ رکھتا ہی اور کچھ نہیں تو تنگ حرمت بسبب غیبت کے تو ضرر کرتا ہی پس روز
قیامت کے نیکیاں اسکی محسوس کو دینگے عوض میں اسکے حقوق کے کہ حسد کی گردن پر ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہی کہ مفلس میری امت میں وہ
شخص ہو کہ روز قیامت کے ساتھ مانا اور زکوۃ اور سوزے اور شب بیداری کے آویگا اور حال سکابہ ہو یگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی کو
بتنانج ناکا لگایا ہو گا کسی کا مال کھا گیا ہو گا اور کسی کا خون کیا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا پس تمام نیکیاں اسکی آنگود یگا کہ جن پر ظلم کیا تھا معنی ضبط
اعمال کے یہ ہیں نہ مٹانا اور نہ کرنا ان کا دیوانہ اعمال سے اور اگر آج انکو جو وفا کیا ہو گا تو کل وہ ساتھ کس اعمال کے آویگا حال انکہ حدیث
ناطق ہی ساتھ آئے کے مع اعمال کے روز قیامت کے اور جواب یہ ہی کہ حسنا مضاعف ہونے میں ساتھ استمداد و صلاح بندے کے پس جب مرکب
خطاؤں کا ہوتا ہی تو مضاعفیت سے محروم رہتا ہی جرح **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَلِمَةُ وَسَوْءَ ذَاتِ الْبُيُوتِ فَإِنَّهَا**
الْحَاقِقَةُ دَفَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کچھ بُرائی دلوانے سے درمیان دشمنوں کے تحقق
ہونڈنے والی ہی یعنی تباہ کرنے والی دین کی نفل کی یہ ترندی نے **وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسَاكَ صَاكَّ**
اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاتَّقَ شَاتَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ دَوَاهُ ابْنِ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وقال هذا حديث عیونیک اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ حضور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچا دے ایسے کسی مسلمان کو جو بے شرعی پہنچا دے ایسا اللہ ضرر اسکو یعنی سزا دے گا اسکے عمل کی اور جو شخص مشقت
ڈالے کسی پر مشقت ڈالے گا اللہ اس پر نفل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترندی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف اور لفظ شاتق التبع کے یہ معنی بھی لکھے ہیں
کہ جس نے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اس سے عداوت کرے گا اللہ یعنی عذاب کرے گا اسکو جرح **وَعَنِ ابْنِ بَكْرَةَ الصَّدِيقِ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَعُونَ مَنْ ضَارَ مُؤْمِنًا أَوْ مُسْلِمًا بِهِ دَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وقال هذا حديث عیونیک

عند حضور و
نہی کہ اس سے

کرنی اور بگڑنا مسلمان کو اور ترغ و تکریر کرنا اُس پر اور حیراننا اُس کو ناحق اور بے مصلحت شرعی کے اور زیادہ ترین سود میں کام لینے بڑا سودی پسندیت اور سودوں کے حرمت و گناہ میں اور بد الفت میں یعنی زیادتی کے ہر اور شرع میں زیادہ لینا قریض میں پس چونکہ بیچ زبان ازی کرنے کسی کے برفروزی میں لینا ہی زیادہ اُس چیز سے کہ استحقاق رکھتا ہے اور زیادہ اُس چیز سے کہ نصیب ہر تشبیہ دی اُس کو ساتھ دیا کی کہ زیادہ حق سے لینا ہی اور اُس کو اپنی لینے بڑا اور کہا اسلئے کہ اُس مسلمان کی غریزہ اور شرف تری اُس کے مال سے پس غمراہ و فساد اُس کے لینے میں زیادہ ہی اور قیود لگائی ناحق کی اسلئے کہ لینے احوال میں مباح ہوتی ہے اور بزرگی جیسکے صاحب حق کے باغلام اُس کو کہ حق اُس کا نہیں دیتا ہی یا گواہ کو جرح لینے اُس کا نقصان بیان کرے اور اسی قبیلہ سے ہر جرح روکا کہ محدثین و یوں کو واسطے مصلحت میں کے کہتے ہیں اور اُس کے مانند ہر ذکر کرنی بڑی سنگینی کرنے والے کی اور بدعتی اور فاسقوں کی نصیب بچانے کے لوگوں کو۔

وَعَنْ اَبِي خَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَجَرَ بَنِي دِيْلَ مَرَدَتْ بِقَوْمٍ لَعْنَهُمْ أَطْفَالُ كَهْمِ تَحَابِسَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَجُوهُهُمْ وَصُدُورُهُمْ فَخَلَّتْ مِنْ هَوَاهُ كَذِبٌ يَا حَبِيبُ ثَلَاثُ أَهْلٍ هَلْ لَكَ مِنَ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لَحْمَهُمُ الثَّانِيْنَ يَقْبَحُونَ فَرَأَى أَحَدَهُمْ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ اُس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لکھا ہے کہ میرا لینے جب طرح ہوتی ہو کہ گذرا میں ایک قوم پر ان کے ناخون تھے تانبے کے کھڑے تھے موند اپنے اور سینے اپنے پس کہا میں نے کون میں یہ امی حیرل کہا یہ وہ لوگ میں کہ کھانے میں گوشت لوگوں کے لینے غیبت کرتے تھے اُنکی اور پڑتے میں لوگوں کے برو میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لینے غیبت کرنے میں اور راکتے میں اور سبب سے آبرو بزرگی کرنے میں لوگوں کی غیبت کرنی جو کہا کھانا گوشت کا وہ اسکی اور بیان ہو چکی ہی باب الغیبت میں اور چونکہ آبرو بزرگی لوگوں کی کی اور اُس سے خوش ہوئے حق تعالیٰ نے موند اور سینے اُس کے بھی اُنکے مایوں سے زخمی کروائے **وَعَنِ الْمُسْتَوْرِ رَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ بَرِّجِلٍ مُسْلِمٍ أَكَلَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَلْعَنُهُ مِثْلَهُمَا مَنْ يَجْهَلُهُ وَمَنْ كَسَى ثَوْبًا مِنْ بَرِّجِلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مَنْ جَفَنَهُ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سَمْعَةَ وَدَبَّاءَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ لَهُ مَقَامَ سَمْعَةَ وَدَبَّاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** اور روایت ہے مسطور سے اُسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص کہ کھائے سبب غیب کے یا بہتان زنا کرنے یا بے بروئی کرنے کسی شخص کے تو پس تحقیق اللہ تعالیٰ کھلاویگا اُس کو مانند اُس لقمہ کے آگ دونے سے اور جو شخص کہ بہتا کسی شخص کو لہر سبب امانت کرنے کسی شخص مسلمان کے تو پس تحقیق اللہ تعالیٰ بہتا ویگا مانند اُس کبرے کے آگ دونے سے اور جو شخص کہ کھڑا کرے کسی کو بیچ مقام سننے اور کھلانے کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ کھڑا ہوگا واسطے اسکی بیچ مقام سننے اور کھلانے کے بعد وقت امت سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ اکتہ ساتھ پیش نہرہ اور جرم کاٹ کے ہر بچے لقمہ کے اور ایک لقمہ میں ساتھ زہر نہرہ کے یعنی کھار کھانے کے جیسکے کوئی سبب عداوت کے غیبت اور برائی کسی مسلمان کے سے خوش ہوتا ہو کوئی اُس کے پاس جاوے اور از راہ خوشاد کے غیبت اُس مسلمان کی کرے اور اُس سہلے سے اپنے لیے روٹی پیدا کرے اور وجہ رزق کی بھڑکے اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کے ہر لینے العین شخصاً تو بہتا نہرہ ترجمہ اسکا کھانا اور ایک نسخہ میں ساتھ صیغہ مفعول کے ہر لینے بہتا یا جاوے کثیر اور یہ مناسب ہے قریب سابقہ کے اور بعضوں نے کہا کہ معنی اول کے میں کسی النفس تو یا لینے بہتا سے اپنے نفس کو کہ سبب غیبت کسی مسلمان کے اسی طرح کہ لہر ذکر کی گئی کھانے میں ہر مقام برجل میں حرف ب تقدیر کے لیے ہر اور مرد اور جل سے نفس اُسکا ہی یا غیر اسکا لینے کھڑا کرے اپنے تین یا کسی اور کو بیچ مقام کھانے اور سنانے کے لینے تعریف کرے اور جو بیان دکھلاوے اپنی یا اور کی تا لوگ کھین اور تین اُسکی فصیحت کرنے کے لینے تعریف کا اللہ پس کھڑا ہو نا اللہ کا مقام سنانے اور کھانے میں گناہ ہی اسکی فصیحت کرنے سے اور کہا مظهر نے کہ ب برجل میں جمال ہی کہ تقدیر کے لیے ہو یا سید کے لیے پس اگر تقدیر کے لیے ہو تو کھینے یہ ہو گئے کہ جو کوئی کھڑا کرے کوئی کسی کو مقام سنانے اور کھانے میں لینے تعریف کرے کسی کی ساتھ صلح و تقویٰ کے اور ساتھ زہد و عبادت کے ثمر دی تا لوگ اس کے معتمد ہوں ہر خدمت کریں اسکی اور اسکی جال ٹھہراوے اپنے لیے تا اس کے سبب سے مال جاوے اپنے

حاصل ہو گیا کہ بعض خادمہ و شیون کی کرتے ہیں ہمارے زمانے میں بغیر شخص پر ان نمی پرندہ پرین ہی پرانند پس اسکو اللہ تعالیٰ متاع نصیب اور رسوائی
 میں کھڑا کرے گا ساتھ اس طرح کے حکم فرما دے گا کہ شیون کو اظہار کریں کہ یہ جو ہمارے ایک شخص کو محبت شہرت دی تھی اپنی غرض نفسانی کے لیے میرا دل
 عذاب دیکھا اسکو عذاب جھوٹوں کا اور اگر یہ سب کے لیے تو آئندہ یہ ہونگے کہ جو کوئی ظاہر کرے صلاح اور زہاد و تقویٰ سبب اسکے کہ معتقد ہو اسکا کوئی شخص
 ذی قدر اور بہت مال الا انکہ حاصل ہوا اسکو مال جہاں جیسے کہتے ہیں لوگ عرف میں کہ یہ نابدا میر کا ہی کھڑا ہوگا اللہ تعالیٰ اسکے رسول کے لیے بچے ارادہ کرے گا
 اسکی ضیعت کوئے کا تمام سلف اور کھلنے میں بخیر و بکا ملائکہ گذارین کہ یہ یا کا تھا خلق کے لیے کام کرتا تھا بعد از ان عذاب کرے گا اسکو عذاب
 یا کا ر نکاح و عن ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ حسن بن الحسن العبادۃ رفاہ احمد و ابو داؤد
 اور میت ہریرہ سے کہنا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک گمان رکھتا تھا عبادات حسن سے ہر فعل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف یضے نیکان
 لینا ساتھ اللہ تعالیٰ کے عمل عبادات حسن سے ہیں حسن لائق ہو ترک کرنا عبادتوں کا بخلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہیں غوام کہ حسن غن یہ ہو کہ ترک کرے
 عمل کو اور اعتماد کرے اللہ پر اور کہے کہ وہ کہیم غفور رحیم ہیں جسے ترک کی عبادت اور دعویٰ کیا نیک گمانی کا ساتھ معبود کے وہ مغرور و مردود ہی ہوتے
 ہیں کہ گمان نیک لہجہ نامسلمانوں پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکھتا ساتھ ان کے عمل عبادات حسن سے ہی یا ناشی جو حسن عبادت سے بچے جو کوئی متوجہ
 و نیکو کار ہو لوگوں پر گمان نیک لہجہ نامسلمانوں سے بدکار کے نہیں ہوتا سہ بدگمان باشندہ عیشہ رشت لاریہ نامر خود خواند اندر حق یا ریح و عن
 عائشہ قالت اعتزلت عیثا صفیۃ و عند نوبت فخلی ظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن ینب اعطیہا کعبہ فقال انا
 اعطی تلک الیہود و یتۃ فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہر ہاذا النجۃ و النحۃ و یکت صیر دواہ ابو داؤد اور روایت
 ہو عائشہ سے کہ کما عائشہ نے کہ تیار ہوا اوٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تھی سواری زیادہ یعنی ایک اوٹ تھا زیادہ انکی حاجت سے پس سفلیا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہہ دے تو صفیہ کو اوٹ پس کہا زینب نے یعنی ظہر لیں استغمام انکاری کے کہ میں دیتی ہوں اس یہودیہ کو پس
 غصہ ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ترک کی ان سے ملاقات عینہ ذی جمادہ اور محرم کا اور کچھ صفیہ کے عینہ نقل کی یا لوداؤد نے ف حضرت صفیہ رضی اللہ
 عنہا بیٹھیں تھیں بی بی بن خطاب یہودی کی کہ نبی اسرائیل میں سے تھا اولاد حضرت یارون علیہ السلام کی سے اور بیوی تھیں ابو الحقیق کی پس ہمارا کیا جنگ خیبر میں
 اور یہ پڑی آئیں پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لائے اور بچے افواج مظهرت کو ان سے سوہنراجی تھی چنانچہ حضرت عائشہ بھی انھیں میں سے تھیں
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رعایت انکی کرتے تھے ایک روز انکو حضرت عائشہ نے یہودیہ کہا اور کچھ سخت کما اوٹھوں نے حضرت سے شکایت کی فرمایا کہ تو اسے کہہ
 میں نہیں لڑاؤی ہوں اور تو بیٹی ابوبکر کی اور حضرت زینب بھی بیوی تھیں حضرت کی آپ نے کہا ہوسے اسے سبب بدزبانی کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ
 جائز ہو ترک ملاقات کرنی زیادہ میں ان سے سبب فعل قبیح کے یعنی بقصد زہر و تلوہب کے زیادہ عداوت و بغض کے اور اس تقریر سے حاصل
 ہوجاتی ہے تطبیق حدیثوں میں جیسے کہ پرندہ را و ذلک حدیث معاذ بن ابی عوف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و الشفقۃ و الرحمة اور دیگر کی گئی حدیث
 معاذ بن انس کی کہ اسکا یہ ہون جی ہوتا ہے اب شفقت پر رحمت کے الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن ہریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عیسیٰ بن مریم کجلا یسرق فقال لہ عیسیٰ بن مریم سرقت قال کلا و لک
 لا الہ الا ہو فقال عیسیٰ المنة باللہ و کذبت نفسی لذلک مسکد اور روایت ہوا بی ہریرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ کد کیا حضرت عیسیٰ بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرنے پس کہا اسطے عیسیٰ نے چوری کی تو نے بچے کیا چوری کی تو نے کما ہرگز نہیں
 یوں قسم ہے میں ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اسکے پس کما عیسیٰ نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا میں نے نفس اپنے کو

الفصل الثانی فی سئل بن سعد الشاذلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ناء من اللہ والجملة من الشیطان کما قال الترمذی وقال هذا حدیث غریب وقد تکرر بعض اهل الحدیث فی عید المہم بن زبیر الترمذی من قبل حفظہ روایت ہوسل بن سعد سامدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اورنگ کرنی کامون میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی اسکے الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کما یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے یعنی اصل حدیث نے بیچ حق عبد المہم بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اسکی کہ یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکھتا تھا بلکہ لیکن حافظہ خوب نہ رکھتا تھا پس اس کا سہل ہی اور روایت کیا ہے اسکو بعضی نے شعب اللہ یا بن بن بطریق مرفوع کے اور لفظ اسکی یہ ہیں لسانی میں اللہ العالیہ من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا میں شیطان سے ہے اور بعض اسکے مدبہ سے ہے کما ہے بعضوں نے کہ مستثنیٰ میں اس سے وہ چیزیں کہ نہیں ہے شہد انکی خیریت میں یعنی اچھی چیزوں میں جلدی کرنی شیطان سے نہیں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویسا بخون فی ہزرات کہتا ہوں میں کہ فرق ظاہر ہے درمیان مساریعت اور مبادرت کے طرف طاعات کے اور درمیان جلدی کرنے کے نفس عبادات میں ہیں اول محمود اور دوسری مذموم ہے یعنی مساریعت اور مبادرت طرف طاعات کے یہ کہ مثلاً وقت نماز کا آیا کہ نکرے آسمین جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنے لگے اور جلدی یہ کہ نماز جب پڑھتے لگا جلدی سے ادا کرنے پس دل یعنی مساریعت اچھی ہے اور دوسری یعنی جلدی سے کر لینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوا اور مستعد شہابی ہونا اچھے کام کے لینا اچھا ہے اور جلدی جلدی کرنا اسکو برا ہے ہر مولف و عن ابن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلیہ الا ذو عترة ولا حکیم الا ذو حیرة رداء الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا مرد بار کا مل مگر صاحب نفس نیک اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کامل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کما یہ حدیث غریب ہے مگر صاحب نفس نیک یعنی جو کہ گناہ میں پڑا اور خطا اور خلل برائے سے وجود میں آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور سبب اسکے دوست رکھتا ہے کہ لوگ عیب خطائیں اسکی دماغ میں انقصور اسکے غور کرین پس حاصل یہ کہ ایسے شخص نے جب محبت سرور غفوی اپنے میں پائی تو لوگوں سے بھی غفور کر گیا اور بر داری اختیار کر گیا اور نہیں ہوتا حکیم کامل بلکہ حکیم کہتے ہیں دانا اور راست و راستوار کا رکوا اور حکمت کہتے ہیں جاننے حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہیں کامون کے پہچاننے کو پس فرماتے ہیں کہ جبکو حاصل ہوئی پہچان اشیاء کی اور جاننا نفع انکا اور پہچانا اشیاء کے مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا بوجہ و عن ابن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او صبی فقال خذوا قمر بالتکلیف فان ذلک فی غایتہ خیل قامضہ فان خفت غیثا قامضہ رداء فی شرح المستدرک اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمائیے جو کوئی ساتھ کیا چیز کے کہ جاتا رہے تم میرا بیچ کام میرے کہ پس فرمایا اختیار کرو تو کام کو اپنے اس کام کو کہ ادا دہرے تو کرنے اسکے کا ساتھ دیکھنے انجام اسکے کے اور کامل کرنے کے بیچ مصالح اور مفاسد اسکے کے پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اسکے کے بھلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس اگر اسکو اور اگر دہرے تو لوگ مان لجاوے تو اگر اہل کام ہوں پس از رہ اس کام کے کہنے سے اور مجبور رہے اسکو نقل کی یہ شرح السنہ میں و عن مضع بن سعد عن ابنہ قال لا تمسکوا علمہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التودع فی کل شیء خیر الا فی عمل الاخرة رداء ابو داؤد اور روایت ہے مسعب بن سعد سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سعد سے کما اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سعد سے نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یعنی اسکے اپنے کہ سعد ہی آنحضرت سے روایت کی نہ اتھو فرمایا کہ وہی حاصل کرنی ہر چیز میں ہر گز بیچ عمل آخرت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے فاسطیہ کے مگر تاخر جلد بیون کے کائنات ہیں و منقول ہے کہ اکثر جلدی نامہ و زخون کا تاخیر عمل سے ہو گا کما طبی نے کہ یہ اسلیے ہے کہ امور دنیوی جو ہیں نہیں جانا جاتا انجام ان کا انکی ابتدا میں

عنه قوله العترة من ذی القربى
 و جلدی جلدی کرنا
 سن ۳۳۵ ہجری
 قادیانی لکھنؤ میں ۱۲۰۱

اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک بایک پر سیر کرتا کر اور وہ انہیں گھاتا اچھا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر میں لگتا ہو اور اگر وہ لگتا ہو اور پر سیر کرے گھر
شفا نہیں پڑیگا اور پر سیر زیادہ تر خرابی کا علاج ہے اور اس کلام کی ایک تفصیل ہے کہ اور کتبوں میں مذکور ہے اور نہیں ہے جسے تفصیل مانتا خوش خلقی کے
حسب اس چیز کہ کہتے ہیں کہ شمار کرتا ہے آدمی فضا کل و زمانہ خلیق اور اپنے بالوں کے پس فرماتے ہیں کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہے یہ چاہیے ہی
میں بدوں کے سب کچھ ضائع ہو اور مرد خلق سے اگر تمام صفات باطن کھین تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہو اور اگر مرد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسے کہ عمر
میں خلق ہی کہتے ہیں تو مقصود مبالغہ ہے اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تعویض سے دھونڈ مانی چاہیے حضرت حسن امیری فرماتے ہیں کہ حسن خلق
کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا سے خلق سے باز رہنا ہی اور اسلی نے کہ نام ایک بزرگ کا ہے کہ حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتھ خلق کے اور
راضی رکھنا خلق کو راحت و محبت میں ہی اور ہل ستری نے کہ اکثرین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ جفا اٹھاوے خلق سے اور بدلہ نہ لے اور رحم اور شفقت
کرسے ظالم پر اور شمش چاہے اسکے لیے برع و عین ابن عمرؓ کا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اقتصاد فی الفقہ
بمنصف الخیاشہ و التواضع فی الناس بمنصف العقل و التواضع فی العلم و التواضع فی الحادیث و التواضع فی التبع و التواضع فی الامور
ہی اس عمر سے کہ ان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خیر میں آدمی معیشت ہے اور دوستی آدمیوں کی آدمی عقل ہے اور اچھی طرح
سوال کرنا آدمی علم ہے اور نقل کیں معنی ہے یہ چاروں حدیثیں شعلہ ایمان ہیں میانہ روی الخ یعنی کسی زیادتی نکرنی خیر میں آدمی و معاشرہ یہ حدیثیں
یعنی زندگانی کو نہ میں خیر میں چاہیے عقل اور خیر بنا سے خیر میانہ روی پر چاہیے پس غایت میانہ روی کی آدمی معیشت ہوگی اور
دوستی آدمیوں کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صالحین کی اور سرشتہ انکی محبت کا نگاہ رکھنا آدمی عقل عاقل ہو گیا یا تمام عقل یہ ہے کہ کچھ سب کا رکھنا اور
اکسبیں محبت بھی رکھے اور یہ اس صورت میں ہے کہ محبت انکی موجب قوت ہونے دین و دیانت کی ہوا اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچھی طرح سوال کرنا
علم سے آدمی علم ہے اسلیے کہ بوجہ والدان اس چیز سے سوال کرتا ہے کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہے اسکے اور یہ محتاج ہے ساتھ زیادتی علم کے
اور بزرگ کرنے کے درمیان تقاسم مسؤلات کے کیا پوچھنا چاہیے اور کیا نہ پوچھنا چاہیے اور جب با یا مطلوب پنا ساتھ جو آپ کے تو نام ہوا علم اسکا محتاج
کہ علم دوسرے ہی سوال و جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہے تحقیق و تحقیق اسکی سے ساتھ تمام شقوق کے اور احتمالات کے نا جواب شافی کافی ہو
اور کچھ مزہ جاوے جواب میں پس سوال سطح فقیہ علم سے ہو گا اور وار و نہیں ہو گا کہ سوال ہوتا ہے بسبب جہل تردد کے نہ علم کے اسکو علم اور ضعف
علم کو نہ کہ میں یہ ظاہر تر ہے کہ کہا جاوے کہ سمجھا جاتا ہے اچھی طرح سوال کرنے طالب کے سے کہ اسکو شارکت ہے علم میں اور وہ چاہتا ہے کہ ملاوے
ساتھ اسکے بقیہ علم بخلاف اسکے کہ سوال کرتا ہے بغیر نائل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہے اسکے نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہے کہ ایک
شاگرد امام ابو یوسف کا چیک بیٹھا تھا مجلس میں پس کہا ابو یوسف نے کہ جو وقت مشکل ہے تجھ پر کوئی خیر تو پوچھ اور شرم نہ کر اسلیے کہ جیسا بزرگھتی ہے
علم سے اور اسوقت امام موصوف کلام کر رہے تھے تعریف موصوف میں کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہے پس کہا شاگرد نے اگر آفتاب غروب نہ ہو تک
نکسوزہ رکھے پس کہا امام نے کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہے تیرے کلام کرنے سے اور کیا خوب کہا ہے بعضے صاحبان حال نے کہ جاہل کلام
کرسے تو مانند گوہر ہے کہ جو چپ رہے تو مانند دیوار کے ہے شرح باب الرفق و الحیاء و حسن الخلق
باب ہر بیچ بیان نرمی و رحیا کرنے اور نیک خلق کے رفق ضد ہر عفت فی یعنی مدارا کرنی ساتھ رفقا کے اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی
اور کام کرنا بہت سہولت سے اور حیا اور شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہے کہ وارد ہوتی ہے آدمی پر بسبب عیب برائی کے اور حیا اچھی نقاب من
نفس ہے کہ کرنے خیر کے سے کہ بری ہے شرع میں کہ کہا جفید نے کہ حیا ایک حالت ہے کہ پیدا ہوتی ہے بسبب کچھ نعمتوں الہی کے اور تصور کرنے کے

کی کتب خیرین سوانح
کی کتب خیرین سوانح

[illegible][illegible]

نیز ہر مقام ہو اکلام اسکا اور خط یہاں پہنچنے خطاب کے ہی جیسے کہ ایک ایسے میں لفظ لیا تھا کہ یا ہر وہ **و عن** عمار بن حصین
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَاءُ لَا بَأْسَ بِالْأَخْيَرِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى خَيْرُ كُلِّهِ مَنْفَعٌ عَلَيْهِ رِوَايَاتُ عُمَرَ
 بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا ہر وہ اور ایک روایت میں ہے کہ یا ہر وہ تمام قسم کے نفل کی یہ
 سبجاری ہو مسلم نے **ف** میان ایک اشکال آیا کہ یا ہر وہ بھی نفل ہوئی ہے بعضے حقوق کی مانند امر معروف و نہی منکر وغیرہ کے جواب یہ کہ جس جگہ
 حیا نفل حق کی ہو حقیقت میں وہ حیا نہیں ہے شرعاً بلکہ وہ عجز ہے کہ وہ نقصانوں میں سے ہے اور اگر اسکو حیا کہیں گے تو حیا زائد کہیں گے اور حقیقت
 حیا کی ازراہ شرع کے یہ کہ باعث ہو اور ترک کرنے سے قبیح کے یہ جواب علماء نے دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ جسے جگہ کا نقیض نفل کی ہے کہ نہ فیہ
 کے سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھی و تعریف کی گئی ہے شرع میں ہے کہ نقیض شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک لے پس ظاہر ہے
 جواب میں یہ کہ یہ کلیہ لیا خیر کا مخصوص ہو ساتھ اسکے کہ موافق رضا سے حق کے ہو **و عن** ابن مسعود قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَثَاذِرَكَ النَّاسُ مِنْ كَذِبٍ لَبِئْسَ مَا شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
 ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اس چیز سے کہ پایا ہو لوگوں نے پہلے دنیا کے کلام میں سے یہ کلام ہے جس سے
 شرم نہ کی تو نہ پس کہ جو حیا نفل کی یہ سبجاری نے **ف** پایا ہے الخ یعنی جو سچا ہو انکو اور باقی ہو حکم اسکا اور سچ اور توبہ و تبدیل نے اس میں نہیں کیا
 ہے اور معنی اس حدیث کے کئی طرح بیان کیے ہیں لوگوں نے بلکہ یہ کہ یہاں معنی امر کے حکم اور طلب نہیں ہے بلکہ خبر ہے اور مقصود یہ ہے کہ یا ہر وہ
 چیزوں کے کرنے سے حیا ہے اور جب حیا نہ رکھی تو نے تو لڑکا تو جو کچھ کہنا چاہیگا اور دوسرے یہ کہ صیغہ امر کا واسطے تہذیب کے ہی جیسے کہ **أَعْمَلُوا مَا تَقُولُوا**
 یعنی جو کچھ چاہو کہو آخر نیز انہی پاؤں کے **و عن** النّوائس بن سمعان قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُورِ وَالْأَنْثَرِ
 فَقَالَ الْبُورُ خَيْرٌ مِنَ الْخَلْقِ وَلَا أَنْتُمْ مَخَاحِكُ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اس سے کہ ہر وہ
 سے کہ کہانتے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نبی اور گناہ کا پس فرمایا کہ یہی یعنی عمدہ اقسام کی کی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ
 ہے کہ ترد کہے ترے سینے میں ور کر وہ جانے تو یہ کہ واقف ہوں اس عمل پر لوگ نفل کی ہو مسلم نے **ف** ترد کرے اور اطمینان ہو اس پر کہ
 لیکن اس شخص کے حق میں ہے کہ کھول دیا ہو خدا سے تعالیٰ نے سینہ اسکا اسلام کے لئے اور روشن و آراستہ کیا ہو دل اسکا ساتھ تو انکو
 کھول دے اس جگہ کہ انکار شارع کا اس بات میں ہو نہیں اساقوال علماء کے وہاں مختلف ہوں و علامت دوسرے گناہ کے پہچان کی بعد
 فرمائی کہ کر وہ جانے تو الخ اور یہ بھی اچھے ہی لوگوں کا حال ہو **و عن** عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ أَنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا آتَى لَكُمْ خَلْقًا قَادَرًا هُوَ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میرے نیک ترین تمہارا ہر از دوسے اخلاق کے نفل کی یہ سبجاری نے **ف** بعضے جو فضائل اچھی رکھنا ہو کہ
 کرتا ہو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی اور بندوں کے حقوق کی **و عن** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ مَا آتَى
 أَحْسَنَكُمْ خَلْقًا مَنْفَعٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین تمہارے نیک ترین تمہارا
 میں لڑو کے اخلاق کے نفل کی یہ سبجاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشة قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ جُحِمَ حَظُّهُ مِنَ الرِّفْقِ جُحِمَ حَظُّهُ
 مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشَّيْخِ رَوَايَاتُ هُوَ عَائِشَةُ سَعْدَةُ بِنْتُ أَبِي سَلَامَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اسکا

مقام حق و باطل
 سیدنا ابوبکر صدیقؓ و امیر المؤمنینؓ
 مقام حق و باطل

کہ مستحب ہو کہ کھانا آئینہ میں آجوسے ہو کہ نبی اور برحق پیادہ ایشی خلق کے اسلئے کہ یہ دونوں تین لفظ کی بخشی ہوئی ہیں جب ہر شکر کہ یا ان برائی
 باقی رہا کہ حق ہر تو آئینہ میں معلوم ہوتا ہے اسکا شکر کیا آئینہ میں کچھ کر و خلق ایک چیز پوشیدہ ہو وہ تو کچھ آئینہ میں معلوم ہوتا ہے نہیں اسکو اس کے ساتھ کہوں
 ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہو کہ یوں دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہر اس مناسبت سے اسکو ذکر کیا اور اگر کہے تو کہ یا حضرت کے سوا اور کو بھی نہیں ہے
 کہ حضرت کی پیروی کی راہ سے کہ یہ عدا یہ خاص حضرت ہی کے لیے ہو اور حضرت کے سوا اور کوٹ ہ دعا پڑھیں اس کے بعد کی حدیث میں ہر
 جواب اسکا یہ کہ جائز ہے ہر مومن کے لیے کہ پڑھے یہ دعا اسلئے کہ انسان میں حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہے جس صورت پر اور صاحب ایمان ہر ہنیز
 شک اس میں کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہر نوح **وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ
 حَسِّنْ خَلْقِي فَاحْسِنْ خَلْقِي** رواہ احمد اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بالہی اچھی کی تو نے
 پیدا ایش میری پس چھا کر خلق ہر اقل کی راہ حمد نے ف فرماتے یعنی مطلق یا وقت دیکھنے کے آئینہ میں جیسکے تصریح کی ہے ساتھ اسکے خبری
 نے حسن میں در بری لائق ہر سبب حدیث پہلی کے اور یہ دعا حضرت کی یا تو واسطے تعلیم و تلقین امت کے تھی یا ہر اور طلب کامل کرنے
 دین کی اور تمام کرنے نعمت کی ہر اسلئے کہ سبب اچھے اور مہذب کے نے خلق انحضرت کا قرآن تھا جیسکے عائشہ نے فرمایا کہ تھا خلق حضرت کا قرآن
 پس طلب کیا اچھا کرنے خلق کا حقیقت میں طلب کیا نزول قرآن کا اور پورا کیا اسکا ہر نوح **وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْبَكُمْ خَيْرًا كَمَا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَيْرًا كَمَا أَطَوُّ لَكُمْ أَعْمَادًا وَأَصْنَعُ لَكُمْ خَدَقًا
 رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبر دوں میں تمکو اسکی کہ بہتر میں تمھارے کون میں مومن کیا
 صحابہ نے کہ ایمان خبر دیکھے فرمایا بہتر میں تمھارے وہ ہیں بہت دراز ہو عمر ثانی و بہت اچھے میں خلق ان کے نقل کی یہ احمد نے ف اسلئے کہ جبکا علم
 نیک ہو اگر انکی عمر دراز ہوگی تو نیکیاں زیادہ میں بہت کریں گے اور فضائل و کمالات بہت حاصل کریں گے اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو
 مبارک ہو اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہو کہ کار خیر میں مشغول رہے نوح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْمُؤْمِنِينَ
 إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خَلْقًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل میں مومن کو
 ایمان میں نیک ترین ان کے میں اخلاق میں نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے **وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَمَّ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَالِسًا تَحْتَهُ وَتَبَسَّمَ فَلَمَّا اكْتَرَدَ عَلَيْهِ بَعْضُ قَوْلِهِ غَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ كَانَ يَشْتُمْنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدُّتْ عَلَيْهِ بَعْضُ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ
 فَلَمَّا رَدُّتْ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ نَلْتَ كَلِمَتَيْنِ حَقٌّ مَائِي عَبْدٌ ظَلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيَغْضِبُ عَنِّي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 لَا أَعْرِضُ عَنْهُ نَصْرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَ اللَّهُ بِهَا كَلْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا
 كَلْرَةً إِلَّا زَادَ اللَّهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابو بکر کو اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 تھو رہا لیکہ تعجب فرماتے تھے اور سکر اتے تھے پس جب اس شخص نے بہت کہا ہر کہنے کو جواب دیا حضرت ابو بکر نے بعضی بات اسکی کا یعنی کچھ
 اونھوں نے بھی اس کے مقابلہ میں برا کہا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے ہوئے پس پہنچے اور بابا آنحضرت کو ابو بکر نے اپنے
 عذر کرنے کے لیے یہاں پہنچنے کے لیے گئے اور کہا رسول اللہ تھا وہ شخص کہ تھا مجھ کو اور تم بھی ہوئے تھے پس جبکہ جواب میں نے اسکو بعضی بات اسکی کا
 عذر ہوئے آپ اوٹھ کھڑے ہوئے یعنی پس کہا حکمت ہر ایمان ہر ایک تمھارے ساتھ فرشتہ جواب دیا تھا اسکو یعنی ہرے پس جب دیا تو نے اسکو یعنی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خَلْقًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

لَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَّعَفٍ لَوْ أَتَمَّ عَلَى اللَّهِ كَابَرَهُ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَنِيلٍ جَوَاطِمُ مُسْتَكْبِرٍ
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ دَقِی رَوَايَةُ لِمُسْلِمٍ كُلِّ جَوَاطِمُ زَنِيمٍ مُسْتَكْبِرٍ اور روایت ہے عارضہ بیٹے و سب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نہ کیا نہ خبروں میں نہ کمو بہشتیوں کی یعنی کمون کہ بہشتی کون ہیں وہ بغیر عیفت کہ ضعیف و حقیر جانیں اسکو لوگ ورجس و تکبر کرین اسپر کہ
 بسبب فقر اور تنگستہ حالی اسکی کے اگر قسم کھاوے اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالیٰ اسکو یا اسکی قسم کو کیا نہ خبر دوں میں نہ کمو و نہ خبروں کی
 بہشت کو جھٹلایا باطل پر جمع کرتی الامال کل بخیل تکبر کرنا بالانقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہی ہر جمع کرنا الامال
 جہان پر و تکبر ہر مراد ضعیف سے یہاں یہ ہے کہ وہ تکبر اور جبار نہیں ہی اور لفظ متضعف میں مشہور تفسیر ہی ہے عین کج اور ترجہ اسکا بھی ہے جو
 ذکر کیا گیا اور بعضوں نے زیر بھی پڑھی ہے اس کے معنی میں متواضع اور ذلیل و رگنہام اور مراد ان کے بہشتی ہونے سے یہ ہر کافر اہل حنت یہ کہ
 ہونے جیسے کہ اہل قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اس کے کئی طرح سے معنی بیان کیے ہیں علماء نے ایک ہی کہ اگر قسم کھاوے کسی کام کے کہ اپنے پر
 پا کر نہ پڑھتا مید و کرم الہی کے اور اعتماد کرنے کہ اس کے لطف پر سچا کرے گا وہ تعالیٰ اسکو تو سچا کرتا ہی اسکو قبول کرتا ہی امید و طمع اسکی یعنی پوری ہو
 ہر قسم اسکی تو متی نہیں اور دوسرے یہ کہ اگر سوال کرے اپنے پروردگار سے کچھ اور قسم دے اسکو کہ وہ دے اسکو مراد اسکی تو پر لاتا ہی حاجت اسکی اور
 تیسرے یہ کہ اگر قسم کھاوے کہ حق تعالیٰ فلانا کام کرے گا یا نہیں کرے گا تو سچا کرتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ یعنی اسی طرح کرتا ہی کہ اس نے قسم کھائی اور زمین و آسمان
 وہ کہ اپنے کو کسی قوم کی طرف منسوب کچھنے اور واقع میں ہووے نہیں انہیں سے جیسے کہ قرآن مجید میں یہ دو جہتیں یعنی عقل اور زمین و آسمان لیدین
 مغیرہ کے واقع ہوئی ہیں **وعن ابن مسعود** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مُتَّفَالٌ
 حَبَّةً مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ آيَاتٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مُتَّفَالٌ حَبَّةً مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ رَوَاكُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود
 سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہو گا آگ میں یعنی بطریق ہشیشہ و ہنہ کے وہ کوئی کہ جس کے دل میں مع مانند دانہ رانہ
 کھایا جان سے اور نہیں داخل ہو گا بہشت میں یعنی ساتھ ساتھ ہر کے وہ کوئی کہ جس کے دل میں ہو مقدار دانہ رانی کے کبر سے نقل کی یہ مسلم نے
ف ایمان سے یعنی ثمرات ایمان سے اور وہ اخلاق اس کے ہیں جو متعلق ہیں ساتھ باطن کے یا ظاہر کے کہ صادر ہوتے ہیں نور ایمان سے
 و ظہور ایمان سے اس لیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہیں ہی قابل یادی اور نقصان کے مان شعبہ اس کے بہت ہیں کہ خارج ہیں
 حقیقت سے اور باہر ایمان سے مانند نماز اور زکوٰۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کے اور مانند تواضع اور ترجم اور تمام اخلاق باطن کے جیسے کہ
 حدیث میں فرمایا اللہ ایمان بضع و سبعون شعبہ اور دلالت کرتا ہی اس ہمارے کہنے پر قول آنحضرت کا و الجبا شعبہ من لای ایمان اس لیے کہ اجماع
 ہر اس پر کہ جہاد داخل نہیں معنوم ایمان میں اور معنی حدیث کے یہ ہیں نہیں داخل ہو گا بہشت میں ساتھ تکبر کے بلکہ داخل ہو گا صاف ہو کر اس سے
 اور خلست بری سے یا تو بسبب غذاٹینہ کے صاف کرے اللہ تعالیٰ یا بسبب غفو کرنے کے پھر داخل ہو گا بہشت میں اور کما خطابی
 نے کہ حدیث کی دو تاہین میں ایک تو یہ کہ مراد کبر سے کفر و شرک ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا داخل کرنا اسکا بہشت میں تو
 نکال دے گا اس کے دل سے کبر یہاں تک کہ داخل ہو گا اسکو بغیر کبر اور کدورت کے اس کے دل میں اور اس صورت میں مراد کبر سے تکبر
 کرنا لوگوں پر **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
 مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ تَوْبَهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ
 يُحِبُّ الْجَمَالَ لِلْبُيُوتِ الْحَيِّ دَغَمَطُ النَّاسِ رَوَاكُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہیں داخل ہوگا بہشت میں جو شخص ہر روز کے کبر کے لیے ایک شخص نے تحقیق کیا کہ جس شخص سے یہ کہہ سکتا ہے کہ ہر روز اسکا اچھا اور
 پاپوش اسکی اچھی فرمایا تحقیق شد تعالیٰ جمیل ہر دوست رکھتا ہے جمال کی بات کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگوں کا ہر نقل کی یہ مسلم نے ف مراد زرہ سے یا تو
 چھوٹی بیٹی بیٹی ہر یا غبار کہ وقت روشنی کے چمکتا ہے اور مراد شخص چھنے والے سے معاد بن جیل میں یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص بن ربیع بن عامر بن قحط
 میں ہر پاپوش اچھی یعنی دوست رکھتا ہے اس کے پیشے کو بغیر اسکے کہ خیال ہو اسکو نظر کرنے خلق کا اور کبر اور اترا نے اور سنانے اور دیکھنے
 کا اور علامت اسکے صدق نیت کی یہ کہ دوست رکھے اسکو تنہائی میں بھی درپونچھے والے نے جو دیکھا کہ عادت متکبروں کی ہر کہ کلمہ شہر
 اور لباس فرخہ پہنا کرتے ہیں اسنے خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر سے ہے اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات میں صفات میں اور افعال میں اور تمام جمال
 طاہر ملی و باطنی تر اس کے جمال کے میں نہیں ہر جمال و جلال بگر اسی ذات پاک کے لیے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل بمعنی آراستہ کرتی ہے
 اور جمال بخشنے والے کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل بمعنی جلیس کے ہے یعنی بزرگ بعضوں نے کہا مالک اور بھیت اور جمال کا ہے اور بعضوں
 نے کہا نیکو کار ساتھ بندوں کے و کبر یعنی کبر و مہم باطل کرنا حق ہر کہ عید و عبادت ہے اور کثرت کرنی ساتھ حق کے اور دفع کرنا اور قبول کرنا حق کو
 اور بعضوں نے بطریق کے معنی لکھے ہیں باطل کرنا جمال حق کا نوع **و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
ثَلَاثَةٌ لَا يَكُلُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُرِيهِمْ دَرَجَاتِهِمْ وَلَا يُنْظِرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخُ زَانٍ وَمَلِكٌ
كَذَّابٌ وَعَبْدٌ مُسْتَكْبِرٌ وَرَاةٌ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہر گے کہ نہیں
 کلام کر سکیا ان سے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے لیے کلام رضا کا یا مطلق اور نہ شاکر کیا ان پر اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے اور نہ دیکھ سکا
 طرف ان کے یعنی نظر رحمت و عنایت سے اور نہ گا واسطے ان کے عذاب دینے والا ایک بڑھا زنا کار اور دوسرے پادشاہ جھوٹا اور تیسرے مغالطہ
 تکبر کرنے والا نقل کی یہ مسلم نے ف دن قیامت کے لیے وقت ظہور و در عدل و غضب رسا اللہ تعالیٰ کی اور نہ شاکر کیا ان پر بخلاف تمام منہین
 کے کہ انکی شاکر کیا لا یرہم کے یہ منہ بد کہ نہیں ان کے یگانہ نجاست گناہوں سے ساتھ غفور نے گناہوں ان کے کے اور جملہ و لہم عذاب
 الیم احتمال ہے کہ تمہ روایت دوسری کا ہر یا خود ہر طرف حدیث اصل کے اور عمدہ ہی ہے اور یہ سب کتابیہ ہر نارضا مندی اور غضب الہی
 سے ان پر اس لیے کہ جو کوئی کسی سے ناراض و رخصا ہوتا ہے تو نگاہ نہیں کرتا اسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہے اور نہ شاکر کرتا ہے اسکی اور عذاب
 کرتا ہے اسکو اور نہ معاذ نا کار اس لیے کہ جب ہر یا جو ان کے حق میں باوجود ہونے اسکے معذور طبعاً تو بد سے کے حق میں کہ شہوت نہیں
 رکھتا اور غفلت اس سے دور ہوتی ہے ہوگا بدتر اور دلیل ہے یہ اسکی نہایت بیجائی اور خست طبیعت پر اور جھوٹ بولنا سب کے حق میں ہر یا
 اور پادشاہ کے حق میں کہ مدار انتظام ملک اور مصالح اور جہات خلق کے اوپر کہنے اور حکم اسکے کے میں بدتر ہے اور یہ بھی ہے کہ جھوٹ بولنے
 میں تو اکثر واسطے دفع ضرر اور حاصل کرنے نفع کے بولتے ہیں اور پادشاہ خود قادر ہے اس پر بغیر جھوٹ بولنے کے پس اسکو جھوٹ بولنا بدتر
 اور سفارہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیے بدنامی اور فقر کے لیے کہ اسباب تکبر کے سے کہ وہ مال و جاہ ہر عاری ہے بدنام تر اور دلہاں ہر اسکے
 خست باطن اور لثیم طبعی پر کہ نرشت و از گدا بان زشت تر ہے روز سرد و برف و انگہ جامہ تر ہے اور بعضے عامل سے عیا لدار مراد رکھتے ہیں
 کہ قبول صدق اور زکوٰۃ اور تواضع اور ملائمت لوگوں کی سے کہ باعث رفیع حاجت خیال و در فہایت حال کے میں تکبر کرتے ہیں و خیال کو
 ضرر پہنچاتے ہیں و ملاک کرتے ہیں تعفف و درجا کرنے سوال سے اور چھپانا حال کا بسبب تو کل کے لیے کہ مہلے پر امر و دیگر ہر اور تکبر بڑے ذہلی و قوی
 نکرنا احسان کا لوگوں سے سبب تکبر کے باوجود احتیاج و اضطرار کے امر و دیگر ہر اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ مراد شخص محسن ہے یعنی یا ہلو

کتاب جمیل جلد چہارم
 باب النفس والکبر

بارے میں جو ان کو یاد ہے اس کے ساتھ ہی یہ ہے کہ بتا دے کہ یہ اس کے حق میں شرعاً اور ظاہراً واجب ہوئی اگرچہ سنگساری جیسا کہ شیخ سے مراد یہاں ہوا ہے صحیح ہے یا منسوخ
 ہے یا نہیں۔ اگرچہ اگرچہ ان کا نام لیا گیا ہے لیکن اللہ و اللہ عز و جل حکیم کے درمیان ہوا شاہ شہنشاہی اس لیے کہ فقیر کی جھوٹ بولنا ہی شرعاً فاسد کے لیے کہ مہفوت
 و غیر ضروری ہو اور غریب نہیں محتاج ہونا اس کا مطلق میں جھوٹ بولنا اس کو بدتر ہو گا اور مرد اوغیر سے۔ وہ شخص ہے کہ کبیر کے فقر پر اس لیے کہ کبیر کرنا
 اغنیاء تکبر میں سے مصروف اور ظاہر تر ہو کہ مراد فقیر سے وہ کہ کبیر کے اس لیے کہ کبیر سے اور شہادت کرنے سے اپنے اپنے لیے اور اپنی عیال کے
 لیے باوجود وقار ہونے کے کہ سب جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ میں ان میں شک ہے کہ کبیر کہ مضمین ہے واسطے رخصت و ریا اور سمعہ کے
 ساتھ نہ پہنچانے نفس کے لیے کہ اس کے مال کے اور لینے مال کے بغیر جو عمال سے بدتر ہو گا فقیر اس کے سے خود صاف جبکہ لکھا ہے اور بتاؤ
 وضع نہ کریں لیکن یہ مانند یعنی فقہاء کے کہ کہتے ہیں حلال و حرام کے سبب ہے اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی حد سے بڑھ کر بیماری مرکب سخت
 بیماری ہے کہ عاجز ہیں اس سے حکماء اگرچہ پوچھیں حد کمال کو فرج **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ
 تَعَالَى الْكَوْبَاءُ رَدَائِي وَالْعُظْمَةُ إِذَا رِي حَصْنٌ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَدْخَلَنِي النَّارَ فِي رَدَائِي وَفِي عَيْنِي فَتَنِي النَّارُ
 رَدَائِي مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ بزرگ ذاتی حسیہ در میری ہو
 یعنی بزرگ چدر کے ہو نزدیک تمہارے اور بزرگی معافی تمہند میرا ہے یعنی بزرگ نہیں کہ ہے نزدیک تمہارے پس چونکہ کبیر کی چھینے چھینے
 ایک کو ان دونوں میں سے یعنی کبیر کو سے باعتبار ذات کے یا صفات کے اور چاہے ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میرے ہی ذات اور صفات
 میری کے تو داخل ہو گا یا نہ ہو گا میں نے انکے اب میں جس کے حق میں فرمایا ہے یا تھا جزاء الکافرین میں شیخ ابی التکثیر نے ایک روایت میں ہے کہ کبیر
 میں اس کو دوزخ میں بعض اس عبارت میں حقارت ہے کہ کبیر کو کبیر جیسا کہ پہلے کو چھینا کہ یہ ہیں زیادہ ہے پر والی اور بے اعتباری کے
 نقل کی یہ مسلم نے یہ ایک مثال ہے کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے بیان کی ہے واسطے چکا ہونے اپنے کے صفت کبر یا عظمت میں یعنی یہ
 دونوں صفات خاص میری ہی ذات کے لیے ہیں کہ کبیر کو کبیر جمال شرکت کی اسمیں متوقف ہونا ساتھ ان کے دست نہیں یعنی جو دو کرم اور مہربانی
 صفاتیں میری ہیں اور خلق کو بھی ان سے ایک طرح کا حصہ ہو اور جائز ہے وصف کرنا ان کا ساتھ ان کے بطریق مجاز کے مگر یہ دو معتبر ہیں بطریق مجاز کے
 بھی میرے غیر کو وصف کرنا ان کو درست نہیں مشابہہ دو کبرن کے کہ کوئی اپنے ہو تو پھرنا دوسرے کا ان کو ممکن نہ ہو گا اور کبر یا عظمت
 میں دونوں ایک ہی معنوں پر آتے ہیں کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہے دونوں میں کبر کو چادر کے ساتھ تشبیہ
 دی اور کبر کو از اس کے ساتھ میں بعضوں نے کہا کہ کبر یا صفت ذاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کبر و تکبر پر اپنی ذات میں خواہ دوسرے جانے یا نہ جانے
 اور عظمت عبارت ہے ہونے اس کے سے اس طرح کا کہ اس کا غیر یعنی خلق بھی اس کو بڑھا جاتے ہیں پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت ثانی
 اور یہ ضروری ہے کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلیٰ ہوگی صفت اضافی سے اور چادر بھی اعلیٰ ہو از اس سے پس میں لحاظ تشبیہ دی کبر یا چادر کے ساتھ
 اور عظمت کو از اس کے ساتھ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْوَلَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يَكْتَبَ فِي الْجَبَّارِ بَيْنَ فَصِيحَتِهِ مَا أَصَابَهُ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ لَمْ يَصِبْ**
 اور روایت ہے سلمہ بن الولع کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہے ایک شخص کھینچتا اپنے نفس کو بزرگی
 کہ لکھا جاتا ہے یعنی نام اس کا سرکشوں میں یعنی ظالموں اور تکبروں کے دیوان میں پس یہ یعنی میری اس کو وہ چیز کہ پہنچتی انکو یعنی آفات
 و بلیات دنیا اور آخرت میں نفس کی یہ ترمیزی نے **ف** لفظ بنفس میں ب تعبد کے لیے ہے یعنی ملید کہ تا میرا اپنے نفس کو اور بعد کہ تا میرا

اور خون کہ ہیکلہ و زخون سے فرغ **و عن** عطیہ بن عمرو السعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب من الشیطن و ان الشیطن خلق من النار و انما نطف الذاری بالکلی ف اذا غضب احدکم فلیتوضأ و اذ ابوداؤد اور روایت ہر ضمیمہ پیشہ و وہ مدعی کہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطے خدا کے نبی شیطان سے ہے یعنی اسکے اغوا سے ہونا ہے اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہے اس سے اور بھائی نہیں جاتی آگ لگوانی سے پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمھارا پس چاہیے کہ دفعہ کرے نقل کی یا ابوداؤد نے فی پانی سرد کے استعمال کرنے کی خاصیت ہے کہ غصہ کو دفع کرتا ہے اور تجربہ اس پر گواہ ہے اور اگر تمھند پانی پیوے اس کی بھی یہی خاصیت ہے اور چاہیے ہون کہ جب غصہ آوے تو پہلے غوہ اللہ من الشیطان الزحیم پڑھے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس سے بھی غصہ جاتا رہتا ہے پھر جب دیکھے کہ غصہ نہیں گیا تو اب ٹھکرو و فتور سے اور دو رکعت نماز کی پڑھے واسطی اللہ تعالیٰ کے فرغ **و عن** ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم و هو قائم فلیجالس فان ذهب عنه الغضب و اذ فلیضطجع و اذ احمد و الترمذی اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمھارا یعنی باوے اثر غصہ کا کسی پر اس حال میں کہ وہ کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر جاندار اس سے غصہ نہ ہوا و الا لیت ہا و سہ پہلو سر نقل کی یا احمد اور ترمذی نے فرغ شرح السنہ میں ہے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ تا غصہ میں کوئی حرکت وجود میں نہ آوے کہ اس سے بیماری اور نجات سے اس لیے کہ لیٹا ہوا دور تر ہے حرکت میں پس نسبت بیٹھنے کے اور بیٹھا دور تر ہو کہ کھڑے سے اور ظاہر ہے کہ یہ بھی تفسیر کے اس طرح یہ کہ غصہ آوے آرام کی ہی ایک تاثیر ہے و دفع شور و رش غصہ کے فرغ **و عن** اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یس العبد غیلاً و اختال و نسى الکبیر المتسأل یس العبد غیلاً و اعتدی و نسى الجبار الاعلیٰ یس العبد غیلاً و لقی و نسى المتقارب و الیل یس العبد غیلاً و طغی و نسى المبتدأ المنتهی یس العبد غیلاً و تجتلی الدنیا بالدين یس العبد غیلاً و تجتلی الدین بالشہات یس العبد غیلاً و یقوم یس العبد غیلاً و یضل یس العبد غیلاً و یغیب یس العبد غیلاً و اذ الترمذی و التیہمی فی شعب الایمان و قال لیس استاذہ بالقی و قال الترمذی ایضاً ہذا حدیث غریب اور روایت ہے اسماء بنت عمیس کی سے کہ کہا اسماؤ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے آپ کو بچھا جانا اور وہ سے اور بڑھ گیا اور بھول گیا خدا سے بڑگ بلند قدر کو یعنی بھول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی با بھول گیا اسکے حساب عذاب کو باین جنسیت کہ تقو سے کیا دنیا میں برا بندہ وہ بندہ ہے کہ جبر و قہر کیا لوگوں پر اور ظلم و فساد میں حد سے گذر گیا اور بھول گیا خدا و نجات کو کہ بلند تر ہے قدرت و غرور میں سے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا میں اور بھول گیا مغفرون کو اور کشتی اور بوسیدگی بدن کو خاک میں برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا اپنے ابتداء کے حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے کہ کیسا عاجز و ناتوان تھا اور اپنے انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکھنا ہے اور آخر اسکا کیا ہے کہ مٹی میں جانا ہے یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لاتی ہے اسکو کہ اطاعت کرے اللہ تعالیٰ کی ان دونوں حالتوں کے درمیان میں برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتھ غل غل غل کے یا یہ مٹنے پہنچ کر فریب دیو سے اہل دنیا کو ساتھ غل غل کرے کہ وہ مٹتا ہے اس کے اور حاصل کرے یہ مال جاوے ان سے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ خراب کیا دین کو ساتھ شہادت کے برا بندہ ہے وہ

نیز کہ طبع اور اسید واری خلق سے اور جس کھینچ لیجائی ہو اسکو دنیا داروں کے دروازہ پر اور لیجائی ہو جدھر چاہتی ہو تیرا بندہ ہو وہ بندہ کہ خواہش
 نفس لہ را کرتی ہو اسکو اور لیجائی ہو راہ دین سے تیرا بندہ ہو وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور جہنم اسکے حاصل کرنے میں اور طلب
 کثرت خوار کرتی ہو اسکو اور تیرا رزمی اسکے دین کی کرتی ہو نقل کی یہ تیرندی نے اور یہی نے شعبان یان میں بلور کہا تیرندی اور یہی
 نے کہ نہیں ہوا اس حدیث کے قوی اور یہی تیرندی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہو ف بھول گیا مقبروں کو بھٹنے اہل مقبروں کو
 کہ عبرت نہ پکڑے ساتھ نہ لکے یا کہ کہتا ہوں کہ گناہ یہ ہر موت سے بھٹنے بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان رست کرنے کے اسکے لئے اور
 طبع الخ عجیب نقل ہو سیدنا دلی ہم سے کہ وہ بچنے کے کیسیاتے اہل فتنوں نے کہا کہ وہ دو کلمہ میں کہ الخ کو اپنی نظر سے اور قطع کر طبع حق
 سے اس بات کے کہ دیوے بجو غیر اس چیز سے کہ قسمت میں ہو تیرا اور نہیں سنا اسکے قوی اس حدیث کو روایت کیا ہو طبرانی نے بھی اور یہی ہے
 نعیم بن ہماز سے اور روایت کیا ہو اسکو حاکم نے بھی اپنے مستدرک میں اس حدیث میں سے اور اس میں شک نہیں ہو کہ کثرت طرق قوی اور یہی
 ہو ضعیف کو اور کہتی ہو اسکو حسن لغیرہ اور اس سے تمام ہو جاتا ہو مقصد و اللہ اعلم اور غریب ہو اور غریب نہیں ہوتا ہو صحت ابو حسن
 کی اور نہایت کاریہ کہو گئے کہ یہ حدیث ضعیف ہو اور حدیث ضعیف ہو نقل کیا جاتا ہو فضائل اعمال میں القفا پس واعطون میں لایق ہو یہ
 کہ ہو اسیر علی طریق اولی فی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ما تجزع عند الله عز وجل من جزة غبطتكم لها استعاده الله تعالى رواه احمد اور روایت ہو
 ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پیا کسی بندہ نے کھونٹا فصل نزدیک اللہ عزوجل کے کھونٹا غصے
 سے کہ پی جاوے اسکے واسطے رہنا سہمی اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ احمد نے **وعن ابن عباس** قال قال رسول الله تعالى ارفع بالتي
 هي احسن قال الصلوة عند الغضب الا ساءة فاذا فعلوا عصم الله وخضع لهم عدوهم كانه ولي حميم قريب
 رواه البخاري تصابفاً اور روایت ہو ابن عباس سے یہ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے دور کر تو یعنی تیرا کو ساتھ اس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہو کہا
 ابن عباس نے صبر کرنا نزدیک غصے اور عفو کرنا نزدیک انی کے پس جب یہ بولے صبر اور عفو نگاہ رکھے خدا سے تعالیٰ انکو اخات نفس اور خلق سے اور
 پیست ہو تا واسطے لکے دشمن انکا لوباکہ وہ دوست حمیم ہو یعنی قریب ہو نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیل کے **ف** اول س آ یہ کریمہ کا
 یہ ہو ولاستوی الحسنة ولا السيئة یعنی برابر نہیں ہو نیکی اور بدی جزا اور انجام کا دین کے بعد یہ ہوا دفع بالتي ہو احسن یعنی دفع کر ساتھ اس
 چیز کے کہ وہ بہتر ہو یعنی نیکی سے تیرا کی کو پیش آوے مجھکو یعنی اگر کوئی تجھ سے بدی کرے تو نیکی کر اس سے مصرع اگر مرزے احسن ہے میں اس
 پس ابن عباس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد دفع کرنے تیرا کی سے ساتھ نیکی کے یہی کہ جب خدا سے صبر کرے اور اگر کسی سے تیرا کی ہو
 درگزر کرے اور لفظ قریب تفسیر ہو حمیم کی یعنی قریبی اور تفسیر آخر امت کی ہو کہ فرمایا ہو فاذا الذمى بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم **وعن**
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الغضب ليقسد ايماناً كما
 يقسد الصلوة اور روایت ہو ابن عباس سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسے نقل کی بھڑکے واداسے کہ نام اسکا معاویہ بن حنفیہ
 القشیری ہو کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو غصہ بابتہ خراب کرتا ہو ایمان کو جیسے کہ خراب کرتا ہو ایمان کو ف ايماناً
 یعنی کمال ایمان کو یا اسکے نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل بھی کر دیتا ہو فعود بالشد من ذلك **وعن** عمر قال وهو على
 المنبر يا ايها الناس تواضعوا فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تواضع لله رفعه الله فهو في نفسه

عنه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تجزع عند الله عز وجل من جزة غبطتكم لها استعاده الله تعالى رواه احمد
 ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پیا کسی بندہ نے کھونٹا فصل نزدیک اللہ عزوجل کے کھونٹا غصے
 سے کہ پی جاوے اسکے واسطے رہنا سہمی اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ احمد نے

سَخِرُوا فِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ مِّنْ تَلَوَّذُكُمْ اللَّهُ فَمَوْفِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ فِي نَفْسِهِ كَلْبٌ حَتَّىٰ هُوَ أَهْوَىٰ عَلَيْهِمْ مِنْ
 كَلْبٍ مُّخْتَلَسٍ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ اس حال میں کہ ہر شخص سے لوگوں کو تواضع اور فروتنی کروا سیکھے کہ میں سنہ سنہ میں میرے خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے فرماتے تھے تجھ کو تواضع کہے ساتھ لوگوں کے واسطے خدا کے لیئے واسطے طلبتے تھا اسکی کہے باندہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ
 بزرگ اسکی پس وہ اپنے نفس اور نظریہ میں میرے سبب سے کہ اسے کہ نظر کسی سے اور لوگوں کی آنکھ میں بزرگ ہی لیئے سبب سے کہ حق تعالیٰ کے اس کے
 مرتبہ کو سبب میں خلعت نیک کے کہ جو کوئی بزرگ سے بہت گرتا ہی خدا سے تعالیٰ قدر اسکی پس وہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیر ہو اور اپنے نفس اور
 نظریہ میں بزرگ ہی ہوتا ہی تنک البتہ وہ خوار تر اور سیکھ تر لوگوں کے نزدیک کہتے یا سور سے فیئے متکبر اگرچہ اپنے کو بزرگ
 جانتا ہی اور بزرگ دکھاتا ہی لیکن خدا سے تعالیٰ کے نزدیک حقیر ہی اور لوگوں کے نزدیک بھی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرے نہ الا اگر
 اسنے کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکھاتا ہی لیکن خدا سے تعالیٰ کے نزدیک بزرگ ہی اور لوگوں کے نزدیک بھی بزرگ ہوتا ہی **وعن**
 ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مویسیٰ ابن عمران علیہ السلام یارب من اعز عبادک
 عندک قال من اذ قد رَغِفَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فوہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مویسیٰ بیٹے عمران علیہ السلام
 نے اسے رب میرے کوں عزیز تر ہو میرے بندوں میں میرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشہ سے فیئے در گذر کرے اس سے
 کہ اس پر ظلم کیا اور بچہ دہانے آئیں اشارہ ہوا مویسیٰ علیہ السلام کو خوشگیا کرنے کا سلیکے کہ تھا غالب بزرگ جلال اور جامع صغیر میں ہو کہ جو کوئے
 عفو کرے نزدیک قدرت کے خوشگیا اللہ تعالیٰ اس سے دن عشرت کے لیئے دن قیامت کے **وعن** انس ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خزن لسانہ ستوا للہ عورتہ ومن کف غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ یوم القیمۃ
 ومن اعتذری الی اللہ قبل اللہ عذرا کا اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بند رکھے زبان
 اپنی لیئے غیب نقصان کوں کے سے وہاں تکا ہی اللہ تعالیٰ غیب نقصان اس کے لیئے لوگوں سے یا فرشتوں افعال کے لکھنے والوں سے یا وہ لکھ
 اور جو کوئی رو کے غصہ نہا لیئے لوگوں سے باز رکھیا اللہ تعالیٰ اس سے عذابا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے لیئے اپنی تعصیر کا طرف اللہ تعالیٰ
 کے قبول فرماتا ہی اللہ عز و جل **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث مَحِیَاتٍ وَ ثَلَاثُ مُہِیْکَاتٍ فَاَمَّا
 الْمَحِیَاتُ فَتَقْوِی اللہ فی السِّرِّ وَالْعَلَانِیۃِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فی الرِّضَہِ وَالسَّخَطِ وَالْفَصْلُ فی الْفِنَاءِ وَالْفَقْرُ وَاَمَّا الْمُہِیْکَاتُ
 فَهَوِی مَسْبِعٍ وَ شَمْعٌ مَّطْلَعٌ وَ اَحْجَابُ الْمَوْتِ بِنَفْسِہِ وَ هِیَ اَشَدُّ مِنْ رَدِّی الْبَیْہِیِّ لِاَحَادِیثِ الْخَمْسَہِ فی شُعْبَہِ یَمَانِ
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دہنے والی ہیں عذاب اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں عجز
 میں ہیں ای چیزیں نجات دہنے والیں ایک میں سے دنیا ہی خدا سے جھپٹو و ظاہر میں لیئے حاضر و غایب حلوں کے یا باطنی ظاہر میں اور دوسرے
 کہنا حق کا حالت رضامندی و ناخوشی میں اور تیسرے برسانہ روی کرنی سے دولت اور فقر کے اور پیر ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں وہ بھی
 تین ہیں اول خواہش نفس کی کہ پروی کی گئی ہو اور دوسرے بخل جس میں فرمانبرداری کی گئی ہو اور تیسرے گھٹنہ کر نام و کاساۃ نفس اپنے کے لیئے
 اپنے تئیں نہ گھٹانے اور اپنی مفتون کو خوش رکھنے کہ اس سے کہ پیدا ہوتا ہی اور کہ سے تکریم وجود میں گرتا ہی اور یہ خلعت عجب سنت تیرا و بزرگ خصلت
 و کر کی گئیں کی ہو نفس کہیں بھی سے پانچوں حدیثیں شریفان میں ہے کہنا حق کا الخ لیئے اگر کسی سے راہی ہو سوا سے سچ اور وہی
 باب کے نہ کہے اور اگر کلام حق ہو تو ہی سوا سچ کے نہ کہے مثلاً اگر کسی طاس و طاس سے نفع ہو چکا ہو اور راہی ہو اس سے تو تعریف شانا حق و

خلاف واقع کر کے اس سے اس کے اور اگر کسی سے بچے نہ بچا دے تو نہ موت و تیرائی نہ کرے اسکی دونوں میں طریق استقامت ثابت ہے اور یہاں
روی کر کے اپنے خیر کو نہ من کہ اسراف ہو اور نہ تنگی باطن اور نہ وسطی اختیار نہ کرنا کے جیسے کہ ہم پہنچا معیشت میں
افضل ہو غنا و فقر سے اور خواہش نفس کی کہ پروی کی گئی ہو یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھ وہ کئے اسکو کرنا اور ضبط چاہے اور جانا
یہ خصلت ہاک کر نیوالی ہو اچانک مل یہ کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت انصرفت کی ہو اور کچھ حرص و زنا نہ داری کی گئی یعنی طبیعت آدمی
کی خالی کچل و حرص سے نہیں لیکن ایک ایسا ہوتا ہے کہ طاقت اسکی کرنا ہو اور سرحاطہ فرمان اسکے سے نہایت نکال سکتا اور خراب نفس طبیعت
ہوتا ہے پس ایسا ہونا چاہیے و سخت تر کہ یعنی بڑی بڑی چیزیں نہ کرے گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ تصور یہ کر کے کہ متاجرت خواہش نفس سے
اور خرابی کچل سے بھلائی عجب کہ عجب اللہ مغرور ہوتا ہے اور اپنے کو اچھا جانتا ہے اور وہ عجیب ہوتا ہے نہ ہوا امید ہوتی اسکے جانے کی مانند ہوتی
کہ کم ہوتا ہے کہ وہ توبہ کرے اپنی بدعت سے **باب الظلم** باب ہر بیچ بیان ظلم کے **ف** ظلم کے معنی ہین لغت میں رکنا ایک
چیز کا بچے کا مخصوص اسکی کے اور یہ شامل ہر چیز کو کہ محدود سے تجاوز کرے اور سطح کہ چاہیے واقع نہ ہو ساتھ زیادتی یا نقصان کے یا توبہ
و تجاوز واقع ہو اور جو یہ تعدی کے بھی ہی معنی میں اور شرع میں بھی ظلم وغیرہ کے ہی معنی میں نہایت کارا سمین یہ کہ عمل شرعی اور وجہ شرعی
ملا ہو یعنی ظلم شرع میں اسکو کہ میں گے کہ عمل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کرے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابن عمر**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ظلم کرنا سببے ہر یوں کا ہو گا دن قیامت کے نفس کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ ظالم کو اس دن تاریکی ہر طرف سے گھیرے گی اور محروم
ہوگا اس نور سے کہ مومن کو نصیب ہے گا جیسے کہ اس آیت میں فرمایا **يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَمْ يُغْنِ عَنْكَ كِبَاؤُكَ يَوْمَ تَأْتِي السُّحُبُ** اور غدا میں کہ
عصا قیامت میں اور وزن کے طبقوں میں ساتھ اسے گرفتار ہونے اور ظلمات کے معنی شدائد کے بھی آئے ہیں جیسے کہ اس آیت میں **فَلْيَتَنَزَّلِ**
مِنْ ظُلُمَاتِ السَّمَاءِ يَخْرُجُ مِنْهَا نُورٌ **وَعَنِ ابْنِ مَوْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَيْفَ أَنْظِلَ الْهَمَّ حَتَّى إِذَا اخَذَهُ لَمْ يَفْلُتْهُ**
ثُمَّ قَوَّكَ لَكَ إِذَا اخَذَ الْفَوْرُ وَهِيَ ظَالِمَةٌ لَا يَكُونُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اللہ مہلت دیتا ہو ظالم کو اور غم اسکی دراز کرنا ہو یعنی تاکہ بہت سا ہو اس سے ظلم بیان نہ کہ جسوقت کہ پھر لگتا
اسکو ہین چھوڑ لگا اسکو اور نہیں بھاک سکے کا ظالم اسکے عذاب سے پھر بھی آنحضرت نے موافق اسکے یہ آیت اور اسبطر سے ہر گز
رب تبارے کا جسوقت کہ پھر تبارے بستیوں کو یعنی بستی والوں کو ظالم میں بڑی ساری آیت نفس کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہ بعد اسکے بڑے
أَنَّ خَدَّيْهِمَا شَدِيدَا اور اسمیں تسلی ہو مظلوم کے لیے فی الحال دروغید ہو ظالم کے لیے تاکہ نہ مغرور ہو ساتھ مہلت دینے کے جیسے کہ فرمایا اللہ
تعالیٰ نے **وَلَا تُجِبْدَنَّ اللَّهُ عَذَابًا ظَالِمًا لِّمَا كَانُوا يَكُونُونَ** **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ بِالْحِجَابِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ**
الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَنْفُسَهُمْ لَا تَدْخُلُوا أَبَا كَيْفٍ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ قَتَعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى اجْتَا زَاوَادِي
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل تم ان لوگوں کے کاؤن
میں کہ جنہوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر یعنی کفر اختیار کیا اور جھٹلایا ہے پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہر گز رونے والے یعنی غربت پر گرنے والے اور احوال
اُس جماعت کا یاد کر نیوالے کہ موجب رونے کا ہو اور نہ گذر وہاں سے ساتھ مہر و غفلت کے سبب خوف اسکے کہ مبادا پہنچے مگر وہ چیز
کہ پہنچی اُنکو یعنی اس لیے کہ ایسی جگہوں سے ساتھ غفلت نہ کرنا اور اس سے عبرت نہ لکنا علامت فسارت قلبی دینہ ہونے خشوع کے ہر اور جس

ظلم کرنا سبب قیامت کے عذاب ہے اور جو ظلم کرے گا وہ خود اپنے آپ کو عذاب کرے گا اور جو ظلم کرے گا وہ خود اپنے آپ کو عذاب کرے گا اور جو ظلم کرے گا وہ خود اپنے آپ کو عذاب کرے گا

اور محبت دنیا کی نسبت وہ بقا کی ہو اس سے کہ نیا دوسے اور ظلم کرے اور جس پر کہ محبت آخرت کی بہت فوی ہو احسان کرے اور مقابلہ میں ظلم کرے اور یہ صمد یونان و مشرق کی کثرت تائید **وَعَنِ سَعَادِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ ابْنِ الْكُنْبِ إِلَى كِتَابًا تَوْصِيَةً فِيهِ قَا لَا يَلْغِي فَنُكِبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنَ التَّسْبِيحِ فِي اللَّهِ تَحِطُّ النَّاسِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ سَمِعَهُ النَّاسِ مِنَ النَّاسِ رَضِيَ النَّاسِ تَحِطُّ اللَّهُ وَكَذَلِكَ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ السَّلَامُ عَلَيْكَ كَذَلِكَ التَّوْحِيدُ** اور روایت ہے معاویہ سے یہ کہ اوصحاب کعبہ اطراف حضرت عائشہ کے یہ کہ لکھو واسطے میرے ایک خط کہ نصیحت کرو مجھ کو آخر خط میں اور کثرت سے لکھو لیجئے مختصر اور جامع لکھو پس لکھے حضرت عائشہ نے یہ کلمات سلام تجھ پر بھیجے سلام کے تحقیق میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کلمہ دہن دہتا ہے رمضان ہجری شد کی ساتھ خفگی لوگوں کے کفایت کرتا ہے اسکو اللہ محنت لوگوں کی سے لیجئے اگر ایسا کام کرے کہ رضا حق کی تسبیح اور مہربان بنی نفس اپنے کے اس سے ناراض ہو تو حق تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور خلق کو بھی راضی کر دیتا ہے اور دفع کرتا ہے اس سے محنت و مشرکوں کے اور جو کوئی دہن دہتا ہے رمضان ہجری شد کی ساتھ خفگی اللہ کے سونچتا ہے اسکو اللہ طرف لوگوں کے اور سلام تجھ پر نقل کی یہ ترمذی نے ف سونچتا ہے اسکو اور اس کے کار کو طرف خلق کے اور بد نہیں کرتا اسکی اور دفع نہیں کیے تاثر انگے اس سے اور سطر کرتا ہے لوگوں کو اس پر کہ ایذا دیتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں اس پر بعض اصل رضائے خدا ہے اگر یہ ہوے تو خلق بھی ارضی و مطیع ہو جاوے گی اور اگر یہ نہ ہوے تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط میں بھی لکھے و آخر میں بھی پس اول بنسیرہ سلام ملاقات کے ہے اور دوسرے بنسیرہ سلام رخصت کے طرح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن

شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَمْ يَظْلَمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشُّرُوكُ الْمَسْمُوعُونَ أَوَّلُ لُفْمَاتٍ لَابِنِهِ يَا بَنِي كَأَشْرِكِ بِاللَّهِ إِنَّ الشُّرُوكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَرَدَّ آيَةَ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لَقَمَانُ لَابِنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْهُ كَمَا بَايَ تَوَرَّى یہ آیت لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انھوں نے اپنے ایمان میں ظلم کرنا ہوئی یہ بات دوسریوں حضرت کے لیجئے لیکن اس کے مراد ظلم سے مطلق گناہ میں لہذا انھوں نے یا رسول اللہ کو سنا ہم میں سے ہے کہ نہیں ظلم کیا اپنے نفس میں پس فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں یہ لیجئے مراد ظلم سے جو تم سمجھے ہو گناہ وہ نہیں ہے بلکہ مراد ظلم سے نہیں ہے مگر شرک کیا نہیں سنانے قول لقمان کا واسطے بیٹے اپنے کے کہ اسو بیٹے میرے شرک کی ساتھ اللہ کے کسی چیز کو لیجئے نہ ملا شرک کرنے کو ساتھ ایمان باللہ اور تمام ان چیزوں کے کہ واجب ہے ان پر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ برا ہی ظلم ہے اور ایک بات میں یونان آیا ہے کہ نہیں مراد ظلم سے جیسا کہ تم نے گمان کیا ہے نہیں ہے مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعد لفظ ظلم کے تفسیر بت یونان ہے کہ اولیٰ لکم الا انتم تم تہمتہ و ن لیجئے یہ لوگ ہیں ان کے لیے امن ہے اور یہ راہ سیدھی نے آ

یہ لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انھوں نے اپنے ایمان میں ظلم کرنا ہوئی یہ بات دوسریوں حضرت کے لیجئے لیکن اس کے مراد ظلم سے مطلق گناہ میں لہذا انھوں نے یا رسول اللہ کو سنا ہم میں سے ہے کہ نہیں ظلم کیا اپنے نفس میں پس فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں یہ لیجئے مراد ظلم سے جو تم سمجھے ہو گناہ وہ نہیں ہے بلکہ مراد ظلم سے نہیں ہے مگر شرک کیا نہیں سنانے قول لقمان کا واسطے بیٹے اپنے کے کہ اسو بیٹے میرے شرک کی ساتھ اللہ کے کسی چیز کو لیجئے نہ ملا شرک کرنے کو ساتھ ایمان باللہ اور تمام ان چیزوں کے کہ واجب ہے ان پر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ برا ہی ظلم ہے اور ایک بات میں یونان آیا ہے کہ نہیں مراد ظلم سے جیسا کہ تم نے گمان کیا ہے نہیں ہے مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ہمیں اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اتوری تصحیہ نے ظلم کو گناہ ہے جیسا کہ کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہے ہم میں کہ اس سے گناہ نہیں ہوا پس حضرت نے فرمایا کہ ظلم سے گناہ نہیں مراد ہے بلکہ شرک ہے اور اگر کوئی کہے کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے کیونکر ہو سکتا ہے شرک ضد ایمان ہے ایمان ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے البتہ مقصود ہے چنانچہ یہی کا نہیں اسی سبب سے اس طرف گیا کہ ظلم سے گناہ مراد ہے جو اب آسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے واقع ہے جیسا کہ مشرک ملے کہ ایمان خدا پر رکھتے تھے اور پھر بت برسنی کہ تھے اور بتوں کو عبادت میں شریک حق کا کرتے تھے شرک ہی وجود اور خالقیت اور عبادت کے ہوتا ہے اور ایمان مراد شرک عبادت میں ہو اور یہ نفس قرآن

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَنَعَ ظَالِمًا لِيُؤْبَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ اور روایت ہے اُس بنِ عمر سے کہ اسے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص نے اپنے ساتھ ظالم کے اور موافقت کئے اُسکی تاکہ بقوت اور تائید کرے اُسکی حال نکدہ وہ شخص جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے پس میں نے کہا کہ وہ شخص بدلہ سے اپنے کمال بیان سے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَصُحُّ إِلاَّ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَقُولُ فِي وَكَوْهَاهُ لَا يَطْلُمُ الظَّالِمُ وَيَقُولُ الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے اپنے کو اپنے غرض اسکا سرایت اورین نہیں کیا پس ابوبہرہ نے اسے بیان اپنے غرض کو بھی غرض پر پہنچا تا ہی قسم اللہ کی بیان نہ کہ تغدیری جانور البتہ مر جاتا ہے اپنے گھوسلے میں بلا یہ کہ سبب ظالم کے فعل کین قبی نے چاروں حدیثیں شریعت بیان ہیں فت جیاری ہر ساتھ پیش کے ایک جانور ہی کہ اسکو تغدیری کہتے ہیں یعنی بارگاہ ہر خدا ہی لعلی مینہ کہ سبب شہمی گن ظالم کے اور مر جاتے ہیں سبب اسکے انسان اور جانور بیان نہ کہ جیاری یعنی اور شخص جیاری کی اس سبب ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہے دانی کی تلاش میں کہان تک دیکھا ہو کہ اسکے پیٹ میں سے جہۃ الخضر اور نکلا ہو کہ وہ لبھرہ کے سوا اور کدین نہیں ہوتا اور سافت اسکے اوگنے کی حکایتیں ولبرہ میں اٹنی روز کی راہ ہوا اور اسکے گھوسلے کو دیکھا ہو کہ ایسی جگہ ہوتا ہو کہ مسافت اُس میں اور پانی کی حکایتیں چند روز کی راہ کی ہوتی ہے اور وہاں سے پانی پکیرتا ہے پس مرنا اسکا بڑی دلیل ہے قسطیر اور اساک باران پر اور مراد اس شخص کی کہ جس نے کہا کہ ظالم غرض نہیں کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہے کہ اگرچہ ظالم ظالم ہر میں نہ بیان مظلوم کا کرتا ہو لیکن حقیقت میں اپنا ہی زبان کرتا ہے اور مظلوم کے لئے ایسا زبان ہے کہ جزا و اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیو بگا ابوبہرہ نے اسکو ساتھ قرینہ کے کہ اُس مقام میں پیش آیا ہو غموم پر حمل کر کے بیان کیا اور غالب یہ ہے کہ یہ قول ابوبہرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوا اسے ہتھبلا لیا کہ باز کہنا

میںہ کا شہومی ظلم کہہ وارد ہوا ہے اور اسی لازم آتا ہے زبان پر پہنچا حیوانات کو **باب الامر بالمعروف**

باب پہنچ بیان امر معروف کے ف معروف معرفت سے ہے یعنی پہچاننے کے یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہے شرع میں اور شرع سے اسکے وارد ہوتی ہو مثل مردانہ کے کہ سبب اسکو پہچانتے ہیں اور مقابل اسکے منکر ہے ساتھ زیر کات کے یعنی پہچاننے کے شرع میں کہ وارد ہوئی ہو ساتھ اسکے شرع جیسک مردانہ اشاک کوئی اسکو پہچانے اور عجب ہو مؤلف سے کہ شروع باب میں النہی عن المنکر لکھا بعد بالامر بالمعروف کے باوجود کہ اکثر کتابوں میں نہ نون لکھے آتے ہیں بعضی حدیثوں میں بھی لکھتا ہے میں کو بین صریح بیان نہیں منکر کا ہے اور شاید کہ ترک سلئے کیا کہ امر بالمعروف شامل نہ نہی منکر کہ بھی شرع **الفصل الاول** فصل میں عن ابی سعید الخدری رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فليُصَاحِبْهُ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فليُخْبِرْ بِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ رواه مسلم اور ابوبہرہ ابی سعید خدری سے اسے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ جو شخص نے منکر دیکھا یعنی جانے تم میں سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے اسکو ساتھ باند اپنے کے یعنی مثلاً باجی توڑ دالے اور شہر کی چیزیں بلوعدا دے اور غضب کی چیزیں لالکے دلوادے پس اگر طاقت نہ رکھے ہاتھ سے تو کمر باندی ہو مٹا اعل اسکے کے قوی اس سے پہلے تغیر کرے اپنی زبان سے اور پھر آتین غیبی اسکے اسکے نصیحت کرے اور ڈرا دے اور سخت سے اگر سیدھی طرح کہنے پس اگر تغیر کرے زبان سے پہنچ کرے ساتھ دل کے یعنی مکر وہ رکھے دل سے اور موثر نہ ہو اور ارادہ رکھے اسکے تغیر کرنے کا ہاتھ اور زبان سے برقعہ برقعہ کے اور ہاتھ دکنارہ کرے اسکے کرنے والے سے نہ برا نکلا اور بے رخصت ہو اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کے سست ترین یا کل ہو نفس کی یہ مسلم نے وف یعنی یہ سست ترین یا کل یا کل ہو اسکے کے اگر ہونے اہل ماز کے قوی تو قادر ہوتے اور ہر انکار قوی اور نفی کے اور نہ محتاج ہوتے طرف اقتدار کے اور ہر انکار

صحیح

قلب کے یا یہ شخص ہر شخص فطول ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی اس لیے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین میں تو نہ انکار کرتا اسپر اور یوں ہر کسی پر
مشہور افضل و کمال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر الیہ اللہ تعالیٰ نے ولا یخافون لہم لا یم اور کہا ہوا بعض علماء ہمارے نے کام اول واسطے امر اور کلمہ
اور دوسرا واسطے علماء کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور مضمون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنی ضعیف ترین
ماتربہ ایمان کا ہوا اس لیے کہ جب تک ایک خیر خلاف شرع کو کہ معلوم ہو دین میں انصر و اور نہ مکروہ رکھے اسکو اور راضی ہو ساتھ اسکے اور اچھا جائے
اسکو تو ہو گا کاوہ خیر جانا چاہیے کہ جب خلاف شرع خیر تمام ہو تو واجب ہو منع کرنا اسے اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہو اور امر معروف بھی مانع
ہو اس خیر کے کہ حکم کیا جاتا ہو ساتھ اسکے پس اگر وہ خیر واجب ہو تو امر معروف بھی واجب ہو اور اگر مستحب ہو تو امر بالمعروف بھی مستحب ہو اور شرط
امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہے کہ نہ باعث ہوں فتنہ کے جیسے کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے کہ وہ
نہیں قبول کرے گا تو واجب نہیں لیکن مستحسن ہو واسطے ظاہر کرنے شعار اسلام کے اور لفظ میں شامل ہو ہر ایک کے لیے یعنی یہ امر بالمعروف اور نہی
منکر یہ کہ کرنا پونچھا ہو خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا اہل حق جانا چاہیے کہ یہ واجب ہے امر معروف کو شرط نہیں ہے کہ امر کرنے والا خود بھی کرتا ہو
اور غیر اسکے درست نہوا اس لیے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہو اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب ہو تو ترک نہاد دوسرے واجب کا
جائز نہیں ہو گا اور یہ جو کلام اللہ میں آیا ہے کہ لا تقولون الا للعلیین بر تقدیر تسلیم کے کہ وہ دو اسکا امر معروف اور نہی منکر میں ہو مراد اس سے یہ جو امر منع کرنا
نہ کرنے سے ہے نہ کرنے سے یعنی مراد یہ ہے کہ آپ کیوں نہیں عمل کرتے اور یہ مراد نہیں ہے کہ کہیں نہیں کیا میں میں شہ نہیں کہ اگر آپ بھی کریں تو بہتر ہی ہے
کہ جو شخص آپ عمل نہیں کرتا اسکا کہنا تاہم نہی کرنا تاہم نہی کرنا تو امر معروف اور نہی منکر یہ تہذیب مذکور واجب ہو ساتھ کتاب سنت و اتباع
امت کے اور نہی مخالفت میں ہر ایک کے بعضے روافض سے انکا کچھ اعتبار نہیں اور جسے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اسکے ذمہ سے
ساقط ہو گیا اور بعد اسکے کچھ اسپر لازم نہیں اور کہا ہوا علمائے کفر ضعیف اسکی لطیف کفایہ کے ہر اور جو کوئی قادر ہو اسپر اور نہ کرے اسکو بلا عذر تو
نہ گارہ ہو اور کبھی فرض میں بھی ہو جاتا ہے جیسے کہ منکر اسے جسکے پر ہو کہ نہیں جانتا ہو اسکو کوئی سوال اسکے یا نہی فی ذہن اسکے ازالہ پر کوئی سوال اسکے
جیسے کہ دیکھے اپنی بیوی کو یا بیٹی کو یا بھائی کو یا کام کرتے تو حامل ہی پر فرض ہوتا ہے اور نہیں ساقط ہوتا ہو مکلف سے بلکہ اہل اسکے کہ نہیں فائدہ کر سکا بلکہ
واجب ہو اسپر کرنا اسکا فان الذکر فی شیعہ المؤمنین فی ما علی الرسول الا الایمان المؤمنین اور امر معروف اور نہی منکر نہیں مخصوص ہو جا کوئی ہی کے بلکہ اور
امر حاکم کا بھی اس میں شرط نہیں ہو بلکہ عوام الناس میں بھی ہو چکا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کریں اہل بزرگ مریدان معروفہ و نہی منکر کرتے تھے جا کوئی پر
اور مسلمان اسکو جائز رکھتے تھے اور سرزنش نہیں کرتے تھے انکو پھر امر معروف اور نہی منکر وہ کہہ دے علم کے اعتبار اس خیر کا کہ امر کرنا ہو اسکا اور نہی
کرنا ہو اس سے اور مخالفت ہوتا ہو ساتھ اختلاف اس خیر کے پس اگر ہو واجبات ظاہر یا محرمات مشہور و ستہ مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب
اور مانند انکے کے تو تمام مسلمان علم رکھتے ہیں انکار کریں شوق سے اور اگر وہ قانون افعال و افعال سے متعلق ہو ساتھ اجتماع کے نہیں
ہو عوام کو خیال نہیں اس لیے کہ انکار اسپر علماء ہی کہہ چکا ہو اور انکار متفق علیہ میں ہو اور مختلف نہیں بلکہ انکار نہیں چاہیے نہ ہوتا ہو جب اسپر ہوتا ہے کہ
کے میں ہر جہت مصیب ہو اور لائق ہے کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نبوی کے کرے اور واسطے خدا کے کرے نہ واسطے کسی کے کرے نہ واسطے کسی کے کرے اور اب
یا دے نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی نصیحت ہو **وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ كَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَثَلُ الْمَدِينِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالرَّائِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهْوَتْ سَيِّئَاتُهُمْ فَصَارَ مِنْهُمْ فِي سَفَلَاءٍ وَصَارَ مِنْهُمْ فِي عُلَاءٍ
فَكَانَ الَّذِي فِي سَفَلَاءٍ يَمُوتُ بِالْمَاءِ عَلَى الذِّبْنِ فِي أَعْلَاهَا فَتَأْذِيهِ فَتَأْخُذُ سَاجِلُ نَفْسِهِ فَسَقَطَ فِي سَفَلَةٍ

مطابق جلد چہارم
کتاب الدار المعرف
۱۹۱
قلب کے یا یہ شخص ہر شخص فطول ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی اس لیے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین میں تو نہ انکار کرتا اسپر اور یوں ہر کسی پر
مشہور افضل و کمال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر الیہ اللہ تعالیٰ نے ولا یخافون لہم لا یم اور کہا ہوا بعض علماء ہمارے نے کام اول واسطے امر اور کلمہ
اور دوسرا واسطے علماء کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور مضمون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنی ضعیف ترین
ماتربہ ایمان کا ہوا اس لیے کہ جب تک ایک خیر خلاف شرع کو کہ معلوم ہو دین میں انصر و اور نہ مکروہ رکھے اسکو اور راضی ہو ساتھ اسکے اور اچھا جائے
اسکو تو ہو گا کاوہ خیر جانا چاہیے کہ جب خلاف شرع خیر تمام ہو تو واجب ہو منع کرنا اسے اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہو اور امر معروف بھی مانع
ہو اس خیر کے کہ حکم کیا جاتا ہو ساتھ اسکے پس اگر وہ خیر واجب ہو تو امر معروف بھی واجب ہو اور اگر مستحب ہو تو امر بالمعروف بھی مستحب ہو اور شرط
امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہے کہ نہ باعث ہوں فتنہ کے جیسے کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے کہ وہ
نہیں قبول کرے گا تو واجب نہیں لیکن مستحسن ہو واسطے ظاہر کرنے شعار اسلام کے اور لفظ میں شامل ہو ہر ایک کے لیے یعنی یہ امر بالمعروف اور نہی
منکر یہ کہ کرنا پونچھا ہو خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا اہل حق جانا چاہیے کہ یہ واجب ہے امر معروف کو شرط نہیں ہے کہ امر کرنے والا خود بھی کرتا ہو
اور غیر اسکے درست نہوا اس لیے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہو اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب ہو تو ترک نہاد دوسرے واجب کا
جائز نہیں ہو گا اور یہ جو کلام اللہ میں آیا ہے کہ لا تقولون الا للعلیین بر تقدیر تسلیم کے کہ وہ دو اسکا امر معروف اور نہی منکر میں ہو مراد اس سے یہ جو امر منع کرنا
نہ کرنے سے ہے نہ کرنے سے یعنی مراد یہ ہے کہ آپ کیوں نہیں عمل کرتے اور یہ مراد نہیں ہے کہ کہیں نہیں کیا میں میں شہ نہیں کہ اگر آپ بھی کریں تو بہتر ہی ہے
کہ جو شخص آپ عمل نہیں کرتا اسکا کہنا تاہم نہی کرنا تاہم نہی کرنا تو امر معروف اور نہی منکر یہ تہذیب مذکور واجب ہو ساتھ کتاب سنت و اتباع
امت کے اور نہی مخالفت میں ہر ایک کے بعضے روافض سے انکا کچھ اعتبار نہیں اور جسے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اسکے ذمہ سے
ساقط ہو گیا اور بعد اسکے کچھ اسپر لازم نہیں اور کہا ہوا علمائے کفر ضعیف اسکی لطیف کفایہ کے ہر اور جو کوئی قادر ہو اسپر اور نہ کرے اسکو بلا عذر تو
نہ گارہ ہو اور کبھی فرض میں بھی ہو جاتا ہے جیسے کہ منکر اسے جسکے پر ہو کہ نہیں جانتا ہو اسکو کوئی سوال اسکے یا نہی فی ذہن اسکے ازالہ پر کوئی سوال اسکے
جیسے کہ دیکھے اپنی بیوی کو یا بیٹی کو یا بھائی کو یا کام کرتے تو حامل ہی پر فرض ہوتا ہے اور نہیں ساقط ہوتا ہو مکلف سے بلکہ اہل اسکے کہ نہیں فائدہ کر سکا بلکہ
واجب ہو اسپر کرنا اسکا فان الذکر فی شیعہ المؤمنین فی ما علی الرسول الا الایمان المؤمنین اور امر معروف اور نہی منکر نہیں مخصوص ہو جا کوئی ہی کے بلکہ اور
امر حاکم کا بھی اس میں شرط نہیں ہو بلکہ عوام الناس میں بھی ہو چکا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کریں اہل بزرگ مریدان معروفہ و نہی منکر کرتے تھے جا کوئی پر
اور مسلمان اسکو جائز رکھتے تھے اور سرزنش نہیں کرتے تھے انکو پھر امر معروف اور نہی منکر وہ کہہ دے علم کے اعتبار اس خیر کا کہ امر کرنا ہو اسکا اور نہی
کرنا ہو اس سے اور مخالفت ہوتا ہو ساتھ اختلاف اس خیر کے پس اگر ہو واجبات ظاہر یا محرمات مشہور و ستہ مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب
اور مانند انکے کے تو تمام مسلمان علم رکھتے ہیں انکار کریں شوق سے اور اگر وہ قانون افعال و افعال سے متعلق ہو ساتھ اجتماع کے نہیں
ہو عوام کو خیال نہیں اس لیے کہ انکار اسپر علماء ہی کہہ چکا ہو اور انکار متفق علیہ میں ہو اور مختلف نہیں بلکہ انکار نہیں چاہیے نہ ہوتا ہو جب اسپر ہوتا ہے کہ
کے میں ہر جہت مصیب ہو اور لائق ہے کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نبوی کے کرے اور واسطے خدا کے کرے نہ واسطے کسی کے کرے نہ واسطے کسی کے کرے اور اب
یا دے نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی نصیحت ہو **وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ كَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَثَلُ الْمَدِينِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالرَّائِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهْوَتْ سَيِّئَاتُهُمْ فَصَارَ مِنْهُمْ فِي سَفَلَاءٍ وَصَارَ مِنْهُمْ فِي عُلَاءٍ
فَكَانَ الَّذِي فِي سَفَلَاءٍ يَمُوتُ بِالْمَاءِ عَلَى الذِّبْنِ فِي أَعْلَاهَا فَتَأْذِيهِ فَتَأْخُذُ سَاجِلُ نَفْسِهِ فَسَقَطَ فِي سَفَلَةٍ

شخص کے کہ حاضر ہو گا ہوں میں یعنی اور نہ برا جاؤ انکو نفل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونے کی اس سے ہر دو میں سے ایک شخص کو مکروہ و ناخوش رکھے دل سے تو حقیقت میں اس سے غائب ہو اگرچہ ظاہر میں حاضر ہو اور جب اس سے راضی و خوش ہو حکم حاضر میں ہو اگرچہ ظاہر میں غائب ہو

وَعَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ النَّاسُ اِنَّكُمْ تَكْفُرُونَ هَذِهِ اَكَلِيَّةٌ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اَصْغَوْا عَلَيَكُمْ فَاَنْفُسُكُمْ لَا يَخْضَرُ كَوْمُكُمْ حَتَّى اِذَا هَمَّتْ نِيْمَتُكُمْ فَاَنْتُمْ تَسْجُدُ لِلَّهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ لَا خَارَ وَ مَكَلًا فَلَمْ يَكْفُرْ لَوْ كَفَرُوا يُوْشِكُ يَعْجَبُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ لَوْ اَهْلُ مَا جَاءَ وَالْتِمِيزُ وَصَحَّحَهُ فِي رَوَايَةِ اَبِي حَاوٍ اِذَا رَأَى الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذْ وَاَعْلَى يَدِيْهِ وَكَشَتْ اَنْ يَعْجَبَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ فِي اَحْزَانِهِ مَا مِنْ قَوْمٍ يَحْمِلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَا حِدَ يُقِيْدُوْنَ عَلَى اَنْ يَغِيْرُوْا فَاَنْتُمْ لَا يَغِيْرُوْنَ اَلَا لِيْ شَيْتَ اَنْ يَعْجَبَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ فِي اَحْزَانِهِ مَا مِنْ قَوْمٍ يَحْمِلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَا حِدَ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَحْمِلُ اللّٰهُ اَوْ حَضَرَتْ اَبِي بَكْرٍ صَدِيقٍ سَمِعَ رَايَتِ بَرَكَةَ كَمَا اَوْ اَدْبَارُ تَحْقِيقٍ تَمَّ بِهِيَ اَيْتِ اَمْ لَوْ كُنْ اِيْمَانُ لَاسَ هُوَ لَازِمٌ بِرَدِّ نَفْسُوْنَ اَبُوْنَ كُوْنِيْنَ مَرْكَزًا تَكْمُوْهُ

شخص کہ گمراہ ہو جو موت کہ راہ باب ہو و قوم یعنی اس آیت کو پڑھتے ہو اور اسکو قوم اور مطلق ہونے پر حمل کرنے ہو اور اس سے نہ واجب ہو اما المعروف اور نبی منکر کا سمجھتے ہو یوں نہیں ہر اس لیے کہ میں نے سنا ہے کہ نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جن کی کھین ایک چیز خلاف شرع کو پیش نہ کریں اور میں نہ کریں اس سے قریب ہو کہ پڑے انکو خدا تعالیٰ اپنے عذاب میں نفل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اوصحیح کیا اسکو اور پھر روایت ابی داؤد کے یوں ہو کہ جب کھین لوگ سیکو فلک کرتے ہیں کبڑیں ہاتھ اسکا قریب ہے کہ کپڑے ان سبکو خدا تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور روایت میں ابی داؤد کے یہ ہر نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے ان میں ساتھ گناہوں کے اور قدرت کہتے ہو وہ قوم اس کے تغیر کرنے پر پھر تغیر نہ کریں اسکو یعنی ہاتھ و زبان سے گمراہ ہو کہ پڑے ان سبکو اللہ تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور روایت میں ابی داؤد کے یوں ہو کہ نہیں کوئی قوم کہ کہے جاوے انہیں گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہوں انکو کون سے کہ کرنے میں گناہ **ف** یعنی جب ہوں وہ لوگ کہ نہیں کرتے گناہ زیادہ گناہ کہ نبی اللہ سے اور میں نہ کریں انکو گناہوں سے تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑے گا اس لیے کہ یہ بھی حکم قدرت میں ہو کیونکہ غالب یہ ہو کہ جو کوئی زیادہ ہوسقے میں قدرت کہتے ہیں کہ ہر اور اصل مدار قدرت پر ہو کہ ہوں یا بہت اور اوپر جو کہ قریب ہو کہ پڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرنے میں خلاف شرع ہو و عید وارد ہو ہو کر کہلا کا کیونکہ جائز ہو پس یہ آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص در عقیدہ ہر ساتھ اس کے کہ لوگ اسکو نہ سنیں اور انہیں تاخیر نہ کرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر غور نہ ہو جیسی کہ حال لوگوں کا اخیر زمانہ میں ہو گا منقول ہو کہ یہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کے آگے پڑھی انہوں نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہیں ہے اس لیے کہ اس میں لوگ سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں لیکن اخیر میں ایک زمانہ آوے گا کہ امر کریں گے اور لوگ نہیں سنیں گے یہ آیت ان کے اسنے کی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگے آتی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے اس معنوں پر اور بعض مفسرون نے کہا ہے کہ مراد راہ بانے سے اس آیت میں انکار اور نبی منکر ہو اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہو اور مراد بانفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپس کی مضر نہیں کرنے کی تلوگ مگر ہی اور گناہ جب بدایت ہو گے تم اور گناہوں سے منع کرنے ہو گے طح معنی آیت کے یہ میں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسوں کے گناہوں سے پس جب حفاظت کی تھے اپنے نفسوں کی نہیں ضرر نہ کریں کی تلوگ عاجز ہو تم امر معروف اور نبی منکر سے مگر ہی اس شخص کی کہ گمراہ ہو ساتھ کرنے منوعات کے جبکہ راہ باب ہوئے تم تم اپنے گناہوں سے منع **وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ كَذَبَ فِي قَوْمٍ يَحْمِلُ فِيهِمْ بِالْمَعَا حِدَ يُقِيْدُوْنَ عَلَى اَنْ يَغِيْرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يَغِيْرُوْنَ لََّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ يَعْجَبُ**

ظاہر یا اس صورت میں کہ پھر اور مکروہ جہاں کوئی اس سے نہیں کہ وہ ان کا واسطہ اور یہاں ہر

فوق میں کی چیز مختلف تاخیر عجل اصل سے

قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ لَأَسَدُ الْاَبْوَدِ وَانْصَحُوا رَوَايَتُ هِيَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ كَمَا سَمِعْتُمُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنَهُ
 کہ منہن کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم میں کرنا ہو انہیں گناہ قدرت رکھتے ہو وہ قوم اسپر کہ نیکو کرین اور غالب ہوں اس شخص پر اوڑھ لیں
 پہونچتا ہی انکو اسد اپنے پاس یہاں سبب نیکو کرنے کے عذاب پہلا سے کہ میں نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے فت یعنی نیامین اس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ سبب ک کرنے امر معروف اور نہی منکر کی عذاب نیامین بھی پہونچتا ہے اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہے بخلاف دیگر گناہوں کے
 کہ عذاب ہونا ان پر نیامین لازم نہیں مگر **وَعَنْ ابْنِ تَعْلَبَةَ فِي حَدِيثِهِ لَعَلَّ اَعْلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يُخْرُكُمْ مَعَكُمْ حَتَّى اِيَّاكُمْ لَعَلَّكُمْ**
فَقَالَ مَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى ثُمَّ دَابَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَا عَنْ الْمُنْكَرِ حَتَّى
اِذَا اُتَيْتَ فَتَحْكُمَ طَائِعًا وَهُوَ مُتَّبِعًا وَذُنُوبًا مُؤْمَرَةً وَانْجَابَ كُلُّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَكَذَلِكَ اَمْرُكَ اَبَدُ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسُكَ
وَدَخَّ اَمْرُ الْعَوَامِ فَإِنَّ صِرَافَكُمْ اَيَّامَ الْعَصْرِ كُنْ صَبْرًا يَهْدِي قَبْضَ يَدِ الْعَامِلِ فَهَذَا اَجْرُ حَسْبٍ يَحْلِلُ لَكَ مِثْلَ عَمَلِهِ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَجْرُ حَسْبٍ مِنْهُ قَالَ اَجْرُ حَسْبٍ مِنْكُمْ سَرَدُ الْاَلِ بْنِ زَيْنٍ جَاءَ اور روایت ہر ابی ثعلبہ خشتی صحابی سے
 بیج تفسیر اس قول اللہ تعالیٰ کے لازم ہے کہ تم اپنی نفسوں کو منہن ضرر کر دینا کہ وہ شخص کہ گناہ ہو جسوقت کہ راہ یاب تم کہیں ابو ثعلبہ نے خبردار ہو
 قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا میں نے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ترک کرو منہن بمقتضی اس آیت کے امر معروف اور نہی منکر کو
 پس فرمایا آنحضرت نے ترک نہ کرو بلکہ امر کرو ساتھ امر معروف کے اور نہی منکر سے یہاں تک کہ جب دیکھے تو ای و مخاطب صفت بخل کو لوگوں میں کفر
 برداری اسکی کی جاتی ہو اور دیکھے تو خوش نفس کو کہ متابعت اسکی کی جاتی ہو اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کی جاتی ہے آخرت پر اور دیکھے تو خوش کھنا
 اور اچھا جانا ہر صاحب عقل و ذہب کا عقل و ذہب پہنچے کو اور رجوع طرف غلام کے کرنا اور مفتی نفس اپنے کا ہونا اور دیکھے تو ایک امر کو چارہ
 اور جدائی منہن ہر شے کو اس امر سے پس ان صورتوں میں لازم ہے کہ تو ذات اپنے کو اور کہ نگاہ اپنی کو گناہوں سے اور چھوڑ دے امر عوام کو اور تعرض
 نہ کر اپنے اور گوشہ پکڑنے اسلئے کہ تحقیق آگے شمار سے آخر زمانہ میں ایسے دن آتے ہیں کہ انہیں صبر کرنا چاہئے ابتداء ان ایام کی بعد خلفای راشدین
 کے ہوئی آج کے دن تک فنا اللہ وانا الید راہوں پس جو کوئی کہ صبر کرے ان ایام میں گویا کہ ہاتھ میں لیا انگارہ واسطے عمل کرے نواہیک شریعت
 احکام دین پر ان ایام میں اجر ہر چاس شخصوں کا کہ عمل کرتے ہیں ہند عمل اسکی کے یعنی انہیں سے کہ مبتلا منہن میں اس کے سے بلا میں اور منہن میں
 ان ایام میں کہ صحابہ نے بار رسول اللہ انکے لیے اجر چاس شخصوں کا ہو کہ انہیں سے ہوں فرمایا اجر چاس شخصوں کا تم میں سے ہو نقل کی
 یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے فت دیکھے تو ایک امر کو الم یعنی وہ امر کہ میل کرے طرف اسکے خوش نفس تیری کے صفات تیری سو کہ اگر در بیان لوگوں
 کتاوی تو اور انہیں ہے تو بے اختیار بکلم طبیعت کے آسین پڑے تو اس صورت میں کناہ کرنا اسے لازم ہے کہ برائی میں نہ پڑے تو کذا قال الطبعی
 اور بعضے حاشی میں لکھا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ مراد لایہ سے سکوت اور اعراض ہے سبب جڑ ہونے کے نہی منکر سے اور یہ معنی موافق میں اس کے کہ
 بعضے نسخوں میں واقع ہوا ہے ولایدک نہ ساتھ یا ہی تھانہ کے معنی لا قدرۃ لک علیہ کے یا مراد یہ ہو کہ دیکھے تو کار ضروری کہ اختیار ہر چہ کہ
 اسکی باور چارہ منہن ہر اس سے اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل کہ جب دیکھے تو بعضے لوگوں کو
 گناہ کرنے اور ضرور ہے چکو سکوت سبب عاجز ہونے تیری کو تو نگاہ رکھ اپنے نفس کو گناہوں سے اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتھ نفس اپنے
 کے اور چھوڑ امر لوگوں کا طرف اللہ تعالیٰ کے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ منہن تکلیف دینا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اسکی کے اور اچھے میں لایا نظر
 یعنی لاحق ہوگی اسکو شفت بسبب صبر کے مانند شفت صبر کر نیوالی کے اگر پکڑنے انگارے کے اپنے ہاتھ میں اور اخیر اس حدیث سے فضیلت آخرت

یہ روایت ابی ثعلبہ سے

یہ روایت ابی ثعلبہ سے
 جملہ روایات اور
 دیباچہ کے اور قوی
 کہ اس حدیث سے
 امتداد لایا اس سے

یہ روایت ابی ثعلبہ سے

لازم آتی ہر صحابہ پر اس صفت میں اور اسی حسب کتب میں کہ فیصلہ جزی سانی فیصلہ کلی کے نہیں ہر اور شیخ ابو عمر بن عبد البر صاحب کتاب التہذیب کے یہاں
 محدثین سے اس میں کلام کیا اور کہا کہ ممکن ہو کہ بعد از صحابہ کے کوئی پیدا ہو کہ سچ مرتبہ بعض اہل کلمہ کے ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثوں کے کہ یہ بات آئی
 سمجھ جاتی ہو دلیل لایا ہو اور مختار جمہور کا خلاف اسکے ہو اور خلاف اسکا ان صحابہ میں ہو کہ ایمان لائے ہیں اور اپنے وطن کو چلے گئے اور زیادہ
 اس سے محبت نہیں رکھی نہ وہ صحابہ کہ انہوں نے محبت راز حضرت سے رکھی اور شب و روز خدمت میں رہی اور آثار و انوار محبت کے جمع
 کیے ایشے اور باوجود اسکے شرف محبت تمام صحابہ میں باقی رہی اور اس فضیلت میں کسی کو ان کے ساتھ مشارکت نہیں رہی اور قوت القلوب میں
 کہا ہو کہ ساتھ ایک نظر کے کہ اوپر جہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑی وہ کچھ کھلتا ہو اور وہ کار براری ہوتی ہو کہ اور وہ کو ساتھ چلوں کے
 حاصل نہ ہو و السلام علیہ وسلم **وَعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبِيَا لَعْنَةُ اللَّهِ**
فَلَمَّا بَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنِ التُّرَابِ أَكْرَمَهُ وَبَنَى خُلُقَهُ فَمِزَ مِن بَيْنِهِم مَّا كَانَتْ أَفْئِدَتُهُمُ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ خَلَقَ قُلُوبَهُمْ فَلَمَّا خَلَقَ
فِيهَا فَنَاطِلَ كُلِّهِمْ كَيْفَ يَعْمَلُونَ أَلَا فَنَفَسُ الذُّنْيَا وَأَنْفُسُ النِّسَاءِ وَذَكَرَ أَنَّ لِكُلِّ عَادٍ رِيَاءً يَوْمَ الْقِيَامِ فَيَقْدِرُ
عَلَيْهِ دَرَجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَكَأَنَّ ذَاكَ الْبَرُّ مِنْ غَدَاةٍ لِّمِيرٍ لِّلْعَالَمَةِ يُعْرِضُ لِعَوَاذٍ عِنْدَ اسْتِغْنَاءِ قَالَ كَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ أَحَدًا مِنْكُمْ هَيْئَةً النَّاسِ
أَنْ يَقُولُوا بِحَقِّهِ إِذَا عَمِلَهُ وَفِي دَوَائِيهِ أَنْ دَامَ مَكْلُوكًا أَنْ يُعْلَنَ فَفِيكَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ قَدْ رَأَيْتُكَ تَمْنَعُنَا هَيْئَةً النَّاسِ أَنْ تَعْلَمَ
فِيهِمْ قُلُوبَهُمْ قَالَ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَهُمْ مِنْ مَنْ يُؤَلِّدُ مَوْلًى وَهَيْئَةً مَوْلًى وَهَيْئَةً مَوْلًى وَهَيْئَةً مَوْلًى
يُؤَلِّدُ كَافِرًا وَهَيْئَةً كَافِرًا وَيُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا
وَيُؤَلِّدُ مَوْلًى وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا وَهَيْئَةً مُؤْمِنًا
 کوئی چیز بھی ضروری محتاج میں کے کہ ہو نیوالی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اسکو یاد رکھا اسکو جس شخص سے کہ یاد رکھا اور حصول کیا اسکو جو کچھ حاصل کیا
 یعنی احوال دراز متا بعضوں نے یاد رکھا اور بعضوں نے فراموش کیا اور شہاب اس چیز کے کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیریں سبز و خرم و تحقیق اللہ خلیفہ کریم و لایعجز
 تمکو دنیا میں پس دیکھنے والا ہو کیونکہ عمل کرنے ہو تم آگاہ ہو پس پو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطے ہر توڑنے والے
 عدس کے نشان کھڑا ہو گا دن قیامت کے موافق عمدہ شکنی اسکی کی دنیا میں یعنی جس قدر عمدہ شکنی زیادہ ہوگی اُتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہو گا پھر آج
 بسبب اسکے روز قیامت کے اور ہر باعث حق و باطل کسبے نشان ہو گا اُس سے پہچانا جاوے اور زمین پر کوئی عمدہ شکنی بزرگ تر عمدہ شکنی ہر عام کی سے
 جاوے گا نشان اسکا نزدیک بعد اسکی کے یعنی واسطے ذلت و نفیست اسکی کے فرمایا آنحضرت نے اور نہ باز لکھے کسی کو تم میں سے ڈر کہنی بات حق کسی جبکہ
 جانے حق کو یعنی چاہیے کہ کلمۃ الحق کہنے میں خوف و ملاحظہ کیسا کرے اگر خوف ہلاک کا نہ ہو اور اگر وہاں بھی کہے اولیٰ ہو اور ایک دایت میں ہو یعنی بجا
 کہنے حق کے سے لایہ عبارت چاہیے کہ منع کرے کیسویبیت لوگوں کی جب کہیں خلاف شرع تغیر کرنے اسکے سے پس نے ابوسعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا
 بنے خلاف شرع کو پس نے رکھا ہکو بہیت لوگوں کی نہ ہونے سے اس میں پھر فرمایا پیغمبر خدا نے ہزار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اور ہر جان کو مختلف
 اور اقسام و مراتب متفاوت کی پس بعض اُنہیں سے وہ میں کہ پیدا کیے جاتے ہیں موسیٰ اور زندہ رہتے ہیں یعنی تمام عمر میں وقت سن تیز سے آخر عمر تک
 موسیٰ اور مرتے ہیں موسیٰ بعض اُنہیں سے وہ میں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافراور زندہ رہتے ہیں کافراور مرتے ہیں کافراور بعض اُنہیں سے
 وہ میں کہ پیدا کیے جاتے ہیں موسیٰ اور زندہ رہتے ہیں موسیٰ اور مرتے ہیں کافراور بعض اُنہیں سے وہ میں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافراور زندہ
 رہتے ہیں کافراور مرتے ہیں موسیٰ و دنیا شیریں ہو کہ مذاق طبیعت میں غرہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہو اور سبز و زلال ظاہر کی آنکھوں میں صورت اسکی

«...»
 کہ کوئی چیز بھی ضروری محتاج میں کے کہ ہو نیوالی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اسکو یاد رکھا اسکو جس شخص سے کہ یاد رکھا اور حصول کیا اسکو جو کچھ حاصل کیا
 یعنی احوال دراز متا بعضوں نے یاد رکھا اور بعضوں نے فراموش کیا اور شہاب اس چیز کے کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیریں سبز و خرم و تحقیق اللہ خلیفہ کریم و لایعجز
 تمکو دنیا میں پس دیکھنے والا ہو کیونکہ عمل کرنے ہو تم آگاہ ہو پس پو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطے ہر توڑنے والے
 عدس کے نشان کھڑا ہو گا دن قیامت کے موافق عمدہ شکنی اسکی کی دنیا میں یعنی جس قدر عمدہ شکنی زیادہ ہوگی اُتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہو گا پھر آج
 بسبب اسکے روز قیامت کے اور ہر باعث حق و باطل کسبے نشان ہو گا اُس سے پہچانا جاوے اور زمین پر کوئی عمدہ شکنی بزرگ تر عمدہ شکنی ہر عام کی سے
 جاوے گا نشان اسکا نزدیک بعد اسکی کے یعنی واسطے ذلت و نفیست اسکی کے فرمایا آنحضرت نے اور نہ باز لکھے کسی کو تم میں سے ڈر کہنی بات حق کسی جبکہ
 جانے حق کو یعنی چاہیے کہ کلمۃ الحق کہنے میں خوف و ملاحظہ کیسا کرے اگر خوف ہلاک کا نہ ہو اور اگر وہاں بھی کہے اولیٰ ہو اور ایک دایت میں ہو یعنی بجا
 کہنے حق کے سے لایہ عبارت چاہیے کہ منع کرے کیسویبیت لوگوں کی جب کہیں خلاف شرع تغیر کرنے اسکے سے پس نے ابوسعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا
 بنے خلاف شرع کو پس نے رکھا ہکو بہیت لوگوں کی نہ ہونے سے اس میں پھر فرمایا پیغمبر خدا نے ہزار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اور ہر جان کو مختلف
 اور اقسام و مراتب متفاوت کی پس بعض اُنہیں سے وہ میں کہ پیدا کیے جاتے ہیں موسیٰ اور زندہ رہتے ہیں یعنی تمام عمر میں وقت سن تیز سے آخر عمر تک
 موسیٰ اور مرتے ہیں موسیٰ بعض اُنہیں سے وہ میں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافراور زندہ رہتے ہیں کافراور مرتے ہیں کافراور بعض اُنہیں سے
 وہ میں کہ پیدا کیے جاتے ہیں موسیٰ اور زندہ رہتے ہیں موسیٰ اور مرتے ہیں کافراور بعض اُنہیں سے وہ میں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافراور زندہ
 رہتے ہیں کافراور مرتے ہیں موسیٰ و دنیا شیریں ہو کہ مذاق طبیعت میں غرہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہو اور سبز و زلال ظاہر کی آنکھوں میں صورت اسکی

بہت زیا اور تازہ معلوم ہوتی ہو اور بعضوں نے کہا کہ عجب چیز نرم کو خضر اور کتبہ بن اسبٹ یا ہنسن کے ساتھ خضر اوات یعنی سبز اونی ساگون
اور ترکاریوں کے بیج جلدی جاتے رہتے اور کم ٹھہرنے کے اور اس میں بیان ہو مگر اور عند دنیا کا کہ لوگوں کو ساتھ لڑتوں اور شہوتوں کا ذرا حشر حال
معلوم ہے کہ فریقہ کرتی ہو اور قابو جاتی ہو اور خلیفہ کر فیو الا ہو معنی اسکے یہ میں کہ اسوالت تمہارے حقیقت میں نہیں میں تمہارے بلکہ ملک اللہ کے
ہیں اور تم خلیفہ اور وکیل اسکے ہو تصرف میں یا یہ معنی میں کہ کیا ہو تمکو خلیفہ انکو گوں کا پہلے ہی تم سے تھے زمین میں اور دیا ہو تمکو وہ انکے ہاتھ میں تھا
پس کھینچنے والا ہو کہ کوئی عمل کرتے ہو اور سطح تصرف کرتے ہو اسوالت املاک میں یا کوئی ملک و عورت پکڑتے ہو ساتھ احوال گذرے ہو ان کے اور تصرف کرتے
انکے اسوالت میں اور بچو دنیا سے یعنی زیادتی دنیا سے کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت میں اور بچو عورتوں سے
یعنی انکے مکر و فریب سے اور محبت سے کہ باعث ہو اور پر جمع کرنے مال کے کہ مانع ہو حاصل کرنے علم و عمل کے سے اور اور امیر عامر سے متعلقی ہو کہ غالب
ہوا ہو اسوالتوں پر اور انکے شہروں پر اور عام لوگوں نے اسکو امیر کیا اور شہنشاہ اس کے ہوتے بغیر مشا ورت خاص کے اور اہل صلہ
عقد کے کہ علماء اور اراکین وقت ہیں اور ابو سعید جو روئے کلام مذکور کر کر تو غرض انکی یہ تھی کہ ہم سے اولویت ترک ہوئی والا انہوں نے بھی عمل
کیا تھا بعض حدیثوں پر کہ جن میں اجازت تھی سکوت کی وقت خوف کے اپنے لفظ پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونے اور زائد ضعف
ایمان کے پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول میں عاجز تھے باوجود کمال قوی ہونے پنے کے دین میں اور یقین میں اور معرفت میں اور نہیں قدرت
رکھتے تھے لہذا حق کی نسبت اہل طہ کے مانند بیزید پیدا اور حجاج وغیرہ کے تو واسے بر حال ہمارے کہ سلاطین اور امر کا حال ایسا ہی خراب ہو
اور علماء عالمین کم ہیں اور کثرت ہو حاکموں ظالمین کی اور جھوٹ کی اور مشائخ زیا کاروں کی انانہ و انالہ ایہ جوں پس شک نہیں ہو کہ زیادہ
صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور نیچے رہنے گھروں کا ہو اور قناعت کرنے کا ثبوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہو سوئے یعنی یوں بان با
کے مان پیدا ہوتا ہو یا شہرہ ہونوں کے میں پیدا ہوتا ہو یہ اس لیے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہو تو قبل تہیز کے نسبت ایمان کی اسکی طرف ہوتی نہیں
مگر باعتبار علم الہی کے اس کے حق میں یا باعتبار زمانہ آیندہ کے اور پیدا ہوتا ہو کا قرعینی کا فرمان باب سے پیدا ہوتا ہو یا شہر کفار میں پس حق منافی
نہیں ہو اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ اس کے کہ اور اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہو اگر نہ کوئی مانع باعث گمراہی سے جیسی کہ دلالت
کرتی ہو اس پر حدیث فالواہ یہود اثنی عشر اور تقسیم باعتبار غالب کے ہو والا بعضہ انہیں سے پیدا ہوتے ہیں یوسن اور زندہ رہتے ہیں کافر اور
ہیں یوسن اور بعضہ انہیں سے پیدا ہوتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں یوسن اور مرتے ہیں کافر اور شاید کہ یہ دونوں قسمیں نہیں ذکر کریں اس لیے
کہ مقصود اس سے یہ ہو کہ اعتبار خاتمہ کا ہو اور وہ جا گیا اس سے کہ ذکر کیا گیا اجالاہ ع قال و ذکر الغضب فیہم من یکتون
سیریم الغضب سیریم الفی فاحذلہا بالآخری و منہم من یکتون بطعی الغضب بطعی الفی فاحذلہا بالآخری و منہم من یکتون
من یکتون بطعی الغضب سیریم الفی و شراکھ من یکتون سیریم الغضب بطعی الفی قال الفی الغضب فاحذلہا بالآخری و منہم من یکتون
قلیب ابن آدم اکثر ذنبا من الذنبا و احبہ و حرمہ و یکتون من احسن شئ من ذلک فلیضطیمہ و لیستلبک
بالاخری قال و ذکر الذین فقال منکم من یکتون حسن القضا و اذا کان لہ الفحش فی الطلب فاحذلہا بالآخری
و منہم من یکتون سیریم القضا و ان کان لہ اجمل فی الطلب فاحذلہا بالآخری و منہم من یکتون اذا کان علیہ الذین
احسن القضا و ان کان لہ اجمل فی الطلب و شراکھ من یکتون اذا کان علیہ الذین اساء القضا و ان کان لہ الفحش فی الطلب
فاحذلہا بالآخری و منہم من یکتون اذا کان علیہ الذین اساء القضا و ان کان لہ الفحش فی الطلب فاحذلہا بالآخری و منہم من یکتون

۷۷
مظاہر حق جلد چہارم

سکایا جاوے گا وہ جنت ہی یعنی غریب ترک کرنے کا ارادہ کر لیا اس کے بھائی کے ساتھ رہے گا کہیں گیا اور یہ سب کچھ لوگوں کو بھیجی مومن کو کس قدر
 نیک کرے گا ان درانہ سے اور بعد کہنا خاتم سحر خود حضرت کو نقل کیا کہ جیسی تھے بیٹوں حد نہیں شعب الایمان میں ف سے ان فرما رہے تھے
 گناہ کا اور ظاہر کرنا بھی کامی اور معلوم کر رہے ہیں کہ ہویہ اس شخص کے حق میں کہ وہ تباہ لوگوں کے وہ بہ اور غلبہ سے
 اور زبردت کہتا ہوا اس کے دفع کرنے کی اپنے نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگزر کرنا معروف و نہی منکر سے اگر سبب غلبہ اور وہ بہ لوگوں کے
 نکر کے تو جائز ہے اور یہ حق کی ہر اس میں کذا ذکر لطیفی و لایح اور اس پر شبہ دار وہوتا ہے کہ ایسا شخص مذہبی شرع میں پس نہیں عتاب
 کیا جاوے گا اور یہ اور نہیں محتاج ہر سکھانے جنت کا یہ اس کے حق میں ہے کہ تصور کیا اس نے فی الجملہ پس الہام کر لیا اس کو اسد یہ معذرت مع
وَسَيُؤْتِيهِمُ اللَّهُ أَجْرًا كَثِيرًا قَالَ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ
 خَلِيقَتَانِ لِنُصْبَانِ لِلتَّائِبِينَ قَامَا الْمَعْرُوفُ فِيهِمْ أَصْحَابُهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ لِيَكُونُوا لِي كَمَا
 تَمَاسِكُ يَتَوَكَّلُونَ لَهُ الْكُلُّ مَوَارٍ وَأَهْ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے
 کہ ہا فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوے گئے
 بنی بصورت آدمیوں کے مانند اور تمام اعمال کے بہتر سے کیے جاوے گئے واسطے لوگوں کے یعنی ان کے کہ باہر ان کو دن قیامت پہلے ہر مشروع و بشارت
 یعنی خوشخبری دیگا اپنے بارون کو یعنی اپنے عمل کو ان کو اور وعدہ دیگا ان کو بھلائی کا اور انہر خلاف شرع پس کہے گا یعنی اپنے بارون کو
 دد ہو مجھے اور نہیں طاقت رکھیں گے واسطے اس کے یعنی اس سے جدا ہونے کی مگر لگنا نقل کی ہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں
ف یعنی جدا اس سے نہیں ہو سکتے کہ یعنی عذاب جو اس پر مرتب ہے اس سے الگ نہیں ہو سکتے کے اور حال کہ عمل صالح ظاہر ہونے کے اجماعی صورتوں
 میں ان خوشبودار قبر میں اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اس کے اور لفظ نصبان ساتھ صیغہ مؤث کے ہے اس پر باجمول کے اور ایک
 نسخہ میں ساتھ صیغہ مذکر کے اور ظاہر ہے ہر اس لئے کہ ت خلیفہ میں نانیث کے ہے نہیں لکہ مبالغہ کے ہے ہر اور معنی یہ ہیں کہ دونوں نوع میں مخلوقا
 سے کہ ظاہر ہو گئے لوگوں کے بلکہ **کتاب الرقاق** کتاب ہر رفاق کا **ف** رفاق جمع رفیق کی ہے ہر ہر ہر
 نرم کے یعنی اس کتاب میں حدیثیں انہی مذکور ہیں کہ ان کے سننے سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے اور وہ تاثیر کرنی میں دل میں زہد دنیا و
 رغبت آخرت ان سے حاصل ہوتی ہے **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
 عليه وسلم لو تفتان مغبون فيهما كذا من الناس ليعتقوا والفرع رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس کہ ہا فرما رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمین میں کہ فریب اور ٹوٹا کھلے ہوئے ہیں ان میں بہت آدمی تندرستی ہے اور فراغت نقل کی ہے بخاری نے **ف** میں
 دو نمون میں بہت لوگ ٹوٹے ہیں ہر سے ہیں کہ قدر انکی نہیں جانتے اور مفت ہاتھ سے دیتے ہیں اور چ معاملہ ان کے کہ نفس خود کہتا ہے میں جسے
 ج معاملہ بیچ و سر کے کوئی فریب کہا تا ہی اور مناع کو مفت ہاتھ سے دیتا ہے اور زبان زدہ ہونا ہی دو نمین میں بہت بدن اثر ہے و خالی ہونا
 شواغل سے اور مشوشات سے پس قدر ان نمون کی لوگ نہیں پہچانتے یعنی کار آخرت نہیں کرتے ان میں اور فرصت کو ختم نہیں جانتے جس وقت
 کہ بیمار ہوں اور ساتھ نشوونش وقت اور مراحت اخبار کے گرفتار ہوں قدر انکی جانیں جیسے کہ ہا ہی علمانی انہما اذا قدت عزت مع معنی
 اسکے ہیں کہ نہیں پہچانتے قدر ان نمون کی بہت لوگ کہ نہیں کرتے ان میں ایسے اعمال بیچ دنوں معاملہ کہ مصلح ہونے کے آخر میں اور
 نام ہو گئے آپر ضل کرنے عمروں اپنی کے وقت جانے رہے لگنے کے اور نہیں نفع دیگی ان کو عداست جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ذلک

الذی یبکی علیہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 جب ذکر کردہ ہو
 از باب ايمان

چونکہ یہ حدیث
 صحیح و معتبر ہے
 چنانچہ

لوم التائب اور فرمایا حضرت علیؓ نے کہ میں حسرت کرتا ہوں کہ میں نے اس ساعت پر گزرتے ہوئے اس حال میں کہ میں نے باور کیا کہ میں نے
وَعَنْ اُسکو فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے باور کیا کہ میں نے
 اَلَمْ يَمْلِكْ مَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ أَصْبَعًا فِي الْيَوْمِ فَلْيَنْظُرْ بَعْدَ رَجْعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسند میں ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم یہ خدا کی نہیں ہے مثال دنیا کی یعنی اُسکی نعمتوں اور زمانہ کی مقابلہ میں آخرت کے یعنی نعمتوں اور اہم
 اُسے کی گرامتہ دینے ایک نماز کے اُگلے اپنی کو دریا میں پس چاہے کہ دیکھے ساتھ کسی چیز کے پھر حق کی نفس کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کس قدر
 پانی اُس میں لگیا تا ہی دریا میں سے کچھ نہیں لگتا سوائے رطوبت یا ایک آدھ قطرہ کے پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر نسبت آخرت کے اور یہ بھی نہیں
 واسطے سمجھانے لوگوں کے والا تھا ہی کو غیر متناہی کے ساتھ چنانہ نسبت نہیں قطرہ میں کہ دریا سے کھلتا ہی باوجود قلت و حقارت کے کچھ نسبت کھتا
 دریا سے اور دنیا آخرت سے ہقدر بھی نسبت نہیں کتنی ہی حال یہ کہ اس میں نیا سیرج الزوال کی نعمتوں پر مغرور ہوا اور نہ اس کی کمال بفتگی
 جبرج فرع اور شکوہ کرے بلکہ کہے **اللَّهُمَّ لَا تُعْشِرْ الْأَعْمَالُ إِلَّا خَيْرًا** کہ حضرت نے اُسکو فرمایا ہی ایک بار دون احزاب کے اور ایک بار جھڑپو ذراع میں پھر چاہے
 کہ دنیا مزرعہ الآخرہ ہی اور دنیا ایک ساعت ہی پس صرف کرے اُسکو طاعت میں **وَعَنْ** جابر بن عبد اللہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
 وَسَلَّمَ مَوْجِدِي سَكَّ مَيْتٌ فَقَالَ لَيْكُمُ حُجٌّ أَنْ هَذَا لَهُ دِينٌ هُوَ فَقَالَ أَمَا خُذْ أَنْتُمْ لَنَا هَذَا بِشَيْءٍ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ الَّذِي نَا
 أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرتے ایک کمری کے
 بچھوئے کان والے باہن کان والے یا کان کے ٹم سے ہوئے پس فرمایا کون تم میں دوست کہتا ہے کہ یہ ہمارے ہے یہ بدی ایک ہم کہنے
 کوئی ہی تم میں سے کہ اُسکو ایک ہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہ نے کہ میں نے سنا کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ہے یہ ہو بدی کسی چیز کے فرمایا حضرت نے تم
 خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کے بت ذلیل ہی نزدیک خدا کے اس کمری کے بچھوئے سے نزدیک تھا ہمارے نفس کی یہ مسلم نے **ف** مقصود
 اس سے بغیرت کزما ہی دنیا سے اور رغبت دلائی ہی عقیقہ میں سیکے کہ اللہ بنا اس کل خلیعہ جابر اس چیز کے کہ روایت کیا ہی اُسکو ہستی نے من سے
 بطریق ارسال کے جیسکے نزدیک دنیا اس کل عبادہ اور سبب اس میں یہ کہ محبت رکھنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں ہونا ہے اُسکے
 اعمال میں دخل غرضوں فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں مقصود ہوتی ہی اُسکو آخرت چاہتا ہی یہ کہا ہے بعضوں عارفوں نے
 صاحبوں یقین سے کہ جسے دوست رکھا دنیا کو نہیں ہدایت کر سکیں گے اُسکو تمام مشاغل و حیرتوں سے نرک کیا دنیا کو نہیں گرا کر سکیں گے اُسکو تمام مشاغل
وَعَنْ اِذْهُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا مِجَنُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحِجَّةُ الْكَافِرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ہریرہ
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور رہشت ہو کافر کی نفس کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا قید خانہ کے ہے
 مسلمان کے لیے کہ محنت و شدت دیکھنا ہی اُس میں اور منہیات سے اپنے نہیں بچتا ہی اور شفقت طاعات کا قفل ہوتا ہی اُنکے ہر میدان دنیا و
 سکونت اُن میں ایسے ہمیشہ چاہتا ہی کہ اُس سے بچے اور میدان ملکوت میں جو لائی کرے اور بزرگ رہشت کے سے کافر کے لیے کہ ساتھ لذتوں اور
 شہوات اُن میں مشغول ہے اور نہیں چاہتا اُس سے بچنا اور بچنے کہتے ہیں ہرادی کہ دنیا ماند قید خانہ کے مومن کے لیے نسبت ان نوابوں
 اور نعمتوں کے کہ طیارگی گئی ہیں اُسکے لیے آخرت میں اور ماند رہشت کے یہ کافروں کے لیے مقابلہ میں اُس عذاب و ناک کے کہ تیار کیا گیا
 اُسکے لیے آخرت میں یعنی مومن ہر چند کہ دنیا میں ناز و نعمت میں رہے ہونیک ہی اور آخرت میں ہر سراس سے پاویگا اور کافر ہر چند محنت و شدت
 دیکھے دنیا میں بدتر حال اس سے ہو گا لیکن مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسنؓ کو دیکھا کہ اُس نے کہا کہ انا صاحب نے

یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے باور کیا کہ میں نے
 اُسکو فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے باور کیا کہ میں نے
 اَلَمْ يَمْلِكْ مَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ أَصْبَعًا فِي الْيَوْمِ فَلْيَنْظُرْ بَعْدَ رَجْعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسند میں ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم یہ خدا کی نہیں ہے مثال دنیا کی یعنی اُسکی نعمتوں اور زمانہ کی مقابلہ میں آخرت کے یعنی نعمتوں اور اہم
 اُسے کی گرامتہ دینے ایک نماز کے اُگلے اپنی کو دریا میں پس چاہے کہ دیکھے ساتھ کسی چیز کے پھر حق کی نفس کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کس قدر
 پانی اُس میں لگیا تا ہی دریا میں سے کچھ نہیں لگتا سوائے رطوبت یا ایک آدھ قطرہ کے پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر نسبت آخرت کے اور یہ بھی نہیں
 واسطے سمجھانے لوگوں کے والا تھا ہی کو غیر متناہی کے ساتھ چنانہ نسبت نہیں قطرہ میں کہ دریا سے کھلتا ہی باوجود قلت و حقارت کے کچھ نسبت کھتا
 دریا سے اور دنیا آخرت سے ہقدر بھی نسبت نہیں کتنی ہی حال یہ کہ اس میں نیا سیرج الزوال کی نعمتوں پر مغرور ہوا اور نہ اس کی کمال بفتگی
 جبرج فرع اور شکوہ کرے بلکہ کہے **اللَّهُمَّ لَا تُعْشِرْ الْأَعْمَالُ إِلَّا خَيْرًا** کہ حضرت نے اُسکو فرمایا ہی ایک بار دون احزاب کے اور ایک بار جھڑپو ذراع میں پھر چاہے
 کہ دنیا مزرعہ الآخرہ ہی اور دنیا ایک ساعت ہی پس صرف کرے اُسکو طاعت میں **وَعَنْ** جابر بن عبد اللہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
 وَسَلَّمَ مَوْجِدِي سَكَّ مَيْتٌ فَقَالَ لَيْكُمُ حُجٌّ أَنْ هَذَا لَهُ دِينٌ هُوَ فَقَالَ أَمَا خُذْ أَنْتُمْ لَنَا هَذَا بِشَيْءٍ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ الَّذِي نَا
 أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرتے ایک کمری کے
 بچھوئے کان والے باہن کان والے یا کان کے ٹم سے ہوئے پس فرمایا کون تم میں دوست کہتا ہے کہ یہ ہمارے ہے یہ بدی ایک ہم کہنے
 کوئی ہی تم میں سے کہ اُسکو ایک ہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہ نے کہ میں نے سنا کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ہے یہ ہو بدی کسی چیز کے فرمایا حضرت نے تم
 خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کے بت ذلیل ہی نزدیک خدا کے اس کمری کے بچھوئے سے نزدیک تھا ہمارے نفس کی یہ مسلم نے **ف** مقصود
 اس سے بغیرت کزما ہی دنیا سے اور رغبت دلائی ہی عقیقہ میں سیکے کہ اللہ بنا اس کل خلیعہ جابر اس چیز کے کہ روایت کیا ہی اُسکو ہستی نے من سے
 بطریق ارسال کے جیسکے نزدیک دنیا اس کل عبادہ اور سبب اس میں یہ کہ محبت رکھنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں ہونا ہے اُسکے
 اعمال میں دخل غرضوں فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں مقصود ہوتی ہی اُسکو آخرت چاہتا ہی یہ کہا ہے بعضوں عارفوں نے
 صاحبوں یقین سے کہ جسے دوست رکھا دنیا کو نہیں ہدایت کر سکیں گے اُسکو تمام مشاغل و حیرتوں سے نرک کیا دنیا کو نہیں گرا کر سکیں گے اُسکو تمام مشاغل
وَعَنْ اِذْهُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا مِجَنُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحِجَّةُ الْكَافِرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ہریرہ
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور رہشت ہو کافر کی نفس کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا قید خانہ کے ہے
 مسلمان کے لیے کہ محنت و شدت دیکھنا ہی اُس میں اور منہیات سے اپنے نہیں بچتا ہی اور شفقت طاعات کا قفل ہوتا ہی اُنکے ہر میدان دنیا و
 سکونت اُن میں ایسے ہمیشہ چاہتا ہی کہ اُس سے بچے اور میدان ملکوت میں جو لائی کرے اور بزرگ رہشت کے سے کافر کے لیے کہ ساتھ لذتوں اور
 شہوات اُن میں مشغول ہے اور نہیں چاہتا اُس سے بچنا اور بچنے کہتے ہیں ہرادی کہ دنیا ماند قید خانہ کے مومن کے لیے نسبت ان نوابوں
 اور نعمتوں کے کہ طیارگی گئی ہیں اُسکے لیے آخرت میں اور ماند رہشت کے یہ کافروں کے لیے مقابلہ میں اُس عذاب و ناک کے کہ تیار کیا گیا
 اُسکے لیے آخرت میں یعنی مومن ہر چند کہ دنیا میں ناز و نعمت میں رہے ہونیک ہی اور آخرت میں ہر سراس سے پاویگا اور کافر ہر چند محنت و شدت
 دیکھے دنیا میں بدتر حال اس سے ہو گا لیکن مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسنؓ کو دیکھا کہ اُس نے کہا کہ انا صاحب نے

بَعْدَ حَقِّهِ كَالَّذِي يَكُلُ لَوَاكِيَتِهِمْ وَيَكُونُ سَهْبًا مَّا يَكْتُمُهُ لِرَبِّهِمْ إِلَهُ الْقِيَمَةِ مَثُوقٌ ۖ فَيَكُونُ رَوَابِثَ بَوَالِي سَعْدِ خَدْرَىٰ سَے
 کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ ان چیزوں سے کہ درتاہوں میں تمہارا صحابہ با اہمیت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیزیں
 کہ کوئی جادو سگ نمہ نازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اسکی پس کہا ایک شخص نے بار رسول اللہ کیا لاوسکی بھلائی بڑائی کو یعنی حاصل ہونا
 غنیمت کا اور احوال کا بھلائی پس کیونکر وسیلہ اور سبب بڑائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے حضرت یعنی بانتظار وحی کے دیر تک
 بیانتک کہ گمان کیا جئے کہ تحقیق اناری جاتی ہو وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پوچھا آنحضرت نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کا فٹ
 اُترنے دے کے آنا تھا اور فرمایا کہاں ہو وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اسکی یعنی ابراہیم جانا انکو اس سوال پر
 اسکی کہ لوگوں کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ کہ کہ نہیں لاتی بھلائی بڑے کو یعنی رزق اگر بہت ہو جملہ بھلائی سے ہو
 اور اس سے بڑائی بیش نہیں آتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے مدد نال سے مانند بھار کے کہ نہیں اگاتی مگر جو کچھ کثرت
 فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہے جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اس چیز سے کہ آگانی ہو ہمار قسم
 کھانے سے وہ چیز ہے کہ ماردالتی ہو جانور کو پیٹ بھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جانا ہی یعنی اگر مرانہیں قریب پہنچتا ہی یعنی ہلاک کے مگر کھانا بولا
 جانور کھانے سبب کا اس طرح کہ کھائی کھانے بیانتک کہ تن گین کو کہیں اسکی بیٹا سلسلے قمر آفتاب کے یعنی عادت ہو جانور کی کہ جب بد معاشی
 پیٹ اسکا پھول جاتا ہو تو آفتاب کے سامنے بیٹتا ہے جب گرم ہوتا ہو پیٹ نرم ہوتا ہو اور جو پیٹ اسکا پیٹ بن ہوتا ہو کھلیتا ہو جیسے کہ فرمایا
 پس پیٹ لگو کر کیا اور پشاش کیا یعنی پس اسبارہ پیٹ کا جانا تا رہا پھر پھر طرف چڑا گاہ کے پس کہا باور تحقیق یہ مال دنیا کا سبب اور تر و تازہ
 اور نرم و رنگین ہے کہ آنکہ میں اجماع معلوم ہوتا ہے اور لذت و خوش مزہ ہے کہ لینا اسکا دل میں لذت زیادہ کرتا ہے پس جو کوئی کہ یوسے مال کو سامنے
 حق اس کے لینے بقدر محتاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اسکو بچ حق اس کے لینے مصرف اس کے کہ واجب ہے مستحب پس اجماع ذکر نوا لا ہو
 وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ یوسے اسکو بفرق اس کے کہ ہوتا ہو مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور ہو گاہ مال دلیل اسے یعنی اس کے
 اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے فلفظ و زینت عطف تفسیری ہو اور نازگی اور خوبی دنیا کی جو کبھی شمار ہر
 اس پر کہ ابتدا اسکی شہرین اور سبب ہی اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہو اور معنی یہ کہ میں درتاہوں نمبر اس سے کہ کثرت اموال شمار سے کی وقت بیخوش
 شہر دن کے باز رکھے گی نگو اچھے اعمال سے اور علوم نافہ سے اور پیدا ہوئے غم میں اخلاق پر مانند تکرار و عجب اور غرور و محبت نال جاہ کے اور ان چیزوں
 کہ متعلق ہیں ساتھ ان دونوں کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند رگر دانی کے سامان بنار کرنے موت کے سے اور پھر پھر الخ یعنی کھاتا ہے اور پھر پھر
 اور پیٹ سے نکال دالتا ہے اور پھر کھاتا ہے اور یہ پیش ہے حال اس شخص کی کہ بعض اوقات میں فراط اور حد سے تجاوز کرتا ہے اور قریب ہلاکت کے
 پہنچتا ہے بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکز ہی ہر طبیعت آدمی زاد کے لیکن جلدی اس رجوع کرنا ہے اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہیں رہتا اور
 بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے متوجہ ہو کر توبہ اور زهدت کرنا ہے اور ساتھ پاک کرنے نفس کے گناہوں سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہے اور ہم پہلی کہی
 وہ چیز ہے کہ مارتا ہے الخ اشارہ ہر طرف حال اس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر چھار کیا اور اس میں ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار کی
 نہائی اور ساتھ قیاس ان دونوں قسمن کی لگی کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وہ ہے کہ صلا تھ گناہ پر نارا اور گرفتار شہوت نفس کا ہوا
 اور دنیا میں پر غشی کی اول ظالم ہو اور دوسرا مقصد یعنی میانہ راو و تیسرا سابق یعنی سبقت لیجا ہوا لا بھلا ہوں کے کرنے میں ایک سابق
 اصلا تھ دنیا میں نہ آوہ کیا اور دوسرے مقصد نے آوہ کیا ولیکن ہوڈالا اور تیسرا ظالم تھ آوہ ہی نہا سے گناہوں بائیں ملک پھر شاہ کیا

وہ چیز ہے کہ مارتا ہے الخ اشارہ ہر طرف حال اس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر چھار کیا اور اس میں ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار کی نہائی اور ساتھ قیاس ان دونوں قسمن کی لگی کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وہ ہے کہ صلا تھ گناہ پر نارا اور گرفتار شہوت نفس کا ہوا اور دنیا میں پر غشی کی اول ظالم ہو اور دوسرا مقصد یعنی میانہ راو و تیسرا سابق یعنی سبقت لیجا ہوا لا بھلا ہوں کے کرنے میں ایک سابق اصلا تھ دنیا میں نہ آوہ کیا اور دوسرے مقصد نے آوہ کیا ولیکن ہوڈالا اور تیسرا ظالم تھ آوہ ہی نہا سے گناہوں بائیں ملک پھر شاہ کیا

طرف تفاوت احوال آدمیوں کے سچ بحث مال اور صرف کرنے اسکے کے پس فرمایا تحقیق مال منہج اور غیر حق اس کے لئے بفرج حاج کے طرف سے کہ ہم
کہنا اسکو حرام ہے اور نہ خرچ کیا چھ رمضان مذی رب اپنے کے اور مانند اسکے کہ گمانا ہی اور سر نہیں ہونا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اس شخص کے ہی
کر اسکو جمع البقر ہو اور مانند اس بیمار کے کہ اسکو مستحقا ہو کسیراب نہیں ہونا چون پانی پینا یا زیادہ بضرک ہونی ہی پیاس کی اور بہت بیٹ
پھول تاجانا ہی کا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رح نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جلتے منتشر اسکا جائز ہی لینا اسکا والا نہیں جائز ہیں لوگوں نے
کہا کہ منتشر اسکا کیا ہی گمان انہوں نے وہ یہ کہ معلوم کرے کہ گمان سے لینا ہی اسکو اور کس جگہ میں خرچ کرتا ہی اسکو میں ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا لَا الْفَقْرَ احْسَنُ عَلَيْكُمْ وَافْضَلُ احْسَنُ عَلَيْكُمْ اِنْ تَبَسَّطَ عَلَيْكُمُ الدَّيْنُ
كَأَنَّكُمْ طَعْتُمْ عَلَى مَنْ كَانَ فَبِكُلِّكُمْ فَتَنَا كَفَسُوهُمَا كَمَا نَتَا فَسَوُّوهَا فَهَكَذَا كُنْتُ كَمَا أَهْلَكْتُهُمْ وَمُتَّفِقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
عوف سے کہ گمان فرما بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں فقر سے دریا بن نمبر یعنی اسلئے کہ اس میں سلامتی غالب ہو اور دفع ہی تمھارے لیے لیکن
درنا ہو نہیں نمبر اس سے کہ فراخ کجاوی گی نمبر دنیا یعنی پس کہ مگر معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہووے گا ساتھ انواع بلکہ جیسے فراخ کی گئی ان لوگوں کو پر سے
پچلے تم سے یعنی پس ہلاک ہووے وہ بسبب عدم کرنے کے فقرا پر بسبب محال رغبت کے مال میں پس رغبت کرو گے تم دنیا میں یعنی خستہ کرو گے کو عدم اور
کرو گے اس میں نہایت جیسے کہ رغبت کی تو گوں نے اس میں در ہلاک کر سگی ٹکو جیسے ہلاک کہا لکن نفس کی بخاری اور مسلم نے ف بسبب خوف کا فراخی
دنیا سے کہ باعث رغبت اور ہلاک کے سو یا گرفتاری حرص کے اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنے اسکے کی ہی موجب ہلاک کی خرت میں ہوا و افہوا
بیچ نزاع و خلاف کے کہ نوبت قتل و قتال کی پہونچے اور ظاہر یہ کہ مراد فقر سے یہ کہ نہوں اسکے پاس تمام وہ چیزیں جنکی محتاج پڑنی ہی قسم ضرورت دینا
اور بدن سے اور رخا سے مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہی سر کشی اور غافل مونی کی عبادت زمانہ میں ع وَعَنْ ابْنِ مُثَرَّةٍ أَنَّهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقِي الرِّحْمَةَ قَوَاتًا وَفِي زَوَائِدِكَ كِفَالًا مُتَّقِيًا عِلْمًا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہی کہ تو زرق آل محمد کا فوت اور ایک روایت میں بجای لفظ قوت کے لفظ کفاف کا ہی نفس کی بخاری اور مسلم نے
ف مراد آل محمد سے ذریعت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا تا بعد ار اور دوست کامل حضرت کے اور فوت اس قدر کہانے پنے کو کہنے میں جو نگاہ
کھے بدن کو اور قیام بدن ہو اس سے اور بعضوں نے کہا کہ وہ جان بچار کھے اور کفایت کرے زرق سے اور کفاف ساتھ زیر کاف کے وہ ہی کہ بارش
اور رہنے پر ذکر سے سوال سے اور بعضوں نے کہا کہ کفاف اور قوت کے ایک ہی معنی ہیں اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پھی کی ہی اور بیان
ہی اسکا کہ الکفا ساتھ ادنے معیشت کے اولے ہی اور قبول کی آمد فعلے نے دعا حضرت کے چیچن لنگے کہ چاہا ان لوگوں میں سے کہ ارادہ کیا عزیز
کرنے انکے کا اور جانا چاہے کہ کھان مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانوں اور حوال کے ایک نو کہ عادت ساتھ قبل کہانے کے جسکو کہ
روز یا زیادہ اس سے ہو کارہ سکنا ہی اور دوسرائی کیا یک روز میں دو تین بار گمانا ہی اور ایک عبد الدار ہی قبیل بالثیر اور دوسرا عبدال نہیں بقعا
اور چ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تھوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت میں زیادہ اس سے طلب کرنا پس
مقدار کفاف کی ضبط نہیں ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اسکے قوت طاعت پر ہو اور حرکات عادی قوت نہوں اور اس حدیث میں تبصرہ اور
ارشاد ہر امت کو سپر کہ چ طلب کرنے زیادتی کے مشقت نا اتحاد میں اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کریں اور صد عدال سے تجاوز کریں اور
کہا ہی عل نے کہ کفاف انقص ہر ضرور رخا سے اور اگر کثرت مال سبب ملکہ ہی اور اسراف کی نہوا و باعث زیاداتی بملائون و عبادت کی
ہو تو وہ نفیلت باور طرح کی ہو دع وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

بسبب تعلیم اور دن کے اور ہدایت کرنے لگنے کے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سے درست ہے اور مجاہد شام
 یہ تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے مہورات کو اور عابد ترین لوگوں کا اس لیے کہ نہیں ہے کوئی عبادت انفس اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض
 سے اور عوام لوگ کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہیں اصول کو اور قیام کرتے ہیں ساتھ
 غفلتوں کے پس بعض اوقات ہوتی ہے ایک شخص پر قضا نمازوں کی اور غافل ہوتا ہے ان کے ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش
 کرتا ہے طواف اور نفل عبادتوں میں اور ہوتی ہے ایک پر زکوٰۃ یا حقوق لوگوں کے اور کہلاتا ہے فقرا کو اور بناتا ہے مسکین اور مدرسے
 اور مانند ان کے اور راضی ہوتا ہے پوچھنا ایک شخص نے سید ابو الحسن شاذلی سے حال کیا ہے پس کہا انہوں نے کہ وہ دو حکم ہیں اول فرائض کو
 اپنی نظر سے اور قطع کرنا دوسرے طبع یہ کہ دیو سے بچنا غیر اس چیز کی کہ نسبت میں کیا ہے تیرہ اور کہا سید عبد القادر جیلانی ج نے کہ جان لو نعمت
 نہیں فوت ہونے کی تجھے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز قسمت میں نہیں ہے نہیں پہنچے گا تو اس کو بسبب حرص کرنے اپنے کے طلب میں اور
 کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اس کے تاکہ راضی ہو دے تجھے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست کھے تو یعنی شل
 اس چیز کے کہ دوست کھے تو اس کو اپنے لیے خاص کر بہانہ کہ دوست کھے تو ایمان کا فقر کے لیے اور تو بہاجر کے لیے اور مانند ان کے کہ اوپر بہت نہیں یعنی ہوا
 خوش دل و زندقہ و کرب کے لوح و سجدہ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ أَحَدَهُ تَفَرَّقَ عِبَادَتِي**
أَمَّا أَصَدُّكَ مَا عَنِّي وَأَسَدُّ فَتْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَائِكَتِي يَدُكَ شُغْلًا وَلَوْ أَسَدُّ فَقَدْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور
 روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی زاد فانی ہو میری عبادت کے لیے یعنی فانی
 کر اپنے دل کو واسطے عبادت رب اپنے کے بھر دو لگائیں سینہ تیرا ہے پر دانی سے یعنی بھر دو لگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرے بے پردائی کو تو بھولے
 اور نہ کرو لگائیں باہر فقر اور احتیاج تیری کی طرف غفلت کے اور اگر نہ کرے تو یعنی فانی نہ ہو تو میری عبادت کے لیے اور گرفتاری مہات اور مشاغل
 دنیا اور نفس کے رہے تو بھر دو لگائیں بات تیرا یعنی اعضا تیرے طرح طرح کے شغلوں میں اور دو نہیں کر نہ کیا فقر اور احتیاج تیری کو نفس کی احمق دہن
 مابین فانی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہات دنیا کے فقر نہیں جانا اور بریشانی اور سرگردانی بحال خود تیری ہوا و بیچ فانی ہونے کے واسطے
 عبادت کی آسائش بھی ہوا و غنا بھی طرح حاصل کہ رنج میں ڈالے گا تو اپنے نفس کو بسبب کثرت تردد کے ہر طلب کے مال کے اور نہیں پہنچے گا تو مال کو
 مگر اس قدر کہ مقدار کیا ہو تیرے لیے ازل میں اور محروم رہے گا تو غنا سے قلب سے بسبب کہ کرنے عبادت رب کے **لَوْ عَنِ جَابِرٍ قَالَ ذَكَرَ**
رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَلِتَقِيَّاهُ وَذَكَرَ آخِرُ بَرَعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقْدُلْ بِالْبَرَعَةِ تَقَرُّ الْوَرَعُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تیرے کہ ایک شخص نے ایک حضرت کے ساتھ عبادت کی
 اور ساتھ کوشش و مشقت کرنے کے یعنی طاعت میں باوجود کم بھی کے گناہ سے اور ذکر کیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پر پیہر گاری کے
 پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر ذکر کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ پیہر پیہر گاری کے ہوا ساتھ پر پیہر گاری کے اگرچہ اس قدر زیاد
 و کوشش نہ نفل کی پر مذہبی نے ف ساتھ لفظ نبی کے تفسیر کی ہر کسی راوی نے لفظ رخص کے اور ہر ادوع سے تقویٰ ہے یعنی بچنا حرام چیزوں سے
 پس وہ بھی منفذ ہوتا ہے بجالانے عبادتوں واجبہ کو **وَعَنِ عُمَرَ بْنِ مِقْوَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَجُلٍ وَهُوَ يَعْطُهُ أَغْنَتْهُ خَسَاءُ قَبْلَ خَسَاءٍ قَبْلَ خَسَاءٍ قَبْلَ خَسَاءٍ قَبْلَ خَسَاءٍ قَبْلَ خَسَاءٍ قَبْلَ خَسَاءٍ
قَبْلَ شُغْلِكَ وَمَوْتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُسْلً اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

بے پردائی کو تو بھولے
 اور نہ کرو لگائیں باہر فقر
 اور احتیاج تیری کی طرف
 غفلت کے اور اگر نہ کرے
 تو یعنی فانی نہ ہو تو
 میری عبادت کے لیے اور
 گرفتاری مہات اور مشاغل
 دنیا اور نفس کے رہے تو
 بھر دو لگائیں بات تیرا
 یعنی اعضا تیرے طرح
 طرح کے شغلوں میں اور
 دو نہیں کر نہ کیا فقر
 اور احتیاج تیری کو نفس
 کی احمق دہن

میدہ وسلم نے واسطی ایک شخص کے اس حال میں کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اسکو غنیمت کن یا غنیمت کن کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہوں فی الحال پھلے
پانچ عوارض کے کہ متوقع ہوں زیادہ آئندہ میں غنیمت کن جو ان کو یعنی اُس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلے بڑا پنے اپنے کے یعنی اور ضعیف ہونے کے
عامت سے اور غنیمت کن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑا پنے میں ہو پھلے بیماری اپنی کے کہ صحت نعمت عظیم ہو بعد ایمان کے اور غنیمت کن تو لگری کو پھلے فقر پنے
کے اور غنیمت کن فراغ وقت کو مشاغل اور مشوشات سے پھلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کے اُس میں اور غنیمت کن زندگانی کو پھلے موت
کے یعنی بڑا پا اور بیماری اور محتاجی اور غفل اور موت آنے والے میں جب تک کہ نہیں پہنچے ہیں وقت کو غنیمت جان ف غنیمت اصل میں
اُس مال کو کہتے ہیں کہ کافرون کے لڑنے سے ہانچ گئے اور یعنی پانی مقصود بے مشقت کے بچے آنا ہو اور غنیمت اعصاب سے ہو یعنی جسے غنیمت کے
اور تو لگری اپنی کو یعنی قدرت الہی کو عبادت الہیہ پر اور خیرات اور ثوابوں اور وہ پر ہرچ مطلق احوال کے اور پھلے فقر اپنے کے یعنی مفقود کرنے پر
کے اُسکو زندگانی میں با بعد مرنے کے **وَعَنْ** ابْنِ حُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَكْظُمُ أَحَدُكُمْ إِلَّا عَيْنًا
مُطْعِنًا أَوْ فَقْرًا أَمْلِسِيًّا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ مَوْتًا مُفْجِعًا أَوْ الدَّجَالَ فَالِدَجَالَ شَرٌّ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ وَاللَّسَاءُ
وَالسَّاعَةُ أَذْهَلُ وَأَمْرٌ سَرَّاهُ التَّيْمِيَّةُ وَاللَّسَاءُ اور روایت ہر وہی سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہیں
انتظار کرنا ایک ٹھکانہ تو لگری کا کہ گنگار کرتے والی اور حدام ونہی سے باہر ڈالنے والی ہو انتظار نہیں لیجانا مگر فقری کا کہ بھلا دینے والی
ہو طاعت حق کو یعنی بسبب گریہ بھوک اور رہتگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہیں کرنا مگر بیماری کا کہ تباہ کرتے والی ہو
بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کے یا دین کو بسبب کُشل کے کہ پیدا ہوتا ہو بسبب اسکی یا انتظار نہیں کرنا مگر بہت بڑا پنے کا کہ بے عقل ہو جو اس
اور یہ وہ کہ کرنا ہو یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنے والی ہو اور ہلاک کرنے والی ہو کہ فرصت تو بہ کی اور قدرت اُس پر نہ سہی انتظار
نہیں لیجانا ہو مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ میں آوے گا اور گمراہ کرے گا اور فتنہ ٹٹلے گا پس دجال بد فائیب ہو کہ انتظار کیا جاتا ہو اُسکا اور حاضر ہوگا
اخیر زمانہ میں یا انتظار نہیں کرنا ہو مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف**
حاصل معنی حدیث کے یہ ہیں کہ فرماتے ہیں کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہیں جانتا گو یا ان آفات اور مکروبات کا انتظار کرنا
یعنی حالت فقر میں کہ آسائش اور سلامتی حال کو غنیمت نہیں جانتا اور فقر پر سیر نہیں کرنا مگر تو لگری کو چاہتا ہو کہ سرکشی میں ڈالے اور
راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت غنائم کہ شکر نہیں کرتا اور نعمت خدا کو نہیں پہچانتا اور عبادت حق کی نہیں کرتا مگر فقرا
چاہتا ہو کہ تمام عبادتوں اور بھلائیوں کو بھلاوے اور اسی طرح معنی اور جملوں کے سمجھ لے بلح نہیں انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہو
تو بیچ کے اور تفسیر مکتفین کے بیچ دین اپنے کے یعنی کب عبادت کرو گے تم اپنے رب کی پس تم نے اگر عبادت کی اسکی باوجود قلت شواہد
اور قوت بدن کے تو کیونکر عبادت کرو گے اُسکی باوجود کثرت شواہد اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہیں انتظار کرنا مگر تو لگری کا لے
وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نِيَا لِعَوْنِهِ سَلْمُونَ مَا فِيهَا إِلَّا خَدُّ لَئِنَّهُ وَمَا وَالِدُ وَعَالٍ
أَوْ مَعْلُومٍ وَأَوَّاهُ التَّيْمِيَّةُ وَأَبْنُ مَاجَةَ اور روایت ہر وہی الی ہر وہی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبر دے
تحقیق دنیا راندی گئی ہو اور دور کی گئی ہو درگاہ رحمت سے یعنی اسی لیے کہ دور کرنے والی ہو اللہ تعالیٰ سے اور راندی گئی ہو
کہ دنیا میں ہو یعنی وہ چیزیں کہ غافل کریں ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہو خدا اُسکو اور عالم اور سیکھنے والا نقل
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دوست رکھتا ہو اُسکو یعنی طاعتیں اور وہ چیزیں کہ نزدیک کریں اللہ سے یا مادا لاہ کے

قَالُوا خُجَّ قَرَأَى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ قَدْ مَخَضَتْ سَوَاهِبُ الْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثَلَاثَ يَوْمٍ فَلَمْ يَجِدْهَا قَالَ مَا فَعَلْتَ الْقُبَّةَ قَالُوا اشْكَلُ الْيَسَا صَالِحِيهَا عَمَّا أَضَلَّ فَاحْتَبَرْنَاهُ قَدْ مَخَضَتْهَا فَقَالَ أَمَّا
 كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالَ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا يَغْنَى إِلَّا مَا لَا يَدُلُّ مِنْهُ سَوَاهِبُ الْأَرْضِ إِلَى ۚ اور روایت ہے کہ شخص
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اس حال میں کہ ہم جماعت صحابہ کی ساتھ حضرت کے تھے پس یہ کیا شخص نے ایک گنبد بنا کر ایک شخص
 انصار میں بنایا تھا پس فرمایا حضرت نے یہی بطریق انکار و تحجر کے کہ کیا یہ گنبد یعنی یہ عمارت تیری ہو اور کسی بنا یا ہو اسکو عرض کیا حضرت کے
 صحابی نے کہ یہ گنبد ہو فلا نے شخص کا کہ ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت فرمایا حضرت نے اور کچھ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کرامت کے
 اور غضب کے اپنے دل میں یہاں تک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اس شخص پر لوگوں میں پس منہ بہ منہ یہاں حضرت نے اس سے سچوں اسکے سلام
 نہ کیا دیا اور منہ بہ منہ یہاں التفات کیا اسکی طرف واسطے اوٹ بنے اسکے اور تنبیہ کرنے غیر اسکے کے کیا شخص نے یہ فعل کیا یا نہیں وہ شخص سلام کرتا تھا
 آنحضرت منہ بہ منہ یہاں تھے اور جواب اسکے سلام کا دیتے تھے یہاں تک کہ پہچانا اس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرت کے اور روئے مبارک پر
 اُس سے پس شکایت کی اُس شخص نے اسکی حضرت کے یاروں سے یعنی خاص یاروں سے کہ ہمیں دیکھنا چاہیے اور رکھا اس شخص نے قسم بخدا کی
 میں تا شاد بکشتا ہوں اپنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اگر غصہ اور کرامت کا دیکھنا ہوں حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکھتا تھا میں نے سبب
 اسکا کیا یہ کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھنا تھا گنبد تیرا اور مکر وہ جانا اسکو پس پھر اوہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس گرا دیا اسکو یہاں تک
 کہ برابر گرا دیا اسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرت اکبر و زبیر نہ دیکھا اس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہمارے لگے
 نے آپ کے منہ بہ منہ یہاں کی اُس سے اور پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی کہ اسکو یعنی اسکی کو غصی ایک سبب بنا گنبد کے ہے پس گرا دیا اُس نے
 اسکو پس فرمایا حضرت نے یہی سبب مکر وہ جاننے اُس عمارت کے آگاہ ہو وہ تحقیق یہ عمارت سبب شکایت کی ہو حضرت میں اور مالک اسکے کے اَللّٰهُمَّ اِنَّا
 نَالِئُكَ لَعْنَتُكَ مَكْرُوهُ حَيْزُكَ نَبِيْنُ اَرْبَعَةَ اَشْهُارَ اُس سے اور ضروری ہو اسقدر صاف ہو نفل کی یہ اوداؤ دینے ف مضمی حدیث کے یہ ہیں کہ جو عمارت کہ بناوے اسکو
 مالک اسکا پس وہ وبال ہے یعنی عذاب ہو آخرت میں اور وبال اہل میں ہو جو اور مکر وہ کو کہتے ہیں اور مرد عمارت سے وہ ہو کہ بنائی ہو نفاذ و میں کیے
 زیادہ حاجت سے عمارتیں غیر کی مانند مسجد دن اور مدرسوں اور خانقاہوں سگ کہ با آخرت کی چیزوں میں سے ہیں نہ راسی طرح جو چیز ضروری ہو
 آدمی کے یہ قسم فوت اور لباس اور مکان رہنے کے سے روایت کیا یعنی نے اس سے بطریق منوع کے کہ تمام بناوے اہل ہر بنے مالک پر دن دنیا کے
 مگر مسجد اور روایت کیا طہرانی نے وائے سے موقوفہ کل مینان یعنی عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہوا ایسی اور اشارہ کیا ساتھ پیشانی اپنی کے یعنی نوروزی سی
 بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہر دن قیامت کے مکر وہ علم کہ عمل کیا جائے اس پر ہر و سَعْنُ ابْنِ هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنَ جَمِيعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَوْلَاكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ ابْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عُبَيْدَةَ بِالْذَّالِ بَدَلُ النَّشَاءِ وَهُوَ تَحْقِيقٌ ۚ اور روایت ہے ابی ہاشم بن منہ
 سے کہ کہا وصیت کی مجھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو اسے اسکے نہیں گنابت کرتا ہی جھگڑے کرنے مال کے سے یا غلام کہ سفر ضروری
 میں خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اس پر راہ خدا میں یعنی جہاد میں باج میں یا طلب علم میں یعنی اگر کچھ رکھا جائے تو یہ چیزیں رکھنا زیادہ
 اختیار کرنا صرف کر دے اور نہ رکھ اور مقصود اس سے فحاشی اور انکار تا ہی قدر کفایت پر ان چیزوں میں سے کہ تو شہ ہوں راہ آخرت کا نفل کہ
 احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعض مضامین کے نسخوں میں عن ابی ہاشم بن عبدہ ساتھ وال کے بدلت کے اور یہ غلط ہے کسی سے

یہ روایت ہے کہ

یہ روایت ہے کہ

یہ روایت ہے کہ

سے غلطی ہوئی ہے **وَعَنْ عُمَانَ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِبْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْمَصَلِّ بَيْتٍ
 يَسْكُنُهُ وَفَوْقَ يَوْمِ أَرَى بِهِ عَقْرًا تَهُ وَجِلْفُ الْحَبْنِ وَالْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے واسطہ ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر گھر ہوئے اس میں نبی بعد ضرورت ہو کہ دفع کرے گزنی اور دوسری کو گزرا
 کہ دھنکے ساتھ اس کے سر پہنی کو اور روئی خشک بغیر لاون کے کہ اس سے ہو کہ کو دفع کرے اور بانی کر اس سے پاس کو بجا دے نفس کی برتری بخلاف مراد
 ساتھ حق کے وہ چیز ہے کہ واجب ہے واسطہ اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف بغیر رنج و سوال کے اس سے آخرت میں اس کا مفارکے کا اس پر وجہ حلال سے
 نہیں سوال کیا جاوے گا اس سے پہلے کہ چیزیں ان خوف میں سے ہیں کہ نہیں چارہ نفس کو ان سے اور جو کہ سوئے ان کے یہ غلط فہمی سوال کیا جاوے گا
 ان سے اور مطالبہ کیا جاوے گا اور حلف ساتھ زبردستی اور جرم لاس کے روئی ہوئی خشک بغیر لاون کے اور ساتھ زبردستی کے بھی روایت کیا ہے جمع جلف کی بعضی
 مکررے خشک روئی کے کہ اس سے ہو کہ کو دفع کرے **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ عَلَى
 عَمَلٍ إِذَا نَاكَعَلْتَهُ أَحْبَبْتَنِي اللَّهُ وَأَحْبَبْتَنِي النَّاسُ قَالَ أَذْهَبُ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ وَأَذْهَبُ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو ایسے کام کی کہ جو نہ میں اس کو
 دوست رکھے مجھ کو اللہ اور دوست رکھیں مجھ کو لوگ فرمایا نفرت کرو اور رغبت کرو دنیا میں نبی ساتھ ترک کرنے محبت کی کے اور افسوس نے سے زیادہ کے لئے اور
 ہونے کے طرف آخرت کا دوست رکھے مجھ کو اللہ یعنی سبب دوست کہنے بڑی کے مدد اللہ کو کہ دنیا ہی اور رغبت کر اس چیز میں کہ نزدیک لوگوں کے ہونی نال و
 جاہ نادوست رکھیں مجھ کو لوگ نفس کی ترندی اور ابن ماجہ نے **ف** زہد کہتے ہیں میل کرینکو طرف یکسو ہونے اور یہ صادق اور کامل ہے کہ باجوہ مبہم ہونے
 لذات کے پرستی کرے کہا ہے بعضوں نے کہ نہیں مقصود ہوتا ہے اس کہ نہیں ہو سکے لئے مال کو شراہ چاہا یا یہ کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زید انہوں نے
 کہا کہ یا زید ابن عبد العزیز تھے کہ دنیا بلی اتنی تھی اور باوجود اسکے انہوں نے ترک کیا اس کو اور ہم کس چیز میں ہرگز نہ کہے انتہی حاصل کرتا کرتے کہ بعد
 ضرورت پر ہم چیز میں مانند کھانے اور پہنے وغیرہ کے اور چھوڑے فضولوں کو جب ہوتا ہے **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَكْرَفَ حَبِيدَهُ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنُوا كَمَا كُنْتَ أَنْ تَنْسُطَ لَكَ وَتَنْعَلُ
 فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَاللَّيْلَاءُ كَرَأَيْتَ كَرَأَيْتَ شَجَرَةً تُورِثُ رَحْمَةً وَرَكَّاهَا وَاهُ الْخَدَّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
 اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے اور بے پرس اسٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تھا اور بے نے حضرت کے
 بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ مجھ کو کہ چھادین ہم دسٹے آپ کے فرش غم اور بناوین ہم دسٹے آپ کے
 کپڑے چھ تو بہتر ہوتا ہوتا ہے آپ کے سے اس بوریائے سخت پس فرمایا کہ نہیں ہے مجھ کو الفت ساتھ دنیا کے اور نہ دنیا کو الفت مجھ سے ساتھ ہے
 اور نہیں ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند حال سوار کے کہ سایہ پر پہنچے ایک سوٹ کے اور سوار ہے کہ ہار ہا چھٹل کہ ہار ہا اور چھوڑ گیا اس کو چھٹل
 با احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ جو فرمایا مالی ولد دنیا کا اس میں ناہی ہے یعنی نہیں ہے واسطہ میرے الفت ساتھ دنیا کے اور نہ واسطہ
 دنیا کے الفت مجھ سے میرے تاکہ رغبت کروں میں طرف اس کی چھوڑنے بجاوے اس پر و جمع کروں اس چیز کو کہ اس میں ہو یا با استفادہ ہے یعنی کوئی
 الفت مجھ سے ہے دسٹے میرے ساتھ دنیا کے یا کوئی چیز حاصل ہوگی دسٹے میرے ساتھ میل کرنے کے طرف دنیا کے بائیں کرنے کے طرف میرے اس لیے
 کہ میں طالب آخرت ہوں اور دنیا سو کن اور خدا اس کی اور تھیں سوار کی بسبب الفت مدت شہر نے اور جلدی چلے جائے ہے اس لیے کہ معلوم ہے کہ لکھو
 کی پیشہ پر کس قدر شہر کے گاہنی ہوڑی ہی دیر شہر تا ہمارا دورے بھی ہو کہ اس میں اشارہ ہے طرف بعید ہونے مقصد کے یعنی آخرت کے اور انجام

عاجز

وَعَنْ عُمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِبْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْمَصَلِّ بَيْتٍ يَسْكُنُهُ وَفَوْقَ يَوْمِ أَرَى بِهِ عَقْرًا تَهُ وَجِلْفُ الْحَبْنِ وَالْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابن ماجہ اور ترمذی اور ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے اور بے پرس اسٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تھا اور بے نے حضرت کے بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ مجھ کو کہ چھادین ہم دسٹے آپ کے فرش غم اور بناوین ہم دسٹے آپ کے کپڑے چھ تو بہتر ہوتا ہوتا ہے آپ کے سے اس بوریائے سخت پس فرمایا کہ نہیں ہے مجھ کو الفت ساتھ دنیا کے اور نہ دنیا کو الفت مجھ سے ساتھ ہے اور نہیں ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند حال سوار کے کہ سایہ پر پہنچے ایک سوٹ کے اور سوار ہے کہ ہار ہا چھٹل کہ ہار ہا اور چھوڑ گیا اس کو چھٹل

میرنے کے ساتھ قطع مسافت اسکی کے اور تعلق اور التفات کر کے کسی اور چیز کی طرف نہ مائل ہو اس سے **وَعَنْ** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغبط اولیاء محمد بن محمد بن حنفیہ الحداد و محمد بن الصلوۃ احسن عبادۃ ربہ و اطاعہ فی السیر
 و کان غامضاً فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع و کان رزقہ کفایاً فصبر علی ذلک ثم تقدیر یدہ فقال محبت
 منیتہ قلت بوالکبہ قل ثرائہ رواہ أحمد و الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہے ابی امامہ سے اس نے نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میرے دوستوں میں سے نزدیک میرے یعنی بہت لہجہ انکا از روئے حال و فضل انکا از روئے مال کے نزدیک میری
 میرے دین مذہب میں لبتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیب برے کا غار سے اچھی کرنا ہی بندگی رب اپنے کی اور طاعت کرنا ہی اسکی پوشیدہ اور خلوت میں عبادت
 الہی میں مشغول رہنا ہی جیسکے اطاعت و عبادت کرنا ہی اسکی ظاہر میں اور وہ گناہ لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اس کے ساتھ انگلیوں کے
 یعنی مشہور اور گشت ماعلم میں نہیں ہے اسبب علم و عمل کے اور ہی دوزی اسکی بقدر کفایت کے پس صبر و نجات کی اسبب چنگی بجائی حضرت نے
 ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب کے اور ہو چکنے کسی چیز کے بجائے میں پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اسکی کم ہیں عورتیں و
 ذالبان اسکی مرنے پر کم ہیں میراث اسکی نفل کی یہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ حاد ساتھ تخفیف مجھ کے پیٹھ سواری
 کی اور تخفیف الحاد و قلیل المال و العیال کذا فی القاموس اور کہا صراح میں تخفیف الحاد و سبک پشت یعنی عیال و مال سے سبکدوش ہے پس ہا غافل
 کی سیر خوب طرح کر سکتا ہے اور نہیں مانع ہونی اسکو کوئی چیز عطا کی سے اور صاحب نصیب برے کا غار سے یعنی بہت پر ہنہا ہی غار ساتھ حضور
 قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل و تعلقات اہل دمال کے کم رکھتا ہے ضرور ہے کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور کہنے والا ہو گا ورنہ
 ترک دنیا اور قطع تعلقات کرنے میں سہلے کرنے ہیں کہ نماز اور عبادت مولے نعلے بھور کر سکیں اور وہ گناہ لوگوں میں اس میں اشارہ ہم طرح
 اسکے کہ نہیں نکل جاتا ان میں سے اسلئے کہ نکل جاتا ان میں موجب شہرت کا ہوا ان میں اور اس میں اشارہ ہم طرف اسکے کہ مراد لوگوں عام لوگوں میں
 نہیں ضرر کرنی اسکو معرفت خاص لوگوں کی یعنی اولیا اور صالحی کی کہ جھکا نہیں ہوتا جیسکے دلالت کرتا ہے اسبب جلد و لا یشار الیہ الخ اور نقد سیدہ
 کے معنی یہ ہیں کہ مارا اسکو گھٹنے کا بچ کی انگلی کے سر پہ تھک گئی گئی اس سے اوزار اور نہایت میں ہے کہ نقد کیا حضرت نے ساتھ انگلیوں دست مبارک
 اپنے کے جیسے کہ درہمی نقد کرنے ہیں یعنی پر کہتے ہیں ایک بھور اور بھور اور جانور جو دانہ اٹھاتا ہے ایک بھور اور بھور اور اسکو بھی نقد کئے ہیں اور مراد ان
 سر انگلیوں کا ہوا ایک دوسرے پر بقصد تعجب اور تفقیر کے نفی حال اسکا یہ تھا چند روز میں موت الہی پس جل کھڑا جیسے کہ فرمایا جلدی کی گئی
 موت اسکی یعنی جلدی انتقال ہو گیا اس عالم بر فتنہ و آشوب سے یا مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور تہاں جان دینا ہی سبب قتل تعلق کے
 دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کے **وَعَنْ** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ضل عنی لیس فیہ لیس
 مملکۃ ذہباً فقلت لا یارب و لیکن اشیع یوماً و اشیع یوماً فاذا اجعت نضرت الیک و ذکرک و اذا اشبع
 حمدک و شکرک رواہ أحمد و الترمذی اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش
 کیا اور ظاہر کیا مجھ پر در دگار میرے نے کہ کر دے میرے لیے کہ کے سنگر بزدلوں کو مائس کاما میں نہیں چاہتا میں یہ ای پر در دگار میرے لیکن
 چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بھر کر کھالوں میں ایک روز اور بھوکا ہوں میں ایک روز پس جسوقت بھوکا ہوں زاری اور عاجزی کی گردن طرف تیرا نہ
 گردن میں جگوا در جسوقت سیر ہوں میں تعریف گردن تیری اور شکر گردن میں بزرگوار کی یہ احمد و ترمذی نے **ف** میں کبائیں پیش کرنا جیسی ہے
 اور یہ ظاہر نہیں مشورہ کیا مجھے اور خیار دیا مجھ کو چاہو وصفت اختیار کر دینا میں اور چاہو تو شہ بناد و غفیر کا بلا حساب عتاب اور بطا را و الطح

ذکر الہی
 و ذکر نبی
 و ذکر اہل بیت
 و ذکر اہل حق

ذکر الہی
 و ذکر نبی
 و ذکر اہل بیت
 و ذکر اہل حق

جگہ جاری ہونے پانی فراخ کی کہ اس میں سنگ زیریں باریک ہوں اور اسوٹے کر دینے بطور رکھ سے بھر دیا اس نلکا کو ساتھ سوٹے کے باکرہ بنا کر رکھا
 سونا ویرہ ظاہر نہ ہو جیسکے اور روایت میں آیا ہو کہ پھاڑ کر کے سوٹے کے کر دینے فرمایا کہ اگر چاہو تم تمہارے لئے سنگ زیرہ کے سوٹے کے کر دوں و نیز جگہ کا
 حاصل یہ کہ میں نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بھوکا ہوں تا فقیہت معلوم ہو تو کراہی پاؤں میں در تعلیم و آگاہ کرنا ہواست کو اور اختیار کرنے
 فقر و قناعت کے اور میں میں پسیر کر فقر نفس پر غنا سے بیوع **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمْنَانِي سِرِّيهِ مُعَاوَاةُ فَجَسَدِي عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمٍ فَكَأَمْ لِحِزْنَتِ لَهُ الدُّنْيَا يَخْذُ فَيَذَرُهَا دَاهُ التَّرَمِيدِ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ سَعِيدٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے
 تم میں سے بڑے بیچ جان انہی کے حافیت اور تندہی دیا گیا بیچ بدن اپنے کے یعنی ظاہر و باطن میں نزدیک اسکے ہو تو اب تک ان کا یعنی وہ حلال سے
 پس گویا جمع کی گئی اسکے لیے تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے و نیز یعنی دشمن سے اسباب
 غذاب خدا کے لئے کے سے سبب تو بہ کر نیکی گناہوں سے اور بچنے کے مناسبت سے اور سبب مشہور ساتھ زبر سین اور جزم رک کی ہے یعنی نفس اور طریق احوال
 اور دل کے اور یہ معانی بھی مناسب مقام کے ہیں جس سے کہ جو کوئی کہ انہما صبح کو فارغ البال اور بے نشو و نشو و زبر سین و زبر سین ذکر کی گئی سے اور بعضوں
 کہا کہ سبب معنی جماعت کے ہے پس معنی یہ کہ اپنے اہل معیال میں اور بعضوں نے کہا کہ ساتھ زبر سین اور جزم رک کے معنی مسلک اور طریق کے اور بعضوں
 کہا کہ سبب ساتھ زبر سین اور رک کے معنی خانہ زیر زمین کے مانند گھروں چوہوں وغیرہ وحشی جانوروں کے اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکے بھی
 مناسب مقام کے ہیں یعنی اس گھر میں کہ مانند سورخ چوہہ اور لومڑی کے ہر اوقات زمانہ سے بڑے بیوع **وَعَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَكَ أَدَمُ وَوَعَاءُ شَرَامٍ بَطْنٍ يَحْسِبُ أَنْ أَدَمُ أَكَلَتْ يَفْنُو
صُلْبُهُ فَإِنَّ طَائِفَةَ لَحْمَاءٍ قُتِلَتْ لَحْمَاءُ وَتِلْكَ شَرَابٌ وَتِلْكَ لَنْفُسِهِمْ وَأَهْلُ التَّرَمِيدِ وَأَبْرَامَ حَاجَةٍ اور روایت ہے
 مقدم پڑے معذکر کے سے کہ کہنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں بھرا آدمی نے کوئی ظرف بڑے بڑے سے یعنی پیٹ
 بزرگ نظر فون کا ہے اگر بھرا جاوے اور اسکے بھرنے سے ایسی برائیاں اٹھتی ہیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں کفایت کرتے ہیں بل دم کو کتنی بڑھ کر
 سیدھا اور کھرا رکھیں اسکے پیٹ کی بڑی کو یعنی بجا مانے طاعت کے لیے اور درستی کرنے و ہر معاش کے لیے پس اگر یہ وضو یعنی پیٹ ہی بھرا نہ ہو
 اور اپنے قوت پر کفایت کرے تو چاہئے کہ تین حصہ کہے پیٹ کو ایک حصہ کھانہ کی اور ایک حصہ کھانہ کی اور ایک حصہ خالی چھوڑے دم لینے کے لیے
 تا دم تک نہ ہو اور ہلاک نہ ہو جاوے نفس کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا طبعی نے حق واجب ہے یعنی کہ نہ تجاوز کرے اس قدر سے کہ کہی رہی ہو سبب
 پیٹ اسکے ناکہ قوت حاصل ہو سبب اسکے خدے کے لئے پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کرے قسم مذکور سے اور شہر ایا پیٹ اول طرف مانند
 طرف کے کہ کام میں آئے ہیں جو اس گھر کی ازراہ صارت شان اسکی کے پھر اسکو بہ طوفان کا فرمایا اسلئے کہ طرف استعمال کے جلتے ہیں اس چیز میں کہ
 کہ اسکے لیے موضوع ہیں اور پیٹ خالی ہو تو جب حاصل ہوگی کہ بھریا اور بھرا نا اسکا باعث فساد دین دنیا کا ہے پس ہوگا برا اور طرف سے کہا ابو حاتم نے کہ بھوک
 میں دس فائدہ ہیں اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلئے کہ پیٹ بھرا باعث بلاوت طبع کا ہوتا ہے اور اندھا کر دیتا ہے دل کو اور بہت ہوتا ہے اس سے
 بخار و داغ میں اور دوسرے نرمی دل کی اور صفائی اسکی کہ اس سے دل میں ناہر ہوتی ذکر کی اور تیسرے سبب ہے انکسار اور جانے رہنے تلک اور درجہ اور
 فرحت کے کہ جو یہ لطیفان ہوا و نہیں انکسار ہونا نفس کو کسی چیز سے جیسکے ہونا ہو بھوک سے اور چوتھے کہ نہیں بھولنا بلکہ خدا اور خدا اسکے کو اور اول
 اسلئے کہ پیٹ بھریا بھول جاتے ہیں بھوکوں اور بھوک کو اور پانچویں بڑا فائدہ دین میں لوٹنا خواہات سب گناہوں کا ہے اور غلبہ ہونا نفس ارادہ پر اور کہ کہنا

ضعیف کر دینا ہر شہوت و قوت کو اور تمام سعادتیں اس میں ہیں ملک و مالک اس کا نفس اس کا اور چھٹے دفع ہونا ہر
 نیک کا اور چھٹے دفع ہونا اس لیے کہ جسے میت بھرا یا بیست بیٹا یا اور جسے بانی بہت یا بہت ہوئی یا نہ ہوئی اور اس کی کثرت میں ضائع ہوتی ہے عمر و دولت
 ہوتی ہے تمہارا و ربلہ ہوتی ہے طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہے اور عمر بڑا نفیس ہوا ہے اور اس المال ہر بندہ کا کہ اس میں تجارت کرے اور میند
 موت ہے پس بہت ہونا اس کا نفس کرنا عمر میں سے ہے اور ساتویں میسر ہونا موافقت کا عبادت پر پس اگر کہانا ہر نو باز رہتا ہے کثرت عبادت سے اس لیے کہ محتاج
 ہوتا ہے طرف ایک وقت کے کہ مشغول ہو کہانے میں اور اگر محتاج ہوتا ہے ایک وقت کا کہ خبر بدی اس میں طعام یا پکا دے اس کو پھر محتاج ہوتا ہے اگر
 دہونے کا اور خلل کرنے کا پھر بار بار جاتا ہے پانی کی جگہ پینے کے لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات میں اور تمام عبادات
 میں تو بہت نفع اٹھاوے اس سے کہا تشریحی رح نے کہ دیکھ میں نے علی جو جانی کے ستور کہہ سکتے ہیں اس میں سے پس کہ میں نے کہ کوئی چیز باعث ہوئی تو
 اس کی انھوں نے کہا میں نے حساب کیا میں جانی کے بھانکے تک نہ تیرے ہیں پس نہیں چاہی میں نے ردی چاہیں برس سے اور انھوں نے کہا میں نے سخت
 رہتی ہے بدن میں اور دفع ہونے میں امراض اس لیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہے پھر مرض باز رہتا ہے عبادت سے اور تشریح میں ذالناہی و کوا و محتاج
 ہونا ہر نفس کا اور پچھون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزیں سب محتاج ہیں محنت کی اور بھوک میں ان سب کے میں ہے اور تو بہت محنت کی اس لیے کہ
 جو کوئی عادت ذالناہی کہانے کی کفایت کرنا ہے اس کو تو دوا سال اور دشواری یہ کہ قادر ہونا ہے ایسا کہ تصدیق پر ساتھ اس طعام کے کہ زمانہ ہے جب
 اوپر سکیون کے پس ہونے کا دن قیامت کے اپنے صدقہ کے سایہ میں پس جو کہ کہانا ہے خزانہ اس کا یا نہ ہے اور جو کہ کہ تصدیق کرنا ہے جزا اس کی نفس
 تاملے کا ہے **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ فَإِنَّ
 الطَّوَلَّ النَّاسَ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَأَهُمْ شَبَعًا فِي النَّارِ وَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي مَعْنَاهُ
 اور روایت ہے بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ دوا کر لیتا ہے پس فرمایا یا آؤ کاراجی سے سنئے کہ دوا کر لیں لوگ
 بھوک میں دن قیامت کے دوا کر لیں ان کا پیٹ بھرنے میں جو کوئی دیا میں بہت پیٹ بھر کر کہانا ہے آخرت میں بہت بھوک لگے گی اس کو نفس کی یہ بغوی نے
 شرح السنن میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اس کے **ف** نام شخص مذکور کا وہب بن عبد اللہ تھا اور یہ گئے گئے میں چھوٹے تھا ہوں میں کہ حضرت کے
 دماغ میں مانع ہوئی تھی منقول ہے ان سے کہ کہا انھوں نے کہ کہا میں نے تیرا گوشت کا اور آیا میں حضرت کے پاس کار لیتا ہوں پس فرمایا حضرت نے
 کہ کیا ہے باز رہ دگا راہی سے رخ اور مقصود منع کرنا ہے پیٹ بھر کہانے سے کہ باعث دگا رہنے کا ہوتا ہے چنانچہ اس لیے فرمایا اس لیے کہ دوا کر لیں لوگ
 رخ آیا کہ پھر انھوں نے پیٹ بھر کر کبھی نہیں کہا یا یہاں تک کہ مفارقت کی دنیا سے جبکہ رات کو کہانے تھے تو صبح کو نہیں کہانے تھے اور اگر
 صبح کو کہانے تھے تو رات کو نہیں کہانے تھے **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ
 اُمَّةٌ قَتَنَةٌ وَفَتَنَةُ امْتَقَى لِلنَّارِ وَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے کعب بن عیاض سے کہ اس نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 بہت کے تفتہ اور آزمائش ہے جانب حق سے اور آزمائش امت میری کی مال ہے یعنی حق تاملے کو نفی کرنا ہے اور اموال دنیا ہے تا آزمائش کہہ شفقت پر
 رہنے میں بائیں نفس کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہ فرمایا **وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ
 فَيُؤَقِّفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتَكَ وَخَوَّلْتُكَ أُنْعِمْتُ عَلَيْكَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمْعُهُ وَتَمَرَّتْهُ
 وَتَرَكْتَهُ الْكُثْرَ مَا كَانَ فَارْجِعْهُ إِلَيْكَ بِهِ كُلُّهُ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتُ فَيَقُولُ رَبِّ جَمْعُهُ وَتَمَرَّتْهُ وَتَرَكْتَهُ
 الْكُثْرَ مَا كَانَ فَارْجِعْهُ إِلَيْكَ بِهِ كُلُّهُ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتُ فَيَقُولُ رَبِّ جَمْعُهُ وَتَمَرَّتْهُ وَتَرَكْتَهُ******

وہی ہے جو کہ
 دوا کر لیں
 لوگ

اور روایت ہے
 بن عمر سے

اس میں جو قصہ ہے

محمّد بن عبد اللہ

مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ تو ہلکے اور دون گاہیں علاج کیا اس نے پھر کہا اس بادشاہ کے لئے ایک پناہ اور بچان قہر اسکی اور نہ مغرور جو اسکی
روٹی پر اور بیچ جمع کئے کے درمیان نعمت صحت اور پانی کے اشارہ ہر طرف کے یعنی بہ دونوں نعمتیں جو انھیں بیان فرما رہا تھا اشارہ ہر طرف کی یعنی
پہلی نعمتیں ہیں کہ تمام ملک و سلطنت کے لئے نعمتیں ہیں ایک طرف واسطہ علم پر و عسکر ابن مسعود رضی اللہ عنہما اے اللہ علیہ وسلم قال لا یزول
قدما ابنا اجمعکم الفیۃ حقہ یسأل عن خمس عی و فیما آفتاہ و عن نبیہ فیما آبتلاہ و عن مالہ من ابن کتبہ و فیما انفقہ
و ما اذ اعلم فیما علم راق اہ اللہ میڈی و قال ہذا حدیث شریف اور روایت ہے ابن مسعود سے اس نے نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرما یا نہیں سرکے کے ہاتھ آدمی کے روز قیامت کے یعنی کھرا کہیں گے اسکو بارگاہ خداوندی میں یہاں تک کہ پوچھا جاوے گا پانچ حالتوں سے پوچھا
جاوے گا تو اسکی سے کہ کس کا میں صرف کی وہ اور پوچھا جاوے گا جو انی اسکی سے کہ کس چیز میں ہڑانے کی وہ یعنی جو انی گویا ایک لباس پہا کہ روز قہر
ہڑانا ہو جائے اور پوچھا جاوے گا مال اس کے سے کہ کہاں سے کیا اسکو یعنی وجہ حلال یا حرام سے اور کس چیز میں صرف کیا اسکو یعنی طاعت میں یا منہیت میں
اور پوچھا جاوے گا کہ کیا کام کیا ہے اس چیز کے کہ جانا یعنی علم کہ بڑا یا اہل کیا یا نہیں نفل کی بہ ترمیمی نے اور کہا یہ حدیث غریبہ و ف
ابو رداد سے ہے کہ کہا انہوں نے ابی حویر کیا حال ہو گا یہاں تک کہ بڑا یا اہل کیا یا نہیں نفل کی بہ ترمیمی نے اور کہا یہ حدیث غریبہ و ف
عالم تھا تو میں تو کہا جاوے گا کہ کس کا میں کیا نفع ہے علم کے کہ کیا نفع تھا تو میں تو کہا جاوے گا کہ کس کا میں کیا نفع تھا تو میں تو کہا جاوے گا کہ کس کا میں کیا نفع تھا تو میں
میں کیوں نہ علم ہڑانے ہے **الفصل الثالث** فصل میری عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لہ انا کست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ بتقوی رواہ احمد و ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ابو ذر کو کہ تحقیق تو نہیں ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہووے تو ایک ان دونوں میں سے ساتھ نفع کے لئے نفل کی
بہ احمد نے ف یعنی فضیلت نہیں ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دونوں کو ذکر کیا واسطے ہونے ان کے کہ انفرادی طور پر
ہے کہ مراد ساتھ ان دونوں کے رنگ آقا اور غلام کے ہیں چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ آقا اور غلام کالا اور کسا طبعی نے کہ مراد ساتھ
سرخ رنگ کے عجم ہے اور ساتھ سیاہ رنگ کے عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتے ہیں باعتبار اس کے کہ سرخی اور سفید ہی غالب ہوتی ہے ان کے رنگ پر اور
عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتے ہیں باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کے ان پر اور معنی یہ کہ فضیلت تحقیقی ساتھ تقوی اور عمل صالح کے ہے اور غیر نفوس اور عمل
صالح کے نسبت کرنے فضیلت نہیں رکھتے جیسے کہ فرمایا حق سبحانہ ان اگر تم مجھ اللہ القلم اور نفوس کے کئی مراتب ہیں اور نے ان کا نفوس
کرنا شرک جلی سے اور واسطہ ان کا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سے ہے یعنی ریا اور سمع سے اور اصل ان کا یہ کہ ہو دائم بحضور ساتھ
اللہ کے اور نہ کہنے والا خطرہ ماسوی اللہ کا مع و عنہ **فصل** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذہد عبد فی
الدنیا الا انبت اللہ للحکمة فی قلبہ و انطق بہا لسانہ و بصرو عیب الدنیا و دله ہا و دواءہا و اخوجه مہما سألما
الی دار السلا و رواہ البیہقی فی شعبہ ایمان اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
پر غنمی کی کسی بندہ نے دنیا میں یعنی دنیا میں قدر حاجت سے قسم مال و جاہ سے مگر کہ لوگائی اللہ نے حکمت یعنی معرفت اسو اللہ کی
دل میں اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اسکی زبان کو اور کیا اسکو دیکھنے والا ساتھ میں یعنی عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور فتنہ اور خیر و شر کا اور
سرعت فتنہ اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دیکھنے والا بیماری اسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اسکی کا اور داری کا یعنی مایہ کے کا
ساتھ معون علم اور عمل کے اور پرہیز کرنے کے اس سے اور صبر و قناعت کرنے کے اور راضی ہونے کے مقدر پر اور نکالا اسکو حق تعالیٰ نے دنیا اور فتنات

اور ہدایات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکے دنیا سے اور توجہ ہونے کے مقصد پر طرف دار السلام کے نقل کی یہ بھی ہے شعب الایمان میں وف
یعنی بہشت کے شمارہ جس میں ہر ایک طرف کتبعت سلامتی کے تمام وکمال دار خیرت میں اور بہشت میں ہر ایک کوشش سے پوجا والوں نے کمال حاصل کر کے فہم
کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت میں دراون بن فرح **وَعَدَهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَن مَّحَبَّ**
أَخْلَصَ اللَّهُ فِئْتَهُ لِلْآثِمَارِ يَجْعَلُ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَصَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلْقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أَذَنَهُ مُسْتَعِيَةً
وَحَيَّتَهُ نَاطِقَةً فَأَمَّا الْأَذُنُ فَفَقِمْ وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمَقِمْ لِمَا يُوَسِّعِي الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَن مَّحَبَّ قَلْبَهُ وَإِعْيَارَ وَاهٍ وَخَيْرَ وَلِيٍّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ہر شخص کو خالص کیا اللہ نے دل کا
وہ اسطے ایمان کے یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سے اور کیا دل اسکا سالم یعنی جسد و نفس اور تمام اخلاق پر۔ ان اور حوالہ ہے بہشت
جب دنیا اور غفلت کرنیکے مولے سے اور بھول جانے کے مقصد کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے **يَوْمَ لَا يُنْفَعُ مَالٌ وَلَا نَبُولٌ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ تُقْبِلُ سَلِيمًا** اور کی زبان
اسکی راست کو اور کیا نفس اسکے کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب اور محبت اسکی کے اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلق طاعت پسند ہی یعنی غیر باطل
طرف بھی اور باطل اور افراط و تفریط کا اور کیا اسکے کا نون کو سننے والی بات حق کا اور کیا اسکی انکھ کو دیکھنے والا یعنی دلائل حداثیت کا اور صنعتوں پروردگار کا
پس یہ کان قیف ہیں اور انکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہر اس چیز کو کہ گناہ رکھتا ہے کہ گناہوں کو دل اور تحقیق سنگاری پائی اور حق کیا خدا تعالیٰ نے
دل اسکے کو کیا اس نے اپنے دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا نقل کی یہ احمد ہے اور یہ بھی ہے شعب الایمان میں **ف** ابیہرکان الخ یعنی کان بسبب
پہونچانے اسکے کے کلیم حق کو مشابہت ساتھ قیف یعنی قیف کے رکھنے ہیں اور قیف اسکو کہتے ہیں کہ طرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکھ کر اس میں سے روغن
اور شراب اور مانند انکھ کے ڈالا جاتا ہے طرف میں اسی طرح داخل ہوتا ہے تو سخن حق از راہ گوش کے دل میں اور انکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی
ہر اس چیز کو کہ گناہ رکھتا ہے دل اس چیز کو اور طرف اسکا ہوتا ہے یا طرف کرتی ہے وہ چیز دل کو اور درآتی ہے اس میں و مبطر اس معنی کے قلب کو مرفوع
اور منصوب پر ہوا ہے اور حاصل معنی یہ کہ انکھ کی راہ سے بھی دل میں چیزیں درآتی ہیں اور قرار رکھتی ہیں اور ثابت رہتی ہیں اس میں جیسے کہ کان
کی راہ سے بعد از ان حال و دون حکمون کا بیان کیا ساتھ قول اپنے کے **وَقَدْ أَفْلَحَ مَن مَّحَبَّ** **وَعَدَهُ عَقِبَةُ ابْنِ عَامِرٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يَحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتَدْرَاجٌ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَوْأَمَّا ذَكَرُوا أَبَاهُ فَفَتَحَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرَحُوا بِمَا أُوتُوا أَحْذَنَ لَهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ
مُبْلِسُونَ سَآوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت دیکھے تو اللہ عزوجل کو
کہ دنیا پر بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اسکے کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے یعنی اسباب دنیا پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ دنیا سدرج ہے پھر تری تھمت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی لہجہ یعنی استشہاد کے بابت کہ سچ معنی سدرج کے اور دھوئی ہے پس جبکہ بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نفسی کے لئے تھا
اسکے یعنی عہد اللہ سجادہ کا بائز کیا انہوں نے امر و نہی اسکی کو کہو لے مہنے اُن پر دروازے ہر چیز کے یعنی دنیا کی نعمتوں کے ہاتھ تک جب غنم ہو
ساتھ اس چیز کے کہ دینے کے یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور دروازے عمر کے وغیر ذلک اور غنمیں پر مہنے انکو کیا کہ پس لگائے انہاں وہ ناپسندیدہ چیز تھے
نقل کی یہ احمد ہے **ف** سدرج نعمت میں پایہ بجا بجا ہی سیر طبعی کے ایک پایہ بجا بجا پھر اور پھر اور سدرج حق تعالیٰ کا بندہ کو ہے ہر کہ گناہ
کے بندہ دلوں سے اسکو نعمت نر و نازہ اور چھوڑ دے اور مہلت دے اسکو تا بندہ گمان لہجہ دے کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے میرے حق میں
پس توبہ اور استغفار گناہ سے کرے اور مغرور رہو ناگمان اسکو کہ فرما کرے عذاب میں پس گویا پایہ پایہ اسکو لہجہ تاجر جانب عذاب کے **ب** **وَعَدَهُ**

لغز غز غز
غز غز غز
غز غز غز
غز غز غز

اَبُو اَمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تَوَنَّى وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قَالَ لَوْ تَوَنَّى اَخْرَجْتَهُ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ زَوْا اَحْمَدُ وَابْنُ مَرْثَدٍ فِي شُعْبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے کہ اس سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک نافع ہے یعنی اسکی پیشانی اور پشت پر چھوڑا کہا لو امامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو دینار دو نفع میں سے ہیں: احمر نے اور مرقیہ نے شعب الایمان میں وہ ایک جماعت تھی فقرا اور غریباں صحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتے تھے اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اسکی مسجد تھی کہ جسوقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ بیت کعبہ کی ہوئی تو اس جگہ کو اسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی مقدار سترہ اسی تن کے اور کبھی کم بھی ہونے لگے اور کبھی زیادہ بھی اور انکے لیے نہ مکان تھا نہ مال اور نہ اولاد و عام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور زباضت اور مجاہدہ اور ذکر و تلاوت قرآن اور یاد کرنے حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول ہو کر حاصل کرنا انوار کا کرتے تھے اور انکو ضیاء اللہ کہتے تھے غنیاء صحابہ خدمت انکی کرتے تھے اور قوت پونہ جاتے تھے اور انی گھروں میں بطریق مہمانی کے بجاتے اور کتنے ایک حضرت کی عنایہ مخصوص تھے کہ حضرت کے گھر سے طعام کھاتے تھے اور کبھی باعث ظہور و مجرہ انحضرت کے سچ کثرت طعام کے ہوتے تھے چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور انحضرت حکم کے لئے تھے انکے ساتھ بیٹھے کاپس بارہ انکو اپنے حضور شریف میں مشرف کرتے تھے اور فرماتے کہ میں تم میں سے ہوں اور بشارت دیتے انکو کہ آخرت میں تم میرے ساتھ ہو گے اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤ گے اور ابوہریرہ بھی انہیں میں سے تھے ۵ دلائل و شواہد ان کا محبوب جازراہ بدر و لیثان و مسکینان سریہ مست ہوا اور سدا و ذمہ طالبان صفہ کی اس طریق میں سلجھ انکے ہر اگرچہ اشتقاق لفظ صفہ میں صفہ سے نکلے ہیں لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم ہمیں اور حضرت نے جو دیناروں کے چھوڑے پر بعد فرمایا بشارت اسکی ہے کہ اگرچہ جمع کرتے اور نگاہ رکھنے ایک دینار اور دو دینار کے وسطی وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنہ رکھے بعد از ادا حق زکوٰۃ کے و منوع نہیں منوع وہ گنہ ہے کہ اس میں سے حق زکوٰۃ ادا کرے و لیکن شان اہل ہدایت کا دینا کی کہ سب بچھوڑ کر اور سب چھین چھوڑ کر اور صحت فقر کے اختیار کر کر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھیں اور یہی گویا تشدید اور توجہ اور ہر جوئے دعویٰ فقر و تہذیر کے ہے چنانچہ راوی نے کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مراد اور نہ کہا کہ ایک مداح اصحاب سے مراد یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ نامزد بنام زہد و فقر کے ہیں اور انکی محبت میں بھٹاؤ دعویٰ حال انکے کارنامہ انی جمع کرنے درجہ دینار کے ہے اگرچہ اوروں پر کار آسان ہے بلکہ اور توجہ مقصد کی اس مقام میں یہ ہے کہ وہ دونوں تھے سانچہ ان فقر کے کہ لوگ تصدق کرتے تھے اُن پر بنا بر نہایت حاجت و وفا انکے کے پس وہ ہنر نہ سائلین کے تھے باز روئے قال یا حال کے اور حال ہے نہیں کیسویہ کہ سوال کرے اس حال میں کہ اسکے پاس ہوقت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اُون کا باوجود ہونے دینار کے پاس انکے اور یہی طرح جو شخص کٹا ہر کرے اپنے متین بصورت فقر انکے کہ بہتے پڑے پڑے یا بناوے وضع مشائخ کی اور انکے پاس کچھ ہو تو دے یا وہ چیز کہ باقیم مقام ہو تو دے اور یہی اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور کہاوے تو وہ حرام ہے اس پر اور اسی طرح جو کوئی ظاہر کرے اپنے متین عالم باصلاح بشریف اور نہ نفس الامر میں مطابق واقع کے اور دیا جاوے بسبب علم اسکے کے یا شرافت اسکی کے پس ہر گاہ رام اس پر اور منقول ہے کہ شیخ ابو اسحق کا زونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرار سے کہ کھاتے ہیں طعام سے کہ موضوع تھا واسطے مستحقون کے پس کہا کہ کھاتے والو حرام کھاتے ہیں وہ کھاتے سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہ کچھ دینا سے کہاوے وہ دالانہ کہاوے پس کہا یا بعضون نے اور باز ہے بعض پس کہا سبحان اللہ ایک کسانا حرام واسطے ایک قوم کے اور حلال ہے واسطے اور دن کے پس چاہئے کہ ڈرائے جاوین اہل حرمین شریفین اور ہما السننی الدارین اس کے کہلو

پیش روایت ہے کہ اس سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک نافع ہے یعنی اسکی پیشانی اور پشت پر چھوڑا کہا لو امامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو دینار دو نفع میں سے ہیں: احمر نے اور مرقیہ نے شعب الایمان میں وہ ایک جماعت تھی فقرا اور غریباں صحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتے تھے اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اسکی مسجد تھی کہ جسوقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ بیت کعبہ کی ہوئی تو اس جگہ کو اسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی مقدار سترہ اسی تن کے اور کبھی کم بھی ہونے لگے اور کبھی زیادہ بھی اور انکے لیے نہ مکان تھا نہ مال اور نہ اولاد و عام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور زباضت اور مجاہدہ اور ذکر و تلاوت قرآن اور یاد کرنے حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول ہو کر حاصل کرنا انوار کا کرتے تھے اور انکو ضیاء اللہ کہتے تھے غنیاء صحابہ خدمت انکی کرتے تھے اور قوت پونہ جاتے تھے اور انی گھروں میں بطریق مہمانی کے بجاتے اور کتنے ایک حضرت کی عنایہ مخصوص تھے کہ حضرت کے گھر سے طعام کھاتے تھے اور کبھی باعث ظہور و مجرہ انحضرت کے سچ کثرت طعام کے ہوتے تھے چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور انحضرت حکم کے لئے تھے انکے ساتھ بیٹھے کاپس بارہ انکو اپنے حضور شریف میں مشرف کرتے تھے اور فرماتے کہ میں تم میں سے ہوں اور بشارت دیتے انکو کہ آخرت میں تم میرے ساتھ ہو گے اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤ گے اور ابوہریرہ بھی انہیں میں سے تھے ۵ دلائل و شواہد ان کا محبوب جازراہ بدر و لیثان و مسکینان سریہ مست ہوا اور سدا و ذمہ طالبان صفہ کی اس طریق میں سلجھ انکے ہر اگرچہ اشتقاق لفظ صفہ میں صفہ سے نکلے ہیں لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم ہمیں اور حضرت نے جو دیناروں کے چھوڑے پر بعد فرمایا بشارت اسکی ہے کہ اگرچہ جمع کرتے اور نگاہ رکھنے ایک دینار اور دو دینار کے وسطی وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنہ رکھے بعد از ادا حق زکوٰۃ کے و منوع نہیں منوع وہ گنہ ہے کہ اس میں سے حق زکوٰۃ ادا کرے و لیکن شان اہل ہدایت کا دینا کی کہ سب بچھوڑ کر اور سب چھین چھوڑ کر اور صحت فقر کے اختیار کر کر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھیں اور یہی گویا تشدید اور توجہ اور ہر جوئے دعویٰ فقر و تہذیر کے ہے چنانچہ راوی نے کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مراد اور نہ کہا کہ ایک مداح اصحاب سے مراد یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ نامزد بنام زہد و فقر کے ہیں اور انکی محبت میں بھٹاؤ دعویٰ حال انکے کارنامہ انی جمع کرنے درجہ دینار کے ہے اگرچہ اوروں پر کار آسان ہے بلکہ اور توجہ مقصد کی اس مقام میں یہ ہے کہ وہ دونوں تھے سانچہ ان فقر کے کہ لوگ تصدق کرتے تھے اُن پر بنا بر نہایت حاجت و وفا انکے کے پس وہ ہنر نہ سائلین کے تھے باز روئے قال یا حال کے اور حال ہے نہیں کیسویہ کہ سوال کرے اس حال میں کہ اسکے پاس ہوقت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اُون کا باوجود ہونے دینار کے پاس انکے اور یہی طرح جو شخص کٹا ہر کرے اپنے متین بصورت فقر انکے کہ بہتے پڑے پڑے یا بناوے وضع مشائخ کی اور انکے پاس کچھ ہو تو دے یا وہ چیز کہ باقیم مقام ہو تو دے اور یہی اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور کہاوے تو وہ حرام ہے اس پر اور اسی طرح جو کوئی ظاہر کرے اپنے متین عالم باصلاح بشریف اور نہ نفس الامر میں مطابق واقع کے اور دیا جاوے بسبب علم اسکے کے یا شرافت اسکی کے پس ہر گاہ رام اس پر اور منقول ہے کہ شیخ ابو اسحق کا زونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرار سے کہ کھاتے ہیں طعام سے کہ موضوع تھا واسطے مستحقون کے پس کہا کہ کھاتے والو حرام کھاتے ہیں وہ کھاتے سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہ کچھ دینا سے کہاوے وہ دالانہ کہاوے پس کہا یا بعضون نے اور باز ہے بعض پس کہا سبحان اللہ ایک کسانا حرام واسطے ایک قوم کے اور حلال ہے واسطے اور دن کے پس چاہئے کہ ڈرائے جاوین اہل حرمین شریفین اور ہما السننی الدارین اس کے کہلو

کوئی ان میں سے سچا نہیں کہ وہ غنی شری ہو اوقات میں سے کہ موضوع ہو وسط فقر کے اور یہی طرح جو شخص کہ ہوے حجرون میں کہ وقف کے لئے ہوں
 مساکین کے لیے پس تحقیق نصیح کی ہوا میں ہما نہ ساتھ اسکے کہ غنی پر حرام کیا گیا ہے کہ ہوے خائف ہوں کے حجرون میں اور نہ متبار کرے کوئی ساتھ
 اس روایت کے کہ مشہور ہوئی ہے کہ اوقات حرمین کے عام میں وسط فقر غنی کے پس بقدر رحمت اسی کے نہیں صحیح ہو وقف ہمارے نزدیک اغنیاء پر
 جبکہ ہوں وہ غیر حضور **وَعَنْ** معاویہؓ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ ابْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَقَالَ يَا هَاشِمُ
 يَا خَالَ أَوْجَعُ لِي شَيْئًا كَمَا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ الْيَمَانِ عَهْدَ الْيَمَانِ عَهْدَ الْيَمَانِ
 قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَوْلَاكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ رِزَاءَهُ
 أَحْمَدَ وَالزَّمِينِ وَالنَّسَائِيَّ وَأَبْنِ مَرْجَانَةَ **وَعَنْ** اور روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہ وہ کہنے پہ ہوا پس نام انکا تھا ابی ہاشم
 بن عقبہ تاعبادت کرین انکی پس روئے ہوا ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز سے روایا بگواہی مامون میرے کیا بیماری نے فلقی مضطرب میں ڈالا بگواہی
 دنیا نے فلقی مضطرب میں ڈالا کہا ابو ہاشم نے ہوں نہیں یعنی بہ باعث نہیں کہ ہوا کاتوت و کس فلقی مضطرب بگواہی سب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے وصیت کی تھی بگوئی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا میں نے اسے کہا معاویہ نے اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نے کی تھی کہا ابو ہاشم نے کہ سنایں نے
 آنحضرت سے فرماتے سوار اسکے نہیں کہ کفایت کرنا ہر بگواہی جمع کہنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری کیا سپر راہ خدا میں جہاد کرے تو او تحقیق میں کیا کہتا ہوں
 اپنے تئیں کہ تحقیق جمع کیا میں نے مال نفل کی بہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَف** لفظ اُرانی ساتھ پیش ہجڑہ کے بعضی ظن کے ہوا یعنی لمان کرنا ہوں
 اور ایک نسوین ساتھ ہر ہجڑہ کے ہوا یعنی دیکھتا ہوں میں با جانتا ہوں میں **وَعَنْ** اور الدرداء قال قلت لابي الدرداء مالك
 لا تطلب كما يطلب فلان فقال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اما مكمو عقبة لؤد الاجورها
 المتفلون فالحب ان اتخلف لتلك العقبة **وَعَنْ** اور روایت ہے ام دردار سے کہ موی ابو دردار کی نہیں کہا کہ کہا میں نے ابو دردار کو کہ کیا ہوا ہر بگواہی نہیں
 یعنی مال منصب آنحضرت سے با صیہ سے جبکہ مانگا ہے فلانا اور فلانا پس کہا ابو دردار نے کہ اس سبب سے نہیں لگتا میں کہ سنایں نے پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق اگے ہمارے کہا ہے دشوار نہیں گذرنے کی اس سے بطریق سہولت کے گرا بنا پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہکا ہوں میں
 یعنی ساتھ ترک کرنے طلب کے اور صبر کر نیکی اوپر قلت مال کے وہی چڑھنے کے اس کہا ہے **وَف** گواہی دشوار فاصل ہوا درمیان تمہارے اور در
 دخل ہونے جنت کے اور مرد اس سے موت اور قبر اور حشر اور بولین اور شدائد اسکے میں اور گرا بنا یعنی اٹھانے والے بوجہ مال وجاہ کے اور وسوسہ
 حال کے اور اسبے کہا گیا ہے فان لم تحفون وبك المتفلون **وَعَنْ** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل من
 احد يحبني على ذلك الا ابتلت قدماه قالوا يا رسول الله قال كذا لك صاحب الدنيا لا يسلم من الدنيا واهما
 البهقي في شعب الايمان **وَعَنْ** اور روایت ہے انس سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہے پانی پر بغیر تر ہو
 قدموں پر کہ کہا صاحب نے کہ کوئی نہیں ہوا یا کہ چلے پانی پر اور تر نہ ہوں قدم اسکے فرمایا آنحضرت نے اسی طرح دنیا دار سلامت نہیں رہتا گناہوں
 نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بہقی نے شعب الايمان میں **وَف** یعنی گناہوں سے کہ لازم ہے محبت دنیا کی رکھنے والوں کے لیے اس میں
 خوف شدید دلانا ہر غیبوں کے لیے اور نہایت رغبت دلانی ہر زہد دنیا پر اور ترجیح دنیا پر آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکھنا ہر اگلے نقصان
 یہ کہ داخل ہونگے فقر ارجست میں پہلے اغنیاء کے یا نسویرس عافانا اللہ منہا بکرہ و فضلہ **وَعَنْ** جبیر بن نفیر مرسلاً
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْجَحِي إِلَى أَنْ أَجْعَلَ الْمَالَ وَالْوَنَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ أَوْجَحِي إِلَى

مطابعت جلد ہجری

مطابعت جلد ہجری

اَنْ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَنْتَبِهُ وَكَانَ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ وَابُو نَعِيْمٍ فِي
 حِلْيَةِ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ اَوْ رَوَاهُ ابُو جَبْرِ عَنْ ابِي نَعِيْمٍ تَابِعِيٍّ سَمِعَ ابِي نَعِيْمٍ رَوَاهُ ابُو جَبْرِ عَنْ ابِي نَعِيْمٍ تَابِعِيٍّ
 طرف میرے یک جمع کروں میں مال اور ہون میں تجارت کروں میں سے دیکھیں گی کہ یہ طرف میرے یک تسبیح کرو ساتھ محمد پر درگاہ اپنے کے
 اور ہو تو سجدہ کرنے والوں میں سے یعنی نمازوں میں سجدہ و عبادت کروں اپنے کی بہانہ کہ آوے حکومت نقل کی یہ نبوی نے شرح السنہ میں ابونعیم
 کتاب حلیہ میں ابی سلم سے ف یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصاً نماز کے مستغرق رکھوں اور اخیر تک مشغول رہوں
 رہوں جو فرست مشغول ہونے کی ساتھ تجارت اور خرید و فروخت اور امور دنیا کے کہاں ملج و عزم اپنے ہرگز کہ قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَّالًا لَا اسْتَعْفَانَا عَنْ الْمُسْئَلَةِ وَسَعِيًّا عَلَى أَهْلِهِ نَعُطُّهُ عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لِكَلَّةِ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَّالًا لَمْ يَكُنْ إِذَا مَفْلَحًا أَمْرًا يَأْتِي اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبَةِ الْمَارِ وَأَبُو نَعِيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اَوْ رَوَاهُ ابُو جَبْرِ عَنْ ابِي نَعِيْمٍ تَابِعِيٍّ سَمِعَ ابِي نَعِيْمٍ رَوَاهُ ابُو جَبْرِ عَنْ ابِي نَعِيْمٍ تَابِعِيٍّ
 دنیا کو بوجہ حلال و سبطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنے کے اپنے عبال کے لیے اور واسطے احسان کرنے کے اپنے حساب پر ملاقات کرگا وہ
 اس سے دن قیامت کے حالت میں کہ چہرہ اسکا مانند چودہویں رات کے چاند کے ہوگا یعنی سبب کمال نور اور نہایت سردی کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو
 حال در حالیکہ طلب مادی کی کرنے والا ہو مال میں اور فخر کرنے والا ہو یعنی فقر پر سبب مال کے جیسیدہ بظرافت غلبہ کا ہو اور باریز بالا یعنی الرقاصدق کرنا ہو
 ربا اور دکنے کو گون کے کرنا ہو بلکہ کا خدائے تعالیٰ سے اس حالت میں کہ اس قدر لے اس پر ہوگا خفا نقل کی یہی ہے شعب الما جان میں اور ابونعیم نے کتاب
 حلیہ میں ف ابی غریبہ سے حج طلب کرنے مال حلال کے بقصد زیادہ کرنے مال کے اور فخر کرنے کے آپس میں اور ربا کرنے کے فوہ حل ہو چھ طلب کرنے
 مال حرام کے کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا طلب کے بوائے حرام کا واسطے اشارہ کرنے کے طرف اسکے کہ نہیں ہو چکا بل
 اسلام کا اور ربا سبب نہیں ذکر کیا کہ وہ فوہ کلام سے آپ ہی سمجھا جاوے گا بلع و عَن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ كُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْخَيْرُ خَيْرٌ لِّكَ الْخِرَافِ مَفَاحِيْهُ فَطُوبَى لِّعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِفْطَحًا لِلشَّرِّ وَوَلَّ
 لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِفْطَحًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اَوْ رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ یعنی مال کثیر خزانے میں کہ ان خزانوں کے لیے کنجیان میں یعنی باخیر لوگ ہیں کہ خزانے کھولتے ہیں اور محنتی ہیں پس خوشی
 ہو جو اس بندہ کے لیے کہ کیا ہو اسکو خدائے تعالیٰ نے کئی واسطے خیر کے یعنی سبب کھلنے دروازوں نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ
 شر اور دخل کا اور مال کی ہو جو اس بندہ کے لیے کہ کیا ہو اسکو خدائے تعالیٰ نے کئی شر کا اور سبب کھلنے دروازہ اسکے کا اور سبب بند ہونے
 دروازے خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ابی غریبہ و غیرہ ترجمہ حضرت شیخ رحمہ کے سے لکھا گیا ہے اور ماعلیٰ رحمہ نے لکھا ہے کہ یہ یعنی جنس
 خیر پوشیدہ معلوم سے کہ مانند محسوس کے ہے خزانے میں یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئیں پوشیدہ کی گئیں رکھی گئیں دربان بندوں اسکے کے اور واسطے
 ان خزانوں کے کنجیان میں یعنی اسکے بندوں کے ہاتھ وہ جو بمنزلہ دیلون اسکے کے ہیں اور کئی واسطے خیر کے یعنی ازراہ علم او عمل کے یا اندازہ مال و
 حال کے اور کئی واسطے شر کے یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور دخل اور بدسلوکی کے ساتھ بھائی مسلمانوں کے کہاں لغت ہے کہ خیر و خیر
 کہ رغبت کریں اس میں سبب مانند عقل کے مثلاً اور مانند عدل اور فصل اور چیز نافع کے اور شر ضد اسکی ہو اور خیر اور شر فائدہ دیتے ہیں یہ کہ ہر خیر
 واحد شر و دوسرے کے مانند مال کے کہ اکثر ہونا یا خیر واسطے زیادہ کے اور شر واسطے عموماً کے انتہی اور اسی طرح علم نسبت بعض کے حجاب پر غلبہ

لا
 یجوز
 ان
 یطلب
 الدنیا
 لیسئل
 الله
 بها
 الجنة

لا
 یجوز
 ان
 یطلب
 الدنیا
 لیسئل
 الله
 بها
 الجنة

اور نسبت اور کے سبب قربت کا لفظ اللہ تعالیٰ کے اور قیاس کرنا اور عبادتوں کو کہنے اور ان سے عیش و عشرت کے ہر ایک چیز سے نفرت اور
اور مانند تلوار اور گھوڑے اور مانند لکے کے کبھی ہونے میں الزام کے ساتھ کفار کے اور وسیلہ ہونے میں داخل ہونے جنت کے۔ در کبھی اور ان سے
قتل کیے جاتے ہیں انبیا اور اولیاء اور یہ ہوتا ہے بسبب ان کے بچے کے درجے و درجہ کے ہیں + **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ أَدَاكَ الْعَبْدُ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ وَاللَّهِ وَالْبَيْتِ اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عبادت
نہ کرے نہ دی جاوے وسط بندے کے چھ مال اس کے کہ نبی بسبب اس کے خرچ کرے اس کو بیچ رہا ہے اور عمارت عقیقہ اپنے کے کردہ ہاں اس مال کو
بانی اور نبی میں نہیں خرچ کرنا ہی چھ جہانے عمارت کے کہ جو زائد ہر حاجت سے + **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْوَى**
الْحَوْلِ فِي الْبَيْتِ فَإِنَّهُ أَسَاسُ الْخَوَافِ وَأَمَّا الْبَيْتُ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ہر چیز کو خرچ کرنے مال حرام کے سے چھ عمارتوں کے پہلے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتوں میں بنیاد اور چھ خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی
نقل کہ یہ دونوں حدیثیں ہفتی نے شعب الایمان میں **ف** اس سے سمجھا جائے کہ اگر مال حلال سے صرف کرے تو موجب خرابی کا نہیں ہونا اور بیچنے
کے میں کہ میں اس عبارت کے میں کہ ہر چیز کو دار تکاب حرام سے کہ عمارت کے بنانے میں لازم آتا ہے اور باعتبار اس منی کے حرام ہی بنانا اور جسے ظہر
فی کے مانند اس کے کہ کہ میں بیچ اس حلقہ کے دوسروں ہاں اور حال ان کے حلقہ میں دوسروں ہاں نہ کہ طرف لو ہے کا ہاں اور مراد خرابی سے خرابی
کی ہاں اور خرابی رکھنا ہاں مراد خرابی عمارت کی ہاں یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اس کے کی ہاں کہ آخر خراب ہونا ہی جیسے کہ وار د ہوا ہے لہذا
لِلْمَوْتِ وَأَبُو الْخَوَافِ اسی طرح ہی بعضی شرحوں میں اور یہ بھی منظور ہے کہ مراد حدیث سے یہ کہ میں کہ ہر چیز کو دار تکاب حرام اور گناہ
بیچ عمارت کے کہ نبی عمارتیں اسلئے نہ بناو کہ وہاں بیچو اور فسق کرو اور ساختہ بچوں کے صحبت رکھو اور جو عمارت کہ اس میں فسق کریں اور کو
خراب ہوتی ہے + **ح** اور ملاحظہ فرمائیے وہاں خرابی کے میں اس جملہ خرچ کرنا مال حرام کا ایک ایک توبہ کہ دلالت کرتی ہے جو حدیث اور جائز ہونے
خرچ کرنے مال حلال کے عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہیں دلالت کرتی اس پر اور اس کو لکھا ہے کہ یہ مناسب نہیں ہوتا ہے باب کے + **وَعَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے عائشہ سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دنیا گھر اس شخص کا ہے کہ میں
کہ واسطے اس کے یعنی آخرت میں اور مال ہو واسطے اس شخص کے کہ نہیں مال واسطے اس کے اور اس کو جمع کرنا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اس کے
فصل کی یہ احمد نے اور ہفتی نے شعب الایمان میں **ف** دنیا گھر اس شخص کا ہے اور جو کہ دنیا فانی ہو اور قیام اور زندگانی خوش اس میں ممکن
نہیں پس جس نے کو بنا ہر بنا کو بنا نہیں ہو اس کے یہ کہ اور اسی طرح دنیا مال اس کا ہے کہ نہیں اس کے لیے مال یعنی مقصود مال سے خرچ کرنا گناہ
بہائم اور مرغیات الہی میں اور جیکہ شہوات اور لذات دنیاوی میں صرف کریں ضائع ہو اور حکم بالیت سے باہر ہو پس گویا مال نہیں اور
بعض حاشی میں لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیے اور مال اس کے کو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور فقارت اس کے اور مراد یہ
معنی کا بھی معنی اول کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گہر اس کا ہے کہ نہیں گہر اس کے لیے آخرت میں اور مال اس کا ہے کہ نہیں اس کے لیے فنا اور
مال آخرت میں یعنی جسے دنیا کو گہر ٹھہرایا اور مطمئن ہو اس کا اس کے اور مال جمع کیا لیکن بقا اور ظہر کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ **فَرَأَى النَّاسَ لَهَا بَعْدَ**
رَفْعِهَا تَدْفِنُ وَتُدْفِنُ مَعَهَا اور فرمایا بحسب ان **مَالَهُ أَخْلَدَ** اس کے یہی آخرت میں گہر اور فنا نہیں ہو سکتا اور واسطے دنیا اور بقا اور فائدہ
اتھانے کے ہی اس کے جمع کرنا ہے دنیا کو وہ شخص کہ نہیں ہر عقل اس کو بالام لفظ لہا میں زائدہ ہاں یعنی جمع کرنا ہے دنیا کو وہ شخص کہ نہیں رکستہ ہاں

اور مراد خرابی عمارت کی ہاں یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اس کے کی ہاں کہ آخر خراب ہونا ہی جیسے کہ وار د ہوا ہے لہذا
لِلْمَوْتِ وَأَبُو الْخَوَافِ اسی طرح ہی بعضی شرحوں میں اور یہ بھی منظور ہے کہ مراد حدیث سے یہ کہ میں کہ ہر چیز کو دار تکاب حرام اور گناہ
بیچ عمارت کے کہ نبی عمارتیں اسلئے نہ بناو کہ وہاں بیچو اور فسق کرو اور ساختہ بچوں کے صحبت رکھو اور جو عمارت کہ اس میں فسق کریں اور کو
خراب ہوتی ہے + **ح** اور ملاحظہ فرمائیے وہاں خرابی کے میں اس جملہ خرچ کرنا مال حرام کا ایک ایک توبہ کہ دلالت کرتی ہے جو حدیث اور جائز ہونے
خرچ کرنے مال حلال کے عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہیں دلالت کرتی اس پر اور اس کو لکھا ہے کہ یہ مناسب نہیں ہوتا ہے باب کے + **وَعَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے عائشہ سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دنیا گھر اس شخص کا ہے کہ میں
کہ واسطے اس کے یعنی آخرت میں اور مال ہو واسطے اس شخص کے کہ نہیں مال واسطے اس کے اور اس کو جمع کرنا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل واسطے اس کے
فصل کی یہ احمد نے اور ہفتی نے شعب الایمان میں **ف** دنیا گھر اس شخص کا ہے اور جو کہ دنیا فانی ہو اور قیام اور زندگانی خوش اس میں ممکن
نہیں پس جس نے کو بنا ہر بنا کو بنا نہیں ہو اس کے یہ کہ اور اسی طرح دنیا مال اس کا ہے کہ نہیں اس کے لیے مال یعنی مقصود مال سے خرچ کرنا گناہ
بہائم اور مرغیات الہی میں اور جیکہ شہوات اور لذات دنیاوی میں صرف کریں ضائع ہو اور حکم بالیت سے باہر ہو پس گویا مال نہیں اور
بعض حاشی میں لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیے اور مال اس کے کو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور فقارت اس کے اور مراد یہ
معنی کا بھی معنی اول کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گہر اس کا ہے کہ نہیں گہر اس کے لیے آخرت میں اور مال اس کا ہے کہ نہیں اس کے لیے فنا اور
مال آخرت میں یعنی جسے دنیا کو گہر ٹھہرایا اور مطمئن ہو اس کا اس کے اور مال جمع کیا لیکن بقا اور ظہر کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ **فَرَأَى النَّاسَ لَهَا بَعْدَ**
رَفْعِهَا تَدْفِنُ وَتُدْفِنُ مَعَهَا اور فرمایا بحسب ان **مَالَهُ أَخْلَدَ** اس کے یہی آخرت میں گہر اور فنا نہیں ہو سکتا اور واسطے دنیا اور بقا اور فائدہ
اتھانے کے ہی اس کے جمع کرنا ہے دنیا کو وہ شخص کہ نہیں ہر عقل اس کو بالام لفظ لہا میں زائدہ ہاں یعنی جمع کرنا ہے دنیا کو وہ شخص کہ نہیں رکستہ ہاں

ہو تو تم آخرت کے بیٹوں میں سے ہو ورنہ تم دنیا کے بیٹوں میں سے اس لیے کہ تحقیق ہر ماں تابع ہوتا ہے اس کا بیٹا اس کا ف اور دنیا باطل کا ہر کمال اور
 ہر اور آخرت حق کی جگہ جنت ہے یعنی پس جو طالب مستغرق دنیا کے ہیں وہ اس کے ساتھ دو رخ میں ہونگے اور جو طالب آخرت کے ہیں وہ اس کے ساتھ
 جنت میں ہونگے یہ تو ماحولی رخ نے لکھا ہے اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بعد حدیث کے لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موفقی
 اس کے عمل کرے گا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اُس کی کریگا اور کام اس کے لیے کریگا **وَعَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا تَغِيْبُ بَيْنَهُمَا مَلَكَانِ يُسَاقِدَانِ يَسْمَعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ اللَّذَيْنِ يَأْتِيَا النَّاسَ
هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ مَا قُلْتُمْ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ وَأَهْمَا أَبُو نَعِيْمٍ فِي الْحَلِيَّةِ اور روایت ہے ابی دردار سے
 کہ کہا فرما بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلوع ہوا ہے اور آفتاب مگر کہ دونوں پہلو اس کے میں دو فرشتے ہیں کہ پکارتے ہیں سنا ہے میں مطلق کو
 یعنی سنتے ہیں اس اند کو مطلق سوائے جن دلائل کے اہم کو تو ادھر طرف پروردگار اپنے کے یعنی طرف حکم اس کے کے با قطع کر کرادھر طرف سے رجوع ہو
 طرف اس کے جیسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَيُثَبِّتُ الْأَوَّلِينَ وَيُخَلِّفُ الْأُخْرَى** اور کہا کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے یعنی اہم دین میں بارادھتے ہیں بہرہ ہر مال سے کسبت
 ہوا اور باز کہ عبادت خدا کے نعلے سے اور خوشحالی سے اور روایت کہیں یہ دونوں حدیثیں ابو نعیم نے کتاب علیہ میں من شاید کہ میرے
 جن دلائل کے میں یہ کہ نہ اٹھ جاوے تکلیف بسبب معانی غیب کے پھر اگر کوئی کہے کہ یہ اندام سطر تنبیہ آدمیوں کے ہے اور جب انھوں نے سنا تو کو
 متنبہ ہوئے جواب اس کا یہ کہ کفایت کرنا ہے اس میں خبر دنیا غیر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن دلائل میں سے خطا خاص انسان ہی کو پہلے
 کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر یہاں تک کہ باز کرکھا انکو اس نے متوجہ ہونے سے طرف ذکر اللہ تعالیٰ کے اور عبادت اُس کی کے پس لکھا
 انکو کہ گمان تک مغفلت اور اعراض ذکر اللہ سے اور طرف عبادت رب اپنے کے ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَسْلَمُ بِهِ قَالَ إِذَا مَاتَ الْحَيِّتُ**
قَالَتِ الْمَلَكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ نَوَادٍ مَا خَلَّفَ نَوَادٍ أَلَيْسَ هِيَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ہونے لگے
 اس حدیث کوئی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت سے نقل کرتے تھے کہ جسکو حدیث مرفوع کہتے ہیں کہا ابو ہریرہ نے حیوت کہ مرنا آدمی کہتے ہیں اور
 پوچھتے ہیں فرشتے کہ کیا انکی بھیجی یعنی اعمال خیر سے اور کہتے ہیں آدمی کہ کیا انکی بھیجی یعنی نظر مال کی عمل ہے اور نظر آدمیوں کی مال ہے
وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّ لَعْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَلَاوَلُوا عَلَيْكَ مَا يُوْعَدُونَ فِي الْآخِرَةِ سِرًّا يُعَايِدُ هَبْجُونَ
وَأَنَّكَ قَدْ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَعْبَلْتَ الْآخِرَةَ وَإِنْ دَانَ السَّيِّدُ إِلَيْهَا أَوْبُ إِلَيْكَ مَرَجًا فَخُجْ مِنْهَا رَوْحًا
 زبونی اور روانہ ہم ہمام الگ سے کہ تحقیق لغمان نے کہا اپنے بیٹے کو کہ اے میرے بیٹے تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد دم سے حکم دین تک پیر دین اس
 چیز کی کہ وعدہ دیے جلتے ہیں ساتھ اس کے یعنی بعثت اور حساب اور نوب عذاب اور وہ طرف آخرت کے جلدی چلے جاتے ہیں اور تحقیق تو ایسے میرے تحقیق
 دی ہوئے دنیا کو جیسے کہ پیر دین اور نوب ہو تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیر دین ہو تو آخرت کی طرف ہو گا یا دینا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر چلا
 تو طرف اس کے بہت نزدیک ہے طرف دیرے اس گھر سے کہ کھلتا ہے تو اس سے نفس کی یہ زمین نے ف دراز ہوئی اس میں اس کے ہیں کہ دراز و بعد پیر دین
 لوگوں پر وعدہ نے قیامت وغیرہ کا حال انکو وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلے جاتے ہیں طرف اس چیز کے کہ وعدہ کیے گئے ہیں اسکا ماند فائدہ چلنے والے کے
 لیکن وہ نہیں جانتے مانند بیٹھے والوں کشتی بھری ہوئی کے پھر بیان کیا اس منی کو ساتھ قبول اپنے کے اور تحقیق تو اس خطا بہان غلط بیٹے کو کیا
 مراد اس خطا بہان علم ہے کہ شامل ہے کہ لے لے اور آخر جلد حدیث کے یہ دلیل ہے کہ جو کوئی ایک جگہ سے نکلتا ہے ہر دم و قدم اس سے دور ہوتا ہے اور
 جس چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کے جانب نزدیک آتا ہے ایک مسافت درمیان میں ہے کہ ہر دم روز اسکو قطع کرنا ہے اور اس سے بہت نزدیک

مطالعہ قرآن مجید

مطالعہ قرآن مجید

کتاب الرقاق

ہوتا جاتا ہے اور ایک روز ہو گا کہ وہ مسافت تمام ہو چکے گی اور وہاں پہنچے گا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہر امر آخرت سے
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ نَالٌ كُلُّ مُؤْمَرٍ لِقَابِ صِدْقٍ
اللِّسَانُ أَفْضَلُ وَاللِّسَانُ نَفْثُهُ فَمَا تَحْمُومُ الْقَلْبَ قَالَ هُوَ النَّفْثُ النَّفْثُ لَا تَوَعَّلِيهِ وَلَا تَغْلِي وَلَا تَحْدِ
رَوَاهُ أَبُو مَسْجِدٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اس نے کہا گیا: سطر رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے کہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا ہر مخموم دل کا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچے زبان کو جانے میں ہم جو ہر گز چھوڑنے کو پس
 کون ہر مخموم دل کا فرمایا وہ پاک دل کا پر میرے گار نہیں ہے گنا اس پر اور نہ ظلم کرنا اور حد سے گذرنا اور نہ کدورت و کینہ اور نہ حسد نقل کی باطن چھ
 اور جہتی نے شعب الایمان میں ف مخموم خم سے ہے بمعنی جہاڑنے خاک اور کوڑے کے زمین اور کنوین سے یہاں مراد یہ ہے کہ دل اس کا جہر ہو
 اور صاف ہے غبار غبار سے اور پاک ہے برے اخلاق سے جو کہ سلیم القلب کہے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے **الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخَذُوا الْقُلُوبَ سَلِيمًا** اور نفی یعنی صاف
 دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سے اور نفی یعنی بچنے والا بری عقاید اور برے اخلاق سے اور صحابہ نے جو معنی مخموم القلب کے پونچھے احتمال ہو کہ
 اس نفی کو نہ جانتے ہوں اس لیے کہ انھیں کبھی ایک لفظ فرماتے تھے کہ صحابہ باوجود پچھانے زبان عرب کے اور کہنے فصاحت اور بلاغت کے نہ سمجھتے
 تھے اور معنی اس کے نہ جانتے تھے لیکن صاف مخموم کی قلب کے طرف اور معین و نامرد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نے میان فرمایا اور احتمال
 ظاہر ہے و اللہ اعلم **وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُرِّفَكَ فَلَا حِلَّ لَكَ مَا فَانَكَ**
الذَّنْبُ احْفَظْ أَمَانَةَ وَصِدْقَ حَدِيثٍ وَحُسْرَ خَلِيقَةٍ وَعِفَّةً فِي طَعْمَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُعَبُ الْإِيمَانِ اور روایت ہے
 اسی عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب کبھی جاوین تجھ میں ای مخاطب پس نہیں ہے خوش
 بچھیر اور ضرر نہیں ہے بھگلو فوت ہونے اور نہ نوئے دنیا سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیج حقوق پروردگار کے اور حقوق بندوں کی اور
 حقوق نفس کے اور دوسرے سچی بات بولنی اور میرے نیک فانی اور جو تجھے ہارسائی کھانے میں یعنی بر میرے حرم سے اور انفا کے بقدر حاجت پر دست
 نہ کھاوے نفس کی پر محمد نے وہی ہے شعب الایمان میں ف ضرر نہیں الخ یعنی چونکہ اصول نعمت مازروی کے اصل یومین اور نفس بسبب اس کے لایا
 اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونے ثواب آخرت اور نعمتوں بہشت کا ہم پہنچا فوت ہونے نعمتوں دنیا اور شہوات اور لذات اس کے سے کیا غم ہے
 بلکہ اگر وہ ہوں تو نخل و حشت کا رخا نہ جمعیت و حضور میں اور کثافت اور ظلمت اور جمال لطافت نور کے پیدا ہونا ہے **وَعَنْهُ مَالِكٌ قَالَ**
يَلْفَغِي أَنَّهُ قِيلَ لِلْفَقَّانِ الْحَكِيمِ مَا يَلْفَغِيكَ مَا تَوَلَّى يَلْفَغِيكَ الْفَضْلُ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَادْلَاءُ الْأَمَانَةِ وَتَوَكُّلُ مَا لَا
تَعْنِيهِ رَوَاهُ فِي الْمَوْحِطِ اور روایت ہے امام مالک سے کہ کہا پوچھا ہے مجھ کو یہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم کے کہ کس چیز نے پہنچایا ہے
 تم کو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نے کہ پہنچایا ہے مجھ کو اس مرتبہ کو سچ بولنے سے یعنی ملازمت سچ بولنے نے اپنی بات
 کہنے میں اور اور کی بات نقل کرتے ہیں اور اداسی امانت نے یعنی امانت مال ہو یا نفل اور چھوڑ دینے اس چیز کے نے کہ نہ نفع دے نہ حرج اور
 ضرورت نہ ہو مجھ کو اس کی روایت کی یہ مالک نے موطاس کہ تصنیف امام مالک رح کی ہے حدیث میں ف اسی جگہ سے کہا ہے کہ ملک بگفتاری
 اور نیک کرداری ہے اور لقمان بھانچے بن ابوبکر بن عبد السلام کے آدو بعضوں نے کہا کہ انکی خالہ کہیں تھے اور اختلاف ہے درمیان علما
 اس میں کہ لقمان پیغمبر تھے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ حکیم دولی تھے اور آیا ہے کہ انھوں نے ہزار پیغمبروں کی خدمت اور شاگردی کی تھی
 اور ابن عباس سے منقول ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تھے نہ پادشاہ تھے ایک غلام کا لے تھے کہ بکریاں چراتے تھے حق تعالیٰ نے ان کو مقبول اپنا کیا اور حاجت پور

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ نَالٌ كُلُّ
 مُؤْمَرٍ لِقَابِ صِدْقٍ

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَنْ كَفَرَ بِمَا فِي
 بَيْتِهِ مِنْ خَيْرٍ فَهُوَ كَافِرٌ

خاص کے سوا کسی نے کوئی شکوہ نہ جانے گا اور جس نے کہ مجھ کو پایا اور حرمت حق نگاہ رکھا میرا بھنا تو نے اور وعدہ بہشت میں جانے کا کیا تو نے اس پر
اسلام جو کلام مذکور کیجے گا اس لیے کہ در باب شفاعت اسکو بہت دخل ہو کہ ابتدا ساتھ تعظیم اور تشکے الہی کے کرے جیسے کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص کر دگاری کی کر نیلے بعد از ان شفاعت کریں گے پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کے مذاکرے گا اور اپنے تئیں بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اسکی قبول ہوگی اور احتمال ہے کہ اسلام سے مراد ہوصفت رضا اور تسلیم اور زکر اختیار کی کہ اعلیٰ مقامات اہل قریب
اصطفیٰ کے ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم عم کے حق میں آیا ہے کلام مجید میں اذ قال لہ ربہ اسلم قال سلمت لرب العلیین بنح و عمر عایشہ قال
کان لکنا سید فیہ تمائیل طیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عایشہ حولیہ فانی اذ راۃ ذکرک
الذنیاء اور روایت ہے عایشہ سے کہ کہا عایشہ نے کہ نماز واسطے ہمارے پردہ یعنی دروازہ کا یاد دہا کرے ہی اس میں تھیں تصویر میں پر نہ جانورونی
پس فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے اہم عایشہ بدل ڈال اسکو اس لیے کہ میں جب کہتا ہوں اسکو یاد کرتا ہوں دنیا کو فیل لیل دلیل ہے اس پر کہ
صور تین بہت چھوٹی تھیں یا یہ فرمایا پہلے حرام ہونے تصویر دن کے اور اس میں اشارہ ہر طرف اسکے کہ دیکھنا اس سبب کا کہ چین کرتے ہیں ساتھ
اسکے اغنیاء بجانا ہر فقر کی حلاوت فلوب کولوع و عن ابی ایوب الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال عطفی و اوجز فقال اذا قمیت فی صلوۃ فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعدی منہ غذا واجمع الیاس
مما فی ایدی الناس اور روایت ہے ابی البوب انصاری سے کہ کہا آیا ایک شخص بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پر عرض کیا کہ لخصیتم فی ما ذکرتم
مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کھڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کے پس مانند اس شخص کے کہ رخصت کرنے والا اور چھوڑنے والا ہر ماسوا ہی اندکو
یعنی خلق اور نفس کو اور توجہ ہو جناب حق میں ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووے تو عذر خواہی کا سبب
اس کلام کے کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار میں با مطلق شامل ہو کلام کرتے کو یا رون اور دوستوں اور تمام مسلمانوں سے یعنی ایسی
بات نہ کہہ کہ اس سے پشیمان ہووے تو اور محتاج عذر کرنے کا ہووے اور قصد مصمم کر اوپر ناہیدی کے اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے
یعنی قناعت کر قوت بقدر و مقسوم پر اور لوگوں کے مال سے طمع منقطع کر ف ایک معنی تو رخصت کرنے کے وہ ہیں جو مذکور ہوئے اور ممکن ہو کہ اور
رخصت کرنا حاجت کا ہو یعنی لو کہ یہ اخیر نماز تیری ہے اور یہ آخر وقت ہے اوقات میرے کا جیسے کہ شیخ کی وصیتوں میں آیا ہے کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز
اپنی میں ایسا تصور کرے کہ یہ آخر نماز ہے اور جب ایسا جانے گا تو بالف و رذوق اور حضور اور تعدیل سے ادا کرے گا اور آخر حدیث میں اشارہ ہے
من اس کے کہ نسبت پر کرنی لوگوں سے علامت افلاس کی ہے اور غنائے قلبی یہ کہ ناامیدی ہو اس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے بلع
و عن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الین خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوصیہ ومعاذ کربک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمنی تحت راحلہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی
ان لا یلقانی بعد عامی ہذا ولعلک ان تم بمسجد ہذا وقبری فیکل معاذ جفعا لفرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم التفت فاقبل بوجہ نحو المدینۃ فقال ان اول الناس بی المتفقون من کانوا و حیث کانوا و اول الخاد
الاربعۃ احمد اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا جبکہ بھیجا اسکو یعنی ارادہ کیا بھیجے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاضی باعناں کہ
طرف میں کے لئے ساتھ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہ ہو چکنے کے لیے اس حال میں کہ وصیت کرتے تھے اسکو اور معاذ نے سوا اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ہمراہ سواری اسکی لکے پس فارغ ہوئے حضرت وصیت سے فرمایا اہم معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ علی تو مجھے بعد سال عمر میری کے کہ یہ

مطابق حق جلد چہارم

مطابق حق جلد چہارم

سال ہر اور شاید کہ نو گز سے اس مسجد میری پر اور قبر میری پر جس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھڑنے کی آنحضرت نے فرمایا
 پھیلے معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کے اور فرمایا کہ تحقیق قبر بہ ترین اور متصل ترین لوگوں کے ساتھ میرے پر میرے گارہن جو ہوں
 یعنی عزری یا بھی گور سے ہوں بالکل ہوں اشرف ہوں بارز الہ ہوں اور ہمان ہوں نقل کہیں چاروں حدیثیں احمد نے وقت لفظ فاقبل الخ
 تفسیر التقات کی اور شاید کہ وجہ توجہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تھی کہ نہ دیکھیں روئے انکا اور ہو سبب ہونے آپ کے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ
 اس پر کہ ضرور چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف حق کے پس تسلی دی حضرت نے انکو ازراہ فعل کے اور وصیت کی زبان سے کہ توجہ ہو کے گا
 مجھے اور جدا ہو گیا مدینہ سے اور پھر دیکھا تو مدینہ کو اور نہیں دیکھا تو جنگو اور اشارہ کیا طرف اسکے انبیاء و ائمہ کا دار البقاس ہر
 پس فرمایا کہ قرب ترین لوگوں کے ساتھ میرے یعنی ساتھ شفاعت میری کے یا قرب ترین لوگوں کے طرف رہ میرے کے منفی میں الخ و حیان
 ہوں یعنی مکہ میں ہوں باندہ بنی بالقرہ میں بالقرہ میں بالوفہ میں یا یمن میں وغیرہ لک پس دیکھ طرف رہا پس فرمایا کہ یمن میں بسبب کمال تقویٰ کے
 اور طرف حالت ایک جماعت اشرف حرمین شریفین کے کہ انہوں نے باوجود دور ہوئے تقوے سے کیا اور جہاں اور یہ بسبب تقوے کے کہ کچھ فرما
 رہے مقام قرب سے بلکہ اشقی ہوئے بسبب پہنچانے اید کے حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہر معاذ کو کہ تقوے اختیار کرنا چاہیے اور ہمارے فراق پر
 غم نہ کیا جبکہ منقیون سے ہووے تو صورت میں الرجہ جدا ہونا ہی معنی میں ہمارے ساتھ ہی ہو تو اور طبیی نے کہا کہ یہ تسلی ہر معاذ کو بعد از خیر دینے کے
 اسکو ساتھ رحلت اپنی کے یعنی جبکہ پھر کر آوے تو مدینہ کو افتد اگر ساتھ متصل ترین اور قرب ترین آدمیوں کے ساتھ میرے کے منفی میں کہا کہ یہ
 کتاب ہر ابو بکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلف ہوئے جیسے کہ حدیث جبر بن مطعم میں آیا ہے کہ ایک عورت انی بیج ملازمت آنحضرت کے
 اور کلام کیا ایک امہ میں فرمایا پھر آنا اور وقت اس عورت نے کہا کہ اگر آؤں میں اور اپکو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو کیا کروں میں گویا کتابہ تھا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آؤے تو اور نہ پاؤے چکو تو ابو بکر کے پاس آنا اشارہ کیا انکی خلافت کا بعد پتھر اس حدیث میں
 رغبت لائی ہر حضرت نے اور پر رعایت کرنے تقوے کے اور اس میں تسلی ہر واسطے بقیہ امت کے کہ جنہوں نے نہیں پایا زما حضرت کا اور تہذیب کا
 کہ اگر تقوے کر نیگے تو قرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم رزقا بذہ النعمۃ یوحی و عکرم بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم فسن ید اللہ ان محمدیہ یفصح صدقہ اللہ اسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البؤذ اذا
 دخل الصدۃ انفسہ فقیل یا رسول اللہ هل لیک نعت یرہ قال نعم النوا فی مر جہ الارواح والا فابۃ الی
 دار الخلود والا ستعداد للموت قبل نزولہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا بن مسعود نے کہ یہی آنحضرت نے پائے پس جسکو ارادہ
 کرنا ہر اندہ ہایت کرنے کا یعنی ہایت خاص کا بھیجاوے اسکو طرف مفہم اختصاص کے کھولنا ہر اور فراخ کرنا ہر سینہ اسکا واسطے اسلام کے
 یعنی واسطے شریع اسلام کے بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہایت داخل ہوتا ہر سینہ میں کھلنا ہر
 اور فراخ ہو جانا ہر سینہ میں کہا کیا ہر رسول اللہ کیا ہر واسطے اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر میں کہ بھیجانی جاوے وہ حالت سلیمہ نشانی کے
 فرمایا آنحضرت نے ہاں اس کے یہ نشانی ہر دور ہونا گھر غور کے سے یعنی دنیا سے کہ جگہ کر و فریب کی ہر اور شیطان بسبب اسکے لوگوں کو فریب
 دینا ہر اور مراد دور ہونے سے زبدا اختیار کرنا ہر اور رجوع کرنا طرف آخرت کے کہ جگہ ہمیشگی کی ہر اور مستعد رہنا واسطے موت کے
 پہلے اور ترنے اسکے کے یعنی ساتھ کرنے توبہ کے اور سبقت کرنے کے طرف عبادت کے اور صرف کرنے وقت کے طاعت میں ف یعنی قبول نماز
 تمام شریع اسلام کے اور شہرین معلوم ہوتی ہر اسکے مذاق میں تلخی ان احکام کی کہ مقرر کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے اور حکم کیا ہر ان کا اور یہ

قلب حقیقت میں عیش رہے جیسکے حدیث قدسی میں آیا ہے لا یسئف ارضی ولا سماء ولیکن یسئف قلب عبدی المؤمن اور دنیا کر کرنے والی اور فریب دینے والی اور عہد شکن ہے جیسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تغرکم الجبۃ الدنیا اور دنیا گھرنے اور خرابی کا ہر گرجہ صورت میں نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سرب یعنی دھوکے کے ہر گمان کرنا ہر اسکو پیاسا پانی پس حقیقت میں اسی دھوکے میں پر رہے ہیں بادشاہ اور امیر اور اغنیاء اور پہلے آنے موت کے باظاہر ہونے مقدمات اس کے کہ مرض ہو اور بہت پرہا پاک نہ قادر ہو اس میں اوپر حاصل کرنے علم کے باعمل کے اور اس وقت نہ دست نفع نہ ملے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ خَلَّادٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطَى نَهْداً فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةً مَكْطُوعاً فَأَقْبِرُوهُ أَمِنَهُ فَإِنَّهُ يَلْقَى الْحِكْمَةَ رَوْحاً أَلِيمًا مَعِي وَشُعْبَ الْإِيمَانِ** اور روایت ہر ای میرہ اور ابی خلد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہے بہر نعمتی دنیا میں اور کم کوئی کلام نو وغیرہ سے پس نزدیک دھونڈو اس سے ایسے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے اور دیا جاتا ہے حکمت نقل کیں یہ دونوں حدیثیں یہی ہے شعب الایمان میں ف اور پہلی حدیث بہت سے طریق سے ثابت ہوئی ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ پوچھے گئے کہ کونسا مومن بہت دانا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور بالبعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث میں جو لفظ حکمت کا ہے مراد ہی اس سے نیک کرداری اور راست فکری و جسکو اللہ تعالیٰ حکمت عطا فرماوے کسی بھی فضیلت کی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے **فَنُؤْتِ الْيَتِيمَ أَكْثَرَ مِنْهُ** یوں اکثر حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہے کہ ہر شے کامل کرنے والا پس واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کرے ہمیشہ نئی اسکی اور حاصل کرے جو کلامی اسکی کہا ہے بعض عارفین نے کہ صحبت رہو ساتھ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکھو و صحبت رکھو ساتھ اس کے کہ وہ صحبت رکھے ساتھ اللہ کے اور علامت صحبت احوال اس کے کی بعد تصبیح اقوال افعال اس کے کے وہ ہر کہ جو اوپر گزری حدیث سابق بن علامت الشرح صدر سے بائن حدیث کہ مؤثر ہو صحبت اسکی جمیع امور میں در غیریت کرے یاروں اپنے کو دنیا سے بوجہ تحصیل مال و جاہ سے اور زیادتی قدر حاجت سے کہ ہو نچا دے طرف زاد عقبہ کے پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہے نہ رقتا اللہ روینہ و خدمتہ و صحبتہ نوع

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عِيشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب بھیج بیان فضیلت فقرائے اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طریقہ فقر و فاق کے یعنی قدر ضرورت کے قوت فضیلت شہادت کی اجر و ثواب کی ہے اور دونوں مضمونوں ذکر کیے گئے کہ جمع کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ حضرت کی اوقات بکثرت بھی بطور فقر کے تھے مانند اکثر انبیا اور اولیاء کے اور فقر کی فضیلت میں بیان کافی ہے اور جانا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہے اس میں کہ فقیر صابر افضل ہے یا غنی شاکر افضل کہ غنی شاکر افضل ہے کہ اس کے ہاتھ سے خیرات اور تقرب کی چیزیں مثل زکوٰۃ اور قربانی وغیرہ کے اکثر ہوتی ہیں اور حدیث میں بھی بیچ شان اغنیاء کے آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا **ذَلِكَ فَضْلُ الْعَبْدِ بَيْنَ بَيْتَيْنِ** بیچ باب الذکر بعد الصلوٰۃ کے گزری اور اکثر اسپرین کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تھا اور حدیثیں باب کی تمام دلیلین اٹکی ہیں اور حق یہ ہے کہ اختلاف بیچ مابین فقر و غنا کی ہے مطلقاً اور وجوہ مختلف ہیں اور بیچ حق شخص خاص کے کبھی صلاح کار غنا میں ہوتا ہے اور کبھی فقر میں جیسکے حدیث میں آیا ہے کہ جب پروردگار تعالیٰ بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو جس چیز میں صلاح حال اس کے کا ہوتا ہے وہ دیتا ہے خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ محبت ہو یا مرض اور اسی طرح بیچ تمام صفات متضادہ کے واللہ اعلم حضرت سید محمدی الدین عبد القادر جیلانی سے منقول ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہے یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونوں سے بہتر ہے اور اس میں اشارہ ہے فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہے کہ اس پر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہے کہ اس پر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبدالوہاب متقی اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جب تک اقدار ربانی اور فضیلت فقر کے ہم سے نہ کر والیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہ ہوا فقر انفس من الغنا بعد از ان ہاتھ کرا اور مہر کیا اور جانا چاہیے

یہ حدیث بھیج بیان فضیلت فقرائے اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طریقہ فقر و فاق کے یعنی قدر ضرورت کے قوت فضیلت شہادت کی اجر و ثواب کی ہے اور دونوں مضمونوں ذکر کیے گئے کہ جمع کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ حضرت کی اوقات بکثرت بھی بطور فقر کے تھے مانند اکثر انبیا اور اولیاء کے اور فقر کی فضیلت میں بیان کافی ہے اور جانا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہے اس میں کہ فقیر صابر افضل ہے یا غنی شاکر افضل کہ غنی شاکر افضل ہے کہ اس کے ہاتھ سے خیرات اور تقرب کی چیزیں مثل زکوٰۃ اور قربانی وغیرہ کے اکثر ہوتی ہیں اور حدیث میں بھی بیچ شان اغنیاء کے آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا **ذَلِكَ فَضْلُ الْعَبْدِ بَيْنَ بَيْتَيْنِ** بیچ باب الذکر بعد الصلوٰۃ کے گزری اور اکثر اسپرین کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تھا اور حدیثیں باب کی تمام دلیلین اٹکی ہیں اور حق یہ ہے کہ اختلاف بیچ مابین فقر و غنا کی ہے مطلقاً اور وجوہ مختلف ہیں اور بیچ حق شخص خاص کے کبھی صلاح کار غنا میں ہوتا ہے اور کبھی فقر میں جیسکے حدیث میں آیا ہے کہ جب پروردگار تعالیٰ بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو جس چیز میں صلاح حال اس کے کا ہوتا ہے وہ دیتا ہے خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ محبت ہو یا مرض اور اسی طرح بیچ تمام صفات متضادہ کے واللہ اعلم حضرت سید محمدی الدین عبد القادر جیلانی سے منقول ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہے یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونوں سے بہتر ہے اور اس میں اشارہ ہے فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہے کہ اس پر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہے کہ اس پر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبدالوہاب متقی اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جب تک اقدار ربانی اور فضیلت فقر کے ہم سے نہ کر والیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہ ہوا فقر انفس من الغنا بعد از ان ہاتھ کرا اور مہر کیا اور جانا چاہیے

کہ بعضوں نے فقیر و مسکین میں فرق کیا ہے کہ فقیر وہ کہ کھانسی کا ہوا اور مسکین وہ کہ کچھ نہ کھاتا ہو اور بعضوں نے عکس اس کے کہا ہے اور مراد فقر اسے بیان فقیر اور مسکین میں ہے **الفصل الاول** فصل فی عیسیٰ بن مریم **ع** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ رُبَّ أَشْعَثَ أَغْدَمَدَ فَوْعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَنَى سِوَاهُ مُسْلِمًا اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کافر بایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پر اللہ بال غبار آلودہ دیکھ لے دروازوں سے اگر قسم کہاؤں اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ انکو قسم میں نقل کی یہ مسلم نے ف دیکھ لے الخ یعنی روکے گئے دروازوں سے ساتھ ہاتھ بازبان کے اور معنی یہ ہیں کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازے پر جا کہے رہیں تو انکو اپنے گھر میں نہ آئے دے بسبب نہایت خجالت انکی کے لوگوں کی نظروں میں اور جب دروازوں سے دیکھ لے گئے تو مجلسوں میں آنے سے بطریق ادبی منع کیے جاوین گے اور یہ اس لیے ہے کہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ جھپٹا نا حال اُنکے کا خلق سے تاکہ نہ حاصل ہو انکو سوائے اللہ تعالیٰ اور کسی سے کچھ نسبت پس محفوظ رکھنا ہے انکو کہہ رہے ہیں سے ظالموں کے دروازوں پر اور ہاتھ مال حرام لے کر جیسے بچا ہے آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کے سے پس نہیں حاضر ہوتے وہ مگر اپنے مولے ہی کے دروازہ پر اور نہیں ہوال کرنے غیر اسے سے بسبب کمال ہے پر وائی اپنی کے اور مراد یہ نہیں ہے کہ وہ دنیا داروں کے دروازوں پر چلتے ہیں اور وہ دیکھ لے ہیں اپنے دروازوں سے اور آئے نہیں اپنے گھر وں میں اس لیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہیں اس ندرت سے اور اگر قسم کہاؤں الخ یعنی اللہ قسم کہاؤں خدا نے تعالیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ اس فعل کو کر دینا یا قسم کہاؤں کہ نہیں کر دینا تو سچا کرنا ہے اس قسم میں کہ کرنا ہے وہ فعل یا نہیں کرنا جیسکے اللہ بن نصر کا حال لکھا باب الدین میں ہے حاصل حدیث یہ ہے کہ وہ اگرچہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہیں لیکن اللہ سے نزدیک اسے غرور قبول ہے کہ اگر قسم کہاؤں کہ نہیں کسی کام پر تو اللہ تعالیٰ سچا کرنا ہے انکو مولف **وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدًا أَلْبَسَهُ خُذْلًا عَلَى عِدْوَةٍ فَقَالَ رَسُولُ**

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْمَعُونَ وَتَرَى شَوْكًا لَا يَصِفُكُمْ سِوَا الْبَحَائِرِ عِی اور روایت ہے مصعب بن سعد کے سے کہ کہا گمان کیا سعد نے کہ اسکو نصیحت ہے اوپر اس کسی کے کہ کتر ہے اس سے یعنی فقیر یا ضعیف پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے جواب کے لیے اور اُنکے سامنے کے لیے نہیں مرد لیے جلتے تم یعنی دشمنان دین پر اور نہیں رزق دے جلتے مگر کثرت صحفوں اور فقر و انکس کے نقل کی یہ بخاری نے ف جو کہ ستر بہت سی فضیلتیں رکھتے تھے مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی انہوں نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام میں بسبب مدد کرنے مسلمانوں کے زیادہ ہے یہ نسبت اور دیکھ لے کہ جو ایسے ہیں پس حضرت نے اس گمان سے باز کہا انکو کہ یہ گمان تم کو ہولناک کرنا کہ اگر کمزور و فقیروں کا اور تکبر نہ کرنا کہ تم ہی انکی برکت دعا سے بہرہ مند ہوتے ہو **عَنْ عِیْسَى بْنِ مَرْيَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَلَائِكَةُ وَأَصْحَابُ الْكِبَرِ يَجْهَرُونَ** غیر ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار وقمت على باب النار فاذا عامة من دخلها النساء متفقون علیہ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کٹر ابو اس ہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب میں یا حالت شمع میں ہے اگر ان لوگوں کے کہ داخل ہوئے ہشت میں غریب اور دلتند ہمارے لئے ہیں میدان قیامت میں لیکن کا وہ تحقیق حکم کیا کیا ہے انکو جانے کا طرفہ و دوزخ یعنی جہنم میں دو قسم ہیں مجوس اور غیر مجوس اور آل انبیا و کتبہ کا ہشت ہے اور کافر بظلم دوزخ ہی میں جاوے گا اور تہا ہوا میں دوزخ کے دروازہ پر ہیں ان اکثر انکے داخل ہوئے ہیں اس میں عورتیں ہیں نفلی کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی بسبب انہوں نے خواہش کرتے انکے کے دنیا کی اور بسبب انکے کے مردوں کو راہ عقبہ سے اور ٹھہرا لے گئے الخ یعنی جن دنوں اس دنیا فانی کے کہ مال و منہب دالے میں ٹھہرا لے اور روکے جاوین گے میدان قیامت میں اس لیے

یہ روایت کا مضمون ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروں کو جو غریبوں کے لئے دعا کرتے تھے ان کی دعا سے ان کے دل میں نور پیدا ہوتا تھا اور ان کے چہرے پر نور ہوتا تھا۔

کرتا ہر پروردگار کا بخلاف اغنیای امبیا کے کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر کرتے ہیں قبول حق میں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سائیں من ابی انین
 یتکبرون فی الارض بغیر حق اور یہ امر دیکھا جانا ہے علماء کے شاگردوں میں اور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدوں میں کہ فقرا بہت جلد قبول کرتے ہیں حق بات کو اور اغنیاء
 جیل و جنت کرتے ہیں اس میں اور شخص اول بھی اغنیاء مومنین سے تھا نہ کافروں میں سے اسلئے کہ نہیں ہی معاضدہ و بیان لغار و مسلمین کے اسلئے کہ نہیں ہی لغار
 میں یہاں تک کہ کہا ہے بعض علماء نے کہ جس نے کہا انصرانی خبر من الیہودی خوف یہ اسلئے کہ کفر کا اسلئے کہ خیر ثابت کی ان میں کہ نہیں ہی خیرا وں میں اور جو ہم
 نہیں کیا ہے اسلئے کہ نہیں اسلئے کہ کبھی قصد کیا جانا ہے ساتھ خبر کے یہ کہ وہ قریب تر ہے ساتھ حق کے لئے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَهِدْتُ**
مُحَمَّدًا مِنْ خَيْرِ الشَّعْبِ يَوْمَئِذٍ مُتَتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ اور روایت ہے
 عائشہ سے کہ کہا نہیں یہ بھرا ال محمد نے یعنی البیت لکے نے جو کی روٹی سے یعنی کہوں کے روٹی سے بطریق اولیٰ دو دن پہلے یہاں تک کہ
 وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن بہت بھر تو دوسرے دن بھولے سے
 بنا بر اسلئے کہ حضرت نے اختیار کیا تھا فقر کو جبکہ پیش کیے گئے سفر پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا کہ ہو تو بہاؤ کے سونے کے کر دین تمہارے لیے
 پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہ کہا اب بدن میں بھوکا رہوں پس صبر کروں اور صبر ہوؤں ابدن پس شکر کروں اور پس میں رہا ہے کہ جس کو بھوکا
 تھے حضرت اخیر میں فنی ہاں مال بہت سا تھا لگا حضرت کے لیکن اسکو کہہا نہیں بلکہ خرچ کیا اسکو اپنے پروردگار کی خوشی میں اور رہے ہمیشہ
 دل کے فنی اور منقول ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارنے گئے راتیں بھوک میں پہلے در پہ حضرت و اہل ان کے کہ نہ پاتے تھے
 طعام شبا اور بھی انکو روٹی انکی جو کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ہمارے زمانہ میں فقرا سے نہیں لے کرنا ہے زندگانی ماننا پس کرنے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ افضل الانبیاء ہیں پس حضرت کے فعل میں ہر کسی ہر فقر اسلئے لیے باع اور یہ بھوک حضرت کی اختیاری تھی ساتھ مل کر کرنے دیا
 کے اور لذتوں انکی کے اور قناعت کرنے کے قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینے فقر اور مساکین کے اور ترجیح دینے حاجات لوگوں کے اپنے
 نفس کی حاجت پر **وَعَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ سَمِعَ ابْنَ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مَشَاةٌ مُصَلِّينَ فَذَعَوْهُ قَائِلًا**
أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدِّيَارِ لَوْ لَيْتَكُمْ مَرَّ بِخَيْرِ الشَّعْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعید قبری سے
 کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ وہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے لگے کہی ہوئی تھی بکری بنی ہوئی پس بلا بانہوں نے ابوہریرہ کو یعنی اسلئے کہا نے کے لیے پس
 اٹھا کر لیا ابوہریرہ نے اسلئے کہلے سے اور کہا یعنی بیچ عذر نہ کہانے کے کہ لکھنی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی وفات پائی اور نہیں یہ بھرا
 روٹی جو کی سے یعنی جو کہ حل آنحضرت کا ایسا تھا کہانا بنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہونا ہی نقل کی بخاری نے **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ**
مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرِ شُعْبَةٍ وَأَهْلًا سَخِيَّةً وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَالَهُ بِالْمَلِكِ
عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا أَهْلًا وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ أَحَدٍ صَلَاحٌ بَرٍّ وَلَا صَلَاحٌ حَبِيبٍ
عِنْدَهُ لَيْسَ لَيْسَ نِسْوَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ وہ نے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی خیر اور برادر اپنی
 بسبب یہاں رہنے کے اور تحقیق کرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی درہن میں نزدیک ایک یہودی کے اور یہ اس سے کہ جو واسطہ این بہت اپنے
 کے اور روایت کرنے والا انس سے کہنا ہے کہ تحقیق سانس نے انس سے کہ کہیں تھے نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کے صلح کہوں نے اور نہ صلح اور دالان
 غلہ کے نے یعنی ذخیرہ نہیں کیا آپ نے رات کو عدل کل کے لیے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے نہیں تو یہ بیان یعنی باوجود اسلئے کہ جو ذخیرہ کرتے تھے
 نقل کی بخاری نے ف شاید کہ وجہ قرض لینے کی یہودی سے یہ تھی کہ حال آپ کا مسلما تو یہ ظاہر ہو اسلئے کہ گران منوں آپ نے پس یوں وہ آپ کو

یہ روایت کا مضمون ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروں کو جو غریبوں کے لئے دعا کرتے تھے ان کی دعا سے ان کے دل میں نور پیدا ہوتا تھا اور ان کے چہرے پر نور ہوتا تھا۔

شہر کو کر اور ظاہر تریہ ہے۔ اس میں نہایت تہذیب منظر رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کریں جرئت سے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا
اللہ تعالیٰ نے فضل اللہ اسلم علیہ من اجرائ اجری الاصلی اللہ و نظیر سکے واقع ہوا ہمارے امام اعظم سے کہ نہیں ٹھہرتے تھے بیچ سایہ دیوار اسکے کہ مطالبہ
آ رہے تھے اس سے دین کا بیل حدیث کل فرض جزئ شفعہ نبو ابو کے اور یہاں ایک اشکال وارد ہونا ہے کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہے کہ
آنحضرت نے اپنی بیبیوں کے لیے قوت ایک برس کا اٹھا بھر وادیہ جواب اسکایہ کہتے ہیں علماء کہ یہ نہ کہتا ذخیرہ کا ادا کل حال میں تھا کہ فقہ اوتنے
حال پر غالب تھا بعد ازاں کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اٹھا بھر وادیہ اور بعض کہتے ہیں کہ لفظ آل زائد ہے کہ کلام میں آیا کرنا ہے کہ آل فلان
کہتے ہیں اور مراد وہی فلان کہتے ہیں پس ذخیرہ ذکرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کہ واسطے انفس شریف اپنے
کے کرتے تھے اور اگر بیبیوں کے لیے ذخیرہ کرتے تھے تو منافات اس سے نہیں رہتا **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُصْطَلِحٌ عَلَى دُمَالٍ حَصِيدٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَرُ الرِّمَالِ بِحَبِّهِ مَتَكًا
عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوسِّعْ عَلَيَّ أَمْتِكَ فَأَقَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وَسَّعَ
عَلَيْهِمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ اللَّهُ فَقَالَ وَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ كُنْتَ تَهْتَكُ حُرْمَتَهُمْ طَبَاؤُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي رِوَايَةٍ أَمَّا تَرَضُّعُ أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا أَوْ إِنَّمَا الْخَوَافَةُ مُتَّحِقَةٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کہ اس نے کہا حضرت نے فرمایا کہ داخل
ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں ناگہان حضرت لیٹے ہوئے تھے اور بوریہ کے کہ بنا ہوا تھا کچھ کی بیبیوں سے نہ تھا درمیان
حضرت کے اور درمیان بوریہ کے کچھ ہوا تحقیق نشان ڈال دینے تھے بوریہ نے حضرت کے پہلو میں اس حال میں کہ سر ہانے تیکہ رکھتے ہوئے تھے بوریہ کا
کہ بھراؤ اسکا پوست خرم کا تھا کام میں نے یا رسول اللہ دعا کیجے اللہ دعا سے توفیقی کرے تمہاری امت پرست خلیف فارسی در روم خلیف فارسی کی
اوپر حالانکہ وہ نہیں زندگی کرتے اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کتاب تویہ اور تو اب تک اسی مقام میں ہو اور نہیں حاصل ہوئی تجا ترقی طرف فہم مقصد کے
اسی ابن خطاب یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہیں کہ جلدی کی گئی ہیں انکے لیے خوبیاں اور لذتیں انکی زندگی دنیا میں یعنی تجارت
میں فقیر اور خوار و عذاب میں ہونگے اور ایک روایت میں ہے کہ کیا رانی نہیں ہو تو کہ ہو وے انکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے من و ابوبوریہ کے کہ انی لیسیر انکا یہ بوریہ یا تھا کہ جارہا ہے پر ڈالنا ایاز میں پرچھا اور بعضی عبارتوں سے یہ سمجھا جاتا ہے
کہ اس پارہا ہی کو کچھ رکی تھے سے بنا تھا جیسے کہ چار یا مون کو ان سے بچتے ہیں اور مال ساتھ پیش را و رزیر ایک کے کہ منی معمول
کے بعضی نبی ہوی کے اور بھراؤ اسکا الخ یعنی تیکہ میں لیف بہ سے ہوتے تھے لیف ساتھ ذیر نام کے اور جرم می کے پوست خرم کا لکھتے ہیں جیسے کہ اغنیاء
روئی وغیرہ بھرتے ہیں فقر پوست خرم کا کو کٹ کر اور نرم کر کر بھرتے ہیں اور فرخی کرے یعنی رزق فرما کرے آپ کی امت پر چونکہ دیکھا کرتے
کہ آنحضرت نے فقر اختیار کیا ہے اور اپنے نہیں اس حال سے رکھتے ہیں نظر کی بیچ حال فقرا امت کی کہ تاب فقر کی نہ رکھیں گے اور خود کو
پرے کی اوپر مناسب ساتھ حال ضعف انکے کے یہ دیکھا کہ فرخی ہو انکے لیے اور طبیہ انکے مقصود فقر کو طلب کرنا فرخی کا آنحضرت کے لیے تھا
ولیکن بسبب غنمت شان آنحضرت کے مناسب نہ جانا کہ انکے لیے دنیا و دینہ طلب کریں جیسے کہ روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ نے دیکھا
آنحضرت کو بیچ گھر نازیک گرم کے ایک بوریہ پر لیٹے ہوئے اور گھر کے کونوں میں نگاہ کی کچھ چپے کے کڑے دیکھے اور ایک دو پاس پرے ہوئے
روئے عمر زعفرانیا آپ نے کہ کیوں رونا ہے تو امی بیٹے خطاب کے کہما عمر زعفرانیا رسول اللہ کی دعا کہتے ہیں کہ رسول خدا کے ہو کر اس حال سے پرے ہو
اور فقیر و کسرے ناز و نعمت میں میں ساری حدیث ذکر کی کہ پیکر اسکا ہم لیکن معنی اول مناسب ترین سانچہ قول انکے کے کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک بوریہ لٹائی ہوئی تھی اور اس میں کچھ کھانا تھا اور اس کے پاس ایک کڑی تھی جس میں کچھ کھانا تھا اور اس کے پاس ایک کڑی تھی جس میں کچھ کھانا تھا

وہ یہ کہ کہا جاوے تیری گردن میں طوفی کفر کا ربا لا ترغ قلبا بعد از بدینا واجب لسان لک رحمة لک انت الوهاب فی الفصل
الثانی نقل دوسری عن ابیہم یزید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنة قبل
 الاغنیاء بحسبائہ عام یصف یوم ذواہ الترمذی روایت یہی ہر برس کہ کما فرما بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 داخل ہوں گے فقیہت میں پہلے دولتمندوں سے بالنسب کہ آدمی ہر نفس کی بہ ترمذی نے ف یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اس دن کی
 ہزار برس کی ہوگی برہمنوں دنیا کے سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون اور آیت میں جو آیا ہے فی یوم کلن
 مقدارہ خمسین الف سنة پس مخصوص ہے پہلے عموم سے محمول ہے اور طویل ہونے اس دن کے کفار پر جسکے لپیٹا جاوے گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت
 نیک کاروں کے بہانکہ کہ ہوگا مانند ایک ساعت کے جسکے دلالت کرتا ہے اس پر قول اللہ تعالیٰ کا فاذا نفر فی الساقور فذلک یومئذ یومئذ یومئذ
 الکافرین غیر سیر اور کما اشرف نے کہ اگر کہہ لو کیونکر تطبیق ہے اس حدیث میں اور وہی حدیث میں کہ تیس برس کا فرق فرمایا ہے ہمیں
 ہم کہ ممکن ہے کہ مراد اغنیاء سے اوپر کی حدیث میں اغنیاء سے مہاجرین ہوں یعنی فقرا چالیس برس پہلے داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے مہاجرین سے اور
 دوسری حدیث میں اغنیاء سے غیر مہاجرین مراد ہیں پس نہ تناقض رہا دونوں حدیثوں میں انتہی اور ولی یہ کہ کہا جاوے انکی تطبیق میں مراد دونوں
 عددوں سے کثرت ہے نہ تحدید پس کبھی فقیر کیا اسکو چالیس برس کر اور کبھی بالنسب برس کر ازراہ تفنن کما ورمال دولوں کا ایک ہی یا خبر دی اول سا چالیس
 برس کے جسکے حوی کی گئی طرف حضرت کے پھر خبر دی دوسرے بار ساتھ بالنسب برس کے ازراہ فضل اللہ تعالیٰ کے فقرا پر برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 تا بہ اختلاف ساتھ اختلاف مراتب اشخاص فقر کے ہے بیچ حال صبر اور رضا اور شکر آنکے کے اور یہ ظاہر تر ہے اور مطابق ہے اس تقریر کے کہ جامع الاصول
 میں ہے کہ کہا اس میں کہ وجہ جمع کی دونوں حدیثوں میں یہ کہ پہلی حدیث میں جو چالیس برس پہلے کہا مراد اس سے یہ کہ فقرا چالیس برس پہلے
 داخل ہوں گے غنی چالیس برس اور اس حدیث میں جو بالنسب برس پہلے کہا مراد یہ کہ فقرا زائد بالنسب برس پہلے داخل ہوں گے غنی راف بنیاسہ والہ اعلم
وَحَنَّ اَنَسَاتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللہُ احسن مسکینا وامسن مسکینا واحسن فی رُؤسہ
 المساکین فَقَالَتْ عَلِیْشَةُ لَوِیَا رَسُولَ اللہِ قَالَ اَھْمُؤِکَ خُلُوعُ الْجَنَّةِ قَبْلَ اَغْنِیَاھُمْ بِاربعین سَحْرَیْنِ یَا عِیْشَةُ
 لَا تَدْرِی الْمَسْکِیْنَ وَلَھِیْ شِقَیْرَتِیَا عَیْشَةُ اَحسن الْمَسْکِیْنَ وَقِیْھُمْ فَاَنَّ اللہَ یَقْرُبُکَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ ذَوَاہُ التَّرمِذِی
 وَابْنُ کَثِیْرٍ فِی شُعْبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَہَ عَنْ سَعِیدِ الْقَوَیْہِ زَمْرَةُ الْمَسْکِیْنَ اور روایت ہے اس سے کہ تحقیق فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالہی زندہ رکھو مسکین اور مار چکو مسکین اور خوشتر کہہ مسکینوں کے کہ وہ میں پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اس واسطے
 یہ دعا کرتے ہیں آپا رسول اللہ فرمایا اسلئے کہ تحقیق مسکین قطع نظر کر نیک اور فضائل اور حسن اخلاق سے داخل ہوں گے ہشت میں پہلے دولتمندوں
 چالیس برس امی عائشہ نہ پھر مسکین کو نامید بلکہ احسان کر اس پر الرحم ساتھ ایک کرے پھر کے ہوا امی عائشہ دوست رکھو مسکینوں کو یعنی دل سے
 اور نزدیک کر لو کہ یعنی طرف مجلس سنی کے اسلئے کہ خدا سے نعلے نزدیک کرے گا چکو اپنے دن قیامت کے یعنی انکے نزدیک کرنے سے قرب الہی حاصل
 ہونا ہر نفس کی بہ ساری حدیث ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے نا قول آنحضرت کے فی زمرہ المسکین
 یعنی سوال وجوب عائشہ کا اور بانی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہے ہر مسکین مشتق ہے مادہ مسکت سے بمعنی نہایت تواضع کے یا سکون
 و مسکنت سے بمعنی وفادار اور اطمینان کے اور قرآن کے زیر احکام قدر کے اور اس میں تعلیم ہے امت کو تاکہ سچا میں فضیلت خدا کے اور دوست کہہ میں
 انکو اور عنین میں انکے تاکہ پہونچے انکو برکت انکی اور اس میں تسلی ہے مسکینوں کے لیے اور آگاہ کرتا ہے اوپر علو درجات انکے کے اور جائز ہے کہ ارادہ

وہ یہ کہ کہا جاوے تیری گردن میں طوفی کفر کا ربا لا ترغ قلبا بعد از بدینا واجب لسان لک رحمة لک انت الوهاب فی الفصل
 الثانی نقل دوسری عن ابیہم یزید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنة قبل
 الاغنیاء بحسبائہ عام یصف یوم ذواہ الترمذی روایت یہی ہر برس کہ کما فرما بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 داخل ہوں گے فقیہت میں پہلے دولتمندوں سے بالنسب کہ آدمی ہر نفس کی بہ ترمذی نے ف یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اس دن کی
 ہزار برس کی ہوگی برہمنوں دنیا کے سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون اور آیت میں جو آیا ہے فی یوم کلن
 مقدارہ خمسین الف سنة پس مخصوص ہے پہلے عموم سے محمول ہے اور طویل ہونے اس دن کے کفار پر جسکے لپیٹا جاوے گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت
 نیک کاروں کے بہانکہ کہ ہوگا مانند ایک ساعت کے جسکے دلالت کرتا ہے اس پر قول اللہ تعالیٰ کا فاذا نفر فی الساقور فذلک یومئذ یومئذ یومئذ
 الکافرین غیر سیر اور کما اشرف نے کہ اگر کہہ لو کیونکر تطبیق ہے اس حدیث میں اور وہی حدیث میں کہ تیس برس کا فرق فرمایا ہے ہمیں
 ہم کہ ممکن ہے کہ مراد اغنیاء سے اوپر کی حدیث میں اغنیاء سے مہاجرین ہوں یعنی فقرا چالیس برس پہلے داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے مہاجرین سے اور
 دوسری حدیث میں اغنیاء سے غیر مہاجرین مراد ہیں پس نہ تناقض رہا دونوں حدیثوں میں انتہی اور ولی یہ کہ کہا جاوے انکی تطبیق میں مراد دونوں
 عددوں سے کثرت ہے نہ تحدید پس کبھی فقیر کیا اسکو چالیس برس کر اور کبھی بالنسب برس کر ازراہ تفنن کما ورمال دولوں کا ایک ہی یا خبر دی اول سا چالیس
 برس کے جسکے حوی کی گئی طرف حضرت کے پھر خبر دی دوسرے بار ساتھ بالنسب برس کے ازراہ فضل اللہ تعالیٰ کے فقرا پر برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 تا بہ اختلاف ساتھ اختلاف مراتب اشخاص فقر کے ہے بیچ حال صبر اور رضا اور شکر آنکے کے اور یہ ظاہر تر ہے اور مطابق ہے اس تقریر کے کہ جامع الاصول
 میں ہے کہ کہا اس میں کہ وجہ جمع کی دونوں حدیثوں میں یہ کہ پہلی حدیث میں جو چالیس برس پہلے کہا مراد اس سے یہ کہ فقرا چالیس برس پہلے
 داخل ہوں گے غنی چالیس برس اور اس حدیث میں جو بالنسب برس پہلے کہا مراد یہ کہ فقرا زائد بالنسب برس پہلے داخل ہوں گے غنی راف بنیاسہ والہ اعلم
وَحَنَّ اَنَسَاتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللہُ احسن مسکینا وامسن مسکینا واحسن فی رُؤسہ
 المساکین فَقَالَتْ عَلِیْشَةُ لَوِیَا رَسُولَ اللہِ قَالَ اَھْمُؤِکَ خُلُوعُ الْجَنَّةِ قَبْلَ اَغْنِیَاھُمْ بِاربعین سَحْرَیْنِ یَا عِیْشَةُ
 لَا تَدْرِی الْمَسْکِیْنَ وَلَھِیْ شِقَیْرَتِیَا عَیْشَةُ اَحسن الْمَسْکِیْنَ وَقِیْھُمْ فَاَنَّ اللہَ یَقْرُبُکَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ ذَوَاہُ التَّرمِذِی
 وَابْنُ کَثِیْرٍ فِی شُعْبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَہَ عَنْ سَعِیدِ الْقَوَیْہِ زَمْرَةُ الْمَسْکِیْنَ اور روایت ہے اس سے کہ تحقیق فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالہی زندہ رکھو مسکین اور مار چکو مسکین اور خوشتر کہہ مسکینوں کے کہ وہ میں پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اس واسطے
 یہ دعا کرتے ہیں آپا رسول اللہ فرمایا اسلئے کہ تحقیق مسکین قطع نظر کر نیک اور فضائل اور حسن اخلاق سے داخل ہوں گے ہشت میں پہلے دولتمندوں
 چالیس برس امی عائشہ نہ پھر مسکین کو نامید بلکہ احسان کر اس پر الرحم ساتھ ایک کرے پھر کے ہوا امی عائشہ دوست رکھو مسکینوں کو یعنی دل سے
 اور نزدیک کر لو کہ یعنی طرف مجلس سنی کے اسلئے کہ خدا سے نعلے نزدیک کرے گا چکو اپنے دن قیامت کے یعنی انکے نزدیک کرنے سے قرب الہی حاصل
 ہونا ہر نفس کی بہ ساری حدیث ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابی سعید سے نا قول آنحضرت کے فی زمرہ المسکین
 یعنی سوال وجوب عائشہ کا اور بانی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہے ہر مسکین مشتق ہے مادہ مسکت سے بمعنی نہایت تواضع کے یا سکون
 و مسکنت سے بمعنی وفادار اور اطمینان کے اور قرآن کے زیر احکام قدر کے اور اس میں تعلیم ہے امت کو تاکہ سچا میں فضیلت خدا کے اور دوست کہہ میں
 انکو اور عنین میں انکے تاکہ پہونچے انکو برکت انکی اور اس میں تسلی ہے مسکینوں کے لیے اور آگاہ کرتا ہے اوپر علو درجات انکے کے اور جائز ہے کہ ارادہ

ابن ملک سے یہ نقل کی کہ طلب فتح کی کرتے تھے وہ فقیر مہاجرین کے اس طرح کہ فرماتے اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْنَا عَلَى الْاَعْدَاءِ بِمِثْلِ دُكْنِ الْفَقْرِ الْمُبَاجِرِينَ اُنہی اور حضرت شیخ نے بھی یہی معنی نقل کیے ہیں اور بعد ازاں یہ لکھا ہے اس میں نہایت بزرگی ہے فقر کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے ہمت کی اور مخصوص اور مشرف کیا انکو ساتھ اسکے کہ بکرت انکی طلب فتح کی کرتے تھے مصعب شاہان چہ عجب گروہ ازاد گدار اُنہی **وَعَنْ اَبِيهِمْ كَرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغِيظَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَكَ فِي بَعْدِ مَوْتِهِ إِنَّهُ عِنْدَ اللَّهِ قَاتِلٌ لَا يَمُوتُ يَغِيظُ النَّاسَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ** اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کفار یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شک مت بجا کسی فاجر یعنی کافر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کے کہ رکھتا ہوا سبیلے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ کس چیز کو پیش آئیں وہ یا کیا چیز پیش آتی ہوگی اسکو بعد مرنے اسکے کے یعنی قبر میں یا حشر میں مقابلہ میں اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب اٹھاوے گا تحقیق فاجر کے لیے نزدیک خدا کے قاتل ہے یعنی ہلاک کرے وہاں یا عذاب سخت کرے وہاں یا اسکی شان سے یہ کہ قتل کر دے کہ نہیں مرنے اور فنا نہیں ہونا بلکہ ہمیشہ موجود ہے اور کہتے تھے حضرت انس سے انکے نقل کی یہ شرح السنہ میں ہے یہ تفسیر کی ہے اُنکے کہ روایت کرتا ہے ابی ہریرہ سے کہ نام اسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہے اور بسبب نعمت کے کہ وہ انس میں یہ یعنی اسکی درازگی عمر کی یا کثرت دارا کی یا فخری مال و جاہ کی دیکھا کہ اسپر رشک نہ بجا اس طرح کہ چاہی تو اسکا اپنے لیے **مَعِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سَجْنٌ الْمُؤْمِرُ وَسَبْتُهُ إِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السَّبْتِ وَالسُّنَّةُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کفار یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے ہومن کا اور قحط ہے اسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہے دنیا سے جدا ہوتا ہے قید خانہ سے اور قحط سے نقل کی یہ شرح السنہ میں ہے قید خانہ و قحط ہے کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش میں رہنا ہے یعنی ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا اسکو میسر ہو لیکن یہ نسبت ان نعمتوں کے کہ اسکے لیے دار آخرت میں رہی ہیں حکم قید خانہ اور قحط کا کہتی ہے یا مراد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے تئیں بیچ ریاضت اور کوشش طاعت و عبادت کے کرتا ہے اور جس اور تر فروگذاشتہ نہیں رہا میں دنیا اور ہمیشہ شوق رکھتا ہے کہ اس محنت آباد سے خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہے لایکوالو من من قلة اذ علة اذ ذلک وقد جمع للمومن الکامل جمیع ذلک **مَعِ وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَحَبَّ أَلَدًا نَبِيًّا كَمَا يَظَلُّ أَحَدٌ كَوَيْحَجِي سَيِّفَةً الْمَلِكُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّيْلَمِيُّ** اور روایت ہے قتادہ بن نعمان کے سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے اندھے کسی نبی کو بچانا ہے اسکو دنیا سے جیسے کہ ہونا ہے ایک نمبر ا کہ بچانا ہے بچے بیمار کو بانی سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف دنیا سے نبی مال و منصب دنیا کے سے اور اس چیز سے کہ ضرر کرے اسکے دین میں و نقصان کے سے اسکو مقصرین اور کما مشرف نے کسے کہ نہ بچانا ہے اسکو دنیا سے اسکو اس سے کہ تلوٹ ہو سکی زینت میں نہ بیمار ہو دل اسکا ساتھ بیماری محبت اسکی کے اور مراد بیماری سے وہ بیماری ہے کہ پانی اسکو فر کرنا ہے مانند استسقا اور وضعف معدہ اور مانند انکے کے **مَعِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكَ تَنْتَظِرُ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَبِكْرَهُ قِلَّةٌ لِلْإِنْسَانِ قِلَّةٌ لِلْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہے محمد بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالادھرین میں کہ ناخوش رکھتا ہے اگر کوئی آدم کا یعنی الطبع حال انکے شراف و بہترین جیسے کہ فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے ہومن کے لیے فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہے مال کو اور مال کی کمت ہے حساب کے لیے نفس کی بہ احمد نے فتنہ سے ہے گرفتاری شرک اور کفر و گناہ میں اور جبر کرنا جباروں کا اور پر کرنے چیزوں نامشروع کے اور مانند انکے کہ روایات دین کے زنی اس لیے خوب ہے طاعت کرین اور قلم

اور اسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہے اور بسبب نعمت کے کہ وہ انس میں یہ یعنی اسکی درازگی عمر کی یا کثرت دارا کی یا فخری مال و جاہ کی دیکھا کہ اسپر رشک نہ بجا اس طرح کہ چاہی تو اسکا اپنے لیے

اور اسکا عبد اللہ بن عمر سے کہ کفار یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے ہومن کا اور قحط ہے اسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہے دنیا سے جدا ہوتا ہے قید خانہ سے اور قحط سے نقل کی یہ شرح السنہ میں ہے قید خانہ و قحط ہے کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش میں رہنا ہے یعنی ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا اسکو میسر ہو لیکن یہ نسبت ان نعمتوں کے کہ اسکے لیے دار آخرت میں رہی ہیں حکم قید خانہ اور قحط کا کہتی ہے یا مراد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے تئیں بیچ ریاضت اور کوشش طاعت و عبادت کے کرتا ہے اور جس اور تر فروگذاشتہ نہیں رہا میں دنیا اور ہمیشہ شوق رکھتا ہے کہ اس محنت آباد سے خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہے لایکوالو من من قلة اذ علة اذ ذلک وقد جمع للمومن الکامل جمیع ذلک

مَعِ وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَحَبَّ أَلَدًا نَبِيًّا كَمَا يَظَلُّ أَحَدٌ كَوَيْحَجِي سَيِّفَةً الْمَلِكُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّيْلَمِيُّ

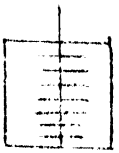
اور روایت ہے محمد بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالادھرین میں کہ ناخوش رکھتا ہے اگر کوئی آدم کا یعنی الطبع حال انکے شراف و بہترین جیسے کہ فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے ہومن کے لیے فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہے مال کو اور مال کی کمت ہے حساب کے لیے نفس کی بہ احمد نے فتنہ سے ہے گرفتاری شرک اور کفر و گناہ میں اور جبر کرنا جباروں کا اور پر کرنے چیزوں نامشروع کے اور مانند انکے کہ روایات دین کے زنی اس لیے خوب ہے طاعت کرین اور قلم

اور روایت ہے انس سے کہ بکافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دُرّ یا گیسین بسبب انعام دین خدا کے در دعوت کرنے میں کی طرف سے حال تک
تہ دُرّ یا گیس کوئی سانحہ میرے یعنی تنہا ابتداء انعام اسلام میں کوئی یہے ساتھ تنہا اور البتہ تحقیق دُرّ یا گیسین بیچ دین خدا کے اور انہ دُرّ یا گیس کوئی میرے
البتہ تحقیق گزشتہ تھے مجھے نہیں ثابت و زبے در پے حالانکہ تنہا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام لکھا دے اسکو کوئی حکم دانی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز سے
کہ حیوان اسکو کھا دے بھی چہ جلد آدمی مگر ایک چیز قلیل و حیرت کہ چھپائی اسکو بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل میں کس قدر آتا ہے پھر
وہی ایسا ہو کہ بغل میں سے ظاہر نہ ہو اور باہر سے دکھائی دے نفس کی یہ نرمی نے اور کہا ترمذی نے اور مرداد و مصدق اس حدیث کا ثبوت
تھا کہ باہر نکلتے بغیر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر کہہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھی تنہا ساتھ بلال کے جنس طعام سے گونس قدر کہ اوٹھا تھا نیچے
بغل اپنی کے ف حدیث کے اول جلون کے معنی طبعی نے اسی طبع لکھی ہیں کہ جو مذکور ہوئے لیکن ظاہر یہ کہ معنی یوں ہوں کہ دُرّ یا گیس دین
میں اور نہیں دُرّ یا گیس کوئی انبیاء میں سے جیسکے میں دُرّ یا گیس اور ایذا دُرّ یا گیس کوئی مانند میرے جیسکے اور حدیث میں آیا ہے کہ لاؤ بی نبی مثل ما و ذیت
اسی لیے کہ ایذا اور پرانہ قدر و مہر نہ ہر شخص کے ہے چونکہ قدر و مہر تنہا صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر و صدق و رفاقت لکھی ظاہر تھی اور
خوش انکی ایمان اور ہدایت کرنے پر زیادہ تر سب سے تھی ابراہیم انکی سب سے زیادہ تھی بعد از ان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتوں کی تھ
بقصد ارشاد و تعلیم امت کے ساتھ قول اپنے کے لفظ استلخ اور یہ جو کلام انکے ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ وقت ہجرت کر نکلا کہ سے
درمیکو نہ تھا اس لیے کہ اس وقت بلال نہ تھے حضرت کے ساتھ بلکہ غالباً یہ قصہ اس وقت کا ہے کہ جب ابوطالب راوترین روز یا پنج روز بعد انکے حضرت خدیجہ رضی
نے بھی وفات پائی اور اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں ابتداء اور ذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کے انتقال کرنے کے تین مہینے بعد
دسویں سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت ہیادہ پاکہ سے طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زبیر بن عارضہ تھے پس حضرت
میں بھرنک وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے انہوں نے کچھ کہنا مانا اور اپنے لڑکوں اور نادانوں کو لگا دیا کہ حضرت کو ایاد تھے اور
پسے مبارک پر حضرت کے پھر مارنے اور پاپوشین خون آلودہ کر دین اور جب پتھر کے زخموں سے آنحضرت زمین پر گرتے تھے دونوں بازو پکے کر کے اٹھاتے تھے
اور جب چلتے تھے پتھر بڑا کرتے اور منہ سے اور زبیر بن عارضہ اپنے تئیں سر پر حضرت کی کرتے تھے یہاں تک کہ تمام سر کا زخمی و شکستہ ہوا پس سرور دگا رگٹے لکھا پھر بھا
تاب پر سایہ ہوا و جبریل نے ان کو کہا کہ تیری پروردگار نے نین باتیں تیری قوم کی اور جو کچھ انہوں نے رد کیا تجھے اور پہاڑوں کے فرشتے کو
لکھ لیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کر دین میں اور دونوں پہاڑ خشیں کو کہہ کر کہنے میں آدھ آپس میں ملا دین ہم اور انکو لکھنے میں ہیں
ذالین فرمایا حضرت نے کہ امید رکھنا ہوں میں کہ انکی پشتوں میں سے وہ لوگ لکھیں کہ میرے پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجن و توحید میں
میں ایک قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے معافی میں ہی ہونے زبیر بن عارضہ کو ساتھ آپ کے یعنی دونوں میں لیکتا ہوں
میں ہونا زبیر بن عارضہ ہی کا نقل کیا ہے اس قصہ میں واللہ اعلم و عَنِ ابْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَلَوْنَا اَلرَّسُوْلَ اللّٰہَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْجَمْعُ فَرَفَعْنَا عُرُجُوْنَنَا عَنِ جَبْحِیْ فَرَفَعَ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرُجُوْنَنَا عَنْ جَبْحِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابوطلم سے کہ کہا ابوطلم نے کہ شکوہ کیا مجھے ظن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس
کہوئے مجھے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے یہ کہو لکھتے کہ کھانے پس کہوئے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر
نفس کی یہ ترویجی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف پتھر پیٹ پر بھوک میں اس لیے بندھے تھے بن کہ پیٹ میں فوت ہو اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے پر قوت
بخشی اس سبب سے کہ پیٹ اور تھیں کمر سے لگ جاوین اور کچھ جاوین اور جب بھوک زیادہ ہوتی تھی حاجت و تھجرو کی بازھنگی ہوتا ہے

یہ حدیث صحیح ہے
میں اور نہیں دُرّ یا گیس کوئی انبیاء میں سے جیسکے میں دُرّ یا گیس اور ایذا دُرّ یا گیس کوئی مانند میرے جیسکے اور حدیث میں آیا ہے کہ لاؤ بی نبی مثل ما و ذیت

کی ہوا یہی خط مربع اصل اسکی یعنی مرت اصل اسکی اور مرت غم اسکی ہے کہ گہرے ہوئے آدمی کو اور یہ جانب خط کے باہر نکلتے والی ہے یعنی مربع سے آرزو اسکی یعنی چیز آرزو کی گئی اسکی ہے کہ جسکو گمان کرنا ہے کہ میں یوں گانا سیکھ پھیلانے اصل اپنی کے اور یہ خطا ہے اس سے اسلئے کہ آرزو اسکی درازی کہ نہیں فارغ ہوتا اس سے اور اصل اسکی قریب تر یہ طرف اس کے اس سے اور یہ خط چھوٹے عوارضات میں یعنی آفات و بلیات میں افاض اور بھوک اور پیاس وغیرہ میں ان چیزوں میں کہ پیش آویں آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے توجہ میں آدمی پر اور متصل میں ساتھ اس کے پس اگر خطا کی اور گزیر گیا یہ حادثہ نہیں ہونچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گزیر گیا یہ حادثہ بھی ہو چکا حادثہ دوسرا افضل کی یہ بخاری سے ف حاصل یہ کہ آدمی امید میں دور دراز رہتا ہے اور گمان لیجاتا ہے کہ پہنچے گا ان امیدوں کو اور حال اتنا کہ اصل قریب تر ہے ساتھ شک آرزو میں سے اور آرزو میں اور امید کو بغیر پہنچے جان دینا ہے اور صورت اس مربع کی طبعی اور ابن حجر وغیرہ جاتے یہ لکھی ہے اور اولیٰ یہ کہ گردانے جادین عدد خطوط کے سات اسلئے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہے اور اس لیسے کہ دس ایسا عدد ہے کہ نتیجہ جاتی ہے ساتھ اس کے کثرت اور معجز اشارہ ہر طرف سات اعضا کے پھر دیکھی میں نے ایک اور صورت فی صورت لکھی ہوئی مشہورہ کے اور وہ ظاہر تر تصویر میں مندرجہ صورت یہ ہے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ فِي هَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْوَبُ دَوَاهُ الْبَحَارِ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا خط کھینچنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ میں لکھا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ لکھا ہوا ہے مربع سے آرزو آدمی کی ہے اور یہ خط یعنی مربع اصل اسکی ہے پس اس وقت کہ آدمی اسی طرح ہے اور اسی الشبہ میں ہے کہ ناگمان ہونچا اسکو خطا اصل کا کہ نزدیک تر یہ نفس کی یہ بخاری نے ف یعنی آدمی چاہتا ہے کہ خطا اصل کو کہ دور تر ہے ہونے ناگمان اصل پہنچتی ہے اور بغیر از حاصل ہونے آرزو کے چل کر رہتا ہے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرُ مَا بَيْنَ أَدَمَ وَيَلْتَبَسُ مِنْهُ أَتَانَا الْجَرَّصُ عَلَى الْمَالِ وَالْجَرَّصُ عَلَى الْعَمَلِ مَتَّقُوا اللَّهَ وَرَوَيْتُ** اسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بڑا ہوتا ہے آدمی اور جوان و قوی ہوتی بن اس میں دو چیزیں حرص مال پر یعنی اس کے جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازی عمر پر نفس کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ہر چند کہ آدمی بڑا ہو یہ دو صفیں اس سے شکستہ اور سست نہیں ہوتیں اسلئے کہ آدمی مجبور ہے اور جب شہوات کے اور شہوات بغیر مال اور عمر کے ہاتھ نہیں آتیں اور سب قوی ہونے لگے کا سبب ضعف بدن کے ہے کہ اس میں شہوت تو قائم ہے اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکھتی ہے ہونگی وہ دفع اسکو نہیں کر سکتی۔ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا زَالَ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَأْنًا فِي الشَّيْءِ فِي سَبَبِ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ مَتَّقُوا اللَّهَ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اسے نفس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ دل بوجھ کا اور آرزو اسکی جوان یعنی قوی دو چیزوں میں محبت دنیا میں اور درازی آرزو میں نفس کی یہ بخاری اور مسلم نے ف محبت دنیا سے لازم ہوتی ہے کہ اہمیت اصل کی اور درازی آرزو میں مقتضی ہے تاخیر عمل کو **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى مَرِيءٍ أَخْرَجَ لَهُ سَبْعِينَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچھوڑی خدا نے نعلے نے جگر غدر کی اور دور کیا غدر اس شخص سے کہ ڈبیل دی اللہ نعلے نے اسکی اصل کو

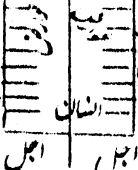
شیخہ کل کی ہے



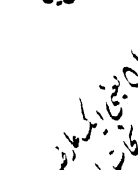
خطا



خطا



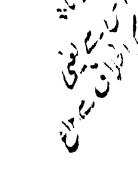
خطا



خطا



خطا



خطا



خطا



خطا

اس خط یعنی اس کا مانع ہے کہ اگر آدمی اس خط کو نہ دیکھے تو اس کی آرزو بڑھ جائے گی اور اگر دیکھے تو اس کی آرزو کم جائے گی

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفوں کے مصنف ہو گا ساتھ مردوں کے اور داخل ہو گا انکے حکم میں بعد ازان رعایت کرے اور شرائط
 آداب کی کہ بسبب انکے مشاہیر ساہر مردوں کے ہو ایک ان میں سے توبہ اور وہ برآتا ہے ہر مطلوب سے سوائے عدائے نعالے کے جسکے
 موت سے اور زہر اور وہ برآتا ہے دیتا ہے اور محبت انکی سے اور شہوات اور لذتوں انکی سے جسکے موت سے اور لوگوں اور وہ
 برآتا ہے قید اسباب سے جسکے موت سے اور قناعت اور وہ برآتا ہے شہوات نفسانیہ سے جسکے موت سے اور تہا اسلے انصار اور وہ
 پھر ناہو سے اللہ سے جسکے موت سے اس میں باقی نہ رہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوائے خدا کے اور خدا کے اور وہ
 خطہ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے جسکے موت سے مجاہدہ اور وہ غلبہ اور وہ باہر آتا ہے خوشنودی نفس سے اور درانہاچ خوشنودی
 جن سے اللہ کے ساتھ کام لینی کی اور یہ ذکر نام کامل اور کام ساتھ تدبیر و اختیار موئے بھانہ تعالیٰ کے بے ممانعت و ممانعت کے پھر
 موت سے اور اگرچہ اور وہ باہر آتا ہے ذکر یا سومی اللہ سے جسکے موت سے اور مراقبہ اور وہ باہر آتا ہے حول و قوت سے جسکے موت
 سے یہ صفات و حالات جب حاصل ہوں مشاہیر ہو گا مردوں کے اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑے گا یہ میں معنی قول آنحضرت کے کہ وہ
 نفسک من اہل القبور اور ہو تو اقبل ان کو تو ابھی ہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیار ہی یہ ہو گئی یہ ذکر کیا ہے شیخ عبد الوہاب متقی رح نے
 پھر سال نفس التوبہ کے **فصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ نَارَسُؤْلُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَأَقْبَى نَظَرْتُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ قُلْتُ نَكَيْتُ نَظْرًا قَالَ أَهْلُ الْآخِرَةِ مِنْ
ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَيْتُهُ بِإِسْنَادٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک مرد نے پھر اس حال میں کہ میں اور مان میری بیٹی سے بیعت تھی کچھ یعنی دیوا رہا رحمت کو اس نے اس کے پاس
 کہ کیا ہے یعنی پیدائش عبد اللہ کہا میں نے ایک چیز دیکھی یعنی دیوا کہ درست کرتا ہوں میں اس کے معنی بخیر کرے خدا تعالیٰ اور اس نے
 کہ ایسے فرمایا آنحضرت نے اور جلد تر ہم اس سے نفس کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وقت یعنی اہل قبر چہ ترتر
 خواب ہونے اس گھر کے سے یعنی توسنوار ناہی گھر کو بخیر کر پڑنے کے پہلے مسخرے کے اور یہ یوں کہ نور جاوے گا پھر کرتا اسکے
 پس اصلاح میں نکلا بہتر ہے اصلاح گھر سے اس میں دل کا لگا اہستہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ بنا نافروری نہ ہو گا بلکہ فطری
 اور زینت کے لیے ہو گا **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْرِيقُ الْمَاءَ فَيَتِيمُ**
يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيبٌ يَقُولُ مَا يُدْرِي بِنَبِيِّ لَعَلَّ لَا أَبْلُغُهُ تَرَوَانِي فِي شَرْحِ
السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوَازِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیش
 کرنے یعنی کبھی پس ہم کر رہے تھے سے یعنی پہلے اسکے کہ وضو کریں پس کہتا میں یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سے نزدیک ہے یعنی اس قدر دور
 نہیں کہ اسکے سبب سے تم کچھ فرماتے آنحضرت کہ اس چیز نے معلوم کر دیا مجھ کو یعنی کیا جانوں میں کہ شاید نہ ہو بخیر میں اس پانی کہ
 نفس کی یہ شرح السنہ میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں ف یعنی ذرا ہوں میں کہ عمر و فاکرے اور اہل آپہرچے
 اور فرشتہ نہ پاؤں میں کہ وضو کروں اس لیے تم کہتا ہوں کہ ایک طہر علی طہارت حاصل رہے **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا ابْنُ أَحْمَدَ وَهَذَا أَجَلُهُ وَوَضَعُ يَدَهُ عِنْدَ قَعَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَتَمَّ أَمَامَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اہل اسکی ہے یعنی نزدیک ہے اس سے اور کہتا

حضرت نے ہاتھ پائوں یک لکڑی بنی کے یعنی واسطے تصور برادر بخش قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے چہرہ کو لا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتھ
اور دو در کہا کہ اسی سے یعنی واسطے دکھانے درازی آرزو کے پس فرمایا اُس جگہ یعنی دور تر ہی آرزو اسکے یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو
دور گئی نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کے ہے اور ملا علی رح نے یون لکھا ہے کہ یہ ابن آدم کا ظاہر ہے کہ
اشارہ حسب طائف صورت معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اُسکی ہے اور بیان واضح اسکا یہ ہے کہ حضرت نے
اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اس کے کہ غائب اپنے بیچ مسافت زمین کے یا بیچ مسافت ہوا کے طول میں یا عرض میں اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہے پھر
بیچے ہٹایا ہاتھ اور رکھا قہ میاں جس کے کہ رکھا تھا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اُسکی ہے اور رکھا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنے ہذا ابن آدم ہذا
اجل کے بیچ غائب اس زمان کے کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف اجل کے چہرہ پھیلا ہاتھ اپنا یعنی بہت کھولنے بالشت کے ساتھ
ہتلی اور اٹھکیوں اپنے کے یا معنی بسط کے یہ بین کہ پھیلا یا مسافت میں اُس جگہ سے کہ اشارہ کیا تھا ساتھ اسکے طرف اجل کے
پس نہ ایسا اُس جگہ اور اشارہ کیا طرف دور کے کہ یہ آرزو اُسکی ہے حاصل یہ کہ اس اشارہ سے بیدار کیا خواب غفلت سے
کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہو طرف اسکے آرزو اُسکی سے اور آرزو اُسکی دراز تر ہو اجل اُسکی سے جیسے کہ کہا ایک شاعر نے
رحمت کرنے اللہ اس پر کل امری مصبح فی البدیہ والموت ادنی من شرک لعلہ ینعمون بھی سوچا ہے اس مقام میں واسطے
واضع کرنے مطلب کے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا عُمُرَ أَبِي بَكْرٍ وَوَلَّحَ الْجَنَّةَ**
وَإِخْرَاجَهُ فَقَالَ تَذَرُونَنَّا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَسَمَّوْهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا الْأَجَلُ أَرَاهُ قَالَ هَذَا
الْأَمَلُ فَيَتَعَاطَى الْأَمَلُ فَلْيَقْهَهُ الْأَجَلُ دُونَ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي تَرْجِيحِ الشُّبَّةِ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے تحقیق ہے
صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی لگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو میں اسکے اور گاڑی ایک لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سے یادوں کی
پھر فرمایا تم جانے ہو کیا یہ یعنی کیا ہے مراد ہے کہ سبیل بن کہ صحابہ نے اسد اور رسول اسکا خوب جلتے ہیں فرمایا انسان ہے یعنی پہلی لکڑی مثال کی ہے اور یہ دوسری
لکڑی کہ اسکے پہلو میں گاڑی بن مثال ہی موت کی متصل ہو آدمی سے کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہوں کہ یہ شخصت کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ
بہت دور گاڑی میں نہ آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز لکڑی ہے پس گرفتار رہتا ہے آدمی آرزو میں اور مشغول رہتا ہے آرزو کی چیزوں میں اور راہ
کرنا جس کے حاصل ہونے کا پس پہنچتی ہے اصل یعنی پہلے اسکے کہ تمام ہوا آرزو و نقل کی یہ نبوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ أَمِيٌّ مِنْ سِتِّينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ شَرِيحٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے شتر برس تک ہر نفس کی
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وقت یعنی آخرت میری کچھ ابتدا ساٹھ برس ہیں اور انتہا اُسکی شتر برس اور یہ باعتبار
اکثر کے ہے اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے جسے آگے کی حدیث میں فرمایا **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى سَبْعِينَ وَأَقْلَهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَاجَةَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمر بن امت میری کی ما بین ستائیس کے شتر تک اور کثر عمر بن امت
میں سے ایسے لوگ کہ تجاوز کریں اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ستر سے کہ پہنچیں سو برس کو یا زیادہ کو اور اگر تیرہ ظاہر
ہائی ہے مگر ادھر درازگی عمر کے اس امت میں عمر بن صحابہ اور ائمہ میں سے یہ لوگ ہیں انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

اسے ترمذی نے نقل کیا ہے
اسے ترمذی نے نقل کیا ہے
اسے ترمذی نے نقل کیا ہے
اسے ترمذی نے نقل کیا ہے
اسے ترمذی نے نقل کیا ہے

مری اور اسماعیل ابوبکر کے سو برس کے اور حال اچھا یہ تھا کہ نہ دانت ٹوٹے تھے اور نہ عقل میں کچھ خلل آیا تھا اور ان دونوں سے زیادہ
 عمر حسان بن ثابت کی تھی کہ ایک سو بیس برس کی ہو کر مے ساٹھ برس کنجی حالت میں رہے اور ساٹھ ہی برس اسلام میں اور ان سے زیادہ عمر
 سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑھائی سو برس کی عمر میں مرے والد علم **وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخِ فِي بَابِ**
عِبَادَةِ الْمَرْيُوتِ اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شیخ کی بیچ باب عبادت مریوں کے **الفصل الثالث** نصیری
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ صَلَاحٍ هَذِهِ الْأُمَّةِ
الْيَقِينُ وَالزُّهْدُ وَأَوَّلُ فُسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْأَمَلُ رَوَاهُ الْإِسْهَاقِيُّ فِي شُعَيْبٍ لَمْ يَكُنْ رَوَاتٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ کے سے
 اُسے نقل کی اپنے باپ سے اُسے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نیک امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہے اور
 اول فساد اس امت کا بخل ہے اور دراز کرنا آرزو سے بقا کا دنیا میں نقل کی پہنچی نے شعب الایمان میں و یقین کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 رزاق اور متکفل رزاق کا ہے و گناہیں دانتی الارض الاعلیٰ اللہ زہد کرنا اور زہد پر غنی کرنی دنیا میں اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل
 ہوتا ہے تو بخل نہیں کرنا اس لیے کہ بخل بسبب بے یقینی پہونچنے رزق کے ہوتا ہے کہتا ہے کہ اگر مال صرف کروں گا تو تیرے کمان سے کہاؤں گا
 اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا میں نہیں رہے گے اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہے کہ یقین
 یقین کرنے رزاقیت حق کے اور زہد کرنا دنیا میں اور جان کہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ اجل المتین فی تحصیل یقین کے
 لکھا ہے کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہونچے اور سند پر کوینوا الاساتذہ دلیس اور برہان کے ہو کہ اثبات حق کرے کہ حکما اور ظاہر میں یقین
 پہونچے ہیں لیکن صوفیہ کے نزدیک جب تک کہ تصدیقی دل پر غالب نہ ہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا دل و چہرہ کی رغبت دلاؤ
 کہ کو اتقی ہوں شرع کے اور ان چیزوں سے کہ مخالف شرع کے ہوں باز رکھے اُسکو یقین نہیں کہتے مثلاً اسپہوں کو جزم تے موت کا حاصل کر
 لیکن جبکہ دل پر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم متصرف ہو یعنی اُسکے سبب سے مستعد رہے موت کا ساتھ کرنے طاعت کے اور ترک کرنے
 گناہوں کے وہ صاحب یقین ہے اور یقین چار چھ چاہیے اگرچہ تمام چیزیں کہ خبر دی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی جائز یقین کی ہیں
 یعنی اپنے آپ میں گمانا چاہیے لیکن اصول انکے چار چیزیں کہ سالک کو اپنے یقین کرنا ضروری ہے اول توجہ کہ جانے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے حق
 تعالیٰ ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے دوسرے توکل اور یقین کامل رکھنا اللہ تعالیٰ کی ضمانت پر بیچ پہونچنے رزق کے
 تیسرے یقین کرنا بیچ جزائے اعمال کے قسم ثواب و عذاب سے جو تھے یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہے بندوں کے حوال پر ہر حال
 پس فائدہ یقین کا بیچ توجہ کے ہے کہ نہیں التفات ہو گا طرف مخلوقات کے اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنے رزق کے اجمال میں بیچ
 طلب کرنے اُسکے کے یعنی میانہ ردی کرے گا اُسکے طلب کرنے میں یا ترک کرنا سبب کا اوپر فوت ہونے رزق کے اور فائدہ یقین کا
 بیچ جزائے اعمال کی سبقت کرنی ہے طاعت پر اور دور ہونا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا سے تعالیٰ کے یہ ہے کہ گناہ
 کو بے گناہ بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا اصل کلام نسیج کا اور مراد حدیث میں یقین کرنا ہے رزاقیت خدا سے تعالیٰ پر اور توکل
 کرنا ہے جیسے کہ پہونچے اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچنے رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدا سے تعالیٰ پر ایک تہ
 عالی ہے مراتب سے اور اُس سے چارہ نہیں سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہے اُس پر کہما شیخ امام قطب بقیۃ المؤمنین
 ننادلی نے اکثر ہر دے خلق کے حق سے دو بین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سے اور فکر رزق کی اشد ہر دونوں پر دونوں میں

یہ حدیث صحیح ہے
 و یقین کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 رزاق اور متکفل رزاق کا ہے

اور منقول ہے کہ ہماری آنکھوں نے نہ دیکھی ہے ایک اعرابی کے آگے سورۃ والذاریات پس جب پہنچیں اس آیت پر دینی سہار رکھ کر کہا
 اعرابی نے میں کر پھر مائل ہوا اپنی اتنی کی طرف اور پھر کیا اسکو اور بانٹا ہونے کو گون پر کہ آگے آگے تھے اور پیچھے آگے اور قصد کیا
 طے تکوار اور کمان اپنی کے اور توردالا انکو اور پھر پھر کر چلا گیا پھر ملا میں اس سے طواف میں اس حال میں کہ دبلا ہو گیا تھا
 جسم اسکا اور زرد ہو گیا تھا رنگ اسکا پس سلام کیا اسنے پھر اور کہا پڑ ہو وہی سورہ میں جبکہ پہنچا میں اسی آیت پر یعنی دینی سہار رکھ کر
 ایک چنچ ماری اور کہا تہ وجد ناما وعدتنا حقا پھر کہا اعرابی نے کہ کچھ اور بھی سولے اسکے پس پڑا میں نے فوراً ب السماء والارض
 انجین پس ایک چنچ ماری اعرابی نے اور کہا سبحان اللہ کون ہے وہ شخص کہ غصہ دلا با اللہ تعالیٰ کو بہان تک کہ قسم کہا میں نہیں
 مانا کہ اسکا یہاں تک کہ تکلیف دی اسکو قسم کھانے کی کہ یہ بات میں دفعہ اول کھل گیا ساتھ اسکے دم اسکا صرع ہوا کہ **وَعَنْ**
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَكَيْسُ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْعِلَاطِ وَالْخَشْيَةِ وَكُلِّ الْحَشَبِ مِمَّا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَصُ
الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي مَشْكُوحِ الشُّعْبَةِ اور روایت ہے سفیان ثوری سے کہ کہا نہیں زہد دنیا میں ساتھ پہننے کے سورۃ و سخت کے
 اور ساتھ کھانے والے دیے اور بے مزہ کے اور روئی خشک کے نہیں ہے زہد دنیا میں مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہ شرح الشیخین
 غلیظہ کہ اگر کوئی مومن ہو مومن اور ضن ساتھ زہد اور زہدین کے وہ کہہ کر سخت ہو بناوٹ میں اور ضن ساتھ زہدین اور زہدین کے
 کھانا سخت بے مزہ اور بعضوں نے کہا روئی بغیر لاون کے اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کے لیے ساتھ جلدی کرنے کے
 طرف توبہ کے اور علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقی وہ ہے کہ ہونچ حال قلبی کے کہ بزار ہو دنیا سے اور رغبت کرے طرف
 عقبے کے اور نہیں ہے دارا و پر امتناع اور عدم امتناع قالیبی کے اسلیے کہ برابر میں دونوں امر اس میں باعتبار حقیقت کے اگرچہ
 لباس کی بے تکلفی کو اور کم کھانے اور بے مزہ کھانے کو تاثر برتری بیچ استقامت بندے کے طریقت پر حاصل یہ کہ جب
 دنیا دل میں ہلاک کر نیوالی ہے واسطے ہلاک ہونے والے کے نہ ہونا دنیا کا اوپر غالب سالک کے اور مشابہ ہے دل کشتی کے
 کہ اگر کاپی کشتی کے اندر اوسے تو ڈوب دیتا ہے اسکو مع بیٹھنے والوں اسکے کے اور اگر باہر اسکے رہتا ہے اور گرد اسکے تو جاری کرتا ہے
 اسکو اور پہنچاتا ہے اسکو طرف جگہ اسکی کے چنانچہ اسی لیے فرمایا اخضر صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل
 الصالح اور اخبار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملازمین سے پہنا لباس عوام کا اور بعضوں نے لباس امیر و کساد پہنا
 چہاں احوال اپنے کے **وَعَنْ** زید بن الحسین قال سمعتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ
طَيْبُ الْكَسْبِ وَقِصْرُ الْأَمَلِ وَآهُ الْبَيْتِ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ اور روایت ہے زید بن حسین سے کہ زہد دنیا میں
 کہ باریہ امام مالک کا کہ میں نے امام مالک سے اس حال میں کہ پوچھا کیا انفسہ کہ کیا ہے زہد دنیا میں کما حال کسب اور کوتاہ ہونا
 آرزو کا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ف کسب سے مراد ہے کسب یعنی کھانے پینے کی چیزیں کہ ہوں حلال طیب ایسے
 کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو **كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ الْأَرْضِ وَلَا تَوَلَّوْا أَمْوَالَكُمُ الَّتِي كَسَبْتُمْ مِنْكُمْ حَرَامًا وَلَا حَلَالًا وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ**
مَنْ زَكَا فَكَرَّمْنَا وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ كَانْتُمْ فِي الدُّنْيَا كَانْتُمْ فِي الدُّنْيَا اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتھ بہت کرنے عمل کے بخوف آنے اجل کے
 اور زہد کرنا دنیا میں رغبت دلاتا ہے جیسے میں اگر کوئی کہے کہ کیا ہے دخل کسب حلال کو زہد میں جواب اسکا یہ ہے کہ یہ روہ اس شخص
 کہ کمان کرنا ہے کہ زہد بیچ نہ ترک کرنے دنیا کے اور پہننے موٹے کپڑے اور کھانے سوکھی روٹی اور سستی کسی کے ہے اسکو

اور کمان کرنا ہے کہ زہد بیچ نہ ترک کرنے دنیا کے اور پہننے موٹے کپڑے اور کھانے سوکھی روٹی اور سستی کسی کے ہے اسکو

رو کیا کہ نہیں ہے حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو غلبہ حقیقت اسکی یہ ہے کہ کہا و سے نوحطال اور قناعت کرے تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کرے آرزو کو جبیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زہد کرنا دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ نہ اُس چیز پر کہ ترے ہاتھ میں ہے بہت اعتماد کرنے والا بہ نسبت اُن چیز کے کہ اللہ کے ہاتھ میں ہے ہر دفع کے یہ ف یعنی اس میں بیان ہے اسکا کہ جائز ہے طلب کرنا محبت مال کا اور درازگی عمر کا واسطے صرف کرنے انکے کے عبادت اور طاعت میں طوع استیجاب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہے اسلئے کہ آدمی بالطبع اسکی طرف

ماکل ہے اور عمر ساتھ زہد اور ویش عین اور جزم نیم کے زہد گمانی اور جہاں اور ساتھ پیش عین اور پیش نیم کے بھی آیا ہے اور یہ فصیح تر ہے اور اگر مقام قسم میں واقع ہو تو زہد فصیح تر ہے ہر دفع **الفصل الاول** فصل پہلی عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب العبد اللطيف الخفي رواه مسلم اور روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے بندے متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نے ف متقی وہ کہ بچے معنوں چیزوں سے یا وہ کہ نہ غریب کرے مال اپنا امور لعب بن اور اہمشیوں نہ کیا کہ متقی وہ ہے کہ بچے حرام اور شبہات سے اور تورع کرے خواہش نفس کی چیزوں اور مباحات سے اور غنی سے مراد تو نگر ساتھ مال کے ہے یا ساتھ دل کے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے اسہر کہ مراد تو نگر ہی ساتھ مال کے ہے اور یہ منافی بھی نہیں ہے غنا نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فردا کل ہے غنا میں اور مرتب ہونا ہے اسہر غنا یا نہ کا کہ باعث ہے حاصل ہونے درجات کا دنیا اور عقبے میں حاصل یہ کہ مراد اس سے غنی شاکر ہے اور اس سے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلافت اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور غنی سے مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سے انقطاع کر کر مشغول ہو اپنے رب کی عبادت میں یا مراد ہے خبر پوشیدہ کرنے والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں اس طرح پوشیدہ کرے کہ کوئی مطلع نہ ہو اسہر اور یہ شامل ہے فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہے اور غنی ساتھ حائے مملہ کے بھی روایت کیا گیا ہے بمعنی مہربانی اور احسان کرنے والے کے حق پر اور صحیح اول ہی ہے اور اس میں دلیل ہے اسکے لیے کہ کہتا ہے گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سے اور جس نے نفیست دی ہے اختلاط کو ناویل کی ہے اسکے ساتھ گوشہ نشینی کی دقت فتنہ سے یا محل کی جادے اور اختلاط بڑوں کے **وذكر حديث ابن عمر لا حسد الا في اثنين في باب فضائل القس ابن** اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سر اسکا یہ ہے لا حسد الا في اثنين بیج باب فضائل قرآن کے **الفصل الثاني** فصل دوسری عن ابی بکر ان رجلاً قال يا رسول الله ائني الناس خيراً قال من كان مؤملاً وحسن عمله قال فائني الناس ثم قال من طال عمره ونساء عمله رواه احمد والترمذي والدارقطني روايت في ابی بکر سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کو دنیا آدمیوں میں سے بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اسکی اور نیک ہوں عمل اسکے پھر کیا اُس شخص نے کہ کوئی آدمی بدتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اسکی اور بُرے ہوں عمل اسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارقطنی نے ف ظاہر مہارت سے ہے حکم غالب کا ہے یعنی اچھے یا بُرے عمل زیادہ ہوں اور اگر عمل نیک و بد برابر ہوں

یہ بھی غنی ہے
یہ بھی غنی ہے
یہ بھی غنی ہے
یہ بھی غنی ہے

حرص و غلب کے اور نہیں بل کرنا اس میں ساتھ حق کے بنی کسی طرح کے حق کے خواہ اس کا ہوا خداوند کا پس یہ شخص پنج پلید ترین ہے
ہے اور جو خداوند مجذہ ہے کہ نہیں دیا اس کو اللہ نے مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ ضرورہ کے پس وہ کہتا ہے کہ اگر وہ نہیں ہی
مال تو البتہ اس کرنا میں اس میں نالانے کا سبب نہیں بل شر میں سے ہیں وہ مغلوب ہے سبب نیت اپنے کے یا پس وہ بذیت ہے
افضل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے و ہاں نیت کو اوپر سے غم کے حل کرنا چاہیے آدمی غم گناہ پر ماخوذ
ہوتا ہے اور معنی غم کے ہے کہ ہن کہ بچہ؟ اسپر اور کوئی مانع اسکے جانب سے نہیں ہے مگر نہ ماقدرت کا اور نہ ہونچنا اس کو اگر
اگر قدرت ہے دے اور پہنچے اس تک تو بے توقف کرنا ہی مثلاً اگر کوئی غم زنا پر رکھے گناہ ہے اور ماخوذ ہے اسپر اگر وہ غم زنا
زنا نہیں ہے لیکن ایک گناہ ملحدہ ہے اور تفصیل کلام کی ہے کہ اول و سوا اس شیطان ہے کہ دل میں پڑتا ہے بغیر کسب
عمل کے اس کو یا جس کہتے ہیں اور ہا جس پر مواخذہ نہیں ہے اور جب خاطر میں بیٹھے اور باطن میں جولان کرے اور پھر سے
اس کو خاطر کہتے ہیں اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سے مرفوع اور معاف ہے اور مواخذہ نہیں اسپر اور یہ خصائص اس امت سے
ہے بعد ازاں ہم ہی کہ قصہ و نیت فعل کی رکھے اور حسنات میں بجز قصد و نیت کے حسنہ کامل لکھتے ہیں اور سیئات میں میں
بعد ازاں غم ہی جیسے کہ بیان کیا اس میں مواخذہ بسطرح کہ ذکر کیا گیا ہے اور حضرت شیخ نے ضمیر فیہ کی جملہ فعل اللہ فیہ میں بل کی
غیر پھیر ہے اور ملا علی نے تلک طرف یعنی کام کرتا ہے واسطی اللہ کے علم میں ہے علم کے کہ ادا کرتا ہے حق اس کا اور عمل کرتا ہے اسپر
حق اللہ کے اور حق بندوں اس کے کہ پس یہ لکھ کر قول ابن ملک کا سنل قول حضرت شیخ کے نقل کیا ہے اور معنی لفظ بظاہر حضرت
شیخ نے یہ لکھے ہیں کہ خطا و غلط کرنا ہے اپنے مال میں اور بات اور پانا و مارنا ہے بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کے طریقی خیر و شر میں اور
صرف کرتا ہے اس کو غیر حق میں جیسے فرمایا ہے لایق الخ اور ملا علی نے یہ معنی لکھے ہیں کہ اٹھتا ہے اور بیٹھتا ہے ساتھ جمع کرنے مال کے
اور نہ دینے کے اور مختلف ہوتا ہے حال میں باعتبار خرچ کرنے کے اور امساک کے اپنے مال میں و یحکم انفسہ فی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان الله تعا اذا اراد عبده خيرا استعمله فكيف يستعمله يا رسول الله قال فقهه ليعمل
صالح فيسل الموت راقاه للقرآن میں بیٹھے اور روایت ہے اس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ
تعالیٰ جبکہ ارادہ کرتا ہے ساتھ بندے کے بھلائی کا یعنی انجام کار اسکے میں اور کرتا ہے اس سے بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا گیا تھمت
ہے کہ کس طرح کروانا بھلائی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دینا ہے اس کو عمل نیک کی پہلے موت کی نقل کی یہ ترمذی نے نقل
یعنی یہاں تک کہ مرنے کا توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہے اس کا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ اس میں
کار نیک کر سکتا ہے و عن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب
مَنْ هَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاكِزُ مِنَ آتِمِ نَفْسِهِ هُوَ آهَ وَتَمَتَّ عَلَى اللَّهِ دَوَاهُ الْقَوِيمِ
وَإِنْ مَبَاجِةً اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل
اور فرمان بردار کرے اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کے ام کا اور منقاد کرے اس کو اسکے حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کرے واسطی ثواب اور
جزا کے کہ بعد موت کے پاوے گا اور اللہ اور نادان و ناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھ
کہ نفس چاہے چیزدن حرام اور شہوات ملو لذات اور مرغوبات دیوے اس کو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکے گناہ کرتا ہے

یہ قول فقہاء
ہذا قول فقہاء
یہ قول فقہاء
یہ قول فقہاء
یہ قول فقہاء
یہ قول فقہاء
یہ قول فقہاء
یہ قول فقہاء
یہ قول فقہاء
یہ قول فقہاء

پر بیزار کر کے بہتر ہو دو غنہ می سے اور خوش حالی اور خوشنونی سے کہ شکر اسکا واجب ہو اور سوال کیا جاوے گا بندہ اس سے
قیامت میں جبکہ قرآن مجید میں فرمایا تَمْلِكُنَّ لَهُنَّ الْكُفْرَ وَالنَّعِيمَ فَلْيَنْعِمِ نفل کی یہ احمد نے وَكَفَى سَفِيَانُ الثَّوْرِيَّ قَالَ كَانَتْ
الْمَالُ فِيهَا مَخْضِرٌ بَلْكَهَ فَمَا الْيَوْمَ فَهُوَ شَرُّ الْمُتَوَكِّلِينَ وَقَالَ لَوْ لَاهِنَهُ الدَّ نَائِبٌ لَمْ تَمْدَلْ بِهَا هَوْلًا
الْمُلُوكُ وَقَالَ مَنِ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هَذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهُ شَرٌّ مِمَّا إِنْ اِحْتِاجَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ
يَبْدُلُ دِينَهُ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ الشَّرَّ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ اور روایت ہے سفیان ثوری سے
کہ کما تھا مال اگلے زمانے میں مکروہ و ناپسند یعنی ایسے کہ زید و قنات دنیا میں شمار اس زمانہ کے لوگوں کا تھا اور قوت لا یموت بے
سعی و تردد کے اور بغیر توجہ کے طرف پادشاہوں اور امیروں کے پہنچتا تھا اور ایسے ایذا اور خوار می نہیں پہنچتی تھی پس اسے
پر اس زمانہ میں مال سپر ہو مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ میں باعث زہد اور قناعت کے مست ہو گئے ہیں اور احتیاج میں
آئی ہیں اور واسطے حاصل کرنے قوت کے توجہ اور تردد اختیار کے دروازہ پر کرنی پڑتی ہیں اور خوار می اٹھانی
ہو مال حلال پر مسلمان کی ہے کہ اس کے سبب سے سختی پہ پڑنے سے حرام و شبہ میں اور باز رکھتا ہے اسکو ملازمت اور
مصاحبت ظالموں کے سے اور کما سفیان نے اگر ہوئے یہ دنیا تو البتہ رومال یعنی بقدر کر دیتے ہو کو یہ بادشاہ اور کما
سفیان نے جو شخص کہ ہونچ ہاتھ اس کے ان اموال سے کچھ یعنی تھوڑا سا بقدر کفایت کے پس چاہیے کہ اصلاح کرے
اسکو یعنی نفع کرے اسکو بلکہ بڑا دے اسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کرے اسکو بوجہ قناعت کے اس لیے کہ یہ زمانہ
ہمارا ایسا ہے کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول ان شخصوں کا کہ ہاتھ سے دین اپنے دین کو یعنی دنیا کے حاصل کرنے کے لیے اور
کہا مال حلال نہیں اٹھاتا سوائے کو نفل کی یہ شرح السنہ میں ف یعنی مال حلال میں اسراف کرنا چاہیے اور اسکو نگاہ رکھے اور
باعثاً لخرج کہ تاجید سے باقی رہے اور سبب نفوت دین کا ہو یا مراد یہ ہے کہ مال حلال کم ہوتا ہے اور اس قدر نہیں ہوتا کہ اس میں
اسراف کر سکیں و عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُلُكُمْ مِنْ دِينِ الْيَوْمِ الْقِيَمَةُ إِنَّ
أَنْبَاءَ السَّيِّئِينَ وَهُوَ الْعَمَلُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ مِمَّا تَدْرِكُهُ مِنْ تَذَكُّرٍ وَجَاءَكُمْ
الَّذِينَ كَفَرُوا بِهِمْ هَاقُمٌ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبر
پنارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کرے گا اسکو خدا سے تعالیٰ اسکا دن قیامت کے کہ کماں میں ساٹھ برس کی عمر والے یعنی وہ کہ
عمر کی دنیا میں ساٹھ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھ برس اسی عمر ہے کہ فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت کیا نہیں
عمر دی مجھے نکو ایسی عمر کہ نصیحت کرے اس میں ایسا ماقبل کہ اسکی شان سے یہ کہ نصیحت کرے اور حال انکہ آیا تھا اسے پامان
والا یعنی بڑا یا باقرآن یا رسول یا موت نفل کی یہ بھی نے شعب الایمان میں وَكَفَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ إِنَّ نَفَرًا
مِنْ بَنِي عُدَّة ثَلَاثَةً أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَكْفِينِيهِمْ قَالَ حَلَمَةُ أَنَا فَكَانُوا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَافٍ فِيهِ أَحَدُهُمْ
فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ بَعَثَ بِمُخَافٍ فِيهِ الْآخَرَ فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فَرَسِهِ قَالَ قَالَ
حَلَمَةُ فَوَلَيْتُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فَرَسِهِ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتَشْهَدَ آخِرًا

یْلِهِ وَآوَلَهُمْ فَدَخِلْنِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَقَالَ وَمَا أَثَرْتُ مِنْ ذَلِكَ لَكَ
أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَسِّرُ فِي الْأَسْأَلِ لَتَسِيحِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَهَيْلِيلِهِ اور روایت ہے عبد اللہ
بن شداد سے کہ کہا تحقیق کتنے ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ بنی نضیر تھے آئے ہنجر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس
مسلمان ہوئے یعنی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا یہ نیت مجاہدہ کے اور غم وہ فقر و فاقہ والے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کون ہی کہ کفایت کرے مجھ کو انکی خبر گیری سے یعنی عجزاری اور سامان الکار و دست کر دے تاکہ جو حاجت نہواں کی خبر گیری کی
کہا طلحہ نے کہ میں کفایت کر دوں گا پس تھے یہ بنی نضیر نزدیک طلحہ کے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہ پس کھلا
اُس لشکر میں ایک شخص اُن تیون میں سے پس شہید کیا گیا پھر مر اُس شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال میں کہ مرابط اور نیت رکھنے والا
شخص اُن تیون میں سے پس شہید کیا گیا پھر مر اُس شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال میں کہ مرابط اور نیت رکھنے والا
جہاد کا تھا کما عبد اللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکھا میں نے یعنی خواب میں اُن تیون کو بہشت میں اور دیکھا میں نے
اس شخص کو کہ مرا تھا اپنے بستر پر اگے اٹکے اور دیکھا میں نے کہ شہید کیا گیا تھا آخر کہ پاس پاس جاتا ہے اُسکے اور متصل ہے ساتھ
اُسکے اور دیکھا میں نے اُن تیون کے پھیلے کو یعنی جو کہ پھیلے شہید ہوا تھا اُن میں سے کہ نزدیک جاتا ہے اُس شہید آخر کے اور
سب سے پیچھے ہے پس گزرا میرے دل میں اس سے شبہ یعنی چاہیے تھا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونوں شبہ
ایک مرتبہ میں ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تھا پیچھے اُن سے ہوتا اور اس ترتیب کے جو خلاف دیکھا تو نہایت تعجب اور الکار کی
دل میں آیا پس ذکر کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا الکار کیا تو نے اس تفسیر میں
سے یعنی آگے سب سے دیکھنا تر اُسکو کہ مرا تھا بستر پر اور اسی طرح دیکھنا آخر کا آگے شہید اول سے جگہ الکار کی نہیں ہے
اسی طرح چاہیے اسلئے کہ نہیں ہے کوئی افضل نزدیک خدا کے اُس مسلمان سے کہ دراز کی جاوے عمر اُسکی مسلمانی میں سبب
عبادت کرنے اُسکے کے خدائے تعالیٰ کو ساتھ صبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے ف اور مانند انکے کے تمام عبادتوں
فولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سے بیشک اجر و فضیلت اُسکی زیادہ تر ہوگی اُس
اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا اعلیٰ اسکا زیادہ ہو اور دونوں شہیدوں سے اور تاویل و توجیہ اُسکی وہی ہے کہ جو فضل دوسری
میں ہے حدیث عبید بن خالد کے مذکور ہوئی چنانچہ بیان بھی ضمن ترجمہ میں اشارہ کیا گیا ہے اُسکی طرف کہ تھا دو مرابط الخلیع
وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَبْدًا
لَوْ خَرَعَ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلِدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَبًا مَّا فِي طَاعَةِ اللَّهِ لَحَقَّ لَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لَوْ دَأْبُهُ
رَدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَمَا يَرَدُّ أَدَمٌ مِنَ الْأَجْرِ وَالْثَوَابِ وَاهُمَا أَحْمَدُ اور روایت ہے محمد بن عبیدہ سے اور تھا وہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ایک جہزہ بدو بن سے اگر گرے اپنے منہ پر اُس دن سے
کہ پید کیا گیا ہے بہان تک کہ مرے بوڑھا ہو کر بیچ طاعت اللہ کے یعنی فرض کیا جاوے کہ وقت پیدائش سے بڑھاپے تک
سجدہ اور غازی میں مونہ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچے تو البتہ حقر جانے لگا اس اپنے پڑے
رہنے کو طاعت و عبادت میں بیچ اُس دن کے یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکھنے ثواب ملنے کے اور البتہ دوست دیکھے گا

۱۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔
 ۲۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔
 ۳۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔
 ۴۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔
 ۵۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔
 ۶۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔
 ۷۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔
 ۸۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔
 ۹۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔
 ۱۰۔ اقبال کا شمار عالم ادب و فن میں کیا جاتا ہے۔

اور آرزو کرے گا کہ پھر پھر احوال سے طرف دنیا کے تازہ زیادہ ہو مے اجر و ثواب علی کا یعنی پس پس قدر کم مر زیادہ ہونا کہ موجب نیاتی
عمل کی ہو بہتر اور دوست نر ہوگی نقل کہین بہ دونوں حدیثیں احمد نے **يَا كَيْدُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ**
باب پہنچ بیان توکل کے اور صبر کے ف وکل اور وکل لغت میں چھوڑنا کا کسی پر اور وکالت ساتھ زیر اور زبر کے اسم
اُس سے توکل ظاہر کرنا اپنے معجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور لکلان ساتھ پیش کے اسم اُس سے اور شرع میں مہارت
سہرہ کرنے بندے کے سے اپنے کام کو خدا کے تین اور لکلنا تہیر نفس سے اور تہری کرنا اپنے حول و قوت سے اور توکل
سب کاموں میں جاری ہوتا ہے اور اکثر استعمال اسکا رزق میں ہوتا ہے اور حقیقت میں معنی توکل کے بہرہ و ساء اور اعتماد کرنا اور پیرن
ہونے حق عزوجل کے مدد و ہمدون کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اسکی نہیں ہے بلکہ چاہیے کہ نظر اُس سے ساقط ہو اسلئے
کہ توکل کا ردل کا ہے جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہو توکل درست ہو مطلق کرنا اعضا کا شرط نہیں ہے اور کسب و کار ساتھ
اسکے منافات نہیں رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتے ہیں واسطے ثابت کرنے مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتے ہیں تا نظر
اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اسلئے کہ ہونا اسباب کا رزق کے پہنچنے میں شرط نہیں ہے اور بعضوں نے نفسیہ کیا ہے توکل کو
ساتھ لکل آنے کے کسب و اسباب سے بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالیٰ پر اور یہ ابتداء سے حال توکل کی ہے یا مراد بایرانہ یعنی دل
ساتھ اسکے اور متنی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہیں ہوتی اور یقین اسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنے اسکی کے ایک ہی
حال پر ہوتا ہے مثلاً منستی اگر درخت خرما کا لگا دے اور بطریق خرق عادت کے اُسی وقت وہ پہل لاوے یقین اسکا قدرت صلح تعالیٰ پر ضرورت
میں اور اس صورت میں کہ درخت خرما بعد از سالہا سال کے بطریق عادت معمولی کے پہل لاوے یکساں ہوتا ہے بلکہ مشاہدہ صلح کا ساتھ کمال قدرت
اسکی کے بیچ صورت اسباب کے اور تربیت مہیات کے اس پر زیادہ ہے اور بیچ بے سببی کے وہی ایک فعل ہے فقط اور یہاں کہتے ہی افعال مضبوط
اور حکم محکم ہیں کہ وہاں نہیں اور بیچ ترک اسباب کے مطلق کرنا پیش الہی کا ہے اور صبر لغت میں مہنی جس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہے یا بیچ
کہ اسکو فارسی میں شکلیابی کہتے ہیں اور شرع میں غالب لانا داعیہ حق کا اور براعت نفس کے وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین
کبرے نے فرمایا کہ صبر ماہر آنا مخلوقا نفس سے ہے ساتھ تہادہ کے اور ثابت رہنا اور باز رکھنے نفس کے محبوبات اسکے سے اور عواف میں
لکھا ہے کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہے خدا سے غلے پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشوں اور خطرون کے اور
فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفس فرض جبکہ صبر کرنا ادائی فرض ہے اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفس سے صبر کرنا ہے فقہ پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صبر سے ہے اور چھپانا مصیبتوں کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کلمات کا اور تمام صبر فرض و نقل کے
ہست ہیں اور بست لوگ ہیں کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہیں رہ سکتے انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال میں نہیں ہوتا
ساتھ صبر کے بلاؤں اور مصیبتوں اور کمزوریات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق میں ہے قے جانا چاہیے کہ مانع قوی عبادت سے
نظر کمانے اور پینے اور حوائج ضروری کے ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے انکا کہ کتا ہے سب چیز سے باز آتا میں اور زہد تقویٰ
بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزوں کا کیا علاج کروں اور بدن کسب اور محالطت کے
ساتھ خلق کے کیونکر ساتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ اسکے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالیٰ پر سیر نہیں ہوتا اور
رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہیں ہوتا مارک اسکا خطر عظیم میں ہوتا ہے اور فرغ عبادت سے

حلاوت اُس میں ہاتھ نہیں لگتی اور غم روزی کا اُسکو ایسا پرانگندہ خاطر کرنا ہے کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے نہیں بجا لا سکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہے چنانچہ ایک حدیث دراز میں آگاہ ہے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ہو دے فوی نہ لوگون میں تو چنانچہ کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث تگے زکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہیں کہ خدا سے تعالے کو وکیل امور اپنے کا اور ضامن صلاح اپنے کا جان کر محض اُسی پر اعتماد و بہرہ و سہارا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت میں کیا ہے ہرگز فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز تبدیل نہیں ہوتا مگر طلب کرے یا نہ کرے اور جانے کہ خدا سے تعالے ضامن بندوں کے روزی کا ہے و مامن ذاتی فی الارض والاعلیٰ الشہر زقما اور اس پر قسم کہائی ہے فَوَرَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اِنَّهُ یَفْقَهُ سِرَّ کُلِّ شَیْءٍ پس اگر اوپر ضمانت اور وعدے اسکے کے اعتماد کرے اور باور نہ کرے تو بندگی اور ایمان کہاں ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بھانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوائے خدا کے کوئی نہیں ہے جسے سبب دینے کسب بھی پہونچتا ہے و من توکل علی السد فهو حسبه اور کسب و سبب میں مشغول ہونے کو بھی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل سپر کرے اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکھے اور جانے کہ اگر کسب نہ کروں گا تو بھی خدا سے تعالے روزی پہونچا دے گا اور یہ درجہ اونے اور ضروری ایمان کا ہے اور درجہ عام مسلمانوں کا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے و علی السد توکلوا ان کنتم مومنین اور اعلیٰ تر اس سے درجہ تسلیم کا ہے کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اسکے علم کو سونپنے اور کچھ تردد اسکے دل میں نہ رہے اور یہ درجہ اولیا کا ہے و علی السد فلیتوکل المتوکلون مشعر ہے سپر اور جانا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہیں ہے منافی توکل کے وہی ہے کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کے ہو اور اُسکو شرک خفی کہتے ہیں پس جو کسب کرنے والا کہ اعتماد اسکے دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سے ہے لیکن اعلیٰ درجہ توکل کا یہ بھی ہے کہ ہاتھ تمام اسباب سے باز رکھے اور تمام امور میں توکل کرے اللہ ہی پر اور سونپنے امور اپنے اُسکو بشیٹے کہ ہر حال میں خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہے اور امید خلق سے منقطع رکھے اور رنج و بلا پر کہ پیش آوے راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول ہونا اسباب میں باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کے بھی ہاتھ سبب سے باز رکھنا روا نہیں اسلئے کہ اکثر بنیا اور اولیائے کسب کیا ہے لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کسب اعمال اور احوال اپنے کے قصور و تقصیر دیکھے اُسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس میں مشغول ہوتا کہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز نہ اس کا ر و سبب سے کہ قطعاً کار بر آرمی سوائے اسکے نہ ہو اور سنت اللہ پر گئی ہو و انہیں بلکہ حرام ہے جیسے کہ ہاتھ نہ کہنا کہنا چھوڑ دے بگمان اسکے کہ کہنا خود بخود منہ میں چلا جاوے گا کہ اُسکو جنون و حماقت کہتے ہیں اور حق توکل اسلئے امور میں یہ ہے کہ جاسے حق تعالے نے طعام اسلئے پیدا کیا ہے اور خالق و رزاق سب کا وہی ہے یہ سبب اس کا رکھا ہے کہ خدا سے تعالے نے ہم کو دیا ہے اور اعتماد ہاتھ پر نہ کرے اور جانے کہ ہاتھ کٹوں کے امور بھی سر انجام پاتے ہیں اور ایہ ہاتھ باز رکھنا اس اسباب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اسکے قطعی ہو مانند لینے خرچ راہ کے سفر میں اور مانند اسکے کے روایہ اسلئے کہ ممکن اور کثیر القی ہے کہ سفر خرچ راہ نہ لینے والوں کا بھی منقطع ہو جانا ہے اگر چہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کے نہیں جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہے اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کے حق پر اعلیٰ درجات سے ہے

وہو علی السد توکلوا ان کنتم مومنین اور اعلیٰ تر اس سے درجہ تسلیم کا ہے کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اسکے علم کو سونپنے اور کچھ تردد اسکے دل میں نہ رہے اور یہ درجہ اولیا کا ہے و علی السد فلیتوکل المتوکلون مشعر ہے سپر اور جانا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہیں ہے منافی توکل کے وہی ہے کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کے ہو اور اُسکو شرک خفی کہتے ہیں پس جو کسب کرنے والا کہ اعتماد اسکے دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سے ہے لیکن اعلیٰ درجہ توکل کا یہ بھی ہے کہ ہاتھ تمام اسباب سے باز رکھے اور تمام امور میں توکل کرے اللہ ہی پر اور سونپنے امور اپنے اُسکو بشیٹے کہ ہر حال میں خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہے اور امید خلق سے منقطع رکھے اور رنج و بلا پر کہ پیش آوے راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول ہونا اسباب میں باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کے بھی ہاتھ سبب سے باز رکھنا روا نہیں اسلئے کہ اکثر بنیا اور اولیائے کسب کیا ہے لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کسب اعمال اور احوال اپنے کے قصور و تقصیر دیکھے اُسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس میں مشغول ہوتا کہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو باز نہ اس کا ر و سبب سے کہ قطعاً کار بر آرمی سوائے اسکے نہ ہو اور سنت اللہ پر گئی ہو و انہیں بلکہ حرام ہے جیسے کہ ہاتھ نہ کہنا کہنا چھوڑ دے بگمان اسکے کہ کہنا خود بخود منہ میں چلا جاوے گا کہ اُسکو جنون و حماقت کہتے ہیں اور حق توکل اسلئے امور میں یہ ہے کہ جاسے حق تعالے نے طعام اسلئے پیدا کیا ہے اور خالق و رزاق سب کا وہی ہے یہ سبب اس کا رکھا ہے کہ خدا سے تعالے نے ہم کو دیا ہے اور اعتماد ہاتھ پر نہ کرے اور جانے کہ ہاتھ کٹوں کے امور بھی سر انجام پاتے ہیں اور ایہ ہاتھ باز رکھنا اس اسباب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اسکے قطعی ہو مانند لینے خرچ راہ کے سفر میں اور مانند اسکے کے روایہ اسلئے کہ ممکن اور کثیر القی ہے کہ سفر خرچ راہ نہ لینے والوں کا بھی منقطع ہو جانا ہے اگر چہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کے نہیں جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہے اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کے حق پر اعلیٰ درجات سے ہے

اور جو کہ عیال رکھتا ہو اور عیال اسکے تنگی پر عابر نہیں اور رمضان میں اسکو ترک کسب و انہیں اور ذخیرہ رکھنا بھی واسطے عیال کے ایک سال تک اور واسطے نفس اپنے کے پالیس روز تک منافی توکل کے نہیں کہ رسول علیہ السلام نے رکھا ہے اور اسی طرح ہر علاج بجا کی اور رکھنا چیزوں غروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کے کہ ہر روز کام میں آتے ہیں لیکن اگر کچھ ذخیرہ رکھے اور سب کچھ ترک کرے اور دل اسکا اللہ تعالیٰ پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلیٰ درجہ میں اسکے لیے بڑی قوت یقینی ہے اسے پس بسکو سو ذخیرہ کرنے کے ذریعہ عبادت اور دلجمعی حاصل ہو اسکو ذخیرہ رکھنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کارنج اور بیماری سے اور چھپانہ مرض کا طبیعت سے نہ تو توکل ہے اور کما ہے غمنا سے کہ توکل ہوا سے توحید اور نہ بد کے راست نہیں آتا اور مراد توحید سے یہاں یہ ہے کہ تمام مخلوقات کو پیدائش اللہ تعالیٰ کی جانے اور جانے کہ محرک سب کا سولے واحد حقیقی کے کوئی نہیں جو کچھ آتا جاتا ہے سب ایک ہی جگہ سے ہے جسکے طریقہ بات غالب ہو جاوے گی بے اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہے تا ایمان اسکا سلامت رہے اور عبادت میں مشغول ہو سکے کہ ساتھ جہنم اور فزع اور تاسف کے عبادت میں نہ ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہے ساتھ صبر کرنے کے ایک تو مغیاب ہونا دشمنوں پر ہے جسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاصبر ان العاقبة للمتقين اور دوسرے مراد کو پہنچنا ہے صبر کے سبب سے جیسے کہ فرمایا ومن یتصبر ربک اعننی علی بنی اسرائیل باصبر والا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہے وجعلنا ہم ائمة یهدون بامرنا للمعبر اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہے انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ ادا ب اور پانچویں بشارت ہے والبشر الصابرون آدھے مجتہد خدائے تعالیٰ کی ہے ان الصبر الصابرون اور ساتویں پانچ درجات بلند کا ہے والصبر بجز ان الغفرۃ باصبر والا اور اٹھویں بزرگی اور سلام ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام عظیم بھلا صبر تمام آوروں میں پانا ثواب بے نہایت کا ہے ایما یوفی الصابرون اجر ہم بغیر حساب پس کوشش کرے ایسی فہمت بزرگ میں اور اسکے حاصل کرے جو اہم مہمات اور غنیمت جانا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہے جہنم کرنے سے اور جہنم ذکر کرنا مجھ اپنے کا ہے سختی سے اور ارادہ کرنا ظامی کا ہے سختی سے بطریق قطع اور حکم کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہے اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہے کہ نامل کرے اس میں کہ جو کچھ مقدر ہے جہنم سے دفعہ سے صبر نہیں ہونا اور حکم و دشمنی اور مقدم و موخر نہیں ہونا اور ثواب صبر کا مفت ہونا ہے پھر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہے دوسرے صبر کرنا گناہوں کے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے چوتھے صبر کرنا اور خدا اور نصیحتوں دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب بجا لاوے عبادت میں مستقیم ہوگا اور گناہوں سے امن میں رہے گا اور دنیا کی بلاؤں سے اور آخرت کے عذاب سے بچے گا اور پھر اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جہنم کرے سب نعمتوں سے محروم رہے گا اور عبادت نہیں کر سکے گا خاطر جمع سے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اور اگر کچھ کرے تو سبب نہ صبر کرنے کے گناہوں سے ضبط ہو گا و جبر العلوم و منی الطالب الفصل الاول
نص: ہلی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الجنة من امة سبعون الفا
يغير حساب هو الذين لا يترقون ولا يقطرون وعلى راجعهم يوكلون متفق عليه روايت ابن عباس
سے کہ کافر یا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل یوں گے بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ
وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب شہر کی کرنے ہیں اور نہ ٹکون بدستہ ہیں اور اپنے رب ہی پر ہوسا کرتے ہیں یعنی بیچ نام ان چیزوں کے
کہ کرنے ہیں اور ترک کرتے ہیں نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ نا بعین انہ کے پس نصین

تجلیات توہم کے اور ترک کرنا بھی کا نہیں ہے ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہونا ہی ترک کرنا بھی کا افضل کرنے کے بعض احوال میں اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ درمیان دو درجوں کے کہ فی الفضل العادۃ انتہی **وَعَنْهُ** قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حَفْصٍ عَلَى الْأُمِّوَجِ جَلَّ سِرُّهُ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ فَرَأَيْتُ سَوَادَ الْكِنِيزِ اسْدَ الْأُفُقِ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمِّي فَقِيلَ لَهَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ تَقْوِيلٌ لِي أَنْظُرْ فَإِذَا أَيْتُ سَوَادَ الْكِنِيزِ اسْدَ الْأُفُقِ فَقِيلَ لِي أَنْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا فَإِذَا أَيْتُ سَوَادَ الْكِنِيزِ اسْدَ الْأُفُقِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ تَمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَلْتَقُونَ وَعَلَى رِجْلَيْهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقُلْتُ عَكَاشَةُ ابْنُ مَعْصِنٍ فَقَالَ دُعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ تَوَقَّاهُ رَجُلٌ أَخْرَجَ فَقَالَ دُعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئیں اور دکھائی لیکن مجھ کو امتہن یعنی ساتھ انبیا انکے کے نظر کشف کیا خواب میں یا خبر دی ہے دکھانے انکے سے دن قیامت کے اور تعبیر ساتھ ماضی کے بسبب تحقیق وقوع کے ہیں شروع کیا کہ گزرتا ہے ایک پیغمبر اس حالت میں کہ اسکے ساتھ ایک شخص ہے یعنی تابع اسکا کہ نین تھا کوئی تابع اسکا سوا سے اسکے اور گزرتا ہے ایک اور پیغمبر حال اٹھ اسکے ساتھ ہیں دو شخص اور گزرتا ہے ایک اور پیغمبر اس حالت میں کہ اسکے ساتھ ہے ایک جماعت اور گزرتا ہے ایک پیغمبر اور نہیں ہے ساتھ اسکے کوئی یعنی اسبب نہ متابعت کرنے کسی سکے سکی پس دیکھا میں نے اپنے آگے اپنے ایک بنوہ بست کہ روک رکھا ہے اور بھر دیا ہے اسنے کنارہ آسمان کو پس چڑھ کہ بہت تھی وہ جماعت اسید رکھی میں نے یہ کہ ہواست میری پس کہا گیا کہ یہ ہوئے پیغمبر میں بیچ است اپنی سے یعنی جو کہ ایمان لائے تھے انپر پھر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکھ نہیں گویا کہ آنحضرت نے حیل سے سر جھکا لیا تھا اسوقت اور منہ پھیر لیا تھا اس جگہ سے کہ جہان سے لوگ گزرتے تھے پس کہا گیا آپ کو کہ دیکھو گے است اپنی پس دیکھا میں نے یعنی آگے اپنے بنوہ بست کہ روک رکھا ہے اسنے کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی میں نے اسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میرے یعنی بلکہ تیرے لیے زیادتی ہے یہ نسبت سابق کے دیکھو ادھر او دھیر یعنی دائیں بائیں پس دیکھا میں نے ایک بنوہ بست کہ گھبر لیا ہے اسنے کنارہ آسمان کو پس کو گیا یعنی جھکو کہ یہی تمام جو آگے اور دائیں اور بائیں میں است تیرے ہی ہیں اور ساتھ انکے بھی نچلے رتے باز زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگے نکلے ہیں داخل ہو گئے بہشت میں بغیر حساب کے اور وہ وہ ہیں کہ نہ تنگن دینے ہیں اور نہ ستر بڑھواتے ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی کوکل کرتے ہیں پس کہ ابو عکاشہ بن معصن صحابی اور کہا و ما کیجیہ اسد نعالے سے کہ کہرے جھکوان میں سے یعنی تو کلین میں سے کہ داخل ہو گئے بہشت میں بغیر حساب کے کہا آنحضرت نے خراوند اگر دان تو عکاشہ کو ان میں سے پھر کہہ ابو ایک شخص اور پس کہا و ما کیجیہ اسد سے بلکہ گردانے جھکوان میں سے پس فرمایا حضرت نے کہ بہشت لے گیا تجھے ساتھ اس دعا کے عکاشہ نفل کی یہ جاری ہوئے ف مراد نبی سے اس میں رسول ہے حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نو دھیر نے احوال ہے کہ ہوں منے اسکے یکہ ستر ہزار دھیرا است میں سے سولے انکے اور یہ بھی احوال ہے کہ ہوں منے اسکے کہ انہیں میں سے ستر ہزار ایسے ہیں اور

۴
عکاشہ بن معصن صحابی اور کہا و ما کیجیہ اسد نعالے سے کہ کہرے جھکوان میں سے یعنی تو کلین میں سے کہ داخل ہو گئے بہشت میں بغیر حساب کے کہا آنحضرت نے خراوند اگر دان تو عکاشہ کو ان میں سے پھر کہہ ابو ایک شخص اور پس کہا و ما کیجیہ اسد سے بلکہ گردانے جھکوان میں سے پس فرمایا حضرت نے کہ بہشت لے گیا تجھے ساتھ اس دعا کے عکاشہ نفل کی یہ جاری ہوئے ف مراد نبی سے اس میں رسول ہے حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نو دھیر نے احوال ہے کہ ہوں منے اسکے یکہ ستر ہزار دھیرا است میں سے سولے انکے اور یہ بھی احوال ہے کہ ہوں منے اسکے کہ انہیں میں سے ستر ہزار ایسے ہیں اور

نفاہ حق جلد چہارم
باب التوکل والصبر

موسرہ اسکی روایت بخاری کے کہ بڑھ امتک ویدخلون الجنة من ہول السبعون الفا اور نہ داغ لیتے ہیں یعنی اگر وقت ضرورت کیلئے
 میں اسلئے کہ آیا ہم داغ لینا ضرورتاً بعضے صحابہ سے کہ ان میں سے سعد بن ابی وقاص بھی ہیں شہرہ مبشرہ میں سے یا مطلق داغ
 نہیں لیتے ہیں بسبب راضی ہونے کے فضا و قدر الہی پر اور بسبب تہذیب کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کے کہ نہیں
 ضرر کرتا اور نہیں نفع دیتا مگر اسد اور نہیں ناشر کرتی کوئی چیز حقیقت میں سوائے اسکے ہیں ہر چیز مرتبہ شہود کے میں خارج دہرہ
 وجود سے فانی اپنے نفسوں کے غلطو سے مع نہ داغ لیتے ہیں خواہ اسکے میں اگر وقت ضرورت کے باوجود اسکے کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالیٰ
 رکھتے ہیں نہ ترے دہنے سے اور نہ منتر پڑھتے ہیں یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث صحیح میں اور وہ کہ نہ اس بواسطہ
 کہ ہو اس میں شرک اور نہ شکون بد لیتے ہیں یعنی کسی چیز سے نہ جانور پر نہ رہ سے اور نہ کتبے ملی وغیرہ جانوروں پر نہ ہے پس
 یہ کہ وہ چھوڑتے ہیں اعمال جاہلیت کے پھر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہیں جہدہ دیکور سے کہیں گے ہم کہ مراد کثرت ہے نہ بہ عدد
 مخصوص ہر کرمانی داغ کرنا بھی اسباب دہمیہ سے ہے اور حدیثوں میں بھی اس سے آئی ہے اور وقت ضرورت کے کہ اگر حکم الملباء حاجی کے
 یقین ہوئے تو اجازت بھی ہے اور حضرت نے دوسرے شخص کے حق میں اسلئے دعا مانگی کہ اذن نہیں دیے گئے تھے حضرت اس
 مجلس میں دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجائش دعا کی دوسرے کے حق میں نہ رہی یا یہ
 شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اسکے صریحہ نفع مایا کہ تو اہل اسکا نہیں ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام
 شتر کے اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کے دعا کرنا سبقت اسکی تھی ساتھ التماس دعا کے اور بعضوں نے کہا ہم کہ وہ شخص
 منافقوں میں سے تھا اس سبب سے اسکے لیے دعا کی اور باوجود اسکے ازراہ حسن خلق کے جواب دیا ساتھ کلام مجمل کے اور بعضوں نے
 کیا ہے کہ تخصیص عکاشہ کے دعا کی سبب دمی خفی کے تھی اور یہ قول صواب تمام اس لیے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ مرد دوسرے سعد
 بن عبادہ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں واللہ اعلم اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ جلدی اور سبقت کرے طرف نیکیوں کے اور طلب
 دعا کی کرے صاحبین سے وعن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لام المؤمن ان اُمیہ
 کلہ لہ خیر و لیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابته سراء شکرت فکان خیرا لہ وان اصابته ضراء صبر
 فکان خیرا لہ رواہ مسلم اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب واسطہ شان اور
 مال مسلمان کے کہ تمام شان اسکی اسکے لیے بہتر ہے اور نہیں ہے یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچے اسکو
 خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتیں اور چین اور توفیق طاعت شکرتا ہے پس ہوتا ہے شکر بہتر اسکے لیے اور اگر
 پہونچتا ہے اسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور سنج و بلا میں صبر کرنا ہے پس ہوتا ہے صبر بہتر اسکے لیے نقص کی یہ مسلم نے ف مقام صبر
 و شکر کے دونوں عالی ہیں و جود ثواب انہر مرتب ہوتا ہے اور آدمی ان دو حال سے خالی نہیں پس وہ ہر حال بہتر ہے پھر نصیر
 ہونا خیر کا ہر حال میں مومن کامل کے لیے ہے اسلئے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہے کہ اگر پہونچتی ہے اسکو خوشی تو تکبر و خلاف فروع
 باتیں کرنے لگتا ہے اور اگر ضرر پہونچتا ہے اسکو تو جرح و فزع اور کفران نعمت کرنا ہے بخلاف مومن کامل کے کہ اس سے
 ایسی بات نہیں ہونی چاہیے وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن من القوی خیر
 و احب الی اللہ من المؤمن الضعیف و فی کل خیر اخرص علی ما یفعلک و استغنی باللہ و لا یخیر و ان اصابک

مکان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور پرے رہنا زمین پر مانتہ کیسے دے گی زمین پر وہ جاہل ہے اور امام قشیری نے کہا کہ توکل قلب ہے اور حرکت ظاہر ہیں پس وہ منافی توکل کے نہیں جبکہ اعتماد و اتق خدائے عزوجل پر ہو چنانچہ اسلئے تشبیہ دی ساتھ جانور پر زندہ سکے کہ وہ طلب رزق میں لگتا ہے لیکن اعتماد اللہ تعالیٰ ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب قوت پر پس اس مشابہت میں شاردہ ہے ہر کسی اوسط و صحیح نہیں منافی ہے اعتماد کی استدلال ہے چونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہاں میں دابتہ لاکھل رزقما اور قما یا کم پس حدیث وسط آگاہ کرنے کے ہے ہر کسی کہ کسب نہیں ہے رزق بلکہ رزق اللہ تعالیٰ ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کے کسب سے اسلئے کہ توکل کی جگہ دل ہے پس منافی ہے اسکو حرکت جو اس کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کے بھی بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکے کہ ہونچتا ہے رزق اللہ تعالیٰ کا بسبب برکت اسکے کہ جیسے کہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اللہ تعالیٰ کے سے وامن دابتہ فی الارض الاعلیٰ اللہ رزقما اور منقول ہے کہ کچھ کوئے کے وقت کھلے کے اندر سے ہوتے ہیں سفید پس بڑے معلوم ہوتے ہیں وہ کو بکوا اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے انکو اور بانی رہتے ہیں بچے اکیلے پس بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ طرف انکے لکھ اور چنیوٹی پس جن جن کرکھتے ہیں وہ انکو بہانٹک کہ بڑے ہوتے ہیں کچھ تو سببا ہو جاتے ہیں پس پھرتا ہے طرف انکے کو اتو دیکھتا ہے انکو سببا پس لے بیٹھتا ہے انکو اور پرورش کرتا ہے انکو پس یہ ہونچتا ہے انکو رزق بغیر کسی کے اور اور حکایتیں اس باب میں بہت ہیں اور عجیب تر حکایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بھی کیا ہے تو نے کسی پر وقت روح لکھانے کے پس کہا غزرائیل نے ہاں اے رب میرے جس وقت کہ غرق ہونے ایک کشتی کے لوگ اور کچھ ان میں سے بانی رہے کشتی کے تختوں پر اور تہی ایک غورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نے اسکی روح قبض کرنے کا پس رحم لکھا میں نے اسوقت اسکے بچے پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے ڈالا اس بچے کو ایک جزیری پر اور یہی میں غلظت اسے ایک شیرنی کہ دودھ پلاتی تھی اسکو بہانٹک کہ کچھ بڑا ہوا پھر متعین کیے میں نے کچھ جن تاکہ تعلیم کریں اسکو زبان آدمی کی بہانٹک کہ وہ جوان ہوا اٹھاڑا اور داخل ہوا علما زمین اور حاصل ہوئی اسکو امارت اور پہنچا وہ سلطنت کے مرتبہ کو کپا شاہ ہوا تمام روئے زمین کا پس دعویٰ کیا اسنے الوہیت کا اور قبول کیا عبودیت اور حقوق ربوبیت و تمام تھا اسکا شرا و اور اس پرست مہربان ہے اپنے بندو پس جو رحم کہ رزق دے اپنے دشمنوں کو وہ کہو مکر بھولے گا اپنے دوستوں کو اور ع و ع و ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائھا الناس لکس مرتبۃ یقر بکم الی الجنة ویباعدکم عن النار الا قد امرتکم بہ و لیس نکتی یقر بکم من النار ویباعدکم من الجنة الا قد نکتکم عنہ و ان الروح الامین و فی ردایہ و ان روح القدس نفس فی دوعی ان نفسا ان تموت حق تسکمل رزقہا الا فانقوا اللہ و ائھلوا فی الطلب و لا یھملکم استبطاء الرزق ان تظلموہم بعاصی اللہ فاتہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعۃ دواہ و شکر المنعہ و الدیقمی فی شعب الایمان الا انہ کوید کرو و الروح القدس اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو خوف بہشت کے اور دور رکھے تمکو آگ دوزخ سے مگر وہ چیز کہ تحقیق مکر کیا ہے میں نے تمکو ساتھ اسکے اور نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو آگ دوزخ سے اور دور کرے بہشت سے مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہے میں نے تمکو اس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق روح القدس ہے کہ مراد دونوں عبارتوں سے جبرئیل ہیں چھوٹا میرے دل میں یعنی وحی غنی لائے میرے پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرنی بہانٹک کہ پورے لیتے ہیں رزق اپنا یعنی

مظاہر حق جلد چہارم
باب الرزق
مظاہر حق جلد چہارم
باب الرزق

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اس مصیبت کے بہت غلبہ کرخوا لائے اس میں اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی ہے پھر تیرے نقل کی یہ ترمیمی اور این ماجہ ہے
 اور کہا ترمیمی کے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن داؤد راوی حکمران حدیث ہے فربہ دنیا میں النعم یعنی زہد کرنا دنیا میں نہیں ہے ساتھ ترمیمی ترک کر
 لذتوں اور شہوات کے کسب حکم حرام کرنے حلال کے ہے کہ منع کیا گیا ہے بموجب فرمانہ اللہ تعالیٰ کے لاکھ ہوا طبیبات ماحصل اللہ لکھ اور پھر
 صلے اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزوں کا ثابت ہی ہوا ہے حضرت سے زیادہ کون کمال رکھتا ہے پس فرماتے ہیں
 کہ یہ جو بے جاہل کرتے ہیں لیکن اس کے کہ یہ کمال ہے پس باز رہتے ہیں کہاں گوشت اور حلوا اور میوے اور پھل کپڑے اور مانند ان کے سے اور کو
 زہد جانتے ہیں یہ زہد نہیں ہے اور نہ ساتھ صلے کرنے مال کے اور خرچ کرتے اس کے کے غیر محل میں کہ بھینک دے کہ دریا میں یا زہد بھیسے اس کو
 لگوگوں کو بغیر غیر کے درمیان غنی اور فقیر کے حاصل یہ کہ نہیں ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے یا تھکا اموال ظاہر سے پھر متوجہ ہو تا قلب کا
 طرف خلق کے وقت احتیاج معیشت کے بلکہ دارا و بر زہد قلبی کے ہے ساتھ ہا ذہب رب کے اور بچ ہاتھوں تیرے کے ہے یعنی اموال یا صلے اللہ
 اعمال اور بچ ہاتھوں اللہ کے ہے یعنی اس کے ظاہر و باطن کے خزانوں میں اور معنی یہ ہیں کہ چاہیے ہو اعتماد تیرا اور وعدہ اللہ تعالیٰ کے کہ تجھے
 پہونچانے رزق کے بھگلو اور ساتھ انعام اس کے کے بچہ پس جگہ کے گمان نہیں رکھتا ہے اور کیا یا نہیں تو تیرے قوی و سخت تر اس چیز سے کہ تیرے
 ہاتھ میں ہو قسم چاہ و مال اور زمین اور انواع کاری گریوں سے اگر جہ کی میا اور عمل سمیٹا ہوا سیلے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے تلف و فنا ہونے
 والا ہے بخلاف ان چیزوں کے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ہیں کہ وہ باقی ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مائتہ کرم فیصد و افند اللہ باق اور
 لفظ وان یکن کامطف ہے ان لایکون پر اور زہد دنیا میں یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف چین دیا کے اور لذت حاصل کر کے ساتھ
 اس کے بلکہ یہ جان کہ نعمتیں دنیا کی سبب حاصل ہونے محنت کے اور پونچنے بلاؤں کے ہے اس میں تاکہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے اور لذت
 پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزوں کے پس ہونے تو اس وقت سچ ثواب مصیبت کے جبکہ پونچے بہت رغبت کرے تو لایحی حاصل ہونے مصیبت کے
 بہ نسبت ہے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رہی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کی جاتی تجھ سے یہ رکھا گیا لفظ اہمیت جگہ مل مصیبت کے اور جواب
 لو کا وہ ہے کہ ولالت کی پہر اقبل اس کے نے اور خلا ملہ سکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اس کے کے زیادہ تر رغبت تیری سے
 بچ ہونے مصیبت کے پس یہ دونوں امر شاہد ہیں اور زہد تیرے کے دنیا میں اور میل کرنے تیرے کے عقبے میں جانا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بغیر غنی
 دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اس کے کو قسم مال و جا دے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد
 اس کے تمام عین ہونا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا یا تھکا دے اور رغبت آخرت میں اس حد کو نہ پہونچے کہ ہونا مصیبتوں اور بلاؤں کا
 میں محبوب ہو یا مید ثواب آخرت کے اور مرغوب تر ہو اس کے ہونے سے اگر یہ بات حاصل ہوے زہد ہم والا حرام کرنا مبالغہ کا اور ضائع کرنا
 مال کا ہرگز و کن ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ما فقل یا غلام لحفظ اللہ
 یحفظک احفظ اللہ تجددہ فجاہک و اذ اسالت فاسئل اللہ و اذ استعنت فاستعن باللہ و اعلم ان الامۃ لو اجتمعت
 علی ان ینفعلوا بشئ لکن ینفعلوا لا بشئ قد کتبہ اللہ لک و لو اجتمعوا علی ان یضروک بشئ لکن یشئ لکم یشئ لکم و لا
 یشئ قد کتبہ اللہ علیک و رضیت لہ فالام و وجفت الصحف ثوابہ الحمد و التوفیق ہی اور روایت ہے ابن عباس کہ کہہ رکھا
 میں سوار چھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز پس فرمایا اے لوگو نگاہ رکھو تو اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کا اور طالب اس کی رضا کا ہو
 نگاہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آفات و کمزوریات سے اور عقبے میں طرح بطرح کے مذبذبہ جزو اتق و مہرگی اس لیے کہ کہیں

میں سوچا کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سے اب اور کچھ نہیں لکھا جاسکے گا بعد فراغ ہونے کے اس سے پس نبی کی نئی سبقت خداوند
 کی ساتھ اٹھنے قلم کے اور خشک ہونے میں جوئے بسبب مشابہت دینے کے ساتھ فراغ کاتب کے کتابت اپنی سے اور اول کتاب میں
 حدیث گذر بھی چکی ہے کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے لکھا کہ کیا لکھوں فرمایا کہ لکھو تو میرے
 لکھانے جو کچھ ہوا اور ہو گا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہ منافی ہے قول اللہ تعالیٰ کے بخو اللہ مایشا و یتبت تو جواب اسکا ہے ہر
 کچھ جو اثبات بھی انھیں چیزوں میں سے ہے کہ خشک ہوئے صحیفے ایسی کہ قضا و شتم پر ہر مہرم اور معلق اور یہ ساتھ سبقت کرنے
 کے طرف اور محفوظ ہے اور ساتھ اضافہ کرنے کے طرف علم اللہ کے نہ تبدیل ہے اور نہ تغیر اور ایسی کما وعدہ ام الکتاب اور اللہ تعالیٰ نے
 کہا کہ اللہ کے پاس دو کتابیں ہیں ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے کہ متغیر نہیں ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھا ہے اس میں کثرت
 اعمال خلق کے اور وہ محل محو و اثبات کی ہے اور اس حدیث میں نسبت دلالی ہے توکل پر اور راضی ہونے رضائے مولے پر اور نفی کرنے سول دتوت
 پر اپنے سے اس واسطے کہ نہیں ہے کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اہل و عیال و رزق سے مگر کہ تعالیٰ ہے
 ساتھ اللہ کے اور قضا و قدر اسکی کہ قدرت کی ہے آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم خدا کا ساتھ میں
 چپکے کہ ہونے والی ہے پس برابر ہے تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر میں اور جان کہ نصرت اللہ پر بسبب صبر کے
 ہے محنت و بلا پر کما قطب ربانی فوٹ صدیقی حضرت سید عبدالقادر جیلانی نے فتوح ایب میں کہ لایق ہے ہر مومن کو کہ کرے اس حدیث
 کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے اس پر تمام حرکات و سکنات اپنے میں تاکہ سالم رہے دنیا و آخرت میں اور پادعے دونوں جہان میں عزت
 بسبب رحمت اللہ تعالیٰ کے اور بعضی روایتوں میں بعد از الفاظ تجہ تاجا کہ ہے زیادتی بھی آئی ہے تعرف الی اللہ فی الرغایع فک فی اللہ
 یعنی شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کس طرف خدا سے تعالیٰ کے حالت فراخ اور آسانی میں ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے ہو جانے کا
 اور جزا اسکی دے گا جو نزدیک سختی کے اور بر لاوے گا حاجتیں تیری فان استطعت ان تعلم اللہ بالرضا والیقین فافعل یعنی پس اگر کر سکے
 لو کا وہ ہے کہ خدا کے ساتھ راضی ہونے کے یقین میں تو کر اسکو کہ کار عالم ہو فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما کرہ الخیر یعنی پس اگر کر نہ کام
 اگر سکے تو در شکر نعمت کا پورا نہ ادا کر سکے تو تحقیق بیج صبر کرنے کے اوپر بلا اور محنت و کمرہ کے کہ تجھ کو پہنچے نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہیں
 دنیا و دینا و رزق و رزق حق کی ہر ہر حال بسبب شمول نعمتوں اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر نہ ہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ فضیلت
 اس کے تمام ان نصیر و نصیر مع الکرب یعنی اور جان کہ مرد کر ناحق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنے بندہ کے ہے اوپر طاعت کے اور گناہ سے اور گناہ
 میں محبوب و دشمن کے یعنی بعد از بر تنگی کے کشادگی ہے و بعد از غم کے راحت و شادی وان مع العسر یسر یعنی اور تحقیق بعد از بر سختی کے آسانی ہوں
 مال کا ہر چیز میں یعنی اور ہر گز غالب نہ آئے ایک سختی دو آسانیوں پر یعنی محبت فاعلم عربی کے گویا یہ میں صبر کرے گا و صبر و پس ایک صبر و صبر
 نہیں ہو سکتا بلکہ ہر غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیاں پادے ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں جسے کہ سلا لوان
 رنج و محنت اٹھائی دنیا میں ساتھ محنت جلی و سختی کے پس آسانی و کمی دنیا میں ساتھ نفع اور مدد کے اور آخرت میں دیکھیں گے نعمت اور راحت
 چہرہ شست کی اور دیدار مولے کا یہ تمام الفاظ اور حدیث میں آئی ہیں کہ مشکوٰۃ و مصابیح میں نہیں لایا و عن سعید قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من صبر مع ما قضی اللہ لہ و من شقاوة ابنی آدم لک لہ استقاۃ اللہ و صبر
 شقاوة ابنی آدم مع ما قضی اللہ لہ رواہ أحمد و الترمذی قال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے

حدیث گذر بھی چکی ہے کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے لکھا کہ کیا لکھوں فرمایا کہ لکھو تو میرے
 لکھانے جو کچھ ہوا اور ہو گا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہ منافی ہے قول اللہ تعالیٰ کے بخو اللہ مایشا و یتبت تو جواب اسکا ہے ہر
 کچھ جو اثبات بھی انھیں چیزوں میں سے ہے کہ خشک ہوئے صحیفے ایسی کہ قضا و شتم پر ہر مہرم اور معلق اور یہ ساتھ سبقت کرنے
 کے طرف اور محفوظ ہے اور ساتھ اضافہ کرنے کے طرف علم اللہ کے نہ تبدیل ہے اور نہ تغیر اور ایسی کما وعدہ ام الکتاب اور اللہ تعالیٰ نے
 کہا کہ اللہ کے پاس دو کتابیں ہیں ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے کہ متغیر نہیں ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھا ہے اس میں کثرت
 اعمال خلق کے اور وہ محل محو و اثبات کی ہے اور اس حدیث میں نسبت دلالی ہے توکل پر اور راضی ہونے رضائے مولے پر اور نفی کرنے سول دتوت
 پر اپنے سے اس واسطے کہ نہیں ہے کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اہل و عیال و رزق سے مگر کہ تعالیٰ ہے
 ساتھ اللہ کے اور قضا و قدر اسکی کہ قدرت کی ہے آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم خدا کا ساتھ میں
 چپکے کہ ہونے والی ہے پس برابر ہے تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر میں اور جان کہ نصرت اللہ پر بسبب صبر کے
 ہے محنت و بلا پر کما قطب ربانی فوٹ صدیقی حضرت سید عبدالقادر جیلانی نے فتوح ایب میں کہ لایق ہے ہر مومن کو کہ کرے اس حدیث
 کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے اس پر تمام حرکات و سکنات اپنے میں تاکہ سالم رہے دنیا و آخرت میں اور پادعے دونوں جہان میں عزت
 بسبب رحمت اللہ تعالیٰ کے اور بعضی روایتوں میں بعد از الفاظ تجہ تاجا کہ ہے زیادتی بھی آئی ہے تعرف الی اللہ فی الرغایع فک فی اللہ
 یعنی شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کس طرف خدا سے تعالیٰ کے حالت فراخ اور آسانی میں ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے ہو جانے کا
 اور جزا اسکی دے گا جو نزدیک سختی کے اور بر لاوے گا حاجتیں تیری فان استطعت ان تعلم اللہ بالرضا والیقین فافعل یعنی پس اگر کر سکے
 لو کا وہ ہے کہ خدا کے ساتھ راضی ہونے کے یقین میں تو کر اسکو کہ کار عالم ہو فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما کرہ الخیر یعنی پس اگر کر نہ کام
 اگر سکے تو در شکر نعمت کا پورا نہ ادا کر سکے تو تحقیق بیج صبر کرنے کے اوپر بلا اور محنت و کمرہ کے کہ تجھ کو پہنچے نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہیں
 دنیا و دینا و رزق و رزق حق کی ہر ہر حال بسبب شمول نعمتوں اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر نہ ہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ فضیلت
 اس کے تمام ان نصیر و نصیر مع الکرب یعنی اور جان کہ مرد کر ناحق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنے بندہ کے ہے اوپر طاعت کے اور گناہ سے اور گناہ
 میں محبوب و دشمن کے یعنی بعد از بر تنگی کے کشادگی ہے و بعد از غم کے راحت و شادی وان مع العسر یسر یعنی اور تحقیق بعد از بر سختی کے آسانی ہوں
 مال کا ہر چیز میں یعنی اور ہر گز غالب نہ آئے ایک سختی دو آسانیوں پر یعنی محبت فاعلم عربی کے گویا یہ میں صبر کرے گا و صبر و پس ایک صبر و صبر
 نہیں ہو سکتا بلکہ ہر غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیاں پادے ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں جسے کہ سلا لوان
 رنج و محنت اٹھائی دنیا میں ساتھ محنت جلی و سختی کے پس آسانی و کمی دنیا میں ساتھ نفع اور مدد کے اور آخرت میں دیکھیں گے نعمت اور راحت
 چہرہ شست کی اور دیدار مولے کا یہ تمام الفاظ اور حدیث میں آئی ہیں کہ مشکوٰۃ و مصابیح میں نہیں لایا و عن سعید قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من صبر مع ما قضی اللہ لہ و من شقاوة ابنی آدم لک لہ استقاۃ اللہ و صبر
 شقاوة ابنی آدم مع ما قضی اللہ لہ رواہ أحمد و الترمذی قال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے

روایت ہے جابر سے کہ تحقیق انہوں نے جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب تہ کے پس جب پھرے حضرت جماد سے پھرے جابر سے
حضرت کے پس پہنچے صحابہ کو دو پہنچ ایک جنگل کے کہ بہت تھے درخت لیکر کے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ
در حالیکہ سایہ طلب کرتے تھے ساتھ درختوں کے یعنی ہر ایک نیچے ایک درخت کے گیا اور قیلو کہ کیا پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نیچے ایک بڑے درخت لیکر کے پس لگا دی اسکی ٹٹنی میں تلوار اپنی اور سوئے ہم کچھ سونا پس ناگمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہلانے تھے
اپنے پاس پس گئے ہم انکے پاس اور ناگمان انکے پاس ایک اعرابی یعنی برو کا فر حاضر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اس اعرابی نے کھینچی
مجھ پر تلوار میرے اس حال میں کہ میں سونا تھا پس جاگتا میں اس حال میں کہ تلوار میری اس کے ہاتھ میں تھی نکلی کہا اعرابی نے کہ کون بچا دے گا
مجھ کو میری ایذا سے پس کہا میں نے کہ اللہ تعالیٰ بچا دے گا میں بارگاہیہ کلمہ اور عذاب نکلیا حضرت نے اس اعرابی کو اور بیٹھے یعنی بعد
اسکے کہ تھے لیٹے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی بکر اساعیل کے کہ بیچ صحیح اپنی کے لایا یہ یون آیا ہم کہ پس کہا اس
اعرابی نے آنحضرت کو کہ کون بچا دے گا مجھ سے فرمایا حضرت نے کہ اللہ بچا دے گا پس گھر پڑی تلوار اعرابی سے ہاتھ سے پس لی
آنحضرت نے تلوار اور کہا کہ کون بچا دے گا مجھ کو مجھے پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ ہو غم بہتر ہو کر مرنے والے یعنی جہربانی کرو اور
معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نے کہ گواہی دینا ہے تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں یعنی مسلمان ہوتا ہوں تو پس کہا
اعرابی نے کہ مسلمان نہیں ہونا میں دیکھتا ہوں کہ تم سے میرے کہ نہ لڑو لڑنا میں تم سے اور نہ ہوں لڑنا میں ساتھ اس قوم کے کہ لڑیں تم سے پس لی
چھوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہوں میں تمہارے پاس نزدیک بہتر میں آدمیوں کے سے اسی طرح ہے
یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے بیچ کتاب محمدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محمد بن النوفلی کی ہے فلفظ نبی صلی
زہر لون اور جہر جہم کے اصل میں زہن بلند کو کہتے ہیں اور اب نام ہے اسی دیا رکھا اسکو بھانپتے ہیں زمین عراق کہا اور لفظ اعضاہ ساتھ زہر
غین کے جمع غنہ کی ہے یعنی درخت خاردار کے اور جمع البجاریں کہا کہ اعضاہ درخت لیکر کے اور سمرہ ساتھ زہر سیدین اور پیشیم کے اس وقت کو
کہتے ہیں کہ ہر ابو مضاہدین سے ہر ع و عن ابی ذرؓ اَنْ دَسُوْكَ اللّٰهُ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَیَّہُ لَوْ اَحْتَنَ
النَّاسُ فَاَلْكَفَھُمْ وَمِنْ سَبَّ اللّٰہِ یَجْعَلُ لَہٗ فُحْرًا وَیَرْزُقْہٗ مِنْ حَبِیْثٍ لَا یَحْتَسِبُ وَاَہٗ اَحْمَدُ وَابْرَہِیْمَ وَالدَّارِیْ
اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں لیتے جانتا ہوں ایک بیت اگر عمل کریں لوگ سپر یعنی فقط سپر توبہ
کفایت کرے انکو یعنی تمام افعال و اولاد سے اس آیت کا یہ ہے اور جو شخص کہ تقویٰ کرے اللہ سے گمراہی اللہ اسکے لیے فلاح ہونا
یعنی غم و دبا اور آخرت کے سے اور روزی دینا ہے اسکو اس جگہ سے کہ گمان نہیں کرنا یہی ہے سچ و تردید نقل کی یا محمد اور ابن ماجہ اور دار
سے فہم بعد اسکے آیت یون ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لكل شیء قدرا اور مراد حضرت کی
آیت سے یہ ساری آیت ہے پس ومن یتق اللہ سے حيث لا یحسب تلک اشارہ ہے ہر طرف اسکے کہ اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہے اسکو تمام
ان چیزوں کے کہ در تاجہ اور مکرودہ رکھتا ہے انکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ تلک اشارہ ہے ہر طرف اسکے کہ وہ اللہ تعالیٰ
کفایت کرتا ہے اسکو تمام ان چیزوں سے کہ طلب کرتا ہے انکو اور دھونڈھتا ہے سو رو دینا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنے والا ہے امر اپنے کو اور
اس میں بیان ہے وہ سب ہوتے توکل کے اللہ پر اور توکل ہر کے طرف اسکے اس لیے کہ جب اسے جانے کہ ہر چیز قسم رزق اور ماندہ کے
اسے نہیں ہوتی ہے مگر بقدر اور توفیق اللہ تعالیٰ کے نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل ہر ع و عن ابی مسعود

من لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یون آیا ہم کہ پس کہا اس
اعرابی نے آنحضرت کو کہ کون بچا دے گا
مجھ سے فرمایا حضرت نے کہ اللہ بچا دے گا
پس گھر پڑی تلوار اعرابی سے ہاتھ سے
پس لی آنحضرت نے تلوار اور کہا کہ کون بچا دے گا
مجھ کو مجھے پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ ہو غم بہتر ہو کر مرنے والے
یعنی جہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نے کہ گواہی دینا ہے تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں یعنی مسلمان ہوتا ہوں تو پس کہا اعرابی نے کہ مسلمان نہیں ہونا میں دیکھتا ہوں کہ تم سے میرے کہ نہ لڑو لڑنا میں تم سے اور نہ ہوں لڑنا میں ساتھ اس قوم کے کہ لڑیں تم سے پس لی چھوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہوں میں تمہارے پاس نزدیک بہتر میں آدمیوں کے سے اسی طرح ہے یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے بیچ کتاب محمدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محمد بن النوفلی کی ہے فلفظ نبی صلی زہر لون اور جہر جہم کے اصل میں زہن بلند کو کہتے ہیں اور اب نام ہے اسی دیا رکھا اسکو بھانپتے ہیں زمین عراق کہا اور لفظ اعضاہ ساتھ زہر غین کے جمع غنہ کی ہے یعنی درخت خاردار کے اور جمع البجاریں کہا کہ اعضاہ درخت لیکر کے اور سمرہ ساتھ زہر سیدین اور پیشیم کے اس وقت کو کہتے ہیں کہ ہر ابو مضاہدین سے ہر ع و عن ابی ذرؓ اَنْ دَسُوْكَ اللّٰہِ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَیَّہُ لَوْ اَحْتَنَ النَّاسُ فَاَلْكَفَھُمْ وَمِنْ سَبَّ اللّٰہِ یَجْعَلُ لَہٗ فُحْرًا وَیَرْزُقْہٗ مِنْ حَبِیْثٍ لَا یَحْتَسِبُ وَاَہٗ اَحْمَدُ وَابْرَہِیْمَ وَالدَّارِیْ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں لیتے جانتا ہوں ایک بیت اگر عمل کریں لوگ سپر یعنی فقط سپر توبہ کفایت کرے انکو یعنی تمام افعال و اولاد سے اس آیت کا یہ ہے اور جو شخص کہ تقویٰ کرے اللہ سے گمراہی اللہ اسکے لیے فلاح ہونا یعنی غم و دبا اور آخرت کے سے اور روزی دینا ہے اسکو اس جگہ سے کہ گمان نہیں کرنا یہی ہے سچ و تردید نقل کی یا محمد اور ابن ماجہ اور دار سے فہم بعد اسکے آیت یون ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لكل شیء قدرا اور مراد حضرت کی آیت سے یہ ساری آیت ہے پس ومن یتق اللہ سے حيث لا یحسب تلک اشارہ ہے ہر طرف اسکے کہ اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہے اسکو تمام ان چیزوں کے کہ در تاجہ اور مکرودہ رکھتا ہے انکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ تلک اشارہ ہے ہر طرف اسکے کہ وہ اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہے اسکو تمام ان چیزوں سے کہ طلب کرتا ہے انکو اور دھونڈھتا ہے سو رو دینا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنے والا ہے امر اپنے کو اور اس میں بیان ہے وہ سب ہوتے توکل کے اللہ پر اور توکل ہر کے طرف اسکے اس لیے کہ جب اسے جانے کہ ہر چیز قسم رزق اور ماندہ کے اسے نہیں ہوتی ہے مگر بقدر اور توفیق اللہ تعالیٰ کے نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل ہر ع و عن ابی مسعود

قَالَ أَقْبَرُ رَسُوْلٍ لِّلّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَنَا السَّرَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ سَاقَاہُ اَبُو دَاوُدَ
 وَالسَّيْتِیْنِیْنِیْنَ وَقَالَ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ابن مسعود سے کہ کہا میں مسود نے کہ
 سکھائی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ تحقیق میں ہوں روزی دینے والا اور اور ہوتا نقل کی یا بوداود اور ترمذی نے اور کہا
 کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے و غیرت شاذہ ہے اور قرار ت مشہور ہے ہذا الحدیث ابو الرزاق ذوالقوة المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا ہو تو
 واجب ہے کہ نہ بھروسہ کرے نہ سپرد نہ سپرد کرے نہ طرف اس کے ہو و عن انس قال کان لخوان علی عهد النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم وکان احدا ً یأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر یحترف فنشک الحذرف اخاه النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال لعلک تفرق ینہ نواہ الترمذی و قال ہذا حدیث صحیح عن یب اور روایت ہے انس سے کہ کہ لکھنا ہے
 دو بھائی حضرت کے زمانے میں ہیں تھا ایک ان دو بھائیوں بن سے کہ آنا تھا آنحضرت کے پاس یعنی چونکہ وہ مجھ و متبع تھا اکثر حضرت
 کی خدمت میں پہنچتا تھا واسطے طلب علم اور معرفت کے اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرنا تھا یعنی لکھنا تھا اسباب معیشت کا اور دونوں
 ساتھ لکھتے تھے پس لکھ کر کیا اس بھائی حرفہ کرنا لے لے اپنے بھائی کا آنحضرت سے یعنی شکوہ کیا کہ یہ میرے حزن میں میرا ساتھ ہوتا
 ہے اور نہ آپ اور کسب کرتا ہے اپنی معیشت کے لیے پس اوجھ اس کے باخرج کا بھی مجھی برپا ہے پس فرمایا حضرت کہ شاید روزی دیا جائے
 برکت اس کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے و عن یسبب اسکی غمخواری اور خرج کرنے کے اسپر نہ یہ کہ
 وہ رزق دیا جاتا ہے بسبب حرفہ نیر سے کہ پس نہ احسان رکھ اسپر اس حدیث میں دلیل اسپر کہ جائز ہے یہ کہ ترک کرے انسان
 شغل دنیا کا اور متوجہ ہواد پر علم اور عمل اور بھردی کے واسطے ڈھونڈنے کے اور دلیل ہے اسپر کہ خرج کرنا فقر اور غریبی کی نجات ہے
 کرنی خصوصاً مذی عدم کی سبب کثرت رزق اور برکت اس کے ہر طرح و عن عمر و بن العاص قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان قلب ابن آدم یکل واد شعبة فمن اشبع قلبہ الشعب کملہا لوللہ یا ی ولہ اھلک و
 من توکل علی اللہ کفاه الشعب و اہ ابن مساجہ روایت ہے عمر بیٹے عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ تحقیق دل آدمی کے لیے ہر جگہ میں ایک شراخ اور نعل ہے یعنی ہر طرح کی فکر میں بن اس کے خاطر میں بیج اسباب رزق کے
 اور حاصل کرنے اس کے پس جس شخص نے کچھ والا اپنے دل کو سارے شعبوں کے یعنی دل پر ان فکروں کے دل جاوے اور
 فقر نہ میں پڑے نہیں پردا کرنا اللہ تعالیٰ کچھ جگہ کے ہلاک کرے اسکو اور جانا اسکا اس عالم سے کس مشغلہ میں اتنا ہی پڑے
 اور کس حالت میں موت اسکی پہنچے اور جو کوئی توکل کرے اللہ ہر سو نیچے کارا رہا اللہ تعالیٰ کو کفایت کرے اللہ تعالیٰ کو
 تمام تفرون اور حاجتوں اور محنتوں کو انگوٹھ اس کے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے و عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال قال ربکم عز وجل لو ان عیبی اطا عونی لاسقیتمہم المطر باللیل و اطلعت علیہم
 الشمس بالتھلج و لو اسمعتم صوات الرعل و اہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے ہر روز گار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق میرے فرمان برداری کریں میری یعنی بیج امر و
 نہی میرے کی البتہ ہر ساون میں اپنے رت کو سوتے ہوں ارام سے اور لکھائوں میں اپنے دھوپ دن کو یعنی تاکہ وہ اپنے امور
 و کسبوں میں مشغول ہوں اور نہ مساؤں میں انگوٹھ اور اگر جسکی منی شرات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ دین اور نہ گھبراؤں میں پس فرما

پاوین نفس کی یہ احمد نے وعظہ **قَالَ خَلَّ جُلَّ عَلَى اَهْلِهِ فَلَمَّا رَاجِعًا مَرَّ بِالْحَصْبَةِ خَرَّ إِلَى الْاُمِّيَّةِ فَلَمَّا رَأَتْ اَمْرَاتَهُ**
قَامَتْ إِلَى الرَّحْمَةِ فَوَضَعَهَا إِلَى التُّنُورِ فَجَبَّتْهُ شَوْقًا قَالَتْ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا فَنُطْرَتُ فَلَا الْجَفَنَةَ قُلَامُتَلَاتُ
قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التُّنُورِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الرَّوْحُ قَالَ اَصْبَدْتُ بَعْدِي شَيْئًا قَالَتْ
اَمْرَاتُهُ نَعْمَ مِنْ رَسَنًا وَقَامَ لَكَ الرَّحْمَى فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا اِنَّهُ لَوَلَّوْكَ
يَسْ فَعَمَّا لَوَ كَتَنَلْ تَدُوْ رِيْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے انھیں ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک
 شخص اپنے اہل و عیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ لائے تھی بنی حاجت و فقر وفاقہ نظر طرف جھل کے
 یعنی واسطے تفرغ کے طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اسکی عورت نے یعنی ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور پچھلے جانا اہل کے
 پاس سے بسبب حبار کے کہنے ہوئے اور گئی طرف چلی کے پس رکھا اسکو بنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چلی کلینچے کے ہتھ پر یا سننے
 یہ ہیں کہ بنا رکھا اسکو اور صاف کیا اسکو یا سید اسنے کہ نہ داسکا کہ باہر گیا ہی کچھ لاوے اور اسکو پس کمر روٹی پکا دے اور کہہ
 ہوئے طرف تنور کے پس گرم کیا اسکو یعنی روٹی لگانے کے لیے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوند از رزق دے ہم کو یعنی
 اپنے پاس سے کہ تو خیر المرزقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری تیرے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگمان گراؤنگی کا
 بھرا ہوا تھا آئے سے کما راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کے یعنی تاکہ روٹی لگا دے اس میں بعد گوندنے آئے
 پس پایا اسکو بھرا ہوا روٹیوں سے یعنی اس آئے کی خود بخود روٹیاں ہو کر تنور میں جا لگیں یا آگ گراؤنگی بن جال خود رہا
 اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں کما راوی نے پس پھر کرا یا خداوند یعنی بعد دعا کرنے کے کہا کہ یا تم نے بعد
 جلدے میرے کے کچھ یعنی قسم غلہ سے کہ پس روٹی پکائی تم نے کہا عورت نے کہ ہاں ہمارے پروردگار کی طرف سے
 عنایت ہوا ہے یعنی خلق کی طرف سے بحسب عادت کے نہیں ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور کہہ ہوا
 یعنی پس تعجب کیا خداوند نے اور کہہ ہوا طرف چلی کے یعنی اتھا یا اسکو تاکہ دیکھے اثر اسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا درود
 حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو و تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اُتھا تا وہ شخص چلی کو ہمیشہ بھرتی رہتی اور آتا نکالنی رہتی
 روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نے ف اور یہ امر بسبب ہر کت صبر و توکل کے تھا اور یہ ماجرا حضرت کے وقت کا ہے
نَهْ اَطْلُ امْتِ كَانِهْ وَحَكْنِ اَبِي الْمَدَاءِ قَالَ قَالَ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّحْمٰنَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ
كَمَا يَطْلُبُهُ اَبْلَاهُ دَوَاهُ اَبُو نَعِيْمٍ فِي الْحَلِيَّةِ اور روایت ہے ابی درداس سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈنا ہے جیسے کہ ڈھونڈ رہی ہے اسکو اجل اسکی روایت کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ف یعنی
 پہونچنا دنوں کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈے اور حاصل کرے بالفرض پہونچنی ہے
 ایسے ہی رزق کو حاجت نہیں ہے کہ ڈھونڈیں جو کچھ مقدر ہے بالفرض پہونچنا ہے ڈھونڈیں یا نہ ڈھونڈیں اور اگر
 ڈھونڈیں رزق ڈھونڈنے سے نہیں پہونچنا ہے ڈھونڈنا بھی مقدر ہے یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین والی ساتھ
 ضامن ہونے اللہ تعالیٰ کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کریں واسطے قائم کرنے
 رسم جو دینہ کے ساتھ اعتقاد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے نہ توکل کن مہرزاں پاو دست ہا رزق تو ہر روز تو

عاشق ترست بہ کذا ذکر الشیخ ریح اور ملا علی نے بعد الفاظ حدیث لکھا کہ لکھتا ہوں میں بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر
ہم پہنچنے اجل اسکی سے اسلیئے کہ اجل نہیں آتی ہم مگر بعد ذریعہ رزق کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم
ثم حکم بقل کیا ہم میرک نے مندری سے کہ روایت کیا ہم اس حدیث کو ابن مابہ نے اپنی صحیح میں اور ہزار نے اور روایت
کیا ہم اسکو طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے مگر یہ کہ اسنے کہا ان الرزق یطلب العبد الشربا بطلبہ اجلہ اور یہ مودہ میری نصیرہ کی
جو اوپر لکھی میں نے اور روایت کی ابو نعیم نے طلبہ میں بطریق مرفوع کے ثوان ابن آدم ہر ہر من رزقہ کیا ہر ہر من موت لا ذکر رزقہ
کیا ہر ہر موت ہر عمر ابن مسعود قال کان انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیامیر الانبیاء
ضی بہ قومیہ فاذا مویہ وهو یسبح اللہ عن وجہہ ویقول اللہ اغفر لقومی فاماہم لا یعلمون
متفق علیہ اور روایت ہم ابن مسعود سے کہ لکھا گیا کہ میں دیکھتا ہوں طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکایت کرتے ہیں
حال ایک پیغمبر کا پیغمبروں میں سے اور دیکھتا ہے میں صورت اسکی یا ان پیغمبر کو انہی قوم نے پس ہولمان کیا انکو اور حال انکہ
وہ پیغمبر صبر کرتے تھے اور پوچھتے جاتے تھے خون اپنے منہ سے اور کہتے تھے یا الہی بخش تو واسطے قوم میری کے اسلیئے کہ یہ
نہیں جانتے ہیں حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا کہ میں دیکھتا ہوں انج یعنی حضرت کا
بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہم اور انکھوں کے سامنے ہم اور یا الہی بخش انج یعنی انکے اس فعل کو معنی اسکے کہ عذاب
کمر انکو ساتھ اس فعل کے دنیا میں اور نہ سببصال کرنا انکا والا معلوم ہم کہ غفلت کنار کی معنی غلو کے انکی تہرک و کفر سے فیجاز
بالاجماع اور یہ نہیں جانتے بہ مال علم اور حسن خلق انکا ہم کہ گناہ کیا تو مہنے اور انہوں نے عذر کیا انکی طرف سے
پروردگار کے آگے کہ انہوں نے نہیں کیا ہم یہ فعل مگر بسبب جہل کے اللہ اور رسول سے اور اس میں اشارہ ہم طرف اسکے
کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہم فی الجملہ بہ نسبت گناہ کے ساتھ علم کے چنانچہ اسلیئے وارد ہوا ہم دلیل للجاہل مرة وویل
للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ واقف نہوا میں اوپر نعین ان پیغمبر مذکور کے اور نام انکے کے کہ کون ہیں
اور کیا ہم اور احوال ہم کہ حضرت نوح پیغمبر ہوں اتنی اور اخبار میں آیا ہم کہ نوح علیہ السلام کو انکی قوم اتنا مارتی تھی کہ خون
آلودہ ہوتے تھے اور مدنون زمین پر پڑے رہتے تھے پھر اٹھتے اور دعوت کرنے اور بعضوں نے لکھا کہ آنحضرت نے مراد ان پیغمبر
سے ذات شریف اپنی رکھی کہ بیچ صورت اجمال و ابہام کے ادا کی اور یہ بات ظاہر ترم اور یہ کلام آنحضرت سے رواخرین
روایت کیا گیا ہم والد اعلم ع باب الریاء والسمعة باب ہم دکھانے اور سنانے کافیہ
مشتق ہم رویت سے اور صراح میں ریاء بالقصد المدلہ اپنے کو ساتھ نیکی کے خالق کو دکھانا اور عین العلم میں کہا کہ ریاء طلب
کرنا شہرت کا نزدیک لوگوں کے ساتھ عبادت کے پس ریاء مخصوص ساتھ عمل ظاہر کے ہوا اور جو کچھ کہ قسم عبادت سے
نواں میں ریاء نہیں بولتے جیسے کہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تیر لگانا ان چیزوں کو دکھانے تو قبلہ
کبر و افتخار سے ہو گانا ریاء اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منہلت کا نہو جیسکے سلیح واسطے دکھانے مریدوں کے اور مال
کرنے دون کے اور رفعت دلانے انکے کے اوپر اتباع کے کرن حقیقت میں رہا نہو لگا اگرچہ صورت اسکی ہوا اور اسی سبب
کہا ہم کہ ریاء الصدیقین خیر من اخلاص المریدین اور جانا چاہیے کہ ریاء وہ ہم کہ ایک شخص کی ذات میں کچھ کمال ہوا اور

کیا ہم اسکی سے اسلیئے کہ اجل نہیں آتی ہم مگر بعد ذریعہ رزق کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم
ثم حکم بقل کیا ہم میرک نے مندری سے کہ روایت کیا ہم اس حدیث کو ابن مابہ نے اپنی صحیح میں اور ہزار نے اور روایت
کیا ہم اسکو طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے مگر یہ کہ اسنے کہا ان الرزق یطلب العبد الشربا بطلبہ اجلہ اور یہ مودہ میری نصیرہ کی
جو اوپر لکھی میں نے اور روایت کی ابو نعیم نے طلبہ میں بطریق مرفوع کے ثوان ابن آدم ہر ہر من رزقہ کیا ہر ہر من موت لا ذکر رزقہ
کیا ہر ہر موت ہر عمر ابن مسعود قال کان انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیامیر الانبیاء
ضی بہ قومیہ فاذا مویہ وهو یسبح اللہ عن وجہہ ویقول اللہ اغفر لقومی فاماہم لا یعلمون
متفق علیہ اور روایت ہم ابن مسعود سے کہ لکھا گیا کہ میں دیکھتا ہوں طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکایت کرتے ہیں
حال ایک پیغمبر کا پیغمبروں میں سے اور دیکھتا ہے میں صورت اسکی یا ان پیغمبر کو انہی قوم نے پس ہولمان کیا انکو اور حال انکہ
وہ پیغمبر صبر کرتے تھے اور پوچھتے جاتے تھے خون اپنے منہ سے اور کہتے تھے یا الہی بخش تو واسطے قوم میری کے اسلیئے کہ یہ
نہیں جانتے ہیں حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا کہ میں دیکھتا ہوں انج یعنی حضرت کا
بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہم اور انکھوں کے سامنے ہم اور یا الہی بخش انج یعنی انکے اس فعل کو معنی اسکے کہ عذاب
کمر انکو ساتھ اس فعل کے دنیا میں اور نہ سببصال کرنا انکا والا معلوم ہم کہ غفلت کنار کی معنی غلو کے انکی تہرک و کفر سے فیجاز
بالاجماع اور یہ نہیں جانتے بہ مال علم اور حسن خلق انکا ہم کہ گناہ کیا تو مہنے اور انہوں نے عذر کیا انکی طرف سے
پروردگار کے آگے کہ انہوں نے نہیں کیا ہم یہ فعل مگر بسبب جہل کے اللہ اور رسول سے اور اس میں اشارہ ہم طرف اسکے
کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہم فی الجملہ بہ نسبت گناہ کے ساتھ علم کے چنانچہ اسلیئے وارد ہوا ہم دلیل للجاہل مرة وویل
للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ واقف نہوا میں اوپر نعین ان پیغمبر مذکور کے اور نام انکے کے کہ کون ہیں
اور کیا ہم اور احوال ہم کہ حضرت نوح پیغمبر ہوں اتنی اور اخبار میں آیا ہم کہ نوح علیہ السلام کو انکی قوم اتنا مارتی تھی کہ خون
آلودہ ہوتے تھے اور مدنون زمین پر پڑے رہتے تھے پھر اٹھتے اور دعوت کرنے اور بعضوں نے لکھا کہ آنحضرت نے مراد ان پیغمبر
سے ذات شریف اپنی رکھی کہ بیچ صورت اجمال و ابہام کے ادا کی اور یہ بات ظاہر ترم اور یہ کلام آنحضرت سے رواخرین
روایت کیا گیا ہم والد اعلم ع باب الریاء والسمعة باب ہم دکھانے اور سنانے کافیہ
مشتق ہم رویت سے اور صراح میں ریاء بالقصد المدلہ اپنے کو ساتھ نیکی کے خالق کو دکھانا اور عین العلم میں کہا کہ ریاء طلب
کرنا شہرت کا نزدیک لوگوں کے ساتھ عبادت کے پس ریاء مخصوص ساتھ عمل ظاہر کے ہوا اور جو کچھ کہ قسم عبادت سے
نواں میں ریاء نہیں بولتے جیسے کہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تیر لگانا ان چیزوں کو دکھانے تو قبلہ
کبر و افتخار سے ہو گانا ریاء اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منہلت کا نہو جیسکے سلیح واسطے دکھانے مریدوں کے اور مال
کرنے دون کے اور رفعت دلانے انکے کے اوپر اتباع کے کرن حقیقت میں رہا نہو لگا اگرچہ صورت اسکی ہوا اور اسی سبب
کہا ہم کہ ریاء الصدیقین خیر من اخلاص المریدین اور جانا چاہیے کہ ریاء وہ ہم کہ ایک شخص کی ذات میں کچھ کمال ہوا اور

وہ حکم واقع کے انکو لوگوں کو دکھاوے اور دوست رکھے کہ لوگوں پر ظاہر ہو اور ضیق انکو جانیں اور جو کہ نابود و کماوے وہ کہ دبا
 ہے اور نفاق بہ نریا ہر قیاس انکے کہ کماہم علماء نے غیبت وہ ہم کہ عیب کے دافع بن ایک شخص میں ہو انکو کہیں اگر نہ تو وہ خود قہر
 اور ہنسان ہوگا اور ریا کی کئی قبیل میں فاحش اور قبیح ترین اقسام انکی وہ ہم کہ اس میں قطعہ ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولے
 لغالے کا نہ ہو بلکہ محض واسطہ و کمال نے خلق کے اور طلب منزلت کے انگیزہ نزدیک ہو مانند اس شخص کے کہ لوگوں میں ہونا ہو تو ہمارے میں
 اور اگر اکیلا ہونا ہو تو نماز میں پڑھنا بلکہ کلمہ نماز پڑھنا ہی نہیں بلکہ رست کے ساتھ لوگوں کے پس یہ بیچ نہایت غضب اور فہم الہی
 کے ہے اور عمل اس میں باطل ہے تاکہ بشتون نے کماہم کہ موجب ہر ذمہ کا نہ ہوگا اور واجب ہوگی تقضا اور قسم دوسری یہ کہ دونوں
 ہوں اور جانب ریا کے غالب اور قصد ثواب کا ضعف باطن حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت میں تو نہ کرتا انکو اور نہ باعث ہونا انکو
 یہ قصد عمل پر اور اگر نہ تو ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا انکو عمل پر پس یہ بھی بیچ حکم اول کے ہے اور قسم تیسری
 یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باطن حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسرے سے نہ باعث ہو انکو عمل پر پس جبکہ جمع ہوں دونوں
 ہووے رغبت عمل پر اور ظاہر ہے کہ سود و زیان اس قسم میں برابر ہوں ولیکن احادیث و آثار دار و حج و عید و عدم قبول کے ہیں
 اور چونکہ یہ کہ راجح اور غالب اس میں نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالیٰ کا ہو ظاہر اس میں نقصان ہے نہ بطلان یا ثواب
 و عقاب و دونوں برابر ہوں باندہ قیمت کے اور یہ بھی فرق کیا ہے اس میں کہ قصد ریا کا ابتداء عمل میں ہوا اسکے درمیان میں
 مارض ہو یا بعد عمل کے لاحق ہو پھلا شیعہ ترم پھر دوسرا اور تیسرا اکثر ہے اور اسکے ہونے سے جو کچھ کیا ہے باطل نہیں ہوتا اور
 یہ بھی فرق ہے اس میں کہ قصد ریا کا اور غرض اسکا مصمم ہو یا خطہ آگے اور کچھ نہ ہو اور خلاصی ریا سے نہایت دشوار ہے اور وہ جو
 حقیقت اخلاص کا دشوار ہے تاکہ لکھا ہے علماء نے کہ اگر تعریف اپنی سے سنے اور اس سے شاد ہو علاست وجود ریا کی ہو اور اگر
 خلوت میں ایک کام کرتا ہے اور خیال بہا کا خاطر میں رکھتا ہے وہ بھی ریا ہے اعادنا اللہ منہا اس جگہ ایک حالت اور ہے کہ خوش ہو
 ساتھ فضل خدا کے اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کے ساتھ دیکھنے لگنا ہوں کے اور انکار کرنے طاعات کے بقصد اظہار
 دین اور طاعات کے نا اور پیروی کریں اور یہ محمود ہے اور داخل ابواب ربا کے نہیں جیسکے حدیثیں اس باب میں آتی ہیں اور
 مسئلہ خامض ہے اور تفصیل رکھتا ہے اور فقہ کی کتابوں میں تعریف اسکا نہیں کیا ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے
 دھونڈنی چاہیے قصہ صا کتاب احیاء العلوم سے اور یہ جو مذکور ہو اس سے منتخب ہے اور سمعہ ساتھ پیش ہیں اور خبر میرے کہ اکثر
 ربائے مذکور ہونا کہتے ہیں کہ فلانا یہ کام واسطہ ربا و سمعہ کے کرتا ہے یعنی تا دیکھیں اور نہیں حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتھ ماسعہ کے
 ہے اور ریا متعلق ساتھ ماسعہ کے **فصل الاول** نص سہلی عن ابیہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان اللہ لا یبصر الی صور کھو و أموالکم و لیکن یبصر الی قلوبکم و اعمالکم و رواہ مسلم
 روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا یعنی نظر اعتبار کہ طرف ہوتا
 تمہاری کے یعنی اسلئے کہ نہیں اعتبار ہے اچھی صورتوں اور بری صورتوں کا اور نہیں دیکھتا طرف مالوں تمہارے کے یعنی اسلئے
 کہ نہیں اعتبار ہے انکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکھتا ہے طرف دونوں تمہارے کے یعنی طرف اسپیڑ کے کہ دونوں میں ہم قسم
 یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچھے احوال اور بُرے احوال سے اور دیکھتا ہے طرف اعمال

مطابق جہ حق جلد چہارم

مطابق جہ حق جلد چہارم

نہا رہے کے اپنی چھ اعمال اور بہت اعمال کے پس خیر و دنیا ہر تکو موافق انکے نفس کی یہ سلم نے وعظہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انا اغفر الذنوب کما عن الشیء ومن عمل عملاً أشرب فیہ معی عنک می ترکته وشرکاء فیہ رواۃ ایہ فاما منہ برئ ہی ہو الذی عجلہ رواۃ مسلیو اور روایت ہر ہر ہر سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے میں نے نیاز ترین شرکوں کا ہون شرک سے یعنی شرک کا کہ عالم میں ہوتے ہیں محتاج ہیں شرکت کے اور راضی ہیں ساتھ اسکے تاہم ایک کو حصہ اور دخل اس چیز میں ہو کہ شرک ہوں بخلات میرے کہ خلاف طے الاطلاق ہوں بے پردا ہوں اس سے کہ ساتھ شرکت کے عبادت میں راضی ہوں تا انکہ خالص نہ تھا میرے لیے کریں اور نام رکنا اللہ سبحانہ کا ساتھ شرک کے باعتبار کرنے بندوں کے ہر اسکی لیے شرک پھر بیان کیا ہے نیاز ہی اور پیر صائی اپنی کا شرکت سے کہ فرمایا جو کوئی کہ کرے کوئی عبادت کہ شرک کرے اس عبادت میں ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑنا ہوں میں اسکو ساتھ شرک اسکے اور ایک روایت میں جلے ترک نہ کرے کہ بول آیا ہے کہ میں اس سے نیاز ہوں وہ شخص با عمل اسکا واسطے اس شخص کے ہر کہ کیا ہے عمل واسطے اس شخص کے نفس کی یہ مسلم نے ظاہر اس حدیث کا ہے کہ آمیزش ریا کی اور دخل اسکا بھی فوت کرنا لا ثواب ہے بلکہ کہا ہے ملارے کہ یہ بیچ ان قسموں ریا کے ہوگا کہ نیت ثواب کی اس میں قطعاً نہ ہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قصود مبالغہ بیچ زجر اور منع کر نیچے داخل ریا سے واللہ اعلم بح و عجز جندب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یأی یؤائی اللہ بہ متفق علیہ اور روایت ہے جذب سے کہ کافر یا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سانی کے تاکہ لوگ سنیں اور شہرت ہو مشہور کرے گا اللہ تعالیٰ مہربان اسکا اور رسوا کرے گا اسکو روز قیامت کے سامنے لوگوں کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھانے کے جزا دے گا اسکو اللہ تعالیٰ جزا یا کارون کی نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے فہنی کیے کہ جزا اپنی اس سے طلب کر کہ عمل اسکے لیے کیا تو نے بعضوں نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ ظاہر کرے عمل ہرے اسکے کہ پوشیدہ رکھتا ہے اور فیضیت اور رسوا کرے گا اسکو نزدیک خلق کے دلوں میں یا آشکار کرنا ہر نیت فاسد اور غیر باطل اسکی کو اور ظاہر کرے گا لوگوں پر کہ عمل اسکا خدا کے لیے نہ تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی سنا و عمل اپنا اور دکھاوے اسکو لوگوں کو سناوے گا اور دکھاوے لگا خدا کے لئے ثواب اسکا بغیر اسکے کہ دیوے وہ اسکو تاحضرت کہا دے اس پر ہر ادب ہے کہ جو کوئی کہ دکھاوے اور سناوے عمل اپنا سناوے گا اور دکھاوے گا خدا کے لئے اسکو لوگوں کو اور ثواب لگا بھی ہوگا دنیا میں و محروم ہوگا ثواب آخرت سے و عجز ابن ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ابت اللہ یعمل العمل من الخیر و یجد الناس علیہ و فی ذلک و یحبہ الناس علیہ قال نلک عاجل لبش ی المؤمنین ذواہ مسلیو اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا گیا ہے نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجھ کو اس شخص کی کہ کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتے ہیں لوگ اسکی اس کام پر حکم اسکا کیا ہے آیا باطل ہوتا ہے ثواب اسکا یا نہیں اور ایک روایت میں بعد از حمد الناس علیہ کے یہ عبارت بھی آئی ہے کہ دو ہمت رکھتے ہیں اسکو لوگ اس کام پر فرمایا اتخضرت نے کہ وہ تعریف کرتی لوگوں کی اور دوست رکھتا انکا اسکو جدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہر نفس کی یہ مسلم نے فہنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہے آخرت میں ہی کی لینے ہیں اس سے کہ آخرت میں ثواب اس عمل کا پادے دنیا میں ثواب اسکا یا کہ لوگوں نے تعریف کی اور دوست کیا

اُسکو اور یہ گویا بشارت دینی ہو اُسکو ساتھ ثواب آخرت کے اور یہ رہبانین ہر اس لیے کہ قصد اسکا ثواب آخرت تھا حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا میں بھی ثواب دیا **الفصل الثانی** نقل دوسری عن ابی سعید بن افضال عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذ جمع الله الناس يوم القيمة ليوم لا ريب فيه ولا يمنا من كان شركا فعمل له الله احدا فليطلب ثوابه من عند غير الله فان الله اغنى الشكر عن الشكر له احمد اور روایت ہر ابی سعید بن فضالہ کے سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کسی جمع کرے گا خداے تعالیٰ کو کون کون کی قیامت کے وسطے حساب و جزا اس دن کہ ہمیں شک ہے آئے اس کے بکارے گا فرشتہ پکارنے والا جس شخص نے کہ شریک کسی کو سوائے خدا کے چنے لگے کہ کیا اُسکو واسطے خدا کے بے ربا کیا دنیا میں پس چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شریک کیا اُسکو اس لیے کہ خداے تعالیٰ بے نیاز بن کر شریکوں کا ہر شریک سے نقل کی بہ احمد نے ف کما طیبی نے کہ لام ابو جعفر بن جوح کے اور مینے اس کے یہ ہیں کہ جمع کرے گا خدا خلق کو واسطے اس دن کے کہ ضرور ہو مھول اسکا اور نہیں شک ہے اس کے واقع ہونے میں تاکہ جزا دے ہر نفس کو ساتھ اس چیز کے کہ کی ہو اور لفظ یوم القيمة تمہید ہے اس کے لیے اور جائز ہے کہ بظرف جمع جبکہ آیا ہو استیعاب میں اذ کان یوم القيمة یجمع الله الاولین والآخرین یوم للرب فیہ احدیث اس تقدیر پر لفظ یوم ظہر ہو کہ واقع ہوا ہو مقام مضمون کے اجمع الخلف یوم القيمة بجزیم نہیں ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ النَّاسَ يَعْجَلُ سَمْعَ اللَّهِ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَرَهُ وَصَغَّرَهُ ذَوَاهُ الْبِهِمِ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تھقیق ابن عمر نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سنا دے لوگوں کو عمل اپنے اور مشہور کرے اپنے تئیں نزدیک ان کے ساتھ عمل اپنے کے سنا دے گا خدا تعالیٰ اس کے عمل بانی کو کالوں خلق اپنے کے تئیں لینے ہو چا دے گا خدا تعالیٰ خلائی کے کانون میں کہ بہ ربا کار ہو اور مشہور کرے گا اُسکو ساتھ اس کے لوگوں میں اور فضیلت کرے گا اُسکو دن قیامت کے اور حقیر و ذلیل کرے گا اُسکو بے دنیا اور آخرت میں نفس کی بہ بہقی نے شعب الایمان **مِنْ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللَّهُ مَنَافِعَهُ فِي قَلْبِهِ وَجَعَلَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِبَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ** سَأَلَ أَهْلُ الدِّينِ مِذْيَ وَمَا وَاهُ أَحْمَدُ وَالْإِسْرَافِيُّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ نُرَيْدٍ ثَابِتٍ اور روایت ہے انس سے کہ تھقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی بے ہونیت انکی بے قصد اصلی اسکا چہ امر ملی اور عمل کے طلب ثواب آخرت کا لینے رہنا سندی اپنے مولے کی گردانتا ہو خدا تعالیٰ بے پروائی ان کے دل میں لینے بے ہودا گردناتا ہو اُسکو خلق سے کہ ربا کرے ساتھ ان کے اور بوسلہ ان کے ہاں وجاہ اُن سے ہم ہو چا دے اور جمع کرنا ہو ان کے لیے ہر شائبہ انکی اور خاطر جمع کرنا ہو انکی سانچہ مہیا کرنے اسباب معیشت کے ایسی جگہ سے کہ نہیں جانتا ہو اور آتی ہو ان کے پاس دنیا لینے وہ چیز کہ مقدار اور قسمت کی گئی ہو ان کے لیے دنیا میں سے حال ان کے دنیا ذلیل اور بے قدر ہوتی ہو نزدیک ان کے بے غیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کے اسباب و جوارج معیشت کے ہاتھ آتے ہیں اور جو شخص کہ ہونیت و قصد اسکا طلب دنیا کا گردانتا ہو خداے تعالیٰ محنا جلی لینے طرف خلق کے مانند امر محسوس کے مانع آگے آنکھوں ان کے کے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بْنِ أَفْصَالٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ سَمِعَ
النَّاسَ يَعْجَلُ
سَمْعَ اللَّهِ بِهِ
أَسَامِعَ خَلْقِهِ
وَحَقَرَهُ وَصَغَّرَهُ
ذَوَاهُ الْبِهِمِ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

اور ہر گنہہ اور ہر بے نشان کرنا ہی اس پر کام اسکا اور نہیں اپنی انکے پاس دنیا میں سے مگر وہ چیز کہ مقدس کی گئی ہو واسطے اسکے نقل کی
 بہ نرذی نے اور نقل کی براہ اور داری نے ابان سے کہ نقل کی اسنے زہد بن ثابت سے ف یعنی بیج طلب کرنے آخرت کے
 اور عمل کرنے کے واسطے اسکے جمعیت خاطر کی ہو اور ساتھ آسانی کے سو پنچا رزق کا اور بیج طلب دنیا کے پریشانی اور سرگردانی
 ہو اور رزق وہی ہو کہ مقرر ہو چو **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلًى لِحَضْرَتِ**
عَلِيٍّ رَجُلٌ فَاجْتَنَيْتُ لِحَالِ النَّبِيِّ رَأَيْتُ عَلَيْهِ أَقَالَ دَسُؤُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَحَلَ اللَّهُ يَابَا هُرَيْرَةَ لَكَ لَجْرَانِ
الْجَرَّ السَّيِّئُ وَاجْرُ الْعَلَانِيَةَ سَأَوَاهُ التَّحْمِيذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
 کہ کہا میں نے یا رسول اللہ سو فت کہ میں بیج گھر اپنے کے مصلی پر تھا یعنی نماز میں تھا کہ ناگہان داخل ہوا مجھے ایک شخص پس خوش لگا
 مجبورہ حال کہ دیکھا اس شخص نے مجھ کو اس حال پر کہ نماز گزار تھا یعنی یہ خوش آنا رہا ہی ہو گا یا نہیں پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ ہی ابو ہریرہ واسطے تیرے دو حرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی
 بہ نرذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر خوشحالی ابو ہریرہ کی بیج دیکھنے کے اسکو اس حال پر بسبب اسکے تھی کہ وہ
 مرد دیکھنے والا اتباع اسکا کہے اور وہ بھی ساتھ اس حال کے منصف ہوا بسبب اسکے کہ حکم سن سن سنہ حسنہ فلا جہاد چارم
 عمل مجاہدے اسکو ثواب عمل کرنے واسطے کا اس پر حاصل ہوا اور یہ ظاہر تہی کہ خوش ہونا انکا تھا بحسب اصل طبیعت کے کہ مطابق
 شرع کے ہی یعنی خوش آنا ہی اسکو بہ کہ دیکھے اسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکر وہ رکنا ہی بہ کہ دیکھے اسکو کوئی بری حالت میں قطع
 نظر اسکے کہ ہو یہ عمل نہ مال ریا رسمہ کے پس ہو گا یہ قبلہ فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے من سرہ حسنہ و سارہ
 سببہ قوم مومن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فل یفصل اللہ و برحمۃ لعلک فلیفرحوا ہو جہر لک جموں پس مومن خوش ہونا ہی بسبب
 توفیق اعمال کے جبیکہ غیر مومن خوش ہونا ہی بسبب بہت ہونے اموال کے اور ممکن ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا بسبب دیکھنے اس
 مرد کے انکو نماز میں بسبب شکرانہ اسکے کہ ہو کہ یار سے درمیان مسلمانوں کے ساتھ عبادت و توفیق کے نامزد اور معلوم ہوا اور جہاد
 کرنے والوں نماز کے سے کہ توی ترار کان اسلام سے ہی ہوا اور ایک مسلمان اس پر گواہ ہوا اور یہ معنی النسب بن ساتھ معنی سر و
 غلانیہ کے واسطہ اعلم بالاحوال **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ**
يَحْتَلُونَ لِلدُّنْيَا بِاللَّيْلِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّالِّينَ الَّذِينَ أَلْسِنَتُهُمْ لُحُلُ مِنَ الشُّكْرِ وَقُلُوبُهُمْ
فُلُوبُ الدِّيَابِ يَقُولُ اللَّهُ ابْنِي يَعْزُّ وَنَ أَوْ عَلَى يَحْتَرُونَ فَيَحْلَفُ لَأَمْنٍ عَلَى أَوْلِيَاكَ مِنْهُمْ فِتْنَةٌ
تَدْعُ الْحِكْمَةَ فَيُهْزِئُ بِهَا سَرَقَ أَهْلُ التَّنْزِيلِ مِنْهُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے نگہین کے آخر زمانہ میں کہنے ایک اشخاص طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پھینک کے واسطے لوگوں کے یعنی نہ واسطہ
 اللہ کے پیغمبر سے دین کے یعنی صوف کے کہہ رہے پھینک کے مانند گل و غیرہ کے تاکہ گمان کریں انکو لوگ مابہد و زاہد تارک دنیا راغب
 معیہ واسطے اظہار نرمی اور غلطی اور تواضع کے تاکہ لوگ مرید و معتقد ہوں انکے زبانیں انکی شیریں زیادہ شکر سے ہونگی یعنی بیج بانو
 شیریں اور نرم اور دودنار دن کے سے کہنے کے اور دل انکے دل بھیڑیوں کے سے یعنی بیج سختی اور دشمنی کرنے کے اہل اللہ سے
 اور غالب ہونے صفات بہیمہ اور اور شہوات جو انہی کے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا بسبب مہلت دینے اور چھوڑنے میرے

۱۔ نقل کی گئی ہو
 ۲۔ ثواب اسکا اور
 ۳۔ اس پر کام اسکا
 ۴۔ اسکی اور نہ تو اسکا
 ۵۔ پس مومن خوش
 ۶۔ اسکا اور نہ تو اسکا
 ۷۔ اسکا اور نہ تو اسکا
 ۸۔ اسکا اور نہ تو اسکا
 ۹۔ اسکا اور نہ تو اسکا
 ۱۰۔ اسکا اور نہ تو اسکا

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کے چلتا ہو اور صواب کرتا ہو اور سیدھی راہ سے دروغین پڑتا محمود العاقبتہ اور رستگار ہو اور اگر ایسا نہیں ہو اور ساتھ فسق و فساد کے انگشت نما ہوا اسکو ظاہر میں اہل فلاح سے نہ گنوا اور عاقبت کار دونوں کی مہم ہو کہ خاتمہ کیا ہو۔ حکم مستوری و منی جہ بر خاتمہ است، ہر کس نہ انست کہ آخر بچہ حالت گذردہ لیکن اسبہ کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہو اور سیدی راہ پر لے گئی ہیں عاقبت اسکی بھی خیر ہوگی اور عادت رحمت الہی کی بھی جاری ہو کہ بدکاروں کو آخر نیکی کی طرف کھینچے رہیں اور نوبہ نصب کرتے ہیں اور نیک کاروں کو راہ بد پر کمر لگانے میں منال اللہ تعالیٰ العافیۃ وعن النبی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحسب امری من الشیء ان لیشار الیکہ بالاصابع فی دینی اودنیسا الا من عصم اللہ راواہ الیکہ فی شعیب الایمان اور روایت ہے اس سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہو مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اسکے ساتھ انگلیوں کے دین میں یا دنیا میں جسکو بجاوے اللہ نقل کی یہ بھی ہے شعب الایمان میں ف مشہورہ انگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہے کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنے کے راہ امن و سلامت سے ہو اور دین میں اسلئے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا بیج حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگوں کے اور تنظیم انکی کے اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بکلمہ شیطان کا اثر اور ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ نجات پاویں اس سے اور سلامت رہیں اس میں مگر مقرب اور صدیق جیسے کہا ہے مشایخ کرام رحمہم نے آخر باخیر من راس الصدیقین جب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہے اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کے لئے اور مگر جسکو بجاوے اللہ بہان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس شخص کے حق میں ہے کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگوں کے دلوں کی دامگلہ اسکے حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہیں وہ مستثنیٰ ہیں اس سے چنانچہ فرمایا رب العزت نے اپنے کلام میں اور حکایت کی حال خاص بندوں اپنے سے وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہے کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہو لوگوں میں اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین میں اور فاسق دنیا میں ہے یعنی جو کہ دنیا میں فنی ہو اور مشہور ہو ساتھ غنا کے اور فسق و فجور میں نہ پڑے اور دین میں اوپر طریقہ سنت اور اتباع کے ہو داخل اس کلیہ کے نہیں وباللہ التوفیق **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی نعیم قال شہدت صفواناً و اصحابہ و جند بے یوم صیوم فقالوا اهل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شئاً قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع اللہ یوم القیمۃ و من سمی اللہ یوم القیمۃ قالوا او صنا فقال ان اول ما ینتن من الانسان بطنہ فمن استطاع ان لا یأکل الا طیباً فلیفعل و من استطاع ان لا یقول بکذب فلیفعل و یکن الجنة ملائکف من ذم اهل اقلہ فلیفعل راواہ البزار و ابی نعیم تاہی سے کہ کہا حاضر ہوا میں صفوان کے پاس اور اسکے یاروں کے پاس اس حال میں کہ جذبہ نصیحت کرتا تھا اور اسکے یاروں کو بچے مستقیم ہونے کی اوپر مجاہدہ کے یا زیادتی مبادت کے یا میانہ روی کے طاعت میں یا حذر کرنے کے سمعہ و ریاء اور اشارہ و تلخ ظاہر تردد و نزول بانہن خبر کی ہیں جیسے دلائل کرتا ہے ہر سوال جواب پس کما صفوان اور اسکے یاروں نے کہ آپاں سہی تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نیچے کوئی حدیث سنی ہے تو بیان کر اور بہرہ مند کر لو گے کلام سے کما جذبہ نے کہ سناہی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

جو شخص کہ سنوے بنے عمل نیک لوگوں کے سنانے کے لیے کرے رسول کریم ﷺ کو اسکا بدن قیامت کے اور جو شخص کہ مشقت ڈالے یعنی اپنے
نفس پر کہ تکلیف دے اسکو زیادہ طاقت اسکی سے یا مشقت ڈالے اپنے غیر پر کہ کچھ کرنے کو کھے اسکو زیادہ طاقت اسکی سے
مشقت و محنت میں ڈالے گا اسکو دن قیامت کے کما صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کما صفوان اور اسکی
یاروں نے جند سے کہ نصیحت کر بھلو پس فرمایا حضرت نے یا جذب نے اول اس چیز کے کہ خراب اور گندہ ہوتی ہو آدمی
سے اور پہونچتی ہو اسکو لگ دونخ کی پیت اسکا ہو یعنی پہلے کہ سبب داخل ہونے دونخ اور کھینچنے عذاب آدمی کا ہو گا کمانا
آدمی کا حرام ہو پس جو شخص کہ طاقت رکھے کہ نہ کما دے مگر حلال کو چاہیے کہ کرے یہ کام تا دونخ کی آگ سے نجات پاوے
اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ حائل اور مانع نہ ہو درمیان اسکی اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ اگر آیا ہو
پس چاہیے کہ کرے نفل کی یہ بخاری نے ف اسکو کہ خون ربرہی ناحی مانع ہوتی ہو داخل ہونے بہشت کے سے اگرچہ
مقدار ایک چلو کی ہو چہ جائے زیادہ اس سے عقل سے دور ہو کہ اگر کتاب کرے ایسے کار حقیر و خیس کا کہ مانع ہو لیکن
شریف و عظیم سے کہ درانا بہشت کا ہو اور ظاہر یہ ہو کہ ماہ صفوان سے صفوان بن سلیم زہری ہیں کہ تابعی جلیل القدر تھے اہل مدینہ
سے اور تھے نہایت نیک بندے کہتے ہیں کہ نہیں رکھا انھوں نے پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور انکی پیشانی میں
سورخ پر گیا تھا بہ سبب کثرت سجد کے اور نہیں قبول کرتے العام سلاطین کے اور مناقب انکے بہت ہیں جذب بن عبد
بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سے ہیں اور کینٹ انکی ابو ذر غفاری ہو ہجوع و عین عثمان بن الخطاب انا فخرج یوماً الى مسجد
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ فَبِزِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْلُغُكَ
قَالَ بَلِّغْنِي نَتَّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنْ لَيْسَ الرَّيَاءُ شِرْكًا وَمَنْ عَادَى لِلَّهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَادَرَ اللَّهُ بِالْحِمَا رَبِّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْكِبْرَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفَاءَ
الَّذِينَ إِذَا غَابُوا الْوَيْفَقْدُوا وَإِنْ حَضَرُوا الْوَيْدَعُوا لَوْ يَفْرَبُوا أَقْلُوهُمْ مَصَابِيهُمُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ
مِنْ كُلِّ غَيْرٍ مُظْلَمَةٍ سَأَلَ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے
یہ کہ وہ نکلے لیکن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بابا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
روتے پس کما عمر نے کہ کس چیز نے رولا یا بکلی بنے حضرت کی ملاقات کے شوق نے یا کسی بلا کے واقع ہونے یا سوائے انکے
اور اسباب رونے کے نے کما معاذ نے کہ رولا یا بکلی یاد کرنے ایک چیز کے نے کہ سنا ہی میں نے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنانے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق تمھو رسا یا شرک ہو اور جو شخص کہ دشمنی رکھے خدا کے دوست سے بنے ایدا سے
اور غصہ دلاوے اسکو ناحق ساتھ نفل اور نفل کے پس تحقیق مقابلہ کیا اسکا ساتھ جنگ کے بنے اور جو کہ خدا سے لڑنے کے لیے نکلے گا
البتہ خواب اور رسوا ہو گا تحقیق اسکا دوست رہتا ہو نیک کاروں پر ہیزگاروں پوشیدہ حالوں کو وہ لوگ کہ جب غائب ہوں
نہ پہچانے جاؤں اور جب حاضر ہوں بلائے نجاؤں واسطے مہمانی اور مجلس اراکی کے اور اگر بلائے عادی بن پاس نہجائے
جاؤں دل انکے چرخ ہدایت کے ہیں کہ اسکی نور سے راہ راست پائی جانی ہو نکلتے ہیں ہر زمین تاریک سے نفل کی
جاؤں عاجز خدا اور بھی نے شعب الایمان میں ف شرک ہو بنے شرک عظیم ہو یا ایک نوع شرک سے ہو یعنی وہ نہایت

پوشیدہ ہو اور کم سالم رہتے ہیں اسے تو بارہ چارے جیسے ضعف الیس یہ بخلاف اسباب رونق کے ہے اور سبب دوسرا ایذا اولیاء کی ہو
 اور اکثر انکے پوشیدہ ہیں جیسے کہ حدیث قدسی میں ہے اولیائے تحت افغانی لا یعرفہم غیرہی اور انسان خالی نہیں ہو بزرگانی سے
 ساتھ مسلمان بھائیوں کے کہ باہت ہوتی ہو گناہ کی پس گو یا کہ ارادہ کیے ہیں یہ منے ساتھ قول اپنے کے ومن عادی اللہ الخ
 اور نیک کاروں کو بغیر جو کہ نیکی کرنی میں کہ وہ طاعت حق کی ہو اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسلئے کہا ہو بعض ماریفین نے
 کہ ماریفین کا دہر بزرگ جیسے امر الہی کے اور شغف کرنے خلق پر جو اور پرہیزگار یعنی شرک جلی وضعی سے اور ماریفین اور ہولنا
 سے اور اختیار لینے جو کہ پوشیدہ ہیں نظر خلق سے اور مخاطبت اور معاشرت انکی سے اور قول ان اللہ الخ متینان ہو بیان کرنے والا
 حقیقت دلی کے اور ذکر کر کے واسطے انکے میں احوال کہ جب ہوتی ہیں سفر میں نہیں ڈھونڈے جاتے اور جب حاضر ہوتے ہیں نہیں ملاتے
 جاتے طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتے ہیں مجلس میں نہیں نزدیک کیے جاتے اور چھوڑے جاتے ہیں صف لغال میں اور یہ
 تفصیل ہو اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہے بحسب اشعث اغبر العباہہ لو قسم ملہ اللہ لا ہرہ اور چراغ ہدایت کے ہیں یعنی رہنما ہیں
 ارادہ راست کے پس متقی ہیں رعایت کے لائق ہے کہ طلب کرے انیسے ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہو طرف نیر کی اور
 تاریکی اور خرابی مکالموں انکے کے کہ کچھ نہیں رکھتے ہیں کہ چراغ روشن کریں اور لطافت دین گھر دن کو اس حدیث میں
 تنبیہ ہے کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ انکے سے دھوکا نہ لکھا دے اور ساتھ ترک انتہیم
 اور احترام انکے کے نقیبہ کر کے کوئی کیا جانتا ہے کہ باطن انکا درست ہو یا نہیں سہ خاکساران جہان را بھارت منکر تو چہ دانے
 کہ درین گرد سوار سی باشندہ اور یہ بھی اشارہ ہے کہ نرمی نظارہ جاری اور بے انتہائی میں فضیلت نہیں ہے جب تک کہ تقویٰ اور نوران
 باطن نہ ہو معراج اور جانا چاہیے کہ ولی کہتے ہیں متقی کو جیسے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہون ان اولیاء الا المتقون اور نہیں ہیں
 دلی انکے مگر ہر ہیزگار اور شرع عقائد نفسی میں لکھا ہے کہ ولی وہ ہے کہ عارف ہو اللہ کا اور اسکے صفات کا حسب امکان
 کے اور مواظبت رکھتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہوں سے اور معرض ہو منہک رہنے سے لذات اور شہوات میں انہی کی عن
 ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صل فی العلابیۃ فاکتسب صلیۃ فی السیرۃ فاحسن قال
 اللہ تعالیٰ اھذا عبدی حقاً رواۃ ابو جحۃ اور روایت دہلی ہریرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
 بندہ جو وقت کہ نماز پڑھتا ہو ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہو یعنی شرائط اور واجبات اور سنتیں اور سننات اسکے دلگرا ہو
 اور اسی طرح اور عبادت میں اور طاعت میں اچھی طرح ادا کرتا ہو اور جب نماز پڑھتا ہو پوشیدہ یعنی خلوت میں جب بھی اچھی
 طرح پڑھتا ہو فرمانا ہو اللہ تعالیٰ بہ بندہ میرا ساتھ صدق و راستی کے کہ ریا عبادت میں نہیں کرتا نفل کی یہ ابن ماجہ
 و حکم معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینکون فی اخر الزمان اقوام لخوان العلابیۃ اعداء السیرۃ
 فقیل یا رسول اللہ و کیف ینکون ذلک قال ذلک برغبۃ بعضہم الی بعض و رغبۃ بعضہم من بعض
 اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہوگی آخر زمانہ میں کنسی ایک قومیں کہ دوست ہوگی
 ظاہر میں اور دشمن ہوگی باطن میں پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سے ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال سبب غیبت ہے
 طبع کرنے بعض انکے کے ہو بعض سے اور سبب دہنے بعض انکے کے بعض سے یعنی سبب عراض دنیوی کی جب غرض رکھتے ہوں گے

ادب ہر ہیزگار
 اولیاء کے لئے
 ہر زمین تاریک
 سے اشارہ ہو
 طرف نیر کی
 اور خرابی
 مکالموں انکے
 کے کہ کچھ
 نہیں رکھتے
 ہیں کہ چراغ
 روشن کریں
 اور لطافت
 دین گھر دن
 کو اس حدیث
 میں تنبیہ
 ہے کہ اگر
 مرد عالم
 صالح اور
 متقی کا
 ظاہر خراب
 ہو ہیئت
 اور لباس
 وغیرہ انکے
 سے دھوکا
 نہ لکھا دے
 اور ساتھ
 ترک انتہیم
 اور احترام
 انکے کے
 نقیبہ کر
 کے کوئی
 کیا جانتا
 ہے کہ باطن
 انکا درست
 ہو یا نہیں
 سہ خاکساران
 جہان را
 بھارت منکر
 تو چہ دانے
 کہ درین
 گرد سوار
 سی باشندہ
 اور یہ بھی
 اشارہ ہے
 کہ نرمی
 نظارہ جاری
 اور بے انتہائی
 میں فضیلت
 نہیں ہے
 جب تک کہ
 تقویٰ اور
 نوران
 باطن نہ ہو
 معراج اور
 جانا چاہیے
 کہ ولی کہتے
 ہیں متقی کو
 جیسے کہ اللہ
 صاحب نے
 فرمایا ہون
 ان اولیاء
 الا المتقون
 اور نہیں
 ہیں دلی
 انکے مگر
 ہر ہیزگار
 اور شرع
 عقائد
 نفسی میں
 لکھا ہے کہ
 ولی وہ ہے
 کہ عارف
 ہو اللہ کا
 اور اسکے
 صفات کا
 حسب امکان
 کے اور
 مواظبت
 رکھتا ہو
 طاعات
 پر مجتنب
 ہو گناہوں
 سے اور
 معرض ہو
 منہک رہنے
 سے لذات
 اور شہوات
 میں انہی کی
 عن ابی
 ہریرۃ
 قال
 قال
 رسول
 اللہ
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 ان
 العبد
 اذا
 صل
 فی
 العلابیۃ
 فاکتسب
 صلیۃ
 فی
 السیرۃ
 فاحسن
 قال
 اللہ
 تعالیٰ
 اھذا
 عبدی
 حقاً
 رواۃ
 ابو
 جحۃ
 اور
 روایت
 دہلی
 ہریرہ
 سے
 کہ
 کما
 فرمایا
 رسول
 خدا
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 نے
 کہ
 تحقیق
 بندہ
 جو
 وقت
 کہ
 نماز
 پڑھتا
 ہو
 ظاہر
 میں
 پس
 اچھی
 طرح
 پڑھتا
 ہو
 یعنی
 شرائط
 اور
 واجبات
 اور
 سنتیں
 اور
 سننات
 اسکے
 دلگرا
 ہو
 اور
 اسی
 طرح
 اور
 عبادت
 میں
 اور
 طاعت
 میں
 اچھی
 طرح
 ادا
 کرتا
 ہو
 اور
 جب
 نماز
 پڑھتا
 ہو
 پوشیدہ
 یعنی
 خلوت
 میں
 جب
 بھی
 اچھی
 طرح
 پڑھتا
 ہو
 فرمانا
 ہو
 اللہ
 تعالیٰ
 بہ
 بندہ
 میرا
 ساتھ
 صدق
 و
 راستی
 کے
 کہ
 ریا
 عبادت
 میں
 نہیں
 کرتا
 نفل
 کی
 یہ
 ابن
 ماجہ
 و
 حکم
 معاذ
 بن
 جبل
 ان
 النبی
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 قال
 ینکون
 فی
 اخر
 الزمان
 اقوام
 لخوان
 العلابیۃ
 اعداء
 السیرۃ
 فقیل
 یا
 رسول
 اللہ
 و
 کیف
 ینکون
 ذلک
 قال
 ذلک
 برغبۃ
 بعضہم
 الی
 بعض
 و
 رغبۃ
 بعضہم
 من
 بعض
 اور
 روایت
 ہے
 معاذ
 بن
 جبل
 سے
 کہ
 تحقیق
 نبی
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 نے
 فرمایا
 کہ
 پیدا
 ہوگی
 آخر
 زمانہ
 میں
 کنسی
 ایک
 قومیں
 کہ
 دوست
 ہوگی
 ظاہر
 میں
 اور
 دشمن
 ہوگی
 باطن
 میں
 پس
 کہا
 گیا
 کہ
 یا
 رسول
 اللہ
 کیونکر
 اور
 کس
 سبب
 سے
 ہوگا
 یہ
 حال
 فرمایا
 یہ
 حال
 سبب
 غیبت
 ہے
 طبع
 کرنے
 بعض
 انکے
 کے
 ہو
 بعض
 سے
 اور
 سبب
 دہنے
 بعض
 انکے
 کے
 بعض
 سے
 یعنی
 سبب
 عراض
 دنیوی
 کی
 جب
 غرض
 رکھتے
 ہوں
 گے

رغب کر نیکی اور اہل جہنم کو نیکی اور اگر غرض دوسرا ہو تو نیکی بیکار ہو گئے اور بر تقدیر عدم حصول غرض کے تو نیکی بیکار ہو گئے کہ نہیں ہو گئے وہ اہل جہنم اور غرض سے بلکہ اور ان کے متعلق ہو گئے ساتھ غرض فاسدہ اور مقاصد کا سدہ کے پس کبھی رغب کر نیکی ایک تو ہم دوسرے غرضوں کے پس ظاہر کر نیکی کے لیے دوستی اور کبھی بکرہ رکبین کے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کر نیکی عداوت کے لیے اور خلاصہ کتاب میں بنی اعتبار و محبت خلق کا اور عداوت انکی کا اس لیے کہ وہ دونوں میں بنی بن اور غرض و شہوت انکی کے وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَأَيْتُ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ رَأَيْتُ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ رَأَيْتُ فَقَدْ أَشْرَكَ وَوَأَمَّا أَحْمَدُ اور روایت ہر شرا دین بھی ہے کہ کہانے سنابن نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کر نذر پڑے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اپنے شرک خفی جیسکے اسکے مابعد کی روایت میں صریح آیا اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا نقل کریں یہ دونوں روایتیں اچھے فتنے جو عمل کہ ساتھ ریا کی کرے شرک ہی غایت ہے کہ شرک خفی ہو اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہو ریا کار کہ ایسا عمل دوسرے فیہ خدا کے کرتا ہو وہ بھی بت پرستی کرتا ہو لیکن پوشیدہ جیسکے کہا گیا مامدک من اللہ تو منکم اور اس میں اشارہ ہے اس پر کہ ریا کو دخل ہے روزے میں بھی بخلاف اس شخص کے کہ نفی کی ہو اسے اسکی اور علت بیان کی ہو اسکی یہ کہ مار روزے کا نیت پر ہو اور نہیں دخل ہو اس میں ریا کو اور نہیں اعتبار ہو نہ کہ نیت اس کے کا ساتھ عدم صحت نیت کے پس ہم کہتے ہیں کہ ریا محض نہیں تصور ہو روزے میں لیکن ریا کبھی ہوتا ہو بطریق اشتراک کے کہ ارادہ کرے ساتھ اسکے اللہ کی خوشنودی کا اور ارادہ کرے مشہور ہونے کا بھی یا اور غرض کا سوا اللہ کے ہر ہر جو کہ دونوں مقصد برابر ہوں یا ایک ان میں سے غالب جیسکے تفصیل اسکی اوپر گذری ہے ح ع وَعَنْهُ أَنَّهُ بَلَیَ فَقِيلَ لَهُ مَا يَمْلِكُكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَنَ كَرْتُهُ فَأَجَبْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّقْوَى عَلَى امْتِنَاعِ الشُّرْكِ وَالشُّهُوةِ الْحَقِيقَةِ قَالَ فَلَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ التَّقْوَى أَمْتَنُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّهُ لَا يَبْعُدُ عَنْ شَهْوَاؤِ الْفَرْجِ أَوْ الْخَمْرِ أَوْ الْبَطْنِ أَوْ رَأْيِ الْهَيْمِ وَالشُّهُوةِ الْحَقِيقَةِ يَصِحُّ لَهَا صَائِمًا فَغَضَّ لَهُ شَهْوَةُ مَرِئَتِهِ فَإِذَا صَوَّمَهُ دَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہر شرا دے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا دوسرے اسکے کہ کس چیز نے روایا یا بھلا کر دیا یا بھلا کر دیا کہ سنی میں آنحضرت سے کہ فرماتے تھے پس یاد کیا میں نے اسکو پس روایا یا بھلا کر دیا میں نے فیہ خبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈرنا ہوں میں اوپر امت اپنی کے شرک سے اپنے شرک خفی سے اور خوشنودی چھپی ہوئی سے اپنے وہ ایسی ہو کہ نہیں پائے اسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کر نیو اسکا شہادت دینے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا شرک کر بھی امت آپ کی بعد آپ کے فرمایا یا بن خبر دار ہو تحقیق میں نہیں ہوجے گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ ہتھکڑا اور نہ پکینے شرک جلی نہیں کر نیکی لیکن کر نیکی دکھلانے کے دوسرے عمل اپنے شرک خفی جو جیسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں کان پر جو لغو اور بے فائدہ عمل ملامت کا والا لیکر بعبادہ رہا خدا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ مثلاً صبح کرے ایک دن کا روزہ دار پس پیش آوے اسکو ایک شہوت اسکی شہوتوں میں سے اپنے مانند شہوت کہ یا اپنے یا جماع کے پس چھوڑ دے اور نور ذالہ روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نے اور ہی نے شعب الایمان من ف بسبب غلبہ شہوت کے یعنی اور نور ذالہ انسا کا حیم ہو بغیر ضرورت کے کہ باعث ہو کو کو طرف اسکے اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہ کہ پوشیدہ عمل اسکے باطن میں گویا کہ قوت نیت کرتے روزہ کے اپنے نفس میں پوشیدہ رکھنا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آ جاوے گی نور روزہ نور ذالہ کا و طبیعت شہوت سے کہانہ خبر کہانہ جیسکے ذکر کیا گیا اور ظاہر ہے کہ ہر مرد شہوت خفیہ سے شہوت خاص عزیز الوجودہ شہوتوں اسکے کی کہ جو نہ پائی جاوے تمام اوقات میں

مطالعہ حق جلد چہارم
کتاب الرقاق باب الریاء وسمعة
۳۸۷
مطالعہ حق جلد چہارم

بندہ کی اُس میں ہو یا نہ ہو ہیں کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کرے چاہے عمل اور حاصل کرنے اخلاص کے اس لیے کہ عمل ظاہر اور شائع ہوتا ہو اُس جگہ سے کہ بندہ کو جہاں اور اختیار اُس میں نہ ہو **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ سِتْرَةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سِتْرَةٌ أَظْهَرَ اللَّهُ مِنْهَا سِرًّا دَلَّ يُعَارَفُ بِهِ** اور روایت ہے عثمان بن عفان کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اسکے خلعت بھی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرنا ہی خدا کے تعالیٰ اُس خلعت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہو وہ شخص ساتھ اس علامت کے فساد اصل میں چادر کو کہتے ہیں اور یہاں مراد علامت ہے کہ اُس سے ایک ہم پہچانی جاتی ہو اور ممتاز ہوتی ہو غیر اپنے سے جیسے کہ مرد و عورت سے پہچانا جاتا ہو اور ممتاز ہوتا ہو اور مراد علامت سے ہیئت و صورت ہو حاصل یہ کہ جو کوئی خلعت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس سے ایک علامت بخشنے ہیئت و صورت ظاہر کرنا ہو کہ اُس سے پہچانا جاتا ہو کہ **السَّاهِدُ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلِّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحَقِّ وَيَعْمَلُ بِالْبُحْرِ دَوَى اللَّيْلِ يَقِي الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں دُرنا ہوں میں اور اُس امت کے نبی امت اجابت کے گزشتہ ہر منافق کے سے بغیر یا کار یا فاسق کے سے کہ کلام کرنا ہی ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کے اور عمل کرنا ہی ساتھ علم اور نارسائی کے نقل کرنا ہی نے قیون حدیثیں شعب الایمان میں ف بخیے کہتا ہو گوگوں کے دکانے کے لیے اور آپ عمل نہیں کرنا یہ صفت منافقوں کی ہے پس فرماتے ہیں کہ وجود ایسے شخص کے سے اور اس صفت سے انہی امت پر دُرنا ہوں ایسا شخص امت میں پیدا ہوا ہو یہ صفت اُن میں راہ پاوے **وَعَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي لَكُنْتُ كُلَّ كَلَامٍ الْحَكِيمِ أَتَقْبَلُ وَلَكِنَّهُ أَتَقْبَلُ هَمَّةً وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمَّةً وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ حِمَّتَهُ حِمْدًا لِي فَإِنْ قَارَا أَوْ إِنْ كُنْتُ كَلَامًا لَمْ يَكُنْ لِي وَاهُ الدَّارِ** اور روایت ہے مجاہد بن جبر کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہو اللہ تعالیٰ کہ نہیں ہوں میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کروں میں یعنی جو کچھ کہہ سکے کو قبول نہیں کرتا لیکن میں قبول کرتا ہوں قصد و نیت اور محبت اسکی کو کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہو پس اگر ہونیت اور محبت اسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کے کرتا ہوں میں اس کے چہ بختے کو تعریف دے پٹے اور بزرگی و حلم اگرچہ نہ کلام کرے وہ نقل کی یہ داری نے ف بخیے اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اسکی رکھے خاموشی اسکی محمود اور مایہ علم و وقار کی ہو اور گویا وقت خاموشی کے محدود تا میری کہتا ہو اور اگر نیت اور محبت اسکی طاعت کے نہیں ہو کلام اُن کا اگرچہ علم و حکمت میں نہ ہو کہ وہ وسط ریاء اور دکھائی اور سنانے کے کہتا ہو **باب البکاء والخوف**

باب ہر رونے اور ڈرنے کا ف بکار بالفقر کلنا السودون کا ساتھ غم کے اور بالمد کلنا السودون کا ساتھ بھڑکی آواز کے اور مشہور تر ہے ہر ظاہر نریہ ہو کہ مراد ساتھ اسکے اس جگہ غم میں اور تباکی تکلف کرنا رونے میں اور بزور رونا ساتھ یاد کرنے اور حاضر کرنے اُن چیزوں کے کہ سدا و ابد البکار سدا و ابد البکار و خوف دُنا اور خافت اور خوف دُنا اور خوف ایک حالت ہے کہ پیش آتی ہو اور مراد بھان رونا اور در اندازہ آخرت سے اور عقاب خدا کے سے **الفصل الأول** فصل پہلی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُوا لَكُنْتُمْ تَنِيذًا أَوْ تَضَلُّوا قَلِيلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بقاء ذات میری کا اُسکی نیت قدرت میں ہو اگر جانو تم اُس جگہ کو کہ میں جانتا ہوں یعنی حوالہ ہول قیامت کی اور حقیقت سدا و ابد عدا کی اور عذاب اللہ کا گناہ گاروں کے لیے اور شدت منافقہ روز حساب کی اور صفات

جلالیہ باری تعالیٰ کے باعث خوف و ہیبت کہ میں اور جو کچھ کہ پیدا ہوا ہو اس سے غم و محنت میرے دل پر انجام کار عمار سے الیہ وسلم
 بہت اور ہنسوتہ تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رہا پر اور یہ تنبیہ و تخریر سے است کو اور دروغ و غلطی سے
 اس چیز کے کہ باعث غم اور رونے کے ہو قسم خوف الہی اور معلوم کرنے عظمت اور جلال حق سے اور تنبیہ و تخریر سے اور پڑ اجتناب
 کرنے کے بہت ہنسے سے اور راحت سے کس طریقہ مابلون اور فاعلون کا ہر اگر چہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ باسید مغوار و معفرت اور رحمت کی
 کی گنجائش کتنی عروج و عروج اور العلاء الانصاریؒ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْرِي وَأَنَا
 رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا يَكُونُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہوا ام ملا الانصاریؒ کہ کافر یا پھر خبر حدیثی السلام علیہ وسلم نے قسم
 الہی کہ نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوے گھمانہ میرے اور ساتھ نہما سے نقل کی یہ بخاری نے ف
 ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ ماقت بہم ہر اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کریں گے اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصاً
 بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم وعلیہم کے نفی کیا گیا ہے ساتھ دہلوی قطعہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اور جرم و تقصیر عاقبت بخیر
 ہونے آئے کے اور وار دہونا اس حدیث کچھ موت عثمان بن مظعون کے تھا کہ کبار مہاجرین سے تھے اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ
 مہاجرین میں سے مرے ہیں بھی تھے اور آنحضرت نے بعد از موت کے انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گر آئے اور انکو قیام میں اپنے سامنے دفن
 کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت دیان حاضر تھی اسے کہا کہ گوارا ہوا انکو بشت ایہ ابن مظعون کہ ماقت تیری بخیر ہے پس آنحضرت نے
 اس عورت کو اس بات پر توجہ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون نہکا جرم و منہ ہے بطریق مسالغہ کے اوپر بے اہل کے رہ جھڑ
 کے اوپر حکم کرنے کے غیب پر اور جرم کرنے کے ساتھ اسکے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ یہ کتا یہ عدم تصریح سے ساتھ علم غیب کے ازاد و کتب اور
 حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہے تفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں سب کے علم احوال غیب کا تفصیل سے
 عالم الغیب کے کیونکہ معلوم ہوا کہ ماقت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں جانتا میں کہ موت سے مردوں
 یا قتل سے اور نہیں جانتا میں کہ نازل ہوگا تمہرہ عذاب جیسکے اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہے کہ درود اس قول کا پہلے
 نازل ہونے اس آیت کے ہو لیکن ہر ایک انداز مقدم من و نیک و تاخر ہے اسام تھا ماقت میں اور بعد اوترنے اس آیت کے یقین ہو کہ ماقت
 بخیر ہو کہ تا قبل والہ اعلم لوح و عرجار فلان قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَى عَلَى النَّاسِ فِي آيَةِ فِيهَا أَمْرٌ
 بِنِي إِسْرَائِيلَ نَقَبْتُ فِي هَذِهِ لَهَا بَطْنًا فَلَمْ تُطْعِمَهَا وَكَرَدْنَا عَنْهَا تَأْكُلُ مِنَ خَشَائِشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا
 وَرَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَلِيٍّ الْخَزَاعِيَّ يَجْرُو قُصْبَةً فِي النَّاسِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَدَّ السُّوَابِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر
 کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کطاہر کی گئی محچرگ دوزخ کی بجائے شب سراج میں یا اور وقت میں خواب میں ہوا یا مدینہ
 پس دیکھی میں نے اس میں ایک عورت بنی اسرائیل میں سے بنی انکی قوموں میں سے کس عذاب کی جاتی ہے سبب ایک بی کے کہ اسکی تھی ننگا کھانا
 اسکو پس کھاتی تھی کچھ اور چھوڑتی تھی اسکو کہ ما دے خشرات الارض سے یعنی جوہر وغیرہ بہا تکے مرگئی وہ بلی مارے بھوک کے اور
 دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہنٹی ہے انہیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا و اول ان خصوصاً کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈی نقل کی یہ مسلم
 ف سو اب جمع سائبہ کی ہے سائبہ اس انکی کو کہتے ہیں کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت میں بسبب بغیرہ کے یعنی عادت جاہلیت کی تھی کچھ
 انکی تمام ماہہ ہی ماہہ جنتی یا تاکوئی سفر دور دراز سے یا چھا ہونا کوئی بخاری سے تو انکو دیکھنی انکی کو یعنی چھوڑ دینے اسکو کہ سوار نہوتے

مظاہر حق جلد چہارم
 کتاب الرقاق باب ہیکارونحن
 ۲۹۰
 جلالہ باری تعالیٰ کے باعث خوف و ہیبت کہ میں اور جو کچھ کہ پیدا ہوا ہو اس سے غم و محنت میرے دل پر انجام کار عمار سے الیہ وسلم
 بہت اور ہنسوتہ تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رہا پر اور یہ تنبیہ و تخریر سے است کو اور دروغ و غلطی سے
 اس چیز کے کہ باعث غم اور رونے کے ہو قسم خوف الہی اور معلوم کرنے عظمت اور جلال حق سے اور تنبیہ و تخریر سے اور پڑ اجتناب
 کرنے کے بہت ہنسے سے اور راحت سے کس طریقہ مابلون اور فاعلون کا ہر اگر چہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ باسید مغوار و معفرت اور رحمت کی
 کی گنجائش کتنی عروج و عروج اور العلاء الانصاریؒ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْرِي وَأَنَا
 رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا يَكُونُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہوا ام ملا الانصاریؒ کہ کافر یا پھر خبر حدیثی السلام علیہ وسلم نے قسم
 الہی کہ نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوے گھمانہ میرے اور ساتھ نہما سے نقل کی یہ بخاری نے ف
 ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ ماقت بہم ہر اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کریں گے اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصاً
 بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم وعلیہم کے نفی کیا گیا ہے ساتھ دہلوی قطعہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اور جرم و تقصیر عاقبت بخیر
 ہونے آئے کے اور وار دہونا اس حدیث کچھ موت عثمان بن مظعون کے تھا کہ کبار مہاجرین سے تھے اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ
 مہاجرین میں سے مرے ہیں بھی تھے اور آنحضرت نے بعد از موت کے انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گر آئے اور انکو قیام میں اپنے سامنے دفن
 کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت دیان حاضر تھی اسے کہا کہ گوارا ہوا انکو بشت ایہ ابن مظعون کہ ماقت تیری بخیر ہے پس آنحضرت نے
 اس عورت کو اس بات پر توجہ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون نہکا جرم و منہ ہے بطریق مسالغہ کے اوپر بے اہل کے رہ جھڑ
 کے اوپر حکم کرنے کے غیب پر اور جرم کرنے کے ساتھ اسکے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ یہ کتا یہ عدم تصریح سے ساتھ علم غیب کے ازاد و کتب اور
 حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہے تفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں سب کے علم احوال غیب کا تفصیل سے
 عالم الغیب کے کیونکہ معلوم ہوا کہ ماقت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں جانتا میں کہ موت سے مردوں
 یا قتل سے اور نہیں جانتا میں کہ نازل ہوگا تمہرہ عذاب جیسکے اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہے کہ درود اس قول کا پہلے
 نازل ہونے اس آیت کے ہو لیکن ہر ایک انداز مقدم من و نیک و تاخر ہے اسام تھا ماقت میں اور بعد اوترنے اس آیت کے یقین ہو کہ ماقت
 بخیر ہو کہ تا قبل والہ اعلم لوح و عرجار فلان قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَى عَلَى النَّاسِ فِي آيَةِ فِيهَا أَمْرٌ
 بِنِي إِسْرَائِيلَ نَقَبْتُ فِي هَذِهِ لَهَا بَطْنًا فَلَمْ تُطْعِمَهَا وَكَرَدْنَا عَنْهَا تَأْكُلُ مِنَ خَشَائِشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا
 وَرَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَلِيٍّ الْخَزَاعِيَّ يَجْرُو قُصْبَةً فِي النَّاسِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَدَّ السُّوَابِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر
 کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کطاہر کی گئی محچرگ دوزخ کی بجائے شب سراج میں یا اور وقت میں خواب میں ہوا یا مدینہ
 پس دیکھی میں نے اس میں ایک عورت بنی اسرائیل میں سے بنی انکی قوموں میں سے کس عذاب کی جاتی ہے سبب ایک بی کے کہ اسکی تھی ننگا کھانا
 اسکو پس کھاتی تھی کچھ اور چھوڑتی تھی اسکو کہ ما دے خشرات الارض سے یعنی جوہر وغیرہ بہا تکے مرگئی وہ بلی مارے بھوک کے اور
 دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہنٹی ہے انہیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا و اول ان خصوصاً کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈی نقل کی یہ مسلم
 ف سو اب جمع سائبہ کی ہے سائبہ اس انکی کو کہتے ہیں کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت میں بسبب بغیرہ کے یعنی عادت جاہلیت کی تھی کچھ
 انکی تمام ماہہ ہی ماہہ جنتی یا تاکوئی سفر دور دراز سے یا چھا ہونا کوئی بخاری سے تو انکو دیکھنی انکی کو یعنی چھوڑ دینے اسکو کہ سوار نہوتے

اس پر اور منع کرتے ہو پانی اور گھاس سے کہ جہان سے کہ کمانی ہتی اور دودھ دوھنے اسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب فقر کا جو
 بتونے جانتے تھے اور اول جو یہ رسم نکالی عمر و مذکور نے نکالی اور یہی لکھا ہے علمائے کہ پہلے جو رسم بت پوچھنے کی نکالی اور اسکو موجب فقر کا
 یہی تھا اور بعضی روایت میں عمرو بن لُحی آیا اور مظاہر دونوں ایک ہی ہیں عام نام اسکے پاپ کا ہے اور یہی نام داد کا بالعکس کہیں نسبت باب
 کی طرف کی تو اور کبھی داد کی طرف کذا قیل اور کربانی نے لکھا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ پر درخاب دینے
 جاتی ہیں اس میں انتہی اور ممکن ہے کہ کما جاوے کھولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال نکلا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت لیکھتی لکھتی
 گئی والد علم وعن زینب بنت جحش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها يومئذ عاقبوا فقال لا اله الا الله
 وكيل للعرب من شئ قد ائذت في اليوم من ردكم يا جوج وما جوج مثل هذا وخلق باصبعه الالهة والعنكبوت
 قال ذئب قلت يا رسول الله افنهلك وفيما الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث متفق عليه اور روایت
 زینب بنت جحش کی ہے کہ ازواج مطہرات سے ہیں یہ کہ تحقیق پھر بعد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے پاس گھمراے ہوئے اس حال میں
 کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مبعوض حق مگر اللہ دے ہے وہ سب عرب کے تھے کہ تحقیق نزدیک پہونچے کھولا گیا اپنے سورج ہو گیا آج کے دن
 سراج جوج سے مانند ہے اور حلقہ کیا ساتھ دونوں انگلیوں اپنی کے انگوٹھے کما در اسکی پاس کی انگلی کے کما زینب نے کہ کما میں
 یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوین گے ہم اور حال آنکہ در میان ہمارے وجود صاحبون کا ہو گا آبا برکت وجود انکے کی تاریخ میں ہوگی
 واقع ہونے بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں ہلاک کیے جاو گے تم باوجود ہونے لوگوں صاحبون کے در میان ہمارے جنوت
 کہ بہت ہو گا متقی و فاجر یعنی اگرچہ لوگ صاحب ہو گئے لیکن علیہ اور کثرت فسق و فجور کی سبب اسکی ہوگی نفس کی یہ بخاری اور مسلم و
 مراد سے فتنہ اور قتال ہیں کہ عرب میں واقع ہوئے اول قتل عثمان بن عفان کا تھا بعد ازاں دائم و مستمر ہوا اب و بعض کہتے ہیں کہ
 مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اس میں اور حکومتوں میں ہو کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا اپنے دینے صورت
 دکھا دینے مقدار سورج سے کہ یعنی آج تک سورج اس میں واقع ہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیوں کے کھولا گیا اور ہو جانا سورج کا
 علامات قرب قیامت سے ہے اور واقع ہونا فتنوں کا عرب میں بھی علامات قرب قیامت سے ہے اور بعضوں نے لکھا کہ یہ اشارہ ہے
 طرف نکلنے ترکون چلیز یہ کہ کے نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا انکے ہاتھ سے بغداد وغیرہ میں جو کچھ کہ واقع ہوا الد عالم اور
 خبث ساتھ زہر خ اور ب کے معنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کے ہے اور بعضوں نے لکھا معنی اسکے زنا کے ہیں اور مقصود یہ کہ اگر جلتی ہے
 کسی جگہ اور بھڑکتی ہو تو جلا دیتی ہے تو اور خشک کو اور غالب آتی ہو پاک اور نجس اور نہیں فرق کرنے در میان مومن اور منافق کے
 اور مخالف اور موافق کے اور آگے آتا ہے کہ جب اللہ نازل کرتا ہے عذاب کسی قوم پر تو پہونچا ناہی انکو کہ ان میں ہونی ہیں پھر اٹھائے
 جاوین گے موافق عملوں اپنے کے اور ایک نسخہ صحیح میں ثبت سانچہ پیش رخ اور جزم بکے معنی فوجش اور فسوق کے یا معنی دونوں کے ایک
 بن عمر وعن ابی عامر او ابی مالک الاشعري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لیکونن
 من امیة اقوام یستهلون الخمر والمجون والمعادن ولینزلن اقوام الی الحب علم یروح علیہم لبسار حة
 لهم یتهمو رجل لاجمة فیقولون ارجع الینا عدا فیبتہم الله ویضع العلم ویکسبہ اخرین قردة وخنازیر
 الی یوم القیمة نواہ البعاسی و فی بعض نسخہ المصائب الحس بالمحاة والراء المہمکتین وهو تصحیف و اما هو

مہلتین کے درمیان میں کلمہ پڑھا اور اشارت ہو ساتھ قول اپنے کے فی ہذا حدیث کہ اگر ساتھ مہلتین کے اس حدیث میں ہو کہ الی داود و فیو
روایت کی ہے چنانچہ طبی اس حدیث کو لایا ہے اور اس حدیث میں کہ بخاری نے روایت کی ہے ساتھ مہلتین کے ہو لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری
کی اکثر روایتوں میں ساتھ مہلتین کے ہے اور اس فقرہ پر دو روایتیں صحیح ہوں والد علم اور ترویج اس ساتھ متوفانیہ کے نزدیک ترویج میں اس ساتھ
ساتھ رفع کے فاصل ترویج اور یہ قریب ہے کہ پہلے روایت میں واقع ہوا ہے لکن یہ جیسے کہ پہلے ذکر کے کہ پہلے قریب یعنی شدت
کے اشارہ نکالیا ہے اور اسی طرح ان دونوں کتابوں میں یا ہم کا جہاں واقع ہوا ہے نیز ذکر میں کہ ساتھ تقدیم کا ذکر کے بل اور اس حدیث
معلوم ہوا کہ خف و سح اس امت میں بھی ہو گا جیسے کہ اگلی امتوں میں ہو پس حدیثوں میں جو نفی اسکی آئی ہے تو وہ باوجود محمول ہے اور اولیٰ نہ
اس امت کے اور اخیر زمانہ اس سے متشبیہ ہے اور یا محمول ہے اور خف اور سح تمام امت کے نہ بعض کے والد علم **وَعَنْ** ابی عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا انْزَلَ اللہُ بَعْضَ عَذَابٍ اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ تَوَلَّيْنَا اَعْلَىٰ اَعْمَالِهِمْ مَتَّعْنَا عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیا تھا کسی قوم پر عذاب پہنچتا ہے وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان
انکے پیچھے صلح اور غیر صلح کو اسی طرح جاری ہے سنت الہی بھگتا ہوں میں اور کبھی نگاہ بھی رکھتا ہے صلح کو غیر صلح میں سے پھر اٹھائے جاوے گا
موافق عمان اپنے کے نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے فہم ایچے اگرچہ دنیا میں عذاب میں سب شامل ہوتے ہیں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنے کے
جزا دیا جاوے گا اگر نیک ہو چھی جزا دیا جاوے گا اور اگر بد ہو چھی جزا دیا جاوے گا **وَعَنْ** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یبعث کل عبد علی مآکد علیہ راقا و مسلما اور روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اٹھایا جاوے گا ہر بندہ روز قیامت کے اور اس حال اور صفات کے کہ اس پر نقل کی ہے مسلم نے فہم ایچے ایمان ہر یا کفر و طاعت ہر
یا عیبت ہر ذل و ہر باغفلت ہر پس اعتبار خاتمہ کا ہے کہ دیکھیے آخر کیا حال گزرے جیسے کہ ماہر کسی نے نہ حکم مستوری و متی ہمہ خاتمہ
کس نے انستہ آخر ہمہ حالت گزر دہ و لیکن بعضے عارفین نے کہا ہے کہ جب سیکو ملکہ یادداشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جو ہر ذکر کا دل میں
قریب یا اگر سبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور مینابی دل کے خزانہ و فتوہ کے تمھارے میں راہ پاوے فر نہیں کہ نماز و صلاحت و حج کی بات
وہ حال غور کر لیا پس ملکہ ذکر کا ہم پہنچانا اور حاصل کرنا چاہیے **الفصل الثانی** فی فصل دوم
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّا رَأَيْتُمْ مِثْلَ النَّارِ نَامَهَا هَاهَا وَ لَامِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَهَا
طَابَ هَاهَا وَ لَامِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَهَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے مانند انکے دفع کے
یعنی شدت و ہول میں کہ سوتا ہے بھاگنے والا اس سے اور نہیں دیکھا میں نے مانند بہشت کے یعنی بہت و سرور میں کہ سوتا ہے ملک و نوا انکا
نقل کی ہے ترمذی نے فہم ایچے بھاگنے والا اگر کوئی شر دشمن قوی کے سے بھاگتا ہے سوتا نہیں اور غافل نہیں ہوتا بھاگتا ہے جتنا کہ ہو سکتا ہے
مگر عجیب بات ہے کہ اگر کوئی دوزخ کی کہ ساتھ اس شدت اور شعامت کے دہری ہو اور لوگ بھاگنے میں اس سے فعلت کرتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے
اور اگر بھاگتے بھی ہیں تو عین بھاگنے میں سوئے ہیں اور غافل ہوتے ہیں اور جگانگ دوزخ سے ساتھ ترک کر دیتے ہیں اور دوزخ میں نہ غفلت کرتے
ہوتا ہے اور طلب کر خواہ لایعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہے غافل نہیں ہوتا اس سے اور سستی اور سہل نہیں کرنا اس کے طلب کرنے میں
اور دوزخ کو اس کے پالنے کے لیے جتنا کہ ہو سکتا ہے مگر بہشت کے باوجود تمام خوبی اور راحت کے کہ اس میں ہو آدمی اسکی طلب میں نہیں رہتا
اور اسکو نہیں پاتا اور دوزخ نہ بہشت کی طرف اور پانا اسکا ساتھ کرنے طامات کے دہکتے کے گناہوں سے ہوتا ہے **وَعَنْ**

پس اگر ہوشیار ہوا اپنے چلنے میں اور خالص کسایت کو پس منہل میں اس میں ہوا شیطان سے اور اس کے سر سے والا مارنا جو وہ لڑکی اپنے
مددگاروں کو سہرا لیکر بھرنے والی کی حضرت نے طرف اس کے کہ چلن راہ آخرت کا دشوار ہو اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہو نہیں حاصل ہوتی
تھوڑی سی سی سے پس فرمایا آگاہ ہو ورنہ اور خیر جہد کے معنی یہ ہیں کہ بول اس کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیکہ میں کہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا
نے والی بات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیرا ما آدر فرمایا ان الدار اتری من المؤمنین القسم و اموالہم بان لہم النجۃ و مع و عن النبی
عز علیہ السلام قال یقول اللہ جل ذکرہ الخیر جملہ الناس من ذکر فی یومہا او خاف فیہ فی مقاصد ساقا
الترمذی فی کتاب البیعت و الشوریہ اور روایت ہے از انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فرمادے گا اللہ تعالیٰ کے بزرگ ہو ذکر رکھنا یعنی روز قیامت کے فرشتوں کو کہ تمہیں دوزخ پرین لگا لو گ میں سے جس شخص کو کہ یاد کیا ہو
یعنی بشر ہونے اس کے کہ میں نے اس کو یاد کیا ہے یا ذکر رکھنا کسی جگہ نقل کی یہ ترمذی نے اور وہ بھی نے یہ کتاب بعد از دشواری کے
ف در ایام الخ یعنی یہ کہ لکھنا کہ لکھا ہوں میں سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و اما من خاف مقام ربہ و نہی النفس عن الہو سے فان آخرتہ
ہی الما و سے کہا طبعی نے کہ مراد ہو ذکر سے خلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا جو خالص دل سے اور صدق نیت سے والا تمام کافر ذکر کر تین
اللہ کا زبان سے تہ دل سے چنانچہ دلالت کرتا ہو اس پر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ و لا
خوف سے باز رکھنا اعضا کا ہو گناہوں سے اور لگا رکھنا انطا طاعات میں والا وہ حدیث نفس و سوسہ و ایسی حرکت ہو کہ نہیں نام رکھا جاتا
اس کا خوف اور یہ وقت دیکھنے ایک سبب لنگ کے ہوتا ہو اور جب غائب ہوتا ہو وہ سبب نظر سے تو پھر تاہو دل طرف غفلت کے
کہا تفصیل نے کہ جب کہا جاوے تجھ کو کہ یاد کرتا ہو اللہ سے تو سکوت کر لے کہ اگر کہتا تو نے نہیں تو کافر ہوا اور اگر کہتا ہاں جھوٹ بولا تو اشارہ دیکھا
ساتھ اس کے طرف اس خوف کے کہ وہ باز رکھتا ہو اعضا کو گناہوں سے اور اس میں بشارت ہو کہ جس مسلمان نے ایک بار راہ غلوں کے خد کو یاد
کیا اور ایک وقت اس کے عذاب سے ورنہ کو عذاب دوزخ سے لکھو نجات ہو اور اگر چاہے اللہ تعالیٰ تو اس کو دوزخ ہی میں نہ لے جاوے ورنہ لنگ
بہشت میں بھیجے لیکن بشر و عذاب میں بشارت صفت اس عذاب سے و عن النبی عازنہ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و علیہ وسلم عن ہذہ الایۃ والذین یؤتون ما اتوا و قلوبہم وحیلۃ اھم الذین یشرعون الخ و لیس یؤفون قال
لا الذینہ الصدیق و لکنہم الذین یصومون و یتصدقون و یتقون و ھم یخافون ان لا یقبل منہم اولئک
الذین یسادیعون فی الخلیفۃ رہما کا الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کے سے اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں وہ چیز کہ دیتے ہیں یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سے اور دل ان کے لرزانا ترسان
ہیں یعنی خوف اس کے کہ نہ قبول ہوں سے اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کے اور ماخوذ ہوں اس میں آیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے
ہیں یعنی اس لیے کہ درنا عذاب سے کام لے کر گناہوں کا ہو فرمایا آنحضرت نے نہ ایسی بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہیں ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے
ہیں ولیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور باوجود اس کے وہ ڈرتے ہیں کہ مقبول نہ ہوں اس لیے
بدلیل اس کے کہ آخر اس آیت میں فرمایا کہ وہ ثنابی کرتے ہیں نیکوں میں نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی نہایت رغبت کرنے میں
طاعات میں اور دوزخ میں طرف ان کے پس نہیں سمجھو یہ کہ جس کی جادہ شراب کے پینے پر اور چوری کرنے پر اور تمام سیئات پر اور آیت
ذکورہ میں بعد لفظ وجلۃ کے یہ ہی انہم لے رہم را جوں اولئک یشارحون فی الخیرات و ہم لیسوا یقون ورجانا چاہیے کہ اس آیت میں

یہ روایت ہے کہ جب کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کا خوف ہو تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی کا احساس ہوگا اور وہ اپنے گناہوں سے باز رہے گا اور اللہ تعالیٰ سے ملے گا

ہیں کم کرے آرزو اور بہت کرے مل اور مجھے بھینے نیکہا دشاموں میں سے حکم کر کہتے تھے کیونکہ اپنے امرا میں سے یہ کہ کھڑا ہے ہمیشہ چھٹے آگے اور کہتا ہے الموت الموت تاکہ ہو دو اور اسکی بیماری کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کے لیے وجہ حکمت حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فائدہ لم بات رنج اور میں ہوں گے کیونکہ کالینے پس نہیں لائق ہو کہ یہ موت و فساد تمہارا رنج استعمال لذت کے قسم کھانے کی چیزوں اور پینے کی چیزوں سے اسلئے کہ انجام کار انکا فنا ہوا زمین نفع دیتا اس جگہ کو میں صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت میں کہ یہاں سے بدو سی اور کہا جاتا ہے میں اعدا کو پھر کھانا ہی بعض انکا بعض کو ہانکا کہ باقی رہنا ہو ایک کیلئے پھر وہ بھی مر جائیگا یہ سبب ہنوک سکھ اور سنتے ہیں اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا را سلیکے کہ فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبياء اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے شہدائے حق میں لا کسین فقلوا فی سبیل اللہ موتوا بل اعمار عنہم ادر لہما راہم کہ تعب کیا ہو جنکو اولیا کر رہا تھا انکی افضل ہو شہیدوں کے خون سے اور بندہ فاسق مراد اس سے فرما کہ اگر وہ کافر ہو اسبب قریبہ مقابلہ انکے کے کہ امانتہ مومن اور اسبب قریبہ کہ تھا تو بہت دشمن نزدیک ہرے امن سے کہ حلقہ تھے مجھ اور اس قریبہ سے قول اللہ تعالیٰ کا امن کاں مومن کاں فاسقا اور جاسی ہوتی اور کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنے حکم فرماتے ہیں کہ بیچ دارین سکھ اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کے سے واسطے پر دہاوشی اسکی کے ہر واسطے کہ ہو در میان خوف و رجا کے نہ واسطے ثابت کرنے ایک تہ کے درمیان دھرمیوں کے جیسے کہ وہم کیا ہو معتزلہ فاسق اور دہا احتمال اس میں تجدید کا اور کثیر کا اور موندی دوسرے احتمال کی ایک اور روایت یہ ہے کہ مہذب کا کافر کے قبر میں کہ مصلط ہو گیا اسبب ایک کم سوار و ملو و اسکی ایضاً کہ قال ابو ایوب ان رسول اللہ قد ثبت قال شیخہ بنی ہود و قال حق انہما رواہ الترمذی اور روایت ابوالی محمد سے کہ کہ اسنے فرمایا کہ میں نے کہا میں نے یہاں رسول اللہ تحقیق پورے ہو گئے غم لینے ظاہر ہوئے اسبب اتنا ضعف کے پہلے ہو پختہ ہوئی عمر کے فرمایا پورے ہو کر دیا جگو سورہ ہود نے اور ہنوں اسکی فی نفس کی یہ ترمذی نے فاس لینے جو سورین ہند اسکی میں کہ جن میں ذکر فیامت کا اور عذاب کا بہت ہے پس انکے مضمون سے غم ہوتا ہو مجاہد امت کی طرف سے کہ دیکھتے کہ حال ہو انکا اور اس غم کے مارے بہ حال ہو گیا ہو میں ان کے کہ ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد ثبت قال شیخہ بنی ہود و قال حق انہما رواہ الترمذی اور روایت ابوالی محمد سے کہ کہ اسنے فرمایا کہ میں نے کہا میں نے یہاں رسول اللہ تحقیق پورے ہو گئے آپ فرمایا پورے ہو کر دیا جگو سورہ ہود اور وقعہ اور ہدایت اور غم فساد اور اور انکے کہ رت نہ لینے اور فائدہ انکے نے کہ جن میں ذکر فیامت کا اور عذاب کا ہو نفس کے یہ ترمذی نے نو ذکر حدیث ابی ہریرہ کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کتاب الجہاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لایعجز الناریع کتاب جہاد کے الفصل الثالث نفس نبوی عن النبی قال انکم لتعلمون انما الاہی اذ فی اعینکم من الشجر کما نعدھا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المواقف یعنی المواقف کات رواہ البخاری و روایت ابی ہریرہ سے کہ کہ اسنے فرمایا کہ میں نے کہا میں نے یہاں رسول اللہ تحقیق پورے ہو گئے ہوس کہ وہ بارک تر ہیں بیچ انکوں ہمارے کے بال سے یعنی میں وہ ہرے نفس الامر میں اور غم چھوٹا اور حقیر جاننے ہو انکو دگشتے ہو مکر و بات سے اور انکے کرنے سے نہیں ڈرتے تھے ہم گئے انکو آنحضرت کے زمانے میں وفاق سے لینے ہلاک کرنے والوں میں سے نفس کی یہ بخاری نے نو عن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انکم لتعلمون انما الاہی اذ فی اعینکم من الشجر کما نعدھا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المواقف یعنی المواقف کات رواہ البخاری و روایت ابی ہریرہ سے کہ کہ اسنے فرمایا کہ میں نے کہا میں نے یہاں رسول اللہ تحقیق پورے ہو گئے ہوس کہ وہ بارک تر ہیں بیچ انکوں ہمارے کے بال سے یعنی میں وہ ہرے نفس الامر میں اور غم چھوٹا اور حقیر جاننے ہو انکو دگشتے ہو مکر و بات سے اور انکے کرنے سے نہیں ڈرتے تھے ہم گئے انکو آنحضرت کے زمانے میں وفاق سے لینے ہلاک کرنے والوں میں سے نفس کی یہ بخاری نے نو عن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ مَحْضَرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ هَالِكًا بَارَوَاهُ إِنَّ مَاجَةَ وَالذَّارِ هِيَ وَالسَّيِّئَةُ هِيَ فِي
 شُعْبِ الْوَيْمَانِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ! تو اپنے منہ میں ان
 گناہوں سے کہ معتبر اور چھوٹا جانا جائے انکو اس لیے کہ ان گناہوں کے لیے خدا سے تعالیٰ کی طرف سے ایک طالب علم کو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہو
 اور بہتی نے شعب الایمان میں وہ ایک طرح کا عذاب ہے کہ عذاب دینا ہو اسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہو
 اسکو طلب کرنا نہیں چھوڑ سکتا اسکو پس لفظ طالب میں غنیمت کے لیے ہو یعنی طالب علم نہیں لائق ہو کہ یہ غافل
 رہے اس لیے کہ اکثر سہل جانتے ہیں کہ وہ انکو نہ تدارک کرتے ہیں انکا ساتھ نہ لے کر اور نہ التفات کرتے ہیں انکی
 طرف مانتھ دُرنے کے اور غافل ہیں کہ نہیں ہو صغیرہ سانچہ اصرار کے اور ہر صغیرہ نسبت ظلمت اور کبریا ہی اللہ تعالیٰ کے
 کبریا ہو اور تھوڑا سا بھی اُس میں سے بہت ہو اور اسی لیے کبھی معفو فرمادیتا ہو اللہ تعالیٰ کبریا کو اور عذاب کرتا ہو صغیرہ پر جیسے
 کہ مستفاد ہوتا ہو قول الدرس و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء اور اہل قول اللہ تعالیٰ کا ان نجات نبوا کا سر ماتھوں عنہ
 کفر علم سبب انہیں سے اس کے یہ ہیں کہ دور کر رہے ہیں ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے سبب عبادات کفرہ کے لیکن بغیر طہی نہ رہے کے
 کبار سے بغیر ذبح کے کبار سے جسکے معز کہتے ہیں واللہ اعلم اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ بچا و نعم پختہ تین چھوٹے گناہوں سے اس لیے کہ مثال
 حقیر گناہوں کی مانند مثال ایک قوم کے ہے کہ ترمی وہ ایک مال کے اندر پس المبادہ ایک کڑی اور لایا وہ ایک لکڑی بیان یک
 کہ کھانسی انھوں نے روئے اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ پر حسب مواخذہ کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ہلاک کر دیتا ہو
 وہ اسکو نص کی یہ احمد و طبرانی نے مع و عن ابی جردۃ بن ابی موسیٰ قال قال لی عبد اللہ بن عمر ہل تدری
 مَا قَالَ ابی لَیْسَ بِكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّ ابی قَالَ لَا بَیْكَ يَا ابْنُ مَوْسَى هَلْ لَیْسَ بِكَ اَنْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَمَامَةٌ وَجِہَادٌ تَامَةٌ وَحَمَلْنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدٌ لَنَا وَانْ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ
 فَجَوَّزَ امْنَهُ كَفَافًا رَاسًا بَرَدًا ابُوكَ لَا بَیْ لَآلِہِ قَدْ جَآهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا سَلَّمَ عَلَآ اَيْدِيْنَا بَشَائِكُنَا وَنَالِ الزَّجُوْ ذَاكَ قَالَ ابی لَیْسَ بِكَ اَنَا وَكَ
 نَفْسُ عَمْرٍ مَعِي لَوْ دِدْتُ اَنْ خَلِكَ بَرَدٌ لَنَا وَانْ كُلَّ شَيْءٍ عَمَلْنَاهُ بَعْدَهُ فَجَوَّزَ امْنَهُ كَفَافًا رَاسًا
 بَرَدًا فَقُلْتُ اِنْ اَبَاكَ وَاللَّهِ كَانَ خَيْرًا مِّنْ ابی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی جردہ بن ابی موسیٰ انگری سے
 کہ بڑے تابعین میں سے ہیں کہا کہ واسطے میرے عبداللہ بن عمر نے کہا جانا ہو نو کہ کیا کہا باپ میرے نے واسطے باپ بڑے کے
 کہا ابو بردہ نے کہ کہا میں نے نہیں جانتا میں کہا عبد اللہ نے پس تحقیق باپ میرے نے کہا واسطے باپ بڑے کے میں نے ابی موسیٰ کے اور
 ابی موسیٰ نے کیا خوش کرنا ہو بگو کہ اسلام ہمارا سانچہ انھیں کے یعنی مابہو سانچہ بعثت انکی کے اور ہجرت ہماری سانچہ انکی
 اور جہاد ہمارا سانچہ انکی اور عمل ہمارے یعنی نماز اور روزے اور زکوٰۃ اور حج اور مانند انکی کے سارے سانچہ انکی یعنی بیچ رہا
 انکی کے ثابت اور باقی رہیں واسطے ہمارے اور یہ کہ جو عمل کیے اور مجھے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نجات پاویں
 اور خلاص ہوویں ہم ان سے برا ہر ہر سبب کہا باپ بڑے نے واسطے باپ میرے کے کیوں نہیں ہو قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا مجھے بعد
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نماز پڑھی مجھے اور روزے رکھے مجھے اور کیسے مجھے مل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئے ہمارے ہاتھ پر بیٹھے بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع کرتے ہیں انکی بیٹے ثواب چیزوں ذکر کی گئی کار زیادہ
 اوپر پہلا سلام و بھرت و فہرہ کے کہا باپ میرے نے بیٹے حضرت عمرؓ نے لیکن میں قسم ہوں اس ذات کی کہ جان عمر کی اُسکے ہاتھ
 میں ہوا البتہ دوست رکھنا ہوں یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہیں میں نے ثابت اور باقی رہیں واسطے
 ہمارے اور یہ جو کچھ کہ کیا ہوئے بعد آنحضرت کے بجات پادین اُن سے برابر سرسپرس کہا میں نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ ہمارے
 قسم خدا کی تھے بہتر باپ میرے سے افضل کی یہ بخاری نے وف برابر سرسپرس بیٹے نہ نفع اُسکا ہجو پونچے اور نہ ضرر اُسکا ہم پر پڑے اور
 نہ موجب ثواب کا ہوا اور نہ سبب عذاب کا بیٹے اگر موجب ثواب کا ہوا ہمارے سبب عذاب کا بھی نہ ہوئے طاعت ناقص ہو غیبی نشو و
 نہ ہم گم مرد علت عصیان نشو ویدہ اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہیں اور گمان کی قبولیت
 کہتے ہیں باقی رہیں نوسہی سادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کے کیے ہیں بنے وہ خالی خرابی سے نہیں اگر سرسپرس نہ تو بھی غنیمت ہو اور یہ اس سبب سے
 ہو کہ تابع اسیر نہیں کا ہر صحت میں اور مناد میں بیچ اعتقاد اور خلاص کے علم و عمل میں کیا نہیں دیکھتا ہر تو کہ صحت بناے نماز مقتدی
 کی اوپر صحت نماز ام کے ہو اور اسی طرح فساد اُسکا اور نہیں شک ہو بیچ وصول کمال کے اور حصول صحت اعمال کے بیچ حالت
 ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعد آنحضرت کے جو طاعتیں واقع ہوئیں نہیں خالی ہیں تغیرات سے اور فساد حالات سے
 جبکہ خبر دی بیٹے صحابہ نے وقت وفات آنحضرت کے کہ میرے ہاتھ اپنے منی سے نہ ہمارے تھے اور ہنوز مشغول دفن ہی میں تھی کہ اپنے
 دلون کو برپا یا بیٹے بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی چھینے آفتاب وجود حضرت کے سے پس برمی غنیمت ہو یہ کہ برابر سرسپرس رہیں طاعت
 وسیلات میں اور یہ بات نسبت مجلس القدر صحابہ کے تھی اور جو کہ بعد انکے میں پس طاعات انکی کہ بہری ہوئی عجب اور غرور اور باغیر
 میں ہیں انکا کیا ٹھکانا ہو کر یہ کہ فضل کرے اللہ ساتھ رحمت و عین عنایت اپنے کے کہ لاحق کرے بدکاروں کو ساتھ نیک کاروں کے
 بلکہ کہا ہو بیٹے عارفین نے کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہو اس طاعت سے کہ لازم کرے غیب و کبر کو اور اخیر جملہ سے
 مراد یہ ہو کہ جب تیرا باپ باوجود اتنے اعمال و فضائل کے مقام خوف و دہشت میں ہو تو بہتر ہو امیر سے یا پ سے اور مقام انکسالی ہو
 یا مراد یہ ہو کہ عجیب نہ ہو کہ باوجود اسکے کہ تیرا باپ بہتر ہو میرے باپ سے یہ کچھ ڈرتا ہو پس معلوم ہوتا ہو کہ کارنا زک ہو نوع
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي رَبِّي بِتَسْمِئَةِ اللَّهِ فِي السَّيْرِ وَالْعَلَاكِ نِيَّةٍ
وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْعِيَا وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأَعْطِيَهُ مَنْ حَرَصَنِي وَأَعْفُو
عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَفِيَّةً وَكَفَى خَوْفًا وَنَظِيرِي عِبْرَةً وَأَمْرًا بِالْعُرْفِ وَقِيلَ بِالْعُرْفِ دَوَاةُ ذُرِّيَّةٍ
 اور روایت ہوا ابی ہریرہ سے کہ کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کیا مجھ کو رب میرے نے ساتھ تو چیزوں کے کہ کہنے
 ہونا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر میں بیٹے بیچ دل اور جسم کے یا خلوت و جلوت میں اور دوسرے بات راست و درست کہنی کہ منزل
 تجاوز کرے بیچ حالت غصہ اور رضا کے پس آدمی راضی ہوتا ہو کسی سے تو تعریف کرنا ہو اُسکی اور اچھا کہتا ہو اُسکو اور عیب اُسکا
 نہ کہتا ہو اور جب غصہ میں آتا ہو تو برخلاف اُسکے کرنا ہو چاہیے کہ دونوں حال میں یکساں رہے اور میرے ممانہ روی بیچ
 دُشمن و دُعا کے پس رزق بقدر کفایت کے ہونا فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہو کہ دونوں حالتوں میں اوپر طریقہ اعتدال کے مستقیم ہو
 پس غصہ اور جبر و فزع کرے اور غنا میں گمراہ اور سرکشی اور علو نہ اختیار کرے اور چوتھے یہ کہ ملائے رکھوں میں بیٹے ملک

کروں اُس سے کہ کاٹے مجھے یعنی اگر کوئی ناسف دار مجھے القطار و بدسلوکی کرے تو میں اُس سے سلوک احسان ہی کروں یہ نہایت حلم و تواضع
 ہی پانچویں یہ کہ دون میں اُسکو کہ محروم رکھے مجاہد اور چھپے یہ کہ درگزر کروں میں یعنی باوجود قدرت بدلہ لینے کے اُس سے کوئی کم کرے
 مجھ پر اور ساتویں یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ رہوں تو فکر کروں نجات اسما اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات
 اللہ تعالیٰ کے آٹھویں یہ کہ ہو بولنا سیرا ذکر یعنی جب بات کروں تو ذکر خدا تعالیٰ کا کروں میں قسم تسبیح اور تحمید اور تکیہ اور توحید
 اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندوں اُس سے اور نویں یہ کہ ہو نظر میری عجزت یعنی جب نظر مخلوقات میں کروں تو بر وجہ عجزت
 اور ہوشیاری کے کروں میں نہ ساتھ جمل و غفلت کے اور حکم کیا پروردگار میرے لئے کہ حکم کروں میں ساتھ نیکی کے اور رستہ کیا گیا
 ساتھ معروف کے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی ایک تروت میں سجا با لہو بالمعروف آیا ہی اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں یعنی اچھی بات
 سنی عن المنکر نہ ذکر کے اس لیے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر شامل ہی اچھی بات کے کرنے کو اور بری بات کے کرنے کو اور خصلت زیادہ ہی فوخصلتوں کے کورہ سے کہ
 جامع ہی تمام بھلائیوں اور طاعات کو جو حقوق خلق و حق کے بطریق اجمال کے تفصیل کے ذکر کی مع **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مِمَّنْ يَخْرُجُ مِنْ عَيْتِهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ
الذَّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حِرْمَانِهِمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَاهُ الْإِنْسِ صَاحِبَةً اور روایت ہے عبد اللہ
 بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی بندہ مومن کہ نکلے اسکی آنکھوں سے آنسو اور اگرچہ سو ماندر کبھی کے
 یعنی بخور اسباب خوف خدا کے پھر ہوئے آنسو اس کے اچھے منہ پر مگر کہ حرام کریگا اسکو اللہ آگ برنقل کی یہ ابن جہنم **بَابُ تَغْيِيرِ النَّاسِ**
باب ہزج بیان تغیر و تبدیل لوگوں کے ف تغیر کے معنی ہیں ایک حال سے اور حال پر ہو جانا اور او تغیر حال لوگوں کا ہی حالت
 کہ زمانہ نبوت میں تھے کہ لوگ مستقیم تھے طریقہ دین پر اور التزام تھا احکام سنت کا اور منبع تھے حق کے اور بر عینت تھے دنیا سے اور غرور
 نہ تھے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثبات تھے اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور
 نورانیت دل اور صفائے باطن کھتے تھے اور اخیر زمانہ میں احوال بر خلاف اُس کے ہو گئے **ح الفصل الاول فصل اول**
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ أَلْمَاءَةٍ لَا تَكَادُ تَحْدُثُ رَاحِلَةً
مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہی آدمی یعنی ہرچ اختلاف حالات
 اپنے کے اور تغیر صفات اپنے کے مگر مانند سوا و اونٹوں کے نہیں قریب ہی کہ پاؤں تو امی مخاطب اُن میں ایک قابل سواری کے نقل کی
 یہ بخاری اور مسلم نے **ف** را حال اُس دنٹ کو کہتے ہیں کہ تو نا ہو سفر کرنے پر اور بوجھ اٹھانے پر اور حیات میں نہانے کے لیے ہی اور
 معنی یہ ہیں کہ آدمی بہت میں جیسے اونٹ بہت سے ہوتے ہیں لیکن اونٹوں میں لائق سواری کے کم ہوتے ہیں اس طرح سے آدمیوں میں بھی
 کام کے آدمی کہ قابل صحبت نبی کے ہوں اور حق صحبت بجا لادیں اور مددگار ہوں خیر پرانے درمیان میں بہت کم ہیں یعنی کہتے
 ہیں کہ مراد اُن سے آدمی اخیر زمانہ کے ہیں کہ بعد قرون ثلثہ کے کہ نیک ہیں امت کے پیدا ہونگے اور حق یہ ہی کہ حاجت اس
 قید کی نہیں ہر احتمال رکھتا ہی کہ مسلمان کامل اُس زمانہ میں بھی کم ہوں حال یہ کہ آدمی نیک ساتھ تمام صفات پسندیدہ کے تمام
 زمانوں میں کم تھے اور اخیر زمانہ میں بہت ہی کم اور فضیلت اور بھلائی ان تین قرون کی نسبت اُن کے کہ بعد اُن کے آئے باقی ہی
 باعتبار کثرت و قلت کے ہج اور ذکر کرنا سو کا واسطے مکیہ کے ہج واسطے نجد کے پس وجہ و عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کہ کیا کی سے

ہی چنانچہ اس سے معنی باب چنانچہ کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہو اور منقول ہو کہ سہل نسری نکلے مسجد سے اور دیکھا انھوں نے
 بہت سے لوگوں کو اندر مسجد کے اور باہر اسکے پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہیں اور غلغلہ نہیں مٹوے ہیں اور حق سبحانہ تعالیٰ نے
 آگاہ کیا اس معنی پر کہ نبی انبوت بن ایک انہیں سے یہ جو قلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین استوا وعلو احوال وقلیل من
 یوعیٰ **وَعَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ سَنَنْ مَنْ جَبَلُكُمْ اِشْبِلُ اِشْبِلُ وَذُرَاكُمَا**
يَذُرُكُمْ حَتَّىٰ تَكُونُوا حَبِيبٌ يَتَعَمَّقُ هَرَمُ قَيْلٍ يَأْتِي سَوْدُ النَّصَارَىٰ قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور
 روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کرو گے تم طریقوں اور عاداتوں ان لوگوں کی
 کہ پہلے تم سے تھے باشت ساتھ باشت کے اور ہاتھ سات ہاتھ کے مراد جو اس سے موافقت اور مطابقت یعنی مطابقت اکلون کی
 جمیع وجود سب کاموں میں یہاں تک کہ اگر بیٹھے ہونگے وہ سوراخ کوہ کے من کہ وہ بہت تنگ اور بڑا ہوتا ہی تو پیروی کرو گے تم ان کی
 غرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلے بسے تھے اور متابعت کریں گے ہم ان کی وہ یہود و نصاریٰ میں فرمایا انحضرت نے اگر وہ یہود
 و نصاریٰ نہیں من تو اور کون میں یعنی ظاہر ہو کہ مراد یہود و نصاریٰ ہی ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سنن ساتھ
 پیش سین کے جمع سنت کی ہو یعنی طریقہ کے نیک ہو یا بد اور مراد یہاں طریقہ اہل ہوا و بعثت کا ہو کہ نکالا انھوں نے اپنے دلوں سے
 بعد انبیاء اپنے کے کہ تئیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعض نسخوں میں سنن ساتھ زبر سین کے ہو یعنی طریقہ انکا ہم **وَعَنِ**
مِنْ دَاسِ اَكْسَكِي قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الْمَصَالِحُونَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَكْفُ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ
الشَّعْبِ وَالْقَوْمِ كَيْفَ يَكُونُ اللَّهُ بِالسَّيِّئَةِ سَرَوَاهُ الْجَنَادِيَّ اور روایت ہو مراد اس سلسلے سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ جاتے رہیں گے یعنی مرتے جاوین گے نیک بخت اول پس اول یعنی ایک بعد دوسرے کے اور ہر ایک کو اول کہا اس لیے کہ جب
 اول گذر گیا وہ کہ بعد اسکے ہو اول ہوا بہ نسبت باقی کے اور باقی رہیں گے بد و تباہ کار اور نابکار مانند بھوسے جو کے یا کھجور کے نہیں
 کہ دیکھا انکی اللہ پر واکرنا یعنی کچھ قدر و اعتبار نہیں کریگا انکی نقل کی یہ بخاری نے **الفصل الثاني** فصل دوسری
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَيْتُمْ اُمْتِى الْمَطِيْطَاءَ وَحَدَّ مَتْنُكُمْ اَبْنَاءَ الْمُلُوكِ
اَبْنَاءَ فَارِسَ وَالرُّومِ سَلَطَ اللَّهُ شَرًّا مَرَّهَا عَلَىٰ اَحْيَادِهَا وَاهُ الْقُرْمَذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَرَبِيٌّ روایت ہو
 ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت چلے گی امت میری جلتا کبر کا اور خدمت کریں گے انکے بیٹے
 بادشاہوں کی کہ بیٹے فارس اور روم کے ہیں یعنی ولایتین اور شہر فتح کر نیلے اور اولاد فارس و روم کو بندی کریں گے او
 خدمت کو کہیں گے اور بادشاہ اور امرا انکی ان کہ چاکر ہوں گے اور خدمت کریں گے سلط کرے گا اللہ تعالیٰ امت کے بدوں کو
 انکے نیلوں پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہو **ف** یعنی ظالموں کو مظلوموں پر اور یہ حدیث و دلیلون بہت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہو اس لیے کہ خبر دی حضرت نے غیب کی اور یہ خبر حضرت کی موافق واقعہ کے ہوئی کہ جب شہر
 فارس اور روم کے فتح کیے اور لیے مال انکے اور بندی میں پکڑی اولاد انکی اور چاکری کروائی ان سے اور دولت قوی ہوئی سلط
 کیا پروردگار تعالیٰ نے حضرت عثمان کے قتل کرنے والوں کو اپنا اور سلط کیا بنی امت کو بنی ہاشم پر اور کیا انھوں نے جو کچھ کہ کیا
 اور لفظ مطیطا ساتھ پیش میم کے اور زہر ط کی مدد و مقصور اتنے ہونے اور ہاتھ لگے ہوئے جلتا اور مط کھینچا ابو اور رخصاہ کا کبر سے

اور قحط الرجال
 بنون غنم و شکر و کد
 ران لاس اور
 کامیروں کے ہونے اور
 قحط زبانی ۱۱۵۵

اور بطریق بیچ تماموس اور مصالح اور مصالح کے اور بیچ نسوین معجو مشکوٰۃ کے اور جو ہنی اور نہ روح اسکی کے ساتھ ایک ہی کے درمیان
دو ط کے ہی دوسری بعد از دوسری ط کے نہیں ہی اور بیچ مجمع البہار کے اور بعض حوشی کتاب کے بھی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے ساتھ
خدمت ہی کے بعد از ط دوسری کے روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات ہی کے بعد از ط دوسری کے بھی ہی بلکہ بیچ
ہی و اللہ اعلم بحر و عن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوّم الساعة حتی تقتلوا اموالکم
و تجتئلوا و ایاکما فیکم و یورث ذنباکم و یثکروکم و ذاک الترصدی اور روایت ہی حذیفہ سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ قتل کرو گے تم اپنے امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو
اور مارو گے تم ایک دوسرے کو ساتھ تلواروں اپنی کے اور یہاں تک کہ وارث اور مالک اور تصرف ہونگے دنیا تمہاری کے ہر کار
تمہارے یعنی ملک اور سلطنت ظالموں کے ساتھ آوگی اور کار و بار خلایق کا بیچ قبضہ اقتدار بدوں اور فاسقوں کے ہر کار
کی یہ ترمذی نے و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوّم الساعة حتی یکون اسعد الناس
بالذنباکم و بن لکھ و ذاک الترصدی و الیہ فی ذکر ثل النبوة اور روایت ہی اسی حذیفہ سے کہ کس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگوں کا دنیا میں ساتھ کثرت مال
کے اور منصب اور اجارے حکم کے لیم اور احمق بنیا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نہ لکھی نقل کی یہ ترمذی نے اور بعضی نے کتاب
دلائل النبوة میں و عن محمد بن کعب القرظی قال حدّثنی عن سہیل بن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فاطلح علینا مصعب بن عمیر ما علیہ الا برؤۃ لہ مرقوعہ بصرہ و قلما اراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکی للذی کان فیہ من النعمۃ و الذی ہو فیہ الیوم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیف یکو اذا عذ احدکم فی حللہ و دراح فی حللہ و وضعت بکین یدیکہ صحفہ و در فحک
اخری و سترت بئو تکو کما استر الکعبۃ فقالوا یا رسول اللہ نحن یوم عید خیر منّا الیوم تتفسر
للعبادۃ و تکفی المؤمن قال لادانتہ الیوم خیر منکم یوم عید و ذاک الترصدی اور روایت ہی محمد بن کعب
قرظی سے کہ کہا حدیث کی مجاہد اس شخص نے کہ سنا علی ابن ابی طالب سے کہ کہا علی رض نے تحقیق تھے ہم تھے ہوسے ساتھ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے سجد میں یعنی مسجد مدینہ میں بسجد قبائین پس اے ہر مصعب بنیہ عمیر کے اس حال میں کہ نہ تھی انکے بدن پر مگر چادر
انکی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹیکے چمے کے پس جب دیکھا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے بسبب اس امر کے کہ تھے یعنی پہلے
اس دن کے بیچ نعمتوں کے اور بسبب کھنے اس حال کے کہ اس میں ہر آج یعنی فقر و خستہ حالی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی بطریق تعجب اور تحسّر کے کیا حال ہو گا تمہارا جو وقت کہ صبح کو نکلے گا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑے کے اور شام کو نکلے گا
بیچ ایک جوڑے کے یعنی کیا ہو گا حال تمہارا جو وقت کہ بہت ہونگے اسوال تمہارے کہ اول روز ایک لباس پہنے گا اور تا آخر روز
دوسرے بسبب نہایت نعم کے اور کھا جاوے گا آگے اسکے ایک پیالہ بڑا کھانیا اور اٹھایا جائیگا دوسرا یعنی جیسی کر شان
منعمین کی ہی اور یہ کہنا ہی کہ کثرت اقسام طعام سے کہ طرح بطرح کے طعام موجود ہوں گے ایک بعد دوسرے کے اور ڈھانکو گے
تم اپنے گھر کو یعنی اپنی دیواروں پر دیوار گیران لگاؤ گے بسبب یادہ نعم کے جیسے اٹھایا جائیگا یعنی کہ یہ نعم اور تر و اول اسراف سے

یج لباس اور طعام اور سکن کے لیے کہہ دیجئے کہ ہمارے بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کہ یہ حال رکھتے ہوں گے بہتر ہوں گے اس حال سے کہ آج
 رکھتے ہیں اس لیے کہ فاسخ ہو گئے ہوں سب عیش و عشرت سے اور روز و رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاویں گے ہم محنت سے یعنی
 لونڈی غلام نوکر بیکار کام کاج کریں گے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا ان حضرت نے کہ ہوں نہیں ہو کہ اُس روز میں
 مشہور گے بلکہ تم آج سے دن بہتر ہو بہ نسبت اُس دن کے فعل کی یہ ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع میں حضرت عمرؓ سے روایت
 کیا ہے کہ ایک روز مسیب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال میں کہ قسم بکری کی کھال کا اپنی کمر کو باندھا تھا پس فرمایا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اُس شخص کے کہ روشن کیا ہو اللہ تعالیٰ نے دل اسکا اور تحقیق دیکھا ہو میں نے اس کے مان
 اور باپ کو کہ کھلاتے تھے اُسکو خوشترین طعاموں کا اور دیکھا ہی میں نے اسپر جو ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خریدا
 تھا اُسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکھتے ہو تم او مسیب بن عمیر قریشی میں اجلہ اور فضلاء
 صحابہ سے ہجرت کر کے گئے تھے آنحضرت کے پاس اور تھے جاہلیت میں مقنن ترین لوگوں کے طعام و لباس میں اور
 جب مسلمان ہوئے سب کچھ چھوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے احد میں اور وقت شہادت کے یہ چالیں میں کے تھے یا کچھ
 زیادہ اور ظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بسبب حم و شفقت کے نصیبت کہ یہ تھے عزیز اپنی قوم میں اور
 مستغرق تھے محنت میں اور اب یہ حال ہو لیکن اس بات کے کچھ سنا فی ہر وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت میں اور عمرؓ میں جبکہ روئے عمرؓ
 آنحضرت کو دیکھ کر بیٹھے ہوئے گھڑی چار پانی پر او نشان پڑا ہوا تھا چار پانی کی بان کا آنحضرت کے بدن شریف پر اور یاد کیا عمرؓ
 چمن کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو اس مقام میں ہوا محمدؐ عمر کیا نہیں راضی تو اس سے کہ اُنکے لیے ہو دینا
 ہمارے لیے ہو آخر اتنے پس اولیٰ یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت میں اختیار کرنا زندہ کا
 دنیا میں اور متوجہ ہونا عقیقی کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب ہونے اُن چیزوں کے کہ مددگار میں عبادت کی مثل لباس
 ضروری وغیرہ کے والد اعلم اور مولد ہی ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف کم اذا غدا
 اور تم آج کے دن بہتر ہو الخ اس لیے کہ جو فقیر اُسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہو غنی سے ایسے کہ غنی مشہور رہتا ہی دنیا میں اور
 نہیں فارغ ہوتا عبادت کے لیے مثل اُسکے کہ اُسکے پاس بقدر کفایت کے ہی بسبب کثرت اشتغال کے ساتھ حاصل کرنے مال کے
 پس حدیث صریح دلالت کرتی ہے او پر تفضیل فقیر صابر کے غنی شاکر پر پس حبال غنا کا بہ نسبت صحابہ کے کہ وہ اقویاء میں الیا
 ہوا تو کیا حال ہو گا غیر اُنکے کا ضعفاء میں سے اور سدید ہی اس کے وہ حدیث کہ روایت کی ہے دلیلی نے فردوس میں ابن عمرؓ
 بطریق مرفوع کے مازوت الدینا عن اعدا کانت خیرہ کہ کتا ہوں میں کہ لفظ عن احد عام ہی پس کا فر فقیر کا عذر
 خفیف تر ہو گا بہ نسبت کا فر غنی کے و رخ میں پس جبکہ نفع دیا فقیر نے فقیر کو اس دار فانی میں تو کیونکر نفع دیا سوسن
 صابر کو دار الفار میں **وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَرَوْنَ الصَّائِرِينَ فِيهِمْ**
عَلَىٰ أَدْنَاهُمْ كَالْقَائِمِينَ عَلَىٰ الْحُجَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إسناده اور روایت ہے اُنس سے کہ کہا فرمایا
 آدیکو لوگوں پر ایک ماندہ صبر کرنا لا اُنس ماندہ کے لوگوں میں اپنے دین پر یعنی او پر نگاہ رکھنے امر دین اپنے کے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے
 مانند شخصی میں لینے والے انگارے کے ہو نفس کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کے **ف** یعنی جبکہ

أَتَقْدُوا أَنْفُسَكُمْ لِلثَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَتَقْدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَطْلَبِ أَتَقْدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَسِيرِ
وَيَا فَاطِمَةَ أَتَقْدِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنَّكَ لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا عِندَ أَنْ لَكَ دَجَاسًا بَلْهًا يَبْدُو لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کما آسنے یعنی یہ حدیث ساتھ اور الفاظ کے بھی آئی ہر ابو ہریرہ سے کہ جب یہ آیت آنی کہ ڈرتا ہوں اپنے
کنبے کو کہ بہت نزدیک ہیں بلایا بنی ہاشم علیہ السلام نے قریش کو پس جمع ہوئے پس تمیم کی آنحضرت نے پکارنے میں اور تخصیص کی یعنی
پکارا انکو ساتھ نام جد بعد انکے کے کہ سبکو نام و شامل ہو اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے پھر بیان کی راوی کی نسبت
عموم مخصوص کی کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ اسباب آگ
دوزخ سے نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ کی سے ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ
سے ای اولاد عبد مناف کے خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے ای اولاد ہاشم کے خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے ای اولاد عبد المطلب
کے خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اور ای فاطمہ خلاص کرو اپنی جان کو آگ سے اس لیے کہ میں مالک نہیں ہوں ہمارے لیے عذاب اسے کسی چیز کا
سوا اسکے کہ واسطے تباہی مجھ پر رحم اور قربت کا ہو کہ تر کرتا ہوں میں اسکو ساتھ تری اسکی کے اور ساتھ بانی صلا و احسان کے
بجھتا ہوں میں حرارت اور سوختگی احتیاج انکی کو نقل کی یہ سلم نے ف لوی ساتھ پیش لام کے اور زبر ہمزہ کے اور کبھی بدل کیا جاتا
ہمزہ واو سے اور ساتھ ہی شدہ کے نام انکے جدا علی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فھر کا ہی اور مرہ ساتھ پیش سیم کے اور شدید تر کے
باب ہر قبیلہ کا قریش میں سے اور عبد مناف بالآخر عبد شمس سے اور باب اسکا ہی اور باب ہاشم کا اور روایت میں ذکر اسکا نیچے
واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اسمین حجاز آنحضرت کے اور بیٹے حجاز کے سب داخل ہوئے اور ڈرانا اس حد کو بھونچا یا کہ اولاد شریف کو
بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نساء عالم کی بن اور آگ دوزخ کی انپر حرام ہوئی انکو بھی داخل میں ڈانے کے
کیا اور میں نہیں مالک ہوں الخ یعنی میں نہیں قادر اس پر کہ دفع کروں تم سے اللہ کے عذاب میں کچھ بھی اگر ارادہ کرے اللہ عذاب نہایت
اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے قل فمن یملککم من اللہ شیئاً ان ارادکم ضرراً ولکم فی اللہ تعالیٰ نے
قل لا املک لنفسی نقماً ولا ضرراً الا ما شاء اللہ اور ساتھ تری انکے کے یعنی ساتھ صلا انکے کے اور ساتھ احسان کرنے کے مفسر اور
حاصل اسکا یہ کہ میں قرابتوں سے احسان کرتا ہوں اور ظلم اور ضرر ان سے دفع کرتا ہوں اور منایہ میں لکھا ہے کہ بلال جمع بل کی ہی
بمعنی تری کے اور عوب اطلاق کرتے ہیں تری کو سلوک اور احسان کرنے پر جیسے کہ اطلاق کرتے ہیں میں کو قطع کرنے پر اس لیے
کہ جب انھوں نے دیکھا کہ بعض چیزیں پیوستہ ہوتی ہیں ساتھ تری کے اور حاصل ہوتا ہی انہیں تفریق ساتھ میں کے ہتھوڑا کیا
انھوں نے بل کو واسطے معنی وصل کے اور میں کو واسطے معنی قطع کر نیکی اور اس حدیث میں نہایت ڈرانا اور سبالتو ہی اسمین والا
فضیلت ان مذکورین میں سے اور داخل ہونا انکا بہشت میں اور شفاعت ان سرور کی گنگا راہ کے لیے چہ جاؤ با حضرت کے
لیے حدیثوں صحیحہ سے ثابت ہے اور با وجہ واسطے خوف اسکی بے پروائی کا باقی ہے اور یہ مقام مقتضی تھا اس حال کا اور یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکے وارد ہوئی ہوں غرض کہ حکم ہو حضرت کو ڈر انکا پس بجالاے اسکو و ع ح
وَفِي اللّٰهِ عَلَيْنَا مَعَكُمْ قُرَيْشُ أَشْتَرُ وَأَنْفُسُكُمْ لَا أُخْفِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ لَا أُخْفِي عَنْكُمْ مِنَ
اللّٰهِ شَيْئًا يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّةَ سَلَامَةُ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُخْفِي عَنْكَ

تجوید کی روشنی میں
دوسرے نسخوں میں
الہامی عذاب سے
کی تباہی کا ارادہ کو
ساتھ ہندو سے
کا یا ارادہ کو
ہندو سے
تباہی کا
مالک و زمین
سے تباہی کا
وہ

اور معاویہ بن جبلہ کے برس صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت اور رحمت کے یعنی اول ظہور دین کا بیج زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کے تھا پھر ہو گا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہو گا ایہ پادشاہت گزرنہ پھر ہونے والا یہ کار تکبر اور فہر اور حد سے گزرنا اور فساد بڑھنا ہی زمین میں حلال جانین کے یہ ریشمی کپڑوں کو اور استعمال کرین گے انکو مانند حلال کے اور حلال جانین گے عورتوں کی شرکاء ہوں کو اور شرابوں کو یعنی اقسام شرابوں کو روزی و بے جا و بے باوجودان کا سون کے اور مدد دینے جاوینگے یعنی کفار پر اور اپنے مخالفوں پر اور ہلاک نہیں کیے جاوین گے اگرچہ مستحق اُسکے ہونگے بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کے اس امت کے لیے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ کو اس میں کچھ حکمت ہو مثل نظام خلایق کے اور درستی بعض احکام دین کے اُنسے اگرچہ خود فاسق ہوں یہاں تک کہ ملاقات کرینگے اللہ تعالیٰ سے روز جزا کے فضل کی یہ بقی نے شعب الایان میں **ف** لفظ بد اساتھ الف کے ہی بمعنی ظاہر ہوا کے اور ایک نسخہ میں ساتھ ہرہ کے ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الی یعنی یہ ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نبابت آنحضرت کے کار دین و دیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا و ستر سترھ آنتین برس خلفائے اشدین رہی اور چھ مہینے بھی میں حضرت امام حسنؑ پس نہیں ہر نصیب معاویہ کے لیے خلافت میں اور لفظ بعض کے معنی میں کاٹنا اور عضو من ساتھ دیر عین کے مینو سبب کا ہی اور ایک روایت میں بجائے لکھا کے ملوکا عضو منا ساتھ پیش عین کی جمع عین کی ساتھ زیر عین کے بمعنی خبیث شیر کے یعنی ہونگے ایسے پادشاہ کہ ظلم کرینگے لوگوں پر اور ایذا دینگے انکو ناحق اور یہی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسے ہونگے اس لیے کہ نادر پر حکم نہیں لگایا کا معدوم پس نہیں انشکال لازم آوے گا اس پر کہ تھے عمر بن عبدالعزیز عادل یہاں تک کہ کہا جاتا تھا انکو عمرانی اور فقہا یا اُنکے مشہور ہیں اور فساد زمین میں یعنی لڑائیاں اور لوٹ مار وغیرہ کم برسی چیزیں اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسے کہ دیکھی جاتی ہو ان ایام میں باین حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالموں کے ہاتھ میں بطریق تسلط اور غلبہ کے بغیر رہا یہ شرط امامت کے بغیر ظلم و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور حکم ہوا انہر ساتھ طرح طرح کے بلاؤں کے اور سے مناصب بالالیقون کو اور نہ التفات کیا طرف علامے عالمین اور اولیاء صالحین کے پھر اکثر ہمارے زمانے کے سلاطین نے حرکت کیا ہی جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوئے طرف قتال سلاطین کے واسطے لینے شہروں کے اور دفع کرنے فساد کے چنانچہ اسلئے کہا ہی ہمارے بعض علمائے کہ جو کوئی کہے ہمارے زمانے کے سلطان کو عادل پس وہ کافر ہو غرض کہ فساد دین بدن بڑھتا ہی گیا حتی کہ بعضے اُنکوں نے قتل عام کیا باوجودیکہ شہر میں اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لرکے اور عورتیں اور ضعیف اور بیمار اور اندھے بھی تھے کہ جو سختی قتل نہ تھے حالانکہ شہر والے ملت خفیہ سے تھے کہ جو حبلہ اہل سنت و جماعت سے ہیں اور مدعی سلطنت قائل اسکا تھا کہ ہم تعلیم علم و شریعت کی کرینگے اور تہذیب کی ہی ہمارے علمائے کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور بائے جاوین انہیں ہزاروں اہل حرب و جنگ انہیں ایک ہی مجہول الحال ہو

سنین درست قتل عام اس مقام میں لاجول ولاقوة الاباء والامشائہ لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر ان اللہ قد اعطاک کل شیء علماً یاد رکھو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بھر و بر میں حتی کہ حرمین شریفین میں بھی اس طرح کا کہ سنین ممکن ذکر کرنا اسکا اللہ کا ساز ہی اپنے دین کا اور مددگار ہی اپنے نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَكُونُ قَالَ دُرَيْدُ بْنُ يَحْيَى التَّامُّ** سے

ایمان آتروگوں کے دلوں کے چرمین فتح یعنی اول جو ایمان آتروگوں کے دلوں پر اترا اور حکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنا کائنات پر سب سے
 جسکے فرمایا ترجمہ بھرجا یعنی ساتھ نور ایمان کے قرآن ہے فتح یعنی احکام واجب بن بالحق حرام ہوں یا سباح کہ لکھا گیا کتاب اللہ سے ترجمہ
 جانا سنت فتح کہ بیان فرمائے یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اسکا حق حمل عارضہ سابق ہوا پر اتارنے کتاب کے اور بھجنے رسولوں کے حسب
 غایت ہدایت اللہ تعالیٰ کا ثابت ہوا ہر وہ کتاب سنت سے بہرہ مند اور متنفع ہوا ہر وہ بھی کہ اس لفظ میں بیان کرنا برائی شان و اعلیٰ تہذیب
 و امانت کا ہو کہ باوجود اتارنے اور ثابت کرنے اسکے دلوں میں ساتھ کتاب سنت کے بھی اسکو ہو یا اور ہو کہ کیا ہوا ہر وہ حدیث اول ہر وہ حدیث غلط
 رسول میں بیچ عصر اور حضور آنحضرت کے دیکھا اور شاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اٹھ جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانے آنحضرت کے ہوئی
 کہا ترجمہ اور حدیث کی ہے اٹھنے امانت کی سے فتح یعنی اٹھ جانے ثمرہ ایمان کے سے اور ناقص ہونے اسکے سے کہ یہ ہو گا بعد عصر حضرت کے
 کے عصمین ترجمہ یا حضرت نے یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سودیگا آنحضرت صاف یعنی حقیقہ بالذات ہر اس سے کہ غافل ہوتا کہ کلمات اور بیچ
 اور اتباع سنت اور یہ مقابل اسکے ہو کہ فرمایا بھرجا کتاب سنت سے ترجمہ پس نقصان کیا ہو گی اور کیا ہو گی امانت ال اسکی سے یعنی بعضے انوار و کلمات
 کم اور ناقص ہو جائینگے پس جاکا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہوا منذ نشان کت کے فتح اثر ثمرہ چیز ہو کہ باقی رہے علامت اور بقیہ اسکے سے
 و کت ساتھ زیر واد اور جزم کاف کے اور خرمین ت جمع و کتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتے ہیں برخلاف نگ اس چیز کے جسکے نقطہ سیاہ سفید ہیں
 بعضوں نے کہا کہ نقطہ سفید کہ لکھ کی سیاہی میں پیدا ہو یعنی بسبب بار ہونے غلط کے اور لکھا گیا کہ لوانا امانت کا کہ ہو جائیگا اور جب گاہ ہو گا اور حال ان
 سے تلاش کریگا تو ہو گا نقطہ کے اس سے نشان باقی نہ کیجے گا ترجمہ بھرجا سودیگا خط ویر سونا اور غافل ہو گا بار دیکر پس جاکا ہو گا اور ناقص کیا جاوے گا
 جزو دوسرا امانت سے کہ باقی امانت پس نگاہ کریگا تو باقی یہ کیا نشان اسکا مانند نشان محل کے فتح محل ساتھ زیر ویر و جزم جیم کے بلکہ میرا اور حجت
 پوست ہاتھ کا کام کرنے کے کہ جسکو گھٹے ہتھ ہیں بعد از ان بیان اثر محل کا کہ ہے میں ساتھ نول اپنے کے ترجمہ تندرنگا سے کہ یعنی وہ اثر محل کا مانند گاہ
 کے کہ لکھا ہو تو اسکو اپنے پانوں پر اسے مخاطب پس بلکہ ہو جاوے پس کچھ تو اس کو کہ کہ بلکہ پھر جھولی ہوئی حالانکہ نہیں ہر اس بلکہ میں دیکھا و کھا
 و تباہی کوئی چیز کہ کام آوے فتح بلکہ باقی خراب ہو اسی طرح یہ شخص کہ اثر امانت کا اسکے دل سے نکلا لکھا صلیح اور کا آمدنی و کھانی تباہی اور اس کے
 باطن میں صلیح اور وہ چیز کہ کار او سے نہیں اس تقریر سے معلوم ہوا کہ کت اور محل نشان امانت کے ہو کہ طبعین ہستی ہر لکھن اس تقریر پر واد ہوا کہ اثر محل کا زیادہ
 ہوا اثر کت سے اور مناسب کی یہ ہو کہ بقا و اثر دوسری بار یہ کہ متر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب ہے میں کہ جب محل ایک چیز خالی میاں ہو تو قلیل و بھر ہو گا
 و کت سے اور یہ جوابی صفت سے نہیں فتح کما صاحب تحریر نے معنی حجت کے یہ میں کہ امانت جاتی رہیگی دلوں کے بندہ جس میں زائل ہو گا اور حق
 اس سے زائل ہو گا نور اسکا اور قائم مقام ہو گی اسکی لاری کی مانند و کت کے اور وہ آجائز نگاہ مخالف پہلے رنگ کے اور جب اعلیٰ ہو گا کچھ اور اس سے ہو گا
 مانند محل کے اور وہ نشان محکم ہو کہ نہیں اعلیٰ ہوتا کہ در ایک کت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہو چکی سے پھر تشبیہ علیٰ نفس کے جلتے رہے کو بعد اربعہ چیز اسکے
 کے دلوں میں اور اسکے نکلنے کو بعد استقرار اسکے کے دل میں اس کے پیچھے تاریکی کے آئے کو ساتھ انگارے کے کہ لکھا و سے اسکو اپنے پانوں پر ہاتھ
 کہ تاثیر کرے اس میں بھرنے زائل ہو جاوے انگار اور باقی ہوا بلکہ اور کہ ایک شاعر نے ہمارے علماء میں سے کہ مراد یہ ہو کہ امانت اٹھ جاوے گی دلوں کے اندر
 دل دلوں کے کہ کب سے لکھا ہوں کہ یہاں تک کہ جب لکھیں گے اپنی نیند سے نیند ہونیکا پس نہ ہو کہ اس کو اس حالت پر کہ تھے اس پر باقی یہ لکھا اس میں نشان کچھ ماند ہو گئے
 اور کچھ ماند محل کے اور محل اگر چہ صمد ہو لیکن مراد اس سے یہاں نفس بلکہ ہوا ویر قتل و مرتبہ پہلے سے اس لیے کہ تشبیہی اسکو ساتھ چیز خالی کے خلاف
 پہلے کے کہ ارادہ کیا ساتھ اسکے خالی ہونا دل کا امانت باوجود باقی رہنے نشان اسکے کہ ترجمہ جیم و صبح کر کے لوگ حال میں بیچ و شکر کرینگے پس میں نہیں

اس کتاب میں فتح و کت کے معنی بیان کیے گئے ہیں
 فتح یعنی احکام واجب بن بالحق حرام ہوں یا سباح کہ لکھا گیا کتاب اللہ سے ترجمہ
 کت یعنی احکام واجب بن بالحق حرام ہوں یا سباح کہ لکھا گیا کتاب اللہ سے ترجمہ
 اس کتاب میں فتح و کت کے معنی بیان کیے گئے ہیں
 فتح یعنی احکام واجب بن بالحق حرام ہوں یا سباح کہ لکھا گیا کتاب اللہ سے ترجمہ
 کت یعنی احکام واجب بن بالحق حرام ہوں یا سباح کہ لکھا گیا کتاب اللہ سے ترجمہ

کوئی کہ اوکریے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نہ کرے تو گوئی کہ حق میں پس کیا جاوے گا یعنی تسلیم امانت کے لوگوں میں کہ تحقیق میں
 فلا تحقیق کہ میں جاوے جو کثرت لوگوں کے ایک شخص ہر امانت یعنی کامل الامان و امانت دار اور کہا جاوے گا یعنی اس زمانہ میں اس شخص کے فرائض اور
 میں کہ جسکے عقل ہوگی حال کرنے الہیہ کی اور شاعر اور فطیم و لمین اور قوی بدن میں اور شجاع و ذی شوکت ہوگا اسکو کہ میں ترجمہ کیا جو عقل مند
 کار و بار دنیا میں اور عیشت میں اور کیا خوب ۱۲ اور خوشرو اور زیان نادر و خوشگو اور کیا خوب چہرہ و جلالہ ہوا و حالانکہ میں جو اس کے دل میں
 کے دانہ کے برابر ایمان و احتمال ہے کہ مراد فی الحال ایمان کی ہو اس کے کمال کی وادہ علم اور حاصل کردہ تربیت کر نیلے اسکی کثرت عقل اور ظرفیت
 اور جلالہ کی غنہ کی اور تعجب کر نیلے اس سے اور میں تعریف کر نیلے کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح و
 سبب باد و ابود اگرچہ دنیا دار اسکو خوب نہیں در سبب کہ تعریف کریں اور جو تعریف سایہ تقویٰ اور قوت ایمانی کے ہر زمانہ اللہ و عنہ قال
 کان الناس یسئرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجحیم و کنت اسأله عن الشر الحامی ان یبکی بکفی قال قلت یا رسول اللہ انکنا
 فی جاہلیۃ وشرکاء نالہ اللہ یھذا الخیر فھذا الخیر من شرکاء قال نعم قلت فھذا الخیر من شرکاء قال نعم و فینہ دھن قلت
 ما دھنہ قال قوم یستنون بغير سنن و یھدون بغير ہدٰی تعرف منہم و کنت قلت فھذا الخیر من شرکاء قال نعم
 دعاء علی ابواب جھنم و اجابہم الیہا قد فہوہ فینما قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال ہم من جھنم و یتنادون بکلمت
 بالکینتہ قلت فھما امرئین ان اذکنتی ذلک قال تلوم جماعۃ المسلمین و اما ہم قلت فان لکم نیک لھو جماعۃ و لا امام قل
 فانتہی تلک الفرق کلھا و لو ان بعض باصل شجرۃ حتی یدرک الموات فکنت علی ذلک متفق علیہ و فی ذلک لیسلم قال لکون بقی
 ائمہ لا یھتدون بھذا و لا یستنون بسننہ و سیھوہم فہم رجال قلوب الشیطین فی جھنم انیس قال حدیثہ
 قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان اذکنت ذلک قال سمع و طیع الا میر و ان حیر ظہر لک و اھذ مالک فاسمع و اطع
 اور یہ ہر زمانہ سے کہ ہاتھ لوگ یعنی اکثر انکے کہ جو جتنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے ف یعنی طاعت سے ناکر بجا اور اسکو باور ہو کہ
 ناکر خوش ہوں ساتھ اس کے اور مدد حاصل کریں ساتھ دنیا کے آخری پر ترجمہ و ترجمہ میں جو چھنا حضرت سے حال شہر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتبہ تاج و
 رزق پر دہلے خوف اس بات کے کہ ہونج جاوے مجھ کو ف یعنی دہلے خوف اس کے لاحق ہو مجھ کو ترغیب یا سبب کا اور یہی طریق اختیار کیا ہو حکماء نے
 اور بعض حضرات نے کہ عایت پر پیر کی اولیٰ توجیع دفع کرنے یا ماری کے ہتھال کرنے دو اکیس کر توجید یا شاہ ہر اسکی طرف کرنی کسا کی اللہ کے فیضات کیا
 مولیٰ کو اور کہا لہی نے کہ مراد ہر سے فتنہ ہوا اور ان سلام کا اور غلابت ناگہامی کا اور پھیلنا بیت کا اور غیر عکس اسکی ہر ترجمہ کیا حدیثہ کے کہ
 میں یا رسول اللہ تحقیق میں ہم بیج جاہلیت کے اور ہدی کے ف یعنی ان ایمان میں کہ غالباً انہیں جن ساتھ توجید اور بیعت اور حرج نہ لکے یا اس کے
 نام حکام شریعت کو لفظ شرع ظنی تفسیری ہوا اور اس کفر کے تخصیص بعد تعمیم کے ہر ترجمہ میں یا ہمارے پاس اللہ اس حرج کو ف کہ وہ سلام ہر بیعت انکی
 اور مومن مخالف کا یہ کہ دو کی اللہ نے شہر سے ساتھ مالوہ کرنے قواعد کفر و ضلال کے ترجمہ میں کیا پیچھے اس حرج کے کہ ہر بیعت والی ہر فرمایا ان حضرت نے کہ ان کی
 بعد خیر کے شہر کا میں اور کیا پیچھے اس کے خیر ہوگی کہ پھر مردی کا رواج پاوے فرمایا ایمان بعد اس کے خیر ہوگی اور اس میں کہ بعد اس کے اولیٰ کہ دہلے ہوگی
 فتح و خیر ساتھ زبرخ اور اس کے بعضی دھان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کے اور دل لوگوں کے اصغالی اور خلوص کے ساتھ کہ اول میں میں نے اعتقاد
 صحیح و اعمال صالحہ اور عدل و شایانہ کے کہ قرآن میں میں نے نہیں بن گئے اور برابر ایمان و عین پیدا ہوگی اور ساتھ نیکوں کے اور اہل بیت ساتھ اہل سنت کے مخلوق ہوگی
 ت کہ میں نے اور کیا ہوگی کہ دہلے و تاریکی اس حرج کی فرمایا کہ دہلے و تاریکی میں نے کیا یہی قسم کے پیدا ہونے سے کہ راہ و روشن اختیار کر نیلے غیر راہ و روشن

بسیاس علی کے بلاؤں کے اپنے اہل و عیال و مل و مناع کو اور چل نیکی جنگ کو اور ان کے شر سے نجات پادین ت اور ہلاک ہو گا یہ فرقہ فتح اور
 آنکی شر سے بسیاس جیہ کے نجات ندین پاس کے اس لیے کہ گنگ شر کو کچھ فتنہ کی ایسی نہیں بھڑکے گی کہ اس حد سے بجا سکے اور ایک فرقہ طلب کیا
 امان بھی فتنہ سے وسط جانوں اپنی کے اور ہلاک ہنگے فتنہ یعنی ان کے ہاتھوں سے اور شاید کہ اور اس فرقہ سے ستم بالذلیلہ اور ہر ہی اسکے مسلمان میں
 طلب کی انھوں نے ان اپنے لیے اور اہل ہندو کے لیے اور ہلاک ہو اسکے ہاتھوں سے کہ اور اہل انھوں نے انکو لیکو باقی نہیں چھوڑا اور کہا ایشیائے خاں کے اگر ارادہ
 بنی سے بھر لہذا اس لیے کہ بعد از فتح حضرت کے بعد میں بھر ملے فریون میں سے ازراہ اطلاق کہنے ہم خبر کے کل پر تو واقع ہو چکا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا
 اگر ارادہ کیا بھر بھر ہو تو شاید کہ وہ واقع ہو جائے اس کے کہ منہج کیا کہ کھا اترے ہوں سین کبھی قتال کیلئے ت اور ایک فرقہ گردانیا
 اپنی اولاد و عورتوں کو بھیجے پشتوں اپنی کے فتح یعنی تعافل کر نیگے اُسے اور قطع کر نیگے علاقہ مہر و محبت کا اُسے اپنے پیچھے لے لینگے اور ہر لہجہ لہجہ
 ت اور لڑنے لڑکوں سے اور مارے جانے لڑنے اور وہ ہنگے شہید قتل کیا یوں اور دوسرے فتح حقیقی کامل شہادت میں کہ بیچ فوٹاں لیے فتنہ کے کر
 بہت کی باندھی اور مقابلہ کیا اور راہ خد میں جان ہی میں کہ میرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہو گا لڑنے ترک سے پہلے غالب نے اُنکے بھال سلام پر شہید
 اُنکے اور نجات ہونے انہیں سے تھوڑے دن اور ہلاک ہو اُنکے ۔ یہ حضرت کے سبوت میں سے ہی اس لیے کہ یہ واقعہ ہو جیسے کہ خبری تھی حضرت نے
 اور ہو اید واقعہ منفر کے سبب جو چین میں اور قیضہ شاہ و طرف پیدا ہونے ہلاکت اور آل قتیق کے اور قتل کے اور طرف جلائے اسلام کا اور لگنے اُنکے
 اور ملنے شہداء اُنکے کے شہداء میں اور جلائے اسلام کے کما کو اور ایک قتیق ہو کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکے بیان سے عاجز و قاصر ہو اور کہا علی علیہ السلام
 آبادی ریح سکون کی بے مثال اس واقعہ کے کسبت سے واقع نہیں ہو لکیو کہ اگر ہوتا تو قتل کیا جاتا اور قتیق تواریخ کی کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہو دین
 اَنِسْلَکَتْ رَسُوْلُهُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَالْیَا اَسْرَیْنَا لِلنَّاسِ فَصَحَّوْا مِنْ اَمْصَادٍ اَفْرَاتٍ وَصُورٍ اَمِنْهَا یَقَالُ لَہُ الْبَعْرُ لَا فَاِنَّ اَنْتَ مَرْتٌ
 یَمَّا اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ
 خَفَافًا وَدَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ اَوْ دَخَلْتُمَا فَاَیَا لَہُ
 وسلم فرمایا ای انس تحقیق یہ لوگ شر اور تحقیق ایک شران میں سے ہو گا کہ کہا جاوگا اسکو بھر پس اگر گزرے تو اس پر داخل ہو تو انہیں اپنی نگہ تو
 تین ایک کے ان موضع سے کہ زمین شور کہتے ہیں اور در کہ اپنے تئیں اس موضع سے کہ نام سکا کا ہی ہو اسکی کھجور دن سے اور اسکی بازار سے اور اس کے
 پادشاہ اور اسیر دن کے دروازہ سے اور لازم پکڑ تو اس کے کہ دن کو کہ نام اسکا ضو اسی وقت ہر ضو اسی جمع ضاحیہ کی ہو جی کتاہ زمین کہ
 طاہر اور گلی کو قصاب میں اور ضاحیہ الہر نام ایک ضح کا ہو اس میں اور بعضوں نے کہا کہ اس سے پہاڑ اسکے میں اور یہ امر کو شہ نشینی لو کہناہ کشی کا ت
 پس تحقیق شان یہ ہو کہ ہو گا ان جگہ میں کہ کسے کیا گیا وہاں کے جانیسے جس ناز میں میں اور بھر ہر سننے اور ازراہ سخت اور ہو گی اُن جگہ میں ایک م کہ م
 کر نیگے اچھی کچھ اور مسیح کر نیگے اس حال میں کہ کئے جانے بہت بندہ اور ہر دن کے فتح ح یعنی جو ان کے ہند ہو جائیگا اور بد سے سوزا دس سلیم
 ہوا کہ اس وقت میں بھی جائزہ وقوع ہر اس لیے کہ اگر جائزہ ہوتا تو در نا ہو بچا اُس سے غایہ نہ کر لیا اور بلاشبہ بد چون میں واقع ہو اور عید اس کے چھ فتنہ
 قدر یہ کہ اور اسی سبب کہا ہے شاربہ کاس حدیث میں اشارہ ہر اسکی طرف کہ وہاں قدر یہ ہنگے اس لیے کہ مسیح خفت ہونگے اس امت میں فقیر کی
 کے جھٹانے والوں پر لفظ ملا جو ہر حدیث میں تھوڑا کاف اور تفسیر نام کے ساتھ ہر کے ہوا ہر دن کہ نام ایک جگہ کا ہی بھر میں کہا ایک
 شاربہ کہ وہ کہناہ نہ کر کہ وہاں کشتی بند متی ہو اور بعضوں نے کہا کہ وہ جگہ چرے جانور دن کی ہو اور شاید کہ تری اسکی وہ کہنے شہن میں سبب
 تختیت اور قصر کے ہر سبب گمانس کے چنانچہ تفسیر سید جمال الدین میں اسطرح ہر سبب جگہ میں خفت وغیرہ شاید ہو گا لہذا حیات اسکی کے اور ہر دن

قد بیان دیکھیں
 کہ جو کتب میں مذکور
 ہے کہ ان میں
 ہے کہ ان میں

باب اثنتا عشر في الساعات باب مخرج میان علامتوں قیامت کے وقت شرط ساتھ خبرم کے ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کے لئے کرنا چاہیے کہ میں
 اگر ایسا ہو تو ایسا ہوا اور اسکی جمع شرط ہو اور شرط ساتھ خبرم کے علامت اور نشان ایک چیز کے ہو گیا اور اسکی جمع شرط ہو اور شرط ساتھ خبرم کے نشان قیامت کے
 ہو اور ساعت کہتے ہیں ایک خبر کو اجزاء میں وز سے اور معنی وقت حاضر کے بھی لینی ہر قیامت کو یا ہر باہونی اسکی کو ساعت کہتے ہیں سید کو جب کیا اسکا بہم ہو
 اساعت میں ہونا اسکا حمل اور شرط ہو اور علامت نے تفسیر کیا ہر شرط ساعت کو ساتھ چھوٹے امور کے کہ واقع ہوں پہلے قائم ہو قیامت کے اور نہ کہ ہونے کے
 لو کہ مانند جنی لونڈی کے مالک اپنے کو اور فرزند کے بیچ بنا سنا و بیچا نہ سچے مکانوں کے اور کثرت جہل اور زنا اور پینے شراب کے اور قلت مردوں کی اور کثرت
 کی اور ضائع کرنے امانت کے اور کثرت لڑائی اور فتنوں کی اور مانند ان کے کہ اسباب میں بنو میں وہ تفسیر شرط لاکھ ساتھ اس معنی کے یہ میں کہ بڑی حکایتیں کہ
 متصل قیامت کے واقع ہوں گی اور بالبدنہ میں کو یہ میں وہ اور میں اور کہتے ہیں عالم کہ شرط لعنت میں معنی اول سے اور زوال وال اور چھوٹے مال کے بھی کیا ہو اور
 باعث لوگوں کے انکار کر نیکانہ اسے یہ ہو کہ یہ امور عالم میں ہونے واقع میں پس انکی علامت ہو نیکانہ قیامت پر انکار کر نیکانہ اور یہ میں جو علامت میں
 مراد یہ ہو کہ بہت واقع ہونا اور پھیلنا انکا علامت ہونا مطلق و لکھیں اسباب میں نام مہدی کے بھی نکلنے کو ذکر کیا ہوا اور نکلنا انکا ساتھ عین اور دجال کے جو کا
 کہ تفسیر قیامت کے نام اور کر نیکانہ اسکا جواب یہ ہو کہ ذکر مہدی کا یہاں متعرب ذکر لڑائیوں اور رفتہ کے ہو اور تہمت اس کلام کا بالبدنہ میں نیکانہ انکا اشارت
تعالی الفصل الاول فصل من عن اکبر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من اشراط الساعة
 ان يرفع العلم ويكثر الجهل ويكثر الزنا ويكثر شرب الخمر ويقبل الرجل جال وتكثر النساء
 حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد وفي رواية يقول العالم ويظهر الجهل متفق عليه وهو ان من من
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیوں قیامت کی سے یہ ہو کہ اٹھا باجا و یگا علم یعنی سبب اٹھ جانے علما کے یا سبب کم رتبہ ہونے
 انکی کے نزدیک امر کے اور بہت ہو گا جہل یعنی سبب غلبہ دانوں کے اور بہت ہو گا زنا یعنی سبب کمی حیا کے اور بہت ہو گا پینا شراب و قمار و غیر
 شراب خوری باعث ہوگی بہت سے فسادوں کے سبب عباد کے ت اور کم ہونگے مرد کہ خبیثہ نظام عالم کی اور بہت ہوگی عورتیں و ع کہ جنہ میں
 سرخجام پانے میں امور مردی بلکہ ہونا انکا باعث ہو گا بہت غم و غم کا اور حاصل کرنے دنیا و دوزخ کا ت یہاں تک کہ ہو گا واسطے پچاس عورتوں کے
 ایک مرد و خبر گیری کرنے والا و ع یہ مراد نہیں ہو کہ پچاس عورتیں جو یاں ایک مرد کے ہو گلی بلکہ یہ مراد یہ کہ ماہین اور وادیان و سینیں اور پھیپان اور
 خالائیں اور ہر پیلان وغیرہ اتنی متعلق ایک مرد کے ہو گلی کہ یہ خبر گیران انکا ہو گا ت اور ایک روایت میں بجائے برفع العلم و کثر الجهل کے یہ عبارت
 آئی ہو کہ کم ہو گا علم اور پیدا ہو گا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و عن** جابر بن سمرہ قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول
 ان بينك يدى الساعة كذا بينك فاخذ ذوهم ذاك مسلم اور یہ جابر بن سمرہ سے کہ کما سابقہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق
 پیدا ہونگے پہلے اتنے قیامت کے چھوٹے پس پر بڑ کر و ان کے شر سے نقل کی یہ مسلم نے **و عن** مراد جھوٹوں سے یا تو وہ میں کہ حد میں جھوٹی بنا و نیکانہ
 باوہ کہ دعویٰ غیبی کا کر نیکانہ اور باوہ کہ بد خدیں نکالیں گے اور خوشین فاسدہ اور اپنے اعتقادات باطلہ کو محایہ اور گھبر گون کی طرف نسبت کر نیکانہ اور گنا
 کر نیکانہ کہ طریق حق اور راست کی سببی ہر پندرہ ذالہ سن ذالک اور کما میں شرع شارق میں کہ جلد فاضل دوزخ میں مذکور ہو صحیح مسلم میں لیکن باہر
 بعض روایتوں میں غیر اسکی میں اور بعضوں نے کہ کما کہ یہ قول جابر کا نہ ہو اور جامع میں ماتہ لفظ مشکوٰۃ کے ہو بعد اور کما روایت کیا اسکا احمد اور مسلم نے جابر
سرو سے و عن ابی ہریرہ قال بینما انبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذا جاء القرابی فقال من الساعة قال اذ ضیعت الامانة
 فانتهت الساعة قال کیف اضاء قال اذا اضاء الامر للغير اقبله فانتهت الساعة و ذاک الغدار اور یہ جابر بن ابی ہریرہ سے کہ

نے اس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بائیں کرتے تھے یعنی کسی مہربان سے کہ انکمان آیا ایک گنوار اور کما گب ہوگی قیامت فرمایا کہ قبضہ ضلع کی جاوگی امانت پس منظرہ قیامت کا وقت حرام امانت سے باتو کلیفین شرع کی لوار حکام دین کے میں جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا انا معضا الامان الی احسن لوکلن کے اور امانتیں انکی اور مراد یہ ہر کہ تعین اس کے وقت کا سوسے عالم الغیوب کے کوئی نہیں جانتا اور کیلو اسکی رہ نہیں بتائی لیکن علامتیں کے پیچھے اسکی وجہ و آونگی اور نشانی اسکی قرب کی ہوگی متعدد کی میں از انجد ایک علامت اسکی ضائع کرالامات کا ہر کہ لاماتوں میں لوگ جہالت کر نیکیات کما اعرابی نے کہ کس طرح ہوگا ضائع کرالامات کا اور اس وقت میں ہوگا فرمایا جو وقت کہ سونپا جاوگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف ااہل کے پس منظرہ قیامت کا تعین یہ ہماری نے وقت حرام مراد ااہل سے وہ کہ خمیں نہیں پائی جاتی میں شرطیں استحقاق کی مانند عورتوں اور لڑکوں اور جاہلون اور فاسقوں و بخیلون اور باعزیزوں کی اور اسکی کہ منور فرمائی اگرچہ ہوسل سلاطین سے اور یہ جو خلیفہ کے حق میں اور قباس کر اسپر تمام صاحبان امر اور شان اور رباب سنا صحت قسم تریس اور تعموی اور امانت اور خطابت اور مانند انکے سے جب کلام دین و دنیا کا ااہل کے ہاتھ پر لگا یا نظر و درسخی امور کی جانی ہرگی اور فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضائع ہونگے اور لفظ و سلاخو صیفہ مجہول کلاش بدین و تخفیف اسکی سے وسادہ سے جو معنی تلیک کے اور کیلو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہوگا وہ کا تمکیک کیا گیا و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یكثر المال و یتضرب حتی یخرج الرجل زکوة ماله فلا یجد احدا یقبلها منه و حتی تعود ارض العرب و جاد ان یصل مرءا مسلم و یرد لہ قال یتلک المسلمون اھا بالذمات اور روایت ہر اسی البہرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قیامت یہاں تک کہ کثرت سے ہوگا مال و بہت ہوگا ف ع عطف تفسیر یعنی بہیلا اور جاری ہوگا سبب کثرت اپنی کے ہر جانب سے مانند اند کے ماکہ بہت میل کر خلق اسکی ہر ت یہاں تک کہ نہ کیا ایک شخص زکوة اسپال کی پس پاوگا کسی کو کہ قبول کرے اسکو اس سے یعنی سبب کثرت مال کے اور کم ہونے رغبت کے اسکی طرف سبب تشویش حال کے اور یہاں تک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور مہرون و سلا نقل کی یہ سلیم نے اور بیچ اور روبا مسلم کے یون ہو کہ فرمایا جو یحییٰ کے عمارت اور آبادی اہاب یا یہاں تک و ف ع اہاب ساتھ زیر ہمزہ کے اور زیر کب اور یہاں ساتھ زیر ی کے اور ایک نسخہ مجملہ میں ساتھ زیر جی کے اور یہ دونوں مع میں قریب ہیکے اور لفظ او تنویع کے لیے ہر او مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد و نواح اسکی کی ہر حضرت شیخ نے لکھا ہر کہ اہاب ساتھ زیر ہمزہ کے ہر وزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہر چند کوس میں سے اور لفظ اہاب ساتھ زیر کبھی ہر و عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکون فی اخر الزمان خلیفۃ یتقسم المال و لا یعد و فی ذالک یكون فی اجرامتہ خلیفۃ یحی المال حتی لا یعد و عدا اذ اہ مسئلہ اور وقت جو جاہر سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہوگا اخیر زمانے میں ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کما معنون نے کہ مراد اسے امام مہدی میں تقسیم کر لگا مال یعنی مستحق کو جو دیکھا و جمع نہیں کرتیگا اسکو مانند سلاطین مانہ جاہل کے اور نہ گنیگا اسکو یعنی بہت دیکھا بیشمار اور ایک ولایت میں ہر کہ فرمایا ہوگا بیچ آخرت میری کے ایک خلیفہ دیکھا مال نہیں بھر کر اور نہ گنے گا اسکو کما فعل کی یہ سلم نے ف یعنی سبب کثرت اسوال اور غلام اور زینوات کے اور سخاوت لغزائی کے پس ہر ہر دیکھا و عن ابن حزمیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یخرج من کثر من خبی فتم حصص فلا یخذ منہ شیئ متفق علیکہ اور روایت ہر البہرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہر کہ قرات کھلجا دیکھا گنج ہونے کی سے و ف یعنی پانی قرات کا خشک ہو جائیگا اور اسکی نیچے سے گنیو و نیرہ کھلجا اور قرات نام کو ف کی مذہب است پس جو کوئی کہ حاضر و مہمان جا بیٹھ کہ لاس سے کچھ نقل کر جائی اور سلم نے و ف اس لیے کہ لینا اسکا باعث سازع اور تغافل کا ہر جیساکہ حدیث آمند و میں آہر اور معنون نے کما اس نسخہ میں لینا ہے

ہائے گے وہ لوگوں کو طرف زمین جس کے صفحہ ع کہ شام میں ہو گے لیکن ظاہر ہے کہ یہ لوگ سب از اسکا شام سے کیا وہی شام فریخ کر سکا ہو گا
 سب عالم سب لوگ اس سے نہیں لایم آگاہ ہائے انکا لوگوں کو بعد شمس کے ہو گا انکسین کہ عتلا قیامت کی پہلے قیامت کے ہو گی اور شمس بعد اسکے ہو گا اور ایک
 زیو امین آہو کہ نکلے گی آگ زمین حجاز سے کہما فاضی جہان سے کہ شاید کہ دو آگین جمع ہو گئیں کہ انکسین کی لوگوں کو باہو کا ابتدا نکلتا اسکا جس اور طویر کا تھا
 سے ذکرہ القریٰ پھر جمع درمیان اس کے اور درمیان اس رایت کے کہ بجاری میں ہی ہو کہ اول نشانیوں قیامت کی آگ ہو گی کہ نکالے گی لوگوں کو شمس
 طرف منج کے ساتھ اس طرح کہ ہو کہ آخرت اسکی باعتبار ان نشانیوں کے ہو کہ مذکور ہو میں اور ولایت اسکے باعتبار اسکے ہو کہ وہ اول ان نشانیوں کی
 کہ نہیں ہو گی کوئی چیز بعد انکے امور دنیا سے ہرگز بلکہ واقع ہو گا ساتھ آنے اسکے نفع صوبین بخلاف ان نشانیوں کے کہ ذکر کی گئیں ساتھ اسکے کہ باقی
 رہیں گی ساتھ نشانی کے انہیں پیچہ میں امور دنیا سے اسی طرح ذکر کیا ہو اسکو بعض علماء تو فوق دینے والوں نے ترجمہ اور ایک ولایت میں یون آیا ہو
 کہ ایک آگ ہو گی کہ نکلے گی ہر سکتا ہے حد تک کر نام ایک ہر مشہور کا ہی میں ہن ہائے گی لوگوں کو طرف زمین جس کے اور یو یو میں پیچ بیان سون نشانی کے
 بجائے ذکر نکلے آگ کے میں پیچ انکا وہاں سے کہ ہو گا آہو کہ دایم لوگوں کو دیا میں نقل کی یہ سلم نے فتح اور شاید کہ تطبیق دولوں ویتوں کی ہو
 کہ در فاضل اس وایت بن کفار ہن اور انکی ہو گی ملی ہوئی ساتھ صحابہ ہو اسکے میں تاثیر ہو گی پیچ ڈلنے انکے کے درمیان ہن اور وہ ہو گی جگہ حشر تعالیٰ
 یا سفر خبار کی جیسے کہ وارد ہو کہ دیا ہو جائیگا آگ اور اس میں دو ہو یو قول تعالیٰ کا واذ ابجا رجعت کعبز واک مو منون کہ وہ آگ نری ورائے لیے ہو
 ہنہ کہ کوئے کے ہائے کے یہ طرف شمس کے اور یو علم کے واللہ اعلم و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاءمرکم بالحدود والحدود
 سب الدخان والدجال ذابۃ الارض حذو طلوع الشمس من مغربہا ذابۃ الارض حذو طلوع الشمس من مغربہا ذابۃ الارض حذو طلوع الشمس من مغربہا
 تر اہ مسلم اور پیچ ہو یو ہر کہ کہما فاضل اسو اصلہ علیہ سلم نے کہ جلدی کر دم ساتھ کا مونا کہ پیچہ فیروز فتح یعنی دور و طرف اعمال
 صالح کے پہلے ہو پیچے ان چہ نشانیوں قیامت کے اس لیے کہ دشوار ہو گا عمل بعد انکے یا نہیں قبول ہو گا اور نہیں سہت ہو گا بعد تحقیق انکے کے اور وہ
 چہ چیزیں ہیں ترجمہ حیوان ووجال و راتہ الاصل و نکلتا آفتاب کی مغرب کی طرف سے اور کام عامہ یعنی فتنہ کہ گھیرے اور شامل مو عام خلق کو اور
 فتنہ کہ مخصوص مع ساتھ بعض کے تم پیچ نقل کی یہ سلم نے فتح یعنی شغل نفس اور لہل مال کے کہ مخصوص ہوں ساتھ ایک کے تم میں سے اور ہو سکتا ہو
 کہ مراد ساتھ عامہ کے قیامت ہو اور ساتھ خاصہ کے موت چونکہ درایا علامات قیامت سے درایا قائم ہونے اسکے سے اور موت سے کہ قیامت صغریٰ ہو
 و عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الایات خروجا طلوع الشمس من مغربہا ذابۃ الارض حذو طلوع الشمس من مغربہا
 مخرجہا من الدابۃ علی الناس حقی واینا ما کان قبل صاحبہا فالاخری علی ائیر ہا قریبنا رداہ مسلم
 اور پیچ ہو علیہ السلام نے عمرو سے کہما سامین نے پیچہ خدا اصلہ علیہ سلم سے فرماتے تھے اول نشانیوں قیامت کی از رو نکلنے کے نکلتا آفتاب کی مغرب
 کی طرف سے فتح کہما طبی غریب نے کہ اگر کہما جاو کہ نکلتا آفتاب کی مغرب نہیں ہو اول نشانی اس کے کہ دحوان اور حال پہلا اسکے ہو گا کہ میں کہم نشانی
 یا نشانیان میں قریب قائم ہونے قیامت کے اور یا نشانیان میں دلالت کرنیوالی اور پیچہ قائم ہونے قیامت کے اور حصول اسکے کے پس میں سے بعض
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہو سب اور دحوان ہو اور نکلتا دحوال کا اور نکلتا اسکے کے اور دوسرے میں نکلتا آفتاب کی مغرب اور زور نکلتا آگ کا اور
 ہائے اسکا لوگوں کو طرف شمس کے اور نام رکھا گیا اسکا اول اس کے کہ یہ ابتدا ہو دوسرے قسم کی اور بعد اسکے حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکے تھی ہر انہیں
 نطلع الشمس من مغربہا ترجمہ نکلتا وایتہ الارض کہ صفت اسکی معلوم ہو چکی لوگوں پر اور حکام کرنا اسکا ساتھ انکے وقت چاشت کے فتح نطق خروج
 نفع کے عطف ہر نطق لیس نشن راوردہ خبر لفظ اول کی جو لپن نام آہو کہ ہر اول حد و کیا میں نے کہ شاید و امین دے کہ ہو اور بعد ہی کا و دحوال کے و

اس کے کہیں ہوا و خروج اللہ علی الناس و یہ یونانی تر ہو ساتھ قول حضرت کے و ایماں اور جو یہی ان دونوں میں نہ کو وہ ہیں کہ پہلے دوسرے کے ہیں
 دوسرے واقع ہو گئی بھیجے اسکے نزدیک نقل کی یہ سلم نے فتح یعنی فاصلہ ان دونوں میں لہر ہوگا نسبت فاصلہ کے اور نشانوں میں پس لکھنا آفتاب کا پہلے
 ہوگا تو لکھنا و ابہ الاضحا قریب کے ہوگا اور اگر لکھنا و ابہ الاضحا پہلے ہوگا تو لکھنا آفتاب کا مغرب سے متصل کے ہوگا اور وہی جہاں تہذیب تہذیب اور
 باخراں و دہلا متون کے متنبین و مدینین ہی اور یہ جمہور الکبر اس قدر معلوم ہو کہ یہ دونوں و علامتوں میں سے کہ خلیفہ سے ہون پہلے واقع ہوئے اور
 جب ان کے خروج اللہ میں ہو صحیح کذا فی جامع لا اصول و عین ایں ہر نیکہ کال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذین
 لا یفح نفسا ایما نہا لکم ائمتہ فیما تہا تہا حکم اطلوع الشمس من مغربہا و لدجال و ائمتہ الاخرین و ائمتہ
 اور یہ پوچھ رہی ہے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ نشانیان میں کہ خطیب ہر ہو گئی نہیں فائدہ کہ کیکاشی غرض ایمان اسکا کہ تھا
 ایمان لایا پہلے سے یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اس وقت نہیں فائدہ دیگی کہ کسب اس شخص نے حج ایمان چسکے بھلائی کرنے کی تھی پہلے ہے
 یعنی تو گناہوں سے بھی اس وقت سفید ہوگی وہ نشانیان میں لکھنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور لکھنا دجال کا اور لکھنا و ابہ الاضحا و ف ع
 اس لیے کہ قائم نہا قیامت کا سبب واقع ہونے ان کے متنبین جائیگا اور حال آخرت مائینا و شاید ہوگا اور متنبین ایمان تہذیب کے ہوا و تہذیب کیا طلوع ہو
 اگرچہ ہر متناخرو و عین اس لیے کہ مراد قبول ہونے توبہ کا اس پر ہوا و طایا گیا ہر لکھنا غایر اسکا ساتھ کے و عین ایں ذیر قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حیث تخرجت الشمس اذی ائمتہ تخرجت ہذہ قلت اللہ و رسولہ اعلم قال فائما تخرج حق تجحد
 تحت العرش فلنکسنا ذن فیؤذن لہا و یؤذن ان تجحد و لا تقبل منها و ستأذن فلا یؤذن لہا و یؤذن لہا اگرچہ منجبت
 فظلم من یخرج لہا و یؤذن لہا و یؤذن لہا قال مستقر ہا تحت العرش ردواہ مسلم اور وایت ہی الوور سے کہ کما فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم انہ ائمتہ تخرجت ہذہ قلت اللہ و رسولہ اعلم قال فائما تخرج حق تجحد و لا تقبل منها و ستأذن فلا یؤذن لہا و یؤذن لہا اگرچہ منجبت
 جاتا ہی بیان کہ کہ سجدہ کرتا ہی نیچے عرش کے ف ع کما بعضہ منصفین کہ متنبین مخالف ہی یہ اللہ تعالیٰ کے قول کے وجہ یا تہذیب غنیمتہ اس لیے کہ مراد
 اس کے نہایت جگہ ہو چنے بنائی کے ہوا و سجدہ کرتا آفتاب کی نیچے عرش کے بعد غروب کے ہوا و صبح میں و ہوا و سجدہ کرتا ہی یہ کہ مراد
 مستقر اسکی کے نہایت اس جگہ کے ہی کہ ہو چنے طرف سے مابندی میں اور یہ ائمتہ ہی ان صحرا میں تمام ہونے امر اس کے وقت تمام ہونے دنیا کے
 خطابی شکا خیال ہی یہ کہ مراد ہوا تھا اسکے یہ کہ وہ مستقر ہوا ہی نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہوا زمین چارہ کرا اس کو تہذیب انما ہوا و اسے
 حضرت حق میں پس ن دیا جاتا ہی آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی منشر کو جاوے اور طلوع کرے و فح او طائرہ کہ مراد سہنہ اس کے بھی ملکین اذن و
 کا ہو طریق محمود و پرا ورن دنیا ساتھ اسکے اور قریب ہو کہ سجدہ کر لیا اور نہ قبول کیا جاوے لیا سجدہ و اس اور اذن مانگے گا پس ن اذن یا جاوے لیا
 اور کما جاوے لیا آفتاب کو پھر جاوے لیا ہی تو اور چہ کہ مغرب کیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پھر جاوے لیا پس ملکین آفتاب کی طرف سے ہی مراد قول اللہ تعالیٰ
 کے سے کہ فرمایا اور افسانہ ان تہا و اسطے قرآگاہ اپنی کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حج بیان میں مستقر آفتاب کے کہ مستقر سکایے اسکے ٹھہر
 کی جگہ نیچے عرش کے ہوت ح ع کہ بعد و جب دہان جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس ن دیا جاتا ہی اسکو اور جاوے لیا ہی کہ حج نفسیر ہوا و ہی کے
 اور وہ میں بھی حج معنی اس آیت کے کہ میں بن اور نشان میں کہ جو کچھ حج حید شفق علیہ کے حج نفسیر کی کے واقع ہون میں ہوا و اسکا عجیب ہو کر اذن و اسکا
 ذکر نہیں کیا اور کلام طہی سے بھی شک علی اس باب میں ہر مونی ہر سال اللہ السلام و عین عین ان تہا و اسطے قرآگاہ اپنی کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 علیہ وسلم یقول ما یکن خلق آدم الا فیام الساعۃ ام کل من الدجال ردواہ مسلم اور یہ پوچھ رہی ہے کہ کما فرمایا رسول اللہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں درمیان پیدائش آدم کا اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت چلے گا یعنی روزِ بقاء و بقا
 اقول اور یہ بات کی تصریح یہ ہے کہ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ**
 ابْنِ الْمُسْلِمِ الدَّجَالُ أَخُو عِيسَى كَانَ عَيْنَهُ عَمَةً مَنفُوقَةً عَلَيْهِ اَوْرُوثُ يَوْمَ عَمْرٍاءُ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تم کو
 نہیں ہو سکتا کہ تم پر یہ عذاب پہنچا ہو تم سے اسکو ساتھ مقتول ال کے اول بیان لائے ہو اس پر جسے کہ شرع میں آیا ہو پس گمراہ نہو بسبب کچھ عجز و
 وغیرہ و جال کے پس یہ عذاب تم پر اس فعل کی تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں کہ اوقات ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہو نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتھ صفت
 کہ یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے نہیں اور اسکی ایک وجہ یہ کہ آدمی کی ہوتی ہو نہیں ہو کہ جو جال کا ماہوگاہ و این کا گاہ
 کہ ایک گاہ کی و ان کا جو سبب لایا ہو انقل کی یہ بیماری اور سلم نے وقت ع لفظ طافہ ساتھ ہی کے ہو اور ہرگز سے بھی ولایت کیا گیا ہو یعنی بلند کے ہون
 منافات ہو درمیان اس بات کے اور دنیا اس بات کے انما لیت بنایتہ ولا جلا یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ لیت و خدیجی و اس کے امکان جمع ہو نہ دونوں
 کے ساتھ اختلاف و ان کے لئے ایک ایسی ہو اور ایک ایسی کہ ان کو نشانی نے کچھ ان حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں جال کے موقع میں طمان متاخرہ یعنی متخلف
 آئے ہیں کہ شکل جو توفیق نہیں رہا کہ ان میں سے علیہ اس صفت میں کہ ذکر کیا گیا ہو اس صفت میں تو ہو کہ ایک گاہ کی طافہ یعنی بلند ہو
 اور اور صفت میں ہو کہ وہ جال میں ہو گیا کہ اسکی کو کب یعنی ستارہ ہو اور اور میں آیا ہو کہ ایک گاہ کی شائبہ ہو اور نہ جلا اور توفیق نہیں یہ کہ
 اختلاف و صفوں کا بجا شائبہ و دونوں اس کے ہو یعنی ایک ہی ہوگی اور ایک ایسی اور ہو گا اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہو کہ وہ جو ہو گا وہ ہیں
 ایک گاہ کا اور جلا کے حدیث میں آیا ہو کہ وہ سوخ العین ہو گا اس پر خنہ موہا ہو گا اور یہ بھی ایک صفت میں آیا ہو کہ وہ جو ہو گا بائیں ایک گاہ کا اور طافہ ان او
 متخلفہ میں ہو کہ ایک گاہ کو بائیں گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسرے عین ہوگی پس یہ ہے کہ کہا جاوے کہ ایک گاہ کو عوار اس کے کہ معنی ہو کہ اصل میں ایک
 میں پس اسکی ایک گاہ میں بھی عین ہو اور بائیں بھی **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا قَدْ كُنْتُ أَهْتَكُ**
الْأَعْوَدُ الْكَذَّابُ إِلَّا اللَّهُ أَعْوَدُ لَيْسَ رَبُّكُمْ لَيْسَ يَا عَوْدُ مَكَتُ رَبِّ بَيْتِ عَيْسَى وَفَرَسُ عَمْرٍاءُ وَرَبُّ نَارِ سے کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گنداکہ تحقیق فرمایا ہوئی ہے کہ کافی جھوٹی سے و ح کہ جال ہو چلے سے ظاہر ہو یا ہو کہ وقت تکلف جال
 کا کسی شخص نہیں کیا ہو یہ معلوم ہو کہ پہلے قیامت سے نکلے گا اور جو کہ قائم ہونے قیامت کا متعین نہیں ہو وقت نکلنے اس کے کا بھی متعین نہیں
 ت آگاہ ہو کہ جال کا ماہوگاہ اور پروردگار کا تمہارا کا ما نہیں نقل کی یہ بیماری اور سلم نے وقت ع یعنی پاک ہو اس سے کہ ہوا قعر و عین اپنی ذلت
 اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا عوام کے سمجھانے کے ہے کہ انکی عقل فہم میں آجاوے جسے کہ وارد ہو ہو کلام الناس علی قدر عقولہم لکھا ہو گا
 درمیان دونوں گاہوں اسکی کے لفظ کفر کا و ح ع عابج و شکوہ کے لہجوں میں ان نبیوں حرفوں کو جو الہاں و سر سے لکھا ہو ہو گیا و جال کے متخلفہ بھی
 اسی صورت سے لکھا گیا ہو اور اس میں یہ ہے کہ باعث اور بلا ہو گا طرف کفر کے نہ طرف رشد کے بلکہ جب یہ اضراب اس سے اور یہ برکت ہو
 اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی طرف میں کہ ظاہر ہوئی ہو کہ تم کفر کی درمیان اسکی کے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَكَّرَ الْأَعْوَدُ لَيْسَ رَبُّكُمْ لَيْسَ يَا عَوْدُ مَكَتُ رَبِّ بَيْتِ عَيْسَى وَفَرَسُ عَمْرٍاءُ وَرَبُّ نَارِ خاتمی
 بقول انما لیت بنایتہ ولا جلا یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ لیت و خدیجی و اس کے امکان جمع ہو نہ دونوں
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گاہ ہو خردوں میں تو خرد جال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی تاکہ کسی نے اپنی قوم کو وہ خبر جو کہ تحقیق
 و جال کا ماہوگاہ اور تحقیق و جال لایا ساتھ اپنے مانند حبث اور روزی کے یعنی اس کے ساتھ باغ و زک ہوگی یا مراد بآشائش اور محبت کے ہو یا بطن

جبرم اسکی مخالفت کا منہیں کیا کہ فرما تے ہیں گویا نصیب دیا ہوں اسکی ساتھ اور دوسریوں سے جزم تشبیہ کا بھی معلوم ہوتا ہے اور گویا لفظ کافی اسکی تفسیر
نشیہ کے ہوتے ہیں جن شخص باوے اسکو ہمیں پسند ہے کہ پڑھے سونے اسکے عقیدہ میں سورہ کف کی فتح یعنی کذابا لکھ دے دلائل کرنے ان تک
اور ہر وقت ذات وصفات الدنیا کے اور ثبوت کتاب آیات نبیات اسکے اور صدیق رسول اسکے اور آئے رسول کے ساتھ معجزات اپنی کے کہ
کردینکے خوارق عادات دجال کو مبادیہ مشور اور زایع اسکا پکارے گا ہلاکت وغیرہ کو اور کما طبعی کہ معنی یہ ہیں کہ قرات اسکی امان ہو پڑھنے والے کے لیے
فتنہ اسکے سے جسے کجبات دامن اپنی اصحاب کف و شرفتنہ و قیافہ سے کہ اسکے زمانہ میں تھے اور ایک امت یعنی مسلم کی میں بھی آیا ہوا پس
چاہئے کہ پڑھے اول کی امتیں سورہ کف کی تحقیق وہ سبب ان تھارے کی ہیں فتنہ دجال کے سے فتح ع اور جسے حدیثوں میں پڑھنا ان میں کثرت
کے بھی آیا ہوا اور لفظ جو اساتذہ برہم کے اور آخر کے ہو اکثر صحیح بخاری میں بھی ہمالی اور امان کے اور بعض نسخوں میں ساتھ برہم اور کے آیا ہوا معنی کاغذ یعنی صحیفہ
کہ لیتا ہوا اسکا سفر بادشاہ سے یا اسکی نابوت تاکوئی رک ٹوک نیکہ اس سے راہ میں بعض شروحات میں ساتھ برہم اور کے اور برہم سے برہم یعنی امان کے
بھر جانا چاہئے کہ جس میں ہیں امتیں متحد قانی میں اس باب میں کہ باجو کوئی پڑھے سورہ کف جسے کہ آری کئی ہوگی اسکے لیے جب نور کی تمام
اسکے سے کیا کہ اور جسے پڑھیں اسکی آیتیں اسکی آخر سے پڑھنے والے میں اسکا اسپر اور برہم میں ہر جسے باو کین دس آیتیں اسکی اول سے پڑھا دجال
اور اور وایتا جسے پڑھیں میں آیتیں اول کف سے پڑھا دجال کے فتنہ سے اور بہت ظاہر طبعی میں آیتوں کے پڑھنے میں اور اس کے پڑھنے میں یہ ہو کہ کثر
اس چیز کا کہ محفوظ ہوگا جس کے شر کے سے پڑھنا میں کی اور حفظ انکا اول اور یہ نہیں بنانی ہو زیادہ کی است تحقیق دجال کھنے والا ہر ایک سے کہ واقع ہو
دریاں خام اور عروق کے پس اندر کیا دین اور فساد و کربا میں و عینی بھیگا لکھ لکھ و ابن اور با میں اور نہیں لکھ لکھ فساد کرنے میں بیچ اون
شہروں کے کہ چوگا انمیرا بی منوجہ ہوگا انکی طرف پس نہیں اس میں ہوگا اسکے خسرے کوئی مومن اور نہیں خالی ہوگی اسکے فتنہ سے کوئی جگہ امر
مجدد الد کے فتح اسے ہونو کہ وجود ہوگے اسف مانیہ میں انمیرا مخاطبوا فیرض اگر باو افسوس کو تیشا نہیں بنا یعنی اپنے دین پر کما مینہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور کتا ہوگا مٹا اسکا زمین میں فرمایا جائیں و عاگے انی ہر ایک حدیث کہ صحیح دجال میں میں جالیں میں اسلم لیکن نقل کیا ہو
بقوی نے شرح مسند میں کہ منہیں ملاحیت کہتے وہ یہ تھا کہ ہمارا میں اس آیت سلم کے اور برہم اور اسکی محنت کے شاید کہ مراد ساتھ پڑھنے کے دونوں ٹھہرنے
میں بیچ ٹھہرنا خاص ہو اور یہ وصف جس کے کہ واضح ہو جسکی عالم پر ت ایک دن یعنی اونی لون میں سے مقدار ہونے کی ہوگا یعنی درازگی زمانہ میں اب ان
مقدار سے کہ ہوگا اور ایک دن مقدار رفتاری اور باقی روز اسکے مدت دونوں تھوڑے کہ جسے عینہ ہوتے بیچ مض کیا مینہ یا رسول اللہ میں دن کہ ہوگا مقلد ہر کے
کیا کھات کرگی ہوگا آئینہ ایک کی فرمایا منہیں بلکہ اندازہ کرنا او اسے نماز کے دو مقدار دن کی فتح ع یعنی جبکہ گذرے بطول ع فجر کے اتنا وقت کہ ہو در میان
اسکے اور ظہر کے ہر روز میں پس ظہر پڑھنا پھر جبکہ گذرے لکھ اسکے اتنا وقت کہ ہو تو اسلم ہر عین ہر روز بیچ پڑھنا پھر جبکہ وقت گذرے کہ ہو باو
غروب میں ہر روز غروب پڑھنا اور اسی طرح عشا اور فجر کو بھی کو غرض کہ ہر دن نماز میں اسکا اندازہ سے پڑھ لیا کہ ایمان تک کہ وہ دن میں ہر روز کا گذرے
اور اسی حساب سے ان دونوں میں کہ مینا پھر اور پڑھے پھر کے ہونگے اور یہ دن واقع میں پھر مذکور روز ہونگے اللہ تعالیٰ قادر ہے ہر چیز میں جو چھوٹا
کہا ہو یہ سب کثرت ہوم و غموم کے ہند معلوم ہونگے یہ قول درود ہی کہ رد کرتا ہو اسکو پوچھنا راوی کا حضرت سے کلام مذکور کو اور جو باقی ناظر کا
اور بعضے جہ شبہ کرتے ہیں کہ تا تو وقتوں پر غرر ہوئی ہو وقت طلوع وغروب غرر کے جب یہ وقت ہونے تو نماز میں کیونکر پڑھیں گے جبکہ بیچ ہر
شایع نے اسدن مغموم کی حکم پھر او پھر کیو جبکہ چون چرائی ہو اور تو روشنی وغیرہ نے اور بھی جواب اسکے لکھ میں بخوف درازگی کے منہیں لکھی
جو چاہو مرقا میں کیو لے کما مینہ یا رسول اللہ کہ قدر ہوگا جلد چلنا اسکا یا کیا ہوگی کیفیت سلی جلد چلنے کی زمین میں فرمایا مینہ کف ہر مراد

میں نے اسکا کتب
فہم زکریا

کہ نام ایک قریب کا جو شام میں تیس فی جاؤں کے کچھ سین ہو گا بانی اور درباری جو امت کی کچھ آویگی اُسے جس کہیں گے کہ وہ یقین تھا سین
 بانی بھر چلے گئے یہاں تک کہ جو پختہ لفظ تیس کے نام ایک ہوا گا جو بیت المقدس میں وفات اور لفظ غمر ساتھ زریخ اور سیم کے بیسی
 پختہ ہوئے سکے یا جو کچھ چھانکے کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سے اور اس جاؤں میں خت بہت ہیں اس طرح اسکا جملہ نام ہوا اس لیے کہیں گے یا جو حج
 کہ تختہ قتل کیا ہے ان شخصوں کو کہ زمین میں سے اوس جاتیہ کہ قتل کریں ہم ان شخصوں کو کہ آسمان میں ہیں اس جہاں میں سے تیرا پی طرف آسمان کے
 ہیں جو کجا اللہ تعالیٰ انہیں ترانے کے نغمہ خون میں وفات بہتہ لایا ہو گا اللہ سبحانہ کی طرف سے تاکہ وہ گمان کریں کہ ہم ترانے آسمان والوں سے اور قتال و کرب
 کسی حالوں کے آگے کہ سرخ ہو جائیں گے پس سین شاہ ہر طرف سے کہ گھیر لگا فساد کا عالم سفلی اور علوی کوٹ اور دے جائیں گے نبی اللہ یعنی حضرت
 علیؑ اور بارانے یعنی اُس امت کے متون کوہ طور پر بیان تاکہ ہو گا میریل کا دھڑلے ایک آٹکے کے بہتر سودنیا وں کے ایک تھارے سکے آج کے دن
 وفات یعنی فاقہ اور قیام الہی اس کو ہو چکا کہ کمال کا باوجود کہ بہت رزان ہو نام آخرے میں ہیں بہت ہو گا سودنیا وں کے ترانے اور بانی
 اجڑا گوشت کو بہتر قیام کیا چاہیے کہ کیا حال رکھتے ہوں گے اور کیا غریب میں قیمت ہوں گے اُن کے ترانے بہت پر غبت کرینگے یعنی ہوا درازی کرینگے اللہ تعالیٰ سے
 اُن کے ملک کرینگے نبی اللہ کے علیؑ اور بارانے پس صحیح اللہ تعالیٰ انہیں ترانے کے کلمی اور نہوں میں فتنہ سخت ساتھ زبرون اور غریب کرینگے گوشت و کبری کے نام میں
 پر جانے میں تپان جاؤں گے مردہ ماتہ مرے ایک ان کے یعنی سب الیبار گرام جاؤں گے قرانی سے کہ غالب ہر چیز پر پختہ ترانے جو خیر علیؑ اور ترانے بار
 اُمی ہاؤں زمین کے سین میں ہاؤں زمین میں جگہ اب یا نہت مگر کہ بھر دیا ہو گا اسکو چربی اور دبو اُمی نے پس عاکر ترانے نبی خدا کے علیؑ اور اُمی طرف اللہ
 پس صحیح اللہ جانور پر نہ کر زمین کلمی مانڈ کر دلوں اونٹ سختی کے ہو گئی تبت ساتھ پیش اب اور جزم خد کے اونٹ خراسانی کر دوز گردن
 ہوتی ہیں اور سمر شاہ ہر اسکی طرف کہ مہاجرا کو بڑی تاثیر و قبولیت و عا میں تپان تھا ونگے وہ جانور انکو اور بھنڈا ٹیکے انکو جانا چاہا اللہ
 تعالیٰ و فی ردا اے نظر حرم باللہ تعالیٰ و یستو قتل المسلمون من قسیرہم و شاربہم و جعاعہم سیم سینہ ثم یرسل اللہ قطرہ کیکلی
 منہ بیت مدد و کاد و یفصل حق یترکما کان لکفر ثم یقال للذکر من النبی ثم یقال و ذرہم یترکک کیو مینہ تاكل العصابة
 من الزمانہ و یستطونک یفصلھا و یبارک فیہا لیس حق ان النعمہ مہم لیل لتاکفی القمام من الناس و اللقمہ من النقر
 لتاکفی القیملة من الناس و اللقمہ من الغنم لتاکفی النعمہ من الناس فیکناہم کذلک اذ بعث اللہ راسھا حبیبہا فخلعہم
 تحت ایاہم تکفیض رزق کل مؤمن و کل مسلم و یبقی شرار الناس و یفصل ارجلہا منہم فخلعہم تقویم
 الشاعہ رزقہ مسلمہ الا ان ذایہ الشایة و یجی ذلک کفرہم بالانکلیل الی قولہ سبع سیدون رزقہم التوفید
 اور ایک بات میں ہر کہہ والے نیک جانور انکو پس میں وفات منسل ساتھ زبرون جزم ۱۵ و زبرب کے ایک ضحہ بیت المقدس میں اور یوسفون نے
 کہا کہ وہ جگہ کہ کھنڈا ہوا تھا پس طرح صحیح کی بولس طلی شکوہ کے سخن میں اور منیع الحارین کرمانی سے نقل کی ہو منسل ساتھ سیم کے اور نبی اسکے کہیں
 مگر حاکم زمین میں اور قاموس میں ہیچ باب اللام اور فصل سیم کے ہو منسل مانڈ نزل کے گزرتا ہوا سے اور کہا کہ ترمذی حدیث و حال میں منظر ہم پس لوں
 لایا جو او سو پ منسل ہر سیم سے سختی اور حلا دیکے سلمان کما لون انکی سے اور نہوں انکے سے اور زکثون انکے سے ساتھ برس پختہ صحیح اللہ تعالیٰ
 ایک ہر اس کے کہ نہیں چھپا وگا کسی چیز کو اُس منہ سے گھر سنی اور پختہ کا اور نہ گھر صوف کا وفات یعنی خمر سکھ و خمر کے اس کے کہ ان خمر میں ہی و خمر
 گھر مرنے میں اور نہوں ان کے کہ جنگل میں بہتے منہ کے لکھن ان سکھ لایا کر میں اور یوسف سیم کے برس لایا اور کوئی جگہ نبی میں خمر کی کوئی
 منہ نہ ہو چہ اور کوئی دیوار و خمر کے ہو چنے سے کہیں انہ بنیج گا اور لفظ لکھن بری اور پیش کات کے کچ اور پیش ی اور زکات و کفالت و کفالت و کفالت

ما صاحب ہوا ہوئے گلبان جلال کے فتح سابع زبریم اور زبر لام سے جمع سلح کی ہر معنی سرحد کے کہ جگہ سنی اعتباروں کی تو بعد از ان اطلاق کیا مرقا
 جہاد منہ پر کہ نگاہ تھے بن سرحد کو اور یہاں ملو ہی سنی میں ت پس کہیں گے وہ لوگ اس جو مسلمان کہ کہا جائیگا قندہ کفہا ہر تو کہیں گے گاہ و
 قندہ کفہا ہر کہ جاؤں طرف اس شخص کے کہ کھلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نے کہ میں نے تابع دجال کے آیا ایمان نہیں لانا تو جاری رہ پھر اس کو کہیں گے
 رہے دجال سبیل ابلہ کے کہتے پس کہیں گے وہ مسلمان کہ نہیں بڑی صفت پروردگار ہاں کے پوشیدگی و شعلین کی رہی ہوئی ظاہر نہیں پیدا
 کرنے اور زرق و برق وغیرہ کے اور وہ سرسختین کمال کی کہتا ہو کہ نقصان کو ایمان نہ نہیں اور دجال میں متعین نعمان کی ظاہر میں پس جسکی ربوبیت
 او کو کمال کی دلیل ہے جو ہوں اور کاشکوب بندہ ناقص کو مذکور ہو بونا ایکے منرا وار ہونہ غیر کے کہتے ہیں کہ میں نے قندہ کفہا ہر جلال کے کد مارڈو
 اس شخص کو کہ اعلان نہیں لانا ہاں پروردگار پس کہیں گے بعض انکا بعض سے کہ کیا نہیں منع کیا ہو مگر پروردگار تمہارے لئے یعنی دجال نے اتنے کاموں
 کیوں ہے حکم کے پس ہاں تو یہ شخص کو طرف جلال کے پس جب دیکھو دجال کو وہ شخص یعنی اور سچا ہے عا شہین اسکی کہیں گے اور لوگوں گاہ ہو ورنہ یہی
 ہو کہ اگر کیا غیر اسلئے اللہ علیہ وسلم نے تعین فرمایا کہ میں نے ان کے خلاف نہ میں باہر علامات فرمایا حضرت نے پس حکم کریگا دجال اس کے جہت لٹانے کا اور
 بعض نے کہہ دیا ہے کہ لٹانے کا زمین پر جسے کہ گنہگاروں کو لٹانے میں مارنے کے لیے پس لٹایا جاوے گا وہ شخص پس کہیں گے دجال یعنی لازراہ اکیدا و غلیظ و شریک
 کہروا سکو اور سرور اسکا پس سراج و زبریم کی پٹھ اسکی اور پٹ اسکا بسبت مارنے اسکی پٹھ اور پٹ پر فتح ع لفظ فیوسح ساتھ زبریم وادو
 تخفیف سبک و سح سے اور بعض نے فرمایا کہ میں نے سراج و زبریم کو لٹانے سے منع کیا ہے اور لفظ شریح صیغہ مضارع مجہول کا ہے ساتھ شریح مجہول و سبب
 مشدہ اور سح سے منع کیا ہے جو اگر نہ لٹا جائے گا اور لفظ شریح میں شریح مجہول و شریح مجہول سے امر و شریح سے معنی شریح کرنے
 حکم اور پٹھ شریح مجہول و شریح مجہول اور دوسری روایت ہے کہ شریح مجہول لٹا گیا شریح سے اور پٹھ بھی امر و شریح سے اور پٹھ بھی امر و شریح سے اور پٹھ بھی امر و شریح سے
 جسے زبریم حکم و زبریم کے لٹانے سے منع کیا ہے اور دوسری روایت ہے کہ شریح مجہول لٹا گیا شریح سے اور پٹھ بھی امر و شریح سے اور پٹھ بھی امر و شریح سے
 جہاں کے اصحاب سے سدا دل علمت فرمایا حضرت نے پس کہیں گے دجال کہا نہیں ایمان لانا تو میرا یا حضرت نے پس کہیں گے ہوں تو ہر سچ جو ہوا فرمایا حضرت
 نے پس کہیں گے دجال اسکی طرف سے دیکھ کر کہنے اور گنہگار کیا پس حیرا دیکھا آئے سے سر کی طرف سے ایمان کہ کہ دیکھ کر کیا جاوے گا
 و رہا ہوں پانوں کے کے فتح یعنی از ستارہ چوڑا ہیں گے اور لفظ خبر و تر احوال ہو کہ خبر سے ہوا اور یہ بھی خیال ہو کہ دوسرے ہوا اور ایسی لفظ
 مشابہت پریم سے ساتھ ہوا وری کے دلوں طرح تیار آوے نہ معنی شریح یعنی پر گنہگار کرنے اور چرٹ کے کہ حکما رہ کہتے ہیں اور شریح نون سے بھی آیا ہے اور
 مغرب زبریم اور زبریم سے معنی سحر کات فرمایا حضرت نے پھر علیہ کا دجال دریاں دونوں گروں اس کے کے یعنی اتنا ہوا البتہ سبیل کرنے کے پھر کہیں گے
 دجال اسکو اٹھ کھڑا ہو پس سیدھا اٹھ کھڑا ہو گا پھر کہیں گے دجال اسکو کیا ایمان لانا ہو تو میرا پس کہیں گے وہ ہوں نہ زادہ کیا ہے سچ چاہنے ترے کے
 نیا وہ علم و خبر کیا کہ تو چھوڑا ہے یعنی زندہ کرنے تیری سے لہذا نے میرے کے کجا بعض کامل ہوا کہ تو دجال دروغ گو ہے فرمایا حضرت نے پھر کہیں گے وہ ہوں نہ زادہ
 تحقیق یہ جلال نہیں کر کے کسی کے ساتھ لوگوں میں سے جو کہ کہ کیا ساتھ میرے یعنی قتل کرنا اور جانا بعد کرنے اس کے کے ساتھ جہت و فوائے خبر سنی
 ہو جانے قدرت ہند اور کمال اس کو دیکھ کر اسکی کو اس کے دوسرے ت فرمایا حضرت نے پس کہیں گے اسکو دجال اگر فوج کرے اسکو پس باگڑانی جاوے گی
 وہ جگہ کہ دریاں گروں اسکی کے ہی اس ہدی ملک کہ یہاں خزاو کندھا اس کے کے ہی فم یعنی قتل جس کے سخت ہو جاوے گی کہ غوار میں گم ہو کر یا شریح
 میں ہو کہ سمر نے کہا کہ ہونے ہی ہو کہ کہیں گے اسکی کو پختہ انجام کات پس میں نے اسکی دجال کے قتل حضرت کی فرمایا حضرت نے پس کہیں گے
 دجال دلوں اٹھاس شخص سے اور دونوں پانوں اس کے پس پختہ کیا اسکو یعنی آگ میں کہہ رہا کہتا ہو گا پس ان کر نیکی کی کہ پختہ کیا اسکو طرف آگ کے

کے فرماتے کہ صحابہ کو اسکی خبر دیا کرتے تھے میں بار فرمایا حضرت نے کلام مذکور مسجی بیٹی کے اور ظاہر کرنے فضیلت و جہان زینہ کے تمام واضح ہیں کہ گاہ
ایمان تھامین کہ خبر تیرا کما یعنی شل انات کے اور طانی اس خبر کے پس کہ لوگوں کو ان آپ خبر دیتے تھے آگاہ ہو و تحقیق جہاں سچ دیا و شام سہی یاد یا میں کے
نہ بلکہ جانب شرق سے نکلیا گودہ اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف شرق کے تعلق یہ سلم نے فتح حرف لفظ ماہو میں زائد ہوا فیہ نہیں اور چونکہ حق لکھا
نے قیامت کے قائم ہونے کو مبہم رکھا ہوا ساتھ کہیں خبر نہیں ہی اور اوقات ظاہر جو علامتوں اسکی کو مستعین نہیں کیا ہوا آنحضرت نے بھی سنا جہاں
کہ بندہ کہ کیا ان تین مکانوں میں سرد اور مبہم رکھا ساتھ غلبہ کے آخر کے میں اور وہ بھی تعین نہیں فرمایا سوا اسکے کہ اس جانب میں ہی نہیں کہیں
موضع مخصوص کے پس میں معنی نفی و دو جمال اول کے اور اثبات میں کے اور جمال ہی کہ نزدیک در بیان ان جگہ کی استقبالی اسکے کے ہر جس سے طرف
والد علم اور بلکہ جانب شرقی کما تو رہی نے اتمان کی ہو کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب میں ہی ماننے کا اس سے کما انشرف نے ہو سکتا ہو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نکلتے تھے جہاں کی جا میں اور تھا حضرت کے گمان میں یہ کہ ان تین جگہ میں کسی کسی جگہ میں ہی ممکنہ ذکر کیا دیراے شام اور دیراے میں کا تعین
جہاں ہوا حضرت کو سبب ہی کیا طغی غلبہ ہوا حضرت کو کہ وہ جانب شرقی کے ہر پس نفی کہ پہلے دونوں جگہوں کے اور فراب کیا اسے اور بات کی تیسری
وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُنِي لَيْكِلَيْكَ عَجْدًا لَكُ كَبْرَةٍ لَكَ نَيْتُ رَجُلًا أَدُمُ كَحَصِي مَا نَيْتُ
لَرَأَى مِنْ أَدُمُ الرَّجُلِ لَكُ لَيْكِلَيْكَ كَحَصِي مَا نَيْتُ لَرَأَى مِنْ لَيْكِلَيْكَ قَدْ رَجَلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مِثْلُكَ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ
مَسَّكَتُ مِنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا التَّسْمِيَةُ مَرْيَمُ قَالَ ثُمَّ إِذَا نَزَلَ رَجُلٌ جَعَلَ أَهْوَ رَاكَ لَيْكِلَيْكَ كَانَتْ عَيْنُهُ عَيْنَهُ طَارِفِيَةً
كَاشِبَةً مِنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِأَنْ قَطُرَ وَأَضْعَا يَدَيْهِ عَلَى مِثْلِي كَجَلِيْنَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ مَسَّكَتُ مِنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا التَّسْمِيَةُ
الَّذِي جُلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَالِ رَجُلًا أَحْمَرُ جَسَدُهُ جَعَلَ الرَّاسِ أَعْوَجَ عَمَّا لَيْكِلَيْكَ اقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُمْ لَيْكِلَيْكَ قَطُرَ
اور یہ ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے اپنے تئیں یعنی خواب میں یا ازراہ مکاشفہ کے آج کی رات نزدیک
کہ ایک پس کیا میں ایک شخص گندم گون کو مانند تیرے اس چیز کے کہ تو دیکھتا ہی گندم گون میں میں سچ و سچ اسکے بال میں ت نزدیک کندھے کے مانند
بہترین اس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہی ہوں مذکور سے تحقیق نگہی کی ہوا اسے کہوں کہ تو عین جگہنا ہی پانی وضع جمال ہو کہ مراد ہونے سے یا تو وہ پانی
کہ اس سے گندمی جگا کر کرتے ہیں یا کہ یہ ہونہایت پاکیزگی اور تازگی سے اس حال میں کہ کئے ہوئے ہوا پر ہونہ جوں و نحوہ کے طواف کعبہ کرتا ہی جا کعبہ کا
پس جہاں یعنی طواف کرنا ہوں سے یا ملا کہ سے کہ کون ہو یہ لیکن انھوں نے یہ سچ میا میرم کا فرمایا آنحضرت نے پھر اگہان میں گدرا ایک شخص جو
بالوں پر کہ بہت سے ہیں بال کا اوجھا نکھ سے گویا کہ انکھ اسکی انکھ ہی بھولا ہوا یا بنے نور سے کما ہی قاضی عیاض نے کہ دائیں لکھ سل پٹ ہوگی اور اور
بائیں میں میٹر ہوگا بھولا ہوا است بہت مشابہ ان لوگوں میں سے کہ دیکھے میں پیچے ساتھ ابن قطن نے فتح یعنی عبد الغری ابن قطن یہودی کہ ذکر اسکا
اوپر گندرا اور کافی لفظ کا شبہ نہیں اندہی سبب انکھ سے اور شاید کہ وجہ شبہ کی باعتبار بعض وجوہ کے ہو کہ آگے آئے میں یا باعتبار انکھ کے میٹر کے است
احمال میں کہ کئے ہوئے ہر دونوں ہاتھ اپنے دو ٹخنوں کے دونوں مذکور طواف کرتا ہی خانہ کعبہ پس جہاں میں کہ کون ہی شخص کہا لوگوں نے یہ سچ
و جلال ہر وقت روح طاہر ہو کہ مراد و شخص سے وہ ہیں کہ مردگار ہونے اسکے باطل پر اسکا مراد میں سے جسے کہ مراد پہلے دو ٹخنوں سے وہ ہیں کہ مردگار ہو
حضرت عیسیٰ کے خیر یا بوشاید کہ وہ طواف خضر اور مدی ہوں انکھ یا دن میں سے اور شاید ایک شکل اور ہوا کہ دجال فرما اسکو طواف سے کما کلام جو
اسکا یہ واپس علانے کہ یہ حضرت کے مکاشفات سے ہر خواب میں تعبیر سکی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیکھا یا کہ ایک روز ہو گا کہ عیسیٰ
علیہ السلام گروین گے پھر نیچے وسطے قائم کرنے کے اور درستی کرنے خلل فساد اسکے نے اور دجال بھی پھر سے گا گروین کے لقمہ شل اور

فساد ڈالنے کے دین میں کذا قال الطبعی جاہل ہے کہ قریش جاہلین طواف کرتے تھے پہلا اس تک منع کیے جاہل بن فریب جو مسجد حرام کے ساتھ
دجال ہی طواف کرتا ہو تو کیا مشکل ہو اور یہ بھی ہو کہ یہاں جاہل بنوا طواف کا فرقہ خارج میں نہیں لازم آتا اور نبی مشرک کی طواف سے خارج میں
ہو فاقہ تم نقل کیا یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فریبا آنحضرت نے دجال کے حق میں کہ وہ شخص ہی سرخ چشم مڑی ہوئی میں بالاد کے
سر کے کاناد میں آنکھ کا بہت نزدیک لوگوں میں سمجھا اسکے از روی مشابہت کی بس فطن ہو و ذکر حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما لا تقوم الساعة
حتى تطلع الشمس من مغربہ قال یسئلہم عنہم ما حدیث ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الساعة فی الناس فی باب ہشتم
ابن حبیب ادر الشیاء الله فقال لا اور ذکر فی کئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اسکا یہ ہوا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربہ
باب لامح کے اور ذکر کر نیکی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اسکا یہ ہوا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربہ
الفصل الثانی فی فضل دوسری عن فاطمہ بنت فکیس فی حدیثنا عنکم اللہ اعلمی قالت قال فاذ انما ہذا فخرنا حال ما مکنت
انا العشاء منہ اذ ہذا لک الفعیر فانیثہ فاذ ارجل کثر کثر مسلسل فی الاغلا لیلین ذینا لیت الشیاء و الا ذہن فقلت من کنت قال اللہ
سواء ابوداؤد اور ربیعہ ہوا فاطمہ بنت فکیس سے یہ حدیث بنم داری کے کہ سامعہ روایت سلم کے گذری جاسے فاطمہ داتہ الملب کے یہ حدیث
ابی داؤد کے فاطمہ مذکورہ سے ہون آیا ہے کہ کما فاطمہ نے کہ کما بنم داری پس گمان میں کہ ذرا ایک عورت پر کہ کھینچی ہی بال بنے یعنی کراہی
درانگی بابوں اسکے سے کما بنم نے کون ہی تو کما اسنے میں ہوں جاسوسی کرنے والی کہ خبر میں پہونچانی ہوں حال کو جالو اس محل کے کہ کھینچا
تو پہونچا میں اس محل میں پہونچا گمان اس محل میں ایٹھن کھینچا ہوا ہے خبر میں سح طوقوں کے کو دہا ہوا در ہوا آسمان وزمین کے پس کما
میں خصوصاً ہی تو کما میں دجال ہوں نقل کی یا ہوا داؤد نے فتح جانا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں واقع ہوئی ہو
یہ ہے کہ وہاں جہاں کو دایہ کما کہ عرف عام میں چار پایہ کو کہتے ہیں اور یہاں عورت کہا اسکا جواب کئی طرح کہا ہے یا تو یہ کہ شاید دجال کے دو جا
ہوں لہذا یہ اور ہری عورت اور یا یہ کہ دایہ اصل نسبت میں ہے دایہ یعنی چھلے دایہ کے ہر زمین پر اور تحصیل تمام چار پایہ کے عجیب عام کے ہوا و
قرآن مجید میں استعمال دایہ کا بمعنی لغت کے بہت آیا ہے مانند داسن ثبی فی الارض الاعلیٰ اللہ زقما وغیرہ کی اور یہ معنی شامل میں عورت کو اور یا یہ کہ
رکھتا ہے کہ جہاں شیطاں کو کبھی بصورت چار پایہ کے ہو گیا ہو کبھی بصورت عورت کے اس لیے کہ شیطان جناتا ہو جس صورت میں کہ چاہتا ہے اور
احمال قریب تر اور جہیز ہر والی جس عالم کے فزون کی دایہ سے باعورت سے بعید ہو مگر یہ کہ مراد جہادوں کی خبر ہو کہ اس نواح میں گذرنے
تھے اور مخالفت ان دونوں حدیثوں میں اس وجہ کہ یہی وہ مسائل اور مخاطب سلم کی حدیث میں جماعت ہے کہ بنم داری ان میں تھی اور اس حدیث
میں سوال جواب مخصوص بنم داری کے رکھا اور طبعی اسکی یہ ہے کہ سائل جماعت ہوا ہو چونکہ بنم داری تھے اس لیے سب سوال کی طرف انکو جائز ہے
یا سائل بنم ہوں اور نسبت اسکی طرف جماعت کے بھی درست ہے اس لیے کہ جب ایک شخص جماعت میں سے کچھ کام کرے تو کبھی نسبت اسکی طرف جماعت
کے کرتے ہیں جیسے کہ کہتے ہیں منقولہ بنو فایان یعنی ایک ہوا و نسبت جماعت کی طرف کرتے ہیں و عن عبد اللہ بن عاصم عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدیثکم عن الذباج الحفی خبیث ان لا تھلکوا ان اللہیم الذباج الحفی خبیث جعد کا عود مطلق بنو فایان
لیست بنایتیہ و کا خبر بنو فایان لیس علیکم فاعلم ان لکم لیس یا عود زرقا و فاکر اور روایت ہے عبادہ بن صمہ سے اسنے نقل کی
سوال خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ تحقیق میں بیان کیا تھے حال جال بیان تک کہ دوسرین یہ کہ نہ سمجھتے تھے یعنی جو کہ کہ بیان کیا میں نے
تم سے دجال کے حق میں یا ہوا عا داسو بسبب کثرت اس چیز کے کہ کسی ہر میں نے اس کے حق میں کما طبعی کہ حتی غاصت ہو حدیث کی یعنی بیان اس میں

عبداللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اناس فاشوا علی اللہ بما اھلکھم ثم ذکر اللہ ان یقتلھم فلیذکھم واما من یبکی لادھم فلیذکھم
 فہو لھلک لئلا یذکھم فھم وکفی ساقول لکم فیرہ قولکم یعللھم یعلمون انھ اعز و ان اللہ لیس یا عذر متفق علیہ
 کہا ابن عمر نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی بن حبیب نعماری بھی ہمارے حضرت کے دلائل کے بعد کہتے تھے کہ جو کہ درختوں کا آئینہ کہ میں تھا
 پس روح کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے درخت خراکی شاخوں میں لٹکے حضرت فریب تھے ابن مباد کو یہ کہ سنیں ابن مباد کے کلام میں کہ چھپتا اس سے کہ
 دیکھے وہ حضرت کو فتنے یعنی اور جائز حضرت اور صحابہ کچے کہ وہ کا بن ہو یا ساحری و غیر ذلک و اس سے معلوم ہو کہ جائز ہو کہ لکھنا احوال کا کہ خواتین
 مفسد و کات ابن مباد لیا ہوا تھا اپنے بھتیجے پر لیا ہوا ایک چار دیواری کے لیے تھی اس جادو میں آواز پوشیدہ کہ مجھ میں نہیں آتی تھی ابن مباد کی ماں
 پیغمبر خدا کو اس میں کہ حضرت چھپے تھے شاخوں خراکی میں پس کہا ابن مباد کی ماں اسی صاف یہ نام ہی ابن مباد کا یہ محمد کھرے بن پس علم کیا ابن مباد کلام
 کرتے سے یعنی چپکا ہوا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ جھوڑتی اس کو ان اسکی یعنی خراکی تو لکھنا ہرگز وہ حقیقت حال ہی یعنی کہ اس سے وجود میں آتا
 کہ اس سے حقیقت اس کے حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہو کہ عبد اللہ بن عمر نے کہ کھرے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گون میں یعنی خطبہ فرمایا پس ابن
 اسکی ساتھ اس منبر کے وہ لائق ہو اسکے بعد ذکر کیا حال جلال و کرامت یعنی احوال اسکے کہ ابن مباد دجال یا بتجربہ فتنہ گری اور تصف ہو اسکے ساتھ بعض
 مصنفوں اسکی کہ دجال کو یاد کیا اور اسکے احوال سے آگاہ کیا کہ بفرمایا تحقیق میں آتا ہوں کہ دجال سے اونہن کو فی ٹی مگر تحقیق دیا یا اسنے اپنی قوم کو اس سے
 بعد نوح کے البتہ تحقیق دیا یا حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیاء کے ولیکن میں کہتا ہوں میں سے دجال کے سقرہ میں ایک شان و نشان کہ نہیں کہا ہو اسکو
 کہ پیغمبر نے اپنی قوم سے جانور کہ دجال ہو گا کا نام اور تحقیق انہن میں ہو گا فتنے یعنی سب منہ ہونے اسکے کے ماحسن نبائی کے سے کا ان میں لائق ہو
 ساتھ اسکے اور خیال ہو کہ کسی نبی کو حال جال کا معلوم نہیں ہو یا نہیں خبری کسی نے کہ وہ کا نام نقل کی بیلہ اور سلم نے وعن ابن سعید الحدادی
 قال لقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر بن الخطاب صیاد فی بعض طریق للدریثہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم انتھد ائی رسول اللہ فقال ہذا تشھد ائی رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھد ائی رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھد ائی رسول اللہ
 باللہ و ملکیہ و کتبہ و رسلہ ما ذ انری قال راۃ قال دی عمر ما علی الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھد ائی رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھد ائی رسول اللہ
 الخ قال ما انری قال راۃ صا دین و کا ذبا و کا ذین و صا دقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھد ائی رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھد ائی رسول اللہ
 اور یہ ہو ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید کہ ملاقات کی اس سے پیغمبر خدا نے ابو بکر نے اور عمر نے مرو کہتے تھے ابو سعید اس ابن مباد یعنی سب صحابہ اس سے
 پہنچ بعضی ابو سعید نے کہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہو تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں رسول اللہ کا ہوں
 پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان لایا میں تھے اللہ کے اور فرشتوں اسکے کے اور رسولوں اسکے کے کیا دیکھتا ہو تو کہا اسنے
 دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہو تو تخت ابلیس کا دریا پر فتح جیسے کہ اول کتاب میں باب ابو سعید میں
 گذرا کہ رکھتا ہو ابلیس تخت انبیا پانی پر اور سجدا ہو جو میں اپنی کہ فتنہ میں الین لوگون کو مٹ فرمایا انھن نے لکھنا دیکھتا ہو تو کہا ابن مباد نے کہ دیکھتا ہوں
 میں دو تاجوں کو کہ لانے میں خبریں سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہوں یا دیکھتا ہوں دو شخص جھوٹوں کو اور ایک مرد سچے کو فتح باقوشک داوی
 کہ اس طرح کہا یا اس طرح اور خیال ہو کہ شک بھی بن مباد سے ہو کہ ما وہ دیکھتا ہوں یا نہ اور اسکو بہت خل میں پہنچ غلط اور خیال امر اسکے کے کہ جزم
 نہیں کھاتا تھا اور حال اسکا بروجہ نظام و استقامت کے نہیں یا کبھی اس طرح دیکھتا ہوں اور کبھی اس طرح پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 یعنی صحابہ سے کہ غلط کیا گیا ہو کلام اسے یعنی اسکے کہانت میں پس جھوڑو اسکو یعنی اس سے کہتا ہوں یا نہیں کہ انفلکیہ سلم نے وعظہ

گمان کیا تھا وہاں پہلے تحقیق ہونے خبر سچ وہاں کے کہیں جہاد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال و قصہ سچ محدث بنیم دہری کے اور مؤرخ ہوا
یہ اس خبر کے نزدیک حضرت کے معنی و مرجع ہو گیا حضرت پر یکہ نہیں ہوا بن میاد وہ شخص گمان کیا تھا یعنی وہاں اور یوں ہی اسکی وہ حدیث کہ ذکر کی اسباب
نے وقت ہمارے جانے ابن میاد کے مکہ کو اور اسے پر مؤرخ ہوا وہاں کے ماں باب کے وصفوں کا اور ابن میاد کی ماں بچے وصفوں کا نہیں ثابت کر سکا
کہ ابن میاد وہاں ہی اسکی کہ اتفاق ہوئے دو وصفوں کے سے نہیں لازم آتا ہوا اتحاد و دوہوت کا اور ایسی ہی قسم کھانا عمرہ وغیرہ کا باوجود انکار کرنے آنحضرت کے
اسکی کہ وہ وہاں ہی تھا سب پہلے ظاہر ہونے حال کے اور وہاں میں بعض باتیں ایسی ہوں گی کہ سبب ف کی ہیں پس نسبت امت کے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسکا ذکر رہتا تھا بنا بر حیلہ کے تفرکی یہ نبوی نے شرح السبعین باب نزول عیسیٰ علیہ السلام
باب ہر بی بیان کرتے عیسیٰ علیہ السلام کے فتح بالتحقیق ثابت ہوا صحیح حدیثوں سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے آسمان سے زمین پر اور سب
تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حکم کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور ایسی بعض احکام کہ ہماری شریعت میں نہیں ہیں اور حکم کریں گے
حضرت عیسیٰ انکا پس قبیلہ بیان مدت سے ہر جیسے کہ نسخ ہوا اور اس زمانہ میں شریعت محمدی ہونے جیسے کہ موقوف کر دینا خبر کا لو کہ اسکا کلام انفس
اکوّل نصرتی عنی اے حضرت مولا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ کیو شک ان ینزل عنکم
ابن ہریم حکما مد لا ینکسر الصلیب یقتل الخنزیر ویضع الحزینۃ ویفرض الال حق لا یقبلہ احد حق لا یكون
السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرہ فاقرءوا ان شیئکم و ان من اهل الکتاب الا لیسوا
بہ قبل موتہ الا یہ متفق علیہ روایت ہوا ابو ہریرہ سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کی کہ تم اسکی کہ تمہاں جان ساری
اسکے احمق ہیں و تحقیق آسمان سے تمہاں اب ان میں عیسیٰ عیسیٰ عیسیٰ کے علیہ السلام در حالیکہ حاکم عادل ہونے پس تمہاری مملکت کے فتح
یعنی باطل کرنے کے دین اہل کفر کو اور حکم کریں گے ملت خفیہ پر اور صایب صلاح نصاریٰ میں دو کثیریان میں مثلث ایک دوسرے سے گزری ہوئی
اور پرست مصلوب کے بعض ایک شخص سولی دیے ہوئے کے اور رعایت اسکی نصاریٰ بہت کرتے ہیں کہ اکثر اپنی جہین اسکی شکل کی بناتے ہیں اور بچے
گردن میں لٹکاتے ہیں لہذا زار و زور دون کے اور کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت اُس میں بناتے ہیں واسطے یاد و پشت بنیت کے اور عقائد یہ
رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر بیہود نے سولی دیا تھا اور قتل کر دینے سوئے کو یعنی حرام کرنے کے اسکے ہاتھ اور کھانے کو اور سراج
کرنیکے اسکے گل کو اور کھدنگے جزیہ فتح یعنی اہل مذہب سے اور حکم کریں گے کہ اسلام کا اور زمین قبول کیا جاو لیگا اُن سے سوائے دین کے
مقصود باطل کرنے انصاریہ کا اور سنا احکام اور انار اسکا اور حکم کرنا ساتھ شریعت دین اسلام کے ہوا اور بعضوں نے کہا کہ رکھا جاو گیا جزیہ
اسکی کہ نہیں پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ اُن سے سبب کثرت مال کے اور کئی اہل حرص کے اور تاکید کرتا ہوا اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کات اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہاں تک کہ نہیں قبول کریگا اسکو کوئی یہاں تک کہ ہوگا ایک ہزار ہزار
سے اور جزیہ کے دینا میں یہ فتح حتی پہلا متعلق ہوا بغیر مال کے اور دوسرا متعلق ہوا ساتھ تمام مفسدوں کے کہ مذکور ہوا تو نے مصلحت کا اور نند
اسکے کے یعنی ہیں اسلام پیدا و فو و فواج پاویگا اور میل اور محبت تو میل کی ساتھ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام سماع دینا سے ہوگا
اور یہ بات اگر جہد ہمیشہ ہو کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزوں سے ہر مفسدوں کی وقت پر نہیں لیکن اُن زمانہ میں طبعین اور لغویس لوگوں کے
بعض اسی پر جانیں گے اور انکے نزدیک بھی بہتر معلوم ہو گیا اور خیال کے متعلق بغیر مال کے ہو یعنی لوگوں کو جب کہ رغبت مال کی پہلی
اور بالکل اُس سے اعراض کرنے کے مال کے خرچ کرنے کی فضیلت و محبت نہ ہوگی پس نہ ہوگا ذوق و محبت بغیر مال کے ف

ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس چیز میں تو پھر اگر چاہو یہ آیت کہ منین ی کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ مگر کیا ان لایکا عیسیٰ علیہ السلام
مرثا کے کے پڑ جو ساری تہمت قتل کی یہ بخاری اور مسلم نے فتح یعنی بعد اترنے عیسیٰ کی ایضاً زمانہ میں جب دین و ملت ایک جا بیگا اور اختلاف
در میان آئے تھے جا بیگا اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کے حق میں کہتے ہیں وہ بھی جانا بیگا اور بیگا ان لایکا جس طرح یہ اسلام میں ہو
وہ ہندو اللہ کے میں اور رسول اس کے اور پیغمبر اس کے اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو ان کے زمانہ میں تھے اور یہ ایک جمہور اس آیت کی
تفسیر میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سناسی جس سے دلیل کبریٰ ہو مفسرین حدیث پر اور وہ جو بھی کسی پر مفسرین نے کہ منین ی کوئی اہل کتاب سے مگر کہ
ایمان لانا ہی پہلے مرثا کے یعنی وقت غرغہ کے کہ ایمان اس وقت کا سفید نیل فرج اس وقت پر تھا کہ منین ی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ
تعالیٰ کی طرف سے اور حاصل مقصود یہ کہ ہر وقت مرثا کے حکم منظر کے الٹا لانا ہی و لیکن فائدہ منین ی تھا جس سے کہ باختیار خود پہلے اس وقت
کے مسند اسکا ہو وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْثَةَ حَكَمًا عَادًا فَتُكْفَرُ النَّصَارَةُ
وَالْيَهُودُ وَالنَّجَرِيُّونَ وَيَضَعُ النِّجْرِيَّةُ فَلْيَكُنْ لَكُمْ الْفَلَاحُ فَلَا يَسْعَى عَلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ هَلْ لَكُمْ الشُّعْبَاءُ مَوْلَا غُضُّ وَالْقَاسِدُ وَلَيْدُ
لِأَلِ الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُكُمْ أَحَدٌ وَكَأَنَّكُمْ مُسْلِمُونَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْثَةَ فَيَكُونُ مَا مَكُونُكُمْ
اور یہ تو اسی ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے اس حال میں کہ حاکم عادل ہو
پھر نیکو سولی کو اور قتل کرنیکے سو کو اور کھد نیکے جزیرہ اہل فرس سے اور جو رومی عیسیٰ یا جو رومی عیسیٰ یا جو رومی عیسیٰ یا جو رومی عیسیٰ
اور کام اور طلب جات انہی سے یعنی کثرت اور سوار یوں کے حاجت انکی نہیں ہے کی یا معنی یہ میں کہ منین ی کہ کرنیکے کوئی کہ سعی کرے ان کے
لانے پر زکوہ کے لیے کیونکہ کوئی قبول کرنے والا ہی نہیں ملیگا اور جائز یہ کہ ہو کنا چرک تجارت اور سفر کرنے سے زمین میں پہلے طلب کے اور
حاصل کرنے یا محتاج الیہ کے واسطے اعتبار انکی کہتے ہیں البتہ جانا بیگا لوگوں میں سے کیونکہ اور بغیر اور جس دفعہ یہ سب چیزیں جہنم سے
ہوتی ہیں پس جاتے ہیں گے یہ عیسیٰ یہ سب جاتے دہمبت دنیا کی دلوں میں سے ت اور البتہ بلاونیکے عیسیٰ لوگوں کو طرف قبول کرنے والے
پس نہیں قبول کرنیکا اسکو کوئی یعنی سب تنگنا قتل کی یہ سلم نے اور یہ ایک روایت ہماری اور سلم کے آیا کہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہو گا حال تمہارا
حضرت کہ اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہو گا فتح یعنی قریش میں سے ہو گا یا نصاریٰ اہل امت میں سے علما نے
اسکی دو وجہ سے شرح کی ہے ایک تو یہ کہ امام تمہارے نماز کا وہ شخص ہے کہ تم میں سے ہو اور عیسیٰ اقتدا کرنیکے اسکا اور وہ مسیحا ہے اور یہ شیعیہ و کبار
است محمدی کے ہو گا جیسے کہ مفسرین حدیث آئندہ کا صریح ہے اس میں روایت میں آیا کہ صلیبی جو اترینگے مسیحا کے ساتھ نماز میں ہونگے اور چاہیں گے کہ جیسے ہٹ جاویں
اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کریں پس عیسیٰ علیہ السلام امام منین ی ہونگے اور اقتدا کرنیکے انکا اور بعد اس نماز کے امام عیسیٰ علیہ السلام ہی
کرنیکے بسبب قتل ہونے ان کے مسیحا سے اور وہ دوسری یہ کہ مراد امام سے عیسیٰ علیہ السلام میں اور مراد ساتھ ہونے ان کے کہ تم میں سے امام
کرنا انکا ہو ساتھ احکام فرمت تمہارے کے نہ ساتھ احکام کبیل کے اور روایت میں آیا ہے پس امامت کرنیکے عیسیٰ علیہ السلام تمہارے ساتھ کیا
پروردگار تمہارے کے اور ساتھ مسیحا تمہارے کے پس معنی یہ ہونگے کہ امامت کرنیکے تمہاری عیسیٰ حال ہونے ان کے کہ دین ملت تمہارے
اور حکم کرنے واسطے ساتھ کتاب و سنت تمہاری کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّةٍ
يَقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيُكْرَمُ عِيسَى ابْنُ مَرْثَةَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ

تَعَالَى لَمَّا قِيلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَى بَعْضِ أُمَمَاءُ كَرَّمَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ دَوَاءً مُسْكِلًا وَهَذَا النَّبِيُّ خَلَّاهُ عَنْ تَفْصِيلِ النَّجَاحِ
 اور یہودیہ جو جاہل سے کہہ کر اسے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ یہی ایک جماعت میری امت میں سے کہ اگر کسی حق پر اور کلمہ حق
 کے درجہ کی ایک غالب ہو گئے یعنی اپنی دشمنوں پر قیامت تک یعنی قریب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے یعنی نبی کریم کے
 لیے کچھ ایسی امت کا یعنی مدعی عیسیٰ سے تہذیب و عازم و مہک و بکوعی اس کے کہ اولیٰ ساتھ امامت کے انصاف و تہذیب و عازم و مہک و بکوعی اس کے یعنی اس
 سے کہ منہا امت کے اس میں یعنی اس کے کہ نہ وہم جاوے میری امت سے تمہارے دین کے منسوخ ہو گیا تحقیق بعضے تم میں سے بعضوں پر اور فیہ الامم
 بزرگ رکھنے خدا تعالیٰ کے اس میں کہ میری عمر کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ علیہم نقل کی یہ مسلم نے اور یہ بات صلیح میں خالی جو دوسری فصل سے کہ
 الفصل الثالث فمن عر عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج منكم رجل منكم يترك عيسى بن
 مريم في قبره احد بيوت بني بكر وعمر بن داه ابن الحنظلي في كتابه لوكافا اور یہودیہ جو عبد الرحمن بن عمر سے کہہ کر فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے نیکی عیسیٰ میجریم کے طرف زمین کے پس نکاح کر نیکی اور پیدا کجاوگی ان کے لیے اولاد اور تمہارے زمین میں بنیائیں
 برس فتح اور یہ ظاہر میں مخالف ہو قال اس شخص کے کہ جاو نیکی طرف آسمان کے اس حال میں کہ عمر انکی تہذیب برس کی ہوگی اور تمہارے زمین میں
 بعد اترنے کے سات برس پس دونوں عدد ملکر چالیس ہوئے لیکن حدیث اعلیٰ سات برس کی تمہارے کی نقل کی یہ مسلم نے پس تہذیب ہوا
 جمع سات اس چیز کے کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیا ہوگی وہ روایت کہ صحیح میں ہے یعنی مسلم میں اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقد و اعتبار سے بہت
 کوئی کسر کے ت پھر مرتبہ عیسیٰ پس فن کیے جاو نیکی نزدیک ہے پچھو میرے پس ٹھون کا مروج عیسیٰ ایک مقبول میں دینا ابی بکر اور عمر
 کے کہ اس مقبرہ میں مدفون ہیں فتح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سے مقبرہ اور اجازت میں آیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ میں جگہ
 ایک قبر کی خالی ہو اور کسی کو وہ جگہ میری نہیں ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن کو چاہا کہ وہاں رکھیں و عایشہ رضی اللہ عنہا کو گھر لگاتھا اس بات پر رضی ہوئی
 بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دفن نہ دیا اور عبد الرحمن بن عوف کے لیے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لیکن انکو بھی میری نہ دیا
 حضرت عائشہ کو بھی لوگوں نے کہا کہ تمہارا گھر و ملک وہیں رکھیں کہ امین رضی اللہ عنہا ہوں سپر ملک و میر سو کوئی کے ساتھ بیعت ہی میں لکھا کہ جائز نہیں
 یہ بھی کہ وہاں قبر عیسیٰ کی ہوگی واللہ اعلم قل یا بن جوزی نے کتاب الفتن میں باب قریب الساعة وان من مات فقل
 قَامَتْ قِيَامَتُهُ باب ہی بیج بیان نزو یک ہونے قیامت کے اور بیج بیان کے کہ جو شخص مرے پس تحقیق قائم ہونی قیامت اسکی فتح ظاہر
 کہ نزو یک قیامت کا اس معنی کرے کہ جو کچھ کہ رہا ہو اس مدت سے کہ اس کے بے کسی ہو کہتری اور اکثر اس کے گذر چکی اور عبارت میں مات الخ بھی لفظ
 حدیث کی ہیں کہ مؤلف نے یہاں عنوان باب کا کیا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ جو کوئی حراج کہ قیامت میں حوالہ احوال واقع ہوئی ہیں کچھ نہ ہو اسکا
 اس کے حق میں واقع ہو جائے و قیامت کے کہ تو شہر میں نے قیامت میں قسم پر ہی ایک نوکری اور وہ اٹھنا لوگوں کا ہی جزا کے لیے اور دوسری قیامت
 واسطے اور وہ عبارت ہر نے طبقہ لوگوں کی سے کہ عمر دن میں قریب ایک حصہ کے ہوں کہ سکون کہتے ہیں قیامت منزی اور وہ خدا ہی کا ہی
 مراد یہاں یہ خبر جو اور ظاہر ہے کہ مراد اس سے کبرے ہی برابر ہی کہ مراد ہو اس سے قیامت پہلے ہو جب قبل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لا تقوم الساعة
 الا علیٰ شر الناس یا دوسرے کہ وہ ظاہر کبریٰ ہی کہ مروت ہی کتاب و سنت میں اور احادیث باب سے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لعنتنا و اوعی
 کہما بین قتال دونوں کا کہتا ہی ہاں حدیث عائشہ کی آگے آتی جو دلائل کرتی قیامت و علیٰ باب الفصل الاول فصل پہلی

[illegible]

اکثر من نصف غنوسۃ الیکم من المؤمنین اور یہودیہ البوسیدۃ سے اُسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اس میں سے تو اس حال میں کہ میں
 پر ہو کوئی شخص نہ اس دن یعنی محراب میں سے نقل کی یہ سلم سے وعن عائشۃ کانت کانت رجالا من العرب یا ذلک الشیء صلی
 اللہ علیہ وسلم فیساکو کہ عن الساعۃ فکان یبصر الی اصغرہم یقول ان یحش ہذا لک یدرکہ اللہ حق یوم
 علیک ساعۃ کو متفق علیہ اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہاتے تھے تھے اشخاص اعراب میں سے کہ کہتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہ
 پہنچتے تھے معرفت سے وقت قیامت کا پس تھے آنحضرت کہ دیکھتے تھے طرف چھوٹے کے انہیں سے جس مانے اگر جتنا رہا یہ لڑکانہ پاویا اسکو چاہا
 یہاں تک قائم ہوگی تمہرے قیامت تھادی نقل کی یہ بخاری اور سلم نے فح یعنی ہمزویہ آخر خبر چاہے کو نہیں ہو چکا کہ تم سب جاؤ گے اس کی طرف ملک
 ہو جاؤ اس قبضے کو فرما ہو جائے اس قرن کے مقدار اس میں اس نے فرمایا ساعۃ ما ہو یہ سو کہ سوال انکا ساعت کبری سے تھا اور جواب علی
 اسلوب الکیم یہ کہ قیامت تمہاری کہ وہ قیامت مزی تو میرے نزدیک وہ پہلی ہو تو دیکھنے شمار میں کے اور مراد چاہا سبکی اور غار اکثر
 کا اور یہ غالب ہے **الفصل الثانی** فی فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یحش
 فی نفس الساعۃ فسبقنا کما سبقنا ہذہ ہذہ واساکر یا ضعیفہ الشبائبہ والوسطی رواۃ الترمذی
 اور یہ وہی مسعود بن خدیج سے اُسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا میں حج ابتداء کا قیامت کے
 اور اوائل علامات اسکی کے پس برہامین قیامت پر جسی کہ یہی ہے پہلی یعنی حج کی اس پہلی پر یعنی شہادت کی انگلی پر اور شاہ کیا سارہ وہ ملکین
 اپنی کے کہ شہادت کی ہو اور حج کی ہو نقل کی یہ ترمذی نے وعن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی
 لاربعۃ کلا یحییٰ عند ربنا ان یؤخرہم نصف یوم قتل لیسعہم کہ نصف یوم قال حصۃ لک سنۃ رواۃ البیہقی
 اور یہ وہی سعد بن ابی وقاص سے اُسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے البتہ اسید کہتا ہوں کہ نہ عاجز ہوا مت میری ترویک
 پر رو دگا اپنے کے اس سے کہ تاخیر ہے اور ملت بخنے آتا دھے دن کہا گیا واسطے سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آہادین ہو کہا سعد او حادین سو برس
 کا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے وقت یہ نظر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ان یجا عند ربک لک سنۃ مباحہ دن یعنی ایک دن ترویک پر رو دگا
 تیرے کے مقدار تیرہ برس کے ہو اس چیز سے کہ مار کر تھے ہونم جب دن مقدار تیرہ برس کے ہوا تو او حادین ہا سو برس کا ہوا اوسنی حدیث کہ یہ
 کہ است کو ہقدر قدرت اور قرب مرتبہ پر رو دگا تعالیٰ کے نزدیک ہو کہ ہا سو برس انکو نگاہ رکھے اور ہلاک نہ کرے اور تھا انکا کتر اس سنو مگر زیادہ
 ہونو ہو سکتا ہوا اشارہ کہ با طرف کے کہ ہا سو برس کم میں قیامت قائم نہیں ہونے کی اور اس امت کو ہلاک نہیں کرتا لہذا کے جو کچھ چاہا ہو گا
 کرے گا اور بعضیوں کہ کہ مراد یہ ہے کہ ہا سو برس تک سلم اور بالسنہ ماند اور عقوبات سے نگاہ رکھیکا اور انکو آفتیں نہیں پہنچیں گی کہ اسے متلاک
 اور حاصل ہو جائیں اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے بعضے سالوں میں ثابت کیا ہے کہ بقاے امت بعد تیرہ برس کے ملت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہا سو برس سے تجاوز نہیں کرے گا واللہ اعلم **الفصل الثالث** فی فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ہذہ الذیۃ مثل ذوب شحمین اقولہ الی الخ متعلق فی
 فی اخیرہ کیونکہ ذلک الحیط ان یقطع رواۃ الترمذی نے متعلق کو چار روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حال اس دنیا کا یعنی قما کے قریب پہنچنے میں اور قربان قیامت میں مانتہ حال ایک کپڑے کہو کہ بھار گیا بالوال کے سے آخر کے کہ اس کی
 رہا لگا ہوا ساتھ ایک ہا کے کے آخر کے میں پیش ایک ہی وہ دہا کا کہ توڑا جاوے یعنی دنیا نام وفانی ہو نقل کی یہ سیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ كَيْفَ قَامَ السَّاعَةُ عَلَى شَرَارِ النَّاسِ باب ہجری بیان اسکے کہ برپائین ہوگی قیامت مگر بد لوگوں پر
یعنی ایک سب مر جائیگے اور بد باقی رہیں گے پس قیامت آئے جب تک جو نہ ہوگا وہ قیامت قائم نہیں ہوتی جسے کہ ابراہیم
آخر علی کے تین ایک بڑا خوشیہ اور چلیکے کہ مسلمان سب مر جائیگے اور بد باقی رہیں گے کہ وہ ہیں کہ ہونگے مگر خدا کا کرنا ہے پس قیامت ہوگی
قیامت الفصل الاول فصل پہلی عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى لا يقال في
الاكره الله الله في رواية قال لا تقوم الساعة على احد يقول الله الله واكلم مسعوداً روايت عن انس
سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپائین ہوگی قیامت یہاں تک کہ کہا جاوے زمین میں اللہ اللہ یعنی کوئی نہیں بگاڑے اور خدا
کرے اور اسکو پوجے بلکہ سب کا زور بت پرست و فاسق ہونگے اور ایک نیت میں یوں آیا ہو کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اس پر کہ کتابوں کا اللہ
منع اس سے معلوم ہے کہ اجماع عالم پر سب تک علماء عالم کے اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کاروں کے ہر جب کہو عالم سے اٹھالیں گے عالم بھی نہیں بگاڑے گا
نقل کی یہ سلم نے **وعن حیدر بن مسعود** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة الا على
شرار الخلق رداه مسعوداً اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر ابراہیم
بدترین خلق کے نقل کی یہ سلم نے **فمن عر مراد خلق سے آدمی میں اس سے کہ مراد شر سے کہ گناہین اور بدعت ساتھ معصیت گناہ کے آدمی میں تمام**
خلق اور اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق ہو اس حدیث میں لایزال طائفہ میں ہی خلیفہ علی الحق ظاہرین الی یوم القیامت کہیں گے ہم پہلی حدیث
ستہریں جو تمام زمانوں کو عام ہو نہیں اور وہ مختصر حصہ ہے یعنی سوائے اس زمانہ کے مراد **وعن انس** انہی تیرے قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تضرب الياث نساء ذو السب حول ذی الخلفة وذو الخلفة طائفة ذو السب لثوب کا
یَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک
کہ ہمیں گے میں عورتوں نبی دوسرے گروہ ذوالخلفہ کے **فح** دوس ایک قبیلہ قرین سے اور ذوالخلفہ ساتھ قرین سجد اور لام کا ورد و نون
کے پیش سے بھی آیا جو نام نجانہ کا ہو کہ اسکو جعبہ یا نہ کہتے تھے اور وہاں ایک تھا کہ نام اسکا خلفہ تھا اور قبائل و قریب اور سب کو بوجے
تھے اور اسحضرت نے جریر بن عبد اللہ بھی کہو بھیجا تھا اسکو خراب کیا پس فرماتے ہیں کہ اخیر زمانہ میں یہ قبائل مکر اور بت پرست ہونگے اور عورتیں انکی
گرداس تجار کے طواف کریں گی اور راوی سے کہ ابو ہریرہ میں یا اور کوئی بیچ تفسیر الخلفہ کے کلمات کہ ذوالخلفہ نام بت قبیلا دوس کا ہو کہ وہ پوجتے تھے
اسکو زمانہ جاہلیت میں **فمن** علمائین صاحب منہ و غیرہ نے جو کہا ہے کہ وہ بت خانہ جو معلوم ہوا کہ اس تفسیر میں سامع ہوتے نقل کی یہ بخاری
اور ساری نے **وعن عائشة** قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يذهب الليل والنهار حتى يعبد الله
والعزى فقدت يا رسول الله انك لا تظن جليلاً ان الله هو الذي ارسل رسولاً بالبدى ودين الحق ليظهر على الدين
كله ولو كره المشركون ان ذلك تاماً قال انه سيكذب من ذلك ما شاء الله ثم يحث الله ربحاً طيبة فتوح
كل من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فينتقم من الكافرين فيكفر جوعاً الى ان ابا يهفرد واك مسلمان
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں جائے جس کے رات اور دن یعنی فانی نہیں ہوگی یا
یہاں تک کہ پوجے جاوےن بات وغیرہ کہ نام وہ بتوں شہد کے ہیں بات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہو اور غری نام بت غطفان اور سلیم کا ہے یا بیت
اللہ تحقیق میں البتہ گمان کرتی ہوتے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ آئیگاہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین بت کے ا غالب کرے اسکو سب

عشر کر کے مٹ کر کفست و غمخوار و ظلم و ستم کرتے ہو اور یہ مکر و تدبیر شیطان کا ہو کہ اس جیلہ سے انکو بت پرستی کی طرف بلاویگا ت بس
کہ میں گئے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرنا ہو تو حکم اور مقصود تیرا کیا ہے اور کیا کام کریں ہم بس حکم کر لیا انکو بت پرست ہونے کا و ح یعنی ازاد تو اس کے
کہ اللہ سے راضی ہو گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر فرمائی کہ انکو ہر ماں اللہ تعالیٰ و یقیناً ہوں ہوا و نعمتاً عند اللہ است اور مال یہ کہ وہ حالت
برین کثرت ہو گا رزق انکا اچھی اور فراخ ہو گی معشیت اور زندگی انکی بھر بھر نکا جاویگا صورتیں اور قیام ہو گی قیامت پسینہ سینگا آواز صورت کی کوئی
کہ جھکا دیکھا گردن کی ایک طرف کو اور دیکھا کر لیا دوسری طرف کو و ح یعنی اسکی دہشت سے لوگوں کے دل چھٹ جاویں گے اور قوت جسمانی سلطانیت ہو گی
اور اثر کا گردن بین پیدا ہو گا جیسے کہ بہشت میں ہو کر تیار ہو کر ایک طرف کو جھک جاوے پس زمین ایک طرف جھکی ہوتی ہو اور ایک ٹھنی سے فرمایا
آنحضرت نے پس ازل جو سینگا آواز صورت کی وہ شخص ہو گا کہ لیتا اور درست کرنا ہو گا حوض اپنے اونٹوں کا یعنی تاکو پانی پلاوے پس تیار کا میں مر جاوے گا وہ شخص
اور مر جاوے گا لوگ میں کاڑیا میں بھر بھر جھکا اللہ تعالیٰ میخو کہ گویا کہ وہ شخص مرے یعنی ہلکا سا پس لگین گے سبب کے بدن لوگوں کے کہ گل گئے ہونگے قرون
پھر بھونکا جاوے گا صورت میں دوبارہ یعنی بعد چالیس سال پس انماں وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئے ہونگے اٹھ کھڑے ہونگے اور کھینچے ہوں قیامت کے
پھر کما جاوے گا لوگوں کو گویا کہ وہ طرف پروردگار اپنے کے اور کما جاوے گا فرشتوں کو کھڑے رکھو ان لوگوں کو اس لیے کہ یہ پوچھے جاویں گے کہ راستے اور حساب
لیا جاوے گا اسے پس کما جاوے گا یعنی پروردگار تعالیٰ فرماوے گا فرشتوں کو کہ نکالو ان لوگوں میں سے لشکر انش و فرخ کا یعنی وہ کہ کچھ بھونکے و فرخ کو پس
کما جاوے گا یعنی فرشتے جناب عزت سے پوچھیں گے کہ کتنوں میں سے کتنے یعنی وہ جو دوزخ کو بھیجے جاویں گے کتنے لوگ ہونگے کتنوں میں یعنی عدد و مقدار انکی کیا ہو
کما جاوے گا یعنی اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ انکو دوزخ کے لیے نازل شخص میں سے نو سو تھانو س ع ع اس سے معلوم ہوا کہ ہر زمین سے ایک نشت کو جاویگا
باقی سب دوزخ میں اور ظاہر ہو کہ مراد اسے کفار ہیں کہ جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے چنانچہ صحیح حدیث ابی سعید کے پہلی فصل باب العشر کے میں آیا ہے
کہ یہ جماعت دوزخ میں کی یا جموع و ما جموع سے ہو گی ت بس وقت وہ دن ہو کہ گرد جاویں کو بڑھاؤ عہ کیا ہو اسدن کی دلازی سے باشد
و محنت سے کہ اسدن میں ہو گی اس لیے کہ بڑا باغ و محنت میں جلدی ہو چکا ہو ت اور یہ وہ دن ہو کہ پیدا کیا جاوے گا اور کھولا جاوے گا گنہگار
امر عظیم سے اور محنت سخت سے و ح کشف ساق گنہ گار خوف اور ہول و شدت و محنت سے یہ معنی شہو میں عرب میں اور اصل اسکی یہ کہ جو
کوئی شدت محنت میں پرتا ہو اسکا انجام میں دہن پڑتی ہے اٹھا لیتا ہے اور پڑتی اسکی اس سے کھل جاتی ہے اور کلام صحیح تفسیر اس لیے کر یہ کہ
سبت ہو لیکن کثرتوں کو نزدیک نازل ہی ہو کہ جو کئی کئی ذکر حدیث معمریہ لا یقطع الہیجۃ فی یاد التوبہ و رور کر گئی حدیث
سماویہ کی کہ لیتا اسکی لا تقبل الہیجۃ من یجرب اب توبہ کے **باب النہم فی الصلوٰۃ** باب ہرچ بیان بھونکے صورت
بیش سے شاخ کہ سبب کثرت اور در بیان یہ شاخ ہو کہ اس میں بھونکے اور وہ دو نغمے ہیں ایک ہلاک کرنے کے لیے زندوں کے اور دوسرا زندہ
کرنے میں کے **الفصل الاول فی سبب** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکی
التفکیر انہ یبکی قالوا ابابہر یبکی قالوا انہ یبکی قالوا انہ یبکی قالوا انہ یبکی قالوا انہ یبکی قالوا انہ یبکی
ثم یبکی اللہ من السماء ماء فیکفون کما یبکی البقل قالوا لیس من کو انسان شقی الا عظماء و احدا دھو نجیب الذنب
ومنہ یبکی لخلق یوم القیمۃ متفق علیہ و فی رواۃ مسلم قال کل ابن آدم یاکلہ التراب و لا یجیب الذنب منہ خلق و فیہ یبکی
روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے در بیان دونوں نغموں کے یعنی نغمہ مارنے اور زندہ کرنے کے چالیس میں پوچھا لوگوں نے
ای ابو ہریرہ یا مہر کور چالیس دن کی ہو کہ ابو ہریرہ نے نہیں جانتا میں کہ لوگوں نے یا چالیس مہینے میں کہ انہیں جانتا میں کہ لوگوں نے چالیس

آسمانوں کو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک و نمناک کو یعنی پانی کے نیچے کی ترسی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر ملاوٹیا انگلیوں کو اور فرماوٹیا مین ہوں بادشاہ مین ہوں خدا فسخ یہ تمام کنا پر اور تمثیل اور تصویر علیہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہر اور جزا معنی ہاتھ اور انگلی اور ہانسی منظر و مظلوم نہیں دش کلام عرب کی یہ ہر کہ کس کو وصف کیا جلتے ہیں جو دو کر مکر تو کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ اسکے فراخ و کشادہ ہیں اگر چہ اسکے ہاتھ نہوں کہ دونوں ہاتھ کئے ہوں یا اول میں ہا سے بے ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسی کو سلطنت و ملک انی کر وصف کیا جلتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلان ماتحت پر بیٹھا اگر چہ اسکے لیے تخت نہوا اور بیٹھنے کی چیز کچھ نہوا اور یہ راہ خوب ہر صحیح فہم تشابہات قرآن و حدیث کے لیے اس سے کہنا اول کرین اور کہیں کہ مراد ہاتھ سے یہ ہوا تو کتے فافہم اور اس لیے تعجب کیا آنحضرت نے یہودی کی گفتگو سے اور تصدیق کیا اسکو جیسے کہ کلمات میں سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب بیکہ آتش سے کہ کہا اس علم یہودیوں کے نہ واسطے ہمارے اسکے کے یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا یہ سبب تک عیب مذکور کے تھا بلکہ یہ سبب کی تصدیق اور اس کو جاننے اسکی کے تھا پھر بھی آنحضرت نے یہ آیت اور نہ قدر جانی اللہ تعالیٰ کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اسکے کی یعنی نہ ہوا یا اسکو جیسا کہ ہوا چاہیہ اور نہ کی اسکی جیسی کہ تعظیم کرنی چاہیہ اور نہ پوجا اسکو جیسا کہ پوجا چاہیہ اور ساری زمین کے قبضہ قدرت میں ہوگی دن قیامت کے اور سامان پٹے ہونگے اسکے دائیں ہاتھ میں پاک ہر اللہ تعالیٰ اور بزرگ ہر وہ اس چیز سے کہ شریک کرنے میں مشرک اسکو یعنی بت و غیرہ کو اور جو کچھ یہودی نے کہا انفقیر عیسیٰ اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تَبْدَأُ الْأَرْضُ وَتُخْرَجُ الْأَشْجَارُ وَالسَّمَوَاتُ قَائِلًا لَيْكُلُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ذُكِرَ اللَّهُمَّ اور یہ ہر عائشہ سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین آج کے سے آسدن کہ تبدیل اور غیر و جاوگی زمین اور پیدا کیاوگی اسکے بدلے میں اور زمین اور تبدیل کئے جاوگے اور بدلائے جاوگے اور آسمان یعنی روز قیامت کے لیکن ان ہونگے لوگ آسدن فرمایا آنحضرت نے لوگ آسدن بل ملا پر ہونگے فتح مراد ملا سے یہودی یا ہر ملا کہ ہوا اور اصل ملا یعنی راہ کے ہر تبدیل میں سے کیا ہرادی ہیں نعمات ہر کہا صاحب کو اشیائے کہ وہ بدلی جاوگی ساتھ دینی سفید کے پس کھائے اسکے ہوسن اپنے قدر کے نیچے سے برسان ملک کہ فراغت ہر حساب سے چنانچہ موبد اسکی حدیث اول باب المشرک ہر اور تبدیل آسمان ساتھ چھ جانے ستاروں اسکے کے اور کھلا اٹھاپے خوف چاند اسکے کے ہر اور طبعی نے کہا تبدیل و طرح کی ہوتی ہر ایک تبدیل ذات میں جیسے کہ کہیں تبدیل کیا میں نے دہم کو دنیا و کائنات یعنی دہم کے بدلے دنیا میں پس اور دوسرے تبدیل صفات میں ہر جیسے کہ کہیں تبدیل کیا میں نے حلقہ کو خاتم سے یعنی جھلہ کو گھلہ کر شکل انکو مٹی کے بنا یا بنیات ایک ہر اور ہیئت اور ہوئی لیس تبدیل میں آسمان کے ساتھ اور زمین آسمان کے دونوں حال کھتی ہر اور فنا و اخبار ج تبدیل صفات کے اکثر ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ زمین ہی زمین ہوگی تو اسکی صفات میں ہوگی ابو ہریرہ نے کہا کہ فرائع کر نیکی زمین کو لیا کہ کہ بلند ہوئی و سجدی آسمان سے اور پروردگار تعالیٰ قادر ہو کہ زمین آسمان اور پیدا کرے جیسے کہ بعضے آثار و اخبار سے بھی دلالت کرتے ہیں لیکن زمین علی سے آیا ہر کہ ایک میں پیدا کر نیکی چاندی سے اور آسمان ہونے سے اور زمین سجود سے آیا ہر کہ زمین پیدا کر نیکی سفید و بالکیرہ کہ اسے کس نے گناہ نہ کیا ہو گا اور طبع تبدیل سے تغیر ذات کا ہر جیسے کہ دلالت کرنا ہر اس پر سوال جواب حضرت عائشہ اور حضرت عائشہ کی یہ سلم نے و عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرَانِ اور یہ ہر اس پر سوال جواب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج و چاند لیسے جاو نیکی دن قیامت کے فتح یعنی اٹھا کر گوشہ میں دلائل نے جاو نیکی جیسے کہ تپے کو لیسٹ کر گوشہ میں دلائل نے جاو نیکی رشنی انی اور جانا ہر بیدار ہر انی رشنی کا عالم سے نقل کی یہ بخاری علی الفضل الثاني فصل من عن سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ

الفصل الاول فصل من عن سفيان بن سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيامة على ارجلهم
 بيضاء عطرة كقصر صند النخيل ليس فيها علم الا حديد منقوش عليه من هو من سفيان بن سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 جمع كني جابني لوگ روز قیامت کے زمین سعید پر کہ بہت سعید زمین ہوگی بلکہ اہل سرخ نامند چھتے ہوئے آنے کی روٹی کے یعنی نیک لوگ اور
 نہ مقدار میں نہیں ہوگا اس میں نشان کسی کے یعنی مکان و حیات کسی کی نہیں ہوگی جیل سیدان ہوگا قتل کی یہ جاری اور نہ وہ عن ابی سفيان
 الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون الاثر من يوم القيمة خبزة واحدة يتكفأها الجبار ربهم
 كما يتكفأ أحدكم خبزة في السفر ثم لا يتركها الاكل حتى يذهب من اليد فقال بآذك الرحمن عليك يا ابا القاسم
 الا اخبروك بنزل اهل الجنة يوم القيمة قال بلى قال تكون الاثر من خبزة واحدة كما قال النبي صلى الله عليه وسلم
 فتطير الينبى صلى الله عليه وسلم اليها ثم تصوت حتى يبدت نواحدة ثم قال الا اخبروك يا ابا القاسم قال لا
 والتون قالوا وما هذا قال ثور وثور يا كل من ذاك ذكرا فليدعها سبعة انقامتفق عليه
 اور یہ وہی ابو سعید خدری کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین دن قیامت کے ایک ٹی الٹ پلٹ کر لکھا اسکو جبار تعالیٰ اپنے ہاتھ
 میں فتح یعنی جیسی کہ عادت ہو کہ روٹی کو ایک ٹھوسے دوسرے اٹھ میں پیر پیر کرتے ہیں یعنی کھڑے ہیں تو گول اور باریکہ پیر پیر ہو کر مچھل
 میں ڈال دیتے ہیں یا ختم ہوتے جیسے کہ الٹ پلٹ کر ایک تھار اپنی روٹی کو سفر میں یعنی جلدی پکاتا ہو در حالیکہ وہ روٹی مہانی ہوگی
 فتح جانا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جائیگی اور طعام ہشتیوں کی ہوگی اول ہی ہشت میں جانے کے وقت کھاوینگے
 پس بعضیوں نے تو ظاہری پر حمل کیا اور کہا کہ کچھ مشعہ نہیں ہو قدرت حق تعالیٰ سے وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کر دے اور ہشتیوں کو کھانہ دے اور وہی
 بھی ہو کہ اسکو ظاہر پر حمل کریں اور بعضیوں نے اور اور کہ تاویل کی ہے خوف و لرزگی کے زمین لکھات پس بعد فرمائے آنحضرت کے اس میں کو ابابک
 قوم یہود سے اور کہا کہ کبریت سمجھئے خدا سے مہربان آپ پر ابوالقاسم کہ نہ خبر و دن تکو ساتھ مہانی ہشتیوں کے یعنی وہ کھانا کہ اول نیکے آگے لاوینگے
 روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے ان خبر سے کہ یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس لکھا پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنی ازراہ تعجب اور آگاہ کرینگے پھر نہیں آنحضرت فتح یعنی سبب انشائی ہونے خبر آنحضرت کے ساتھ یہودی کے کہ قورنہ
 سے خبر دی تھی اسنے اور سبب حاصل ہونے زیادتی لغین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی غیرت اور نیت آنحضرت بالانہ سے یہاں تک کہ
 ظاہر ہوئے کہ لکھیاں آنحضرت کے پھر کہا اس یہودی نے کیا خبر و زمین تکو ساتھ مہانی اہل جنت کے کہ جسے روٹی لگا کر کھائیں گے وہ بالام یہود و نون
 بالام یہود و نون اور خفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ یعنی اسنے سمجھے ت کہ او انھوں نے اور کیا یہ یعنی معنی اسکے کہ ذکر کیا تو نے
 کہا بلی اور مچھل کھاوینگے انکے گوشت کے کڑے سے کہ جگر پر جو رہا ہے ستر آدمی قتل کی یہ جاری اور سلم نے فتح جیہ وہ جامع ہو کہ یہ حکایت
 میں جائیگا اور سناں کے چور وین رات کے چاند سے ہونگے اور سناں ہی کہ مراد بہالتہ اور کثرت ہونے عدد مخصوص اور زائد کہ ایک لکھ جاہر ملا ہوا
 جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارتر ہو کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سے جلد صحابہ معنی اسنے سمجھے اور پوچھا آنحضرت نے پچھل اسکے
 کہ یہودی میان کربے بوجی آئی بیان کیا و عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيامة على
 ارجلهم كل ابيح را حنين في اثخان على البعير وثلاثة على البعير واكر بعير على البعير وعشرة على البعير وخمسة عشر
 النار يقبل منهم حيث قالوا وليست معهم حيث اصبحوا فمضى معهم حيث اسوا فمضى عليهم اور ولایت و ابوہریرہ سے

کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جمع کئے جاؤ گئے لوگ یعنی بعد نبوت کے دو تین فرقوں اور قسوں کے وہ ہوا ایک قسم برہمن
 تین جن سے اور باقی شامل ہیں دو فرقوں اخیرہ کو اور وہ دونوں پہلے چلنے والے ہیں اور پھر چلنے والے جیسے آباہر دوسری فصل میں ایک وقت
 رغبت کرنا والا یعنی بہشت میں اور فضل و جود اللہ تعالیٰ کی میں کہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون صفت انکی ہو اور فرقہ دوسرے والا وہ یعنی
 آگ و دھن سے اور وہ ہیں کہ دہشت میں دیکھنا جناب کرتے ہیں اُس سے آسمین تنبیہ ہر اس پر طاعت اللہ کی اسید پر اولیٰ ہو عبادت اس کی جو تھے
 ت حال انکہ وہ شخص ایک دن پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر وہ یعنی ہر ایک
 اپنی کے استراحت ہونگے اپنی ساریوں پر اور باقی چھتے ہونگے اپنے قدموں پر اور یہ اعداد تفصیل میں آئے ہیں وہ فرقوں کی ہر قسم کی تباہی اور تباہی کے
 پس کا مرتبہ عالمی تر ہو گا شرکت آسمین کے تر اور برکت اور سبقت اسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ در بیان چار اور دس کے ہیں ذکر کیے قیاس پر
 چھوٹے اور ہونا گنتی کہتے شخصوں کا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کے ہو یا بطریق شواہد کے ہر ایک بت نبوت سوار ہو گا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر
 نہ کیا اس لیے کہ وہ مرتبہ قبروں کا ہر قسم دنیا اور ربوں سے اور مقصود ذکر کرنا احوال دسیوں کا ہر قسم اور حج کر گئی باقی لوگوں کو وہ آگ قیاد کر گئی
 آگ یعنی آگ کے ساتھ رکھی جہاں وہ بنیے اور ترحمت کر نیکی اور ات گذر گئی آگ ساتھ ان کے جنات گذر گئے اور صبح کر گئی آگ ساتھ ان کے جناح کر نیکی وہ
 اور شام کر گئی آگ ساتھ ان کے جہاں شام کر نیکی وہ یہ بیان ہے فرقہ کا ہر ایک کہ وقت ساتھ رکھی ان کے جہاں میں ہو گئی اور شام کو اختلاف ہو
 آسمین کے یہ شہر و قیامت کا ہر بعد اٹھنے مردوں کے گور سے یا پہلے اسکے ہر علامات قیامت سے کہ جاؤ گئے محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہر اور اول
 ظاہر و مہربان و اللہ اعلم نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَحْشُرُونَ حَقًّا عَرَفًا**
عَرَفًا مَشْرُوحًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعْنِدُكَ وَنَعْنِدُكَ عِلْفًا أَوَّلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعْنِدُكَ وَنَعْنِدُكَ عِلْفًا أَوَّلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعْنِدُكَ وَنَعْنِدُكَ عِلْفًا
ذَاتَ لَظْمٍ لَّكُمُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ الْفُتُورُ
شَعْبًا مَادُمْتُ فِيهِمْ خَلْفًا لِّكَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ شَفَقَ عَلَيْكَ رُوحُ رُوحِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ مِنْهُ تَقَرُّ لِي نَبِيٍّ
 سفر یا متعین تم جمع کیے جاؤ گے اور اٹھائے جاؤ گے نکلے ہاؤں نکلے بدن بے خند و آہیں اشارہ ہر طرف سے کہ جب دے قیامت انھیں کے
 تو تمام جزا بدن کے بد تو راجح و تیکساں ہے کہ جب جو چیز یعنی شر کا کہ وجب الازالہ تھا دنیا میں بد تو رہا ہو جائیگا تو اور اجزا باقی باقی غرض ہر
 اولیٰ پیدا ہونگے اور یہ دلالت کرتا ہر اوپر کمال متعلق ہونے علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلیات اور جزئیات کے اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالیٰ کے نسبت
 ملکات کے تہ پھر پھر ہی حضرت نے یعنی ازراہ استشہاد و عقائد کے یہ آیت جہاں کہ پیدا کیا ہے اول پیدا اللہ میں یعنی ماں کے پیٹوں سے نکلے
 ہاؤں نکلے بدن خستہ و پیاپی پہر پہر اگر نکالیں گے ہم قبوں سے دن قیامت کے وعدہ لازم ہو یہ پیدا کرنا ہم پہر پہر میں ہم کر نیلے یعنی اس چیز کو کہ وعدہ
 ہم نے اسکا اور فرمایا آنحضرت نے اور اول ان شخصوں کے کہ پہنائے جاؤ گئے کہ ہر سوز قیامت کے برابر ہم میں وقت اس کے کہ اول دن شخصوں کے میں کہ نقل
 کو پہنانے میں بائیں لیے کہ اول اہل خدمت نکلے گئے ہیں آگ میں ڈالنے کے لیے پس فضیلت سے اس جہاں کو طیل میں ہو سکتی ہو اور ہر افضل ہونے
 اسکی کے ہر سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت میں یہ اعزاز و اکرام کا جو عطا ہوا ہے نے آنحضرت کے علاوہ یہ ہو کہ بعض روایت میں آیا ہو
 کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑوں کے کہ دفن کیے گئے ہیں انھیں بھیجے اور اول بیت ابراہیم کی احتفال ہو کہ ہر حقیقی یا اضافی واللہ اعلم ہر دیکھی
 میں نے حدیث جامع صغیر میں آنا اول میں شوق عزالا من فاکسی حلقہ من جلال الخیر ثم اقوم عن میں آنحضرت لیس احسن من الخلق یقوم ذلک
 المقام غیر رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق کہنے ایک آدمی میرے صحابیوں میں سے پکڑے جاؤ گئے اور مجاہدے جاؤ گئے بائیں

کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ ادھر ہی ہوگی پس کونسا بن یعنی بطریق غیر اور تعبد خلاص کروانے اگلی کے کلمہ صاحب میرے میں اور میرا
یہ جانتے ہو پس فرما دیکھا اللہ تعالیٰ تحقیق یہ ہمیشہ رہے برگشتہ دین سے اور پھر نواسے اپنی بیٹیوں پر اس وقت سے کہ جابہوا تو انہیں نکالیں
جبکہ کما بئذہ صالح نے یعنی عیسیٰ اور تھامین نے گواہ اور واقف ان کے احوال کا جب تک کہ تھامین مسلمان آئے اس تک کہ آخر آتی ہی اگر ہر ایک کا
اور یقین تمام آتے گا یہ کہ عیسیٰ نے کہا کہ جب تک میں انہیں تھا ان کے حال پر واقف تھا اور پھر انہیں نے کہ کفر کریں اور سو خاص کے کہیں اور جابہوا
تو نے مجھ کو انہیں سے تھا تو کہیں اور واقف ان کے حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہو اگر عذاب کرے تو انکو اور گرفتار کرے تو انکو ان کے توبہ پر
بند سترے ہیں جو کہ چاہے تو کرے تو کوئی نہیں کہ سکنا کہ کیوں کرتا تو اور اگر نہ چاہے تو انکو اور گرفتار کرے تو ان کے عذاب سے تو غالب و مسلط ہو
مراد صاحب خاص صاحب نہیں ہیں بلکہ کہ ہر عقیدہ معلوم ہو کہ کوئی انہیں سے بعد حضرت کے عہد نہیں ہوا بلکہ مراد اسے وہ اہل عذاب ہیں
کہ اسلام لائے تھے حضرت کے زمانہ میں اور پھر مدہ ہو گئے مانند تبلیغ سلیہ کذاب اور بنو و اور مانند آئے کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ عَائِشَةَ تَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُفَاءً عُرَاءَ حُرٍّ لَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جُمِعَتْ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ شَدِيدٌ لَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمُ الْبَعْضَ مَشْفُوعًا عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ ماسا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمانے تھے جمع کیے جاویں گے لوگ دن قیامت کے غلے بانوں غلے
سے خنہ کما میں نے یعنی عائشہ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب کیے گا بعض ان کا طرف بعض کے یعنی مرد و عورت نکلا و کھینچ کر مرد و عورت
کو پس ان کے نکال جمع ہونے میں کیا حکمت ہو پس آیا آنحضرت نے اہل عائشہ کا اس دن میں سخت تر ہو اس کے نگاہ کریں بعض جھون کو یعنی کمان و
و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسی کو نگاہ کر سکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کل امر و سنم یوسد شان یقینہ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عَنْ النَّسَائِ
رَجُلًا قَالَ يَا بَنِي اللَّهِ كَيْفَ يَحْشُرُ الْكَافِرُ عَلَى الْغَنِيِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الْيَسْرُ لَكَ يَا امَّ سُلَيْمٍ عَلَى الْجَلِيلِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى الْغَنِيِّ
عَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُشْفِقٌ عَلَيْهِمْ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافرانہ پھر
قیامت کے یعنی کیونکر ممکن ہوگا منہ کے بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں ہو شان یہ کہ جسے جسلا یا اسکو دونوں بانوں پر دنیا میں چلنے
چلانے اسکے پر منہ کے بل قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى ابْنُ آدَمَ
أَبَاهُ أَوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى خَيْرِ الْأَرْوَاحِ يَقُولُ لَهُ يَا أَبَتِي أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَغْتَبِ فَقُلْتُ لَهُ أَبَوُهُ قَالَ يَوْمَ لَا أَهْضِمُكَ
فَقُلْتُ يَا أَبَتِي أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَغْتَبِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِي أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَغْتَبِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِي أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَغْتَبِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِي أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَغْتَبِ
الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يَقْلُ الْأَرْوَاحُ أَنْظُرْ مَا حَتَّ دَخَلْتُكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِدَجْرٍ مُتَشَلِّحٍ فَيُؤْخَذُ بِحَوَائِثِهِمْ فَيُلْقَى
فِي السَّارِ دَوَاهُ الْبُخَارِئِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کما ملاقات کرے گی ابراہیم اپنے آپ
آرز سے دن قیامت کے اس عالمین کہ ارز کے چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی عیشیم و فار کے اور عیسا پر گاہیں گے اسکا ابراہیم کیا سنیں گے کہ تھا
میں تھا کہ کافرانہ میری یعنی اس خیر میں کہ خیر و نیکو حق تعالیٰ کی طرف سے پس کیا ابراہیم سے یہ کہ ابراہیم کج دن نافرمانی کو نگاہی
یعنی شفاعت کرو میری کہ ابراہیم ای پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا مجھے کہ درو اگر گناہ گار آئد کہ اٹھائے جاویں گے تو میں ان سے
رسولانی نعمت تر اور زائد ہوگی میری باپ کی رسولانی سے کہ جنت و عہد اللہ کی رحمت سے پس ما یکا اللہ تعالیٰ تحقیق میں حرام کی بہت کافرانہ
یعنی اناس ان کے حضرت کی کی قبول نہیں کہ یہ کافرانہ پھر کیا ابراہیم کو نگاہ کرے کہ یا خیر تو ترے پادان کے نیچے پس کھینچے ابراہیم اپنے

فَقَالَ ارْجِعُوا اِلَىٰ اٰكُوْكُمْ يَتَصَفَّوْا اَهْلَ الْجَنَّةِ كَذٰلِكَ نَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّجَرَةِ السَّوْدِ اِنْ فِي جِلْدِ نَدٍ
 اَبْيَضُ كَشَحْرٍ يَّصْبَاوُ فِي جِلْدِ شَوَارِ اسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور وہی ہے ابو سعید خدری سے آئے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 فرمایا فرمایا اللہ تعالیٰ یعنی روز قیامت کی محشر میں اور نہ اگر کچھ ایسا تو ہم اس میں کہ آدم حاضر ہوں میں اور سعد ہوں میری خدمت میں اور نبی مایان میرے
 دونوں ہاتھوں میں ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنگ و فرخ میں بھیجا ہو کہ سنو ہر اپنے فرزندوں میں سے اکلوا نکال اور اگر کہیں گے آدم کو
 مقدار و فرخ کے لشکر کی فرمایا اللہ تعالیٰ ہزار ہا میں سے تو سوتانوس یعنی یہ مقدار و فرخ میں کی ہر ہزار میں سے ایک صفت کو بھیجا و باقی و فرخ کو فوج
 یہ حدیث مخالف ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ اس میں ہے سو میں سے تسانوین و فرخ کے لیے اسکا جواب کرانی نے یہ لکھا ہے کہ مفہوم عدد کا سب سے نہیں ہے اور خصوصاً
 تقلیل عدد میں نہیں کی ہے اور کثیر عدد کا فرین کی اور احتمال ہے کہ یہ ہوا لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہوا گین گنہارون میں اس میں گئے ہزار میں سے نو سو
 تسانوین کا و اور ہر سو میں سے تسانوین گنہار اور یہ احتمال ظاہر ہے والد علم او شیخ ابن جریر نے کہا کہ ممکن ہے کہ اصل حدیث ابی سعید کا تمام ذریعہ آدم پر و فرخ
 ابی ہریرہ کا اور پاسوا باجوج و باجوج کے اقبیرہ اسکے کہ ابی سعید کی حدیث میں ذکر باجوج و باجوج کا واقع ہو ہونہ ابو ہریرہ کی حدیث میں والد متعلق ہے
 خلافی کے ہے اور وہ ہے مخصوص ساتھ امت مرحومہ کے باعث ابی سعید کی حدیث میں شامل کفار اور گنہارون کو ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی میں گنہارون میں کو
 ت پس نزدیک اس حکم کے ہو چاہو چاہو یا خور سال و دال کی ہر حال حل یافت ع ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں بالقرض التقذیر ہیں یعنی بالقرض
 اسوقت میں خور سال ہو تو مہبت اس حال و بعد اس حال کی پہنچا ہوا ہے اور بالقرض اگر اسوقت میں کوئی عورت حاملہ ہو مارے مہبت کے پیٹ
 اسکا گر پڑے اور بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ عورت حاملہ ہے اٹھے اور مہبت اس مقام سے حمل اسکا گر پڑے اور اسی طرح خور سال ہی اٹھیں اور
 وقت وقوع اس حال کے بڑھے ہو جائیں بروقت جانے مہبت کے جو ان ہو جائیں ت اور دیکھا کہ تو ایضا مخاطب اس حال میں لوگوں کو مت یعنی نشے
 میں بوجوب کے اور معین ہونگے وہ بہت یعنی شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالیٰ کا سخت ہے یعنی یہستی و مدہوشی اسی سے ہو کی کہا صحابہ یعنی خوف
 حسرت سے جبکہ سنا کہ ہشتی ہزار میں سے ایک کا اور کونسا وہ ہم میں سے وہ ایک ہو گا کہ بہت میں جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنی اسے سمجھانے اور تسلی
 انکی کے کہ خوش ہوؤ اور غم کھاؤ پس تحقیق تم میں سے ہو گا ایک شخص اور باجوج و باجوج سے ہزار و تان و باجوج و باجوج تان و تان سے ہونگے کہانے
 جائینگے انبار شخص کے تو میں سے ہزار ان میں سے پہلے اس صوت میں بہت ہو گئے اہل جنت اور اس میں آگاہ کرنا ہوا ہے کہ اہل جنت ہونگے اہل جنت سے اور
 شاید کہ اہل جنت بہت ہونگے بسبب جو دلائل مقررین اور جو عین کے پس صحیح ہوئے معنی حدیث قدسی کے غلبہ جنتی علی غضبی ہوا ان اشارہ کیا ساتھ
 اگلی بہت کے بھی سوا باجوج و باجوج کے کہ اگر تم آدم اہل جنت ہوؤ اور ہشتی ایک ہو ہزار میں سے تو گنجا لیں کھائی جیسے کہ کماروی نے ت بھر
 فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان سیری اسکا ہاتھ میں ہوا اسید وار ہوں میں کہ ہوؤ تم ایامت چوتھائی اہل جنت کے
 پس اسد کہہ کرنا ہے یعنی تعجب اور نہایت خوشی اور برہانے اس نعمت کے ہر زیادہ شہادت دی اور فرمایا آنحضرت نے اسید وار ہوں کہ ہوؤ تم تان
 اہل جنت کے ف و خلید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نے اس کو تاکہ نہ بہت جائیں ال ٹکے بہت خوشی کے مارے دفعہ بانیطر داخل ہونے اُن کے
 کئی دفعہ میں کہ پہلے چوتھائی ہوں پھر تان و غیر فلک وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتے رہی خوش خبری سننے کے لیے جیسے کہ وحی
 اتیری ف پس فرمایا کہ اسید وار ہوں یہ کہ ہو تم آدم اہل جنت کے پس کبیر کی منہ فرمایا آنحضرت نے نہیں ہو تم در بیان لوگوں کے
 قلت میں مگر متبادل سیاہ کے سچ بہت بل سفید کیا مانند بال سفید کے سچ بہت بل سیاہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف و خلید کہ درود
 اس حدیث کا پہلے علم ہونے آنحضرت کے ہوا تھا اسکے کہ امت اگلی و تان اہل جنت کی ہوگی اس کے کہ اہل جنت کی ایک سو میں معین ہونگی انتی صفین است

اللہ وکیف یمشونکوا وجہہم قال الذی اشہم علی اقلہم قادی علی ان یمشہم علی وجہہم اما انہم یشقون
یوجہہم کل حادب و شواہد رواہ الترمذی اور روایت ہی اسی سے کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کے جانگے
لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پاچلیں گے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کے بعل چلتے فتح اول قسم کے تو وہ مومن ہیں کہ کھین
نیک اعمال ساتھ ہوں گے اور مشرودہین درمیان خوف ورجا کے اور امید وارمین رحمت الہی کے اور دوسری قسم سابقین کا بل ایمان میں دوسری
قسم کفار کے کہ کیا رسول اللہ کسطح سے چلیں گے منہ کے بعل یعنی برخلات عادت کے کہ چلتے ہیں باؤں سے نہایت جس شخص نے چلایا انکو پاؤں کے بجا وہ
مات در ہے اوپر چلانے انکے کے منہ ہوں کے بعل اکا ہو اور جانو کہ تحقیق اور چلیں گے ساتھ منہ ہوں چپ کے ہر بندی اور کاٹے سے فتح یعنی اور
مانند اسکے سے قسم موزیات سے یعنی منہ انکے بجائے انکے ہاتھ و پاؤں کے جو جاون گے جیسے کہ ہاتھ و پاؤں موزیات راہ سے اور بندی اور پستی اسکی سے
بچتے ہیں ویسی ہی اپنے منہ ہوں گے کہ میں کے اور منہ انکے کام پاؤں کے کرینگے بلاتفاوت و لیکن چونکہ دنیا میں سجدہ کیا اور گردن طاعت و فرمان بڑی
نیک اللہ تعالیٰ نے انکو خوار و سرنگون کیا و سخن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ
کادہ رأی عینی فلیقرء اذا الشمس کذبت و اذا السماء انفطرت و اذا السماء انشقت و اذا السحاب انزلت و اذا النجوم
اور روایت ہی ابن عمر سے کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کونوش لکھے کہ دیکھ طرف دن قیامت کے یعنی احوال اسکے کے گویا کہ وہ دنیا
ساتھ آنکھ کے ہو پس چاہئے کہ پڑھے سورہ اذ الشمس کورت اور اذ السحاب انفطرت اور اذ السماء انشقت فتح اسلئے کہ ان سورتوں میں حال قیامت
کا مفصل مذکور ہی پڑھنے والا اگر حضور دل سے انکو پڑھے تو ایسا حال قیامت کا مستقر کر دیتے ہیں کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے
الفصل الثالث فی تفسیر عن ابی ذر قال قال الصادق علیہ السلام حدثنا عن النبی عن ثلثۃ
اقولہم کو جارا کہین طاعین کاسیرت و جوا لکجہم المملکۃ علی وجہہم و تحشرہم الناد و جوا یمشون و یسعون
و یلقی اللہ الافۃ علی الظہر فلا یبقی احد ان ال جمل لکن لکون لہ الحدیقۃ یعطیہا بذات القنبر لا یقدہ علیہا ذواہ اللشائی
روایت ہی ابنی در سے کہنا تحقیق سچے نے اور سچے کہ گئے نے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ خبر دی جو انکو بینی بنیہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ جو کہ کھین
تین قسم پر ایک قسم سوار کہنا پڑے چنے والے یعنی چپ کے اور مشرودہ زاور احاطہ سفر کا موجود رکھنے ہونگے اور ایک قسم پیچیدگی انکو فرشتے زمین پر منہ کے بعل
اور جمع کرینگے انکو فرشتے اور ہاگین طرف آگ و فرخ کے اور ایک قسم پیادہ پاچلیں گے اور دوسری فتح یہ چلیں گے سہولیت و راحت سے اول قسم سابقین
ہیں مومنین کا ہیں اور دوسری قسم کفار ہیں اور تیسرے مسلمین گنہگار اور ذوالیکالہ اللہ تعالیٰ آفت و ہلاکت پیچھے پرینی سوار یوں پر کہ جکی مٹھون سوار
ہونگے پس نہیں باقی رہے کسی سوار ہی مان کہ ایک مرد البتہ ہوگا اسکے لیے باغ دیگا و سکوبلی میں انش کی اور بلجو و اسکی قدرت نہیں پکا اور سپر و ہم ہنر
ہوئیگا فتح جانا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اسکا اس باب میں دلالت کرنا ہی اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کے ہوگی و لیکن قول حضرت ابن عباس
کیونکہ حدیث صریح دلالت کرنا ہی اسپر کہ یہ حشر قیامت نہیں اور اسید طرح قول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہا کہ یہ حشر قیامت نہیں بلکہ
وہ حشر ہے کہ علامات قیامت سے ہی جیسے کہ اس باب میں ذکر اسکا گزرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اسباب میں سطرادی ہی انتہی اور ملا علی قاری
نے قول تو پرستی کا کہ سین آیت و حدیث سے دلیل پکڑی ہی نقل کر کے ترجیح آئی کو وہی ہی کہ حشر قیامت ہی ہی اور لکھا ہی کہ خطابی کو نہیں خطابی
ہی قول نور شہی کا صواب پر ہی اور اس حدیث میں آفت جو آئی ہی سبب قول ابنی ذکر کے ہی کہ زیادہ کیا ہی اور روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہی فرخ
کرنا اسکا باین سچ کہ لکھا جاسکے کہ یہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کے ساتھ پس اللہ تعالیٰ نے یہ عمل کیا ہے ساتھ پر اللہ عالم اور کچھ توجیہ کی تو پرستی سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاءُ مِنْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسَلِّمُ أُمَّتَهُ هَلْ بَلَغْتُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْكَ نَبِيٌّ يَقُولُ خُذُوا أَمْرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ لِيَجْعَلَ لَكُمْ أَمْرَةً وَسَطًا لَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَكَانَ الْبَحَارُ

اور روایت ہے ابو سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائے جاوین گئے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاوے گا انکو کیا پہونچائے تھے یہی ادا احکام الہی امت کو پس کہیں گے ہاں پہونچا دیئے تھے میں نے ہی میرے فصیح یہ نہیں سنائی ہی قبول اللہ تعالیٰ کے یوم جمع ہستہ الرسل فبقول ما اذا اجتمعتم قالوا لا علم لنا انک انت علام النبوت ایسے کہ اجابت اور خبر ہی در تبلیغ اور خبر ہی ت پھر پوچھی جاوے گی انت انکی لینے انت دعوت کہ کیا پہونچائے تھے نوح نے احکام ہمارے پس مگر ہوگی انت انکی اور کہے گی نہیں آیا ہمارے پاس کوئی درانیوالا لینے نوح نہ اور کوئی پس کہا جاوے گا نوح کو کہن ہیں گواہ تیرے لینے دعوی تبلیغ پہلے کیا اللہ تعالیٰ نوح سے گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی واسطے نال کر نہ انت کے پس کہیں گے نوح کہ گواہ میرے محمد بن اور امت انکی فصیح لینے انت انکی گواہ ہوگی اور وہ مزی ہوگی اور پہلے ذکر کیا حضرت کو تعلیم کیے اور کچھ بعید نہیں ہی کہ حضرت بھی گواہی دیں نوح کے لینے ایسے کہ وہ جگہ حضرت کی ہوت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لینے صحابہ کو کہ پس لایا جاوے گا تمکو فصیح اس سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہو گئے اس عرض اکبر میں پھر لائے جاوے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے اور لائے جاوے گئے گواہ اُنکے کہ وہ یہ انت ہو گئے پس گواہی دو گئے کہ تم نے پہونچا دیئے تھے حکم الہی انت کو فصیح اور نبی تمہارے فرکی تمہارے ہون یا تم اور نبی تمہارے ساتھ تمہاری گواہی دینگے پس اس صورت میں نہ انہیں کا ذکر کرنا تعلیلاً بہر گوت پھر یہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لینے واسطہ تحقیق اور تصدیق اس حال کے یہ آیت کریمہ حق تعالیٰ ہی انت کو خطاب کر کے فرماتا ہی اور اس طرح کیا جیسے حکومت یکا اور عادل و افضل تاکہ ہو کہ گواہی دینے والے لوگوں پر بینان کفار پر پہلے تمہاری گز رہے ہیں اور ہو گئے پیغمبر گواہ فصیح گواہی کی انکی لوگوں پر ایسی ہوگی جیسے گواہی ہی قوم نوح پر پہلے پہونچا نوح نے پھر رسالت کر بھی گئے تھے پھر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اس طرح کہ جیسا حدیث میں آیا ہی کہ جب تین انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم مکہ پہونچے کہ ہلکے کسی کچھ نہیں پہونچا یا تو انبیاء امت محمدیہ کو گواہ پڑ گئے اور وہ گواہی دینگے اور پوچھا جاوے گا اُنسے کہ تم کیا جانتا اور کہاں گے گواہی دے تھے وہ وہ کہیں گے کتاب اللہ کو ناظر پائے ہر پس گواہی دے جیسے ساتھ گواہی اُسکی کے بعد از ان تین انبیاء کے کلام صحیح و عدالت اس انت کی کوئی پس حضرت مسلم تبدیل و تزکیہ اُنکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہ عادل و صادق ہیں یہ میں نے ہونے رسول کے گواہ ان پر اور ہی ہتبار کہ حضرت کو گواہ انت پر کیا گیا کہ جب تزکیہ انت کا کیا اور اُنکی گواہی انون پر نابت کی تو اب بھی گواہی دی اسپر ہی ہتبار کہما محمد و متہ فانتہم تفلح کی بخاری اور مسلم وَعَنْ النَّبِيِّ قَالَ لَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفُوفٌ عَقَالُ هَلْ نَدْرُكُ مَا أَخَذَكَ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مَنِ اخْتَلَبَ الْعَبْدَ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ لَوْ تَجِدُنِي مِنَ الظُّلَمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى يَقُولُ فَإِنِّي كَأَجِيرٍ عَلَى النَّفْسِ لَا شَهِادَتِي قَالَ فَيَقُولُ لَوْ يَنْفُسُكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَيَا لَكُمْ أَلَا تَتَيْنَ شُحُودًا أَلَا تَكُونُ عَلَى فِتْنَةٍ فَيَقُولُ لَا رُكَايَةَ إِلَّا طَرِيقُ قَالَ فَتَطُوقُ بِأَعْمَالِهِ مَشْرُوحًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بَعْدَ الْكَلَمِ وَشَحَقًا فَتَحْكُمُ كُنْتُ أَنَا حُضْرًا وَأَنَا مُسْتَوْلًا

اور روایت ہے ابن عباس کہ کہتے ہم پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش حضرت پھر فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کس چیز سے ہنستا ہی وقت عین شام پر طسوت سے کہ نہیں لائق ہی ہنستا مگر کسی امر غیب و حکم عجیب سے کہما انس نے کہما جیسے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا ہنستا ہوں میں شیعہ صحابہ کلام کرنے جبکہ انچرب سے لینے قیامت کو کہیں گانہ ای پروردگار میرے کیا پناہ دی تو نے مجکو ظلم سے لینے کیا نہیں فرمایا تو نے کہ ظلم نہیں کرتا میں نے پناہ

کروں کہ نہیں اور صحت نظر میں بسبب نہایت ظاہر واضح ہو چکے اور بعضوں نے کہا اور یہ ہے کہ بعض صاحبوں کے نہیں ہر ایک مافر کے سیکے مگر اگر
 محلی الہامین کہا کہ مضارۃ یعنی اجماع و اثر و ہام کسی وقت نظر کے اور قاضی عیاض ملکی نے کہا کہ بعض مضالفت اور تنگ گیری ایک دوسرے کے
 ہی کہ نزدیک مبنی باز و حام و اجماع کے ہی اور کہا کہ مضالفت صحیح دیکھنے اس خبر کے ہوتے ہی کہ صحیح مکان واحد کے اور جب مخصوص کے اور اور پڑنا
 خاص کے جو اور روایت دوسری تضامون ہوتا ہے کہ جبکہ رکے اور وہ بھی ساتھ پیش کی اور تشدیدیم اور تخفیف ایک کے ہر تشدید سے شق ہی ہم سے اور
 اور تخفیف سے ہم سے ہم سے جملہ اور ہام کے اور ضم مبنی ظلم و ستم کی اور ملکی مبنی کا جہر قریب ایک ہی ہوتا ہے یا آخرت نہ جیسے نہیں گنہ پروردگار تعالیٰ کو خطاب
 کر لگا اللہ تعالیٰ ایک بندہ کیوں نہیں لگا کر لگا کر بزرگی دی تھی میں جگو مبنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سرور کیا تھا میں جگو یعنی تری قوم میں اور کیا نہیں ہی میں
 جگو جو دی یعنی تری جنس کے اور پیدا کی میں تجہ میں اور اس میں محبت دوست اور الفت اور کیا نہیں نابہ دار میں تیرے لیے گھوڑے آؤٹ اور کیا
 نہیں جھوڑا میں جگو کہ میں اور سرور قوم کا ہو سکے تو اور لبو سے تو چوتھا میں غنیمت فتح جاہلیت میں ہی ہم قی کہ سرور قوم کا خاص ہے لے جو
 طاعت میں سے لے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے جھوڑا دیتا تھا پس کہ لگا بندہ یہ برودگار میرے کیا نو نے اور دیا تو نے جگو جو کچھ کہ فرما با تو نے فرما
 آخرت نے پس فرما دیکھا پروردگار تعالیٰ آیا پس گمان کرنا تھا تو کہ ملاقات کر لگا تو مجھے پس کہ لگا بندہ کہ نہیں گمان کرنا تھا میں اور فاضل تھا
 اور بھول گیا تھا جگو پس فرما دیکھا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق میں بھول جاؤ لگا جگو یعنی آج جھوڑا لگا جگو اپنے رحمت سے جیسے کہ بھولا تو جگو فتح
 لینے دنیا میں میری طاعت کو حاصل یہ کہ میں ایسے انعام کیے تھے جگو شکرت کرنا اور امید دار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام و جزا دیتا
 پس جبکہ تو میرا شکرت بھول گیا میں بھی اب معاملہ بھولن کا سا کر دگا جزا دینے میں اور اپنی رحمت مخدوم رکھو لگا یہ مضمون اس آیت کا ہرگز ایک تنگ
 اتمینا نسبتہما کہ لک الیوم منسی فت پھر خطاب و ملاقات کر لگا اللہ تعالیٰ دوسرے بندے پس کہ لگا آخرت نے پچ خطاب حق کے میں جیسے
 اور جواب کیے اسے مانند اس کے کہ اول بندہ میں مذکور ہو پھر ملکا پروردگار میرے بندے پس کہ لگا اسے مانند اس کے کہ کہا سجد اول پس کہ لگا بندہ
 قریب جواب پروردگار میں امیر کے ایمان لایا میں تجھ اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبر پر اور نماز پر ہی میں اپنے اور روزہ رکھا میں اور تصدق
 کیا میں اپنے زکوۃ دی اور لکھ کر لگا ہی میں اپنے نفس پر بھلائی کی جبکہ ہو سکے گی پس فرما دیکھا اللہ تعالیٰ کہ یہاں پھرے اپنے جبکہ دعوتے اعمال خیر
 اور ہماری نعمتوں کی شکرت کر لگا کیا تو نے تو پھر تاکھا دن تک اعمال تیرے گواہ قائم کر کے پھر کہا جائیگا اس بندہ کو کہ ابھی پیدا کرتے ہیں تم کو اور پھر
 اور سوچا کہ وہ اپنے دل میں کہ کوئی شخص گواہی دیکھا مجھ پس میرا گواہی اس کے منہ پر اور کہا جائیگا اس کی ران کو کہ بول پس بول کی ران اس کی
 اور گوشت اس کا اور ہڈی اس کی یعنی جو کہ متعلق ہیں ان کے ساتھ عملوں اس کے فتح قرآن خریف میں کلام کرنا تھا اور باون
 اور زبان اور ہڈی کا واقع ہوا اور یہاں بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا اور اس میں جیسے کہ جہد میں
 میں گذشتہ اور یہ سوال و جواب اور ہر کرنے بندے کے منہ پر اور بولنا اس کے اعضا کا کہ مذکور ہوا اس لیے کہ نامزدہ ارالہ قدر کرے اپنے نفس اور ذات
 ہوں گناہ اور جبکہ مذر کی نہ ہے یعنی یہ میں کہ ماصہ عذر ہو خدا می تلایچ عذاب کرنے اس کی اس کی نفس کی طرف سے اور یہ بندہ کہ حال اس کا
 مذکور ہو متناقض ہو گا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اس پر اور ناخوش ہوا اللہ اس کی نقل کی یہ مسلم وہ کہین حدیث کی طرف
 یک حئل میں امتی اللہ تعالیٰ باب التوکل برہ ایتہ انی جہتا میں اور ذکر کی گئی ہی حدیث الی ہر کہ کہ سر اس کا یہ ہی مغل میں ہی جہتہ باب التوکل
 میں ساتھ روایت ابن عباس کے یہ حدیث مصلح میں ابن میں کہ گئی ہی ہر ہر کی روایت سے اور ہے اس کو باب التوکل میں ذکر کیا ہو
 روایت ابن عباس کے کہ صواب یہ تھا کہ یوں کہتے کہ یہ ظل جہتہ میں ہی سمعون انفا بصر صاب ہم الذین لا یستغفون لا یقربون علی ربہم یومئذین

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِسْفَالِ وَالْاَسْفَالِ وَالْاَسْفَالِ وَالْاَسْفَالِ وَالْاَسْفَالِ وَالْاَسْفَالِ وَالْاَسْفَالِ وَالْاَسْفَالِ
 روایت ہے عاشرہ روز سے کیا بارگشتہ میں بیجا پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کیا رسول اللہ تحقیق کیے لیے برے میں جمع ہوتے ہیں مجھے خشت
 کہتے ہیں کبریاں ہیں اور نافرمانی کرتے ہیں میری اور بکتا ہوں میں انکو اور راتا ہوں میں انکو نیسہ از راہ تاویکے پس کیا حال ہو گا میرے ساتھ کیا قیامت کو پس کیا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبے کا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اس چیز کا حیات کی ہوسری اور نافرمانی کی ہوسری اور جھوٹ بگو میں علامت ہے رسالت
 کیا جاوے گا شریعت اور برکت اور راز تیرا بھی انکو پس اسوگا شریعت اور تیرا انکو بقدر گناہوں انکے کے نیسہ عفو اور عادت ہو گا شریعت اور تیرا برکت گناہوں انکے کے کہ نہ
 بتکھا میں اب ہو گا اور تجھ میں خدا کی گناہ کا صلح تھا کہ نہیں تجھ گناہ اور اگر ہو گا شریعت اور تیرا انکو کہ انکے سے ہو گا حق زاد واسطے ترے نیسہ اپنے اگر قصد
 کریگا تو غاب کا جزو یا جاوے گا سبب اسکے والا نہیں ہو گا اگر ہو گی شریعت انکو زیادہ انکے گناہوں سے بدلہ لیا جاوے گا واسطے انکے نیسہ زیادتی کا پس اگر شریعت میں جس اور
 شریعت کیا جلا نا اور رو نا پس یا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطے تائید وراثت اس خبر کے کہ فرمایا کیا نہیں بتا ہی تو قول اللہ تعالیٰ کا کہ فرمایا ہو گا کہ میں
 ہم تر از دین انصاف کے دن قیامت کے پس ظلم کیا جاوے گا کوئی کچھ نہیں نہیں جھوٹا جاوے گا کوئی کچھ اور اگر چہ ہو گا غل مقدارہ دانہ رانی کے حاضر نیسہ ہم اسکو اور کیا
 پس ہم اسکو کہ نیسہ اپنے سے کہ نہیں ہونے یا دینی کسی کو ہمارے علم اور عدل پر کیا اس شخص یا رسول اللہ نہیں یا میں واسطے اپنے اور واسطے ان غلوں کوئی خبر خبر
 اکی سے نیسہ الگ ہو جائے میں اپنے سے نیسہ کہ محافظت رعایت محاسبہ عطا الہ کی نہایت ہی شریعت ہو گا کہ کرنا ہو میں پر کہ یہ آیت میں نقل کی یہ تیرا حق و عفو
 فَالْتَّ سَمِعْتُ سُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلَواتِہٖ اَللّٰہُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا اَیْسَیْنِ اَقُلْتُ یَا اَبُو اللّٰہِ مَا لِحَسَابِ
 الیْسَیْنِ قَالَ لَنْ یُنْظَرَ فِیْ کِتَابِہٖ فَنُتَجَا وَرَعْنُ رَاۡیَہٗ مَنْ لَوْ فُتِحَ الْحِسَابُ یَوْمَئِذٍ یَا عَاوِشَہٗ هَلْکَ کَذٰوَاۡ اَحْمَدُ
 اور یہ بھی حق و عفو سے روایت ہے کہ اس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں بعض نماز اپنی کے نیسہ فراغ میں یا تو غل میں یا بغل غل
 نماز میں اول قیام میں یا رکوع میں یا قومہ میں یا سجدہ میں یا قنوت میں یا الہی حساب کر دے عفو کا حساب آسان ہے اور یہ یا تو واسطے
 تعلیم امت اور ہوشیار کرنے اکی کے جو اب غفلت سے اور یا ازراہ خوف الہی کے غرض کیا میں نے یا نبی اللہ کیا خبر ہو حساب آسان ہو صورت
 اسکی کیا ہو فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہو کہ دیکھے گا بندہ اپنے علم نامہ میں پس درگزر کریگا اللہ تعالیٰ اس سے و حق نیسہ علم نامہ اسکو دے گا اور
 اور صاف کریگا اور اگر ضمیر نظر کرے اللہ تعالیٰ کی طرف پھر میں تو یہ بھی ہو سکتا ہے نیسہ اللہ تعالیٰ دیکھے گا اسے علم نامہ کو اور درگزر کریگا تحقیق شان میں
 جس شخص سے کہو کا دش کی گئی حساب میں اسدن امی وائشہ زہر میں تحقیق ہلاک ہو گا نیسہ عذاب کیا جاوے گا نقل کی یہ احمد نے و عفو
 اِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْأَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامِ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیَامِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ
 عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ خَقَالَ یُخَفَّفُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْہِمْ کَالصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوبَةِ
 اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق ابو سعید خدری آئے انحضرت کے پاس اور کہا خبر کیے ہو کہ کون شخص ملاقات رکھتا کھڑے ہونے کے لیے آگے
 اللہ تعالیٰ کے حساب کے لیے دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہو اللہ تعالیٰ نے اسے حق میں اسدن کہ کھڑے ہونے کے لوگ دہر دہر و گار مالوچ کے
 و عفو یا ہو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ صورت پس پوچھے اس قول پر یوم یقوم الناس رب العالمین نے اور نہ پڑہ سکے ابدا رکات میں یا ہلاک
 کیا جاوے گا دن قیامت کا مسلمان پر نیسہ مسلمان کامل پر یا مصلی پر یا نیک کہ ہو گا وہ دن ہے راندہ غرض کہ حق نیسہ عفو و عفو کی
 کہ تیرا اسکی چار کہ تین میں یا بقدر وقت اسکے کے اور ظاہر ہو کہ وہ مختلف ہو گا ساتھ اختلاف احوال میں کے و عفو قال سئل رسول اللہ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ عَنْ یَوْمٍ کَانَ مَقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ کَلْفَ سَنَۃٍ مَا طُوْلَ هٰذَا الْیَوْمِ فَقَالَ الَّذِیْیَ لَعَنَیْ بِسَیْدِہٖ اِسْتَحْ

لِيَخْفَ عَلَى الْمَوْتِ بِكَوْنِ أَهْلِكَ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَبِكَوْنِ الْبَيْتِ فِي الْمَدِينَةِ وَبِكَوْنِ الْبَيْتِ فِي الْمَدِينَةِ وَبِكَوْنِ الْبَيْتِ فِي الْمَدِينَةِ
اور روایت ہوئی ہے کہ ابوسید سے کہا پوچھئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہوگا قدر کسی پرانے ہزار برس کی کیا ہی روزی اس دن کی ہے
کیا ہوگا حال کہ نہ کجاچ و نہ زنگی اس دن کی کیا کٹے رہ سکیں گے ہمیں باوجود زنگی ٹپکی کے پس فرمایا حضرت نے قسم خدا کی جنتی وہ دن سب کیا ہوگا
مسلمان کامل ہمارے کہ ہوگا سب اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہی ہو سکودینا میں نقل کیں یہ دونوں حدیثیں جنتی نے کتابت
والشور میں و مکن استماعاً یذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر الناس فی حبیبہ واحد
یوم القیمۃ فیناد فی مناد فیکفول ابن الذین کانک تلجأ فی اجنابہم من المضاجع فیکفون وکم قلیل
فیدخلون الجنة بغير حساب ثم یسأل الناس الناس الی الحوساب رواہ البیہقی فی شعب الاہم
اور روایت ہوئی ہے زید کی سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حج کیے جاوین گے لوگ ایک میدان فراخ میں روز قیامت کے
پس پکارا گیا ایک پکارا گیا ابوسید کا کہ کیا کمان میں وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتے ہیں پہلو انکے خوابگا ہونے سے عینے خود پڑتے ہیں اور بعضوں نے کہا
صلواتہ الا وہا میں پڑنے والے مراد ہیں اور جمال ہی کہ مراد ہے وہ ہیں نماز عشا اور صبح پڑتے ہیں پس ٹھہریں گے اہل محشر سے طرح کے لوگ کمال
آنکہ وہ محوڑے ہوئے ہیں اہل اسلام سے پس داخل ہونگے بہشت میں بچ اسکے حساب لیا جاوے اسنے عرض کیے کہ کیا تھا انہوں نے شقت طاعت پروردگار
کی تھی لذت راحت کی اور یہی کہ لے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہی کا لونی الصابرون جہنم غیر حساب پھر حکم کیا جاوے گا باقی لوگوں کے لیے حسابیے کا نقل کی
بیہقی نے شعب الایمان میں باب الحوض و الشفا باب ہی بیج بیان حوض اور شفاعت کے و حوض لغت میں جمع ہونا پکارا
اور ہونا اسکا ہی اور حوض کہ عروق کو آماہا اور سبب سے خون کا بہشتی اس سے جو در در ایمان وہ حوض ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگا
روز قیامت کے اور صفات کے حدیثوں میں آتے ہیں کہ ماوطی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو حوض ہونگے ایک تو موقوف میں ہوگا پہلے حوض کے
اور دوسرے جنت میں اور دونوں کا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی میں خیر کثیر کو کہتے ہیں پھر صحیح یہ ہے کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ نظر کریں کیا ہی
فروع اور آدینے حوض پر پہلے میزان کے اور پہلے حوض کا ایک حوض ہوگا موقوف میں کہ اسٹ اٹلی شہر وار ہوگی اور وہ غیر ہمیں ہذا فرات کی تھکے کی کہیں
کسکے حوض پر لوگ بہت آنے ہیں اور حضرت نے فرمایا کہ میں اسیر کہتا ہوں کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگے اور شفاعت شفق سے ہی
اور مٹی اٹکی اہل میں ملنا ایک خیر کا ساتھ ایک خیر کے ہی اور شفع مقابل تر کما کہ بعضے زوج کے ہی مقابل فرد کے وہ بھی اسی معنی کہ ہی اور شفع کہ حق حساب
کا ہی اس میں سے کہی جاتی ہو وہ بھی اسی معنی ہے ہی اور شفاعت میں بھی ملنا شفع کا ہی سا فرجیم کے بدر نہت حوض کے گناہوں اسکے کے در گاہ ہر
اور انواع شفاعت کے نام ثابت ہیں واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بعضے خاص نہیں کے لیے ہونگے اور بعضے بشارت اور اہل جو دروازہ شفاعت
کا کہو لیں کہ حضرت ہی ہونگے جنت میں تمام شفاعتیں جمع حضرت ہی کی طرف کیے اور وہی ہیں صاحب شفاعتوں کی الا اطلاق شفاعت
عظی یہ کہ عام ہوگی تمام خلائق کے لیے اور مخصوص ہوگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ کسی کو انبیاء میں صلوات اللہ وسلامہ علیہم جلال جبرائیل کی پہنچی ہو
وہ واسطے راحت دے اور خلاص کرے طول و قوت سے میدان محشر میں اور واسطے تعمیل حساب اور حکم کرے اور انکے لئے اس شدت و جنت سے پہلی
جیسے کہ حدیثوں میں آتی ہے کہ واسطے قوم کے بہشت میں غیر حساب کے اور شہوت ہکا بھی وار وہا ہی واسطے پیغمبر ہا ہا کے کہ اور بعض نے کہا
مخصوص حضرت ہی پر ہی ہے اس قوم کے لیے کہ حسنت اور سیات انکے برابر ہوں اور یہ باو شفاعت بہشت میں در آوین چوتھے اس قوم
کے لیے کہ سستی اور مستوجب عذاب کی ہوئی ہیں پس شفاعت انکی کریں گے اور بہشت میں لجاوینگے باخوین واسطے رفعت درجات اور زیادہ کی کو انکے

مجھے گنگارون کے لیے کہ دوزخ میں گئے ہونگے اور شفاعت سے نکلیں گے اور یہ شفاعت مشترک ہو درمیان تمام انبیاء اور ملاک اور علماء اور شہداء کے ساتھ
 پہنچ کھلانے جس کے آٹھویں بیچ تخفیف عذاب کے اتنے ہی حق عذاب جملہ کے ہوئے ہونگے نوین خاص واسطے اہل مدینہ کے و سونین واسطے زیارت کثیر والوں قبر
 شریف کے برو جہت تیار و تخصا ص کے کہ ان کے علماء اور کہا ہی علمائے شفاعت کے لیے جھکیں ہونگی اول یہ کہ گنگار و کمو در گاہ خرت میں ملاوین اور
 میدان قیامت میں کھڑا کریں اور عرق خوف و خجالت میں غرق ہوں اور چول اور پشت عذاب کا نہیں ہفت شفع و خواست کر نیکی کے تا بیٹھیں
 آرام پکڑیں اور دم لیں بعد ازاں حکو کا کہ لیواوین اور حساب لیواوین وہاں بھی درخواست کر نیکی کے ان کے حساب کے گز کریں و لین میں عمو کر دیں
 حساب سب کے لین مناقشہ حساب میں کمرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب میں عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ میں جھکیں گے یہ مجھے بھی معلوم تھا
 اور درخواست کی ہر بیان تک کہ دوزخ میں جھکیں اور جب جھکیں عذاب کریں شفاعت کر نیکی اور دوزخ سے نکالیں گے امید واری گرم غفار اور شفاعت
 رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی باقی جو کہ حکم ہوا نہ علی کل شیء تدبر الفصل الاول فصل علی عتہ انس قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بیننا و اناسین فی الجنة اذ انابنا کھ حافتا و جہاب لدر الجحیم قلت ما هذا یا جبریل قال هذا الکوتر الذی اعطاک
 ذلک فاذا اطمینت من کد فزودہ البقاہ رایت ہی انس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوت کہ میں گزرا ہشت سین شب معراج کو کہا
 میں ہوں یا ایک نہر کہ دوزخوں طرف آگے گنبد میں موقی عقوبی کے نیسے ہر گنبد موقی ہی خالی اندر سے رہنے کے لیے کہا میں نے کیا ہی یہ نہر ہی جبریل کہا
 یہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی مگور پرور و گار تھا کہ نے فراع اشارہ ہی طرف آیت کریمہ انا اعطیناک الکوتر کے بہت سی مفسرین نے کوتر کی تفسیر میں
 کوتر کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ واد اس سے خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب ان کے کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت بہت با تمام مرتب عالیہ کہ منجلی کے مقام
 محمود اور لوا احمد و داد و حوض مورد و دہن اور ہمیں منافات نہیں ہی بلکہ سب داخل کوتر میں ہیں اگرچہ شہرت سب کی ہی معنی حوض اکثر ہی حاصل ہے ہوتی
 منسوخ ہونگے کہ یہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوتر کی اور بعضوں نے تفسیر کی ہی کوتر کی اولاد اور علمائے امت یہ بھی خیر کثیر ہی میں داخل ہیں تیس ناگوار بھیتا
 ہونے کی ہی اسکی شک نہ خوشبو و انقیل کی یہ بخاری و عتہ عبد اللہ بن عمر ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مکیسہ شہر و
 رواہ ابانہ سؤلہ و ماء ابیض من اللہ و رجله اطیب من المسک و لکن انہ لکھوم السماء من کثیر منھا فادیکھا ابدا متفق علیہ
 اور روایت ہی عبد امتین عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرے مقدسیر ایک حسیہ کی ہی اور کوئی اس کے برابر فیہ مرجع ہی طول و
 عرض میں برابر پانی اسکا دودہ سے زیادہ سفید اور بولہ اسکی شک سے زیادہ خوشبو دار آب خوری اس کے مانند ستاروں آسمان کے یعنی
 کثرت اور روشنی میں جو شخص کہ بیوی کا اس میں پس پیاسا ہو گا کبھی فراع پس ہو گا پناہ جنت میں ازراہ مذکور کے جیسے کہ کہانا ازراہ تم کی ہو گا
 بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وان لک ان لا تجزع فیما ولا تمزی وانک لا تعلمون فیما ولا تمزی فانقل کی یہ بخاری اور سلم نے و عتہ ابن ہریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی بعد من ایکہ من عتہ لکھما شد یباضا من اللیل و احی من العسل باللبن و کینہ
 اکثر من عتہ انھم و انی لا اصل الناس عنہ کما یصل الرجل ایل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ انھم فکنا یومئذ
 قال نعم لکرمنا ما لکست لا حید من اکھم ترد و ن علی غیر النجیلین من ان الوضوء و رواہ مسؤل و فی رواۃ لک عن انس قال
 شریحہ ایا رب اللہ حب الفضة لک و لکھوم السماء و فی آخری لک عن کوبان قال سئل عن شریحہ فقال اشکلیا
 من اللہ و لک من العسل لکنت فینہ من اربان یملأہ من الجنة احدھما من ذھب و الاخر من و زرق
 اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میری دوری با میں دوزخ میں حوض میر کی بہت زیادہ ہی

عَبْدًا اَنَا سَلَامُكَ وَكَلِمَةً وَفَرِيضَةً يَحْيَا قَالِ يَا كُنْ مُوسَى يَقُولُ لِي كُنْتُ هُنَا كُوْدِيْدُ كُنْ حَظِيْبَةً
 الْاَلْحَابَابِ قَتَلَهُ النَّفْسُ وَلَكِنْ اَشْتَقُ اَعِيْسَى عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ وَرُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ قَالِ يَا كُنْ عِيْسَى
 يَقُولُ لِي كُنْتُ هُنَا كُنْ وَلَكِنْ اَشْتَقُ مُحَمَّدًا عَبْدًا عَقَرْتُ لَكَ مَا نَقَدْتُ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ
 اور روایت ہے اسے یہ یقین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاوید گے مسلمان روز قیامت سے اپنے حرکت کرنے سے اپنے بھڑے ہو گئے سکتے کی حالت میں
 یہاں تک کہ نکر میں داخل ہوں گے سبب کے پس کہیں گے مسلمان کا جس کے طلب کے ہر کسی کو شفاعت کرنا بھاری طرف پروردگار ہمارے کے پس حجت
 دینا ہمارے اور خلاص کے ہاں ہم کو غم و محنت سے پس آوے گے مسلمان حضرت آدم کے پاس پس کہیں گے کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر ہے کہ مراد کتبہ والوں سے
 سردار اہل حشر کے ہیں تمام اہل حق ت پس کہیں گے یعنی بعضے ان کے کہ تم آدم ہو یا پس سے لوگوں کے پیدا کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے یعنی
 بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سے یہ رکھا مگر اپنی بہشت میں اور سجدہ کر دیا واسطے ہمارے یعنی سجدہ تہنہ کا اپنے فرشتوں سے اور سکھائے مگر نام ہر چیز کے مستحق
 کر دہا رہی نہ دیک پروردگار اپنے کے کہ خصوص کیا ہی مگر ساتھ ہی فضائل و کمالات کے مازاحت جتنے اور ہر لیے اسے ہمارے جگہ سے کہ نہایت سخت و
 دشوار ہے پس کہیں گے آدم کہ میں مومن ہوں مقام و مرتبہ میں میں بعید ہوں مقام شفاعت سے میں تبہ ہمارے نہیں رکھتا اور یاد کریں گے وہ گناہ و تقصیر اپنی
 کہ پہونچی تھی انکو کھانے و خرت سے یہ گناہوں کے ذرت سے حال انکہ تحقیق منع کیے گئے تھے وہ اسکے نزدیک ہونے سے و لیکن جاوید نوح کے پاس کہ اول
 نبی مرسل ہیں کہ بچا انکو اور کافرون روئے زمین کے فدع یہاں تک کہ یہ وارد ہوتا ہے کہ یہ اہل کیونکہ بھیجے گئے تھے پہلے تو حضرت آدم اور شیث
 اور ادریس علیہم السلام آپ کے تھے ہر جواب ظاہر ہے کہ وہ تینوں بھیجے گئے تھے طرف مومنوں اور کافرون دونوں کے اور حضرت نوح بھیجے گئے
 طرف اہل بینک اس حال میں کہ وہ سب کفار تھے اس اعتبار یہ اول میں اور بھیجے گئے کی جواب لکھے ہیں علمائے لیکن وہ سب مخدوش ہیں ت
 پس آدم کے خرت سے کہیں گے کہ میں مومن ہوں مقام شفاعت میں ف ع اللہ تعالیٰ جو لوگوں کا امام کر لگا اہل عدل کہ ناراضیا
 اور بعد اسکے حضرت سے حکمت اس میں یہ کہ تا انبیاء حضرت کی ظاہر ہو سیکے کہ اگر اہل حضرت ہی سے سوال کرتے تو یہ حال باقی رہتا کہ اور بھی قدرت
 رکھتے ہوں شفاعت کی اور جب اور انبیاء صلوات اللہ علیہم سے سوال کر لیا اور انہوں نے انکار کیا اور پھر حضرت سے سوال کیا اور آپ نے عرض قبول کی
 اور انکی غرض حال ہوئی تو حال و مرتبہ ہونا آپ کا اور حال فرجیاب کہ یہاں سے ثابت ہوا اور یہی فضیلت آپ کی ہے تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولوں و اہلین اور
 فرشتوں کے پر بھی کہ شفاعت اعظم ہو کوئی انکی جرات نہیں کر سیکے اسوائے حضرت کے ت اور یاد کریں نوح گناہ اپنا کہ پہونچے اسکو کہ وہ سوال کرتے
 ہی پروردگار اپنے سے نجات دینے کی غرض سے اس سے اللہ تعالیٰ نے تحقیق کیے کہ یہ سوال کرنا چاہیے یا نہیں اور ہر عقائد الکی نوح نہ مانگ و چیز کہ علم نہیں رکھتا
 تو اسکا چنانچہ یہ مضمون آیا ان نبی من اہل النج میں ہی و لیکن جاوید ابراہیم کے پاس کہ دوست خدا کے ہر بان کے میں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے پس میں کہ لوگ ابراہیم کے پاس پس کہیں گے وہ بلاشبہ میں نہیں اس مرتبہ کا اور یاد کریں وہ تین جھوٹ کہ کما تھا انکو دینا میں ف ع ح حقیقت
 میں وہ جھوٹ نہیں ہیں بلکہ صورتیں جھوٹ ہیں و لیکن جو کہ مرتبہ انبیاء کا مالی ہی انکو ایسے امور پر بھی مواخذہ ہوتا ہے کہ کہ انکی ہوننا انہیں
 القہر میں ایک ان تین جھوٹوں میں یہ کہ جب ہم ابراہیم کی اپنے کسی میلہ کے تماشے کے لئے بلکرتے ابراہیم نے چاہا کہ میں نہ جاؤں اور فرصت ہا کہ مجھے
 بت توڑوں کہ میں جیاد ہوں تمہارے ساتھ باہر نہیں چل سکتا اور ظاہر میں بیماری رکھتے تھے لیکن مراد انکی تھی بیماری بالین کی کہ تمہارے کفر و کفر
 سے دل بلیو رکھتا ہی اور بخیرہ ہی و دوسرے جھوٹ یہ کہ جب ان کے تونکو توڑا تو انہوں نے انکو کہہ کہ تم نے یہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہمارے معبودوں کے ساتھ
 اتوں کہ ان میں نہیں کیا بلکہ ان میں نے بت نے کیا مراد انکی یہ تھی کہ باعث ان فعل پر نیکو و جود اس کا ہوا کہ ساتھ عبادت اور تعظیم تمہارے کے

مستاز خود ہی یا مستود ہستہ اور انرازم کا تھا جیسے کہ کوئی کچھ خوشخط لکھے اور دوسرے شخص کہ ویسا نہ لکھ سکے کہ تو نے لکھا ہے یہ خط وہ کہے کہ میں نے
 نہیں لکھا ہے تو نے لکھا ہے کیا یہ کتاب ہے اس سے کہ ایسا تو بہتر نہیں لکھ سکتا تیسرے کہ بی بی کو یعنی سارہ کو درسط خلاص کرانیکے ظلم اس کا دم سے کہا کہ یہ
 بن میری ہے اور مراد یہ رکھتے تھے کہ دینی بن ہوا دیر یہ بھی ہے کہ وہ انکی چچا کی بی بی بن تھی ت و لیکن جادو موسیٰ کے پاس کہ ایک بندہ ہے کہ وہی
 ہی لکھو اللہ تعالیٰ نے تو بیت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیاء ہی اس کے بن اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے اسے یہود و نصاریٰ کی
 انگو اور راز دار اور عجم لے ہر را کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آدین گے وہ حضرت موسیٰ کے پاس پس کہیں گے وہ کہ تحقیق میں نہیں
 اس مرتبہ کا اور یاد کریں گے وہ اپنی اس خطا کو کہ پوچھی تھی کہ وہ تمل کرنا بیٹے کا ہے کہ اسکو نگار اور ایک کئے میں کام اسکا تمام کیا ولیکن جادو موسیٰ
 کے پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اسکا اور روحانی ہے کہ بے مادہ جسمانی کے قدرت خدا سے پیدا ہوا سبب حیات جسم کا ہے کہ وہ
 لوجہ لاوتھا اور کھلے اسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سے فرمایا پس آدین گے عیسیٰ کے پاس پس کہیں گے عیسیٰ میں نہیں ہوں اس مرتبہ کافی حد تک
 عیسیٰ نے کچھ مذہب بیان کیا اور گناہ اپنا ذکر کیا لکھا ہی علمائے کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا سبب بندگی کے ہوا کہ تمت اور انفری نصاریٰ
 انکے حق میں کہ انکو ابن اللہ کہتے تھے اور بعض روایتوں میں کچھ مذکور بھی ہوئی ہیں اور صواب یہ ہے کہ تمام انبیاء اور رسول صلوات اللہ علیہم
 اجمعین درآن سے اس مقام میں اور جرات کرنے سے اس کام پر ناجزا اور قاصر میں کچھ اعتیاج عذر کرنے کی نہیں ولیکن ظاہر میں عذر بھی کیا
 سولے سید المرسلین امام انبیاء کے کہ نہایت قرب الہی رکھتے ہیں اور محبوب ہیں رب العالمین کے چنانچہ ہی لیے اور حدیثوں میں آیا ہے کہ سنیہا کہیں گے کہ ہم
 اہل اس کار کے نہیں ہیں بے شک کہ نسبت عذر کی کریں واللہ اعلم ولیکن جادو موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک بندہ ہے کہ بخش دیے ہیں خدا تعالیٰ
 انکی اگلے پہلے گناہ ع تحفرت اور سب انبیاء معصوم ہیں گناہوں سے پس اس مغفرت کی گئی طرح تاویل کی ہے علمائے اور اولیٰ ان تاویل میں
 سے یہ ہے کہ بیکہ بزرگی کا ہے جناب باری کی طرف سے واسطے سید المرسلین کے بے شک کہ گناہ ہوں اور مغفرت ہو صواب و مالک جب پہنچے ہندے خاص
 راضی اور خوش ہوتے ہیں اور امتیاز اس بندہ کا اظہار کیا جاتے ہیں اور سرفراز کرتے ہیں کہ تھے جگہ بختا جو کہ کیا تو نے اور جو کچھ کہہ کرے تو
 نیرے لیے معاف ہے اور تجھ کو گرفت نہیں **قَالَ فَيَا لَوْنِي فَاسْتَاذِنْ عَلٰی نَيْفٍ دِيْهِ فَيُوْذُنْ اِلَيْهِمْ فَاِذَا رَاَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا**
فَيَدْعُوْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوْنِيْ فَيَقُوْلُ اَرْفَعُ فُجْرًا وَفُلٌ تَسْمَعُ وَاشْفَعُ تُشْفَعُ وَسَلْ تَطْعَمُ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاسِيْ فَاَنْتَ عَلٰی رِجْلَيْهِ وَتُحْمَدُ
يَعْلَمِيْنِيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيُحْدِلُ اِحْدَا فَخَرَجُ مِنْ النَّارِ وَاَدْخَلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاسْتَاذِنُ عَلٰی رِجْلَيْهِ فَيُوْذُنْ
اِلَيْهِمْ فَاِذَا رَاَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُوْنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوْنِيْ فَيَقُوْلُ اَرْفَعُ فُجْرًا وَفُلٌ تَسْمَعُ وَاشْفَعُ تُشْفَعُ وَسَلْ تَطْعَمُ
قَالَ فَاَرْفَعُ رَاسِيْ فَاَنْتَ عَلٰی رِجْلَيْهِ وَتُحْمَدُ يَعْلَمِيْنِيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيُحْدِلُ اِحْدَا فَخَرَجُ مِنْ النَّارِ وَاَدْخَلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ
الثَّانِيَةَ فَاسْتَاذِنُ عَلٰی رِجْلَيْهِ فَيُوْذُنْ اِلَيْهِمْ فَاِذَا رَاَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُوْنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوْنِيْ فَيَقُوْلُ اَرْفَعُ فُجْرًا
وَفُلٌ تَسْمَعُ وَاشْفَعُ تُشْفَعُ وَسَلْ تَطْعَمُ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاسِيْ فَاَنْتَ عَلٰی رِجْلَيْهِ وَتُحْمَدُ يَعْلَمِيْنِيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيُحْدِلُ اِحْدَا فَخَرَجُ مِنْ النَّارِ
وَاَدْخَلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَسْقُوْا فِي النَّارِ اَكْمَنَ قَدْ حَبَسَهُ النَّارُ اَي وَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ شَرْتُ لَا هَذِهِ اَلَا يَءِ
عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا عَمِيْدًا قَالَ وَهَذَا النَّقَامُ لِلْعَمُوْدِ الَّذِيْ دَعَا نَيْفًا كَلِمَةً مُّثْقَلًا عَلَيْهِ
 فرمایا حضرت نے پس آدین گے لوگ میرے پاس پس طلب کرو گناہین لڑن دے کا اپنے پروردگار کے پاس پہنچ کر اس کے حق میں گنہ گزین
 انکے کہ وہ جنت ہی کا نور پستی نے کہ مراد یہ ہے کہ اذن مانگیں آپ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ داخل ہوں اس مقام میں کہ کسی کو وہاں داخل نہیں ہو سکتا اور وہ

کرے زمین قبول ہوا اور زمین ہوتا درمیان رکھے دے اسکے کے اور درمیان رکھے کے حجاب میں تمام ہجرت کہ اسکو مقام شفاعت کہتی ہیں
 حکمت حضرت کی نقل مکان کرنے میں یہ کہ موقف جگہ سیاست کی ہو اور حق شیعہ یہ کہ مقام کرم میں کھڑا ہو سیکے اسکا تہذیبی گریہ کا حق
 کہ وہ مقام خوف سے نقل کریں طرف مقام کرم کے اور طہینان عرض حاجت کوین ت پس دن دیا جاوگا جگہ دے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلت
 دیکھو لگائیں اللہ تعالیٰ کو رو لگائیں سجدہ کرتا ہوا اپنے بسبب اور بزرگی اسکے کے پس چھوڑ دیا جگہ اللہ سجدے میں جس تک چاہیگا یہ کہ چھوڑ
 جگہ حق مسند احمد میں ہے کہ حضرت سجد میں رہیں جگہ یک جہ کے اپنے ہتھ کے جموں اپنے ہتھوں دینا کے سے کہ ذکرہ اسسوطی فی حاشیہ مسلم
 پھر فرما دیا اللہ تعالیٰ کہ سر اٹھاؤ محمد اور کہ جو چاہے قبول کیا رکھی عرض تیری اور شفاعت کے اپنے بسکی چاہے تو قبول کیا دینی شفاعت تیری مانگا
 جو کچھ چاہے تو دیا جاوگا پھر حضرت نے پس اٹھا دیا لگائیں سر اپنا اور تعریف کرو لگائیں آپ کے ساتھ تعریف و حمد کے کہ سکھلا دیا لگائیں اللہ تعالیٰ
 وہ تعریف حق اپنے اسیدوت اور اب نہیں جانتا ہو میں اسکو اور ہی سبب اس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہیں اور اس سے معلوم ہوا
 کہ شفاعت کہنا لیکو چاہیے کہ اول حمد و ثنا شفاعت قبول کرنا لیکو کہ اسے تا اس کے قرب درضا کرم شرف ہو اور ساتھ قبول شفاعت کے مستفید
 ہوتا پھر شفاعت کرو لگائیں حق کہا تا نہیں نے کہ آیا ہی بیج حدیث اس اور ابی ہریرہ کے شروع کریں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور حمد
 اور اول شفاعت کہتا ہتی ہتی ت پس کیوں کی درسط میرے ایک حدیث میں صحیح اپنے تینوں فرما دیا اللہ تعالیٰ میرے لیے جماعت مخصوص
 گنگاروں میں سے واسطے شفاعت کے جیسے کہ بے غار اور زنا کار اور شراب خواروں کے لئے مثلاً حکم فرما دیا کہ تمہاری شفاعت قبول کی میں بے غار کے
 حق میں پھر فرما دیا کہ شفاعت قبول کی زنا کار دیکھ میں ہی قیاس پر اور دیکھو لگائیں پس لکھو لگائیں درگاہ رب اور لگائیں لگائیں جماعت کو
 آگ دوزخ سے اور داخل کرو لگائیں انگوشت میں حق کہ لایسے کہ اگر کہے تو کہ اول کلام دلالت کرنا ہی ہے کہ شفاعت چاہو لے تو وہ دیکھو کہ بے توقف
 میں فکر نہ ہوئے بسبب کے اور طلب کریں خلا ہی اس کہ ہے اور دلالت کرنا ہی یہ قول کہ لگائیں لگائیں انگوشت اس پر کہ وہ ظہین دوزخ سے ہوئے پس کیا ہی ہے
 جو ابی امین و جہین ہیں ایک تو یہ کہ شاید ہوں دوزخ ہوئے ایک فرقہ تو داخل ہو گا دوزخ میں بلا توقف اور ایک فرقہ رکھا ہو گا عیش میں اور
 شفاعت طلب کریں گے پھر صلی اللہ علیہ وسلم پہلے خلا میں کہ وہ دیکھو لگائیں اس کے کہ گرفتار ہوئے زمین اور داخل کرو دیکھو لگائیں انگوشت میں پھر
 شروع کریں گے بعد اسکے شفاعت کرنی ممکن کہ داخل ہوئے آگ میں جماعت جماعت کی جیسے کہ دلالت کرنا ہی ہے قبول حضرت کا فیصلہ ان کے حکم
 مختصر فرمایا درطبی کی یہ ہی کہ اپنے ذکر کیا ایک فرقہ اور ختم کیا اسی کی خلا میں پڑھیں کہ کھی جاتی ہی اس سے خلا میں فرقہ دوسری بطریق دے
 اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سے جس مراد گری سخت ہی کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد لگائے سے خلا میں کرونا ہی اس سے اور
 یہ قول اگرچہ مجاز ہے لیکن حقیقت اس کی طرف بہت قریب ہی اور اصل تفسیر کی بہت مناسب اسلئے کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبریٰ ہی ہے
 جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لوا محمود موجب فرمودہ حضرت کے آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامت اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلا میں ہونے
 دے رہنے اور کھڑے رہنے سے اور حکم ہونا محاسبہ کا خلا لائق کے لیے اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کریں گے اور بعد اسکے حضرت صلوات اللہ علیہ اور اولیا
 اور علی اور شہداء اور صلوات اللہ علیہ کے لیے شفاعت میں متعدد ہوں گی چنانچہ بیان اسکا ابتداء باب میں ہو چکا ہوتا پھر آو لگائیں دوبارہ بارگاہ بقی
 کی طرف اپنے واسطے شفاعت اور جماعتوں کے پس ان دن چاہو لگائیں در آئینا اپنے پروردگار کے پاس بیج مکان اسکے کے پس اول دن پھر لگائیں
 جگہ داخل ہونیکا پاس رب کے چہرے دیکھو لگائیں اس مکان کو باپنے رب کو ساتھ تہذیب کے مکان سے اور نام صفات حدیث کرو لگائیں
 سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑ دیا جگہ اللہ تعالیٰ چھوڑنا جگہ پھر فرما دیا کہ اٹھاؤ ای محمد سر اپنا اور کہ سنا جاوگا اپنے قبول کیا جاوگا

کہ لکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ بسبب شفاعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے اور قابل لالہ اللہ سے حدیث اول میں
 یعنی اس حدیث میں وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اپنے انبیاء پر لیکن حق ہوئے ان کے اور دوسری حدیث میں اپنے جو کہ آتی ہی صلاۃ اس میں حضرت
 کی است کے لوگ مراد ہیں ان لوگوں میں کہ غلط کیے عمل صالح ساتھ عمل بدوں کے ت لیکن قسم ہوا ہے عزت و جلال اور بزرگی ذاتی اور صفائی کی وجہ
 لکھا لکھا میں اس سے اس شخص کو کہ لالہ اللہ تعالیٰ کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سئل عن
 یسئلوہ عن یوم یقیمہ من قال لا الہ الا اللہ حالصا من غلبہ ونفسہ وہ انجذاد اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ فرمایا ہر وہ لوگوں میں ساتھ شفاعت میرے دن تیار کے وہ شخص جو گا کہ لالہ اللہ تعالیٰ تہ دل اپنے سے یا فرمایا جائے تہ قلبہ کے نفسہ
 نقل کی یہ بخاری نے ف یہ شک وی ہو بھر تقدیر یہ ناکید ہو جیسے کہ کہتے ہیں کہ اپنی آنکھ سے دکھایا گا کہ سنا سلیے کہ خلاص دل سے ہو تا ہی اور جگہ
 اسکی دل ہی ہی نہ اور کچھ اور لفظ ہمد بیان ہونے سید کے ہی اسلیے کہ نہیں ہر مند ہو گا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہیں ہی بل توحید سے یا مراد
 مر قال سے وہ شخص کہ نہ ہو سکے لیے عمل کہ مستحق ہو بسبب کے رحمت کا اور لائق ہو بسبب کے خلاص ہو نیکو آگ سے اسلیے کہ اسکو شفاعت کی بہت جت
 ہوگی اور بہت نفع دے گی اسکو وعنہ قال انی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلکم خراج البیہ الذراع وکانت تعبہ فتمس منہا
 غسہ ثم قال اناسید الناس یوم یقیمہ الناس لرب العالمین وکذا الشمس فیبلغ الناس من النعم
 والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس لا ننظر من من یشفع لکم الی ربکم فیما تون ادم و ذکر حدیث الشفاعۃ وقال
 فانطلقوا فی تحت العرش فاقع ساجد لرب ثم یفتم اللہ علی من یحاورم وحسن الثناء علیہ شیئا کم یفتحہ علی احد
 قبلہ ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واسفح تشفع فافزع راسی فاقول امق یا رب امق یا رب
 فیقال یا محمد اذخلك منک من لا حساب علیہم من ابواب الیمین من ابواب الجنۃ وھم شرکاء الناس فیما سوی
 خلوت من الیہاب ثم قال الذی نفسہ یدل ان مالکین لغیر عین من مصادرہ الجنۃ کما یکون ملکۃ وھب متفق علیہ
 اور روایت ہی ہی ابو ہریرہ سے کہ لالہ اللہ تعالیٰ بخیر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرٹ آنحضرت کے گوشت دست کا اور تھا گوشت
 دست کا کہ پسند آتا تھا حضرت کو پس کھایا ہمیں سے و شہ نوح کچھ فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیو دکھا اپنے سبب جنس نبیا وغیرہ سے دن ملیت کے
 ف ع باین جنسیت کہ محتاج ہوئے میری شفاعت کے ہمدن بسبب تہ عزت میری کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے حبیب مضطر ہو گئے تھے جو کہ سبب طلب
 شفاعت کے لیے اور موبہ ہی اسکی حدیث اناسید لادم یوم القیامۃ نوح وہ دن کہ کھڑے ہووینگے لوگ وسطے حکم پر درکار عالمین کے اور وہ دن
 کہ نزدیک ہو گا آفتاب اپنے لوگوں کے سر سے پہنچے گی لوگوں کو بسبب غم و فکر شدید کے کہ حامل ہوگی کھڑے رہنے سے اور نزدیک آفتاب سے یہی حالت
 کہ نہیں طاقت رکھیں گے اپنے صبر کر سکی نہیں پس کہیں گے لوگ آپس میں کیا نہیں دیکھتے تھے نہیں ڈھونڈتے تھے اس شخص کو کہ سفارش کرے تمہارے
 نزدیک پر درکار تمہارے کہ اپنے تاکہ تمہارے ٹکدہ اس فکر و غم سے پس دیکھتے حضرت آدم کے پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نے یا آنحضرت نے نام شہادت
 کی جو ارگلا ہی کہ لوگ سب انبیا سے جا کر الناس شفاعت کریں گے اور وہ جواب دیں گے کہ تم قدرت نہیں رکھتے اسکی اور کہا آنحضرت نے بعد کے ذکر نیکی
 پس جاؤ لگائیں لوگوں میں سے اور آؤ لگائیں عرش کے ف ع اور اس سے جو حدیث اور گزری نہیں ہو کہ میں اپنے رب کے گھر میں آؤ گا تطہیق میں
 اور اس میں یہی کہ گھر اسکا جنت ہی اور جنت نیچے عرش کے ہی ت پس اگر وہ گائیں میں پر سجدہ کرنا ہو اپنے پر درکار کو چھو لگا اپنے اللہ کر لگا
 اللہ تعالیٰ بلکہ وہی تعریفوں اور ثنائیک سے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہیں کھولی کسی پہلے میرے بلکہ مجھ ہی پہلے موت کے جیسے کہ حدیث سابق سے

ہم کہ میری امت پر اور رسولؐ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسی جبریلؑ جاتو طرف محمدؐ کے حال آنکہ پروردگار تیرا اسی جبریلؑ دانا تر ہی امتیاق پوچھنے کی نہیں کھتا لیکن
 باوجود اسکے واسطہ ظاہر کرنے کرم و عنایت اپنی کے پوچھتا ہی پس پوچھ تو محمدؐ سے کہ کس خیر نے رولایا اسکے پس اُن نے آنحضرتؐ کے پاس جبریلؑ اور جو چاہتا
 ہے کہ کس خیر نے رولایا انکو پس خبر دی جبریلؑ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس خیر کے کہ کما فیہ مسکونی صلی اللہ علیہ وسلم سبب سے کہ وہ
 خون ہی و شہادت اپنی کے پس جبریلؑ درگاہ کبریا کی میں گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ جبریلؑ کے کہ جاتو طرف محمدؐ کے پس کہ تحقیق ہم نزدیک
 ہی کہ راضی کر دینگے بلکہ پیچ حق امت تیری کے اور دلگیر اور غمگین کر دینگے بلکہ اس باب میں نقل کی یہ مسلم نے فہرست ح روایتیں ان ہی کے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا
 کہ میں ہرگز راضی نہیں ہوئی کہ ایک ایک میری ہمتوں میں سے نہیں شریک اب ہی انکا ہونا چاہتا اور عقیدہ ایمان کا انکے ساتھ درست کرنا چاہتا مگر
 کہ ہی یہ ہی اور کچھ نہیں بہت خاک و بادشاہی کن + آن ادبش ہر چہ جو ہی کن + اس حدیث میں طرح بطرح کے نایدہ ہیں ایک تو بیان ہر حال
 شفقت آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور مستوجب ہونا ایسا انکی دوستی امتوں اور دوسری بشارت عظمیٰ ہی اس امت مرحومہ کے لیے جو بہ
 وعدہ الہی کے راضی کر دینگے ہم بلکہ اور تفسیر بیان ہی آنحضرتؐ کے عظیم المرتبہ ہونیکا **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 هَلْ تَرَى بَنِيكُمْ الْقَوْمَ الْقَوْمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تَضَادُّونَ فِي رُؤْيَا الشَّقِيقِ بِالْظُّلُمَةِ يَحْكُمُ الْيَسْرُ مَعَهُمَا سَحَابٌ
 وَهَلْ تَضَادُّونَ فِي رُؤْيَا الْقَوْمِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَحْكُمُ الْيَسْرُ مَعَهُمَا سَحَابٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا تَضَادُّونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ يَوْمَ
 الْقِيَمَةِ أَكُلًا تَضَادُّونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا أَذَاتُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَذَاتُ مُؤَذِّنٍ لِيَتَّبِعَ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ يَعْبُدُ وَأَفَلَا يَتَّبِعُ أَحَدٌ
 كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكُلًا تَضَادُّونَ وَأَكُلًا تَضَادُّونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ أَكَلٌ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهُ مِنْ بَرٍّ
 فَالْحَرَامُ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَمَاذَا اسْتَظَرُّونَ يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ يَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَإِنَّا نَأْتِيكَ فِي الدُّنْيَا نَقْرَأُ مَا نَدْنُو
 إِلَهُهُمْ لَمْ نَصَاحَتُهُمْ فِي رُؤْيَا بَنِي هُرَيْرَةَ فَيَقُولُونَ هَذَا امْكُنَّا حَتَّى يَأْتِينَا رَبَّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَا وَفِي
 رُؤْيَا بَنِي سَعِيدٍ فَيَقُولُ هَلْ بَنَيْتُمْ وَبَنَيْتُمْ آيَةً تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِ
 فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يُعْبُدُ لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ خَلْقٍ وَنَفْسِهِ إِلَّا أَذَاتُ اللَّهِ لَهُ بِالشُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ
 يُعْبُدُ إِلَّا تَعَالَى وَلَا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ حَقِيقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يُعْبُدَ حَزَّ عَلَى قَفَاهُ**
 اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق کہنے ایک دیون نے کہا یا رسول اللہ کہ میں نے ہر رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہاں دیکھو کہ فہرست ذکر کیا سید علی نے اپنی تالیفات میں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی موقوف میں حاصل ہوگی ہر ایک کو مردن اور عورتوں میں سے
 یہاں تک کہ کہا ہی بعضوں کے منافقوں اور کافروں کو بھی ہوگی جو جو حق جانیں گے بعد اسکے تاکہ ہونے ہر حسرت اور آئین بحث ہی سبب قول اللہ تعالیٰ
 کے کلام انم عن ربهم يومئذ ينجون کہا سید علی نے اور ایہ روایت جنت میں پس جماع ہی اہل سنت کا ہے کہ وہ حامل ہوگی انبیاء اور رسولوںؑ کی تصویر
 ہر امت میں سے اور مومن مرد و عورت ہر امت کے میں سے اور اس امت کی عورتوں کی رویت میں تین تہاں ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھیں گی اور دوسرا یہ کہ نہیں
 گی اور تیسرا یہ کہ دیکھیں گی مثل ایام عید و نکاح میں نہ اور دونوں میں اور فرشتوں کے حق میں و قول میں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھیں گے اپنے رب کو اور
 دوسرا یہ کہ دیکھیں گی انکو اور جنات کے دیکھیں گی بھی خلاف ہر بعد از ان واسطے تحقیق اور اثبات رویت کے فرمایا کہ کافر پہنچائے جائے سو تم
 ہی دیکھنے آفتاب کے وقت وہ ہر کھلی ہوگی کے کہ نہواں میں ابراہیمؑ اور کیا فرما رہا ہو پچائے جائے ہو ہی دیکھنے باوجود حوین ان کھلی ہوگی کے کہ نہواں میں ابراہیمؑ
 کہ انکو گونے فرمایا رسول اللہ تعالیٰ نے دن قیامت کے مگر عیسایہ فرما رہا ہو پچائے جائے ہو ہی دیکھنے ایک ایک ان کو دیکھیں گے

منجہ خبیثہ افتاب و متاب کے آفتاب چاند دیکھنے میں قطعاً ضرر نہیں پہنچاؤ کہ وہاں بھی ضرر نہیں ہو چنانچہ عبا میں گئے ہمیں سالانہ اور تعلق بالمال سے بچنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ ایک کے ان دونوں میں سے ضرر تو البتہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں ضرر موجب بیان نہیں ہوتا تو وہاں بھی نہیں ہو سکتا اور لکھا ہی علمائے کرام نے کہ یہ ریت کا پتھر نہ کہ وہی غیر اس روایت کہ ہر ثواب مومنوں کے ہوگی بہشت میں لے یہ روایت انتہائی ہی حق تعالیٰ کی طرف سے تادق ہو سبب اسکے تیز درمیان مسکے کہ عبادت کی ہر خدائی اور درمیان اسکے کہ عبادت کی ہی تو تکی اور امتحان اور ابتلا بند و نکاح جاری ہی اس جگہ میں ہی تاوقت فانی ہو نیکی حساب سے اور وق ہوئے جاکے تسم ثواب عقاب سے آیت اگرچہ وار جہاں لیکن واقع ہو گا وہاں بھی کبھی امتحان جیسے کہ دنیا گھر امتحان کا ہی اور کبھی واقع ہوتی ہی اُس میں بھی جزا جیسے کہ فرمایا و اما صلاکم من معیتہ دنیا کسبت ایدکم کما قال لعلی ہت جسوئت کہ ہو گا دن قیامت کا پکار پکار ایک پکار نیوالا چاہیے کہ پیچھے جاوے ہرگز وہ اس خیر کے کہ عبادت کرنا تھا اسکی پس نہیں باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تھا سوائے اللہ کے تو ہو گا اور انصاف کے ح ع انصاف بن نصب کی ہی اور نصب اس تجر کو کہتے ہیں کہ ہر پکاریا جاوے اور عبادت کیا جاوے اور ذبح کیا جاوے اور پھر بقصد قربت طو کے اور جو غیر کہ کھڑی کیجاوے اور عقائد کیجاوے تنظیم اسکی خواہ پھر ہر خواہ درخت پس نصب ہوت مگر کہ گریگے دوزخ میں ح ع یعنی اسلئے کہ انصاف اور بت دوزخ میں دے جاوے گئے ساتھ پوچھنے دے گئے بھی ڈالے جادینگے یہاں تک کہ باقی رہیں گے کہ وہ کہنگی کرتے تھے اللہ کی نیکی میں سے اور بدوں میں سے اور لگا گئے پاس پروردگار عالموں کا ح ع اور تکی کر لگا انہر ساتھ فریکے اور حقیقت میں آنا صفات حق سے ہی کہ کہنا دیا ہی اپنی ذات کی طرف قرآن مجید میں اور کلام رسول میں ہی آیا ہی اور عقائد کہتے ہیں ہم شکا بے اسکے کہ جانیں کیفیت اسکی اور نہرہ جانتے ہیں اسکو حرکت و انتقال سے کہ آئے میں ہونا ہی جیسے کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنی میں کہ آویگا زشتہ اسکے زشتوں میں آویگا لگا پاس حکم اسکا جیسے کہ اشارہ کیا سا نو قول اپنے کے ت فرما دیکھا اللہ تعالیٰ انکو کہ سکے منظر ہو ہر جاعت پیچھے چلی جاتی ہی اس خیر کے کہ عبادت کرتے تھے اسکو لینے تم کیوں نہیں جاتے عرض کریں گے کہ اسی پروردگار ہماری جدائی کے ہمنے لوگوں سے دنیا میں لینے جو کہ پوچھتے تھے غیر اللہ کو کہ اسے جلدی کر رکھی تھی ہمنے دنیا میں اس حالت میں کہ بہت محتاج تھے طرف انکے اور نہ صحبت رکھی تھے ساتھ انکے ح ع اور متابعت نہیں کی تھی بلکہ مقابلہ کرتے رہے انکا اور لڑتے رہے اسنے اور لفظ لکھا اسنے تیری خوشی کے لیے پس اب کیونکر متابعت کریں انکی حال انکے بے پردہ ہیں ہم اسنے اور وہ اور معبود انکے سب دوزخ میں ہیں ت اور پھر روایت ابی ہریرہ کے یوں آیا ہی کہ پس کہیں گے وہ عبادت کرنے والے ہی کے یہ ہی جگہ ہماری اور نہیں جائیگے ہم بیان تک کہ آدے ہمارے پاس رب ہمارا لینے تجلی کرے پھر ایسی وجہ کہ کہ پچا میں ہم اسکو چیں آویگا رب ہمارا لینے اس صفت پر کہ پچا لینے اسکو کہ وہ نہرہ ہی صورت سے اور کیت سے اور کیفیت سے اور جیت سے اور مانند انکے سے پچا میں گئے ہم اسکو لینے حق پچا نے کا اور پھر روایت ابی سعید خدری کی یوں آیا ہی کہ پس فرما دیکھا اللہ تعالیٰ کہ کیا ہی درمیان تمہارے اور دنیا پروردگار کے نشانی کہ پچا تو تم اسکو ح ع لینے اس نشانی سے اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ توحید کا اور نہرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہیں گے وہ کہ ہاں ہی نشانی پس کھولا جاویگا پٹلی سے ح ع کہا بعضوں نے کہ معنی پٹلی کھلنے کے جاتا رہنا خوف و ہول کا ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جاعت ملا کہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کریں اور کچھ تاویل کریں اسکی حقیقت معنی اور مراد کو سپرد علم حق کی کریں ت پس باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کو بیٹے دنیا میں جانب نفس سے لینے باخلاص میں وسط دکھا و خلق کے اور ملا خطہ انکے کے اور خوف تلوار کے مگر کہ اذن دیکھا اللہ تعالیٰ اسکو سجدے کا اور سجدہ کر لگا اسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا مراد اسکی تلوار سے اور لوگوں کے ڈر سے اور دکھانے کے لیے مگر کہ دیکھا اللہ تعالیٰ ہشت اسکی ایک تختہ لینے جو ہر یوں کے نہیں ہو گا کہ جس جگہ سکے

اللہ جانے کہ اور یہاں معلوم ہوا کہ وہیں ہمیشہ مذاب میں نہیں رہے کہ لکھنیکو گئے جو کہ اس سے اور شفاعت کریں گے اور کہیں کہ جو خود رخ سے نہیں نکلتے ہیں
بسیکے گئے گناہوں کے اور یہاں کہیں گے سوال کریں جن محل و محل سے ساتھ نکال جائیں گے کہ جیسے کہ نمایاں ہیں ہم اس ذات کی کہ جان میری آپ کے ہاتھ میں ہے
کہ نہیں ہی کوئی تم میں سے سخت تر از روئے طلب اور سوال جھگڑنے کے چچ حق کے کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہارے لیے مومنوں سے چ طلب اور سوال کے غدار
جھگڑنے کے خدا تعالیٰ سے روز قیامت کے اپنے بھائیوں کے لیے کہ اگر وہ رخ میں ہیں فتح یعنی تم اس حق میں کہ ظاہر ثابت ہو نہ ہو دشمن پر کس طرح مطالبہ
اور مواخذہ بیکوشش و مبالغہ کرتے ہو مومن چ شفاعت کرنے کے یوں اپنے کہ کہ دور رخ میں رہے ہیں اور نکال جائیں گے کہ اس سے کوشش اور مواخذہ
مطالبہ اور سوال کریں گے جناب حق تعالیٰ سے زیادہ تر اس کریں گے کہ مومن ای پروردگار ہمارے سے یہ روز رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے ہیں ہمارے
نماز اور چ کرتے ہیں ہمارے طریق پر پس کہا جاویگا کہ انکو نکالو ان شخصوں کو کہ بھڑکتے ہو تمہیں ساتھ اور صاف مذکورہ کہ پس حرام کیا اورنگی صورتیں انکی ایک طرف
رخ یعنی منع کیا جاویگا تیسرا اورنگی صورتوں کا لگا کر ساتھ جلا دینے یا سیاہ کر دینے کے ایسا کہ پانے جاوین منہ انکے حاصل یہ کہ منہ انکے نہ چلیں گے اور یہ سیاہ
ہونگے پس پچانین گے انکو مومن شفاعت کریں گے انکی علتوں سے بت پس نکالیں گے بہت سے خلق کو اس سے پھر کہیں گے ای پروردگار ہمارے
باقی نہیں رہا کہ میں کوئی شخص ان لوگوں میں سے کہ حکم کیا تو نے انکو نکالنے کا کہ وہ اہل حیل و اوصاف اور راجح ہیں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ پھر جاوے پس
جو شخص کہ باؤم اسکے دل میں مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو انکو ف ع مراد بھلائی سے ایک چیز زائد ہی فری ایمان پر سیکے کہ زائد ایمان جو کہ بھلائی
کہتے ہیں وہ تیسرے نہیں ہوتا اور یہ غیر جو ہی اس چیز میں ہی کہ زائد ہی ایمان کہ وہ عمل صالح ہو یا ذکر خیر یا کوئی عمل اعمال قلیل کہ وہ شفقت کرتی ہی سکین
یا خوف الہی یا نیت صادقہ پس نکالیں گے وہ بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ جاوے تم جس شخص کو پاؤ کہ اسکے دل میں مقدار آدھی دینار کے ہی
بھلائی سے پس نکالو انکو پس نکالیں گے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ پھر جاوے تم جس شخص کو پاؤ کہ اسکے دل میں مقدار ذرہ کے ہی خیر سے
پس نکالو انکو پس نکالیں گے وہ بہت سی خلق کو پھر کہیں گے وہ مومن ای پروردگار ہمارے کے چھوڑنے آگ میں نیکی کو یعنی اہل نیکی سے اس کسی کو کہ وہ نیکی
نیکی اور ذرہ اس سے زیادہ اصل ایمان پر رکھتا تھا خواہ اعمال جوارح سے یا انحال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ شفاعت کی فرشتوں نے
اور شفاعت کی پیغمبروں نے اور شفاعت کی مومنوں نے اور شفاعت ان سب کی مخصوص تھی ساتھ ان لوگوں کی نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی نہیں سے کہ رحمت کہ ماہی کسی پر مگر انہم ان میں یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اسکی جاری ہی ہر خیر پر اور رحمت ہر خیر کی
مقابلہ میں اثر رحمت اسکی کے چچ ہی پس یہو یگا اللہ تعالیٰ ایک مٹھی دوزخ والوں سے پس نکالے گا دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہیں کی کوئی بھلائی
کبھی فتح یعنی بھلائی زائد ایمان پر کہا تو وی نے کہ یہ لوگ وہ ہونگے کہ زائد ایمان رکھتے ہونگے اور نہیں اذن دیا جاویگا انکی شفاعت کا کہ
وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تھی دوزخ میں مانر کو ملکوں کے پس ڈالے گا انکو اللہ تعالیٰ بیچ نہر کے کہ ہوگی جنت کے دروازوں پر کہا جاویگا انکو نہر سے
پس میں گئے تو تازہ جیسے کہ نکلتا ہو یعنی اوکٹا ہی دانگھا سنس کا بیچ کوڑے کرکٹ کے کہ رو برو آ جاتا ہو یعنی جیسے جلدی وہ تازہ نکلتا ہو وہی ہے
یہ جلدی تازہ اور تازا نکلیں گے پس نکلیں گے مانند موتی کے پاک صاف و روشن انکی گردوں میں مہرین اور حلاستیں ہو گئی یعنی تاکہ تہی ہوں گے
کہ خستہ گین میں وسط عمل صالح کے کہ انحال اسٹلج اور کہا صاحب تحریر نے کہ مراد مردوں سے یہاں کچھ چیزیں ہیں سونے کی یا غیر اسکی کی شکائے
جاوینگے انکے گردنوں میں تاکہ پچانے جاوے ان سے پس کہیں گے ہل بہشت یعنی جبکہ دیکھیں گے انکو اور ظاہر ہوگی انکے لیے یہ علامت
یہ جماعت تازہ کی ہوتی خدا نے مہربان کے ہیں کہ داخل کیا ہی انکو بہشت میں ہے سابقہ عمل کے کہ کیا ہو وہ اور بعد اسطہ نیکی کے یعنی عمل
باطن کے کہ آگے میرا ہو انکو پس کہا جاویگا ان آزاد ہو کہ تمہارے لیے ہی وہ خیر کہ دیکھتے تھے یعنی مقدار یعنی نظر کے جنت سے اور مانند انکے

رواق و خوشی سے بغیر سبب دیکھنے خوشی کی چیزوں کے قسم جو رقص و غیرہ سے پس چپ رہیگا جیسا کہ اللہ چپ رہنا چہ عرض کیا ایسا
میرے داخل کر مجھ کو بہشت میں پس فرما دیکھا اللہ تبارک و تعالیٰ ہلاکی ہو جو مجھ کو از فرزند آدم کے کیا عجب ہو شکل ہو یا ہی تو پہنچے عہد و نین کیا نہیں
میرے تو نے عہد و پیمان یہ کہ نہانگے تو غیر اس خیر کے کہ دیکھا تو پس عرض کر دیکھا ایسا پروردگار میرے گردان مجھ کو بزرین خلق پہنچے کا شعاع اگر کہے تو کہ
یہ جو کہنے کر مطابق ہو اس سوال کے کہ کیا نہیں دی تو نے فی جواب یہ کہ گویا اس کے کہ ایسا رب میرے دستوں میں نے عہد و پیمان دیکھن تا مل
کیا میں تیرے کرم اور عفو اور رحمت میں اور اس تیرے میں ولایت اس میں رحمت اللہ علیہ پس مطلع ہو میں اس کے کہ میں نہیں ہوں ان کفار سے کہ نامید ہو
تیری رحمت سے اطمینان میں تیرے کرم اور رحمت رحمت میں لگا میں تجھ سے یہ پہل اللہ تعالیٰ رضی ہو گا اس قول سے جیسے کہ فرمایا ہے پس ہمیشہ
رہیگا مانگتا یہاں تک کہ رضی ہو گا اللہ تعالیٰ اس سے بغیر سبب کلام و دعا اگلی کے جیسے رحمتی ہو گا اللہ تعالیٰ دین دیکھا اس کو بہشت میں جہان کا پھر
فرما دیکھا خدا تعالیٰ کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھ چاہے تو پس آرزو کر دیکھا وہ یہاں کہ جب قطع ہوگی اور نہایت کو پہنچگی آرزو کی فرما دیکھا اللہ تعالیٰ
کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر ہر جس کو کچھ چاہے تو پیش آدیکھا پروردگار اس کا اس حالت میں کہ یاد دلا دیکھا اس کو تو یہاں تک کہ جب
ہو چکیں گی آرزو میں اس کی فرما دیکھا اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہی یہ یعنی جو کچھ کہ چاہا تو عفو اور مانند اس کے ساتھ اس کے یعنی ازراہ تفضل کے اور ابوسید کی روایت
میں ہے کہ فرما دیکھا اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہی یہ اور دس برابر اس کے یعنی کیفیت میں اگرچہ ہو مثل اس کے کیفیت میں اور اس سے رفع ہو جاتی ہی ترفع اور
رفع ہونا ہی ترفع کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَحِينَ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجْرُ مَنْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لِحَقِّهِ فَهُوَ يَمْتَنِي بِمَرْوَةٍ وَيَكُونُ مَرْوَةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرْوَةً فَادْجَاوَزَهَا اَلْتَفَّتْ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي
يَخْلُقُ مِنْكَ لَقَدْ اَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا اَخْطَاهُ أَحَدٌ مِنْ آلِ وَلِيِّنَ وَالْآخِرِينَ فَتَرَفَّعَ لَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ اِي رَبِّ اَذِنِي
مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا تَسْطَلْ بِظِلِّهَا وَاشْرَبْ مِنْ مَائِهَا فَقُولُ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ اَعْلَمُ اَنْ اَعْطَيْتُكَ اسَاقِي غَيْرَهَا فَقُولُ اَلَا اَنْ
وَاَعْبَاهُ اَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَكَبُّهُ لِيَعْزِزَهُ لَا تَكُنْ يَمْنَى مَا لَاحِظُ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذَرِّبُهُ مِنْهَا فَيَسْطَلُ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ
مَائِهَا ثُمَّ تَرَفَّعَ لَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ اِي رَبِّ اَذِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لَا تَشْرَبْ مِنْ مَائِهَا وَلَا اسْطَلْ بِظِلِّهَا وَلَا اسْأَلْكَ غَيْرَهَا
فَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ اَنْ تَعَاهِدَنِي اَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَقُولُ لَوْ اَنْزَلْتَنِي مِنْهَا لَسَأَلْتُ غَيْرَهَا فَيَعْبَاهُ اَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا
وَكَبُّهُ لِيَعْزِزَهُ لَا تَكُنْ يَمْنَى مَا لَاحِظُ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذَرِّبُهُ مِنْهَا فَيَسْطَلُ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تَرَفَّعَ لَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ اِي رَبِّ اَذِنِي
مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا تَسْطَلْ بِظِلِّهَا وَلَا تَشْرَبْ مِنْ مَائِهَا وَلَا اسْأَلْكَ غَيْرَهَا فَقُولُ اَلَا اَنْ
وَاَعْبَاهُ اَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَقَالَ بَلَى يَا ابْنَ آدَمَ اَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَكَبُّهُ لِيَعْزِزَهُ لَا تَكُنْ يَمْنَى مَا لَاحِظُ لَهُ
عَلَيْهِ فَيُذَرِّبُهُ مِنْهَا فَاِذَا اَذْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَقُولُ اِي رَبِّ اَذِنِي مِنْهَا
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر ان شخصوں کا کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شخص ہو گا پس دیکھا
ایک بار اور منہ کے بھل کر دیکھا ایک بار اور نشان دہے کی اس کے آگ ایک بار طرح کہ پہنچے گی گرمی آگ کی اس کو پس ظاہر ہو گا اگر اس کا چہرہ سفید ہو گا رنگ
اس کی جلد کا جلیں گے بعض اعضا اس کے پس گدڑ جاں گدڑ وہ شخص آگ سے اتھکتا کرے گا یعنی دیکھ گا آگ کی اور کہیں گا بزرگ ہی وہ خدا کی نجات
دی مجھ کو جسے قسم خدا کی تحقیق دی مجھ کو خدا تعالیٰ نے وہ خیر کہ نہیں دی کسی کو اگلے پچھلے میں سے جس سے یہ قسم سبب نہایت خوشی کے کہ دیکھا دیکھا کہ
اپنی نجات کو بڑی ہی نعت جائے گا کہ کسی کو عالمین میں سے نہیں ملی اور شاید کہ وجہ اس کی یہ ہو کہ وہ نہیں دیکھ گیا کسی کو ہم شریک اپنا آگ سے نکلنے میں**

نہیں بلکہ کائنات میں ہر جہ میں تپس پس بلکہ کیا جاوے گا اسکے لیے کہ خست یعنی اور اسکے پاس شہید پانچواں ہی ہو گا پس بجاؤ شخص کسی پر ہو گا
 میرے نزدیک کہ مجھ کو اس خست سے متنازع ہو ورنہ اس خست کے سایہ میں اور پیون میں پانی سے کہ اس خست کے نیچے ہو پس فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ اسی بیٹے آدم کے سایہ
 میں گردون میں لکھو یہ آرزو تیری مانگے تو مجھے اور مجھ پس کیگا وہ شخص ای پروردگار میرے اور خدا کیگا وہ شخص پروردگار سے کہ سوال نہیں کیا سو اس کے اور پروردگار
 اسکا معذور کیگا اور ملا مت نہیں کرے گا اسکو سیلے کہ وہ دیکھ گیا اسی خیر کہ نہیں جہو میرے کا اسکو اس پر خست پس مجھ کیگا
 وہ شخص اس خست کے سایہ میں اور پروردگار اس کے پانی سے پھر بلکہ کیا جاوے گا اسکے لیے ایک اور خست کہ وہ بھتر ہو گا پہلے خست سے یعنی سیلے کہ چاہیگا اسکے لیے نئی آیت
 سے طرف الی کہ پس کیگا ای پروردگار میرے نزدیک کہ مجھ کو اس خست کے سایہ میں اس کے پانی سے اور مجھ میں اس کے سایہ میں ال نہیں کرے گا میں تجھے غیر اس خست کہ پس
 کیگا حق تعالیٰ اسی بیٹے آدم کے کیا عذر نہ کیا تھا تو نے مجھے یہ کہ سوال کرے گا تو مجھے غیر اس خست کہ پس کیگا اللہ تعالیٰ کہ یہ اگر میں نزدیک گردون بلکہ اس سوال
 کرے تو مجھے غیر اس کے پس عذر کیگا وہ اللہ تعالیٰ سے یہ کہ سوال کرے گا تو مجھے اسکا معذور کیگا اسکو سیلے کہ وہ دیکھ گیا اسی خیر کہ نہیں جہو میرے کا اسکو
 اس پر خست پس مجھ کیگا اللہ تعالیٰ اسکو اس سے پس مجھ کیگا اسکے سایہ میں اور پروردگار اس کے پانی سے پھر بلکہ کیا جاوے گا اسکے لیے ایک اور خست قیاس
 نزدیک دروازہ جنت کے کہ وہ اچھا ہو گا پہلے دونوں درختوں سے پس کیگا وہ ای پروردگار میرے نزدیک کہ مجھ کو اس درخت سے تاکہ میٹھوں میں اس کے
 سایہ میں اور پیون میں اس کے پانی نہیں مانگے گا میں تجھے غیر اس کے پس فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ بن آدم کیا نہ عذر کیا تھا تو نے مجھے یہ کہ نہ مانگے گا مجھے
 غیر اس کے کہ یہ گا وہ ہاں ای پروردگار میرے نہیں سوال کروں گا میں تجھے غیر اس کے اور رب اسکا معذور کیگا اسکو سیلے کہ وہ دیکھ گیا اسی خیر کہ نہیں جہو میرے کا
 اسکو اس پر خست پس نزدیک کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو اس سے فتح حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائیں گے بھتر پہلے سے اور وہ طلب کرے گا تو رب
 اسکا اور عذر کیگا کہ میں اور نہیں طلب کرے گا اور ہر بار عذر شکنی کرے گا اور پروردگار تعالیٰ جب بے صبری اسکی دیکھ گیا معذور کرے گا اسکو تیرے
 درخت تک تپس جب نزدیک کرے گا اسکو اس درخت سے سنیگا آوازیں ہشتیوں کی کہ انہی بیبیوں اور بارہ سننے کلام کرتے ہو گئے پس کیگا
 اے رب سچو دخل کر مجھ کو شست میں فبقول یا ابن آدم ما یصیرنی منک ابرجینک ان یعطیک الذین اوتوا مثلاً ما عفا قال فی
 ذلک استغفری عفا وانت رب العلمین فحقک ابن مسعود فقال اے کس لوں ہم احقک فقالوا اے انھوں نے احقک فقال ہلک
 فحقک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ہم فحقک یا رسول اللہ قال من حقک ذلک العلمین جلی قال استغفری عفا
 منی وانت رب العلمین فبقول انی لا استغفری منک ولکنی علما اشاء قدیر ذواہ مسلک و فی رواہ لک عن ابی
 سعید کھو کہ لا اللہ لعمینک فبقول یا ابن آدم ما یصیرنی منک ابرجینک ان یعطیک الذین اوتوا مثلاً ما عفا قال فی
 سل کذا و لکاحیہ اذا انقطع ربہ اے صاتی قال اللہ تعالیٰ ہولک و عسیر و امثالہ و قال ختم یدخل بیتہ فتد خل
 علیہ و جتاہ من الخور العوی فحقوا لان الحمد لله الذی اخیاک لکنا و اخیاک نالک قال فبقول ما
 اعطی احدکم مثل ما اعطیت پس فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ اسی بیٹے آدم کے کوئی خیر چھپا چھپا ہے میرا تجھے یعنی تیرے رسول
 و خواہش سے کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی ہو کہ یہ دونوں میں کبوتگہ بہشت میں مقدر مسافت دنیا کے اور مانند اسکے ساتھ اسکے
 کیگا وہ بندہ یعنی اندازہ نہایت خوشی کے ای پروردگار کیا ٹھہرا کرنا ہی تو مجھے یعنی کیا کیا ہی تو نے مجھ کو مل ٹھہریکا حال آنکہ تو رحیمین
 ہی پس شہسہ بن مسعود اور کہا کیا نہیں پوچھتے ہو تم مجھے کہ سبب سے ہنس میں پس پوچھا لو کون نے کہ کس سبب ہنسے تم پس کہا اسکو
 کہ اس طرح شہسہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحت ہے کہ کیوں ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنس میں سبب ہنسے پروردگار عالمین کے

اس وقت کہ کہا اس شخص نے کیا نفع اکرنا ہی تو مجھے حال آنکہ نور و دروگاہ عالمین ہی وضع داد اللہ تعالیٰ سے پہلے سے کمال رضی ہو تا بندہ سے ہی
اور نہ ہوتا آخرت کا ازراہ تعجب اور سرور کے تھا سبب دیکھنے کا کمال رحمت اللہ تعالیٰ کے اور طعن اسکے کے نہ بندہ گنہگار پر اور نہ سوچنے سے بیرون
آخرت کے اور خوشی کے ت پس فرما دیا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرنا ہوں مجھے اور جانتا ہوں کہ تو لائق اس عطا کے نہیں ہی دیکھ
میں دیتا ہوں جگہ وسیلے کے میں اس خیر رکھتا ہوں تا وہ ہون نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ابو سعید خدری سے ماخذ لکھا ہے
مگر تحقیق ابو سعید نے نہیں ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم یا میری سنگت آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہے اس روایت میں یہ اور یاد دلا دیا
اور سکھا دیا اللہ تعالیٰ اس بندے کو کہ گناہ اور ایسا کیا کہ جب تمام ہو جاوے گی آرزو میں اکی فرما دیا اللہ تعالیٰ جو کچھ آرزو کی تو نے
وہ ترے لیے ہی اور میں برابر اسکے فرمایا آخرت نے پھر داخل ہو گا وہ اپنے گھر میں کہ بہشت میں ہی پس وین گی اس پاس دو میبیاں اسکی
حور میں سے وضع جو جمع حور اکی ہی پہنچے حور سفید رو کے اور میں جمع عینا کی بنے کلاں چشم کے ت پس کہیں گی سب تعریف و صلوات اللہ
کہ پیدا کیا جگہ واسطے ہمارے اور پیدا کیا جگہ واسطے تیرے یعنی اس گھر میں کہ نہیں ہی موت اس میں فرمایا آخرت نے پس کیسا وہ بندہ یعنی تیرا خوشی
کہ نہیں ہی کیا کوئی مانند اس خیر کے کہ دیا گیا میں نے یہ کہ سبب مطلع ہونے اسکے کے غیر کے دینے پر وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُصِيبَنَّ أَحَدُكُمْ شَقٌّ مِنْ النَّارِ يَذْكُرُ بِصَلَاتِهِ مَا عَقِبَهُ ثُمَّ يَذْكُرُ مَا خَلَا مِنْهُ ثُمَّ يَفْضُلُ رَحْمَةً فَقَالَ لَيْسَ لِي حَقٌّ فِي ذَلِكَ وَلَا لِي حَقٌّ
اور روایت ہی اس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچے گی مسلمانوں کے گرد ہوں کو علامت اور اثر اگر وضع
سے کہ متغیر کرے گا انکو مومنوں کو سبب گناہوں کے کہ کیے تھے انہوں نے وہ گناہ واسطے مذاب گناہوں کے نہ ان میں پھر داخل کرے گا انکو اللہ تعالیٰ بہشت میں
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کے پس کہا جاوے گا ان لوگوں کو کہ نبی نقل کی یہ بخاری نے وضع سبب داخل ہونے انکے و فرخ میں اول بار اور یہ انکے
تحقیق و تفتیش کے لیے نہیں کہنے کے بلکہ وہی خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کے کہیں گے تا شکر نعمت کریں اور خوش حال اور سرور ہوں وَعَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ يَشْفَعُ لَهُمْ مُحَمَّدٌ فَيدخلون الجنة ويسقون العجوة فينبتون بها
فوفي يخرج قَوْمٌ مِنْهُمْ مِنْ النَّارِ يَشْفَعُ لَهُمْ يُسْقَوْنَ الْعَجْوَةَ فينبتون بها اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاوے گی ایک قوم آگ سے سبب شفاعت آخرت کے پس اگل ہووے گی بہشت میں اور نام بھی جاوے گی جنہی نقل کی یہ بخاری نے
اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ باہر نکالی جاوے گی ایک جماعت میری امت میں سے آگ و فرخ سے سبب شفاعت میری کے نام کہا جاوے گا انکے
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى أَعْمَلُ الْغُرَاهِلِ النَّارَ خَرُوجًا مَبْنُوعًا وَأَخْرَأَ أَهْلَ الْجَنَّةِ
حُجْرًا مَجْرُومًا مِنَ النَّارِ حَبْرًا يَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُحِيلُ إِلَيْهِ أَيْدِي مَا لَا يَقُولُ يَأْتِي فَجَدُّكَ
مَدَامِي يَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرًا مِثْلَ مَا كُنْتَ تَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَحُكُّ مِنِّي فَأَنْتَ لِلَّهِ فَلَقَدْ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوكَ وَحَقُّ بَدَتْ لَوَاجِلُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ مَنْفَقَ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں البتہ جانتا ہوں آخر و فریون کا ازروے لکھنے کے اس سے
اور آخر بہشتیوں کا ازروے داخل ہونے کے بہشت میں ایک شخص ہو گا کہ لکھے گا و فرخ سے گشتیوں چل کر پس فرما دیا اللہ تعالیٰ جا اور داخل ہو
بہشت میں پس آوے گا وہ بہشت میں یا قریب اسکے پس دلا جاوے گا اسکے خیال میں یعنی اللہ تعالیٰ باریں صورت دکھا دیا کہ بہشت بھری ہوئی
ہو گوئی سے اور زمین جگہ نہیں ہی پس کیسا وہ شخص ہی پر دروگاہ میرے پایا میں نے بہشت کو بھر دیا گوئی سے یعنی اور میرے لیے اس میں

کیے جاویں گے مسلمان ہر گز دفع سے پس منگے اور پل مہرا کے کہ در میان بہشت اور دوزخ کے ہر پس منگے لایا جاویگا وسطے بعض ان کے بعض سے حقوق کا کہ تھے در میان ان کے دنیا میں یہاں تک کہ جب پاک کیے جاویں گے لوٹ اعمال خیرہ اور اخلاق ذمیرہ سے اذن دیا جاویگا انکو بہشت کے داخل ہونیکا فتح اس معلوم ہوتا ہے کہ لانا مومنوں کا دوزخ میں ان کے پاک و صاف کیے لیے ہوگا تا پاک و صاف کر کے بہشت میں کہ مکان ان کے خلود کا ہی در لائیے نہ بطریق غضب و عداوت کے جیسے کہ دنیا میں بسبب مصیبتوں اور بیماریوں کے کفار و گناہوں کا کرتے ہیں معقول نے کہا ہے کہ بعض گناہین کہ بسبب مرض اور مصائب ان سے پاک ہونگے اور بعضوں سے بسبب شدت سکرات موت کے اور بعضوں سے بسبب عذاب قبر کے اور بعض گناہین کہ سوائے آگ و دوزخ کے ان سے پاک نہیں ہونے کی جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گہلانے کے صاف و پاک نہیں ہوتا پس ہم ہی اس بات پاک کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ ایک ان کا خوب پہچان والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت میں ہوگا فتح یہ اشارہ ہی طرف قوت نوریت دل اور ہدایت کے بعد از پاک و صاف ہونیکے گناہوں سے اور طرف اسکے کہ جب دنیا میں بسبب نور توفیق کے ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کے ہدایت پائی تو آخرت میں بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت میں ہو راہ پارینکے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أَمْرًا مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ لَوْ كَسَاهُ لَكَزَادَ إِشْفَاؤُكُمْ كَمَا يَدْخُلُ النَّارُ أَحَدًا إِلَّا أَرَى مَقْعَدًا كَبِيرَ الْجَنَّةِ لَوْ تَكُنْ عَلَيْكَ حَسْرَةٌ لَوَافَةُ الْجَنَّةِ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت میں مگر کہ دکھائی جاویگی اسکو جگہ بیٹھے اسکے کی آگ سے کہ اگر بری کرتا جگہ اسکی وہ ہوتی اور یہ دکھانا جگہ کا دوزخ میں اسیلے ہوگا کہ تا زیادہ کریں شکر اور بہت پادین ثواب ہکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ میں کوئی مگر کہ دکھائی جاویگی جگہ بیٹھے اسکے کی بہشت سے کہ اگر نیک کرتا جگہ اسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکھانا اسیر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ كَأَهْلِ النَّارِ إِلَى النَّارِ حَتَّى يَأْتُوا مَوْتَهُمْ حَتَّى يَكُنَ الْجَنَّةُ النَّارُ كَمَا يَكُنُ النَّارُ مِثْلًا وَأَهْلُ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَأْتِي النَّارَ كَمَوْتٍ وَيَكُونُ أَهْلُ الْجَنَّةِ كَأَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَأْتِيَ خُرُوجَهُمْ مِثْلَ خُرُوجِهِمْ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاویں گے بہشتی بہشت میں اور جاویں گے دوزخی دوزخ میں لائی جاویگی موت اور نہین رستوں میں آیا ہو کہ لائی جاویگی موت بصورت و نسب کے یہاں تک کہ رکھی جاویگی در میان بہشت و دوزخ کے پھر ذبح کیجاویگی پھر پکار لیا پکارنیوالا ہی مشیتوں نہین ہی بعد اسکے موت لینے بھی بلکہ خلود وہی بلا موت و راسی و ذخیوں نہین ہی بعد اسکے موت پس زیادہ کر کے بہشتی خوشی کہ طرف خوشی اپنی کے کہتے تھے اور زیادہ کر کے دوزخی غم کو طرغ غم اپنے کے کہ کہتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **الْفَصْلُ الثَّانِي فِي مَعْرِفَةِ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَمَنْ يَدْخُلُ النَّارَ** فصل دوم در معرفت آنکه کیونکہ اللہ علیہ وسلم **قَالَ حُذْرِي مَنْ مَعَدَّ لِلْعَمَلِ الْبَلَاءَ مَلَأَهُ الشَّكُّ بَيِّنَاتٍ مِنَ اللَّهِ وَلَحُلِّ مِنَ الْعَسَلِ وَالْكَوْبَةِ عَدَدُ حَمَلٍ مِنْ شَرِّ شَيْءٍ شَرِّهُ شَرُّهُ لَمْ يَطْمَأَنَّ بِعَدِّهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ دُودُ أَفْقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ دُودُ النَّاسِ بَيِّنَاتٍ مِنَ اللَّهِ لَا يَنْفَعُهُمْ الْمُنْعَادُ وَلَا يَنْفَعُهُمُ السُّدُ دُودُ أَحْمَلُ التَّوْبِ مِثْلُ دُودِ الْبَلَاءِ وَقَالَ التَّوْبِ مِثْلُ هَذَا لَحْشَرِكُ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مسافت حوض میرے کی مقدار مسافت کے صحن عمان بلقاہ کے عجدن عین اور ول کے زبر سے نام ایک شہر کا ہے عین کے شہر و عین سے قریب دریائے ہند کے اور عمان ساتھ پیش عین حملہ اور شہر عین کا ہوا بلقاہ زبر و اور جزم لام اور قاف مدودہ شہر ہی شام میں اور عمان موضح ہی عین اور موضح ہی عین کہ مقدار و مسافت میرے حوض کی عقاباں تہی ہے کہ جتنی مسافت ان دونوں جگہوں میں ہی دنیا میں اور حوض کی مقدار میں جو چیزیں مختلف آئی ہیں کہ کسی میں ہی مابین علیہ اور صفا کے کہ کسی میں مابین عین و تہی آئی ہے

و غیر ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول و عرض کی ہی تین تین قدر بعینہ پس یہی حدیث ہر مقام میں موافق مجملہ سامع کے ت پانی
اسکا دودھ سے زیادہ سفید ہی اور شیریں زیادہ ہی تھا۔ سہ اور بخور کے ایک بقدر گنتی ستاروں آسمان کے جو کوئی سپیکا اس میں سے کبیا پر یا سائین
ہو نیکا بعد اسکے کبھی پہلے لوگ کہ اور تین کے اسپر پانی پینے کے لئے فقرا و مساکین ہونگے **فصل** یعنی بسبب پاس ظاہری اور باطنی نبی کے جسے کفر مابا
ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم فی الدنیا شعبہ کم فی الآزہ اور ہی قیاس پر بہت پسند کیا اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ اور فرمایا ربنا اسلمتہ فی الایام الخ
اور مرد و ہاجرین سے وہ میں کہ جنہوں نے ہجرت کی مکہ سے طرف مدینہ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر دار ان کے ہیں اور انہیں کج حکم میں ہیں
لوگ کہ ہجرت کر کے اپنے وطن اصلی سے گئے مکہ یا مدینہ زاد اللہ شرفا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گناہی کو ثمرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنے مال
وجاہ کے اور مشغول ہوئے علم و عمل میں رضائی ہوئی کے لئے ت ایسی فقرا و ہاجرین کہ پرانندہ میں بال ہر کے اور سیلے میں کپڑے ایسے ہیں کہ نہیں
نکاح کیے جاتے عورتوں نعمت و ایوان سے بے اگر خواست گاری کریں ایسی عورتوں سے مقبول نہوں اور نہیں کھوئے جاتے ان کے لئے دروازہ نقل کی
یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کما ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہو **فصل** یعنی اگر کھڑے ہوں بالفرض و التقیر دنیا دار کے دروازے پر طلب
اذن کریں تو نہ کھولا جاوے ان کے لئے دروازہ یہ کنا یہ ہی نہ التفات کرنے سے طرف ان کے ضیافت اور انواع دعوات میں **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ**
قَالَ لَمَّا مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلْنَا مِنْهُ لَا فَقَالَ مَا أَتَى خَزَنَةً مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جَنْبٍ وَجِئْتُ بِهِ عَلَى الْحَوْضِ فَنَزَلَ
لَمْ يَكُنْ يَكُونُ مِثْلَ قَالَ سُبْحَانَهُ أَوْ كُنَّ مِائَةِ دَرَاهِمَ أَوْ كُنَّ مِائَةِ دَرَاهِمَ أَوْ كُنَّ مِائَةِ دَرَاهِمَ أَوْ كُنَّ مِائَةِ دَرَاهِمَ أَوْ كُنَّ مِائَةِ دَرَاهِمَ
و سلم کے پیچھے سفر میں پس اور سے ہم ایک منزل میں پس یا آنحضرت نے اپنے صحابہ حاضرین کے نہیں ہو تم ایک جزو لاکھ جزو غنیج سے نسبت ان لوگوں کے
کہ او نیگے میرے پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہنے تھم اس دن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ح
مرا د اس سے تحدید اور تین نہیں ہی بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ براتب غیر محصورہ زیادہ ایسے ہوں اسلئے کظاہر یہ کہ مراد
عام امت ہوگی مگر کہ خصوص ہو ساتھ بعضوں کے ان میں سے و اسلم **وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ بَشَرٍ حَظًّا**
وَأَنَّهُمْ لَيَتَبَايَعُونَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَاوَدَّ وَأَوَّلَى لَا زَجُوا أَنْ الْكُفْرَ هُمْ وَاوَدَّ وَاوَدَّ الْتَوْبَةَ مِلَّةً وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی سترہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض نہیں یعنی پیوے گی امت اسکی ایک حوض سے تحقیق
انبیاء و فرشتے آپس میں کہ کو نہ سنا انہیں سے بہت زیادہ ہی از روئے امت کے کہ وارد ہوں گے حوض پر اور تحقیق میں البتہ لیدر کہتا ہوں کہ ہونگا میں
اکثر انکا از روئے انیوالون کے میرے حوض پہنچے اپنے امت میری زیادہ ہوگی اور انبیاء کی امت سے اور یہ تین ہی اور لفظ ابو کہ تفسیر میں
شک و تردد کو ہی بسبب توضع کے کہات نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہو **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا قَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي أَطْلُبُكَ قَالَ أَطْلُبُنِي قُلْتُ لِمَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصُّلْبِ قُلْتُ
فَأَمَّا لَقْتُ عَلَى الصُّلْبِ قَالَ نَاطِلُنِي عِنْدَ الْبُرْجَانِ قُلْتُ فَإِن لَمْ أَفُكَّ عِنْدَ الْبُرْجَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أَضِلُّ هَذِهِ
الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ رَفَاةُ التَّوْبَةِ مِلَّةً وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی اس سے کہ کہا ابو جہا میں نے پیچھے خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مذہب کی میں آپ سے یہ کہ شفاعت کریں میری روز قیامت کے یعنی شفاعت خاص اس امت میں سے نہ شفاعت عام پس فرمایا آنحضرت
نے کہ میں کہنیوالا ہوں شفاعت کہا میں کہ یا رسول اللہ پس کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو اور کہاں پاؤں آپ کو فرمایا کہ ڈھونڈنا مجھ کو اول
زمانہ ڈھونڈنے میرے میں بل مراد پر کہا میں نے پس اگر پناؤ میں آپ کو بل مراد پر تو کہاں ڈھونڈوں آپ کو فرمایا پس اگر وہاں نہ پاؤ تو

تو وہو نہنا مجھوتر دیک نیرن کے کما میں نے سپر لک پناؤں پیکو نر دیک نیرن کے تو کما ان وہو نہو ان آپکو فرمایا پس جو فرمایا مجھوتر دیک جو فرمایا کسپر
تحقیق میں نہیں چھوڑنا ان میں جگہ کو فح ع لیسے کبھی یہاں ہوں اور کبھی وہاں جو کجا بار و شفاعت انکی ان جگہوں میں ہوگی میں انکی کا
پر دانی میں مشغول ہوں گا اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث میں اور حضرت عائشہ کی حدیث میں کہ باب الحساب کی دوسری فصل میں گذری
کہ جب حضرت عائشہ نے حضرت سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرتے اپنے اہل و عیال کو روز قیامت کے فرمایا ان میں جگہوں کو کسی کو یا نہیں کرتے کیا
اے کما یہ ہو کہ پہلی حدیث محمول ہے عائشہ پر کہ نہیں کرتے حضرت کہ کبھی عائشہ میں ان جگہوں میں در دوسری بیٹ لیسے ہی محمول ہے انپر کہ جو حاضر ہوں گے حضرت کی
امت میں سے کہ انکی شفاعت کریں گے اور طبعی نے یہ جواب لکھا ہے کہ حضرت عائشہ کو جواب مذکور اسلئے دیا کہ وہ زوجہ پاک انکی تھیں ایسا نہ کہ تیکہ اور
اقتما و شفاعت پر کہ تھیں اور عمل اور جہد و جہد سے باز رہیں جیسے کہ اپنے اہلیت کہ قرعہ یوں فرماتے تھے کہ میں مالک نہیں ہوں تمہارا کسی
خیر کا عمل کرو اور تکیہ پھر کر و اور اس سے اسطرح فرمایا تا ما امید نہوں اور حقیقت میں شدت اور محبت اسدن کی کہ نہایت سخت ہی اور درجہ شفاعت
حضرت کے لئے ثابت اور دونوں حق ہیں اور ہر جواب میں مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی تھی نقل کی یہ ترمذی نے اور کما کہ حدیث غریب ہی
وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْلِكُ لَكُمْ مَا الْمَقَامُ الْهَاضِمُ قَالَ ذَلِكُمْ يَكُونُ لِلَّهِ تَعَالَى
عَلَى كَدِّ سَبِيحَةٍ فَيَأْخُذُهَا الرَّجُلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَعَالِيْعِهِمْ وَهُوَ كَسَعَهُ مَا يَكُونُ الشَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَيَجَاءُ بِكُلِّ حَقٍّ عَرَفَهُ مِنْ
يَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يَكُونُ بَارِئِهِمْ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَلَسُو لِي خَلِيلًا فَيُخَالِفُ لِي بِرِيفَتَيْنِ كَيْفَ يَضَا وَيَتَوَلَّى بِرِيفَتَيْنِ لِي بِرِيفَتَيْنِ لِي بِرِيفَتَيْنِ لِي بِرِيفَتَيْنِ
يَخَالِفُ اللَّهُ مَقَامًا يَنْبَغِي لَكَ وَلَوْ كُنَّا الْكَافِرُونَ لَوَاهُ الدَّارِ حَقٌّ اور روایت ہے ابن مسعود سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کما کہ کما کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اسکی کہ حق تعالیٰ نے جسکے دینے کا وعدہ فرمایا ہے آپسے اس آیت میں عیسیٰ ان جیکے یک مقام محمود
فرمایا حضرت نے یہ دن کہ پھر پھر لوگ اس میں مقلم محمد وین وہ دن ہی کہ نازل فرما دیکھا اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر پس آوار کریگی کرسی جیسے کہ آوار کرتا ہی زمین
نیا چکر کا تنگی اپنی سے اور فرخی کسی کی مانند فرخی در میان آسمان اور زمین کے فح اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں ہیں سات آسمان اور سات زمین
بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کے جنگل میں اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اس جنگل کے ہی اس حلقہ پر پس اس حدیث میں جو فرخی کر کا
کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تشریح عظمت کرسی کی ہی بحسب مقام عرش کے نہ تخریر اور تعین جسکے مقدار کی ہی جیسے کہ جنت فرخی میں واقع ہوا ہی عرشا اللہ تعالیٰ
والارض اور مقصود دیہان بیان کرنا کرسی کی فرخی کا اور دفع کرنا تو ہم تنگی اسکی کا ہی کہ مشابہت دینے اسکے سے ساتو زمین کے اور آوار کرنے
اسکے سے سبب تنگی کے پیدا ہوا تھا اور یہ حدیث قبیلہ تشابہات سے ہی اور غلامہ معنی بیان کرنا عظمت و کبریا ہی الہی کا اور ظہور بادشاہت
اور حکم اسکے کا ہی اور معنی مفردات کلام کے یہاں ملحوظ نہیں اور کرسی ماخوذ ہے کرسی بادشاہ سے کہ سپر ٹیچے اور حکم رانی کرے یا کرسی عالم سے کہ سپر
افادہ اور افادہ علوم و معارف کا کرے ت اور لایا جاوے گا تنگے پاؤں تنگے بدن بے حقہ پس ہوگا اول ان مقصود کا کہ لباس پہنانے جائیگے
ابرتیم فرما دیکھا اللہ تعالیٰ نے لاکھ کو کہ پہناؤ میرے دوست کو پس لائی جائیگی دو چادرین نرم تان کی پشت کی چادر وین میں پھر پہنایا جاوے گا میں مجھے برتیم
کے فح ع سبب حضرت ابراہیم کے پہلے لباس پہنایا کہ باب ہشتم کی پہلی فصل میں بیان ہو چکا اور معلوم ہوا کہ یہ دلالت سپر نہیں کرتا کہ ابراہیم افضل
ہیں حضرت سے بلکہ تقدیم اور تعظیم انکی سبب باب ہونے حضرت کے ہوگی یا کہ افضل خونی ہی اور فضل خونی منافی فضل کلی کی نہیں اور فضل کلی
کہ فرمایا تم اتوم عن میں انشاء الخ اور جو کما گیا ہے کہ حضرت لباس پہنے اٹھیں گے ظاہر میں یہ منافات رکھتا ہے حضرت کے قول سے کہ فرمایا پھر
پہنایا جاوے گا میں مجھے ابراہیم کے مگر یہ کہ کما جادے کہ حضرت لباس میں اٹھیں اور باوجود اسکے انبیا صلوات اللہ علیہم کے ساتو ہی لباس پہن

دیکھتے جا دیں دوبارہ بسبب کمال شرف کے بت پر کھڑے ہو گئے تین دین طرف اشارہ کیا کہ کھڑے ہونا کہ شکر لیا جائے پھر اگلے پچاس آرا ہا جاو کہ
کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے جواب یہ دیا جاوگا کہ ولایت کرنا ہی جواب پر قول حضرت کا پھر کھڑے ہو گئے تین دین طرف اشارہ کیا کہ کھڑے ہونا کہ شکر لیا جائے پھر اگلے پچاس آرا ہا جاو کہ
ارل وہ وقت کہ ہوگا اسیں مقام محمود اور بیان کیا اس کے ہولو کا کہ نفسوں میں بڑی معلوم ہو پھر اشارہ کیا طرف جواب کے ساتھ قول ہے کہ تم قوم میں امن
اور صہل جواب یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہے کہ کھڑے ہو گئے تین دین طرف اشارہ کیا کہ کھڑے ہونا کہ شکر لیا جائے پھر اگلے پچاس آرا ہا جاو کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حسی کہ انبیاء اور رسولوں اور تمام مقربین صلی اللہ علیہ وسلم پر **وَعَنِ الْمَغِیوۃِ بَنِی شُعْبَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِیۡنَ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ عَلَی الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہَذَا حَدِیثٌ غَرِیۡبٌ
اور روایت یہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ علامت مؤمنین کی دن قیامت کے بل صراط پر وقت گزرنیکے اس سے یہ کلمہ ہوگا
ای رب میرے سلامت رکھو سلامت رکھو رح ناموس میں ہی کہ تماشین کے زیر سے علامت جنگن میں اور سفر میں اور یہ کلمہ علامت مسلمانی
ہو کہ اس سے پہچانے جائیگے اور ہرگز متناہت اور اقتدار پیغمبر دن اپنے کے ہسکو کہیں گے اور ظاہر تر یہ ہو کہ یہ کلمہ شمار مؤمنین کا ملین کا ہوگا کہ وہ
علماء عالمین اور شہداء اور صالحین میں کہ جنگ و مرتبہ شفاعت ہی باتبارع انبیاء اور رسولوں کے اور روایت کیا ابن مردویہ نے حضرت عائشہ سے بطریق
مرفوع کے کہ شمار مؤمنین کا اس دن کہ اٹھائے جائیں گے انہی قبروں سے لا الہ الا اللہ و علی اللہ فلیقول المؤمنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی عائشہ
سے کہ شمار مؤمنین کا روز قیامت کے قیامت کی انہی قبروں میں یہ ہوگا لا الہ الا اللہ ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنِ**
اَنَسِ بْنِ النَّبَیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِیْ لَکَھِ الْکِبَارِیِّ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَابُو دَاوُدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَہَ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی ابنس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت
ہی گناہ کبیرہ کہ نبیوں کے لیے میری امت میں سے رح یعنی شفاعت میری ہیج عفو کرے کہ بار سے خالص ہی امت کے لیے ہوگی نہ او متہو کے
لئے اور کہنا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہے کہ واسطہ نجات اور خلاصی کے ہوگی عذاب اور واسطہ رفت درجات کے اور زیادتی کرامات کی ثابت ہے واسطہ
اولیا اور افتیا اور صلی کے بھی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے شفاعت اس لیے سے یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن له الرحمن فیہی لہ تولا اور
حدیثین اس قدر آئی ہیں اس میں کہ سب ملکر حد تو ترک ہو چھین ہیں اجماع ہی سلف صالح کا اور ان کے بعد اہل سنت کا سپر اور دیگر میں شفاعت کے خواج
اور بعض معتزلہ اور شفاعت بائع قسم پر ہی ایک تو خاص ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ یہ ہے کہ حجت دیکھ حضرت کو کو نکو تو فکیر ہو گئے
اور دوسرے ہو گئے بیچ و خل کرنے ایک تو کہ جنت میں بغیر حساب کے اور یہ بھی وارو ہوئی ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور قسیرے شفاعت
اس تو کہ لیے ہوگی کہ واثق ہونگے ووزخ کے پس شفاعت کرینگے ان کے حق میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ اللہ تعالیٰ چاہیگا اور چوتھے ان کے حق میں
کہ داخل ہونگے آگ میں کہ گناہ نہ دیکھ پس حدیثین آئی ہیں ان کے گناہ میں بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرشتوں کے اور بھائی مسلمان
کے پھر نکالے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ کہا ہوگا اسے لا الہ الا اللہ اور پانچویں شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کے بہشت میں اہل بہشت کے لیے
روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے جابر سے **وَعَنِ عَوَفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی**
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَاۡیْ اَبِیۡ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ خَفَوٰی بَیۡنَ اَنْ یَّدْخُلَ بَصْفُ اُمَّتِیۡ الْجَنَّةَ وَبَیۡنَ الشَّفَاعَۃِ فَاخْتَرْتُ
الشَّفَاعَۃَ وَھِیْ اَبِیۡ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ فَبَشَّرَہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہَ اور روایت ہی عوف بن مالک کے سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مختار کیا مجھ کو میں کہ داخل ہوا ہی امت میری بہشت میں اور درمیان شفاعت کے یعنی سب کے لیے پس مختار کیا

اور کثرت اسکے کیا ہی پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ کچھ کمائے کہ جو کچھ ابو بکر نے کہا قبیلہ تمنا جلی اور ملکیت
دنیا زندگی سے ہی اور قول عمر کا قبیلہ رضا اور تسلیم سے اور آنحضرت نے جو اول جواب دیا ابو بکر کو ساتھ اس خیر کے کہ عمر نے کہا اور دوبار تصدیق
عمر کی کی سو ایسے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی ملے تو جوہر میں اور کلام عمر کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اس سے پس تلک دونوں کا ایک ہی گ
فانہم نقل کی یہ نبوی نے شرح مستہ من **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفُ أَهْلَ النَّارِ
قِيمًا بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَأْتِيَنِي أَمَّا تَعْرِفُنِي أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرَبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا
الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءًا فَتَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ سَوَادًا بَنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اسی اس کا فرمایا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے صف باندہ کر کھڑے کیے جاؤ گے یا صف باندہ کر کھڑے ہو گے دونوں ہی گنگار اور بدکار مومن راہ میں ہشتیوں کے بیٹے علماء راخیار
اور صلحا ابراہیم کے سب سے مسکین و سائلین کے اغنیاء کی راہ میں اس وار دنیا میں پس گزریگا اپنے ایک شخص ہشتیوں میں پس کیسا ایک شخص و دوزخ میں سے
اس ہشتی کو ای فلا نے بیٹے نام لیکر اٹکا کیا نہیں پچا تھا ہی تو جگو میں وہ ہوں کہ پلا یا تھا میں نے جگو ایک بار پانی اور کر گیا بعض اٹکا بیٹے دوزخ لگا
کہ میں وہ شخص ہوں کہ دیا تھا میں نے جگو پانی وضو کا پس شفاعت کر گیا وہ ہشتی اس و دوزخ کی پس داخل کر گیا اسکو ہشت میں ف
بیٹے سب ہو گا اسکے دخول کا اور اس معلوم ہوا کہ فاسق و گنگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقویٰ کی دنیا میں کرے تو نتیجہ اسکا پاؤں گیار
انکی امداد و شفاعت سے ہشت میں جاؤ گے کہ مظلوم نے کہ ہمیں رغبت دلائی احسان کرنے پر سب انہوں نے خصوصاً صلحا اور انکی ہمیشگی کرنے پر اور
محبت پر کہ انکی صحبت بڑھتی ہی دنیا میں اور نور ہی عقیقی میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعنه** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مَاتَا دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لَا يَشِيْ اِشْتَدَّ
صِيَاحُهُمَا فَلَا تَعْلَمَانِ ذَلِكَ لِتَوَحُّمَتَانَا فَإِنَّ رَحْمَتِي لَكُمْ أَنْ تَطْلِقَا فَمَتْلِقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَمَتْلِقِيَا أَحَدُهُمَا
نَفْسَهُ فَيَجْعَلِيَا اللَّهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخِرُ فَلْيَمْلِكْ نَفْسَهُ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى مَا مَنَعَكَ أَنْ تَلْقَى
نَفْسَكَ كَمَا أَلْفَى صَاحِبَكَ يَقُولُ رَبِّ إِلَيَّ لَا رَجُوتَ لِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا يَقُولُ
لَهُ الرَّبُّ لَكَ سَجَاؤُكَ فَيُدْخِلُ خِلَافَ جَمِيعِ الْجَنَّةِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ سَوَادًا السَّوْمِيْدِي
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق وہ شخص جس شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ دنیا میں
ہو گا چلا نا انکا بیٹہ رند اور جوع فرخ اور فریاد کرنا انکا پس فرما دیا کہ پورے دوزخ کے فرشتوں نے کہ انکو انکو پس فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جسے کہ
کس سبب سخت ہو چلا نا تھا انکے کہ کیا ہمتیہ بیٹے چلا نا کہ جرم کرے تو ہم پر بیٹے ایسے کہ تو دہشت رکھتا ہی اسکو کہ انکا کہ جسے فرما دیا کہ اللہ
پس تحقیق رحمت میری تمہارے لیے یہ ہی کہ جاؤ پس والو اپنے تین اس جگہ کہ تم آگ میں ف باع اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ میں نہ پڑے گا
کیا رحمت پر جواب یہ کہ یہ قبیلہ عمل کرے سبب ہی سبب پر اور تحقیق اسکی یہ ہی کہ چونکہ تصور کیا تھا انہوں نے دنیا میں امدادی کی فرمان برداری کرنے
میں مل گئے جاؤ گے وہاں اسکا کہ فرمان برداری کریں ہمیں کہ اپنے تین آگ میں ڈالیں وسط آگاہ کرنے اسکا کہ رحمت الہی شرب ہی سکی زبان برداری
پر ت پس ڈالیا کہ ایک انکا اپنے تین آگ میں بیٹے سبب پچا راہ بندگی اور طلب رضا کے مولیٰ کے پس کر گیا آگ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہند اور سکتا
شرح جیسے حضرت ابراہیم پکی اس معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت میں طریقہ رضا اور تسلیم کا چلے تو اللہ تعالیٰ اس بلا کو سہرا سان دے گا
کہ دنیا ہی تلام اسکا اسکو نہ پونچے اور کھڑا ہو گا دوسرا پس نہیں ڈالیا کہ اپنے تین بیٹے آگ میں بیٹا ہو جگر و نیاز اپنی کے اکید و لطف و رحمت باری ہٹا

نہیں کیا اسکو پروردگار تاکہ کس چیز سے منع کیا جکودان تیرے سے اپنے تین آگ میں جیسے کہ ڈالا یا تیرے نے پس کہیگا وہ شخص اس پر میرے تحقیق
 میں البتہ اسے کتھا ہوں کہ پھر بھیجے گا تو جکودان میں بعد از نکال کے جکودان سے پس فرما دیکھا اللہ تبارک و تعالیٰ سے لیے ہی جو کچھ کہ امید رکھی تو نہ ف
 ح آئین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولیٰ سے مفید و موثر ہی چکر م اور عطا اللہ تبارک و تعالیٰ اگرچہ بسبب بخیر و نواتوانی اپنی کے دائرہ اطاعت و فرمان
 برداری سے باہر نکلتے ہیں اصل کیجے جائیگے وہ دونوں شخص کھٹے بہشت میں بسبب رحمت خدا تعالیٰ کے نقل کی یہ ترمذی نے **عن**
 ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَدَ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الْبَرِّ
 ثُمَّ كَالِإِبْرَاهِيمَ ثُمَّ كَحَضِرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالْوَالِئِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَشَيْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
 اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہونگے لوگ آگ پر اپنے بسبب کر نیکی بل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا
 ہی آگ پر حاضر ہونگے اور دیکھیں گے اسکو پھر پھر نیکی سے یعنی نجات پائیگی اور خلاص ہوں گے اس سے بسبب اعمال اپنے کے اور پھر اندازہ اس کے کہ پس
 اول در فضل آگے گزریں گے مانند چلنے والی کے پھر مانند چلنے والے کے پھر مانند دوڑنے والے کے پھر مانند سوار کے اپنے اونٹ پر پھر مانند دوڑنے والے کے
 پھر مانند چلنے والے کے پایادہ موافق عادت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **الفصل الثالث في فضل تيرى عن**
 عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَكْمَلُ حَوْضِي مَا بَيْنَ جَنَّتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَوْبَاءِ وَادَّ سُرَجٍ
 قَالَ بَعْضُ الرِّوَاةِ هُمَا قَرْنَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي بَرْدَانِيَةٍ فِيهِ أَبَارِيقُ كَبُجُومِ السَّمَاءِ
 مَعِ رَدَاةٍ فَتَنَزَّلُ مِنْهُمُ بَطْنُ مَعْبَدٍ هَابِدٌ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے
 تمہارے اپنے دن قیامت کے حوض ہی میل مسافت درمیان دونوں فوان اس کے مانند اس مسافت کے کہ درمیان جربا اور اذرج
 کے ہی کہا بعضے راویوں نے کہ جربا اور اذرج دو پستیان ہیں شام میں کہ درمیان ان دونوں کے مسافت تین دن کی ہوٹ ع کہا
 صاحب قاموس نے کہ جربا ہستی ہی اذرج کے برابر ہیں اور غلطی کی ہے جسے کہا کہ ان دونوں میں تین دن کی مسافت ہی اور وہ کسی راوی سے ہوا ہے کہ
 اسے زیادتی ہو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اسکو و اطیبی نے کہ وہ یہ ہیں مابین ناصیتی حوضی کہا بین المدینہ و جربا و اذرج ست اور ایک روایت
 میں یہ زیادتی بھی آئی ہے کہ رکھے ہوئے اس کے کنار و غنیمت انجور سے مانند ستاروں آسمان کے یعنی کثرت اور چمک میں جو کوئی آویگا اسپر اور پویگا
 پانی اس میں سے پیاسا نہیں ہو نہ کیا بعد اس پینے کے کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حَذِيفَةَ دَابِّيَ هُرْبَةً قَالَا قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلنَّاسِ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تَنْزِلَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ أَدَمَ
 فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ آخَرُ جَلَمَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ ابْنِكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ
 إِذْ هَبُوا إِلَى بَنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ رَبِّكَ وَرَبُّكَ
 اعْمَدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكَلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِذْ هَبُوا إِلَى عِيسَى
 اللَّهُ دَرُجَةً فَيَقُولُ عِيسَى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُ فَيُرَدُّنَ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحْمَةُ
 فَتَقُومُ مَن جَنَّتِي الصِّرَاطُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوْلَاكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ يَا بِي أَنْتَ وَارِثِي شَيْءٌ كَمَرِ الْبَرِّ
 قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرِّ كَيْفَ يَمُرُّ بِمَرٍّ وَبَرٍّ فِي طَرَفِهِ عَيْنٌ ثُمَّ كَمَرِ الْبَرِّ ثُمَّ كَمَرِ الطَّيْرِ وَشِدِّ الرِّجَالِ ثُمَّ يَمُرُّ
 بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيلُهُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْمَلَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ وَحَتَّى يَجْزِيَ الرَّجُلُ

فَلَا يَسْتَعِظُمُ السَّيْرُ الْكَثْرَ خُفَا قَالَ وَفِي حَاقِنِي الصِّرَاطُ كَلَّا لِيُبْ مَعْلَقَةٌ كَمَا مَرَّ بِهَا تَاخُذُ مِنْ أَمْرِتُ بِهِ فَمَعْنَى ذَلِكَ مَسَاجِدُ
وَمَكَدُ وَشَقِي فِي التَّكَاثُرِ الَّذِي نَفْسِي فِي هَرَجَةٍ بَيْنَ أَتَقَرَّ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا صِرَاطًا مَسْلُومًا
اور روایت ہے خلیفہ اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھا لیا کہ اللہ کا بکرت والا اور بلند قدر کو کو لکھنے غنیمت
پس کھڑے ہوئے مسلمان یہاں تک کہ قریب کیا دیگی واسطے انکے بہشت و شمع جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور انجنتہ اُرْلَفَتْ طَلْعُ مَا أَهْرَتْ ت
پس آویگے مومن یعنی جیسے مومن خواص ہر امت سے آدم کے پاس پس کہیں گے اسی باپ ہمارے کھو لو ہمارے لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہو دین ہم آئین پس
کہیں گے آدم کے نہیں لگا لاکھ بہشت سے مگر ہمارے باپ کی خطائے نہیں ہوں میں لائق اس کار کے جاؤم طرف میں میرے ابراہیم کے کہ خلیل اللہ ہے یعنی
افضل رسولوں کے سے ہی اور جب خاتم الانبیاء ہی اس سے حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نے پس کہیں گے ابراہیم کہ نہیں میں لائق اس کام کے نہیں تھا
میں خلیل گر پر ہی اسکی پر ہی اسکی یعنی پہلے اسدن کے قصد کہ طرف موسیٰ کے کلام کیا اس سے خدا تعالیٰ نے کلام کرنا فتح کہا صاحب تحریر نے کہ یہ وار ہوا
ہی طریق توضح کے کہ میں لائق اس درجہ بلند کے نہیں ہوں اور نہ ہی میں کہ میں جو بزرگیان دیا گیا ہوں بواسطہ جبریل کے دیا گیا ہوں ولیکن تم
موسیٰ کے پاس جاؤ کہ انکو کلام بلا واسطہ حاصل ہو اسی اور لفظ اور امکر اسلئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کے کمال
ہوئی ہو انکو رویت بھی پس گویا کہ کما کہ میں پیچھے اس موسیٰ کے ہوں کہ جو پیچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں ت پس آویگے موسیٰ علیہ السلام کے
پاس کہیں گے وہ کہ نہیں میں لائق اسکے جاؤم طرف عیسیٰ کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اسکی ہیں پس کہیں گے عیسیٰ کہ نہیں میں لائق اس کار کے پیچھے
اسوقت منحصر ہو گا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آویگے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتح کہ نہایت مقام قرب
وعزت انکو حاصل ہو درگاہ رب العالمین میں اور شہور اور ممتاز ہیں درمیان انبیاء اور رسولوں کے اور اسلئے نہ کہا کہ آویگے میرے پاس اور
ذکر کیا اسم شریف اپنا سبب اسکے کہ نہیں میں منی حمد کے اور شہر کی کھڑے ہونے پر مقام محمود میں کہ مقام شفاعت ہی جیسے کہ فرمایا ت پس
ہو گئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف عرش جرن کے اور اذن چاہیں گے شفاعت کا بیچ نوع انسان کے واسطہ راحت دینے کے سختی موقف سے
پس اذن دیا جاو لگا انکو یعنی پس سجدہ کرینگے آپ جیسے کہ اُرپر گذر اور بھیجا جاگی امانت اور نانا یعنی یہ صورت میں کر آویگے پس کھڑی گئی
امانت اور نانا دونوں طرف پل عراط کے دائیں اور بائیں یعنی واسطے طلب حق اور انصاف کے پس گزریگی جماعت کے اول و فضل ہم تم میں
سے مانند جلی کے یعنی جلدی چلنے میں کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا میں نے آنحضرت سے کہ نہ اسجو پیترمان باپ میرے کون سی پیتر ہی اور کیوکر ہو گا مانند
گذرنے جلی کے فرمایا کہ کیا نہیں دیکھتے تم طرف جلی کے کیوکر گذر جاتی ہی اور پھرتی ہی آنکھ چمکتے ہیں فتح ع ظاہر یہ ہی کہ مراد ان سے انبیاء ہیں
اور احتمال یہ بھی ہو کہ مراد ان سے اصفیاء یعنی اولیاء اس امت کے ہوں ت پھر گزریگی مانند گذرنے ہوا کے پھر گزریگی مانند گذرنے پرندوں کے اور
دوڑنے مردوں کے یا پیادوں کے جاری کرے گی انکو صفائی اور نورانیت اور ثروت و اعمال انکے کی اور پیتر ہمارے کھڑے ہوں گے پل واسطہ
پرکتے ہو گئے اسی ب میرے اور سلام یہاں تک کہ عاجز ہوں گے عمل بندوں کے یعنی سست ہوگی قوت انکے علون کی اور رکھتے ہو گئے
ویسے اعمال کہ سبب انکے قوت سے گزریں یہاں تک کہ آویگا ایک شخص بن چل سکیگا اور نہ گزریگی کابل صراط سے گزشتا ہو اس پر چل
مانند لکون کے فرمایا آنحضرت نے اور دونوں طرف صراط کے انکو بے ہون گے لٹکانے کے حکم کے گئے یعنی درگاہ الہی سے پڑینگے اس شخص کو کہ
حکم کے گئے ساتھ چمکے پس بجھے انکے زخمی ہو کر نجات پاویگے یعنی آگ میں پڑنے سے اور بعضے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈالے جاویگے
تم ہی اس ذات کی کہ جان ابو ہریرہ کی انکے ہاتھ میں ہی کہ تحقیق گمراہ دوزخ کا البتہ شر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَانَتْهُمْ التَّعْلِيمُ يُوقِنُ مَا الشَّعَارِ يُرِيدُ
قَالَ لَهُ الشَّعَارِ يُوقِنُ عَلَيْهِ وَرَوَاتِ هِيَ جَابِرٌ سَ كَمَا فَرَّيَا رَسُولَ خَدَا صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے کھلے آگ دو رخ سے ایک قوم سبب
شفاعت کے گویا کہ وہ نثاریر میں کہا ہے کہ کیا ہی نثاریر فرمایا وہ آ رہے ہیں و متناہست دی گئی آ رہے کے ساتھ ایسے کہ وہ جلدی ہو رہا
ہو رہے یہ اگرچہ جلدی ہو جائیں گے لیکن جب نکل کر نہر حیوۃ میں ڈالے جائیں گے جہت پٹ مانہ تو نا ہو جائیں گے ت نفل کی یہ جلدی اور سلم
وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْبَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ ثُمَّ الْأَوْلِيَاءُ
مَلَجَهُ وَرَوَاتِ هِيَ عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ سَ كَمَا فَرَّيَا رَسُولَ خَدَا صَلَّی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت کریں گے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیاء پھر علماء
ہیں علماء باہل پھر شہداء و عطف کرنے میں لفظ ثم پر دلالت مرع ہی اور تفصیل علماء کے شہداء جیسے کہ دلالت کرتی ہی ہے پھر وہ حدیث کہ
روایت کی خیر نری نے یوزن کیوم القیامت یؤد العلاء علی دم الشہداء مترجہ مراد العلماء علی دم الشہداء اور جانتا چلا کہ تفصیل شفاعت کی ان تین گروہوں پر
بسبب تین نفل اور بزرگی کے ہی والا نام اہل خیر کے لیے مسلمانوں میں سے ثابت ہی اور حشر میں مشورہ اہل باب میں ولہد میں خواہ واسطہ منفرت گناہوں
ہو یا نعمت و درجات کے لیے اور انکار شفاعت بدعت دگر اہی ہی جیسے کہ خوانج اور بعض مقررہ نے اختیار کیا ہی ت نفل کی یہ ہر جنہ باب
مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُهَا بَابٌ ہر چہ بیان حال جہت اور لوگوں اسکے کے ف ح جہت اصل لغت میں یعنی ڈہانکے کے ہی اور ترکیبیں
حرف کے واسطے شہداء و ڈہانکے کے آتی ہی بعد از ان نام ہوا و خوں سایہ دار کا بسبب ڈہانکے کے اس خیر کو کہ نیچے اسکے ہی بعدہ نام باغ کا
ہو کہ وخت سایہ دار ہوتے ہیں اسمین بعد از ان نقل کیا گیا طون وار ثواب کے کہ بہشت ہی اور صرح میں کہا جہت باغ و بہشت الفصل
الاول فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى غَدُوتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَلَا
عَيْنُ رَأَتْ كَذَا أَذُنٌ سَمِعَتْ كَذَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشِيرٌ وَاقِعٌ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرْوَاتٍ مُتَّقٍ عَلَيْهِ
روایت ہی ابو ہریرہ سے کما فرمایا رسول خدا صَلَّی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اللہ تعالیٰ کا حکم طیار کی میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ حیر کہ نہ کسی آنکھ نے اسکی
ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے صفات کو سنا اور نہ گزری ماہیت اسکی کسی آدمی کے دل پر ف ح اور ہو سکتا ہو کہ مراد اول سے جہی
صورتیں ہوں اور دوسرے سے آوازیں و گلش اور تیسرے سے خا طین خوش ت پس پھر اگر چاہو تم نیچے تحقیق و تصدیق اسکی اس آیت کو پس
نہیں جانتا کوئی نفس اس خیر کو کہ پوشیدہ کی گئی اور کئی گئی ہی واسطے شب بیداروں اور مال خرچ کرنا والوں کے قسم اس خیر سے کہ سبب جنگی
آگہ اور آرام آنکے کے ہی ف ح یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کے سے لفظ قرہ مشتق ہی قمری ساتر زیر قات کے معنی قرار اور بانگ
اور آنکھ وقت نظر کی یک طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہیں پھرتے ایسی ہی حالت فرحت و سرور میں سکون آرام پکڑتی
ہی اور وقت نظر کرنے کے طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملفت ہوتی ہی اور ایسی ہی حالت خون و غم میں متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرہ مشتق ہی
قمری ساتر پیش قات کے معنی سرد اور خشکی اور سردی آنکھ اور لذت اسکی کے مشاہدہ محبوب میں اور پانی مقصود میں اور گرمی اور خوشی اسکی
یچ دیکھنے دشمنوں کے اور یچ حالت انتظار طلب کے ہی چنانچہ ایسے فرزند کو قرہ العین کہتے ہیں اور حدیث میں جو آیا ہی کہ جہت قرہ عینی فی القلوة
آئین ہی یہ دونوں معنی عقل میں جیسے کہ با نفل قرار میں گذرات نفل کی یہکری اور سلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوَاطِئِ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مَتَّقٍ عَلَيْهِ وَرَوَاتِ هِيَ ابُو ہریرہ سے کما فرمایا
رسول خدا صَلَّی اللہ علیہ وسلم نے کہ جگہ ایک کوڑے کی بہشت میں یعنی غوری ہی جگہ اور ادنی مکان اسمین بہتر ہی دنیا سے اور جگہ کہ دنیا میں

فتح اسلکے کہ جنبت اور نعمتیں اسکی باقی ہیں اور دنیا اور اسکی چیزیں غالی ہیں اور ذکر کوڑے کا محسوسات کہ ہے کہ سوار کھڑکے اور نیکی
 ارادہ کرنا ہی تو کوڑا پنا ڈال دیتا ہے تا علامت ہو اسپر رک کوئی رہا نہ تو ترے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ قَالٍ قَالَ سَمِعْتُ**
الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَّ وَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَدَّ حَتَّى يَمُوتَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا دَلَّوْنَ أَمْرًا مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ
الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَا ضَاعَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَلُفْ مَا بَيْنَهُمَا رَجُلًا وَكُنْصِفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا
وَمَا فِيهَا إِلَّا الْبَخَارُ اور روایت ہی انس سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اول روز میں جاندار خدا میں یا ایک بار ہر
 روز میں جاندار اس میں بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہی بہتر ہی فتح اور جزا اور ثواب اور مال میں اور انھیں ان دونوں وقتوں کی طریق
 عادت کے ہیں اور مرد مطلق وقت و ساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت میں ہوا اور راہ خدا جہاد و پیچھا و رجوع اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ تم میں مقصد
 تقرب الہی کا ہو اور واسطے خدا کے ہو یہاں تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لیے اور محال کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادتیں راہ
 خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا میں تو معلوم ہوا کہ ثواب اسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیاں بہشت کی بیان کیں کہ فرمایا اور
 اگر ایک عورت بہشتیوں کی عورتوں میں جہان کی طرف زمین کے تو البتہ روشن کر دے اس خیر کو کہ درمیان مشرق اور مغرب ہی فتح اور یا نہیں
 پھر قی بن آسمان وزمین کی طرف یا جنبت اور زمین کی طرف اور بیضا ہر تر ہی واسطے ذکر کرنے کے عبارت میں میری بات اور البتہ بعد دے وہ عورت اس خیر کو کہ
 درمیان ان دونوں کے ہے خوشبو سے اور البتہ اڑوئے اس کے سر بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہی نقل کی بخاری نے **وَعَنِ ابْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ**
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً تَسِيرُ النَّارُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا دَلْقَابٌ
قَوْسٍ أَحَدٍ كُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا أَطْلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَقَرَّبَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کما فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک درخت ہی نیچے طوبی کہ چلے سوانیچے سایہ اس کے کے سو برس نہ تو قطع کرے اسکی مسافت کو اور
 البتہ کچھ مقدار کا ان ایک مقدار کے بہشت میں بہتر ہی اس خیر سے کہ نکلا اُسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی فتح یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں لفظ او اور
 میں یا تو شکہ دوی کے لیے ہی اور یا خیر کے لیے اور یا معنی داؤ کے اور مقدار کا ان کی ان میں معنی کچھ کوڑے کی ہے کہ اور حدیث میں کچھ احادیث یہ ہی
 کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پناہ دے کہ ان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَحْمَةً مِنْ لَوْوَةٍ وَاحِدَةٍ مَجُوفَةٍ عَرْضُهَا دَرَجَاتُ طُولِهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلُ مَابُورٍ
الْآخِرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّاتُ مِنْ نَضَةٍ اثْنَيْهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّاتُ مِنْ ذَهَبٍ اثْنَيْهِمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ بَيْنَ أَنْ
يَنْطُلُّوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رَجَاءُ الْكَبْرِ يَلَوُ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَنْ يَسْفَقُ عَلَيْهِ در روایت ہی ابو موسیٰ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تحقیق مومن کے لیے بہشت میں البتہ خیر ہو گا ایک موتی کا خالی درمیان چکلائی اسکی نیچے پس طول اسکا اس قدر بطریق اولیٰ اور ایک روایت میں ہی
 لبنان اسکی فتح یعنی اور یہی قیاس پر عرض اسکا اور محال ہوا دونوں رعایتوں سے طول اور عرض اسکا ہر ایک ان دونوں میں سے سب
 ساتھ کوس کے اور ہر کوئی میں اس خیمہ کا اہل خانہ ہوں گے یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھیں گی یعنی ایک کو نہ والے اور کھڑ والو کو کہ اور کوئی
 میں ہونگے پھر کر لیا ان سب کھڑ والوں پر سلمان فتح اور کما ایک شارج نے اور ہمارا اسکا بن الملک نے بھی کہا ہے سے مراد ہیں یہ بیان کہ
 جسے جماع کر لیا اور پھر ناکنا یہ ہی جانتے ت اور دو بہشتیوں میں یعنی سلمان کے لیے کہ چاندی کے ہیں باسن نکلا اور جو کچھ کہ ان میں ہی یعنی تصور اور
 اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ دیکھ کے اور دو بہشتیوں میں باسن ان کے اور جو کچھ کہ ان میں ہی فتح ظاہر اس حدیث سے

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتیں فقط چاندی ہی کے ہونے کا اور دوسوئے کی اور حدیث میں جنت کی عمارت کے وصف میں آیا ہے کہ ایک زیست سوئیگی ہی اور ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ اول حدیث میں بیان ہے ان خبیرون کا کہ جنت میں ہیں لیکن باسن وغیرہ اور دوسرے میں وصف جنت کی دیواؤں کی اور کہا ہے بقی نے کہ دلالت کرتی ہے کتاب و سنت اس پر کہ جنتیں چاندی کی ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الرحمن میں فرمایا دلن خوف مقام رب جنتان اور وصف بیان کیا انکا پھر فرمایا دس و دہنا جنتان اور وصف بیان کیا انکا اور ابی موسیٰ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتان آفتان و ما فیما من ذبب جنتان آیتہما و ما فیما من فضتہ کما ہو عن یعنی ملا علی کے مؤید ہی اسکی یہ روایت جنتان من الذبب للساہیقین و جنتان من فضتہ لامحاب لیمین اور بعدین ہیں کہ مراد جنتان سے لینے آیتہ من و تسین ہوں جنت سے کہ ایک ان دونوں کی سونے سے اور دوسری چاندی سے اور کہیں ان کی کا مین کے لیے دو جنتیں سونے کی اور دو جنتیں چاندی کی دائیں بائیں طرف ان کے محلوں کی زینت کے لیے نہ بسبب مقصود ہونے سونے کے اور یہ مراد جنتان سے بنا بر اسکے لی کہ کہیں مراد تنبیہ کثرت ہوتی ہو اور مؤید ہی ہو کہ وہ دروازے جنت کے اور طبقے اس کے آٹھ ہیں جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت بقیع و دار السلام دار الفرد و دار المقامات اور بنین مانع درمیان ہشتیوں کے اور درمیان نظر کرنے انکی کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اور ذات پروردگار کے جنت عدن میں ف و ع یعنی جب ہشتی ہشت میں داخل ہونگے تو حجاب جانی اور کوثرین طبعی کے درمیان بندے اور درمیان رب کے مانع ہیں اور ٹھہ جائیں گے مگر پرے جلال اور کربانی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ بھی ازراہ مہربانی و تفضل رب کے اور ٹھہ جائیں گے اور اسکو عیادت و کمین گت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و عن عبد اللہ بن الصّامی** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجحیم مائۃ درجۃ مابین کل درجتین لکابین السماء و الارض و الفردوس اعلاھا درجۃ منها تفجروا انھا راجعۃ الیہا و من فوقھا یكون العرش فاذا سالتم اللہ فاسئلوه انفراد و س سدا و الترمذی د لکما اجد فی الصحیحین و کافی کتاب الحمید ہی اور روایت ہے باہر بیٹھے صاع کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شبت میں سو درجے ہیں کیا ہر دو درجوں کے اتنا فرق ہے جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کے ف و ع ممکن ہے یہ کہ مراد سنو سے کثرت ہو اسلئے کہ وار و ہوا ہی ذات ہی میں غائثہ سے بطریق مرفوع کے عدد درجہ جنتہ عدد آبی القرآن میں دخل جنتہ من اہل القرآن طیس فوقہ و درجہ اور ممکن ہے کہ سو درجے ایسے ہوں کہ جو وصف انکا ذکر ہوا اور درجے خلاف ان کے ہوں لیکن کم یا زیادہ اور روایت کیا ویلی نے سند فردوس میں ابو ہریرہ سے مرفوع کہ جنت میں ایک درجہ ہے کہ ہین پہنچیں گے اسکو مگر تفکرت اور فردوس ف و ع یعنی جنت اسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہے قرآن میں ف و ع المومنون کے اول میں اولئک ہم الولدئون الذین یرتوون الفردوس و سب جنتون بلند تر ہی از روئے درجے کے یعنی درجات اس کے بلند ترین درجات کے ہیں صورت اور معنی جنت فردوس سے رواں کی جاتی ہیں چاروں نہرین ہشت کی ف و ع یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد گاہ کہ مذکور میں قرآن میں فیہا انار من ما غیر آسن و انار من لہن لم یتیر طیر و انار من خمر لندہ للناہین و انار من غسل مصفیات اور اور فردوس کے عرش ہی ف و ع پس یہ دلالت کرتا ہے کہ فردوس اور تمام جنتوں کے ہی اور اسلئے فرمایا انفرشتہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیے ف و ع پس جب تکوتم اللہ سے ہشت تو ما تکوتم اس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالا تر ہی نقل کی یہ ترمذی نے کہا مولف نے کہ ہین پانی میں نے یہ حدیث میمیں میں نے انکی متنوں میں اور کتاب حمیدی میں ف و ع کہ جلیب ہی میمیں کی حامل کلام مولف کا اعتراض ہی جیسا صحیح ہے کہ لایا اس حدیث کو صحاح میں حال انکہ ہین پانی گئی یہ مگر حسان میں پس اعتراض مولف کا تو یہ ہی اور بعض شارحین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری میں درجہ ایک تو کتاب الجہاد میں اور دوسرے صحیح باب وکان عرشہ علی المار کے اصحح میں

بھی موجود ہے۔ بانی میل جہنمی سیل شک و عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجحیم لسنوئیا تو باکل
 جعۃ منہب ریح الشمال فخرنا فی وجوہہم وینا بہم فخرنا اذون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلہم وقد اذوا وحسنا وجمالا
 فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد اذنا دثم بعدنا حسنا وجمالا فیرجعون وانتم واللہ لقد اذنا دثم بعدنا حسنا وجمالا وجمالا
 اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے جسے مجمع کہتے ہیں صورتیں خواہش کی گئی ہیں جمع ہونگے
 اُسین ہشتی ہر جمعہ میں وقت یعنی مقدار ہر جمعہ میں یعنی ہفتہ میں اور زمین ہو گا وہاں ہفتہ حقیقہ سبب ہونے آفتاب اور رات و دن کے مشابہ
 چلے گی ہوا شمال کی فح شمال زمین سے اور زمین بھی آئی ہو گی کہ وہاں ہفتہ کی طرح سے آوے جسبانی سے قبل کے گھر ہوا اور میدان مراد ہوا شمال
 ہوا شمال کی سمت پس ڈالے گی وہ ہوا اپنے مشک اور طرح طرح کی خوشبوئیں انکی موندھوں میں لے کر ہون پر اور پھر ان میں پس زیادہ ہونگے ہشتی کہیں
 جمع میں حاضر ہوں گے حسن و جمال میں یا زیادہ کرین گے حسن و جمال کو پس پھر پھرین گے یعنی بازار سے طرف کھرا لون اپنے کے اس حال میں کہ زیادہ ہونگے
 ہونگے خود بخود انچلین پس کہیں گے ان سے گھر دے انکے کہ شہم خدا کی تحقیق زیادہ کیا ہے بعد خدا ہونے کے ہرے حسن و جمال کو پس کہیں گے ہشتی گھر والوں سے
 اور نہ ہونگے شہم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن و جمال کو وقت اور یہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ انکو بھی وہ ہوا ہونچی اور یا بسبب اسکے
 جمال انکے کے تاثیر حال و مال انکے کے متاثر کی میں نے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول**
نمرود یدخلون الجحیم علی صورۃ الغمائمۃ البدرۃ الذین یلوہم کاشق کوکب درری فی السماء اضاءۃ فلو بہم
علی قلب رجل واحد کا اختلاف بینہم ولا یتاغص لیکل امرئ منهم سر و جتان موب الخور العین یری امم سو قہن
من ذراء العظیم واللحم من الحسن یتسحون اللہ بکرۃ وعشیلا یتسقمون ولا یجولون ولا یتغوطون ولا یتقلون
ولا یتخطون انیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقودہما ہمد الالوۃ ورا شہم
المسلک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم اذ مسنون ذرعا فی السماء متفق علیہ
 اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت میں یعنی انبیا بصورت چودہویں
 رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب ہونگے اس جماعت کے یعنی مرتبہ میں شہم اولیا اور علما اور شہداء اور علما سے داخل ہونگے مانند نیاروں کی
 بیچ آسمان کی روشنی میں یعنی جو تار سے سوچا نہ اور آفتاب کے اور تاروں سے روشن ہونگے مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہو گا اول ہشتیوں کے
 اوپر دل ایک شخص کے ہونگے یعنی متفق ایک دل اور ایک جان مروست اسپین جیسے کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ زمین ہو گا کچھ اختلاف زمین اور نہ شہم لکھی
 اسپین ہر شخص کے لیے ہشتیوں میں سے دو دو بی بیان ہونگی حور میں فتح حور جمع محال اور حور اس عورت کو کہتے ہیں کہ جسکی آنکھ کی سفیدی
 نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہوا اور عین جمع عینا کی ہفتے فراخ چشم کے اگر کہیں کہ خیر فصل تا فی میں ایک حدیث آئی ہے کہ اونے
 اہل جنت کی ہشتی بیان ہوگی اور بیان در بیان فرمائیں زمین کیا تطبیق ہے جواب یہ کہ ہر ایک کہ دو بیان ہوگی اس میں سے کہ حور ہیں
 ہونگی ساتھ اور صفات کے کہ ذکر کریں اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے ساتھ اسکے کہ سوائے اس میں کے اور بیان بہت ہوں ت دیکھا جانا ہوگا
 حوروں کی ہشتیوں کی ہڈیوں کا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کے ساتھ پاکی کے یا دکرین گے ہشتی
 اللہ تعالیٰ کو مع و شام یعنی ہمیشہ نہ ہوا ہونگے ہشتی اور نہ پیشاب کریں گے اور نہ میان پھرین گے اور نہ ہونگے زمین کے اور نہ زمین پھینکیں گے باسن انکے
 سونے اور چاندی کے ہوں گے اور نگلیان انکی ہونے کی اور انہم انکی انکی زمین کا اگر ہوگا فتح عینے دنیا کی انکی زمین کے بیزمن

سندہ سے رضا بندہ کی ہی مولیٰ سے اپنے حال میں نگاہ کر اپنے تئیں راضی پاتا ہی اپنے پروردگار سے پس جان کہ وہ بھی تجھے راضی ہی سمجھتا
 اللہ تعالیٰ علیم جمیع بحث و گفتیش کرنے سے کہ کیونکر پہچانیں ہم کہ حق تعالیٰ ہم سے راضی ہی آخر اتفاق کرنے اسپر کہ اگر ہم اس راضی ہیں تو یقین ہے کہ وہ
 بھی ہم سے راضی ہی بعد از ان بشارت دی کہ رضا اسکی اُسے دائم و ہمیشہ ہی مال تر اس سے کوئی نعمت ہوگی تصور ٹی سی رضا اللہ تعالیٰ بزرگتر ہر شے
 سے اور اس خیر سے کہ ہمیں ہی جیسے کہ فرمایا و نعمان من اللہ اگرچہ جاگیا ہمیشہ اور ستر ہو اللہ ارض منا و رضا حکمت نقل کی یہ جاری اور
 سلم نے وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اذ فی مقعد احدکم من الجنة ان یقول لہ
 تمم خبتی و ینتمی فیقول لہ هل نسیت فیقول نعم فیقول لہ فان لك ما نسیت ومثلہ معہ رواہ مسلم
 اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اذنی مرتبہ اور جگہ ایک ہمارے کی ہشت سے ہمارے ہی کہ
 فرماویگا پروردگار تعالیٰ اسکو کہ آرزو کر اور چاہ اسقدر کہ چاہے تو پس آرزو کر لگا اور چاہیگا اور کر آرزو کر لگا اور چاہیگا یعنی بہت کچھ چاہیگا
 پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اس بندے کو کہ آرزو کی تو نے اور چاہا تو نے یعنی جہاں تک تیرے دلمین آرزو میں تین مانگ چکا پس کیسا بندہ
 ہاں پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ اس بندے کو کہ پس تحقیق حیرے لیے ہی جو کچھ کہ آرزو کی تو نے اور مانگا اسکی ساتھ اسکی نقل کی مسلم نے
 وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سيجان و جيجان و الفرات و النيل کل من انہا الجنة رواہ
 مسلم اور روایت ہی اسی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیمان و حیمان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہروں اور
 ارشپوں سے ہیں ف ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تین سیمان و حیمان میں خلاف
 ہی کہ بعض کہتے ہیں سیمان نہر ہی شام میں اور بعضوں نے کہا مدینہ میں اور حیمان نہر ہی بلخ میں اور کہا ہی علمائے کہ سیمان و
 حیمان غیر سیمون اور حیمون کے ہی کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہیں ایسے کہ وہ بلاد ارمین میں ہیں اور طبری نے کہا جو ہر نی جو کہا کہ حیمان
 نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق رکھتے ہیں علماء کہ حیمون و اوسے نہر خر اسان ہی اور کہا کہ سیمون نہر ہی سندھ میں اور بعضوں
 نے کہا کہ سیمان و حیمان دونہرین ہیں بڑی عوام میں نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کے اور مراد ساتو ہونے ان چار نہروں
 کے انہا جنت سے یہ ہی کہ پانی انکے بہ نسبت اور پانیوں کے چھ ہیں اور انہیں فوائد و منافع بہت ہیں گویا بہشت کی نہروں
 میں سے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ چاروں نہرین کہ اصول جنت کی خمسہ وں کی ہیں اور انکو ساتھ
 نام ان چار نہروں کے کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہروں کی ہیں نام زرا و مشہور کیا اثنا
 ہی اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا میں فوائد و منافع ہیں بہشت کے ہیں اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور ماہد ان نہروں
 مذکورہ کا بہشت میں ہی چنانچہ مسلم نے روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہونے ہیں بہشت سے اور صحیح بخاری
 میں آیا کہ سدرۃ المنتہی کی طرف سے ہیں اور عالم التبریل میں پایا ہی کہ چار نہر بہشت ہیں کہ حق تعالیٰ نے انکو بہار و نکو سونا ہی اور وہاں
 زمین پر جاری کیا لہذا ذکر طبری و اللہ اعلم بحقیقۃ احوال نقل کی مسلم نے وعن عتبۃ بن عزیق قال ذکر لنا ان النحر یقع من سفۃ
 جہنم فیہ نوری فیہا سبعین خریفا لا یدرک لہا قعر اذ اللہ کتمہا و لقد ذکر لنا ان ما بین مصر و حنین
 من مصاریر الجنة مسیرۃ اربعین سنۃ و لیأتین علیہا یوم و هو کظیظ من الشحام رواہ مسلم
 اور روایت ہی عتبہ بن عزیق سے کہ کہا ذکر کیا گیا رو برو ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت بنیہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھتر سال کا

کنارہ درخت خرم کے سے پس گناہ چلا اہل سے آمین شریس نہ پھوٹا اسکے خدائیں ستم خدا کی البتہ بھرے جانیکے درخت لینے کفایت باوجود اس گھوڑے اور مندرائی کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دروازوں دروازے کے دروازوں جنت کے سے مسافت مقدار بالمشیر سے ہے اور البتہ آدھ ایک اسیر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی سبب ارشاد ہم کے نقل کی مسلمان **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ قال** قلت یا رسول اللہ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُهَا قَالَ لَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِثْلُهَا الْمُسْكُ لَا ذَرْوُ وَحَصْبَاءُهَا اللُّلُؤُوءُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا التُّرْبَةُ عَفْرَاءُ مَنْ يَدُ خَلْقِهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَتُحْلَدُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَبْئَلُ رِيَابُهُمْ وَلَا يَقْنَى شَبَابُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

روایت ہی ابو ہریرہ سے کہما عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کس خیر سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے مختلف مختلف ہی عقلا کہ پہلی چیز کہ جسمام سے پیدا ہوئی ہے کیا ہے اکثر اسیر ہیں کہ وہ جو ہر پانی کا ہی پھر پیدا کی گئی اس زمین ساتھ کثیف اور پھر ہونے کے اور گل اور ہوا ساتھ لطیف اور رقیق ہونے کے اور پیدا ہوا آسمان گل کے دھوین سے اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ کہتے ہیں نور کے اول سفر میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ایک جو ہر پھر نظر ہیست کی اسکی طرف پس پھلے بجز اسکے اور پانی ہو گئے اور اس ایک بجا رنگا اور اور پھر گماندہ جو ہر پس آسمان پیدا ہوا پھر ظاہر ہوئی پانی پر جہاں اور اس زمین پیدا ہوئی اور پھر رنگو رنگو اسکا کیا یعنی پہلے ہلتی تھی زمین پہاڑوں سے ٹھہر گئی اور بعض ان کے جو گھما رہے کہ مرد پانی سے لطف ہی تھا صا کر تا ہی اس پر کہ مرد خلق سے حیوانات ہو جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وجعلنا من اللؤلؤ والمرجان فی سبیل

حی یعنی پیدا کیا ہم نے پانی سے حیوان کو بسبب قبل جس سبب تھے کہ وہ اللہ خلق کل دابہ بن مالو یہ آئیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہے کہما یہ یا بسبب باری اعتبار اسکی طرف پانی کے اور منتفع ہونے اسکے کے ت عرض کیا ہے حضرت سے کہ بہشت کس خیر سے ہے عمارت اسکی یعنی پتھر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک ہیٹ سونے کی اور ایک ہیٹ چاندی کی اور گار اسکا مشک ٹھاس تیز بو کا اور رنگ یان آگے ملتا اور یاقوت کی یعنی شل آگے رنگ اور صفائی میں اور خاک اسکی مثل حضرت عفران کے زرد خوشبو دار جو کوئی کہ داخل ہو گا اس میں میں رہے گا اور ریح اور مشقت نہیں دیکھگا اور ہمیشہ جویگا اور کبھی نہ مرے گا اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اسکے اور نہ فنا ہوگی جو انی اسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنة شجرة لا تساقط منہا ورق ذہب رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے جنت میں کوئی درخت نہ اسکا سونیکا ہیست اور نہ بیان اسکی مختلف ہیں کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زرد کی لاموئی کی یا مریع فرین ساتھ طلح کشکوفون کے اس پر طرح طرح کے پتے لگے ہوئے اور پتے آگے بہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نے **عنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة مائة درجۃ مائتین مائة عام رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی اسی سے کہما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں مختلف ظاہر تریہ یہ کہما اور درجہ سے درجہ عالیہ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ ہم درجہ

عند اللہ یعنی جتنے جتنے درجے ہو گئے حسب اعمال اپنے کے طاعات جیسے کہ درختی درجہ درجہ کات مستافلہ کہ ہو گئے بقدر مرتب اپنے کے شدت کفر میں جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے قول سبحانہ ان الملائقۃ فی الہرک الاصل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجوں کے فرق ستوریں کا ہی نقل کی یہ ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے **عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة مائة درجۃ لوان الطلیق اجمعوا فی احد ثلث کو سعتہم رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی سعید کہما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم**

علیہ وسلم کہ تحقیق بہشت میں سو درجہ ہیں ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم میں ہوں ایک درجہ میں ان درجوں میں جو تیرہ کفایت کرے انکو نقل کی یہ تیرہ تہی کہہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفَرَّشَ مَرْفُوعَةً قَالَ ارْتَفَاعًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ سِتِيرًا مَسْمُومَةً سِتْرًا وَاهُ التَّرْمِذِيُّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہے ابی سعید کہ نقل کی یہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تفسیر قول اللہ تعالیٰ و فرش مرفوعہ فرمایا بلندی ان کچھوٹوں کی جیسے کہ مسافت ہو وہاں ان میں کچھ پائے سورس کی راہ ف ع اپنے جنت کے جو ان کے کچھوٹے ایسے بلند ہونگے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے ان الجنة مائے درجہ مابین کل درجین کہ ہیں السما والارض اور بعضوں نے کہا کہ مراد فرش سے عورتوں اہل بہشت کی ہیں اور مرفوع معنی تالیق و فاضل کے حسن و جمال میں دنیا کی عورتوں سے لیکن حدیث میں آیا ہے کہ مومنات حسن ہونگی حوروں سے سبب غلبے و روزہ کے ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِمَرْفُوعَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءٌ دُجُوهِهِمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالْمَرْءُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كوكبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ نَرْدَجَةٍ سَبْعُونَ حَلَةً يَرَى مَحْرَسَاتِهَا مِنْ دَرَائِهَا وَاهُ التَّرْمِذِيُّ** اور یہ بھی روایت ہے ابی سعید ہی سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت میں دن قیامت کے کہ وہ انبیاء علیہم السلام میں روشنی انکی چہروں کی واقع ہوگی اور پرماتند روشنی جو دہویں رات کے چاند کا درجہ امت دوسری کہ وہ اولیاء اور صلحاء میں اور پرماتند ترین ستارہ چمکتے آسمان میں واسطے ہر شخص کے انھیں سے دوسبیاں ہونگے ہر بی بی پستہ جوڑے ہونگے اور ہر ایک ان دونوں میں سے ایسی ہوگی دیکھا جاوے گا گلوہ پٹلی اسکی کاستر جوڑوں کے اوپر سے ف ع اور حدیث میں آیا ہے کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اسکے بستر بی بیان اور ابی ہر از خادم ہونگے پس تطہین اس میں اور اس میں یہ بھی دوسبیاں تو ایسی ہونگی کہ گلوہ انکی پٹلی کاستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہیں ہونگی کہ جس میں یہ منافی نہیں ہی سلیے کہ ہر ایک کے لیے بہت سی حوریں غیر صفت کی ہوں کذا قیل اور ظاہر یہ ہوگا ہر ایک کے لیے دوسبیاں ہوں دنیا کی عورتوں میں سے اور سر حوروں میں کہ سب ملکہ بکتر ہونگی ت نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَا وَكَذَا مِائَتِ الْجِجَارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَطْلِقُ ذَلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةٌ مِائَةٌ رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ** اور روایت اس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جائے گا مومن بہشت میں فوت اتنی اور اتنی جماع کی بیٹہ کہ ناپید عورتوں سے مثلاً دس عرض کیا گیا کہ یا طاقت دیکھا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتوں سے فرمایا کہ وہی جاوے گی فوت تنور دون کی بیٹہ پس کیوں نہ طاقت دیکھا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی ت نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوَ أَنَّ مَا بَيْنَ ظُفْرَيْنِ مِائَةِ الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَزَحْرَ قَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلَوَ أَنَّ رَجُلًا مِثْلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَمَ قَبْدَ اسْوَرَةٍ لَطَمَسَ ضَوْءُ صَوْنِ الشَّمْسِ كَمَا تَطْلَعُ الشَّمْسُ ضَوْءُ النُّجُومِ رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ** وقال هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعید بن ابی وقاص کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر ہند کہ اوٹھارے ماخن ان غیر دن میں سے کہ بہشت میں ہیں یعنی منہ زیت اور آلات اسکی سے ہر سو بیٹے دنیا میں تمام بہشت و دوزخ ہمارے سبب ہونگے و غیر کہ درمیان جو ان اطراف آسمان زمین سکھایا اور اگر تحقیق ایک شخص شہید میں سے جملے ہیں ظاہر ہوں گے اسکے نوایتہ شاوید روشنی انکی سوچ کی روشنی کو جسے کہ شاوید ہی سوچ ستارہ کی روشنی کو نقل کی ترمذی

نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل الجنة جرداء کحلی لا یفتی شبا بھم ولا یبطل نیا بھم رواہ الترمذی والدارقطنی اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ مافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ مہشتی ہو گئے بن مال کے امروہ کسین کی ہو گئی سرسگین نہ فنا ہوگی جوانی انکی اور نہ پرانے ہو گئے کپڑے انکے فتح حدیث میں لفظ جرداء کے پیش اور کے جرم سے جمع اجر و کی مذکور ہو گئے ہیں جس کے بدن پر بال ہوں اور مرد جمع امروہ یعنی لڑکا بے ریش اور کھلی کاف کے زبردست اور وزن سٹے کے معنی بغیل کے یعنی کھول اور وہ ہی کہ جسکی ہلکون کی جڑ میں سیاہی خلقی ہو جیسی انکھیں معلوم ہوں گویا سرسہ لگایا ہو ت نقل کی ترمذی اور دارقطنی **وعن** معاذ بن جبل ان التبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اهل الجنة جرداء ماکھلین ابناء ثلاثین او ثلاث وثلثین سنۃ رواہ الترمذی سے اور روایت ہے ماذن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہو گئے مہشتی بہشت میں اس حال میں کہ صاف ہو گا بچا لونج بے ریش سرسگین انکھیں تئیں برس کے یا تئیں برس کے فتح یعنی جیسے کہ دنیا میں لڑکے ہوتے ہیں اسلئے کہ کمال جوانی اور نوت مرد کی اس وقت میں ہی اور لفظ اوچلہ اور بنا ثلاث اور ثلاثین ستہ دینا میں شک راوی کے لئے یہی نقل کی یہ ترمذی **وعن** اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر لہ سیدۃ المتھجی قال یسیر الراكب فی ظلی الفتن منھا مائۃ سنۃ او یستظل بظلھا مائۃ راکب شق الراوی فیھا فراش الذھب کان شھا الفیھل رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہ اس مائیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ ذکر کیا گیا انکے لئے سدرۃ المنتہی فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنی تیز رویج سایہ شاخون اس درخت کے تنور برس پانچا کہ پچین اسکے سایہ میں تنو سوار شک کیا ہی راوی حدیث فتح کہ لیسیر الراكب فی ظل الفتن منھا مائۃ سنۃ سنایا سیستظل لطنھا مائۃ راکب لکن اس میں شک نہیں کہ مبالغہ پہلی عبارت میں یہی اس درخت پر ٹہری ہیں ہونے کی فتح شاید کہ مراد فرشتے میں نورانی کہ چمکتے ہیں بازو انکے گویا کہ سونے کے ہیں یا مشابہت دی ان نور کو کہ چمکتے ہیں اس سے اور تعبیر کیا انکو سا تھ سونے کی ٹڈی کے اور تعبیر اس آیت کریمہ کی ہے او فیضی السدرۃ منشی یعنی طوا نکلتا ہی سدرۃ المنتہی کہ جو کچھ کہ دھانکتا ہی اور برفیادوی نے کہا کہ دھانکتی ہی اسکو ایک جماعت غفر فرشتوں کی کہ عبادت کرنے میں حق کو ت گویا کہ میوے اسکے مانند مسکونے ہیں فتح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام اسلئے ہوا کہ انہما بہشت میں ہی کہ منتہی ہوتا ہی اس تک عالم الہین و آخرین کا اور کوئی غلط فہمات میں سے نہیں جانتا کہ پرے اسکی کیا ہی اور نہیں گذرا اس سے کوئی سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ تمام جبریل علیہ السلام رہاں سے آگے نہیں پڑتے اور روایت میں چٹے آسمان پر ہی اور مشہور یہی کہ ساتون آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونوں آیتوں یہی کہ جبرائیل چٹے آسمان پر ہوا اور شاخیں ساتون میں و اللہ علم نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الکثرة قال ذلک تھو اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنة اشد بیا صامین اللہین و اخلی من العسل فیہ طیر اعناقھا کاعناق الجوز قال حدیث اشد لناعمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلنھا انعم منھا رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نہ ہی کہ دی مجھ کو خدا تعالیٰ نے وہ نہ صرف نہ تھو

ساتھ زبرد کے اور زبرد سے بھی آیا ہو یعنی نہ پانی کی دونوں طرف اسکے دو حوض میں ایک توحیت میں ہی اور دوسرا موقف میں اور اسلئے کہا کہ
 دے نے تالیف میں بہشت میں فاسد ہوئے اکثر اسکے کہ بہشت میں بلا سئلے کہ منہج کا بہشت میں ہی نہایت منہج پانی اسکا دودھ ہے
 اور نہایت شیرین ہی شدہ ہے اس نہ میں ہے اسکے کندہوں میں پرندے جانور ہیں در اگر دن کہ گردن اگلی مانند گردنوں اونٹوں کے
 مع افطاز پریشانی اور زبرد سے منہج جرد کے ساتھ زبرد کے معنی اونٹ کے کہ تیار ہو دوسرے خوف کے اور معنی یہ ہیں کہ وہ تیار میں نہ کر کے لئے تاکہ کھانے
 لئے اس نہ دے ت کہ کھانے کے تحقیق وہ پرندے منہج اور زبرد اور حوشال ہوئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے دے اسکے
 کہ بہشت میں منہج تراور تر نہ ہوئے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ مَرْيَدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ**
مِنْ خَيْلٍ قَالَ لَا إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَ الْجَنَّةَ فُلَانًا فَأَنْتَ خَلَّيْنَا عَنْهَا فَمِنْ خَيْلٍ يَأْتِيهِ خَمْرٌ يَطْبُورُكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ
الْأَفْعَالُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنَّ يَخْلُقُ
اللَّهُ الْجَنَّةَ بَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا أَشْبَهْتَ نَفْسَكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت یہی یہ ہے کہ تفتی
 ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت میں گھوڑے بھی ہوئے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے داخل کیا تو بہشت میں پس کیا تو کہ سوچا جاوے
 بہشت میں یا تو سرخ کے گھوڑے پر کہ اور اسے وہ گھوڑا تو بہشت میں یعنی دوسرے اور جلد لیا اسے تو کہو جہاں چاہے تو کہ کر لیا تو
 ف مع لفظ فعلت کو ساتھ صیغہ خطاب کے پر تھا ہی مجبول و معروف مگر یہ کیا جاوے تو یعنی دیا جاوے تو عا اور مقصود اپنا یا کر لیا تو
 مطلب یہاں ہو گیا تو اور لفظ فعلت ساتھ تائید کے صیغہ مجبول سے بھی آیا ہے یعنی کیا جاوے تو کیا جاوے تو کیا جاوے تو کیا جاوے تو کیا جاوے تو
 ورس مذکر و نون آتا ہی حاصل یہ کہ بہشت میں ہر کوئی جو کچھ چاہے گا پار لیا گیا اور سوال کیا آخرت سے ایک اور شخص نے کہا
 یا رسول اللہ آیا بہشت میں اونٹ بھی ہوئے کہا بریدہ نے پس جواب دیا آخرت نے اس شخص کو جو کچھ کہہ چاہا تھا اسکے یا کہہ دینے جیسا کہ پہلے
 شخص کو جواب دیا تھا جیسا کہ سکون دیا کہ داخل کر لیا تو کہو بہشت میں اور چاہے تو کہو سوار کرے تو کہو یا تو کہے اونٹ پر لے پس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
 بطریق کلیہ کہ اگر داخل کر لیا تو کہو کہ بہشت میں تو ہوگا نیز یہ بہشت میں جو کچھ چاہے دل تیرا اور لذت پاسے اگھر تیری نقل کی یہ ترمذی نے
وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبْتُ الْخَيْلَ فِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْخَلْتَ الْجَنَّةَ أَدْنَيْتَ بَفْرِسٍ مِنْ يَأْتِيهِ لَهُ جَنَاحَانِ فَحَمَلَتْ
عَلَيْهِ ثُمَّ كَارَبَكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ وَأَبُو سَوْرَةَ
الرَّادِيُّ يَضَعُ فِي الْحَدِيثِ وَتَمَعْتُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سَوْرَةَ هَذَا مِنْكَ الْحَدِيثُ يَرْوِي مَنَاكِيرَ
 اور روایت یہی ابویوب سے کہا کہ آتا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنواہر کہا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں
 گھوڑے کو کیا بہشت میں گھوڑے ہوں گے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت میں دیا جاوے گا کہ گھوڑا تو کہو
 اسکے وہ باز ہوئے پھر سوار کیا جاوے گا تو پھر اور ایجاوے گا کہ جہاں چاہے گا تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ نہیں اسناد اسکا قوی
 اور ابوہریرہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت بہ صنف کیا جاوے گا یہ سبب صنف کے علم حدیث میں یا اسناد حدیث میں اسناد میں
 محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتا تھا ابوہریرہ یہ حدیث اسکی منکر ہے روایت کرنا ہی وہ حدیثیں منکر **وَعَنْ مَرْيَدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ دِمَانَةً صَفٍ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ دَانِ بَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ

عالم
 بہشت میں
 گھوڑے
 کی
 روایت
 ہے
 کہ
 اگر
 داخل
 کر
 لیا
 تو
 کہو
 کہ
 بہشت
 میں
 تو
 ہوگا
 نیز
 یہ
 بہشت
 میں
 جو
 کچھ
 چاہے
 دل
 تیرا
 اور
 لذت
 پاسے
 اگھر
 تیری
 نقل
 کی
 یہ
 ترمذی
 نے

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ امْرِئُهَا سَوْفَ قَالَ نَعَمْ اخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ
الْجَنَّةِ إِذَا أَهْلَوْهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا
فَيُؤْذَنُ رُؤُوسُهُمْ وَيَتْبَعُهُمْ عَرَّاشُهُ وَيَقْبَضُ لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ
مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ياقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ
وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ مَا فِيهِمْ ذَلِكَ عَلَى كَثَائِنِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُؤْذَنُ أَنَّ أَصْحَابَ الدَّرَجَةِ بِأَفْضَلِ
مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ لَعَمْرُ هَلْ نَتَمَارَدُ فِي رُؤْيِهِ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَيْلَهُ الْبَدْرُ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَدُونَ فِي رُؤْيِهِ رَبِّكُمْ لَا يَفِي
فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ
اَتَّكُرُ بِكَ مَا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَذْكُرُهُ بَعْضُ عَدَائِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ
يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي مَقُولِي بَلَى نِيسَعَةً مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ مَنَزِلَتَكَ هَذِهِ
اور روایت ہے سعید بن مسیب تابعی سے یہ کہ انھوں نے ملاقات کی ابو ہریرہ سے بیٹے بازار میں پس کہا ابو ہریرہ نے کہ دعا کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ
سے کہ جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے بازار بہشت میں نیچے جیسے کہ جمع کیا ہوگا بازار درمیان میں پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت میں
بازار ہیں بیٹے حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطے حاجت نجات کے کہا ابو ہریرہ نے کہ ہاں بہشت میں بازار ہوگا خبر دی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یہ کہ ہر شے جیوت کہ داخل ہو گئے بہشت میں اور نیچے زمین کے اسکے منازل و درجات میں بقدر زیادتی عملوں اپنے کے نیچے جیسا کہ مل زیادہ اور
بہتر ہوگا منزل اہل شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن فرماویگا انکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا کے سے فتح لینے جس روز کہ دنیا میں روز
جمعہ کا ہونا تھا حکم پروردگار تعالیٰ کا ہوگا کہ کلین جیسے کہ دنیا میں حکم تھا کہ روز جمعہ کے کلین در یہ اثر نتیجہ اور جزا نکلنے کی روز جمعہ میں اور جنگی
ناز جمعہ کے لیے ہوگی تپس کلین گج اور زیارت کر نیچے اپنے پروردگار کی اس روز میں اور ظاہر کر یگا اللہ تعالیٰ اُنکے لیے عرش اپنا فتح لینے پتہ
لطف و رحمت اپنی والا اور پر گزرجگا ہی کہ عرش بہشت جنت کی ہوت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ بہشتیوں کے لیے بیچ ایک بڑے باغ کے باغوں بہشت
کے سے پس رکھے جاویں گے اُنکے لیے ہر نور کے کہ اُن پر بیٹھیں گے اور ہر موتیوں کے اور ہر باتوت کے اور ہر زمرہ کے اور ہر سونے کے اور ہر چاندی کے لینے
موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کے بیچے گا کترین انکا لینے مرتبہ اور منزلت میں اور زمین ہی زمین میں اور کینہ فتح
لینے ادنیٰ کہ کہا میں نے معنی اہل اور کترین مرتبہ میں بہشت علی اور اکثر کے مراد رکھا میں نے نہ تصف ساتھ و نارات اور حساست کے حد ذات
میں کہ وجود ہوگا بہشت میں نہیں ہوت بیٹھے گا یہ ادنیٰ مرتبہ کا اوپر کیوں شک و کافور کے فیل یعنی نہ کریوں اور ہر دن پر کہ علی مرتبہ اوپر بیٹھیں گے جیسے کہ
ایک جماعت صدر مجلس میں بیٹھتی ہو اور ایک خاک پرست گمان میں لیجائے کی یہ قوم کیوں پر بیٹھنے والے کہ کسی اور ہر بیٹھنے کے فیل میں نہیں اور ہوگا اور
نشت گاہ کے فیل کے بہشت میں ہر کوئی اپنے مقام و مرتبہ پر فاضی و شاکر ہوگا اور از روئے مرتبہ ہندی میں کر یگا اور اہم اور حسرت و غیرت نہیں لیا یگا اور ہوگا
کہ میں مرتبہ میں دینی ہوں اور وہ بالات کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم نے پروردگار کو ہمدان فرمایا انھیں نے کہ ہاں دیکھیں گے یکا یک
و شبہ رکھتے ہو گھیر دیکھنے آفتاب کے لینے ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے جو درجہ میں شب میں کہ اپنے نہیں شک کرتے جو فرمایا سعید فرح شک نہیں کرنے کے
خود اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور زمین باقی رہیگا اس مجلس میں کوئی شخص مگر کہ کلام کر یگا اس سے اللہ تعالیٰ یہ واسطہ اور اٹھایا ہوگا پرورد

ہیجان تک کہ فرما دیکھا خدا تعالیٰ ایک شخص کو نہیں سے کہ اسی ملا نے بیٹھے فلا نے کے آیا یاد رکھنا تو اس کو کہ کہا تھا تو نے ایسا
اور ایسا ف ع یعنی اس خیر کے کہ نہیں جائز شرع میں پس گویا کہ توفیق کریگا وہ شخص زمین اور مال کریگا ان گناہوں میں کہ کئے ہونگے
ف پس یاد دلا دیکھا اللہ تعالیٰ اس کو بھینے عہد شکنیاں اس کی کہ کی تعین دنیا میں اور مراد میں گناہ کہ آگے اگر کتاب میں نورنا عہد بوجہ
کامی پس کہیگا وہ شخص اسی پروردگار میرے کیا نہ بخشے نہ میرے لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نے مجھو جنبت میں پس کیا نہیں بخشے تو نے میرے
لئے وہ گناہ کہ صادر ہوئے مجھے پس فرما دیکھا اللہ تعالیٰ کہ ہاں بخشے میں نے تیرے لیے پس بسبب فراموشی میری کے پہونچا تو اس مرتبہ کہ
فَیْنِمَا هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ غٰثِیَہُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ قَوْحِمِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَیْہِمْ طَیْبًا لَّمْ یَجِدْ دَامِثًا
رَّحِیْمًا شَیْءًا قَطَّ وَیَقُولُ رَبَّنَا قَوْمُوْا اِلٰی مَا اَعَدَدْتُمْ لَّکُمْ مِنَ الْکِرَامَةِ فَاَخَذُوْا مَا اسْتَهَبْتُمْ مِّنَ النَّارِ
سُوْقًا قَدْ حَقَّتْ بِہِ الْمُلْکَةُ فِیْہَا مَا لَمْ تَنْظُرُ الْعِیُونَ اِلٰی مِثْلِہٖ وَلَمْ تَسْمَعْ الْاٰذَانُ وَلَمْ یَخْطُرْ
عَلٰی الْقُلُوْبِ فِیْحْمَلْ لَنَا مَا اسْتَهَبْنَا لَیْسَ بِیَّاءٍ فِیْہَا وَلَا یُسْتَرٰی وَفِیْ ذٰلِكَ السُّوْرَةُ یٰۤاٰہْلَ الْجَنَّةِ
بَعْضُہُمْ بَعْضًا نَّالَ فِیْقَبِلُ الرَّجُلُ ذَا الْمَنْزِلَةِ الْمَرْتَفِعَةِ فِیْقَبِلُ مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِیْہُمْ دِیْنُ فِرْدَوْسَہٗ
مَا یُوحٰی عَلَیْہِ مِنَ الْیَبَاسِ فَمَا یَنْقَضِیْ اٰخِرُ حَدِیْثِہٖ حَتّٰی یَخْتَلَّ عَلَیْہِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْہٗ وَذٰلِکَ اَنَّهُ
لَا یَبْتَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّحُوْنَ فِیْہَا ثُمَّ تَنْصَرِفُ اِلٰی مَنَازِلَہِمْ لِتَا فِیْلَقَانَا اَنْزَادًا جَنَّا فِیْقَلْنَ مَرَّجًا وَاهْلًا لَقَدْ
جِئْتُ دَانَ بِکَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِثْلًا نَارًا فَمَّا عَلَیْہِ فَقَوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْیَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَیَحْفَا
اَنْ تَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا اَنْقَلَبْنَا رَاہُ التَّوْمِیْدِیْ وَابْنُ مَا جَہَ وَقَالَ التَّوْمِیْدِیْ ہَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
پس اس وقت میں کہ بستی اس حال و مقام میں ہوں گے ہائے کا اٹھو ایک ابراہیم کے اور سے پس یہ فرما دیکھا وہ ابراہیم خوشی ہوئی کہ کہ نہ پایا
ہوگا مانند بواہلی کے کسی خیر کو بھی اور فرما دیکھا پروردگار ہمارا کھڑے ہو اور طرف اس خیر کے کہ تیار کی ہیں تمہارے تمہارے کہ پس پہونچا تو
پس آدینگے ہم اس بازار میں لکھیں ہوگا اس کو فرشتوں نے زمین اور آدینگے ہم اور پانینگے اس خیر کو کہ نہیں دیکھا ہی آنگہ وں نے مانند اسکے
اور نہ سنا ہی کا وں نے مانند اسکے اور نہ گذر ہی خطرہ وں پر مانند اسکے پس اوٹھائی جاوے گی اور دی جاوے گی ہمارے لیے اس بازار میں
سے وہ خیر کہ رغبت کریں گے ہم حال آنگہ نہ سچی جاوے گی اس بازار میں اور نہ خریدی جاوے گی اس بازار میں ملاقات کریں گے بستی پس ایک
دوسرے سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آدینگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص جسے مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اس شخص سے کہ وہ
کمتر ہوگا اس سے یعنی مرتبہ میں اور نہیں ہوگا بستیوں میں دنی و حسیس اور سب حد ذات اپنی میں رفیع و عالی ہوں گے اگر چہ
بہ نسبت بعضوں کے کہ ہوں پس خوش لگے گی اس کو وہ خیر کہ دیکھا اور پر اپنے قسم لباس سے ف ع یہ عبارت اجمال و معنی کا کہتی
ہی روع معنی ڈرانے اور خوش کرنے کے ہی وجہ اول پر یہ معنی ہو گئے کہ ڈراوے گی اس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگا اس کو وہ خیر
کہ دیکھا اس پر کہ کمتر اس سے اور وجہ دوسری پر یہ معنی یہ ہوں گے کہ خوش کریں گی اس شخص کو
وہ خیر کہ دیکھا اپنے پر قسم لباس اعلیٰ سے ف پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اس شخص کا یعنی کہ مرتبہ کا یا عالی رتبہ
کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اس شخص سے کہ ملا تھا یہاں تک کہ ظاہر اور مقصود ہوگا اس مرد عالی رتبہ پر لباس
کہ بہتر ہوگا اسکے لباس سے کہ تھا اس پر یا اس شخص پر کہ کم رتبہ تھا اس سے اور یعنی مناسب موافق رہاں ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اور یہ طور لباس بہتر کا اس سبب سے کہ بنین لائق ہی کسکی کہ نگلیں ہوتے بہشت جنات ح شاید سبب دینی ہونے لبا
 کے اس شخص کم تر کو ہم لاحق ہوا ہو شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ بھی اس سبب پہلے لباس کے دوسرا اس سے بہتر ہوگا نگلیں ہونا ہم ت پھر
 پھر نگلیں ہم طرف مکانوں اپنے کے پس ملاقات کریں گے جسے بی بیان ہمارے یعنی دنیا کی اور حوریں پس کہیں گی ہلو کہ خوش تائے تم
 اور اپنے گھر میں آئے اور کہیں گے ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال میں کہ بہتر تجھے حال ہی اس جمال سے کہ جد ہوا تھا تو ہم سے پھر
 پس کہیں گے ہم اپنی بیویوں کے تحقیق ہم نے نہیں دیکھی کی آج اپنے پروردگار سے کہ چہا کہ نوا لا جانوں اور دست کرنا الاشکلیو لگا ہوا
 لائق ہی اور پہنچتا ہی ہلو کہ پھر ہم مانند اس چیز کے کہ پھر ہم ف ح اسلئے کہ جو کوئی بیٹھے اسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن جمال پر پوتا
 اسی کے نور کا ہی ہو کہ نہ حسن و جمال پاوے نقل کی ہو تندی اور ابن ماجہ نے اور کہا تندی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **و عن**
ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادنى اهل الجنة الذي له ثمانون ألف خادم واثنتان
 وسبعون زوجة وتنتصب له قبة من لؤلؤ ودر بوجد وياقوت كما بين النجابه الى صنعاء وهذا
 الإسناد قال من مات من اهل الجنة من صغير أو كبير برؤن بني ثلثين في الجنة لا يزيدون
 عليها أبدا وكذا لك مات اهل النار وبهذه الإسناد قال ان عليهم النجان ادنى لؤلؤ منها
 لتفنى ما بين المشرك والمسلم وبهذه الإسناد قال المؤمن اذا شتهى الولد في الجنة كان
 حمله ووضعته وسنه في ساعة كما شتهى وقال ابو اسحق بن ابراهيم في هذا
 الحديث اذا شتهى المؤمن في الجنة الولد كان في ساعة ولكن لا شتهى رواه الترمذي
 وقال هذا حديث غريب دروى ابن ماجه الرايعه والدارمي والبخاري
 اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ادنی اور کترین بہشتوں کا مرتبہ میں وہ شخص ہوگا کہ اسکے لئے
 اتنی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیبیاں یعنی دودنیا کی اور شر حوریں میں سے اور کفر کیا جاوے گا اسکے لئے خیمہ موتی اور زبرجد
 اور باقوت سے یعنی بنایا جاوے گا اسے یا جمع اور آراستہ ہوگا ساتھ اٹنے مسافت اور فرخی اس غیمہ کی یعنی طول و عرض میں
 ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہی جاییہ کی صنایک جاییہ ایک شہر ہی شام میں اور صفا مصر میں اور ساتھ ہی اسناد کے کہ حدیث مذکور روایت
 ہوئی یعنی جو کہ ابو سعید تک پہنچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کہ حرم دنیا میں بہشتیوں میں سے چھوٹے یا بڑے ہوں گے بہشت
 میں بیشیش بیشیش برس کی عمر کے زیادہ ہوں گے اس عمر سے کبھی اور اس طرح دوزخی ف ح یعنی عمر اور عدم زیادتی میں ہوں گے اور شاید
 اس قدر عمر برابر و کفار کی اسلئے مقرر ہوئی کہ تا حین اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القار میں ت اور ہی اسناد فرمایا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشتیوں کے سروں پر تاج ہوں گے ایسے کہ کوئی موتی ان تاجوں کا البتہ روشن کر دے اس خیر کو
 کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی اور ہی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہے گا اور لا بہشت میں لے جائے گا بالقرض التقدر یہو کا حل فرما
 گا اور یہاں ہونا اسکا اور سن اسکا یعنی کہ تینتیس برس ہیں ایک ساعت میں اور کہا اسحق بن ابراہیم نے یعنی ذکر کیا بیچ بیان ہیں حدیث
 کے کہ جب چاہے گا مومن بہشت میں فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت میں ولیکن چاہئے کہ انہیں نقل کی ہو تندی نے اور کہا یہ حدیث
 غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ جو تھا فقرات حدیث سے اور دالامی نے حیرہ کا یعنی جو کہ اسحق نے نقل کیا

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَجَسَّعًا لِّلْخَوَّارِ الْعِلْمِ
 يَوْفَعُونَ بِأَصْوَاتٍ كَمَا تَسْمَعُ الْخَلَائِقُ مِثْلًا يَقْلُنَ تَحْنُ الْخُلْدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَتَحْنُ النَّاعِيَّاتُ
 فَلَا نَبْدَاسُ وَتَحْنُ الرَّاغِبَاتُ فَلَا تَسْخَطُ طَوْلِي لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكَتَالَهُ سَرَاةُ التَّوْمِينِ
 اور روایت ہے علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ جمع ہوگا وسطے حور عین کے بلند کرینگے آواز میں
 ساتھ گانوں کے کہ نہیں سنی مخلوقات نے مانند ان آوازوں کے کہیں گی ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے پس ہلاک نہیں ہونے کے اور ہم ہمیں چن کرینا
 پس نہیں دیکھنے کے شدت و احتیاج اور ہم ہمیں رضی یعنی اپنے رب سے یا خاوندوں سے پس نہیں ناخوش ہونے کے خوشی اور کئی ہو اس
 کسی کے لیے کہ یہی ہمارے لیے اور ہمیں ہم اس کے لیے یعنی جنات عالیات میں نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ حَلِيمِ بْنِ مَعَاوِيَةَ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ
تَشَقُّقُ الْأَنْهَارِ بَعْدَ سَرَاةِ التَّوْمِينِ وَبَحْرُ الدَّارِ عَنِ مَعَاوِيَةَ اور روایت ہے حکیم بن معاویہ سے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ہے وریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر پھٹیں گے گاہ نگہین گی ان
 دریاؤں میں سے نہرین بعد از دہرائے مسلمانوں کے بہشت میں منع ظاہر یہی کہ دریاؤں مذکورہ سے مہول ان نہروں میں
 کہ مذکور ہیں قرآن میں نہیا انہار میں ما غیر اس انہار میں کہیں لم تغیر طعمہ انہار میں خمر لذة للشارب میں وانہار میں لعلی پھر پھٹیں گی
 اور جاری ہوں گی نہرین طرف خمیون ابراہیم کے اور نیچے حملوں اختیار کے اور بعضوں کے کہ مراد دریاؤں سے وہی نہرین ہیں کہ نام رکھا گیا انکا
 نہر سبب جاری ہونے انکی کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ داری نے **مَعَاوِيَةَ الْقُصْلُ الثَّالِثُ فَنَسِي**
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَكَبَّرُ
فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْجِدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ
وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْيَةِ وَإِنَّ أَدْنَى لَوْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تَضِيئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيُرَدُّ السَّلَامُ وَلَيْسَ الْهَامَنُ أَنْتَ تَقُولُ أَنَا مِنَ الْمُرِيدِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا
سَبْعُونَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتَّى يَرَى مَحَرَّ سَاقِيهَا مِنْ دَرَاءِ ذَلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنْ
الْتِجَابِ إِنَّ أَدْنَى لَوْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتَضِيئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ سَرَاةُ أَحْمَدُ
 اور روایت ہے ابو سعید سے اسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہشت میں یعنی دار الخزامین البتہ تکبر کریگا بہشت میں
 شہر تکبر پر پہلے اسکے کہ پہرے یعنی ایک پہلو سے طرف دوسرے پہلو کے نہیں پھر نہکا کہ طرح طرح کے ستر تکبر لگا دیکھا پھر آدگی اس مرد
 کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتوں میں سے پس مارے گی وہ عورت اوپر کندھے اس مرد کے سینے بطریق عجیب و دلالت کے اور آگاہ کرے
 واسطے کھانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد منہ اپنا اس عورت کے خسارہ میں در حالیکہ خسارہ آگاہ روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق وافی
 مدنی کہ اس عورت پر ہوگا روشن کر دیکھا ما میں مشرق و مغرب کو یعنی اگر ہو دنیا میں پس سلام کرے گی وہ عورت اس مرد کو پس عجب دیکھا
 وہ مرد اسکے سلام کا اور پوچھے گا اس عورت سے کہ کون میں تو پس کہے گی وہ کہ میں جلد زیادتی سے ہوں ف ح کہ وعدہ کیا تھا میں
 نے نیک کاروں سے کہ فرمایا قرآن مجید میں ہم بالمشاؤون فیما ملکہم منہم لہم فرمایا اللہ عز و جل کہ میں جلد زیادتی سے ہوں ف ح کہ وعدہ کیا تھا میں

کے نبی کی ہر اور زیادہ انگوارا سیلے فرمایا کہ جسے توحید ہو کہ جسکا وعدہ کیا ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جزاء اعمال میں مکلفین کے لیے اور زیادہ
 مذکور فضل و فضل تو ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ اللہ ہوں گے اس عورت پر شر کرے یعنی رنگ رنگ کے پس پیٹھے لے ان کپڑوں میں لٹرائیں
 مرد کی یعنی پادری اس عورت کے بدن کی لطافت کو بیان تک کہ دیکھنا وہ مرد اس عورت کی ہڈی کے گودے کو اس لباس کے پیچھے سے لینے سبب
 نہایت صفائی کے کوئی خیر مانے اسکی نظر کو نہیں ہونے کی اور تحقیق اس عورت کے سر پہ تاج ہوں گے کہ ادنی موتی ان تاجوں میں سے کسی ایک کا
 ماہرین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمدی **وَعَنْ** ابی ہریرۃ رَوَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 كَانَ یَتَخَذُ وَعِندَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاذَنَ رَبَّهُ فِی الزَّمْرِ
 فَقَالَ لَهُ اَلَسْتُ فِیْمَا شِئْتُ قَالَ بَلٰی وَلَکِیْ اِحْبَبْتُ اَنْ اَذْرَعُوْ فَبَدَا رَجُلًا نَّظَرَ نَبَاتًا وَّاسْتَوَاعَا
 وَاَسْتَحْصَا وَاَفْکَاکَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَبَقُولُ اللہُ تَعَالٰی دُوْنَكَ یَا اَبْنَا اَدَمَ فَاِنَّ اللہَ لَا یَشْبِعُکَ
 شَیْءٌ فَقَالَ اَلَا عَرِیْتُ وَاَلَا فَرَشِیْتُ اَوْ اَنْصَارِیَّ یَا نَعْمَ اصْحَابُ زُرْعٍ وَاَمَّا اَنْحُنُ فَمَلَسْنَا
 یَا اصْحَابَ زُرْعٍ فَفَعِیْکَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ **وَعَنْ** ابی ہریرۃ رَوَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتے تھے اس حال میں کہ نزدیک اُنکے تھا ایک شخص گنوار دن میں سے حدیث یہ بھی کہ ایک شخص بشتیوں میں
 سے پردہ لگی لٹیکہ اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے میں یعنی درخوست کر لیا اللہ تعالیٰ سے کہ مجھ کو حکم ہوتا بہشت میں کھیتی کروں پس فرمادیا
 اُسکو اللہ تعالیٰ کہ کیا نہیں ہے تو بیچ اس خیر کے کہ چاہے تو بیٹھے جو خیر جس جنس کے چاہے تو موجود ہے ہر چیز رعیت کیوں کرتا ہے لٹیکہ وہ شخص
 کہ ان سب کچھ ہی لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں پس ان ہولیکہ اُسکو کھیتی کر لیا پس ختم ڈال لیا وہ اور ہولیکہ پس جلدی سے ہلک
 مارتے میں ہو جایا لگی روئیدگی اسکی اور مرد کو میو پھنا اُسکا اور کٹنا اُسکا پس وہ ہوسے کی کتنے ہی پہاڑوں کے برابر پس فرمادیا اللہ تعالیٰ فرزند
 آدم کے لے جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجھ کو کوئی خیر رع کہ باوجود ان تمام نعمتوں ان گنت بہشت کی آرزو کھیتی کی
 کی تو نے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک تناعت پر مجبور ہے اور صفت اس سے ہرگز نہیں نکلنے کی اگرچہ بہشت میں جاوے
 ترجمہ پس کہا اس گنوار نے قسم ہی خدا کی نہ پاؤ گے تم اس شخص کو مگر فریسی یعنی اہل مکہ سے یا انصاری یعنی اہل مدینہ سے اسلئے کہ وہ میں
 کھیتی دے اور اگر ہم بیٹھے گنوار اور معشر نشین نہیں میں کھیتی دے بلکہ اکثر اکتفا کرتے ہیں شیر و خرما پر یعنی پس نہیں چاہتے ہم مانند اسکے پس
 نبیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سے ترجمہ نقل کی یہ ہماری نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ اَلْتَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا مَوْتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاہُ الْیَہُودِیُّ فِی شُعْبِ الْاِیْمَانِ
 اور روایت ہی جابر سے کہ کہا ابو جہا ایک شخص نے رسول خدا صلی علیہ وسلم سے کہ کہا سو دین کے بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہی اور
 بہشتی مرنے کے نہیں یعنی پس سونے کے بھی نہیں نقل کی یہ بہشتی نے شب الایمان میں **بَابُ رُفِیَةِ اللہِ تَعَالٰی**
 باب ہنسیچ بیان دیدار اللہ تعالیٰ کے ف ح جان کہ رویت حق تعالیٰ کی جائز ہے عقلاً اہل سنت و جماعت کے نزدیک اور مکان اور
 جنت اور مقابلہ شدہ دیکھنے کے نہیں اُنکے نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہے مگر ہی دیکھنا اُسکا اگرچہ جسم و جسمانی نہوا اور مکان اور جنت
 میں نہوا اور مدخلات ان امور کی دیکھنے میں سبب جربان عادت کے ہی اور اگر قادر مطلق بخلان عادت کے بدوں اُنکے دکھاؤ
 تو یہ بھی جائز ہی اور اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ فوت بعد از مرگ کھدے اور جیسے کہ اُسکو آج دنیا میں بعیرت سے پانے میں قیامت

کو بغیر سے بھی دیکھیں وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علم اور پر واقع ہونے رویت حق تعالیٰ کی مومنوں کو آخرت میں اور دلیلیں کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے اسیر مہمیں اور وہ دلائل ساتھ اعتراضات مبتدعہ کے کہ منکرین ان کے اوزنا و ملائکہ آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ میں تفصیل سے مذکور ہیں اور محتار یہ ہے کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا میں بھی ممکن ہے لیکن واقع نہیں بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں کہ واقع ہوئی اور بعضوں کو وہاں بھی خلافت ہی چنانچہ بیان اسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سے دیکھنا حق سبحانہ کا دنیا میں است کو نہیں ہو چکا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی شطرنج نہیں کیا اور دعویٰ اسکا نہیں کیا اور مشائخ تعان رکھتے ہیں اور تکرار کیا اور گمراہ کہنے مدعی اسکے کے اور انوار میں کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہے کہ خدا کو عیاں تا دنیا میں سر کی آنکھوں سے دیکھتا ہوں میں اور وہ تعالیٰ بالمشافہ مجھ سے کلام کرتا ہی کافر ہو جائے اگر کہیں کہ جب رویت اللہ تعالیٰ کی ممکن ہے اور کوئی آفت حاصدہ بعد میں نہیں کیوں نہیں معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکھنے کا کیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ دیکھنا سبب قدرت اور خلق الہی کے ہی اور خاصہ بھر علت اسکی نہیں حق سبحانہ تعالیٰ نے سبب جریان عادت کے اسکو سبب کیا ہے اور دخل دیا اگر وہ کھاوے تو بچے آنکھ کے بھی دیکھ سکتا ہے اگر وہ نہ کھاوے تو اگر آنکھ کھلی ہو تو بھی نہ دیکھ سکے اور اگر اب بڑھاپا مثلاً سن آنکھ کے ہو اور اللہ تعالیٰ صفت دیکھنے کی آنکھ میں پیدا کرے تو نہ دیکھ سکے اور اگر ایک اندھا نصی بلاد مشرق میں ہو اور پشہ مغرب میں اگر اللہ تعالیٰ دیکھاوے تو دیکھ سکتا ہے یہ انکار منکرین کا فتنہ عقل منیاس کرنے سے اپنے پر ہی اور بظہر قدرت باری تعالیٰ کے سب ممکن اور آسان ہے اور کہا ہے علما نے کہ یہ تفصیل رویت کی ساتھ مذکور کے مشتبہ میں ہے کہ بعد از دخل ہونے کے ائیں ساتھ اس دولت کے مشرف ہونگے اور موقوف حشر میں ہے دیکھیں گے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکھنے کے عجب ہوں گے اور حسرت ابدی میں رہیں گے اور صبح یہ ہے کہ عورتوں کو بھی رویت ہوگی مانند مردوں کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دیر اور عورتوں کو بھی کبھی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدوں کے کہ اوقات بارعام کے ہوں گے اور بعضوں نے کہا کہ عورتوں کو دیر اور ہوگا اسلئے کہ یہ پردہ میں ہوں گی جیسے کہ فرمایا جو مقصودات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرت ہی اور عموم مخصوص بارودہ کاریت میں شامل ہی مردوں اور عورتوں کو اور خیرہ جنت کے موجب پردہ و حجاب کے نہیں اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبریٰ اور عائشہ صدیقہ اور مانند ان کے کے اس نعمت سے محروم رہیں اور اس دولت سے مشرف ہوں باوجود فضیلت اور اعلیٰ کے کہ بت سے مردوں سے اور صیح یہ ہے کہ رویت عام ہی سب مومنوں کے لئے کیا بشر یا ملائکہ کیا جن اور بعضے علما اشافیہ کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ رویت مخصوص ساتھ مومنوں بشر کے ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہیں ہوگی اور یہ قول بھی صحیح نہیں ہے واللہ اعلم اور رویت حق تعالیٰ کی خواب میں بھی جائز ہے اور حقیقت میں وہ رویت قلبی ہے کہ ساتھ مثال کے ہو اور حق تعالیٰ کے لئے مثال ہیں مثل اور سلف سے نقل کرنا اسکا صحت پہونچا ہی مام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے آیا ہے کہ سو بار ساتھ اس نعمت کے مشرف ہوئے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی آیا ہے کہ دیکھا میں نے رب اعزت کو خواب میں پس پوچھا میں نے کہ کون سی عبادت افضل ہے فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچھا کہ معافی مجھ کر پڑھنا یا بدون اس کے فرمایا معنی مجھ کر پڑھنا یا بدون اس کے **الفصل الاول** **عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون ربکم عیاناً و فی رواۃ قال کنا جلوساً عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

فَنَظَرُوا إِلَى الْفَمِ لَيْسَ الْبَدَنُ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ مَا تَرُونَ هَذَا
 الْقَمَرُ لَا تَصْنَعُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
 قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأُوا سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ
 رواہ ابن جریر بن عبد اللہ سے کہ ان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہو کہ دیکھو گے اپنے پروردگار کو آشکارا کرے اور ایک دنیا
 میں ہی رہنے جبر سے کہہاتے تم مجھے نزدیک نہیں خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف چاند چودہویں رات
 کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکھتے ہو اس چاند کو ح یہ تشبیہ رویت کے ساتھ رویت کے انکشاف پورے
 میں رہنے دیکھنا تمہارا حق کو ایسا ہو گا کہ جیسے دیکھنا چاند کو کہ شک و شبہ کو نہیں راہ نہیں یہ تشبیہ مری کی سایہ یعنی جیسے کہ یہ چاند تمہارے مقابلہ
 میں ہی اور جہت میں اور محدود ہی ذات حق تعالیٰ کی بھی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہیں ہے جیسے کہ فرمایا ترجمہ نہیں ایذا دیے جاوے گے تم بیچ
 دیکھنے اسکے کے ف لفظ تصامون ساتھ پیش ت کے اور تحقیق میں مفہوم کے اور ساتھ زہرت کے اور تشدید میں کے دونوں طرح
 روایت کیا گیا ہے لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سے ہی معنی ضرر و ظلم کے یعنی ضرر نہیں کیے جانے کی بیچ دیکھنے اُس ذات پاک کے
 اس طرح کہ بعض دیکھیں اور بعض نہیں یا ظلم کرے ایک دوسرے پر ساتھ نکتہ یہ اور انکار کے اور وجہ دوسری پر تصادم سے ہی معنی یقین سے
 اور ارادہ ظلم کیے اجتماع اور ارادہ میں نہیں کرینگے اللہ تعالیٰ کی رویت میں سبب کمال ظہور اور وضوح کے جیسے کہ چودہویں رات کے
 چاند میں کلات دیکھنے ماہ نو کے کہ غفا اور شتیاہ رکھتا ہی ترجمہ پس اگر طاق رکھو تم یہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زہون نہ ہو دو تم اور پکارا
 کہ پہلے نکلنے آفتاب کے ہی یعنی غار صبح اور اوپر نماز کے پہلے غروب ہونے آفتاب کے ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم انکو ح یعنی جب تک
 ہو سکے موجب کرینکو نماز فجر عصر پر ہاتھ سے نہ دو کہ موجب کرینو الا نماز پر لائق نہ ہی ساتھ دیکھنے پر ہو کار تائے کے کہ بلکہ شود ذات کا
 میں سے ہم ہو جتنا ہی حدیث جلت قرۃ عینی فی الصلوۃ کا گواہ ہی سپر اور تمام نماز و نگاہی حکم ہی تخصیص نماز صبح اور عصر کی سبب فضیلت
 انگلی کے ہی ایسی کہ صبح وقت شہرت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانے بازار کا پس جسکو کہ نہیں لاحق ہوگی سستی ان
 دو نمازوں میں باوجود موانع کے اسکو غیر ان کے میں بطریق اولیٰ نہیں لاحق ہوگی اور سبب شرف ان دو وقتوں کے اور سبب اسکے
 کہ رویت آخرت میں انہیں دو وقتوں میں ہوگی ترجمہ پھر یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور نماز پڑھو و جلیکہ حمد ثنا
 کھنے والا ہوا اپنے پروردگار کے پہلے نکلنے آفتاب کے کہ م اور اُس سے نماز فجر ہی اور پہلے غروب آفتاب سے کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری
 اور مسلم نے **وعن** صَدِيقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ
 يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى تَرِيدُونَ شَيْئًا أَنْزِلُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَبَيِّضْ وَجُوهَنَا لَمَّا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ
 وَتَجَنَّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُؤْفَقُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَا أُعْطُوا
 شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَنَالَتْ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی صیب سے اسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جس وقت کہ داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں فرماؤ گا اللہ تعالیٰ
 چاہتے ہو تم کچھ کہ زیادہ دون میں نکلو یعنی تمہاری عطاؤں سے پس کہیں گے بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہیں کیا تو نے تمہارا کیا نہیں
 داخل کیا تو نے ہمکو بہشت میں اور کیا نہیں نجات دی تو نے ہمکو آگ و دوزخ سے پس اس سے کیا زیادہ ہو گا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

فتح عیسیٰ کے کمال نور اور شدت طور مانع ہو اور اک سے اور خیرہ کر نیوالا ہی بنیائون کا اور اطلاق نور کا اور ذات پاک باری تعالیٰ کے آگاہی جیسے کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کر نیوالا آسمان زمین کا اور ظاہر کر نیوالا زمینوں آسمان زمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستاروں اور مانند ان کے یا ہدایت کر نیوالا آسمان اور زمین والوں کا اور روشن کر نیوالا بندوں کے دلوں کا اور ایسکے ناموں میں سے نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر ہے ہی اور ظاہر کر نیوالا غیبر ہے کا علی ما ذکرہ لمحققون اور لفظ انی ساتھ زبیرہ اور تشدید نون کے ہی اکثر نسخوں میں بیٹھے کیونکہ دیکھوں اُسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی اور اک کو اور بیٹھے نون میں ہی نور انی ساتھ تشدید نون کے ہی نسبت کے لیے ساتھ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت میں لفظ آراہ معنی اظہار کی رویت سے بمعنی رائے کے ہو گا۔

نور انی گمان کرتا ہوں اُسکو پس اگر پڑھا جاوے ساتھ پیش ہمزہ کے تو ظاہر تر ہو گا اس معنی میں کہا بن مانگے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنے انحضرت کے اللہ تعالیٰ کو شب معراج میں اور اس حدیث میں دلیل ہی دونوں فروق کے لیے بحسب اختلاف روایتوں کے اسلئے کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتھ زبیرہ کے اور تشدید نون مفتوحہ کے پس ہو گا استفہام بطلان انکار کے اور روایت کیا گیا ہی نون کے زبیرہ پس ہو گا دلیل ثابت کر نیوالوں کے لیے اور ہو گی حکایت مبنی سے ساتھ حال کے انتہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابن عباس مالک بن النضر انما ساری ولقد رآه نزلة اخری قال رآه بقوادح مارتین رآه مسلماً وفي رواية الترمذي قال ساری محمد بن ربه قال علي مة قلت انيس الله يقول لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار قال ونجيك ذاك اذا تجلى بنوره الذي هو نوراً وقد ساری ربه مارتين

اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے جھوٹ نکھا محمد کے دل نے ساتھ محمد کے اُس خیر میں کہ دیکھا اُس نے بعمر سے اور وہ ذات قدس اللہ تعالیٰ کی ہی اور تحقیق دیکھا انحضرت نے پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نے کہ دیکھا انحضرت نے اپنے پروردگار کو اسی دل سے دوبار فتح عیسیٰ طرح کہ لایا پروردگار تعالیٰ بینائی اُنکی اُنکے دل میں اور یالا یا دل اُنکا اُنکے بینائی میں با معنی خواہ کہیں چشم دل سے دیکھا یا کہیں چشم سر سے دیکھا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور یہ معنی اسلئے کہے کہ مذہب ابن عباس کا دیکھنا بینائی سے ہی اور دیکھنا دل سے اور دنیا غریب ہی برخلاف انکے مذہب کے جیسے کہ معلوم ہو گا مقصود یہ ہی کہ ابن عباس دیکھنے سے دیکھنا حق کام اور کہتے ہیں اور جمہور صحابہ موافق انکے ہیں اور یہ سب دونوں تدری اور قاب قوسین اور ادنیٰ سب کو بیان قرب انحضرت کا شب معراج میں بیچ درگاہ محمدیت کے کہتے ہیں اور جمہور محدثین بھی اسطرح کہتے ہیں کہ مراد دیکھنے سے یہ ہی کہ انحضرت نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا پھر اختلاف کیا ہی کہ بعض نے تو کہا کہ دیکھا انحضرت نے رب تعالیٰ کو اپنے دل سے نہ آنکھ سے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں آنکھ ہی سے دیکھا اور کہا امام نووی نے کہ راجح اکثر علماء کے نزدیک یہ ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے شب معراج میں اور ابن مسعود اور عائشہ اور جعفر اور صحابہ اس دیکھنا جبریل علیہ السلام کا اُنکی صورت اصلی میں مراد کہتے ہیں کہ جس شب میں اور غیر اس شب میں حاصل ہوا وہ آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہ جیسے کہ حدیث آئندہ میں معلوم ہو گا اور اختلاف کیا ہی علماء نے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا کلام کیا ہی اپنے رب سبحانہ کے بغیر ہر طریقیں پس نقل کیا گیا ہی شعر میں سے اور ایک جماعت تنکلیہ ہے کہ آپ نے کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور زبیری روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو کہا عکرنے

کہ کہا میں نے ابن عباس سے اور اشکال لا با میں نہیں فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح صفت ذات اپنی کے کہ میں پاتین اسکو
 بینا بیان اور وہ پاتا ہی بینا یوں کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکھئے آنحضرت رب العزت کو کہا ابن عباس نے فرمایا جو اب فکر کے واسطے ہی ہو
 اسی فکر سے پانا اسکا بینا یوں کو اور نہ پانا بینا یوں کا اسکو اسوقت ہی کہ تجلی کرے اور ظاہر ہو ساتھ نور اپنے کے کہ وہ نور خاص ذات اسکی کا
 ہوتی ح اور اسوقت مفعول ہو اور اب اور فانی و نابود ہو مرکہ اور اگر تجلی کرے اسقدر کہ وہ فکر کے اسکو قوت بشری پاسکتی ہیں اسکو بینا
 اور یہ بھی علمائے کہا ہی کہ اور اگر لغت میں احاطہ شی کا ہی ساتھ تمام حدود نہایت اسکی کے اور حق سبحانہ کے لیے کوئی حد نہایت
 نہیں ہی اور دیکھنا عاتر ہی اس سے ترجمہ اور تحقیق دیکھا آنحضرت نے اپنے پروردگار جل و علا کو دو بار وحی ایک بار نزدیک
 سورۃ المنتہی کے اور ایک بار بوس پر نہتی اور ملا علی رح نے کہا کہ احتمال ہو کہ دل سے دو بار دیکھا ایک بار دل سے اور ایک بار آنکھ سے
 اسلئے کہ میں کہا کسی نے کہ آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا آنکھوں سے دو بار **وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ كَعْبًا بَعَثَ**
فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يَوْحَ حَتَّى جَاءَ بَنُو الْجَبَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
فَسَمِعَ رُؤْيَاهُ وَكَلامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَأَى مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوفٌ
فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوِيَ
ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مِنْ أَخْبَرِكَ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَلَّمَ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَهُ أَوْ يَعْلَمُ الْخُفْسُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ فَقَدْ أَكْثَرُ الْعَرَبِيَّةِ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ الْمَلَكَ يَرُوءُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَا يَنْبَغُ مَرَّةً
عِنْدَ سَيِّدِ الرَّؤْيَى الْمُنتَهَى وَمَرَّةً فِي أَحْيَا دِلِّهِ سِتْمَا حَتَّى جَنَاحٌ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعْرِيَّةً يَادَةً وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَوْلُهُ
ثُمَّ دَنَى فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الْوَحْلِ وَإِنَّهُ
إِنَّمَا هَذِهِ الْمَرَّةُ فِي صُورَتِ الَّذِي صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ اور روایت ہوشی سے کہ کہا ملاقات کی ابن عباس نے کعب جابر سے
 میں روز عرفہ کے پس پوچھا ابن عباس نے کعب سے ایک خیر سے یعنی رویت حق جل و علا کی سے دنیا میں پس تکبر کی کعب نے مجھے سبب
 استقامت اور استبعاد اس سوال میں کیا بیان تک کہ جواب دیا اسکو پہاڑوں نے مجھے تکبر ایسی بلند کی کہ پہاڑ بھی آواز نکلی جیسے کہ گنبدین کوئی
 بولتا ہی تو جیسے ہی آواز وہاں سے آتی ہی پس کہا ابن عباس نے کہ ہم اولاد ہاشم ہیں وحی یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہیں میں نہیں
 پوچھتے ہم ایسی خیر کہ بعید ہو عقل سے اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کے ہیں کہ قعباس علوم و انوار کا جناب نبوت سے کیا ہی پہنچنے نال کر د
 اور ساتھ غصہ اور استبعاد کے جلدی کرو اور فکر کرو جواب میں کہ رویت حق دنیا میں فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نے یہ مبالغہ کیا کعب
 اخبار نے نال فکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسیٰ کے پس کلام کیا اللہ
 موسیٰ سے دو بار یعنی ایک تو وادی میں اور دوسرے کوہ طور پر اور دیکھا اسکو محمد نے یعنی معراج میں دو بار اور ظاہر ہے کہ کعب جابر
 نے یہ کلام تو رویت سے نقل کیا کہا مسروق نے کہ شعبی یہ حدیث روایت اس سے کرتا ہی پس داخل ہو میں حضرت عائشہ کے پاس پہنچے
 دیکھئے مظاہرہ ابن عباس اور کعب کے اور میں اس کلام کے کعب سے پس کہا میں نے عائشہ سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

پرو دگار اپنے کو پس کہا عائشہؓ نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ اسی خبر کے کہ کھڑے ہو گئے بسبب اسکے بال میرے بدن کے پیچھے جو کہ
 میں متفق ہوں اسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنے سے دنیا میں اور وقوع اسکا حال ہی واسطے عظمت و ہیبت اسکی کہ میرے بدن کے بال کھڑے ہو گئے
 کہا میں نے ٹھیرا اور جلد سی نگر و رویت حق کی انکار میں مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا انکا تھا کہ سوال و جواب اسنے کرین پھر پڑھی میں نے
 اپنے اثبات رویت کے لیے یہ آیت تحقیق دیکھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں پروردگار نبی کی بڑی صفات ظاہر فرمائی ہیں کہ دوسروں کے
 پرہیز آیت سے نشانی بڑی ہے کہ دلالت کوئے عظمت شان اللہ تعالیٰ کی پر یا اور تعظیم جناب آنحضرتؐ کے اور مقصود اس سے رویت بھری ہو
 یا دل کی ترجمہ پس کہا عائشہؓ نے کہاں بیجا تھی نہیں جگہ کو تین یعنی خطا کی تو نے اتیوں کے معنی سمجھنے میں کہ انکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے
 سوا اسکے نہیں کہ وہ نشانی بڑی جبریلؑ ہی جو کوئی خبر دے تکو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب حرج میں آنحضرتؐ نے چھپایا کچھ خبر
 سے کہ حکم کیے گئے ساتھ ظہار اس کے کے فسخ یعنی احکام و شرائع جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس پر قول اللہ تعالیٰ کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
 من ربک وان لم تفعل فاعلمت رسالتہ اور چھپانا عام ہی سب سے یہی پس اس سے رو بہو اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص بھلاہنیت کے
 ساتھ بعض احکام کے ت یا خبر دے کہ جانتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ خبریں کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں تحقیق اللہ تعالیٰ
 نزدیک اس کے ہی علم قیامت کا اور انار نے منید کا یعنی آخرت تک پس تحقیق بڑا بھتان کیا و لیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے دیکھا جبریلؑ کو یعنی انکی صورت ایسا میں نہیں دیکھا جبریلؑ کو انکی صورت اصل میں بے مثل مگر دوبار ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی
 کے فسخ جیسے فرمایا و تقدیر آہ زلزلہ آخری عند سدرۃ المنتہی اور دیکھا جبریلؑ کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ میں دیکھا آنحضرتؐ نے اور
 جبریلؑ کو دیکھا لیکہ ان کے لیے چھ سو باندھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیاد
 اور اختلاف کے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے دیوں آیا ہی کہ کہا مسروق نے کہ کہا میں نے عائشہؓ سے پس اگر نہ دیکھا محمدؐ نے پروردگار کو تو
 کہاں ہی اور کس پر محمول ہی قول حق سبحانہ تعالیٰ کا پھر نزدیک آیا پس اور آیا اور متعلق ہو ساتھ اس کے فسخ یعنی پس ظاہر متبادر ہے کہ
 ضمیر وئی کی پھر ہی طرف اللہ کے اور ضمیر فتدی کی طرف بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بالکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی مکان قاب تو سین میں
 اور بعد اس کے فرمایا فادعی الی عبدہ ما اوحی ماکذب الفواد ما اوحی پس یہ اشکال کیا مسروق نے ت کہا عائشہؓ نے کہ یہ یعنی حج ضمیر کاسب
 میں جبریلؑ علیہ السلام ہی فسخ یعنی نہ رب سبحانہ پھر ہتینا کیا عائشہؓ نے واسطے بیان وضع اس اشکال کے کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے جبریلؑ کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تفسیر رویت ان کے کی اس مقام میں تو کو یا جواب دیا عائشہؓ نے ت کہ آتے
 تھے جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ صورت ایک مرد کے اپنے شکل امد اکثر بصورت وجہ کلی کے اور تحقیق جبریلؑ آتے آنحضرت
 کے پاس اس ہا میں یعنی جبلا میں بیچ صورت اپنی کے کہ وہ صورت اصلی انکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو فسخ یعنی مانند پہلے
 کے دیکھا تھا انکو شب حرج میں انکی صورت اصلی میں بوجہ تحقیق کے یہی جو مذکور ہو اور ابن عباسؓ سند بکرتے ہیں ساتھ قول کعب کے
 اور اختیار اسکو کیا کہ آنحضرتؐ نے دیکھا اللہ تعالیٰ کو دوبار باجماع رویت کے انکو غیر مابعدیت کے یا ایک ان دونوں کے بعدیت سے
 اور دوسرے بھر سے باوجود اتفاق کے اس پر کہ نہیں دیکھا آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو کھانکھ سے دوبار و اللہ علم اودای ربی عائشہؓ کے اس حال
 ہی کہ حل کیا ہے مطلق پر یا معید ہو ساتھ نفی بھر کے اور جواز رویت انکی کے دل سے اور ظاہر اول ہی فتدبر و تامل کہا حافظ ابن جریر کہ
 تطبیق در میان اثبات ابن عباس کے اور نفی عائشہؓ کے یہی کہ حمل کیا ہے نفی عائشہؓ کی اور پر رویت بھر کے اور اثبات ابن عباس کا اور

عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے
 جبریلؑ کو دیکھا تھا کہ وہ
 میرے بدن کے بال کھڑے ہو گئے

روایت ذیل کی موجود علم اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کا علی الام والروایت جو حامل ہوئی حضرت کو
 پیدا کی گئی حضرت کے قلب میں جیسے کہ پیدا کی جاتی ہے روایت ائمہ کی وسط دیکھے غیر اللہ تعالیٰ کے **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِهِ كَانَ**
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فِي قَوْلِهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى فِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى مَا لِيْ فِيهَا
كُلُّهَا رَأٰى جِدَّتْ يَلٰ لَهٗ سَمِئَاتِهٖ جَنَاحٌ مُّتَقٰفٌ عَلَيْهِ وَفِي رِءَايَةِ التَّوْمِيذِ يٰ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى
قَالَ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدَّتْ يَلٰ فِي حُلَّةٍ مِنْ تَرْفَرَفٍ قَدْ مَلَأَتْ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَلَهٗ وَلِلْبَخَارِ يٰ فِي قَوْلِهِ وَلَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَأٰى رُفْرُفًا اخْضَرَ سَدَاقُ السَّحَابِ
 اور روایت ہی ابن مسعود سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے پس یہی اقرب معنوی درمیان بندے اور رب کے یا قرب معنوی درمیان جبریل
 اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار دو مکان کے اور یہ کتنا یہ ہی کیا مال قربان دونوں کے سے یا کمتر اس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے
 نہیں جھوٹ پایا دل نے وہ خبر کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں پروردگار کی
 بڑی کہا ابن مسعود نے بیچ تفسیر ان سب آیات کو لکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا لیکہ وسط ان کے حلقہ سوا بازو وقف
 یعنی یہ سب ضمیر پھرتی ہیں جبریل کی طرف اور یہ تاویل مطابق ہی اس تاویل کے کہ عائشہ نے کی کہ تو نے مذکورہ میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوئی
 اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ ابن مسعود علم الصواب میں بعد خلفاء اربعہ کے متناقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یوں
 آیا ہو کہ کہا ابن مسعود نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے نہیں جھوٹ پایا دل نے اس خبر کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو بیچ
 ایک جوڑے کے کپڑوں سبز سے در حالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اس خبر کو کہ درمیان آسمان زمین کے ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری میں بیچ
 تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھیں حضرت نے یہ تین پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعود نے کہ دیکھا حضرت نے رُفْرُفِ خضر کو یعنی سبز گھون
 والیکہ وہ جبریل ہیں کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو ح تنبیہ یہ جو کہ اس سے معلوم ہوا کہ بیچ روایت حضرت کے پروردگار تعالیٰ کو نہ پہنچ
 میں چشم سر سے صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی میں اور ابن عباس اثبات اور ساتھ ہر ایک کے نہیں سے جماعت ہی صحابی کی
 موافق اور بعد از صحابہ کے تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئے ہیں اور بعضوں نے توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب میں دلیل واضح نہیں ہے
 ولیکن جمہور بجانب اثبات کے ہیں اور شیخ محی الدین نوویؒ لکھا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کہار کے یہ ہی کہ حضرت نے دیکھا پروردگار
 اپنے کو مرکی آنکھوں سے اور کہا کہ اثبات اسکا سوا کسی کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہو سکتا اور عائشہ نے اسکی انکار میں بیچ روایت
 سے نہیں کیا اور کچھ سنکر حضرت سے روایت نہیں کیا بلکہ وہ استنباد و اجتہاد ہی انکا بقول حق سبحانہ کے ماکان لبشر ان یکلم اللہ اللہ الاحیاء
 اومن اور احباب اور بقول اللہ تعالیٰ کے لاند کہ الالبصار اور جواب اُکھایا ہی کہ نفی کیا آیت پہلی میں کلام حالت روایت میں بھی اور ای نفی
 روایت بے کلام کے لازم نہیں آتی اور اگر اکمل علیہ السلام اور نفی احوال نفی علی روایت کی نہیں بھی جاتی اور بعض علماء نے کہا کہ عثمان اس باب میں
 ابن عباس کے قول پر ہی اور مقرر رہی کہ انہوں نے یہ قول سوائے سنے کے حضرت سے نہیں کہا اور روایت نہیں کہ بیٹھی ہی ہاتھ طعن و اجتہاد سے
 کہیں ابن عباس نے اس مسئلہ میں ابن عباس سے تکرار کی اور پوچھا کہ کیا دیکھا میں نے اپنے رب کو پس انہوں نے کہا کہ ہاں دیکھا اسکو پس
 ابن عباس نے تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہیں کیا اور مقرر بن رہا کہ عائشہ ہمارے نزدیک ابن عباس سے زیادہ
 علم نہیں رکھتیں ہاتھی اور عثمان اکثر مشائخ تصوف سے بھی ثبوت روایت ہی وسئل مالک بن انس عن قولہ تعالیٰ اِلٰی رَبِّهَا

نَاطِلَةٌ فَتَقِيلُ قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا تُؤْكِبُهُ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوا فَأَيَّتْ هَذِهِ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَنُجِرُونَ
 قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ فَقَالَ لَوْلَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِرَبِّهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَذِّبَهُ اللَّهُ الْكَفَّارَ بِالْحِجَابِ
 فَقَالَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَنُجِرُونَ وَذَلِكَ فِي سُجُودِ السَّنَةِ اور پوچھ گئے امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے
 کتنے ٹھہر گئے ذرا آخرت کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے پس کہا گیا ہے امام مالک سے کہ ایک قوم میں سے مقررہ اور مقررہ کے اہل برکت میں سے
 کہتے ہیں کہ ہر آدمی مذکورہ میں دیکھنا طرف لغاب پروردگار کے ہر طرف ذات اسکی کے پس کہا امام مالک نے جھوٹے ہیں وہ پس کہا ان میں وہ
 اور کیوں اور پھر سے سمجھے یہی قول حق تھا کہ سے کہ یہ پچھان کفار اور تقبیح حال انکے کے فرمایا یہی حقائق کفار دیکھنے پروردگار کے سے اس روز
 منہ کے جاوین کے ف سے نہیں دیکھنے کے اسکو اور حجاب شد عذاب ہی جیسے کہ رویت ہر ثواب سے انفسل ہی اور منہی یہ ہیں کہ کہاں گئی ہوئی
 عقل کہ پڑے ہیں اس سے فطرت اور بعد میں مفہوم اس قول سے اور وہ یہ ہو کہ مومن غیر محبوب ہوں گے بلکہ دیکھیں گے کہ ت کہا مالک نے کہ لوگ
 اپنے مسلمان دیکھیں گے طرف اللہ تعالیٰ کے روز قیامت کے اپنی آنکھوں سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے
 نونہ وار دانا اللہ کافرون کو ساتھ ہونے انکے کے محبوب و دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے کفار کے حق میں حقائق کفار اپنے پروردگار
 اسدن پر دے میں ہو گئے ح لینے عذاب کرنا اور عار دلانا ایسی صورت میں ہے کہ اور نعمت دیدار سے مفلوٹا اور مخصوص ہوں اور محروم
 و محلول اور اگر مومن بھی محبوب ہوں تو سرزنش کافرون کو کیوں ہو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي تَعْمِيمِهِمْ إِذْ سَطِعَ لَعْنُهُمْ نَوْرًا أَفْرَ فَعَوَّاهُ دَسَمَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ
قَوْعِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ قَالَ فَتَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ
إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا ذَا أَمْوَالُهُمْ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ قَالَ فَتَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ
 اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت کہ ہشتی اپنی ناز و نعمتوں میں مشغول ہوں گے ناگمان نکلے گا اور بلند
 ہوگا انکے لیے ایک نور بڑا پس انکا دین کے سراپے تا دیکھیں نور کو پس ناگمان دیکھیں گے کہ پروردگار تعالیٰ نے تجلی کی ہوئی اور پھر انکے سے
 پس فرمایا ویکار پروردگار تعالیٰ سلام ہی تیرا ہی ہستیوں اور یہ یعنی سلام رب کا یعنی شاہد اسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہو کہ فرمایا ہستیوں کے
 لیے ہی سلام کہنا پروردگار ہر بان کی طرف سے فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھ گا اللہ تعالیٰ طرف انکے اور دیکھیں گے وہ طرف
 اللہ تعالیٰ کے پس نہ التفات کریں گے طرف کسی چیز کے نعمتوں ہشت میں سے جب تک کہ دیکھیں گے طرف اللہ تعالیٰ کے یہاں تک کہ پشیدہ ہوگا
 اللہ تعالیٰ کی نظر میں سے یعنی ساتھ واقع کرنے حجاب کے انہیں اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق اور سرور اسکا نقل کی یہ بن ماجہ
 ح یہ پردہ اور پوشیدگی بھی جلا لطف و مہربانی سے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر اسلئے کہ ہمیشہ درگاہ شہود حضور میں کھنڈا
 مستقر نور ذات کا لانا تاب و طافت انکی بنیں ہی ایک زمانہ چاہیے کہ انہیں کمال خود آدین اور نعمتیں جنبت کی دیکھ کر مستحق اور تجلی کے ہوں
 اور ہر بار لذت و ذوق جہیر پاؤں **بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا** باب ہمہ پیمان و درخ اور اہل دوزخ کے
الفصل الاول نفس پہلی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نارکم جزاء من سخطت جزاء
 من نار جہنم فیل یار رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فضلت علیہم بنسۃ و سبت جزاء کلوت مثل جہنم متفق علیہ
 اللفظ للبخاری و فی ردایۃ مسلمہ نارکم التی یوقد ابن آدم و فیہا علیہا و کلہا بدل علیہن و کلہن

اسکو ایک بیٹہ مومن سے اور چلیں گے پھر نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریبہ ہے **وَعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَصْعَدَ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَصْعَدُ قَبْرُ سَعِيدٍ حَرِّ يَفَادِي بَرْدِي بِهِ كَذَا لَيْلٍ مِثْلَ بَارِدِ الْتَرْمِذِيِّ
 اور روایت ہے ابی سَعِيد سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صومرہ قرآن مجید میں واقع ہر سار پہلے صومرہ ایک بار ہر ایک سے
 چڑھایا جاویگا اسپر کا فرشتہ پس در کر یا جاویگا اس سے اسی ہی پٹے شر پس دوزخ میں ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑھنے اور اترنے میں ہر ایک نقل کی
 یہ ترمذی نے **وَعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ أَيْ كَعَلِكِ التَّرْمِذِيِّ فَإِذَا اقْرَبَ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ**
قَرَّةٌ وَجْهِهِ فَيَذَلُّهُ التَّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سَعِيد سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے ان شجرہ
 الزقوم طعام الاثیم کا لہلہ بغلی فی لبطون بخورخت زقوم کا خوراک کنہ کارون کی ہی مانند مہل کے جوش ماریکا پٹھون میں پس آنحضرت نے
 بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند ٹھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منہ دوزخی کے توڑ پڑیکا پست منہ اسکیا کا اٹھیں یعنی مارے گری کے
 نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ التَّحْمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ فَيَقْدُ الْحَمِيمُ**
حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمُوتَ مِنْ تَدْمِئَةٍ وَهُوَ الصَّغَرُ ثُمَّ يَأْكُلُ كَمَا كَانَ رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کے سروں پر پس ٹھٹھا کا
 پانی گرم یہاں تک کہ پہونچے گا دوزخی کے میت تک پس کاٹ ڈالیکا اس خیر کو کہ اسکی پیٹ میں ہی بیٹے استین وغیرہ یہاں تک کہ نکلی دیکا اسکی
 دونوں قدموں سے اور یہ ہی صہرست ح صہر ساتھ زیر صا و مہل کے اور جزم ہ کے معنی گلنے کے کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالیٰ کے صیب
 من فوق رؤسهم کھیم بھیرہ مانی بطونم و الجلود یعنی ڈالا جاویگا انکے سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ خیر کہ وہ انکے پیٹوں میں ہی اور گلائی
 جاویگی پست انکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے انکی ظاہر و باطن میں ت پھر اسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھاف
 ح یعنی بحال خود آجاویگا پست اور آنتیں اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور ٹھٹھا کا پیٹ میں اور گلا یا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ میں ہو
 جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا بدلنا ہم جلود غیر مات نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ ابْنِ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِي قَوْلِهِ يُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَغْرَعُهُ قَالَ يَقْرَبُ إِلَى فِيهِ فَيَلْكُوهُ فَإِذَا أَذِنَ مِنْهُ شَوَى وَجْهُهُ دَوَّقَتْ
فَرْدُهُ نَاسِيَهُ فَإِذَا اشْرَبَهُ قَطَعَ أَمْعَاءَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَسَقَى مَاءَ حَمِيمًا فَقَطَعَ
أَمْعَاءَهُ هُمْ وَيَقُولُ دَانِ لَيَسْتَفِيئُوا يَغَاثُوا أَمْعَاءَهُ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ بَشَى الشَّابُ رَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ
 اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول حق تعالیٰ کے پلایا جاویگا دوزخی کے ذکر اسکا اور پورا
 پانی سے کہ زرد آب دوزخیوں کا ہوگا در حالیکہ پوین گے اسکو گھونٹ گھونٹ لینے تکلف بسبب حرارت و غلی اسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک
 لایا جاویگا زرد آب طرف منہ اسکے کے پس ناخوش جانیکا اسکو پس جب پلایا جاویگا اسکے دمانہ سے بھون ڈالیکا اسکے منہ کو اور
 گر پڑیکا پست سر اسکے کا پس حبوت کہ پوینکا اسکو کڑے کڑے کر دیکا اسکی آنتوں کو یہاں تک کہ نکلا دیکا اسکے دبر سے پس مانی
 اللہ تعالیٰ اور پلایا جاوین گے دوزخی گرم پانی پس کڑے کڑے کر دیکا انکی آنتوں کو اور فرماتا ہی اللہ تعالیٰ لینے اور جگہ اور اگر فریاد
 کریں گے وہی اس کی فریاد سی کیے جاویگی ساتھ پانی کے کہ لنتہیل کی ٹھٹ کے ہوگا یا مانند گیلے ہوئے تانبی کے یا زرد آب کے بھون ڈالیکا
 موٹھو ٹھوڑی پٹنے کی خیر ہو وہ پانی ت نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

یا زنی کہ دین کے خون آنکھوں کو پس اگر گشتیان جاری کیجاوین انکم نشوون من نوابتہ جاری ہوں نقل کی بیوقوفی شرح استہین
یعنی ساتھ اسناد ہی کے **و عن ابی الدرداء** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اهل النار الجسوع
فیعذل ما لهم فیہ من العذاب فیسْتَغْفِقُونَ فِیْغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ صَرِیعٍ لَا یُسْمِنُ وَلَا یَغْنِیْ مِنْ جُوعٍ فِیسْتَغْفِقُونَ
بِالطَّعَامِ فِیْغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِی غَصَہٍ فِیْذْکُرُونَ اَنْتَھُمْ کَانُوا یُحِیْزُونَ الْعَصَصَ فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ
فِیسْتَغْفِقُونَ بِالشَّرَابِ فِیْذُرُقُ الْیَھِمْ الْحَمِیْمُ بِکَالِیْبِ الْحَدِیْدِ فَاِذَا دَمَتْ مِنْ دُجُوْھِمْ شَوَتْ وَجُوْھُھُمْ
فَاِذَا دَخَلَتْ بَطُوْنُھُمْ قَطَعَتْ مَا فِیْ بَطُوْنِھُمْ فِیَقُوْ لَوْ اَدْعَاؤُھُمْ جَھَنَّمَ فِیَقُوْ لَوْ اَلَمْ تَکُ تَابِیْکُمْ
رَسَلْکُمْ بِالْبَیْئَتِ تَالُوْا فَاَدْعُواوَا دْعُوا الْاَلْفِیْنَ تَالِیْنَ فِیَقُوْ لَوْ اَدْعُوا مَا لَکَ فِیَقُوْ لَوْ بَیْئَتُکَ
لِیَقْضَ عَلَیْنا رَبُّکَ قَالَ فِیْجِیْبُھُمْ اَنْتُمْ مَا لَئِنْ تَوَلَّیْتُمْ لَکُمْ اَلْعَمَشُ نَبِئْتُ اَنْ بَیْنَ دُعَاھِمْ وَاجَابَہُ مَا لَکَ اِیَاھُمْ
اَلْفَ عَامٍ تَالِیْنَ فِیَقُوْ لَوْ اَدْعُوا رَبُّکُمْ فَہَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِنْ رَبِّکُمْ فِیَقُوْ لَوْ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شَیْئُوْنَا
وَسَکُنَّا فَاَوْصَالِیْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْہَا فَاَنْ عُدْنَا فَاَنَا ظَلَمُوْنَا قَالَ فِیْجِیْبُھُمْ اَخْسُوْا فِیْہَا وَلَا تَکَلِّمُوْنَا
قَالَ فَعِیْذُ ذَٰلِکَ بِسُوءِ اَمِنْ کُلِّ خَیْرٍ وَعِیْذُ ذَٰلِکَ بِاِخْذُ وْنٍ فِی التَّوْبِیْرِ وَالْخُسْیَةِ وَالْوَبْلِ قَالَ
عَبْدُ اللّٰہِ بَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا یَرْفَعُوْنَ هٰذَا اَلْمَحْدِیْثَ رَاٰہُ السِّرْمِیْذِیْ

اور روایت ہی ابی در داء سے کہ کافر مایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاوگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیوں پر بھوک شدید پس برابر ہوگا
عذاب بھوک کا اسی حالت کے کہ کافر اٹھیں ہوں گے کہ عذاب دوزخ ہیوت ع ح یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابوں کے کہ ہوگا اس
معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کے برابر ہی ترجمہ پس فریاد کریں گے الم بھوک سے پس فریاد ہی کیے جاوین گے ساتھ کھانے کی فرج
سے جس فرج نام ایک گھاس خار دار کا ہی کہ حجاز میں ہوتی ہی نہیں پاس آتا اس کے کوئی جانور سبب شبث اس کے اور اگر کھاسی جانا ہی تو جانا
ہی اور مرد بیان کٹے ہیں آگ کے کہ ایلو سے زیادہ تلخ ہوں گے اور مردار سے زیادہ بودار اور آگ سے زیادہ گرم ت نہ فریاد کریگا اور نہ بے
پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کریں گے کھانے کے لیے یعنی سبب نفع پانے کھانے پہلے کے پس فریاد ہی کیے جاوین گے ساتھ کھانے کا گدیر
ت ع یعنی جو کہ گلے میں جاوے گا نہ نیچے اور سلیکا کا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ڈہی وغیرہ سے یا کائے ٹہل کے سین اشارہ ہوا توں اللہ تبارک
ان لہ نیا انکار ایما وطعاما و غصۃ و عذابا لیمات پس یاد دیکھا انکو کہ وہ تحقیق اوتار تھے کھانے خلق میں آگے ہوئے ساتھ پیئے کی چیز کے پس
فریاد کریں گے واسطے پیئے کے ایک چیز کے یعنی ان کھانوں کے اوتارنے کے لیے پس ارٹھایا جاوے گا طرف آگے اور دیا جاوے گا گرم پانی ساتھ زبور وک
یعنی صبر سنون میں گرم پانی ہوں گے وہ زبور وک ارٹھا کر دیے جاوین گے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب
نزدیک ہوں گے باسن گرم پانی نے آگے مونہوں سے بھون ڈالیں گے آگے مونہوں کو پس جب داخل ہوں گے یعنی اسام اس خیر کے
کہ ان طرف میں ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سے آگے پیٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے اس چیز کو کہ آگے پیٹوں میں ہوگی یعنی
آئین وغیرہ پس آئین کے دوزخی دعا کرواں گھبان تو دوزخ کے اللہ تبارک سے کہ سبک کرے جسے عذاب ایک دن پس کہیں گے گھبان
دوزخ کے کہ آیا نہیں آئے تھے ہمارے پاس رسول ساتھ معجزوں اور دلیلون وضع کے کہیں گے دوزخی کہ ہاں آئے تھے و لیکن ہم کراہ ہوئے
اور ایمان نہ لائے کہیں گے گھبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہیں شفاعت کرتے کافروں کی اور نہیں ہوگی دعا کافروں کی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَحَاجَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَقَامَتِ النَّارُ أَوْتُوَتْ
بِالْمَلَكُوتِ وَالْمَجِیْرَتِ وَقَامَتِ الْجَنَّةُ قَمَائِ لَا یَدُ خَلْقِ الْأَصْعَقَاءِ النَّاسِ وَسَقَطَ مِنْ دَعَائِمِهِمْ قَالِ
اللہ تَعَالٰی لِحِجَّتِ اِنَّمَا اَنْتَ رَحِمْتِی اَرْحَمُ بِکَ مِنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتَ عَذَابِیْ اَعْدَبُ
بِکَ مِنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّیْ فَاحِدٍ مِنْکُمْ مِلْوُهَا قَامَتِ النَّارُ مَعْدَا مَعْدَا حَتّٰی یَضَعُ اللہ
رَجُلَهُ تَقُولُ قَطُ قَطُ قَطُ قَطُ قَطُ لَکَ تَمَتَّلِیْ دِیْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یُظْلِمُ اللہ
مِنْ خَلْفِہٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَای اللہ یُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَقِنًا عَلَیْہِہٖ اِرْدَر دَارِہٖ ہِی الْبُورِہُ
سے کافر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑیں پھینکتیں اور دوزخ سے فحش یعنی ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا
حال سے کہ کیوں ایسا ہوا اور اسلئے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ مقصد سے مشیت اور اختیار میرا ہی ایک کو فعل اور مظهر
لطف و رحمت کا کیا میں نے اور دوسرے کو محل و مکان قہر و غضب کا ست پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی میں دیکھ کر
اور گردن کشوں کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا محکم کہ بنین داخل ہونگے مجھ میں مگر ضعیف کہ گون میں سے یعنی بدن میں اور ماچ میں
خیر اور گناہ و اختیار اور لوگوں کی نظروں سے گئے ہوئے فحش یعنی اکثر لوگوں کے نزدیک وہی میں جیسے کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ لکن اکثر ہم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک تھے تو دے ہیں اور ایسی ہی اُنکے نزدیک کہ جو پہچانتے ہیں انکو قسم علیا اور علیا سے
اور اور اور غلبہ ہی نہیں اکثر اور غلبہ ایسے ہی ہونگے والا انبیاء اور رسول اور بادشاہ ہیں انہیں داخل ہونگے یا مرد کھینضعفا
سے فروتنی کرنیوالے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنیوالے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار اپنے
نزدیک ست اور بنین داخل ہونگے مجھ میں مگر بعد سے قریب کھا جانے والے فحش لفظ غرہ غین کے زبرد اور کی تشریح سے معنی
عدم تجربہ اور وجہ غفلت کے یعنی ما تجربہ کار دنیا میں اور غافل امور دنیا سے شافل ساتھ ہم عقبتی کہ جیسے کہ وارد ہوا حدیث میں
اہل الجنۃ الیہ یعنی بہشتی نادان ہیں معنی امور دنیا میں بخلاف کفار کے کہ وہ ایسے ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ لعلکون ظاہر من حیوۃ الدنیا
وہم من الآخر ہم غافلکون ت فرمایا اللہ تعالیٰ بہشت کو کہ بنین ہی تو مگر مظهر اور محل رحمت میری کے رحمت کرتا ہوں میں ساتھ تجربہ محکم
کہ چاہتا ہوں میں اپنے بندوں کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ اگ دوزخ کو کہ بنین ہی تو مگر سبب عذاب ہے کی عذاب کرتا ہوں میں ساتھ تجربہ محکم کہ
چاہتا ہوں میں اپنے بندوں میں سے فحش حال یہ کہ رحمت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاهر ہیں جمال و جلال کے اور پر صفت
کمال کے اور بنین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تفضیل ہر ایک کے ساتھ ہر ایک کے مقام فضل میں باوجود علم اس بات کے کہ ایک ان دونوں میں سے
قبیلہ عدل سے ہی اور دوسرے ملحق فضل سے ولا سیال عالم فعل وہم سیالون اور ہر ایک کے لئے نعم میں سے پرمی اسکی ہی یعنی ہر ایک کو
بھرنے لگا لوگوں سے پس ایسی پر دوزخ پس بنین بھرنے کے فحش فرمایا ہی اللہ تعالیٰ یدم تقول یحییٰ مل متکلت و تقول مل من غیر
یعنی پس طلب کی گئی زیادتی اور بنین بھرنے کے دوزخیوں سے کہ مقرر میں اسکے لئے ت یہاں تک کہ رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں پانوں
انہا کے گی دوزخ پس پس فحش اطلاع پانوں کا حق سبحانہ پر مشابہات سے ہی جیسے کہ برادر عین اور وجہ حکم متشابہات
کا کہ قرآن اور حدیث میں آیا ہی یہ ہو کہ عقاد کرے کہ جو کچھ وہی اس سے حق ہو اور وہی یافت کیفیت اسکی کے نہ رٹے نہ سب اسلئے
ہی اور سلف نے ہی اختیار کیا ہی اور بعض متاخرین اور باب تاویل کہتے ہیں کہ ہر آدم سے قدم بعض مخلوقات اسکی کا ہی اور بعض

اور اوپر کچھ تاویل کی ہی ساتھ اس خبر کے کہ مناسب ذات اقدس کے ہوتا وہم تشبیہ کا نہ دلا دے ت پس اس وقت پھر جاوگی دوزخ
اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعضے اجزا اسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاوگی اور سمٹ آوگی پس ظلم نہیں کریگا اللہ تعالیٰ
اپنی مخلوق سے کہیں کو فتنے کے بے گناہ کیے دوزخ میں ڈالے اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخ کو اٹھائے بھرے اور مرد و عورت سے اڑوے صورت
کے ہی والا کر بیگناہ کو بھی داخل کرے حقیقت میں ظلم ہو کیونکہ جو کوئی تعریف اپنے ملک میں کرے ظلم نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ صورت میں بھی ظلم
نہیں کریگا اور اسی پر بہشت پس تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کریگا اسکے لیے ایک خلق جدید و رفیع کہ بے سابقہ عمل کے انکو بہشت میں داخل
کریگا فضل و رحمت اسکی بہ کمال گناہ دوزخ میں نہ ڈالے اور بیعتا بہشت میں داخل کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَلْفِي فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَرْبُودٍ حَتَّى يَصْنَعَ رَبُّ الْعَرْشِ فِيهَا
قَدَمَهُ فَيَنْزِلُ بِبَعْضِهَا إِلَى بَعْضٍ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ يَخْرُجُ مِنْكَ ذَكَرُكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يَنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا
فَيَسْكُبُهُمْ فِضْلُ الْجَنَّةِ مُتَقَفٍّ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے اسے نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ
میں صفت کہ ڈالے جاوینگے اس میں یعنی جن انس اور کہے گی دوزخ آیا ہو کچھ زیادتی یعنی بھرنگی نہیں اور بس نہیں کرنے کی طلب زیادتی
سے یہاں تک کہ رکھے گا اللہ تعالیٰ کہ صاحب عزت اور فخر اور غلبہ کا ہی اسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگے بعضے اجزا دوزخ کی طرف
بعض کے اور تنگ ہو جائینگے پس کہے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی کہ بھر گئی میں اور ہمیشہ رہے گی بہشت میں وسعت
وزیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہوں گے رہنے والوں سے یہاں تک کہ پیدا کریگا اللہ تعالیٰ بہشت کے لیے ایک خلق کو پس بساویکا
اس خلق کو سوچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِ كِتَابُ الرِّقَاقِ
اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسکے اول میں یہ کلمے ہیں حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِ کتاب الرقان من الفضل الثاني فصل دوم
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ إِذْ هَبْ نَافِثًا أَيُّهَا فَذْ هَبْ
فَنَظَرَ أَيُّهَا إِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا فَيَا نَمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ دَعَوْتُكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ خَفَهَا بِالْمَكَارِ
ثُمَّ قَالَ لِجِبْرِيلَ إِذْ هَبْ نَافِثًا أَيُّهَا قَالَ فَذْ هَبْ فَنَظَرَ أَيُّهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ دَعَوْتُكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا
أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ قَالَ لِجِبْرِيلَ إِذْ هَبْ نَافِثًا أَيُّهَا قَالَ فَذْ هَبْ فَنَظَرَ أَيُّهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ دَعَوْتُكَ لَا يَسْمَعُ
بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَخَفَهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ لِجِبْرِيلَ إِذْ هَبْ نَافِثًا أَيُّهَا قَالَ فَذْ هَبْ فَنَظَرَ أَيُّهَا فَقَالَ أَيُّ رَبِّ
دَعَوْتُكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَسْفُتَ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا رَدَاكَ التَّوَمِيدُ دَاوُدَ وَالنَّسَائُ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اسے نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت سے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو کہا جبریل
کو کھلا اور دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی میں نہ وہ پس گئے جبریل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اس خبر کے
کہ تیار کی ہو اللہ تعالیٰ نے بہشتیوں کے لیے بہشت میں رفیع یعنی اسی خیرین اچھے بندوں کے لیے تیار کر رکھیں میں کہ نہ کسی آنکھ
نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی دل میں خطرہ اٹکا گذر ہی ت پھر اسے جبریل حضور حق میں اور عرض کی کہ اسی
پر اور دیکھ میرے قسم تیری عزت کی نہیں سنے گا صفتیں بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اسمین و رفیع یعنی طبع کریگا اسمین داخل ہونے کی
اور کوشش کریگا اسکی حاصل کرے میں سبب خوبی اور سرور اسکے کہ مقصود یہاں کہ ناکمال خوبی و لطافت بہشت کا ہو کہ اسی ہی کہہ کر کوئی

چاہیگا کہ اٹھیں داخل ہوتے ہوئے اسکو ساتھ کر داتے طبیعت کف عمارت جمع کر دے کی ہی یعنی مشقت و شدت کہ درمیان میں کیا شہد
ہیں مہم راہ و دوزخ ہی سے کہ نفس پر دشواری کرنا انکا پس انکو درشت کے گھر کے جب تک کوئی ان کا کام میں نہ پڑے بہشت کو نہ پہنچت
پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے جبریلؑ جا بس نگاہ طرف بہشت کے لینے دوبارہ اسلئے کہ اب اٹھیں زیادتی اور کچھ ہوئی ہی باعتبار حوالی
اسکیکے پس اے جبریلؑ اور نگاہ کی اسکی طرف لینے اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اسکے گھر ہو پھر اے جبریلؑ اور کہا اے پروردگار میرے قسم تیری عزت
کی البتہ تحقیق درمیان کہ نہ داخل ہو بہشت میں کوئی لینے بسبب وجود عمارت کہ کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کشتہوت ہی لینے بسبب
انکے دشواری بہشت کو پہنچنا فرمایا انحضرتؐ نے پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آگ دوزخ کو فرمایا اے جبریلؑ جا اور دیکھ طرف سے کیا دوزخ
اور برسی خیر پیدا کی ہی میں نے فرمایا حضرتؐ نے پس اے جبریلؑ اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبریلؑ اور عرض کی کہ اسی پروردگار میرے
قسم تیری عزت و جلال کی نہیں سنے گا وصف آگ دوزخ کا کوئی کر کہ دیکھا اسکو اور اترا کر لگا پس میں داخل ہونیکا اٹھیں پس گھیر اسکو اللہ تعالیٰ نے
ساتھ شہوت نفس اور خوشن طبیعت اور گناہوں کے پھر فرمایا کہ اے جبریلؑ جا اور نظر کی طرف دوزخ کے فرمایا انحضرتؐ نے پس اے جبریلؑ اور
نظر لیطرح دوزخ کے پس عرض کی جبریلؑ نے کہ اے رب میرے قسم ہی تیری عزت کی تحقیق درمیان اب کہ باقی نہیں ہیگا کوئی کہ داخل ہوگا
دوزخ میں فتح یہ شہوت و معاصی اتنے شیریں ہیں کہ کوئی اہل نفس طبیعت میں باقی نہیں رہنے کا کہ میل اسکی طرف نہ کرے اور بسبب
انکے دوزخ میں نہ در آوے اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ ہو اور پر گزرتے حقت اکتہ بالکارہ و حقت انکہ بالشہوات ت نقل کی یہ
ترمذی اور ابو داؤد اور ترمذی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوم النفل
ثم رقی المنبوفا شاربیدہ قبل قبلہ السید فقال قد اریتم ان مذلہ صلیتم لکم الصلوۃ الجنۃ والناہی مذلین فی قبلہ هذا الجدار فقلتم
انہ کا یوم فی الجنۃ والشرع انہ البتہ ایدیت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہو کو ایک دن پھر چہرے ہنسے پس اسلئے کیا
اپنے دست مبارک سے قبلہ سو کھڑے پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی ہو کو اب اسکو تہ کہ پڑھائی میں ہو کو نماز بہشت دوزخ صورت بنی ہوئی
یہ جانب آگے اس دیوار کے فتح لفظ قبل ساتھ زیر قاف اور زیر بے کے بھی اور پیش دوزخ کے بھی روایت ہی اور ساتھ میں قاف اور جزم
تہ کے بھی آیا ہی سبب معنی مقابل کے تہ پس میں دیکھی میں نے کوئی خیر قسم دیکھنے کے خیر و سچ مانند اس خیر کے کہ دیکھی میں نے آج نیکی و بری میں تہ
ح یعنی بہشت کو خوشتر دیکھنے کے خیر و سچ پایا میں نے اور دوزخ کو بدتر سب دیکھنے کی خیر و سچ بیان شہد لاتے ہیں کہ بہشت دوزخ باوجود
اس طول و عرض کے کہ نہ کر مثل مصور ہو دیوار میں اور جواب یہ دیتے ہیں کہ جیسے کہ عکس شے تا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی
میں اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ میں معلوم ہوئی ہی لازم نہیں ہی کہ مثل اسکے ہو طول و عرض میں اور یہ بھی ہی کہ حدیث سے نہیں لازم
آنا کہ بہشت دوزخ کی تصویر دیوار میں بن گئی بلکہ فرماتے ہیں کہ تصویر اسکی ہوئی جانب دیوار میں اور سنا اسکے پس ہو سکتا ہی کہ دکھانا
اسکی مثال کا اسطرح ہو اور وجود مثال اور جگہ اور عالم میں ہو اور بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ راہت اکبتہ والنار فی عرض ہذا الحاکم لینے
دیکھا میں نے بہشت کو دوزخ کو عرض اس دیوار میں عرض میں میں اور جزم رہے سے یعنی ناحیہ اور جانب کے اور بیان بھی ہی مثال لکھیں
اور یہ جواب دیا ہی اور یہ بھی کہا ہی علمائے نے کہ مراد یہ نہیں ہی کہ بہشت دوزخ کو دیکھا میں نے اس حال میں کہ بہشت دوزخ اس دیوار کی
جانب میں تعین بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکھا میں نے انکو در حالیکہ میں نے انکی جانب میں تھا اور اس صورت میں کہ انکا شکل نہایت انوار اللہ عالم حقیقتہ الحال
ت نقل کی یہ باری نے باب بدیہ الخلق و ذکر الایمان علیہم السلام

باب اول بیان ابتداء پیدائش کے اور ذکر پیغمبرین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فتح کہ آغاز امر دین و ملت کا اور اصلاح و تہذیب
 امور عالم کا اُنہی ہی اور ابتداء پیدائش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہو جانا چاہیے کہ ملتوں والے بلکہ مجوس بہت تفتق میں
 اسپر کہ عالم حادث اسی یعنی عدم سے وجود میں آیا یا یعنی کہ کوئی چیز تھی سوائے خدا کے پھر پیدا کیا اُنہی اور عمدہ اس باب میں خبر مصادیق کی
 ہو کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن موجود نہی پس ہدای کی لوح و قلم اور لکھی ایک کتاب پہلے پیدا کرنے خلق کے بعد اُنہی پیدا کیا عرش و کرسی اور
 آسمان اور زمینوں اور فرشتوں اور جن انس کو جیسے کہ حدیثوں میں آیا ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ حساب حادث ہن ساتھ انکو
 اور صفوں ہن کے پس بعضے اسپرین کہ اول مخلوق حساب میں پانی ہی سیلے کہ وہ قبول کرتا ہے تمام صورتوں کو کیونکہ پانی جب لطیف
 ہو ہوا ہو جادے اور اُسکے خلاصہ سے آگ پیدا ہوئی اور دھوئیں سے آسمان بنا اور اطلاق دُخان کا آسمان پر قرآن مجید میں آیا ہے اور
 یہ قول نسبت کیا گیا ہر طرف بعض حکماء کے تمام اسکا طاس ملتی ہی لیکن کہا ہے علماء نے کہ اُنہی یہ قول مشکوٰۃ بنوت سے یعنی حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہے اور توریت کے پہلے سفر میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ایک جوہر پھر دیکھا اُس میں نظر ہیبت و جلالت
 پر کھلے اُنکے خزا اور پانی ہو گئے اُس میں سے ایک اور بخار اٹھا مانند دھوئیں کے پس پیدا کیے اُس سے آسمان پھر ظاہر ہوئے پانی پر کف
 اور پیدا کی اُس سے زمین پھر لنگر کیا زمین پر پہاڑوں کو اور لوگوں کے اس باب میں اقوال مختلف ہیں اور یہ امور عقل و قیاس سے
 نہیں معلوم ہو سکتے مگر وحی آسمانی سے یا ساتھ استنباط و فہم کے وحی سے و اللہ اعلم بحقائق الامور **الفصل الاول فی نفس علی**
 عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِصَيْنٍ قَالَ لَاقِيْتُ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ
 أَقْبِلُوا الْبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَرْنَا فَأَعْطَيْنَا فَنَدَّ خَلَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبَشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ فَلَمْ يَقْبَلُوا
 بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا أَقْبِلْنَا جُنَّاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذِهِ الْأَمْرِ مَا كَانَ اللَّهُ دَلَمَ يَكُنْ شَيْءٌ مُبْلَهُ دَكَانَ
 عَزَّ شُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ ثُمَّ آتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ
 أَذْرَيْتَ نَافَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَأَنْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا دَايِمًا اللَّهُ لَوْ دُرْتُ أَنْهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَظُرْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا تھا میں نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آئی آنحضرت کے پاس ایک قوم بنی تميم سے کہ قبیلہ
 بڑا مشہور ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو بشارت اسی بنی تميم سے یعنی قبول کرو اور انھیں سے کسی چیز کو جواب
 بشارت کی ساتھ جنت کے اور پانی سعادت دارین کے ہی یعنی سیکھو احکام و عقائد دین کے اور جو کچھ بڑا مقصد و مطمح نظر ہمت کیگی کے
 دنیا اور متاع دنیا تھی نفوذ باطن میں ولایت کہا انھوں نے کہ بشارت دی آپ سے ہکو ساتھ دین و تقویٰ کے پس کچھ دیکھے ہکو
 ع ح یعنی بشارت سن کر لی بنے اور قبول کی کچھ دو ہکو دنیا میں کہ ہکو وہ چاہیے ہے یعنی کہ دنیا فانی کو انھوں نے ہم مہمات جلا اور
 مقدم رکھا اُسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت نے نالیا تھی اور ضعف یقین انکا دریافت کر کے ازراہ غصہ کے
 نفی کی قبول کرنے بشارت کی بہ نسبت اُنکے کہ فرمایا اَوَّلُ الْقَبِيلَةِ بَنُو تَمِيمٍ ت پھر آئے لوگ اہل یمن سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ قبول کرو تم بشارت کو اہل یمن جیکہ قبول نہ کی بشارت بنو تميم نے کہا اہل یمن نے کہ قبول کی بنے بشارت آئے ہیں ہم آپ کے پاس
 تا د اثنیہ یومین ہم دین میں منہ چو کہ اچھی نیت کی غالب تھی و سخط تفقہ فی الدین کے نہ واسطے طمع فی الدنیا کے حامل ہوئی
 اُنکے لیے بشارت اور قبول اور علم ظل اور سوچنا مطلب کو اور محروم رہے اہل بشارت سے بلکہ بسبب چاہنے و طار کے پڑے پستی میں

پس عالی ہستی پر پناہ دیتی ہی مرتبہ عالمی کو جیسے کہ ایک حکایت منقول ہے شیخ ابو العباس مہر سی سے کہ وہ نیکے مرتبہ مطہر سے بقصد زیارت
 تربت امیر المؤمنین حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور سابقہ ہوا نیکے ایک شخص پس کھولا گیا نیکے لیے دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے
 اور داخل ہوئے وہ فرارہ پر پس نیکے ایک جماعت کو رجال الغیب میں سے کہ پاک ہیں نقصان اور خیر ہے پس پچانا شیخ نے کہ یہ ساعت قبولیت
 کی ہے پس طلب کیا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت دینا اور آخرت میں پھر کہا ازراہ شفقت کے اس شخص کو کہ ساتھ تھا نیکے اسی بھائی میرے
 طلب کر اللہ تعالیٰ سے جو چاہے تو اس لیے کہ یہ وقت قبولیت و مار اور فضل کا ہی پس نیکے اسے اللہ تعالیٰ سے ایک دیار اور نہ ذکر کیا
 جنت و نار کا پھر پھر سے دونوں اور جبکہ پہنچے مرتبہ کے دروازے پر دیے اس شخص کو کسی نے وہاں کے رہنے والوں میں سے ایک دینار
 پھر داخل ہوئے دونوں قطب دلی سید ابو الحسن شاذلی کے پاس اور منکشف ہوا پھر یہ تفصیل پس کہا انھوں نے اس شخص کو کہ اسی
 دینی ائمہ پایا تو نے وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نے ایک ٹکڑا دینا دینہ کا پس کیوں نہ طلب کیا تو نے مانند ابو العباس کے عفو و عافیت
 مانگے ہوتے وہ دونوں یح احمدین و دنیا تیری کے کافی درانی ت اور آئے ہیں ہم باپو بچہ ہیں ہم آپ سے ابتداء اس امر سے یعنی پیدائش سے
 اور مبداء عالم سے کہ کیا خیر تھی پہلے اسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا اللہ تعالیٰ ع یعنی انزال الازل میں جیسے کہ یہ وہ بالابا ہیں
 پاک و صف تغیر و حدوث سے کہ صفت ہی ہندون کی اس لیے کہ جس خیر کا ثابت ہو قدم محال ہی اسکا عدم ت اور نہ تھی پہلے اسکی کوئی خیر
 فاع بلکہ جو کچھ ہوا بعد اس کے ہوا اس لیے کہ وہ ہر خیر کا خالق ہی پس کیونکر تصور ہو ہونا سید کا پہلے موجود و جب الوجود کے ت اور تھا
 عرش اللہ تعالیٰ کا پانی پر پھر پدائیے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین فاع اس میں اشارہ ہی اسکی طرف کہ تھے عرش اور پانی پہنچے
 گئے پہلے آسمان و زمین کے اور نہ تھی عرش کے نیچے پہلے آسمان و زمین کے کوئی خیر سوائے پانی کے پس ہونا عرش کا پانی پر بایں معنی ہو کہ
 کوئی خیر نیکے درمیان میں جاہل تھی نہ یہ کہ عرش رو کا ب پر تھا اور مرد پانی پانی دریا کا نہیں ہی بلکہ اور پانی تھا چھ عرش کے جیسا
 کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مفصل ذکر اسکا دل کتاب میں بیج باب الایمان بالقدر کے ہو چکا ہی اور کہا بن ملک نے کہ تھا عرش پانی پر
 اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہا بعضوں نے کہ پیدائش عرش و پانی کی پہلے آسمان و زمین کے ہونی پھر پدائیے
 اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پانی سے اس طرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنے لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اٹھی آسمین جھاگ اور جمع ہوئی
 جگہ کہ عید شریف کے چنانچہ اس لیے نام ہوا کہ کام القری پھر پھیل گئی زمین اس کے نیچے سے پھر کھ گئے زمین پر پھارنا کہ پہلے زمین اور اول ہمار
 ابقی پس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کے اور اٹھا ہوا ان سبب سے پانی کے جانب آسمان کے پس پیدا ہوئے آسمان اس سے ت
 اور لکھا اللہ تعالیٰ نے یعنی ساتھ پیدا کرنے حروف کے یا حکم کیا ملا کہ کو لکھنے کا لوح محفوظ میں ہر خیر کو ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ لکھا
 پد کرنے عرش کے ہو عمران بن حصین راوی کہتے ہیں ت کہ پھر آیا میرے پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈھونڈ اپنی اوٹنی کو کہ چلی
 گئی ہی یعنی بھاگ گئی پس کیا میں اس کے ڈھونڈنے کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہوں میں کہ اوٹنی چلی جاتی اور میں نہ اٹھتا نقل کی یہ بجا ہی
 نے ف ح عمران دروازے پر اوٹنی بانہ کر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تے ناگمان اوٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری
 اوٹنی بھاگ گئی جا پڑ پس وہ بٹھے باہر ضرورت کے اور پشیمان ہوئے کہ کیوں میں اٹھا اور فواکد صحبت شریف آنحضرت کے سے اور
 صفات و ملامت سے کہ ہاں نہ کو رہنے تھے عزم ہوا و عن عمر قال قام نینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً فاحتوتنا
 عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم فاكل النار مناراً لهم حفظ ذلك من حفظه ونسبه من نسبه رواه البخاری

اور روایت ہی امیر المؤمنینؑ سے کہ کہا کھڑے ہوئے درمیان ہمارے یا وسط فیضیت کرنے ہمارے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہوا
عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہوگی ابتدا سے پیدائش سے تا آخر روز قیامت کہ داخل ہوں بخشیشت میں از دوزخ و دوزخ میں فرسار
یعنی احوال مبداء اور معاد کا اول سے آخر تک سب بیان کیا تو صبح اسکی یہ کہ حضرت نے بیان کیا احوال سب امتوں کا تا وقت دخول جنت و نار
اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا انہیں خیر و شر سے یہاں تک کہ داخل ہوں بخشیشت میں از دوزخ و دوزخ میں
میں ت یا در کھتا ہی اسکو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بعد از یاد کرنے کے فراموش نہ کیا اور یاد نہیں رکھتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یاد کیا
اور بعد اس کے فراموش کیا حال میں یہ کہ بعضے یاد رکھتے ہیں اور بعضے بھول گئے نقل کی یہ بخاری نے و عن ابی ہریرۃ قال
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ كِتَابًا بَاقِدًا أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ
رَاحِمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَمَنْ مَلَكَوْبٌ عِنْدَهُ فَقِيَ الْعَرْشُ مُتَعَقِّ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھی ایک کتاب پہلے اسکے کہ پیدار کے آسمان میں یہ تھا کہ ہر بانی میری
سبقت لے گئی ہی میرے غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکھا گیا ہی از رویا اسکے ہی اور عرش کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فر
ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکھی گئی اور تمام مخلوق سے اوٹھائی گئی کسی کی خیر اور کال یعنی کچھ میں نہیں آتی کہا تو بخشیشت میں احتمال ہی کہ
مرا و کتاب سے لوح محفوظ ہو اور ہوں معنی قول حضرت کہ لوح محفوظ میں لکھا گیا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہوا اس سے
فقطا کہ جو جاری کی اللہ تعالیٰ نے از رویا چون چوبی قول حضرت کا عندہ فوق اعرش تنبیہ ہی اس پر کہ وہ لکھی گئی اس پر اور تمام مخلوق
سے اوٹھائی گئی کسی کے خیر اور کال میں آتی اور معنی سبقت رحمت کے غضب پر یہ میں کہ طور آثار رحمت کے بت ہیں کہ کچھ
رکھا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبھی کبھی مورد خاص ہی میں ہوتا ہی جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا ان ابی صیب یہ میں از روایت ہی
کل شیء یعنی عذاب پہنا ہو چکا ہوں میں مسکو چاہتا ہوں اور رحمت میری گھر رکھا ہی ہر چیز کو و عن عائشۃ عن رسول اللہ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقْتُ الْمَلَائِكَةَ مِنْ نُورٍ خَلَقْتُ الْجِبَّاتِ مِنْ مَتَادِجٍ مِنْ نَارٍ خَلَقْتُ آدَمَ مِمَّا وَصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ سے اسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیدار کیے گئے فرشتے نور سے ف ح قاموس میں ہی کہ نور
روشنی یا شمع اسکی اور بیان مراد جو ہر روشن ہی ت اور پیدار کیا گیا جان کہ جسے جن کے ہی باب جنوں جیسے کہ آدم باب میں شہر
کے شعلہ آگ دھو میں ملے ہوئے کیسے اور پیدار کیے گئے آدم اس خیر سے کہ بیان کی گئی تمہارے بے نقل کی یہ مسلم نے فر ع یعنی قرآن
میں خلق من تراب روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے مراد نوفا کہ پیدار کیے گئے کچھ اور از مار اور انکو آدم کی مٹی کے فضیلے اور روایت
کی بطرانی نے ابی امامہ سے مراد نوفا کہ پیدار کیے گئے حور عین زعفران سے اور روایت کی حکیم نے اور ابن ابی النویا اور ابو اسنیخ اور ابن مردیہ نے
ابو ذر سے کہ پیدار کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین قسم پر ایک قسم تو سانپ اور کچھ اور شرارت الاصل اور ایک قسم ناند ہوا کے جو میں ایک
قسم میں کہ انہیں حساب و عقاب ہی اور پیدار کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو تین قسم پر ایک قسم تو ناند چار یا دیوں اور ایک قسم کہ بدن کے بدن نبی آدم
کے سے ہیں اور ارواح الکی ارواح شیطانی کہ ایک قسم اللہ کے سایہ میں ہیں کہ نہیں ہوگا رکھا و عن انس أن رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَوَكَّدَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَوَكَّدَ فَجَعَلَ لِبَاسِي بَيْضَ بَيْضَ صَاوَةً لَمَّا رَأَاهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّ خَلْقَ خَلْقًا لَا يَمْلِكُ وَلَا يَسْلُمُ
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدار کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اور صورت بانی اسکی بخشیشت میں

چہوڑا انکو سب تک کہ چہوڑا انکا چاہا فصح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پیدائش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت میں ہوا حال آنکہ
 اخبار ولادت کرتے ہیں کہ پیدائش اور صورت بنی آدمی ہوائی وادی نمران میں کہ عرفات کے جنگل میں سے ہی اور بعد از ولادت کرنے اور پچھنے
 روح کے بہشت میں لے گئے پس ذکر کرنا لفظ نبی الجنت کا باعتبار حاجت حل آنکے کے ہی یعنی پیدائش کے رکھا بہشت میں اور تو پرستی نے کہا کہ
 مجھے گمان یہ ہو کہ ذکر کرنا لفظ نبی الجنت کا سہو ہی راوی سے بھر تقدیر جب پیدائش آدم کو بت پس شروع کیا المیہ سے پھر ناگزیر تکلفی کے
 دیکھتا تھا کہ کیا ہو یہ اپنے تفکر کرنا تھا انجام کار اسکے میں اور تاویل کرنا تھا انجام کار اسکے میں اور تاویل کرنا تھا کہ کیا ظاہر ہو گا اس سبب جب
 دیکھا اسکو خالی اندر سے پہچاننا کہ پیدائش ہی سبب الیش غیر مضبوط سے یعنی نہیں بقوت ہی بعض اعضا کو بعض سے ورنہ قوت ہی اور نہ نباتات بلکہ
 بہر تنزل الامم تنزل الجبل پیش کیا گیا آفات کے لئے اور بعضوں نے یہ بھی کہ میں اپنے نفس کی مالک نہیں ہو سکیگا اور میں نگاہ کر سکیگا اپنے بچہ کی
 سے اور شہادت سے اپنے نفس میں ہو اطمینان کہ امید کی باندھی اسکے گمراہ کرنے میں اور بعضوں نے کہا کہ میں مالک ہو گا اپنے نفس کا غصہ کے قوت
 نقل کی یہ مسلم ہے کہ حضرت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذت ابراہیم النبی وھو ابن ثمانین سنۃ
 بالقدوم متفق علیہ اور روایت ہے کہ ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ختم کیا ابراہیم نبی نے سال میں کہ وہ
 انہی برس کے تھے ساتھ قدم کے قوت سے کہ انکو وہی کہ لفظ قدم کی دال کی حرکت میں اختلاف ہے تشدید و تخفیف میں کہا جاتا کہ
 آلہ بر ہی کو یعنی بسوا کہ قدم ساتھ تخفیف کے فقط اور قدم سبب سے قریہ ہی شام میں پس حسبت کہ روایت کیا ہو تو را
 کو تشدید سے مراد ہی قریہ نہ کو را و روایت تخفیف کی احتمال رکھتی ہے قریہ کو اور آلہ اکثر ان نے تخفیف ہی پر ہی حاصل یہ کہ
 اکثر ان کے نزدیک معنی یہ ہوں گے کہ ختم کیا بسولہ سے یا قدم میں کہ قریہ ہی شام میں ست الفیل کی یہ بخاری اور سلم نے عندہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یلد ابراہیم الا ثلث کین بات ثنیین منہون فی خات اللہ قولہ الی
 ستیم و قولہ بل فعلہ لیسوہم ہذا وقال بیئنا ہذا ذات یوم و سادۃ اذ انی علی جبار مین الجبارۃ فقیل
 لہ ان ہینا جلا معہ امرأۃ من احسن الناس فامرسل الیہ فسأله عنہا من ہذہ قال اختی فانی سادۃ
 فقال لہا ان ہذا الجبار ان یعلم انک امرأۃ یعلب فی علیک فان سألک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الہ سلام
 ایس علی وجہ الامرض مؤمن غیر ی وغیرک فامرسل الیہا فالی یہا قام ابراہیم یصلی فلما دخلت علیہ
 ذهب یبئنا و لہا بیدۃ فاحمد و یروی ففطحتی رکض یرجلہ فقال ادعی اللہ لی و لا اضربنی فدعت اللہ
 فاطلق ثم تناو کھا الثانیۃ فاحمد مثلہا و اشد فقال ادعی اللہ لی و لا اضربنی فدعت اللہ فاطلق قد عا
 بعض حبیبہ فقال انک لمتانی بانیسان انما انیننی بشیطان فاحمد ما ہاجر فانتہ وھو قائم یصلی فاد
 ما بیدہ معیم قالت اللہ کید الکافر فی نحرہ و اخدم ہاجر قال ابو ہریرۃ نلک املک بافی ماء السماء و متفق علیہ
 اور روایت اسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہیں بولے ابراہیم مگر تین جھوٹ تین بار
 مع انبیاء معصوم ہیں وہ مطلق جھوٹ نہیں بولتے پس یہاں جو جھوٹ بولنا انکا فرمایا یہ بہ نسبت سنسے والوں کی کہ یہاں تین
 صورت میں جھوٹ تعین اور نفس الامر میں ہی انکو عربی میں معارض کہتے ہیں اور تین کا ایسے کیا کہ چوتھا جو کہا ہی نہ لڑی و دوست
 لکھتے تھے بلکہ ایم طفولیت میں تھا کچھ اعتبار نہیں ت وہ جھوٹ ان میںون جھوٹوں میں سے تو ذات خدا میں ہیں فصح یعنی

دو سطحہ خدائے اور حکم اسکے کے اور طلب رضا اسکی کے کہ فتن حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کے لیے نہیں ہی بلکہ مقصود توحید اور تشریف کی تعالیٰ اور تیری بات میں کہ کتنا انکا ہذا اپنی ہی اگرچہ وہ بھی خدا تعالیٰ کے لیے تھا لیکن انہیں نفع انکی ذات کے لیے بھی حاصل ہی تھا ایک فعل انکی یہ تفتیق میں تیار ہوں مفسر یہ ہوسکتا کہ انہوں نے کہ انکی قوم نے انکو اپنی عید کی سیر کے لیے بلایا اور انہوں نے چاہا کہ میں بخداون ثابت شکنی کروں اُسوقت یہ بیان کیا کہ میں بیچارہ ہوں تا وہ جوڑ جادوین اور یہ ظاہر میں جھوٹ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیمار تھے لیکن تاویل انکی یہ ہے کہ خداوندی یہ تھی کہ میں حق ساتھ بیمار کی ہوں کہ کبھی نہ کبھی بیمار ہوا کرتا ہوں پس ایسا لفظ بہم بولے کہ ظاہر اسکا دلالت کرتا ہے بیمار سی فی الحال پر بعضوں نے کہا کہ انہوں نے دیکھ میں دالا انکو کہ گویا انہوں نے استدلال کیا ہی ساتھ علامات علم نجوم کے کہ بیمار ہوں گے جیسے کہ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہے اور یہ خرد رکھی کہ دل میرے بیمار و بد حال ہے بسبب کفر تمہارے کے کیا جواب ایک بزرگ نے کہا بیت اگر تبتما شامی عید خود طہ بندہ غلیل دار جواب ہے بلکہ بیمارم است اور دوسرا قول انکا یہ ہے بلکہ کیا یہ بڑے انکی نے مفسر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفار کے غائبانہ انکے بتوں کو توڑ ڈالا انہوں نے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیا ہے بیمار سے خدائوں سے ای ابراہیم انہوں نے فرمایا کہ یہ بت جو سب میں ابراہیم نے یہ کام کیا ہے میں یہ بات بھی سچی لیکن غرض انکی تنبیہ کرنی تھی کفار کو کہ دیکھو جو اپنا ضرر زمین و فح کر سکتا ہے وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہنچا سکیگا اور لائق عبادت کے کیونکر ہوتا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہ بیان تیسرے جھوٹ کے کہ ابراہیم علیہ السلام سے صاف اور ہوا اُسوقت کہ ابراہیم اور سارہ بی انکی جلد تھے طوفان شام کے ہجرت کیے ہوئے بندہ ملک مزدک کے ناگمان کے لیے گزرے ابراہیم ساتھ سارہ کے اور شہر ایک عالم ظالم کے ظالمین میں سے پس کہا گیا اُس ظالم کو کہ میں نے خبر پہنچائی تو گویا کہ اس جگہ یعنی اس شہر میں ایک دیہی کے ساتھ ایک عورت ہی بہترین لوگوں سے حسن و جمال میں ہیں بیجا اُسے کسی کو طرف ابراہیم کے بلانے کے لیے پس گئے ابراہیم پاس اسکی پس پوچھا اُسے ابراہیم سے سارہ کے حال سے کہ کون ہے تیری یہ عورت کہ تیرے ساتھ ہے کہا ابراہیم نے کہ یہ بہن میری بیوی ہے دینی پس آئے ابراہیم سارہ کے پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانیکا شہر اُس ظالم کے سے پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیکا کہ تو بی بی میری ہی تو غالباً لگا چھترے لینے میں یعنی زبردستی تجکا چھین لیا جائے پس اگر پوچھے تجھے تو خبر دینا تو اسکو کہ تو بہن میری ہی سیلے کہ تو بہن میری ہی اسلام میں یعنی نیت کرنا خود اسلام کی بلوی یہ سچ ہی سیلے کہ میں ہی رو سے زمین پر کوئی مسلمان سوائے میرے اور تیرے مفسر ح ح یہ بیان واقع ہے کہ اُسوقت میں کوئی وہاں اور انہیں ایمان نہ لایا تھا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی بیٹی تھیں یہ بھی ایک توجیہ اور ہی وسط حد قول ہذا اپنی کے اور شاید کہ انصار ابراہیم کا خود اسلام پر بسبب شرف اور اوصالت اس نسبت کے ہو یہاں ایک شکل اور ہوا ہے کہ حضرت لوط بھی تو ایمان لائے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فامس لہ لوطہ جواب اسکا یہ دیا ہے کہ مراد ابراہیم کی یہ تھی کہ اس زمین میں کہ جہاں یہ ماجرا پیش آیا ہے کوئی اور سوائے ہم دونوں کے مومن نہیں کیونکہ لوط انکے ساتھ تھے ایک اور اعتراض کیا ہے علامہ ابن نکما ابراہیم نے کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کو اسکی میان کے ہاتھ سے کم کیا کرتے ہیں یہ بھی ہے کہ ظالم کہاں باک رکھتا ہے بی بی ہوا میں لے لیتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اُس ظالم کی عادت یہ تھی کہ بی بی کو میاں لے لیتا تھا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بھی تھا اور دین مجوسی میں اگر بہن ہوتو اسکا بھائی حق داوے ہی ساتھ اسکے نسبت غیر اسکے کے پس چاہا ابراہیم نے کہ مشک کرین ساتھ دین اسکے کے باوجود اسکے اپنے رعایت اپنے دین و عادت کی انکی اور قصہ کیا اسکے لینیکا است پس بیجا اُس ظالم نے کسی کو طرف سارہ کے انکے بلانے کے لیے پس لائی

گئیں سدا کے پاس کھڑے ہوئے ابراہیمؑ تا نماز پڑھیں فتح مع اور مناجات کریں اپنے پروردگار سے تاس درط سے نجات پائیں اور عادت
مقررین درگاہ کی یہی ہو کہ جب کسی غم میں مبتلا ہوتے ہیں تو نماز پڑھنے لگتے ہیں بوجہ فرمودہ حق سبحانہ تعالیٰ کے یا ایہا الذین آمنوا استعینوا
بالعصر المصلوۃ اور عادت شریف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی تھی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اذ خربہ امر صلیٰ علیہ وسلم کہ میں
سارہ اس ظالم کے پاس تو چاہا اُسے کہ ہاتھ ڈالے ان پر اور پڑے اُگھو یعنی بغیر سوال و جواب کے یا بعد اُسکے بسبب غلبہ
خوابش کے اُگھو حسن دیکھو ارادہ دست دراز می کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم فتح لفظ آخر نصیغہ قبول ساتھ تحقیق کے
ہی اسکی متن طرح پر تفسیر کی ہی ملتا ہے یا تو یہ کہ باز کھا گیا وہ ظالم قدرت الہی سے کہ چھوڑنے سارہ کے سے اور یہ کہ پکڑا گیا اپنے گناہ
سے اور عذاب کیا گیا اُسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت میں آخر ساتھ تشدید کے تاخیز سے بھی یا یہی معنی پکڑے جا گئی کے دل کے سبب
افسوس یا آخر کے ایسا کہ سر اسیمہ و حیران ہرست اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فائدہ یا زیادہ سپر نقطہ فتح ساتھ میں متعین مع اور
تشہید مطلق کے بنا جہول پر یعنی گلا گھونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سنی گئی اُسکے حلق سے ایسی آواز کہ جیسے سوئے میں کوئی آواز کرتا ہے جبکہ
خرائکتے ہیں ت یہاں تک کہ پانوں مانے لگا زمین پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مہرگی وال ہوتا ہے پس کہا اُس ظالم نے اپنے
سارہ کو کہ دعا کر خدا سے میرے لیے تا خدا صر کے چکو اس بلا سے اور فرزندین پر و پنا و لگامین چکو یعنی کچھ تعرض نہیں کرو گنا تجھے پس دعا
کی سارہ نے خدا تعالیٰ سے پس چھوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اُس حالت سے پھر ارادہ ہرست انداز می کا کیا اُس ظالم نے سارہ سے دیر
بایں پکڑا گیا مانند پکڑے جانے پہلے کے بلکہ سخت تر اُس سے پس کہا دعا کر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے اور زمین غمر ہو پنا و لگامین چکو پس غامی
سارہ نے اللہ تعالیٰ سے پس چھوڑا گیا پس بلایا اُس ظالم نے کسی کو اپنے وار بانوں میں سے اور کہا کہ تحقیق تو نہیں لایا میرے پاس انسان
کو یعنی تاکہ تادریہن میں اُسپر نہیں لایا تو میرے پاس کو جن کو یعنی اسی سبب نہیں قادر ہوا میں اُسپر بلکہ ضرر ہو پنا یا چکو اور تو نے
چاہا کہ یہ ہلاک کر ڈالے چکو پس خدمت کو دے سارہ کے باجرہ فتح یعنی جبکہ دیکھی اُسے بزرگی سارہ کی اور تقرب انکار ذریعہ اللہ تعالیٰ
کے تو ایک نوٹ مذی دی کہ نام اسکا باجرہ تھا اور آجر بھی کہتے ہیں اور ابراہیمؑ کے سارہ سے فرزند نہیں ہوا تھا پس سارہ نے باجرہ ابراہیمؑ کو دی
اور کہا امید ہے کہ تمہارے یہاں اس سے کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیلؑ باجرہ سے پیدا ہوئے اور ابراہیمؑ اس ایام میں سو برس کے تھے
اور آخر کو سارہ سے بھی حضرت اسحقؑ پیدا ہوئے پس اس میں سارہ ابراہیمؑ کے پاس احوال میں کہ ابراہیمؑ کھڑے نماز پڑھتے تھے
یعنی کھڑا لگی خلاصی کی تو خبر ہوئی تھی کہ ستور سابق نماز میں متوجہ الی اللہ تھے پس اشارہ کیا ابراہیمؑ نے اپنے ہاتھ سے کہ کیا ہی حال تیرا
اور کیا ہوا کہ سارہ نے کہ رو کیا اللہ نے کرائس کاڑ کا بیج سینہ اُسکے کے بیٹے اسکی بداندیشی اولیٰ اُسپر پڑی اور عجیب سرایت ملی اور کچھ زمانہ
بچے نہ ہو پنا اور خدمت کو دی باجرہ کہا ابوہریرہؓ نے کہ وہ باجرہ مان تھا ری ہی ای میٹون آسمان کے پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
فتح یہ خطاب حضرت اسمعیلؑ کی ہوا لگوئی اور ساتھ پانی آسمان کے تعبیر کیا انکو بسبب طہارت نسب انکی کے اور پانی آسمان کا مثل ہی
طہارت میں چنانچہ کہتے ہیں کہ فلانا آسمان کے پانی سے پاک تر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اشارہ کیا ساتھ اُسکے اسکی طرف کہ چشمہ زفر کا
بتقریب حضرت اسمعیلؑ کے نکلا تھا اور وہ پانی آسمان قدس و طہارت سے نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سے پیدا ہوتا ہی صانع تعالیٰ اسکو
آسمان ہی سے بھیجتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی سیلے کہ وہ اولاد عام بن حارثہ از دی کے ہیں اور اسکا لقب اشٹا
تھا سیلے کہ اسکی قوم بنو مطلب کہتی تھی اس سے اور بعضوں نے کہا کہ مرد نام عرب ہیں یہ نام انکا سیلے ہوا کہ وہ طالب بندہ کے تھے

اور جہان بندہ ہوتا ہی وہیں گذران کرتے ہیں اور اگرچہ تمام عرب ہاجر کے بطن سے نہیں ہیں لیکن اکثر اولاد اسمعیل سے ہیں پس سب شرف و غلبہ کے یون کہا **وَعَنْهُ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنْتُ بِالشَّامِ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَيْفَ يَحْيَى الْمَوْتَى وَيُوحَنَّا اللَّهُ لَوْ مَا لَقَدْ كَانَ يَأْدَى إِلَى مُرْكَبٍ شَدِيدٍ وَلَا لَوْ لَيْتُ فِي السَّعْيِ طَوْلَ مَا لَيْتُ يُوسُفَ لَا جَبَّتُ الدَّاعِيَ مَتَّقِي عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق ترین ساتھیوں کے ابراہیم سے جس وقت کہ کما ابراہیم نے اسی پروردگار میرے دکھا جھکو کہ کیونکر زندہ کرنا ہی تو مردوں کو فسخ بعد لفظ الموتی کے آیت یون ہی قال ولم توین قال بلی ولیکن لیسطن قلبی اور سب فرمانے احمدیث کا یہ ہی کہ جب یہ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نے صحابہ میں سے کہ شک کیا ابراہیم نے نہ ہمارے پیغمبر نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لائق ترین ساتھیوں کے ابراہیم سے اور ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے ثابت کیا کہ حضرت ابراہیم کے لئے اولیٰ ذات شریف کے لئے حال آنکہ دونوں حال میں کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم جمعین کو کہ اول مومنوں اور مومنوں کے ہیں کچھ معنی ہی نہیں رکھتا پس معنی یہ ہیں کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم میں تو ہم میں بھی پاتا اور تم جانتے ہی کہ شک راہ نہیں پاتا ہم میں پس حال نو کہ ابراہیم بھی ایسے ہی ہیں پس سوال ابراہیم کا واسطے طلب ترقی کے تھا علم یقین سے طرف میں یقین کے کلامینا قلب عبارت اس سے ہی واجب بیہوش دلیل لائے کہ پروردگار میرے زندہ کرنا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی سی بات تا ظاہر دلیل اُنکی عیاناً لیکن شکال یہ آتا ہی کہ اس حدیث سے ترجیح ابراہیم کی آنحضرت کی ذات شریف پر بھی جاتی ہی اور جواب اس کا یہ ہی کہ حضرت نے یہ بات بطریق تواضع کے فرمائی یا فرمائی ہو پہلے آنے اس وحی کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سردار و فضل ہیں اولاد آدم کے اور یہی تو جمیع ابراہیمیت کی ہی کہ حضرت ہی اور پر عدم نفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حجت کرے اللہ تعالیٰ لوط و قحط تھے لوط کا تھے تھے اور پناہ کرتے تھے طرف رکن سخت کے فح رکن ہر خیر کے کنارے قوی کو کہتے ہیں اور یہاں مرد رکن شدید سے جماعت تو یہ ہی اور یہاں اس کا یہ ہی کہ جب قوم نے قصد کیا ایذا دینے کا اُنکے ہمانوں کو کہ فرشتے تھے بصورت امردوں کے تو کہا حضرت لوط نے لوائی لی کلم قوہ کا شک جھکو ہوا تو میں نے بذات خود قوت مقابله اور دفع کرنے تمھارے کی رکھتا میں اور اسی الی رکن شدید پناہ ڈھونڈتا میں ساتھ جماعت قوی کے کہ اُنکی جماعت اور قوت کا بذر رکھنا اپنے تئیں تمھارے شر سے پس فرماتے ہیں آنحضرت کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ لوط کو کہ پناہ ڈھونڈتے تھے ساتھ رکن شدید کے امیون میں حال آنکہ رکن شدید جنگل مارنا ساتھ عصمت حق اور حفظ اسکے کے ہی اور عرب رحمت وہاں بھیجتے ہیں کہ کسی سے کچھ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کرے کہ نکرنا چاہیے کہتے ہیں کہ خدا رحمت کرے اور بخشے دلانے کو کہ ایسا کام کیا لینے کا ناباستنی کیا انتہی اور ملا علی نے بھی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سے نقل کر کے لکھا ہی کہ میرے نزدیک یہ معنی لینے بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے طریق ادب و درہن اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جملہ منع کرتے تھے غیبت عوام سے مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر تصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کے ایسی بات کہ مومن ہوانگی نقصان تیرے یا کم ہمتی کی پس منہ یہ ہیں کہ وہ بقیہ انبیاء جہلت بشریہ کے بعض امور ضروریہ میں مل کرتے تھے طرف استنات کے ساتھ جماعت تو یہ کے چلنے ہی ہمارے لئے بھی اب اسلئے کہ ہم مامور ہیں ساتھ متابعت کا علیین کے بیچ تعلق اسباب کے باوجود اتحاد کے رب الارباب پر اور ہمارے کلام میں یرحم اللہ کہنا اسلئے تھا کہ تانا ہم جاوے اعتراض نقصان کا ابراہیم سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لکم واللہ عالم بالانصواب پھر فرمایا آنحضرت نے ات اور اگر تمہارا میں قید خانہ میں اس مدت دراز میں کہ ٹھہرے یوسف تعالیٰ تہ قول کہتا میں کہنا بلا نیوالیہ کا فح کہ بادشاہ مصر کی طرف سے حضرت یوسف کے بلانے کو آیا تھا اور قصہ اس کا یہ ہی کہ حضرت یوسف نو برس سے قید خانہ میں تھے اور جب مصر کے بادشاہ نے طلب کیا

نظارہ حق جلد ہفتم
صفحہ ۴۸۱
کتاب المغتن باب بر الحلق و ذکر الانبیاء
نظارہ حق جلد ہفتم
صفحہ ۴۸۱

انکو تاخدا ص کرے اور مقرب کرے تو یوسف نے نکلنے میں توقف کیا اور کہا کہ پہلے میرا حال دریافت کرو اور ان محورتوں سے کہ مجھ کو دیکھ کر ہاتھ کاٹ دالے تھے عصمت اور غیرت میری تحقیق کر دے بعد انکے نکلون کا میں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میں یہاں سے یوسف کے ہونا اور اتنی مدت دراز قید خانے میں مجھ پر گذرتی اور کوئی میرے چھٹانے کیے یا تو جلدی مان لیتا کتنا اسکا اور ہرگز منظر تحقیق حال کا نہ ہوتا اور توقف اور تامل نہ کرتا جیسا کہ یوسف نے کیا پس یہی تعریف کی آنحضرت نے یوسف کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رائے انگیکانے باوجود اسکے کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ میں ٹھہرے اور پادے محنت اور شدت اٹھیں اور پھر کوئی اسکے چھٹانے کو آدے اور وہ ہوشیارت اختیار کرے تو زیادہ اس پر استقامت تصور نہیں ہی اگر میں اس طرح کہیں اس حال پر ہوتا تو جلدی سے نکل آتا اور صبر نہ کرتا اور یہ تو صغیر ہی آنحضرت کی واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ مرح و ثناء سے یوسف کے ورنہ استقامت آنحضرت کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء و الٰہ عزم سے ت نقل کی یہ حدیث اور مسلم نے و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مؤمنی کان رجلاً حبیباً سدیداً لا یزلی من جلدہ شیئاً استخاف فاذاکم المؤمن بنی اسرائیل فقال ما نستویہم النستوی المؤمن عیب یجلدہ اما یوحی کوادریہ و دین اللہ اراد ان یتوبہ و یحکک یوماً واحد لا یغسل فوضع ثوبہ علی حجر ففروا الحجر یتوبہ فجمہ موسیٰ فی انوم یقول لونی یا حجر لونی یا حجر حق انت علی انی ملائک من بنی اسرائیل فراد لا عریانا احسن ما خلق اللہ فقالوا و اللہ ما یومس من بانیہ اخذ ثوبہ فطبق بالی حجر ضربنا فواللہ ان بالی حجر لندبنا من انحرضہم ثلثا لولم یبنا و حسان متفق علیہ و روایت ہی ای ہرگز سے کہ کافر یا جہول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق موسیٰ علیہ السلام تھے ایک مرد بیت شرمناک بت ڈھانکنے والے بدن کے نہیں دیکھا جاتا تھا انکی جلد برقع کچھ سبب شرم رکھنے کے یعنی مارے شرم کے تمام بدن کو ڈھانکنے رکھتے تھے ہر حال میں اور نہاتے وقت پس ایذا دی ان لوگوں نے کہ ارادہ کیا انکے ایزادینے کا میں اسرائیل میں پس کہا بعضے موزیوں نے نہیں بدن ڈھانکتے موسیٰ اس طرح کا ڈھانکنا ساتھ تکلف و مبالغہ کے مگر سبب عیب کے کہ انکی جلد میں ہی یا تو کوڑھ ہی یا بیضے بھولے ہوئے ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ پاک کرے موسیٰ کو عیب سے اور ظاہر کرے لوگوں پر یہ عیبی انکی اور ثابت کرے انکی لیے حیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے پس الگ ہوئے موسیٰ لوگوں سے ایک روز تنہا نہانے کے لیے رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگتا پتھر اور نے لیا اپنے موسیٰ کے پس دوڑے موسیٰ اس پتھر کے پیچھے کپڑے ہونے دے کپڑے میرے اسی پتھر دے کپڑے میرے اسی پتھر بیان تک پہنچے موسیٰ طرف جماعت کثیر کے بنی اسرائیل میں سے پس دیکھا اس جماعت نے موسیٰ کو نہنگا بہترین پیش خدا کے یعنی بشر ان عیب و نقصان کے کہ انکے حق میں ثابت کرتے تھے وہ نادان اور کما استواج قسم خدا کی نہیں ہی موسیٰ میں کچھ نقصان و عیب فح اس معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک کرتا ہی اپنے دوستوں کو ہر عیب و نقصان کسادان اور مگر انکو ساتھ اسکے شرم کرتے ہیں تا اس سے شرم ہو کر مغرور و مکر ہو خلیق میں سے اور شرم نہ کیا موسیٰ نے پتھر کو مارنا پس شرم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئے پتھر میں نشان سبب تاثیر مارنے موسیٰ کے انکو تو بن نشان باچا دیا پانچ فصیح ہر بار کہ مارتے تھے ایک نشان اٹھیں پڑ جاتا تھا اور مارا اسکو سبب غصہ کے اور تادیب کے کہ بھاگ کیوں کیا اور زمین دو بوجہ ہوئے حضرت موسیٰ نے ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑ جانا اٹھیں اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہی نہانے خلوت میں اگرچہ ہی ڈھانکنا شرم کا افضل اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء اور صلحا مبتلا ہوتے ہیں نادانوں اور جاہلوں کی زبردستی اور وہ صبر کرتے ہیں پتھر کہا بعضوں نے کہ حکم ہوا موسیٰ کو یہ کہ اوٹھا رکھیں وہ پتھر سا تھا اپنے بیان تک کہ جب گئے قید میں تو لدا انکو اپنے عصا سے ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئے اٹھیں سے بارہ چپے چنانچہ یہ حال مذکور ہو قرآن میں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يُغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَرَأَاهُ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يُخَيِّدُ فِي قُوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ لِمَ أَكُنْتَ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَرَبِّي نَكَ دَلِكُنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرِّكَتِكَ لَوَ أَكُنْتُ الْبُخَارِيَّ

اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کافر مایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس وقت ایوب نہاتے تھے ننگے فتنے احتمال ہو کہ باندہ ہوں

تہ بندہ جیسے کہ دلالت کرتا ہی سپر قول مابعد کا حتیٰ بخشی فی ثوبہ اور یہ بھی احتمال ہو کہ بالکل ننگے نہاتے ہوں جیسے کہ موسیٰ کا نہانا اور یہ کہ وہاں

تھایہ جائز انکے نزدیک لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا طائفہ کے کہ تشریف لائی ہی واسطہ حیا کرنے کے موسیٰ سے ہمارے حضرت موسیٰ ہو

واسطہ پورا کرنے مکالمہ اخلاق کے اور تھایہ نہانا ایوب کا بعد حاصل ہونے صحت و عافیت کے اس مرض سے کہ مبتلا ہوئے تھے زمین اور برساتیں

اللہ تعالیٰ نے زمین سوئے کی انکے گھر میں تپ پس گرین ایوب علیہ السلام پر پئے انکے اوپر یا انکے طرف پر زمین سوئے کی پس شروع کیا

ایوب نے میٹھا اٹکا اپنے کپڑے میں فتنے ظاہر تر یہ ہی کہ لیتے ہوں ایوب کو ایک ہاتھ سے یا پھر کر اور رکھتے ہوں انکو کپڑے پہنے

میں پئے تہ بندہ میں کہ بانہر ہا ہو پہلے غسل کے یا بعد انکے یا پاس رکھا ہو کہ ہوز پھینا ہوت پس پکارا ایوب کو انکے پروردگار نے پیشہ ارادہ

مہربانی کے کہ اسی ایوب کیا زمین بے پرواہ کیا میں نے تجکو اس خیر سے کہ دیکھتا ہی تو پئے تہا سونا برسایا ہی میں تجھ کو تھکوا احتیاج نہیں ہی ان

مٹیوں کی کہ اوٹھائی توئے اور اپنے کپڑے میں جس کین کہا ایوب نے کہ ہاں بے پروا کیا ہی توئے قسم تیری عزت کی لیکن نہیں ہے پروردگار

مجبو کہ شریعت تیری در زیادتی حجت تیری فتنے ہر چند کرم تو بیشیہ تشریف اور ایک روایت میں ہی میں شفیع من جملہ من فضلك

پس معلوم ہوا کہ اوٹھانا ایوب علیہ السلام کا ان مٹیوں کو بسبب دیکھنے منت اور طلب کرنے لذت کے نہت حق سے تھا بطریق مرض دریا اور

بڑھانے مال کے کہ ذکر الشیخ اور ملا علی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مرض کی اوپر بڑھانے مال حلال کے اس شخص کے حق میں کہ عبادت کے اپنے نفس پر

انکے شکر گزار کا اور مرض کرے اسکو اس جگہ کہ دہوت رکھے رب اسکا اور مرضی ہو اس سے نقل کی یہ بخاری و عَنْهُ قَالَ سَبَّتَ رَجُلٌ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدٌ عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى

عَلَى الْعَالَمِينَ فَوَعَمَّ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَّا الْمُسْلِمُ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْتَرِدُوا نِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْنَعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَاصْغَوْا مَعَهُمْ فَالَوْ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ

يُفْنَى فَاذًا مُوسَى بِأَطْنَسِ جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي كَانَتْ فِيمَنْ صَبَقَ فَأَفَاقَ قَبْلُ أَوْ كَانَتْ فِي مَنْ اسْتَشَى اللَّهُ فِي رَوَايَةٍ

فَلَا أَدْرِي أَحْسَبُ يَصْنَعُهُ يَوْمَ الطُّورِ أَوْ بَعَثَ قَبْلِي وَكَأَقُولُ إِنَّ أَحَدَ الْفَضْلِ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَوْدِيٍّ رَوَايَةٍ لِي سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ

بَيْنَ الْبَنِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ لِي هَرِيرَةُ وَ لَا تَفْضَلُوا أَبَنِيَّ أَسْبِيَاءَ اللَّهِ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا

برکھاد کیا ایک شخص نے مسلمان زمین سے اور ایک شخص نے یہود میں سے پس کہا مسلمان قسم اس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو سارے جہان کی لوگوں پر

پس کہا یہودی نے انکے مقابلہ میں قسم اس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ کو جہان کے لوگوں پر پس اوٹھایا مسلمان نے ہاتھ اپنا نزدیک اس

کے یہودی کے اور ملا پچھلے یہودی کے منہ پر فتنے کلام اللہ میں جو فرمایا ہی حضرت موسیٰ کے حق میں انی تعظيتم على الناس تو مراد

یہ ہی کہ اس وقت کے لوگوں میں انکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسیٰ کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور حضرت کی برگزیدگی

کا انکار اسلئے انھوں نے غصہ میں مگر پچھلے مارت پس کیا یہودی پاس نبی صلی اللہ وسلم کے اور خبر دی حضرت کو ساتھ اس خیر کے

کہ تمام لشکے تہ اور ام مسلمان سے پس بلایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو اور پوچھا آیت اس بات سے یعنی جو کچھ کہ گذر تھا
 انجمن اور یہودی میں پس خبر دی مسلمان نے آنحضرت کو یعنی مطالب خبر یہودی کے پس فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ بزرگی و دھوکہ
 موسیٰ پر اسلئے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہو کر گر پڑیں گے دن قیامت کے اپنے پہلے نفع کے وقت پس بیہوش ہو کر گر پڑو گامین بھی ساتھ ان کے پھر گنا
 میں اول ان شخصوں کا کہ ہوش میں آویں گے پس ناگمان دیکھو گامین کہ موسیٰ علیہ السلام کیڑے کھرے میں ایک جانب عرش کے پس میں جاتا
 میں کہ آیت موسیٰ در میان ان لوگوں کے کہ بیہوش پڑے تھے پس ہوشیار ہوئے پہلے مجھے اور متعلق ہوئے ساتھ عرش کے یا تھے موسیٰ ان
 لوگوں میں کہ اشتہا کیا اپنے باہر نکال لیا ہی انکو خود تھیلے نے فتح ح یعنی بیہوش ہو جانے سے جیسے کہ آیت میں فرمایا نصرت من فی السموات
 وارض فی الارض الامن سارا اللہ ہے جس روز کہ ہو گا جاوید کا صورت میں ہلاک ہو جاوید کے جو کہ آسمان زمین میں ہیں مگر جس کو کہ چاہیگا
 اللہ تعالیٰ کہ وہ ہلاک ہو جیسے کہ فرشتے پیش لید کہ موسیٰ ہی انھیں میں سے ہوں کہما عسقلانی نے یعنی پس ل کہ ہوش میں آئے کہ موسیٰ پہلے میری تو
 فیضیت ظاہر ہو اور اگر ہوئے ان میں سے کہ نہ ہو سستی کیا ہو اللہ نے اور بیہوش نمونے تو یہ بھی فیضیت ہی اور میں منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فیضیت دینے سے در میان انبیاء کے مگر کہ یہ اس طرح کہ باعث ہو مقیم مفضل کے یا جاری ہو خصوصیت یا مراد یہ ہی کہ نہ فیضیت در میان
 جمیع انواع فیضیت کے اس طرح کہ نہ باقی ہے مفضل کے لئے کچھ فیضیت یا ارادہ کیا منع کرنا فیضیت دینے سے نفس نہت میں ایسے کہ زمین
 سب برابر ہیں ت اور ایک رویت میں یوں آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس زمین جانتا میں کہ آیا حساب کیا گیا صدقہ نسبت
 موسیٰ کے ساتھ صدقہ روز طور کے فتح یعنی اس روز کہ موسیٰ نے دیدار طلب کیا تھا اور اس سے منع کیے گئے اور حق تعالیٰ نے تجلی کی کوہ طور پر
 اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے تھے آج اس صدقہ کو ساتھ اس صدقہ کہ انکو اس روز ہوا تھا حساب کیا یعنی اس روز جو انکو صدقہ ہو چکا تھا اس کے
 بدلے اب منوات یا صدقہ ہو موسیٰ کو و لیکن افاقہ پائی پہلے افاقہ میری کے فتح پس جب موسیٰ کو فیضیت ثابت ہوئی کہ بلکہ ہونے
 ہو تو فیضیت کیوں درج ہوگا پھر اور یہ تو اضع ہو آنحضرت کی اور یہ بھی ہی کہ فیصل خبری ہی کہ موسیٰ کے لئے ثابت ہو اور وہ منافق فضل علی
 کے نہیں ہو یا وقوع اس کلام کا پہلے اترنے وحی کے سے ساتھ فیضیت آپ کی کے ہو اور جانا چاہیے کہ صدقہ وہ صدقہ نہیں ہی کہ نسبت پھکنے
 صورت کے روز قیامت کے محال ہو گا اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام اس روز کمان موجود ہوں گے کہ انکو نسبت کے
 صدقہ محال ہو گا اور یہ بھی ہو کہ بعد اسکے بعث ہی نہ افاقہ اور آنحضرت اہل سبوت ہونگے بالاتفاق پس کیونکر فرماوید کہ زمین جانتا میں
 بلکہ ارادہ صدقہ سے اس نسبت میں صدقہ ہی کہ بعد اربعہ کے ہو گا اور لوگ سب بیہوش ہونگے بعد اسکے افاقہ پائے پس موت کا حال فرمایا ہی کہ
 جنانہ پاؤنگا موسیٰ کو دیکھو گام کہ پڑے ہونگے جانب عرش کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو پھر کہ جیسا استناد الامام شافعی رحمہ اللہ نے
 نفع صورت کے ہی کہ پہلے بعث کے ہو گا جیسا کہ مفسرین ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صدقہ میں بھی ہو گا تدریت اور میں کہتا میں کوئی نقصان نہیں
 بنی ہی سے فتح لفظ شفی ساتھ زبوریم اور تشریت مفتوحہ کے نام حضرت یونس کے باب کا ہی کہ ان فی القاموس لہ جامع الاصول میں ہے کہ
 یہ نام اعلیٰ ملن کا ہو اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر کیلئے کیا کہ یہ اولو العزم نہ تھے اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اور
 کل کے قوم میں سے اور کشتی پر بیٹھے جہاں بچہ تھے انکا قرآن شریف اور تفسیر وں میں مذکور ہے پس بیان مظہر اسکا تھا کہ کسی کو نہ فیضیت
 دین پس حضرت نے روکا اپنی دست کو کہ کوئی ظن و تعیر اعلیٰ کرے ت اور ابو سعید کی رویت میں ہے کہ نہ بزرگی و دھوکہ در میان نبیوں کے یعنی نہ کوہ
 فلا نامیہ غیر مفضل ہو فلانے سے نفل کی یہ جاری اور مسلم نے اور پھر رویت ابی ہریرہ کی ہے کہ نہ فیضیت دو تم در میان غیر ان حضرات کے فسخ ہے

یہ نبی یا تو ہی پہلے اور نے وحی کے ساتھ تفصیل کے یا ماریہ کہ نہ نفیست واصل نبوت میں یا اس طرح کی نفیست کہ اس سے حقارت اور وہی لازم آوے کہ یہ کفر ہی اور اکثر سنخون میں تو لفظ لا تفعلوا ضامہ ہے ہی اور ایک سنخ میں جہاں سے ہی نیچے فرق مگر درمیان انکے بوجہ فرمانے اللہ کے لا لفرق بین احکم و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبغی لاحد ان یقول لای خیر من یونس بن متی متفق علیہ و فی ردایۃ للبخاری قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکپنچیا کسی بندہ کو کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی سے و ع عبارت و احتمال کہتی ہی ایک تویہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بجز بہتر کہ یونس سے دوسرے یہ کہ کوئی اپنے تین بہتر کہ یونس سے نکمے ایسے کہ کوئی ولی بھی نبی کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نبوت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں بخاری کی یونس آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہے میں بہتر ہوں یونس بن متی پس تحقیق وہ جھوٹا ہوت حرج اور پر معنی ثانی کے کہ مراد جھوٹ سے کفر ہی ایسے کہ علما اتفاق رکھتے ہیں اور پکفیر اس شخص کے کہ اپنے تین بہتر کہ یونس سے جانے اور حضرت نے جو اپنے تین ان سے بہتر کہنے سے منع کیا بلکہ تواضع اور کسر نفی کے فرمایا پس نہیں ہی یہ مخالف اس حدیث کے اناسید ولد آدم ولا خیر من سرور ہوں بن آدم کا اور نہیں مگر کی راہ سے کہتا بلکہ واسطے ذکر کرنے نعمت کے اور بیان واقعی ہی اور وجہ تفصیل ذکر کرنے انکے کے اور پر کی حدیث میں مذکور ہو چکی ہی و عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العاقم الذی قتلہ الحفیض طبع کافرا ولو عاش لارہق لوبہ طعنا لاد کفر متفق علیہ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ لو کہ مار ڈالا اسکو حضرت نے پیدا کیا گیا تھا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کوف ح یعنی تقریر الہی میں یہ تھا کہ خاتمہ اسکا کفر ہو گا اور یہ منافی نہیں ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ایسے کہ مراد اس سے مدیا ہونا اور استعداد قبول کرنے اسلام کا ہی اور یہ منافی نہیں ہی شفاعت خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنے مان باپ کو کشتی اور کفر ف حرج یعنی ہونا سبب علی گرا ہی کا کہ اسکی محبت کے سبب سے وہ بھی اتباع کرتے اسکا اور کافر ہو جاتے حاصل یہ کہ علت اسکے قتل کی کرب متی اس کے تھا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر اختیار ہوتا بالفرض تو ہوتا لگرا کہ نبی الامان باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اسباب میں اٹھا وہ ہی اسکی طرف کہ وہ انبیاء میں سے ہیں اور لفظ خضر ساقدار زرخ اور زیرض اور ایک نمہ میں زریخ اور جزم ض سے اور نام انکالیاں بن علی کا ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ بھائی بن الیاس کے اور بعضوں نے کہا حضرت آدم کے صلی بیٹے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے زمانہ میں تھے اور بعضوں نے کہا کہ اولاد نوح سے ہیں ہفت واسطہ اور باپ انکے بادشاہ ہوں میں سے تھے واسطہ علم اور صحیح یہ ہو کہ یہ پیغمبر ہیں میر پویشیدہ اکثر کی نظروں سے اور زندہ ہیں روز قیامت تک بسبب پیچے آب حیات کے اور یہ ہیں جمہور علماء اور صوفیہ اور بہت سے صلی اور ملاقات کرنا انکا بعضے سکایا اور ہم کلام ہونا کہتے اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہوں میں مشہور ہی اور بعضے بڑے محدثوں نے منہ پر کیا اور ابن المبارک وغیرہ کے انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشائخ کے کلام میں بت آیا ہی چند انکے شک شبہ کو امین انہیں بیچ احوال حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی کے لکھا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہے تھے اور خضر ہوا پر گز رہے انہوں فرمایا تعذیرا علی و مع کلام و کلام اور مشائخ وقت کہ اپنے تھے اگلو وصیت کرتے تھے کہ لازم کرو اپنے پر جانا علی شیخ عبد القادر میں ایسے کہ ان کترین اور ترقی ہیں حاصل ہو ہی اس سے سعادت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما سبغی

اُخْصِرَ لَآئِهٖ جَلَسَ عَلَى خُرْدَةٍ بَقَعَاءَ فَاذَاهِي تَهْتَوِيَتْ خَلْفَهُ خَضِرَاوَسَ وَاهُ الْبَخَارِيَّتِ اور روایت ہی الی ہرگز سے
نقل کی نہی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میں نام رکھا گیا خضر کا خضر کو ہوا سطلے کہ وہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کے نہ تھی یا گھاس
خشک پر پسینا گھاس میں یا وہ گھاس گلھانے لگی سمجھو اسکے سے بسبب ہمیری اور روزگارگی کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعنه**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى
عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ نَفَقَاهَا قَالَ خَرَجَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ أَمْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَا
عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَوَةُ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَوَةَ فَخَضِعْ يَدَكَ عَلَيَّ
مَتَى تُرِيدُ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنِّي شِعْرَةً فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَوْتَ قَالَ فَلَا أَنْ مِنْ قُوِيَّتِ أَدْنِي
مِنْ كَلَامِي الْمَقْدَسَةِ رَمِيَتْ بِحَجٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوَأْنِي عِنْدَهُ لَا يَرَيْنَكُمْ قَبْلَهُ إِلَى جَنْبِ
الطَّرِيفِ عِنْدَ الْكَنْتَبِ الْأَخْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ
موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسیٰ علیہ السلام کے پس کہا فرشتہ نے حضرت موسیٰ کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنی میں تمھاری روح
قبض کرنے کے لیے آیا ہوں چلو فرمایا آنحضرت نے کہ پس طمانچہ مار موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرت نے پس پھر گیا
فرشتہ طرف اللہ تعالیٰ کے اور کہا بھیجا تو نے مجھ کو طرف بندے اپنے کے کہ نہیں چاہتا مرنا اور حقیقت پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت نے پس
پھر میری اللہ تعالیٰ نے طرف اسکے آنکھ اسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا
ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھنا تھا، یا نہیں ایک ہاتھ یا دونوں ایک ہیل کی بیچ پر اس خیر کو کہ دھانگے ہاتھ تیرا بالوں سے بیٹھے جتنے
بال تیرے ہاتھ کے بچے آدین کہ بہت ہونگے پس حقیقت تو زندہ رہیگا بشمار اٹکے اپنے ہی برس کہا موسیٰ نے پھر بعد اس زندگانی دراز کے کیا ہو
کہا فرشتہ نے پھر مر گیا تو کہا موسیٰ نے پس اختیار کی میں نے موت ابھی اسی پر دروگام میرے نزدیک کہ مجھ کو زمین پاک کی گئی سے یعنی بیت المقدس
سے اگرچہ مقدار ایک سنگ اندازگی ہو ف حرج یہ مساجد حضرت موسیٰ نے اسلئے کی کہ وہ مقام اس زمانہ میں افضل تھا نسبت طور و
کے اور مرن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تہ میں ہونگے پس اودہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کے اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہ سے اور
انہوں قریب ہونا چاہا بیت المقدس یہ نفس بیت المقدس اسلئے کہ دوسے اس سے کہ مباد میری قبر مشہور ہو اور بسبب اسکے لوگ ننتہ میں
پرین اور اس سے معلوم ہوا کہ تعجب ہی دفن ہونا موضع متبرکہ میں اور قریب ہونا من صالحین سے ت فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا میں
نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا میں تکو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کی میں نزدیک تو وہ ریت مسخ کے کہ وہاں ہی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف حرج جانا چاہیے کہ بعضے ملحدوں نے انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندر ہونا فرشتہ کا چہ معنی اور فرشتہ قبض روح کے لیے ہے
طمانچہ مارنا اسکے منہ پر چہ یار اور اس کہ بہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنے کی دنیا میں سمجھی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام نبوت
در رسالت کے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کے آیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنے کے لیے
آیا ہی بلکہ جب دیکھا کہ ایک فرد ایک آپر چلا آیا تو گمان کیا کہ قبضہ ملاک کرنے کے لیے آیا ہی پس دفع کیا اسکو حتی کہ نوبت اسکی انداز کرنے
کی پہنچی اور یہ بھی ہی کہ موسیٰ نے اسکو دروغ گو جانا سمین کہ دعوے انکی قبض روح کا کیا اسلئے کہ آدمی قابض روح نہیں ہوتا پس غصہ
کیا آپر اور غصہ دروغ گو پر بشرنی اللہ ہوتا ہی پس منوم ہو چنانچہ اسلئے کتاب باب ہر سے آپر توجہ ہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

بجلاست فرشتے کے آستانہ ہوئے اُنکے اور کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں نہایت تیزی و شدت تھی اور وہ ظہر بلبل تھے چنانچہ پہنچے
 بھائی ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی اور بال پکڑ لیے تھے بسبب نقصان کہ سچ منع کرے گوسالہ پستی کے دیکھی پس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان
 لانا چاہیے سپر اور محال اور نادریات جو صحیح ہیں انہیں عمل کرنا چاہیے اسکو **و عن جابر بن عبد اللہ** رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ
 عَلَيَّ النَّبِيُّ فَأَذَا مُوسَى صَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَيْئَةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ
 بِهِ شَيْئًا عَرُودَةً بَنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ أَبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَيْئًا مَصَاحِبُكَ بَعْنِي نَفْسُهُ وَرَأَيْتُ جَبْرَةَ بِلْ
 فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَيْئًا حَبْرُونَ خَلِيفَةُ رُؤَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدو
 لائے گئے میرے انبیاء مع یہ یا تو سید قصی کا ذکر ہو غیب معراج میں یا آسمان کا کہ انبیاء سے شب معراج میں وہاں ملاقات ہوئی جیسے کہ ولایت
 کرتی ہے سپر حدیث آئندہ اور معنی یہ ہیں کہ ارواحیں انبیاء کے روبرو لائی گئیں شکل اُن صورتوں کے تعین بنیامین ت پس ناگمان دیکھا میں نے
 کہ موسیٰ علیہ السلام مرد کم گوشت و لبے ہیں گویا کہ وہ مردوں شنورہ کے سے ہیں کہ نام ایک قبیلہ شنورہ کا ہو ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں اور
 دیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پس ناگمان قریب ترین اُن شخصوں کا کہ دیکھی میں نے مشابہت میں ساتھ اسکے عروہ بن مسعود ہی سے عروہ بن
 صحابی بہت مشابہت رکھتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگمان نزدیک ترین اُن شخصوں کا کہ دیکھی
 میں نے مشابہت میں ساتھ اسکے یا رتھار ہی اور کہتے تھے حضرت یاسہ ذات شریف اپنی بیٹے آنحضرت میں اور حضرت ابراہیم میں بہت مشابہت
 تھی اور دیکھا میں نے جبریل کو پس ناگمان نزدیک ترین اُن شخصوں کا کہ دیکھی میں نے مشابہت میں ساتھ اسکے وحید بن خلیفہ ہی نقل کی
 یہ مسلم نے فتح ح و حیدر وال کے زب سے اور بھی زیر بھی پڑتے ہیں صحابہ مشہور ہیں اور تھے یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبریل اکثر
 انھیں کی صورت میں آتے تھے اور اس رویت کے وقت بھی انھیں کی صورت میں آئے **و عن ابن عباس** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ رَأَيْتُ لَبْلَةً أَسْرَكَ فِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ طَوَالًا جَعَلًا أَكَاثَهُ مِنْ رِجَالِ شَيْئَةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرُومًا خَلَقَ
 إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ النَّاسِ وَرَأَيْتُ مَا لَكََا خَارَتِ النَّارُ وَالْجَالِي فِي أَبَاتِ أَرْبَعِينَ اللَّهُ آيَاهُ فَلَا تَكُنْ
 فِي حَرَمَةٍ مَنِيَّ بَقَاةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے اسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے شب معراج میں موسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعفر بن جعفر بن سبط کی اور معنی جبر کے ہیں
 بال ٹپے چوٹینی گھونگر دالے اور سبط بہت سید ہے پس بیان ہوا یہ کہ بال اُنکے سید ہے نہ تھے بلکہ مائل بہ جبر تھی اور حضرت شیخ نے یہ لکھا
 ہے کہ جعفر زجری اور جرم عین کے ہیں اور جبروت اکثر صفت بالوں کی آتی ہے اور کبھی جسم کے جمع اور گردنے گوشت لبتہ ہو اور یہاں سے خیر
 ہوا رکھے ہیں اسلئے کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جل اشعر تھے اور رجل غیر جبر کی ہی چنانچہ آگے کی حدیث میں بیان
 اسکا آتا ہے کہ گویا کہ موسیٰ مردوں شنورہ کے سے تھے اور دیکھا میں نے عیسیٰ کو ایک مرد متوسط پیدائش میں نہ لبے اور نہ ٹھنکے اور نہ موٹے بہت
 اور نہ دلبے رنگ اُنکا مائل بہ سرخی و سفید تھی جسکو سفید کہتے ہیں جیسا کہ رنگ تھا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سید بہ بال سر کے
 اور دیکھا میں نے مالک دارودنہ کو اور دجال کو دیکھا آنحضرت نے اس جماعت کو پیچہ ضمن تیون اور علامتوں قدرت حق کی دیکھا
 وہ علامتیں انہ تھانے نے پیچہ غیر صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچہ شب معراج میں یہ قول راویا کہ پس ہنو تو شک میں ہی غائب کھینے اور پانی آنحضرت کے سے
 ان کی کہ گویا کہ نفس صبر و شجاعت لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سے ہیں موسیٰ کے ذکر سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تاکہ

اور روایت ہو کہ ابن عباس سے کہ کما سفر کیا بنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کچھ اور مہینے کے فتنے آجائے کہ مکہ سے مدینہ کو چلے یا عکس اس کے
پس گذرے ہم ایک جنگل میں ہیں پوچھا آنحضرت نے کہ کونسا جنگل ہے جو میں عرض کیا صحابہ نے کہ یہ داؤدی الارزق ہے فرمایا آنحضرت نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں
طرف مدینہ کی پس نہ کر کیا آنحضرت نے رنگ اُنکے سے اور بالوں اُنکے سے کچھ کہ کما قدم گون ہیں اور جو عیسیا کہ اوپر کندہ اس حال میں کہ بے ہوشی میں دونوں دنگلیاں
اپنی پیچ دونوں گانوں اپنے کے نیچے جیسے کہ گانوں میں رکھتے ہیں ہنسی آواز کے لیے واسطے موسیٰ کے آواز بلند اور زاری و فریاد ہی طرف خدا کے لیک کہتے ہیں کہ جیسے حرام ملک
تھے ہیں در حالیکہ کہ زینوالہ میں ہنسی میں جنگل میں کما انھوں پھر چلے ہم یہاں تک کہ ہم تنہا رہنے پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ میں ہو یا دو پہاڑوں میں پس فرمایا آنحضرت
نے کہ کوئی شینہ اور سپاڑی یہ عرض کیا صحابہ نے یہ ہر شاہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان کچھ اور مہینے کے یا کما پہاڑ گفت ہی کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ میں ہوا دینہ شک
راوی ہی پس فرمایا آنحضرت نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف یوش کے گسوار بن سرخ اونٹنی پر اُپر خیمہ ہی شہین فتح ع کہ تخاصم کے لیے ہناتھا یا بسبب
اختیار کرنے زہر کے اور یہ سمنہ و صوفی کی اور اُنکے متبعین کی علمائین سے مانند کسائی وغیرہ کے ت ہمارا اُنکی اونٹنی کی پوست خراکی ہو گذر زینوالہ
میں اس واسیہ میں لیک کہتے ہونے فتح ع امین تنہا ہی سپر کہ ج شہار اللہ سے ہی اور شہار انبیاء سے حالت زندگی میں اور موت میں پس تعجب
کرنی چاہیے حج میں اور اگر کما جادے کہ انہا کیونکر حج کرتے ہیں اور لیک کہتے ہیں حالانکہ وہ مردہ ہیں اور دار آخرت میں ہی دار العمل کے جواب
کئی طرح سے دیئے ہیں ایک تو یہ کہ یہ مانند شہر کے ہیں بلکہ انھیں نے اور شہر اندر وہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے پس میں لیک ہی یہ کہ حج میں
اور نماز پر ہیں اور تقرب حاصل کریں اپنے پروردگار سے حسب طرح چاہیں اور دوسرے یہ کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا غیر شب حرام میں جیسے کہ یوتا
ابن عمر سے معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیاء کا سچا ہی اور حق بخیر مسکین عبدالحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اور پر حیات انبیاء صلوات اللہ وسلامہ
علیہم کے ساتھ حیات حقیقی دینا دی کے لیکن محبوب ہیں نظر عوام سے پس حقیقت میں دکھایا اللہ تعالیٰ نے اُنکو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
کے تین بغیر خواب وغیرہ کے نقل کی یہ سلم نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ**
عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ بِأَمْرٍ بَدَلَهُ فَلَمْ يَسْجُدْ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسَبَّحَ دَابَّةُ دَاوُدَ يَأْكُلُ مِنْ بِلَدٍ يَدْرُكُهَا الْغَيَاثُ اور روایت ہو کہ ہیری ہر سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤد علیہ السلام پر پہاڑ نور کا پس تھے داؤد علیہ السلام کہ کلم کرتے زین کسے
کا اپنے جانور دن پر پس زین کسے جاتے پس پڑھ لیتے داؤد زبور کو اپنے تمام کرتے اُسکو پہلے اسکے کہ زین کسے جاتے جانور اُنکے کے ت
ح ع یہ نہ معلوم ہوا کہ جانور اُنکے کتنے تھے اور کتنے عرصہ میں زین کسے جاتے تھے لیکن یہ معلوم ہوا کہ بخراشی عات سے خارج تھا مہل یہ کہ یخوت عات سے عات
اللہ تعالیٰ اپنے اچھے بزرگوں کے زمانہ کو طوبی و بسط کر تا ہوئے کبھی بہت سارا نہ تھوڑا ہوتا ہی اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت یونس علیہ السلام بھی مہل
ہی کہ کاب میں بانوں رکھتے اور دوسری کاب میں بانوں رکھتے تک ترانہ تم کہتے اور ایک روایت میں ہے مہر کعبہ سے اسکے دروازہ تک جانیں
پر دھیتے اور نہیں کہتے داؤد ورمی مگر کسب کار ہاتھوں اپنے کے سے کہ زرہ بناتے تھے نقل کی یہ بخراشی **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ نَارٍ مَعَهُمَا إِذَا جَاءَ الدُّبُّ قَدْ هَبَّ بِأَبْنِ أَحَدَهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتَاهُمَا إِذَا هَبَّ بِأَبْنِكَ
قَالَتْ لَا تُخْرِجِي إِذَا هَبَّ بِأَبْنِكَ نَتَخَا كَمَا نَا دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُرَى خَرَجَتْ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ نَا خَبَرَتْ نَا فَقَالَ ابْتَوِي
بِالسَّيْلِينَ أَشَقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلِي بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِمِ الصَّغْرَى مُتَعَفِّقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہو کہ ہیری ہر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ زمین دو عورتیں کہ اُنکے ساتھ دو بیٹے اُنکے تھے نیچے ہر ایک اُن دونوں
عورتوں میں سے ایک بیٹا کھتی تھی آیا بھیڑ یا پس لے گیا ایک کے بیٹے کو پس کما ساتھ والی اُنکی نے کہ نہیں لے گیا بھیڑ یا مگر جیسے

بیوی زرعون کی فتح ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بیان کمال اور فضل ہیں عورتوں کے سوا اس کے ہیں حتیٰ کہ فاطمہؑ اور
 خدیجہؑ اور عائشہؑ اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہ آئین یہ کہتے ہیں کہ مراد عورتوں سے اگلی امتوں کی عورتیں ہیں کہ انہیں یہ دونوں فضل ہیں
 یا یہ کلام ہو پہلے اور نہ وحی کے پہلے فضل کمال ان مطہرات کے یا یہ مستثنیٰ ہیں اپنے بھرنے اور حدیثوں کے کہ فاطمہؑ زہراؑ کی مناقب میں واقع ہوئی ہیں
 کہ فاطمہؑ سیدہ النساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث انجلیتہ فاطمہؑ کی میں درجہ اور اسٹیج کا مستثنیٰ ہونا یا یہی حال یہ کہ حیثیت مختلف اس باب میں
 آئین پس یا تو جہ میں دو چیزیں متعدد رکھتی ہیں یا ان کے ساتھ تفصیل عبادات کے قائل ہوں دانہ علم اور بیان حدیث فضیلت عائشہؑ کی بلکہ اگلی
 انجلیتہ کی بیان کی کہ ذریعات اور فضیلت عائشہؑ کی اور عورتوں پر مانند فضیلت شریک کی ہی باقی طعنا مومن پر فروع ح مراد عورتوں سے
 بیان یا تو سب عورتیں دنیا کی ہیں یا عورتیں ذکر کی گئیں یعنی مریمؑ و آسیہؑ یا عورتیں جنت کی یا عورتیں ان کے زمانہ کی یا عورتیں اس آیت
 کی یا ازواج مطہرات اور شریک اس کھانے کو کہتے ہیں کہ کڑے تو کڑے اور شور باہر ڈال دیتے ہیں اور عرب میں اس طعام کو افضل سب طعام
 میں جانتے ہیں بسبب لذت اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے ان کے اور اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ تفصیل کے درمیان عائشہؑ
 اور خدیجہؑ اور فاطمہؑ کے پس کہا اکل نے کہ روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہ سے یہ کہ عائشہؑ بعد خدیجہؑ کے افضل ہیں عالمین کی عورتوں میں اور
 کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہؑ افضل ہیں خدیجہؑ اور عائشہؑ سے اور سوال کیے گئے کہ پس کہا کہ جو کچھ کہنے اختیار کیا ہے یہ ہی کہ فاطمہؑ
 نسبت محمدؐ افضل ہیں پھر اگلی مان خدیجہؑ پھر عائشہؑ موقوف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتوں میں ابی شیبہ کے سے یوں معلوم
 ہوتا ہے کہ فاطمہؑ زہراؑ سیدہ النساء اہل الجنۃ کی ہیں بعد مریمؑ بیٹی عمران اور آسیہؑ زان زرعون اور خدیجہؑ الکبریٰ اور خدیجہؑ الکبریٰ افضل ہیں جنت
 عائشہؑ سے اور نقل کیا ہے کہ بعض ائمہ عمر اپنے سے کہ فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ افضل ہیں خلفاء اربعہ سے باعتبار کمرہ اور مگر گوشہ ہونے
 جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین افضل ہیں حضرت فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ سے باعتبار علم و فضل اور کثرت
 ثواب و آثار خیرہ کثیر کے بیچ اسلام کے عیسے کہ ابن حجر نے شرح شامل ترمذی میں بیان کیا ہے غرض کہ ہر ایک ان عورات مطہرات میں سے باعتبار
 فضیلت جزیئہ کے آئین ایک دوسرے پر فضیلت رکھتی ہیں نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس اس صورت میں حضرت عائشہؑ
 صدیقہ باعتبار فضیلت علیؑ اور وار د ہونے وحی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ بتدریج افضل ہیں حضرت فاطمہؑ زہراؑ سے نہ باعتبار فضیلت کمرہ اور
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا بلکہ یہ فضیلت جزیئہ حضرت فاطمہؑ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اس لیے قصیدہ امالیہ میں لکھا ہے کہ فاطمہؑ زہراؑ بعضی
 بات میں حضرت عائشہؑ پر فضیلت رکھتی ہیں اور آسیہؑ اور مریمؑ اپنے اپنے زمانہ کی بی بیوں پر فضیلت رکھتی ہیں اور خدیجہؑ الکبریٰ اس کے باعتبار
 فضیلت رکھتی ہیں کہ پہلی بی بی حضرت کی ہیں اور بہت خدمتگداری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپ کی انہیں سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب
 ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا حَدِیثُ اَنَسٍ یَا خَیْرُ الْبَرِیَّةِ وَ حَدِیثُ اَبْنِ ہَاشِمٍ اَنَّ النَّاسَ اَکْرَمُ وَ حَدِیثُ
 اَبْنِ عَمْرِو بْنِ اَلْکَرِیْمِ بِابِ الْمَغَازِیَةِ وَ الْعَصِیَّةِ وَ ذِکْرِ کُلِّ کُلِّی حَدِیثِ اَنَسٍ کِی کہ انہیں یا خیر البریۃ ہی لینے یہ ایک اعرابی نے کہا تھا آخر
 کو اپنے فرمایا کہ یہ ابراہیمؑ میں اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ انہیں اسی الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمرؓ کی کہ انہیں الکرم ہیں

کریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصیت کے کہ اوپر ذکر ہو چکا **الفصل الثانی** فضل دوسری عورتیں
 اَبْنِ سَرْدِیْنِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَيْنَ كَانَ رِبِّيَ اَقْبَلَ اَنْ يَخْلُقَ خَلْفَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَخَذُهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ
 وَخَلَقَ عَرَشَهُ عَلَى السَّاءِ وَوَاةِ الْبُرْجِ مِثْلِي وَفَلَا قَالَ بَرَزْتُ بَنَ هَارُونَ الْعَمَلُ اَيُّ لَبْسٍ مَعَهُ شَيْءٌ

روایت ہی وزیرین سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھا پروردگار ہمارے پہلے پہلے کہ پیدا کیے انہی خلق کو فرمایا حضرت
کہ تھا عمار میں فتح کہا علمائے کرام اور بادیکہ لینے ہلکا یا کثیف یعنی گھر اور رویت کیا گیا ہو عمار ساتھ اور قصر کے اور پھر تقدیر مدام اس سے
بیان ایک امر ہو کہ اور ان کو اسکو عقل اور نہ پہنچے اسکے کہ نہ کو وصف نہ تھی نیچے اسکے ہوا اور تھی اوپر اسکے ہوا فتح یہ کہ یہ
ہی اسکی طرف نہ تھی ساتھ اسکے کوئی چیز پس حال سکارجع ہونا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن مستثنی کے اور بعضوں نے کہا کہ یہ شانہ
طرف فتح تو ہم مکان کے پہلے کہ بر متعارف کا ہونا محال ہی ہے ہوا اور یہ مکان کے آواز ہری نے کہا کہ ہم ایمان لائے اسپر اور کیفیت اسکی ہم
کچھ نہیں جانتے اور بعضوں نے کہا کہ مراد سوال سے یہ تھے کہ دین کان عرش رہا اور پہلے فرمایا ہو پیدا کیا عرش اپنا پانی پرست نقل کی تیرے
نے اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نے اپنے عمار کنایت ہی اس سے کہ تھی ساتھ اسکے کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وَعَنِ النَّبَاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ طَلَبِ**
عَرَّمَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَلْعَاءِ فِي عَصَا يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِيهِمْ فَذَمَّتْ سَجَابَةُ فَظَنَّا وَإِيَّاهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَسْمَعُونَ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابُ قَالُوا الْمُنَانُ قَالُوا وَالْمُنَانُ قَالُوا وَالْعَنَانُ قَالُوا وَالْعَنَانُ
قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنِّي بَعْدَ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ أَمَّا وَاحِدَةٌ دَانَا اثْنَتَانِ
أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَا لَكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَعَوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَاسْفَلِهِ ثَمَّابَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَّابَيْنَ أَوْ عَالِ بَيْنَ أَطْلَافِهِمْ وَكَوْنُ مِثْلِ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى
سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى طُهُورِ بَرِّهِ الْعَرْشُ بَيْنَ اسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ رَدَاهُ الْقَوْمُ مِثْلِي وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ وہ تھے بیٹھے بیچ لطفی رک کے یعنی محصب میں کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتھ ایک جماعت کے
فتح عطا ہر عبارت حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کے اسلام لانے سے پہلے کا ہی اور وہ جماعت بھی مسلمان تھی اور حدیث
ابی ہریرہ کی کہ تیسری فصل آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تھی حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ان
میں فتح یعنی اسوقت اور محال رکھتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار کے کہ مسلمان ہونے کے پہلے کا یا بعد کات پس گذر ایک ایسے نگاہ کی
اس جماعت نے طرف اس ارب کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکھتے ہو تم اسکا کہا انہوں نے کہ یہ عاب بی زبیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور فرما بھی کہتے ہو کہا انہوں اور فرما بھی کہتے ہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عنان بھی کہتے ہو کہا انہوں اور عنان بھی کہتے ہیں
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کس قدر ہی دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی کہا انہوں نے کہ نہیں جانتے
ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی یا تو کثیر یا بہتر تہررس کی اور تیرے
شک راوی سے ہی اور جو آسمان کہ اوپر اسکے ہی اسبقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کے اور اس آسمان کے کچھ اور پشتر پس کے
ہی بیان تک کہ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتون آسمان فتح یعنی اس حدیث پر کہا طیبی نے کہ مراد شتر سے حدیث میں کثیر
و مبا لہ ہی نہ تھویدہ سیکے کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کے اور ایسے ہی آسمانوں میں ایک آسمان سے دوسرے
آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہی تھ بعد ازاں ساتون آسمان پر ایک دریا کے عظیم ہو کہ مسافت درمیان اٹھاسکے کے اور اسکا اسکے کے
ماند اس مسافت کے ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے ہی فتح حدیثوں میں آیا ہو کہ حق تعالیٰ نے عرش کے نیچے
ایک دریا پیر کیا ہی اسوقت سے کہ عرش کو پیدا کیا ہو وہ دریا جاری ہی ت پھر اس دریا کا اوپر اٹھ فوٹے ہیں بصورت پہاڑ کے پورے سا درمیان

اُنکے کے اور کمرون اُنکے کے مقدار اُس مسامت کی ہو کہ درمیان ایک آسمان کے اور دوسرے آسمان کے ہی پھر اُنکی پشتون پر ہی عرش نشا
 درمیان سفلی عرش کے اور اعلیٰ اُنکے کے اُس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کے دوسرے تک ہی پھر اللہ تعالیٰ ہو اور اُنکے نقل
 کی یہ ترمیمی اور ابوداؤد نے ف ح عینے باعتبار علو و مرتبہ اور عظمت اور عظمت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار
 اور محکم کے اور یہ تصویر تمثیل ہو وسط علو و عظمت الہی کے کہ وہ فوق سب کے اور در اکل کے ہی جیسے کہ قرآن میں فرمایا اِنَّ اَمْرًا مِّنْ دُونِ مَیْمَنِ
 پس منے یہ ہوئے کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اُنکو شغل سفلیات سے اٹھا کر ساتھ تہو
 علویات کے اور فکر کرنے کے ملکوت آسمانوں اور زمین کے میں متعلق کریں تا وہاں بھی ترقی کر کے طرف پیدا کریں والے اور برپا کریں والے کے
 متوجہ کریں اور گرفتاری بت پرستی سے کہ سفلی السافلین میں پڑے ہیں باز کہیں فائز و بالئہ التوفیق و عین جبروتین معلیم قال
 اِنِّیْ اَسْأَلُ اللّٰهَ صَلَۃً عَلَیْہِ وَسَلَامًا اٰیُّ فَقَالَ جُودَتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَجَاءَ اِلَیْہِ الْمَلَائِکَةُ الْمُسَافِرَاتُ وَ
 هَلَّکَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقٰی اللّٰهَ لَنَا فَاَناسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَیْکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَۃً عَلَیْہِ وَسَلَامًا
 اَللّٰهُمَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا نَزَالَ یَسْبَحُ حَتّٰی عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ دُجُوْہِ اصْحَابِہِ ثُمَّ قَالَ وَنَجَّکَ اِنَّہٗ لَا یُسْتَشْفَعُ
 بِاللّٰهِ عَلٰی اَحَدٍ سِوَا اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِکَ وَنَجَّکَ اِنَّہٗ اَنْتَ مَا اَللّٰهُ اَنْتَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی سَمَوَاتِہِ لَکَ ذَا
 وَقَالَ یَا صَاحِبِہِ مَثَلُ الْقُبَّةِ عَلَیْہِ وَابْنُہٗ لَیْسَ اِلَّا طَیْطُ السَّحْلِ بِالرَّکْبِ رَوَّاهُ ابُو دَاوُدَ
 اور روایت ہے جبرین معلیم سے کہا کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار اور کہا کہ شقت میں ڈالیں جانیں اور بھوکے پھر اُن
 عیال در نقصان کیے گئے مال اور ہلاک ہوئے چارہ پائے پس پھر مانگو اللہ تعالیٰ سے وہ بھوکے پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتے ہیں جبر
 و عظیم تعاری کے اللہ پرستے مکمل شفیع اور وسیلہ پکڑتے ہیں در گاہ حق میں تا پھر بر سادے اور طلب شفاعت کرتے ہیں ساتھ خدا کی تعریف
 عینے اللہ سے فریاد رہی چاہتے ہیں تیسرے میں کہ شفاعت کر دے تم ہمارے لئے اُنکے نزدیک سے توفیق دے مگر ہماری شفاعت کرنے کی لیکن ہر گز
 کٹا ہر عبارت سے ہم جانتا تھا باری کا قدرت میں اور مشارکت کا کام میں حال اُنکے اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سے مطلق اور فرمایا ہو اللہ سبحانہ
 لیس لک من الامم شیئہ لیسے مگر کسی کام میں کچھ دخل نہیں اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ شَیْءٌ شَفِیعٌ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ بِرَاسْمِہٖ ہُوَ اَخْفَرْتُ صَاحِبِہٖ عَلَیہِ سَلَامٌ
 کتنا اسکا تعجب کیا اس تشبیہ سے ت پس فرمایا حضرت نے پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی ہے اِذَا رَہَ تَعَجُّبُہُ
 مگر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتے رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب تعجب و غضب کہیاں تک کہ پچانگیا اِنَّ تَعَجُّبُہُ وَغَضَبُہُ کَاخْفَرْتُ صَاحِبِہٖ عَلَیہِ
 علیہ وسلم کے صحابیوں کے چہرہ و بدن ف ح عینے کہ صیاب بھی بار بار تسبیح کہنے حضرت کے سے کہ حضرت غصہ ہوئے اس کی پس پڑے وہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اور تیز ہوئے چہرے اُنکے خوف خدا پس جب انہیں متاثر ہوا خوف تو توفیق کی آپ نے تسبیح اور التفات
 کیا اُس گنوار کی طرف ت پھر فرمایا وہ ہی مگر وہ جان اسی کلام کرنا والے جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کلمات غفلت نہیں کی جاتی ہی ساتھ
 خدا کے کسی پر اور وسیلہ نہیں پکڑا جاتا ہی اسکو خدا اور قدر و مرتبہ اسکا بزرگتر ہی اس کے وسیلہ کریں اسکو نزدیک کسی دے اُسے تجھو آیا
 جانتا ہی تو کہ کیا ہی غفلت اُسکی تحقیق عرش اسکا محیط ہی اُسکے آسمانوں پر اس طرح اور اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط کما
 اور بچانے صورت پکڑنے کے ساتھ اگلویں اپنی کے مانند گنبد کے اوپر پہیلی اپنی کے یعنی محیط ہی تمام آسمانوں پر چہ جائزہ میں پر تحقیق عرش
 باوجود اس وسعت و کثرت کی آواز کرنا ہی سبب باری عظمیٰ کے ت اور کرنے بالان اونٹ کے سبب سوار کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

الحق برحق جلد ہفتم
 باب بدر الحلق و ذکر الانبیاء
 ۴۹۴

نوکہ قریب ہوں اس سے اسرئیل فرضا کر کہ کل جاوین نقل کی یہ تفری نے اور صحیح کہا اسکو و عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قَالَ مَا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلَكَةُ بَارَبِّ خَلَقْتُمُ بِالْكَوْنِ وَبَشَرْتُمُوهُمْ بِالْكَوْنِ وَبَشَرْتُمُوهُمْ بِالْكَوْنِ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدِّينَ لَنَا
 الْآخِرَةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا اجْعَلُ مَنْ خَلَقْتَهُ بِيَدِي وَفَعَلْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي كَيْفَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ كَانَ رَأَا الْيَسُوعُ فِي شَعْبِ كَنْعَانَ
 اور روایت ہی جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ میرا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اور انکی اولاد کو یعنی روزِ شاق کے بالبد
 اسکے کہا ملائکہ نے کہ اسی پروردگار پیدا کیا تو نے انکو کہ کہاتے ہیں اور بتیے ہیں اور جلع کرتے ہیں یا نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں یعنی بالذکر
 میں اور کشتی پر دریا میں پس گردان واسطے انکے دنیا اور ہمارے لیے آخرت و عینے جو کچھ بہرہ مند ہیں ہم مجرم ہیں انکی لذتوں اسکے لیے یہ دنیا
 دوام و بقا کے ہو یا گردان انکے لیے یہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیے نعمتیں آخرت کی برابر ہی ہو جاوے ہم میں اور انہیں اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا
 انکے لیے زیادتی ہی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں گردانوں کا میں عاقبت اس شخص کی کہ پیدا کیا میں نے اسکو اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنی بغیر
 واسطے کسی کے بتدریج مرکب معجون کمال سے کہ شعل ہو اور قابلیت ہدایت اور ضلالت کے اور استعداد مظہریت جمال و جلال کے اور بھونکوں کے
 انہیں روح اپنی مانند اس شخص کے کہ کہا میں اسکے لیے پنے پیدا کرنے میں ہو پس ہو گیا کما فاح طبعی نے پنے نہیں برابر ہو سکتا بزرگی میں وہ نہیں
 کہ پیدا کیا میں نے اسکو بذات خود اور ہمیں سوچا میں نے اسکے پیدا کرنے کی کسی کی طرف اور بھونکی میں نے اس میں اپنی روح سے کہ وہ آدم ہیں اور
 اولاد انکی ساتھ اسکے کہ ہو اور ہم گردان کے کہ وہ فرشتے ہیں اور اصفاء روح کی اپنے نفس کی طرف بزرگی کے لیے ہی جیسے ریت اللہ میں کہا اب
 ملک نے پنے ہمیں برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت میں بلکہ کہ امت بشری زیادہ ہو اور فرشتہ اسکی اعلیٰ ہو اور یہ منجملہ دلیلوں ہیں
 سنت کے سے ہو اور تفصیلات بشر کے ملائکہ پر اور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہو کہ فرشتے معصوم پیدا کئے گئے پس ہوئے ورنہ سے منوع اور ہم
 محروم اور شبیر پیدا کیا گیا مکلف ساتھ کرنے طاعت کے اور بچنے کے معصیت سے پس جو کوئی دونوں کے حق بجا لایا حق ہو ثواب کا وہ میں
 اور جسے اعراف کیا دونوں سے مستوجب ہو عذاب کا کو نہیں میں ت نقل کی یہ یہی نے شعب الایمان الفصل الثالث
 فصل شیسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اثم علی اللہ من بعض صفاتہ واما ابن ماجہ
 روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن یعنی کامل کہ وہ انبیاء اور اولیاء ہیں بزرگتر ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 بعض فرشتوں سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے فاعنی خوص فرشتوں سے یا انکے عوام سے کہ جو بزرگتر ہیں اور کہا طبعی کہ مراد مومن عوام انکے ہیں اور
 مراد ملائکہ سے بھی عوام انکے ہیں کہا می اس نے اعلیٰ یہ ہو کہ کہا جاوے عوام مومنین افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور عوام مومنین افضل ہیں عوام ملائکہ
 سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل بکری ہی اس اہل سنت نے یہ تفصیل انسان ملائکہ پر نشی اور چوہہ پر
 کہ یہ مراد عوام مومنین ہیں اور انبیاء ہیں اور عوام ملائکہ سے مانند جبریل اور میکائیل کے اور مراد عوام مومنین کا عین ہیں اولیاء میں نہ خلفاء اور تمام ملک
 اور تفصیل اولیٰ ہی اجمال بعض انکے سے اس کہنے میں کہ بشر افضل ہو ملک سے اور حدیث اللہوس اعظم مرتبہ الکعبۃ ابن ماجہ میں و رسول اللہ اعلیٰ
 وعنه قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدئی فقال خلق اللہ النورۃ یوم السبت وخلق فیہا الجن والانس
 یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنين وخلق المکوءۃ یوم الثلاثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبت فیہا الذوات یوم الخمیس
 خلق آدم بعد العصر من یوم الحصة فی اخر الخلق و اخر ساعة من النہار فیما بین العصر الی اللیل واما مسلم
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے مئی دن ہفتہ کے روز

اور ہی اور اس خردن سہتہ کا کہ جسکو عیشتہ الامر کہتے ہیں پس وہ اتوار بھی کھنکھنیں ہیں منافی ہی یہ قول اللہ تعالیٰ و نقسہ
 حلقنا السموات والارض و ما بینہما فی سترۃ یام ترجمہ اور پیرا کیے آسمان پیرا دن اتوار کے اور پیرا کیے درخت دن پیر کے اور پیرا کین چہرین
 برسی دن نگل کے اور پیرا کی روشنی دن برہ کی فتح مسلمین لفظ نور کا رسی سے یا ہی اور ہی ہی مشکوۃ کے صحیح نسخہ میں اور اصول
 مستورین رسی سے ہی اور ایک نسخہ میں حرف نوں ہے آخر میں یعنی پھیل کے اور ہو سکتا ہی کہ نور اور پھیل اسدن میں پیرا ہوئے ہوں
 ست اور پھیل کے زمین میں جانور جمعرات کو اور پیرا کیا آدم کو روز جمعہ کے عصر کی نماز کے بعد پنج آخر پیرا پیش اور آخر ساعت دن دریا
 عصر کے رات تک نقل کی یہ مسلم نے فتح ح رہی سب سے جمعہ نام رکھا کہ پیرا پیش سب کی آسمان جمع ہوئی افضلیت دی اسکی آخر عیشتہ
 کو اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثر دن کے نزدیک **و عنہ** قال بیانی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس و اصحابہ
 اذ ان علیہم سمات فقال نبی اللہ هل تدرون ما هذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذا العنات ہذا ہر وایا
 الارض یسوقھا اللہ الی قوم لا یشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال هل تدرون ما قولم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانھا التیم
 سقف محفوظ و موم مکفوف ثم قال هل تدرون ما بینکم و بینھا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم و بینھا
 خمس مائۃ عام ثم قال هل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال سماء ابن بعد ما بینھا خمس مائۃ
 سنۃ ثم قال ذلک حتی عد سبع سنین ما بین کل سماءین ما بین السماء و الارض کم قال هل تدرون
 ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان فوق ذلک العرش و بیکتہ و بین السماء بعد ما بین السماءین
 ثم قال هل تدرون ما الذی تحتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انھا الارض ثم قال هل تدرون
 ما تحت ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان تحتھا صفا اخری بینھا مسیرۃ خمس مائۃ سنۃ حتی
 حد سبع اکر ضلیں بلین کل اکر ضلیں مسیرۃ خمس مائۃ سنۃ ثم قال والذی نفس محمد یدہ لو انکم دلیتم
 بجبل الی الارض لتفلی لہبط علی اللہ ثم قرأ ہو لا دل و الاخر و الظاہر و الباطن و ہو بکل شیء
 علیہم رواہ احمد و الترمذی و قال الترمذی قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایۃ
 تدل علی انہ امر اذ لہبط علی علو اللہ و قد رتبہ و سلطانیہ و علو اللہ و
 قد رتبہ و سلطانیہ فی کل مکان و ہو علی العرش کما وصف نفسه فی کتابہ
 اور روایت پہلی پہرہ سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یار انکے ناگمان آیا انہر ایک ابر پس فرمایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو کیا ہی یہ کہ اصحاب نے نیچے موافق عادت اپنی کے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا حضرت
 نے یہ عنان ہی شرح اور پر گز چکا ہی کہ عنان میں کے زبر سے نام ابر کا ہی ترجمہ یہ ابر دایا زمین کے ہین فتح ح ردایا ہر محلہ سے جمع
 را دیہ کی ہو را دیہ اس اونٹ کو کہتے ہیں کہ اس پانی کھینچتے ہیں تشبیہ دی ابر و نکو ساتھ اس کے سبب اس کے جیسے اونٹ پانی کھینچ
 کر زمین میں دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہاگتا ہی انکو اللہ تعالیٰ طرف ایک قوم کے کہ شکر نہیں کرتے خدا کا
 ع یغیہ بلکہ کفران نعمت کرتے ہیں اور نسبت کرتے ہیں منجھ کو طر گردن ستاروں کے کہتے ہیں طر نامو کہ ابر سا کے گئے ہم سبب انکا
 منزل ستارے کے ت اور نہ پکارتے ہیں اسکو فتح ح یعنی نہیں یاد کرتے اسکو اور نہ طلب کرتے ہیں اس کچھ اور نہ عبادت کرتے ہیں

اُسکو بلکہ پوچھتے ہیں تمہوں کو اور اس میں شکایت بھی ناشکری کرنے اُس قوم کی کہ اس نعمت پر شک نہیں کرتے اور اُسکا یہ کہ تمہیں کچھ رزق دینا ہی
اُنکو اور عافیت دینا ہی ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اور تمہارے بیٹے آسمان عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا
دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق وہ خبر کہ اور تمہارے ہی رتبہ ہی رتبہ تان کے زیر سے بروزن غیل کے نام ہی آسمان دنیا کا اور
بعضوں کے کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان جہت ہی محفوظ یعنی اللہ نے لگا رکھا ہی اُسکو کہ پڑنے سے زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتھ گھر کی
چھت کے اور آسمان ایک سچ ہی کہ منع کی گئی کرنے سے یعنی ساتھ موج کے بھی تشبیہ دی اُسکو کہ جیسے موج معلق ہو امین ہوتی ہی ایسے ہی
آسمان بھی معلق ہے ستون کھڑے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کس قدر مسافت ہی درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے یعنی
زمین و آسمان میں کس قدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے پانسو
برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اور پر آسمان کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا دو آسمان
ہیں یعنی آسمان ہی بعد آسمان کے کہ دوری اور مسافت درمیان اُن دونوں آسمان کے بھی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نے یہ سچ
یعنی دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہیں میان تک گئے ساتھ آسمان اور پہلے فاصلہ درمیان ہر دو آسمانوں کے اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان
زمین کے یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اور پر اس کو کہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اور پر ان سات
آسمانوں کے عرض ہی اور درمیان عرض کے اور درمیان آسمان کے فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانوں کے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم
کہ کیا خبر ہو پچھتمہارے عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا جو کچھ کہ پچھتمہارے ہی زمین ہی یعنی اور کی پھر فرمایا کہ آیا
جانتے ہو تم کہ کیا ہی نیچے اس زمین کے کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا کہ نیچے اسکے اور ایک زمین ہی درمیان اُن دونوں
زمینوں کے مسافت پانسو برس کی ہی میان ملک گئیں آنحضرت نے سات زمین درمیان ہر دو زمینوں کے انہیں سے فاصلہ پانسو برس کا ہی
فتح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نسبت مسافت دوری زمینوں کی موافق نسبت آسمانوں کے ہی پس یہ جوتے ہیں کہ طبقہ زمینوں
کے متبادل ایک دوسرے کے ہیں اور طے ہوئے ہیں اور اسلئے عرض کو قرآن شریف میں مفر ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں کو بلطف جمع مخالف
اس حدیث کے ہی اور شاید کہ مفر دلائل اراض کا بارادہ اسی زمین کے ہی کہ نیچے انکے ہی اور اور زمینوں کے سروکار نہیں رکھتے بخلاف آسمانوں کے کہ
سب فیوض اور آثار پہنچتے ہیں واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ شمس ہی اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ میں ہی اگر چھوڑ دو تم سب طرف
زمین کے کہ نیچے سب سے ہی تو البتہ جا پڑے وہ سب خدا پرست یعنی اسکے علم اور ملک اور قدرت پر جیسے کہ تصریح کیا ہی اُسکو ترمذی نے
معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم و قدرت جیسے کہ محیط ہی آسمان کے اور پر کی خیر دن کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچے کی خیر دن کو فرمایا
یہ واسطے دفع کرنے اس شبہ کے کہ شاید کوئی مانع ہم لیا دے کہ اُسکو خاص علم و قدرت اور پر ہی کی خیر دن کا ہی نیچے کا اور ہی
لئے کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تھی مچھلی کے پیٹ میں جیسے کہ معراج ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر
پھر پڑ ہی آنحضرت نے یہ استشاد کے لئے یا ابو ہریرہ نے تقویت حدیث کے لئے یہ آیت کہ وہی اول ہی یعنی قیوم ہی کہ نہیں اسکے لئے ابتدا اور آخرت
ہی یعنی باقی ہی کہ نہیں اسکے لئے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کے اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کے اور وہ ہر چیز کو یعنی علیات
اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سے جاننے والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اُسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی
یہ احمد اور ترمذی اور کہا ترمذی نے کہ چھنا آنحضرت کا آیت مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اس پر کہ مادی ہی کے جا پڑنے سے اللہ پر جا پڑنا اُسکا ہی

پس نہ واپس موٹی نہ تختیان کہ نہیں توریت کلمی بنے بسبب قبائلی خبر کے نہیں ایسی تاثیر کہ باعث جو غضب کہ موجب ہو واپس تختیان کا پھر جبکہ موسیٰ قوم میں آئے اور اگلے سے دیکھا جو کچھ کہ قوم نے کیا تھا اپنے پوجا جاسی اس کے واپس تختیان یعنی بسبب غصہ کے پس ٹٹ گئیں تختیان فص یعنی بسبب زور سے ڈال دینے کے مارتے غصہ کے اور ان کے ڈال دینے میں یہ اشارہ تھا کہ یمن دیتے ہیں ایمان لوگوں پر جس انہوں نے اختیار کیا کفر و طغیان تو زبانا نہ ان کے رکھنے میں لیکن ظاہر یہ ہو کہ باوجود ٹوٹنے کے کچھ نہیں سے جاتا نہیں رہا نقل کہین یتیمون حیرتیں ہرنے باب فضائل المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم باب ہی بیج بیان فضیلتوں ہر در رسولوں کے حتمیں نازل ہو چو اللہ کی اور سلام اسکا آنحضرت پر اور سب رسولوں پر فتح عیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ہر سے زیادہ ہیں اور شہادت باہر مولف نے کچھ نہیں سے لکھے ہیں اور اتفاق ہو علما کا اس پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر دین اولاد آدم کے اور نفل میں پیروں میں صلی اللہ علیہ وسلم و جمعین اور ان کے بعد ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ کے بعد علما حیرتیں دریاں ہو اس کا درجہ ہی واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرا فافقا ناحتی کنت من القرون الذی کنت منہ رواہ البخاری روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ ان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھی لایا یعنی یہ لایا گیا میں بہترین طبقوں بنی آدم کے قرن سے تو کے بعد فتح یعنی ہر قرن میں باپوں کی نسبت میں ہوتا تھا میں اور مرد بہترین طبقوں بنی آدم سے وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت کے باپ اس طبقہ میں تھے اور آنحضرت ان کی پشتوں میں تھے جیسے کہ اسمیل کے بعد کنانہ اور ان کے بعد قریش اور ان کے بعد ہاشمی تھے ترجمہ یہاں تک ہو میں ایسی قوم کہ ہو میں اس سے فصوح اور معنی بہتری کے فضائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہیں عقلا کے تعارف میں ساتھ ان کے اہل کرم کی طرح نہ اعتقاد دین و ایمان کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری و عن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفیٰ کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفیٰ قریشا من کنانۃ واصطفیٰ من قریش بنی ہاشم واصطفیٰ من بنی ہاشم رواہ مسلم و فی آیۃ اللہ میذی ان اللہ اصطفیٰ من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفیٰ من ولد اسمعیل بنی کنانۃ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہ ان سے کہ سنائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تھا چن لیا کنانہ کو اولاد اسمیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے فصوح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہیں متفرق رہتے تھے شجر و زمین پر مگر جمع کیا تھی بن کلاب کے مکہ میں پس قریش نام رکھ گئے لائے قریش جمع کیا انکو تھی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کے قریش نام نہ رکھ گئے لائے لائے لائے قریش و مشورہ ہی قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکھتا ہی اور ابن عباس سے صحاح میں ذکر کیا کہ انہوں نے کہا کہ قریش پہلے نام رکھا کہ دریائیں ایک مچھلی ہی کہ انکو قریش کہتے ہیں وہ سب مچھلیوں کو کھاتی ہی اور اسے کوئی مچھلی نہیں کھاتی اور پھر غالب بن ابی اور ہی وجہ ناموں میں مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا جکونی ہاشم سے فصوح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدوں کے اور خلاصہ میں خلاصوں کے ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ زیادہ آتا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمیل سے بنی کنانہ کو فصوح شرح اسے تین نسب نامہ آنحضرت کا یوں لکھا ہی ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مرہ کہ بن الیاس بن فہر بن زہار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کے نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہیں یاد کسی کو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ دَوْلَادِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ
 الْمَقْلَدُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُنْفَعٍ وَرَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَذْكُرُ مَا رَأَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دُنِ قِيَامَتِهِ فَسَمِعَ مِنْ جَمِيعِ مَخَافَتِ كَمَالِ مَنَ بَهْتَرِ وَأَوْزَرَ كَمَا جَاءَتْ سَمْعُ رَجُلٍ مِنْ دُنَا أَوْزَرَ كَمَا جَاءَتْ سَمْعُ رَجُلٍ مِنْ دُنَا أَوْزَرَ كَمَا جَاءَتْ سَمْعُ رَجُلٍ مِنْ دُنَا
 كِي بِيَانِ اس لیے لگائی کہ اسدن ظور حضرت کی سدرار کیا بغیر نزع کرنے والے اور معاند کے ہوگا عبادت دنیا کے یہاں سدرار کفار شرکین مساجد
 اور یہاں سے آنحضرت کی بزرگی شتوں پر بھی لازم آئی اور بعض حدیثوں میں آنحضرت کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہے اور جو بعض حدیثوں
 میں آیا ہے کہ تفضیل ندوتم بغیر و نکو آبیمین اور نہ مجکو تفضیل دو موسیٰ اور یونس پر جو اب کے کہ گزیر چکے ترجمہ اور اول ہوں ان
 شخصوں میں کہ یہی اُسے قبر یعنی پہلے قبر سے ہی اُدھایا جاوے گا اور اول شفاعت کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نفل کی یہ سلم
 ف ابس امین دلیل ہے اس پر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل مخلوقات اور اکل الموجودات ہیں **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنَا كَلِمَةُ تَبْعَايَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَأُ بَابَ الْجَنَّةِ دَوَاهُ مَسْئَلُهُ اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ میں نے بادہ ہوگا پیغمبروں میں از رو تا بعون کے قیامت کے دن **فَسَمِعَ** پہلے گذرا حدیث میں کہ آنحضرت کی اسے تمام اہل جنت
 کی دولت ہے اس معلوم ہو کہ تا بعون کی کثرت ہونی موجب بیوع کی فضیلت کی ہے پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے لیے حد وافر ہے اسے کہ اکثر اہل امام
 اُسکے تابع ہیں فروع حکام میں اور یہ طرح امام تمام تاریخین ت او میں دل ہوں ان شخصوں کا کہ کمر لڑے دروازہ جنت کا یعنی کھلو انکے دروازہ جنت
 اور داخل ہو گئے امین نفل کی یہ سلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي بَابِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِمٌ
فَيَقُولُ الْخَائِدُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ يَكْ أَهْرَثُ أَنْ لَا أَفْتَحَ وَلَا أَحْدُ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا میں جنت کے دروازہ پر قیامت کے دن کھڑا ہوں اور انکے پاس
 نگہبان جنت کا کون ہے تو پس کونکامین کہ میں تجھ ہوں پس کیگا وہ سبب کی گویا گیا ہوں میں کہ نہ کھولوں میں دروازہ کسی کے لیے پہلے
 تیرے نفل کی یہ سلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَيْعَةٍ فِي الْجَنَّةِ تَصَدَّقُ نَفْسُهَا بِكَ
فَذُكِرْتُ وَأَنْتَ مِنْ كُنْيَاءِ نَبِيِّمَا صَدَّقَهُ مِنْ أَصْتِهِ إِلَّا دَجُلًا وَاحِدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اول شفاعت کرنے والا ہوں جنت میں انہی اس کے گنہگار
 سکھانے ہونے کے لیے جنت میں بلندی درجوں کے لیے اس میں تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیوں میں سے صدقہ میں تصدیق کیا گیا ہوں یعنی میں
 زیادہ ہوں انبیاء میں از رو تا است اور تا بعد ارون کے اوجہ میں نبیوں میں سے ایک نبی ہے کہ اسکی تصدیق نہیں کی اسکی امت میں سے مگر
 ایک نے نفل کی یہ سلم نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَيْعَةٍ فِي الْجَنَّةِ تَصَدَّقُ نَفْسُهَا بِكَ**
بُنْيَانُهُ يَوْمَئِذٍ مِنْهُ مَدْحُ نَبِيِّنَا فَطَافَ بِهِ الْمَلَأُ أَنْ يَتَجَبَّوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ كَمَا مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّيْسَةِ قُلْتُ أَنَا صَدِّقُ
مَوْضِعِ اللَّيْسَةِ حُجَّتِي فِي الْبُنْيَانِ حُجَّتِي بِالرُّسُلِ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِنَّا اللَّيْسَةُ وَأَنَا خَاتِمَةُ النَّبِيِّينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اہل نبیا کی جیسے ایک ایک پر چمے بنائی گئی دیوار اس کے گرد کی
 چھوڑی گئی اس نفل سے ایک نبی کی جگہ پر چمے لگے اس کے دیکھنے والے در حالیکہ تعب کرتے تھے اُس دیوار کی خوبی سے مگر اُس ایٹ
 کی جگہ عالی رہی تھی یعنی وہ خارج تھی خوبی سے سو میں ہوا کہ بند کی میں نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ سید دیوار

یعنی ایسا قحط نہ ہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے اور یہ کہ نہ سلا کرے انہر و ثمن سو مسلمانوں کے یعنی کافر میں سب سے بڑے اور سب سے بڑے
انکے میں ہونے کی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہ ہو کہ ثمن جگہ انکی بود و باش کی سب سے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور ایک غلبہ یا چھوٹے
اور عمدہ تحقیق جب حکم کروں میں کسی امر کا پس بلاشبہ وہ نہیں بھرتا اور تحقیق میں وہ یا جگہ یعنی عمدہ اپنا تیری امت کے لیے یعنی بہت احباب کے لیے
یہ کہ نہ ہلاک کروں گا میں انکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ سلا کر دے گا میں انہر کوئی ثمن سو مسلمانوں کے پس سب سے بڑے اور سب سے بڑے
کی اگرچہ جمع ہو دیں انہر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفوں میں ہیں یعنی اگرچہ کافر سے جہان کے جمع ہوں اُنسے لڑنے کے لیے یہاں تک کہ
ہوں تیری بہت میں سے بعض کہ ہلاک کریں بعضوں کو اور قید کریں بعض بعضوں کو قتل کی یہ سلم نے فتح یعنی کافروں کا اُن سب غلبہ اور قحط
نہو گا اور سارا ملک سلام نہ دے سکیں گے لیکن تیری امت آپس میں لڑائی کرے اور بعض بعضوں کو ہلاک اور قید کریں اس طرح فقہا ربی اور فقہا
الہی معقول ہو گئی ہرگز تغیر و تبدل نہ ہو گا **وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ دَسُوْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِیَہٖ دَخَلَ فَرَأَى
فِیْہِ زُكُفًا وَصَلَّیْنَا مَعَهُ وَعَاذَہُ بِطَوْلِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّیْ ثَلَاثًا فَاَعْطٰنِیْ ثَلٰثَیْنِ وَ مَكْنٰی وَاحِدَہٗ
سَأَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَا یَهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالسَّيْرِ فَاعْطٰنِیْہَا وَ سَأَلْتُ اَنْ لَا یَهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالْفِرْقِیْ فَاعْطٰنِیْہَا وَ سَأَلْتُ اَنْ لَا یَحْجِلَ
بَاْسُہُمْ فَبَدَّلَہُمْ فَصَحَّحْتُہَا وَ اَوَّاهُ مُسْلِمًا** اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر فتح نبی
معاویہ ایک تھیلہ ہی انصار میں سے اور ایک نشان اُس مسجد کا مدینہ منورہ کے باہر حیرت پس لگے آنحضرت مسجد میں اور انہیں پڑھیں اور کھڑے تھے
بائیں اور دھننے بھی پڑھیں حضرت کے ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نے اپنے رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التجیات میں مانگی یا بعد اُسکے اور ظہر
دوسری بات ہے پھر فارغ ہوئے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مائیں میں نے اپنے رب سے تین چیزیں سو عنایت کیں اُس مجھ کو دو اور نہ مجھ کو
ایک مانگا میں نے اپنے پروردگار سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سودی مجھ کو یہ اور مانگا میں نے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو
ساتھ قحط کے یعنی ساری امت نہ دُوب جاوے خدا سے جیسے کہ قوم فرعون ریائیل میں غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھ کو مانگا
میں یہ کہ نہ کروائی آپس میں لڑائی یعنی آپس میں جنگ کریں سو یہ مذی مجھ کو فتح اس جگہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انہا علیہم السلام کی بھی
قبول نہیں ہوتی تفسیر کی یہ سلم نے **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَّارٍ قَالَ لَقِیْتُ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَبَنَیَّ الْعَاصِیَ قُلْتُ اخْبِرْنِیْ عَنْ
حَیْثُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِی السَّوْدِیَہِ قَالَ اَجَلٌ فَاَللّٰہُ اَنْہُ لَمْ یُصَوِّحْ فِی السَّوْدِیَہِ سِوَیَہِ وَفَقَرَّ اَنْ یَّا اَللّٰہِ
اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَہِیْدًا وَ مَبْیْرًا وَ نَذِیْرًا وَ حِجْرًا اَللّٰہُمَّ یٰ اَبْنٰی عَمْرِو بْنِ اَسَدٍ عِیْدُیْ وَ سُوْلٰی سَعِیْتِکَ اَللّٰہُمَّ کُلِّ لَیْسَ یَحْضَرُہُ وَ خَلِیْفَہُ
نَحْنُ اَفِیْہِ لَا سَوَاقِیْ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیْسِیَہِ السَّیْسِیَہُ وَ لٰکِنْ یَعْضُوْ وَ یَغْفِرُ وَ لٰکِنْ یَقْضِیْہُ اللّٰہُ حَقَّ یَقْضِیْہُہُ اَللّٰہُ الْعَوْجَاءُ یَا اَللّٰہِ
یَقُوْلُوْا اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَ یَغْفِرُہَا اَعْمَیَا وَ اِذَا اَنَا مَمَّا وَ قُلُوْا بِالْعَفَا وَ اَوَّاهُ اَلْجَاوِیْ وَ کَذٰلَکَ الدَّارِیْ عَنْ عَطِیَہِ عَنْ اَبْنِیْ سَلَمَہُ
وَ کَذٰلَکَ الدَّارِیْ عَنْ اَبْنِیْ سَلَمَہُ وَ رُوٰی عَنْ عَطَارِ بْنِ سَبَّاسَہُ کہ کما اُخْبِرْتُ کہ ملازم عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
کہا میں نے مجھ کو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفوں کے جو تورات میں مذکور ہیں فسح ظاہر عبد اللہ بن عمرو بن تورات پڑھی ہو یا
آنحضرت سے یا بعض اہل کتاب سے جو ایمان لائے تھے سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو سے اہل علم و کتاب کے عالم تھے اگلی کتابوں کے اور پڑھی تھیں
وہ اور کہتے تھے آنحضرت کی حدیثیں اور یہ بھی کہ انہر الا عادیث ہیں جیسے ابو ہریرہ کہ عبد اللہ بن عمرو نے مان خبر دیتا ہوں مجھ کو آنحضرت کی حدیث
کی جو تورات میں ہر مذکور کی قسم بیشک صاف کہے کہ میں آنحضرت تورات میں ساتھ بعضی مقبول اپنی کے جو مذکور ہیں قرآن میں اس آیت میں کہ**

سبھا جائے تہا خواہ امت کے احوال پہ اور خوش خبری دینے والا فرمان برداروں کو ثواب کی اور دُر اسنے والا گنہگاروں کو عذاب کی اور پناہ دہا کیوں کہ ف مراد امیوس عرب میں کہ وہ پڑھنا لکھنا انہیں تہا تھے ایسے کہ امام القری کی طرف جو کہ کا نام پر نسبت کیے گئے ہیں اور تخصیص عرب کی ایسے جو کہ حضرت انھیں میں ہیں اور انھیں میں جو کہ انکی محاطت کے لیے اہل محکم کے غلبہ سے اور اگر پناہ گراہیوں شیطانی اور آفات نفسانی سے مراد کہیں تو بھی وجود برکت آمود حضرت کا تمام عالم کے لیے نیت پناہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد پناہ سے نگہبانی قوم کی ہر برباد ہونی اور عذاب کے اترنے سے آپ جب تک کہ وہ ہوں اُس قوم میں چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا وَاَمَّا كَانِ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ أَتَمُّ الْقَوْمِ تَوْبَهُ خَاصٌ بِرَبِّهِمْ أَجْمَعٌ کہ ہندگی خاص کی حقیقت میں کوئی تیرا شریک نہیں اور رسول ہر میرا یعنی سبھا ہوا خلق کی طرف میں تیرا رکھا متوکل کہ سبک رہا اپنے تو نے مجھے سوئے اور اصلا اپنے زور اور طاقت پر ہر وسانہ کیا ایسا متوکل کہ نہیں ہو خواہ سخت کو سخت دال ورنہ غل مچانے والا بازاروں میں فتح تخصیص بازاروں کی سبب ف عادت کے ہو کہ دین شور و غوغا بہت ہو تاہر اور زمین پر کر تاہی کہ بدی کے تھینے جو اسکے ساتھ برائی کرے وہ اسکی سزا نہیں تیاو لیکن درگزر کرتا ہو اور دناکتا ہو اور دعا مغفرت کرتا ہو اسکے لیے بلکہ احسان کرتا ہو اور نہ قبض کرے گا اللہ روح اسکی یہاں تک کہ سید ہا کرے اور ہر ایت کرے سبب تکے قوم ٹھٹھری اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کے کہ کہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہاں تک کہ کھوسے خدا کے سبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھیں ابھری اور کان بکراور دل کہ نہ کچھ سمجھیں اور نہ یاد رکھیں گویا غلاف اور پرہیز میں ہن نقل کی یہ بخاری نے یعنی عطاریں سے اور اسی طرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطاریں سے اسے عبد اللہ بن سلام سے مانند اُس حدیث کے کہ رویت کی بخاری نے عطاریں سے اسے عبد اللہ بن عمر سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کے فضائل میں کہ اسکے اول لفظ حسن الآخرون کا ہر جہاں باب ہے **الفصل الثانی** فصل من مکر عن حبیب بن الاثر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا فاکملوا صلوٰۃ اللہ صلیت صلوٰۃ لکم لکن تصليتمہا قال اجل ایہا صلوٰۃ بعبیہ و ذہبیہ فانی سالت اللہ فیہا ثلثا فاعطانی ثلث تکیف منعی واحدہ سالتہ ان لا یفیلک امق بستیہ فاعطانیہما و سالتہ ان لا یسئلکم علیکم بعدوا من غیرہم فاعطانیہما و سالتہ ان لا یدلکم بعضکم علی بعض فممن علیہما سر واء السیر مدنی والنسائی اور روایت ہر شاب بن ارب سے کہ نماز پڑھانی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز یعنی امت کی ہماری پہن کر کیا اسکو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ صیغہ نماز ایسی دراز کہ نہیں پڑھتے آپ ایسی نماز فرمایا ان اسو کہ یہ نماز رغبت اور خوش ہوا در وشت کی تمی یعنی ہمیں عاکر تا تعامین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونے کا رکھتا تھا یہ نماز دراز پڑھی میں اور خیر میں نے اللہ سے مانگیں تین حاجتیں سو عنایت فرمائی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگیں اُس سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط یعنی عام قحط کے اور اسی کے حکم میں ہو دبا اور مقصود یہ کہ نہ کوئی بلا ایسی نہ آوے کہ ہلاک جزئیہ دے تو کھڑ جائیں پس دی مجھے پناہ دیا میں نے اُس سے یہ کہ نہ غالب کرے اپر دشمن کو سو ائی اُنکے یعنی کفار کو غلبہ کی نہ سے ایسے کہ وہ ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتے ہیں اور آپس کے دشمنوں سے یہ بات نہیں ہوتی پس یہ بھی دی مجکو اور چاہا میں نے یہ کہ نہ چھکا د اُنکے بعضوں کو بعضوں کا خدا یعنی آپس میں لڑائی نہ کریں اور ہلاک کریں ایک دوسرے کو پس دی مجکو فیصل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ** الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا رَأَى قَوْمًا يَجَادُّونَ فِي دِينِهِمْ خَالَفَ إِلَهُهُمْ أَنْ لَا يَكُونُوا عَلَيْكُمْ يَنْتَكُمُ كَمَا كُنْتُمْ أَهْلُ الْبَا طِلَ عَلَى أَهْلِ الْبَقِ وَأَنْ لَا تَهْتَبُوا عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنْ لَا تَبُوءُوا دَا

لوگوں کو سمجھنے والا ہو گا کہ جسے جہل مٹائے جاوے گی قبر تک اور میں پشوا ہو گا اٹھا جبکہ دین وہ بارگاہ خداوندی میں اور میں اٹھا خطبہ پڑھنے والا ہو گا جسوقت چپ ہینگے وہ فدح یعنی عذر کرنے سے اور تخریج ہو گئے اور کلام نہ کر سکیں گے اسوقت میں انکی طرف سے عذریاں نہ کرے گا اور شفاعت کروں گا خدا سے پس میں ہی اسوقت کلام کر سکوں گا اُس مقام میں نہ اور کوئی حتیٰ کہ بڑے بڑے انبیاء پس بنا کر دیکھا اُتد تھائے کی ایسی شے کہ لائق اُسکے ہوا و زمین اُذن دیا جاوے گا کسی کو اسوقت کلام کرے گا سو کہ میرے پس حضرت مخصوص ہیں اس قول حق سبحانہ کے سے نہ اوج لایقون ولا یؤذن لهم فیقذرون یا یہ معمول ہر اول امر یہاں خاص کفار کے حق میں ت میں خوشخبری دینے والا ہوں مومنوں کو شفا اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہو دین فدح یعنی جب غالب ہو انہر نا امیدی اللہ کی رحمت سے سبب غلبہ خوف کے اور انبیاء سے شفاعت طلب کریں اور وہ اسپر حرات نہ کر سکیں اور عذر کریں جیسے کہ حدیث شفاعت میں آیا ہے ت بزرگی اور بزرگی دینی اور کنعیاں بہشت کی اور رحمت کی اُسدن یعنی قیامت میں میرا تمہارے سیر تصور میں ہوگی اور مجتہد احمد کا اُسدن ہاتھ میں میرے ہوگا اور میں بڑا بزرگ ہوں اولاد آدم کا پروردگار کے نزدیک ہمیشہ خصوصاً اُسدن گرد ہونگے سیر اور خدمت کریں گے میری ہر را خادم گویا کہ وہ خادم اُسدن میں میں پوشیدہ حق تشبیہی حوروں کو ساتھ اندون شتر مرغ کے کہ محفوظ ہوتی ہیں غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی میں کہ مخلوط ہو ساتھ خورائیں زردی کے کہ بدن کے رنگوں میں یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہے اور مجمع البحار میں کہا کہ مراد فیض کنون موتی سبکے ہیں کہ محفوظ ہوتے ہیں ہاتھ اور نظر کے پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگوں کی نظروں سے اور ہاتھ پہونچنے سے ہونگے یا موتی میں کچھ نہ ہو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے یعنی جیسی موتی کچھ جو خوش رنگ ہیں بہ نسبت تری کے مونیوں کے کسی ہی خوبصورت اور خدمت میں متفرق اور جھیلی ہوئی حاضر ہونگے وَحَقِّ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَالْكُلُّ حُلَّةٌ مِنْ حُلَّةِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقْوَمَ عَنْ يَمِينِ الْعَرِيشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقْوَمُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي هَذَا التِّرْمِذِيُّ فِي رَوَايَةِ جَامِعِهِ أَكْبَرُ مَوْلٍ عَنْهُ وَأَنَا الْكُلُّ مَنْ تَنَشَّقُ لَأَمْرًا ضَرًا كُنْسِيَّ

اور روایت ہر ابو ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہلا یا جاوے گا میں جلد یعنی جو را بہشت کے علون سے پس کھڑا ہو گا عرش کے دہشتہ طرف نہیں کوئی خلایق میں کہ کھڑا ہو و اُس مقام میں شیعہ سوا اور جامع الاصول کی روایت میں ابی ہریرہ سے یہ عبارت زیادہ ہے کہ میں پہلا اُن شخصوں کا ہو گا کہ بھی اُن سے نہیں پس پہلا یا جاوے گا میں مد الخ وَحَقِّ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَالْكُلُّ حُلَّةٌ مِنْ حُلَّةِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقْوَمَ عَنْ يَمِينِ الْعَرِيشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقْوَمُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي هَذَا التِّرْمِذِيُّ فِي رَوَايَةِ جَامِعِهِ أَكْبَرُ مَوْلٍ عَنْهُ وَأَنَا الْكُلُّ مَنْ تَنَشَّقُ لَأَمْرًا ضَرًا كُنْسِيَّ

اور روایت ہر ابو ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ فدح یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اذان کی دعائیں یہ دعا مانگو انا آنحضرت کا استسما واسطے اظہار محتاجی کے ہر خدا تعالیٰ کی طرف اور ازراہ اکتسا نفس کے یا اسلیہ کہ فائدہ پاوے است اور ثواب کے سبب یا رہنمائی است کے لیے کہ ہاگی ہر ایک امین کہ اپنے یا کے لیے دعائے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا یہ وسیلہ فرمایا بہت لمہد درجہ ہر جنت نہ پاوے گا اسکو مگر ایک مرد اُمید رکھتا ہوں کہ ہو نہیں وہ مرد فدح یہ تو اضع ہر آنحضرت کی ادب اس ادب ہر دگاہ خداوندی کا ورنہ متعین ہے کہ وہ حضرت ہی میں ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ ابْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَلِيفَتَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَرَّ مَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہر ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوں گا میں امام اور پیرو اسب نبیوں کا

یعنی مقام محمود میں اور غلبہ کیا یعنی جب وہ چپ ہو گئے میں انکی طرف سے کلام کروں گا جیسا کہ اوپر گزرا اور صاحب غفاعت انکا بغیر خمر کے
کتاب ہوں میں نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَكَلَامًا مِنْ
النَّبِيِّ فَإِنْ دَلَّ عَلَى حَقِّهِ قَرَأَ الْوَكَلَامَ فَإِنْ دَلَّ عَلَى بَاطِلِهِ تَجَوَّاهُ فَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ يُدْخِلُ الْمُؤْمِنِينَ رِزْوَاهُ الْغَرِيمِينَ**
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لیے دوست و نزدیک ہوئی ہے اور
تحقیق یہ کہ دوست و قریب یا پسندیدہ دوست میرے پروردگار کے یعنی ابراہیم ہیں پھر یہی معنی آنحضرت نے یعنی تائید و تقویت اس کلام کے ہے
یہ آیت کہ تحقیق نزدیک ترین لوگوں کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ ہیں کہ جنہوں نے متابعت کی ابراہیم کی یعنی انکے زمانہ میں اور بعد انکے اور یہی نبی
آنحضرت کہ موصوفے ابراہیم کی متابعت اور موافقت کے دین اور شریعت میں اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور خدا کا دوست ہو مسلمانوں کا اور
کارسا نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ مَكَارِمُ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَجَمَالُ
فَحَاسِبِينَ إِلَّا فَعَالٍ سَوَاقٍ فِي كَرَمِ السُّنَّةِ** اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک انکے بھوجو
واسطے تمام کرنے اچھی خوبیوں کے اور پورا کرنے کے اچھے کاموں کے یعنی محکمہ بھیجی واسطے ہر اہل حق کے اور خوبیاں کرنے انکے کے اخلاق
باطل اور نہال ظاہر میں نقل کی یہ نبوی نے شرح المستمین **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ يَخْدُ مَكْتُوبُ الْفَضْلِ رَسُولُ اللَّهِ
عَبْدُ الْاِخْتِادِ لَا حَظَّ وَلَا غِلْظَ وَلَا شَغَابَ فِي الْأَسْوَابِ وَلَا يَجُوزُ بِالسَّيِّئَةِ الشَّيْئَةُ وَلَكِنْ يَعْصُو وَيُغْفِرُ مَوْلَاهُ الْفَكْلَةُ
وَيُحِبُّ تَمْرَ بَطِيئَةَ دُمْلَكَةَ بِالشَّامِ وَأُمْتَهُ الْخَمَادُ وَنَ يَخْدُ ذُنَّ اللَّهِ فِي الشَّرِّ وَالصَّرَّاءُ يَخْدُ ذُنَّ اللَّهِ فِي كُلِّ مَنَزَلَةٍ
وَيُكَبِّرُ ذُنَّ عَلَى كُلِّ شَرِّ رَعَاةٍ لِلشَّمْسِ يَصْلُحُونَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقَدْ أَتَا تَزْرُونَ عَلَى أَنْصَارِهِمْ وَيَتَوَضَّعُونَ
عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيَهُمْ مُنَادِيَةً فِي حُبِّ السَّمَاءِ صَفَرُهُمْ فِي الْفَيْتَالِ وَصَفَرُهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ وَبِالنَّهَارِ
الْفَحْلُ هَذَا الْفَحْلُ الْمَصَابِيحُ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ عَنْ تَعْنِيْنِ بْنِ سَيْدٍ** اور روایت ہے کعب احبار سے جو بڑے تابعین میں سے اور اہل کتاب
کے عاملوں میں سے ہیں نقل کرتے ہیں تو یہ سے کہا لکھا ہوا یا تابعین یعنی تو یہ میں کہ بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہرگز نہ میں شریعت خواہ
نہیں سخت گو اور نہ چلائو الا بازاروں میں اور بدلائیں لیتا ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتا ہر اور بخش دیتا ہر اسکی پیدائش مکہ میں ہو
اور جگہ اسکی ہجرت کی مدینہ ہو اور بادشاہی اسکی شام میں ہو فتح عبادشاہی سے مراد ہر دین نبوت خور اسکا شام کی ولایت میں اکثر اور
جہاد اس ملک میں زیادہ ہو مگر نہ بادشاہی آنحضرت کی سارے جہان میں ہو یا یہ مراد ہو کہ بادشاہی انکی بعد تمام ہونے مدت انکی کے اور انکے عظمت
انکے کشام میں ہو جیسا کہ معاویہ سے یہ بعد انکے نبی کے لیے ہوئی ت اور امت اسکی بہت حمد کرنیوالی ہو اور شکر کرنیوالی خدا تعالیٰ کا حمد اور
شکر کریں گے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی میں یعنی ہر حال حمد و شکر کریں گے حمد کریں گے وہ خدا کی ہر منزل میں یعنی جس مکان میں
منزل پڑیں اور ترین یا ہر شہر مکان میں پہنچے اترتے وقت بفرمیں اس قول کے اور خدا کی بڑائی کریں گے ہر بندہ ہی پر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے
چڑھنے رکعت اور کہانی کرنے والے ہونگے سوچ کی ف ع یعنی اسکے طلوع و غروب زوال کا مہیاں رکھیں گے نماز و عبادت کے وقفوں کے لیے
اور روایت کیا ہے حکم نے عبد اللہ بن ابی اونی سے مرفوعا کہ تحقیق اچھے خدا کے بند و عین وہ ہیں کہ جو خیال رکھتے ہیں سوچ اور جاندار و ستاروں
اور سیاروں کا خدا تعالیٰ کی یاد کے لیے ست ادا کریں گے ماز جب اسکا وقت آوے ازار باندہ میں اپنی کمروں پر یعنی ناف پر اور باندہ کہیں سرحد میں
یا مراد ہو کہ اپنی آدمی بندہ لیون کہ نہیں اور وضو کریں اپنی طرفوں پر یعنی تھامے اور باؤں اور موٹوں پر یعنی پورا وضو کریں انکے زوال انکا آواز کرے

آسمان زمین کے درمیان یعنی اذان کے بلند مکان پر مانند سناہ وغیرہ کے صف انکی لڑائی میں اور صف انکی نماز میں برابر ہو یعنی برابر کھڑے ہوتے ہیں کافروں کے لئے اور نماز میں بھی برابر جماعت کرتے ہیں شیطان اور انس کے مارنے کو انکی ہجرات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل روز رک اور قرآن پڑھنے میں جیسے یہ شہد کی گھٹی کی آواز یہ لفظ مصباح کے ہیں اور نفل کی یہ داری نے ساتھ عمومی تغیر کے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكَتُ فِي الْقُبْرِ صِفَةً فَطَمَعْتُ عَيْنِي أَنْ يَمُرَّ بِكَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو مُوَدَّةٍ وَقَدْ بَكَتُ فِي الْبَيْتِ مَوْجِعَةً فَكَبَّرَ وَاهُ الْتَمِيزُ** اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ گھٹی ہوئی میں تو ریت میں مہینے میں آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کے دفن کیے جائینگے آنحضرت کے ساتھ اُنکے حجرے میں کہا ابو مودود جو حدیث کے راویوں میں سے ہیں تحقیق باقی رہی مگر میں نبی عائشہ م کے حجرے میں کہ جان آنحضرت مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ ان نقل کی یہ ترمذی نے صحیح عیسیٰ علیہ السلام مدفون ہونگے تو یا حکمت حکم کے باقی رہنے میں ان باوجود ہمدردی نے جھٹھے سے دفن کا دان اور نہ میرزا اسی کا یہ بھی اور خبر دی ہے ہستون نے جو کہ حجرہ شریف میں داخل ہوئے ہیں کہ دیکھیں غوث تین قبریں اسطرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم پر یعنی جانب قبلہ کے اور ابوبکر کی ساخرائے کہ سرنگا مقابل پر پشت آنحضرت کے اور عمر فاروق کا مقابل پشت ابوبکر م کے اور ایک قبر کی جگہ پہلو میں عمر رض کے باقی رہا اور ایسا کہ عیسیٰ بعد تمہارے اپنے کے زمین میں حج کرینگے اور باج پھر کرینگے اور درمیان میں کہ اور مدینہ کے انتقال کرینگے اور اٹھا کر لجا ونگے مدینہ میں دفن کیے جائینگے حجرہ شریف میں حضرت عمر رض کے پہلو میں پس یہ وہ دونوں صحابی بیچ میں وہ نبیوں کے علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی **الفصل الثالث فی فضلیہ** **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَطَمَعْتُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا أَبَا عُبَيْثٍ يَهْ فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُولُ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهُ هُمْ دُونَهُ فَذَلِكَ حُجَّتُهُمْ خَلَدَ لَكَ بَحْرِي الظَّالِمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْحَمْدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا فَخَّرْنَاكَ فَخْرًا مُبِينًا يَتَخَوَّرُ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا وَمَا فَضَّلَهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بَلَّغْنَا قَومِهِم بَلَدًا لَعَلَّ اللَّهُ مَكِيلًا قَالُوا فَكَيْفَ فَضَّلَهُ اللَّهُ تَعَالَى الْحَمْدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا كَافَّةً لِنَا أَنْ نَكُونَ مِنَ الْخَالِفِينَ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انھوں نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتوں پر کہ ان کو کون ایسا ہو اللہ اس کس چیز کے ساتھ فضیلت دی حق تعالیٰ نے آنحضرت کو آسمان والوں پر کہ ابن عباس نے کہ یوں فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتوں کو یہ کلام اور جو کوئی کہ کہ فرشتوں میں سے تحقیق میں معبود ہوں خدا کے سوا اب اس کو اس کے بدلے میں دینگے ہم روز اسی طرح بلا دیتے ہیں ہم ظالموں کو جو حد سے گذرین مشح یعنی جس حق تعالیٰ نے فرشتوں کے لیے اسی طرح کا سخت اور بد بہ اور تیزی کے ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا انہر عذاب سخت اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مہربانی اور رحمت کے ساتھ تحقیق ہننے کو دے تیرے لیے دروازے برکتوں اور بزرگیوں کے صاف کو لہذا کہ سہلا اسکے نفع کہ کی ہر تو کہ بخشش تیرے لیے خدا تمہارے گناہ تیرے جو پہلے گزے اور جو مجھے آویں مشح اس آیت میں تاویل بیت بین اور سب تو بیہوش میں نہ تو مجید خوب ہے کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہے اس کے کہ گناہ ہوں آگاہ غلام سے خوشی چوتے ہیں تو کہتے ہیں بنے سب سیرگناہ بخند ہے جو کچھ کرے تو مجھ پر مواخذہ نہیں اگرچہ وہ غلام ہے گناہ ہوت کہا لو کون نے اور کیا بزرگی انکی انبیاء پر کہا ابن عباس نے یعنی بیچ بیان بزرگی انکی کے انبیاء پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور زمین بجا ہونے کوئی غیر کہ اسکی قوم کی زبان کے ساتھ کہ بیان کرے اسکے لیے احکام و فرائض پس مگر یہ کہ خدا مجھ کو جاتا ہوتا تمام آیت اور

فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور نہیں بھیجا ہے جسکو مگر تمام لوگوں کے لیے پس رسول گیا خدا تعالیٰ نے آنحضرت کو جن آویسوں کی طرف
 فتح اور خاص ذکر کرنا آویسوں کا آیت میں اس لیے ہے کہ وہ انہیں انصاف و اخلاص سے اپنی رشتہ منواسی آیت میں ہمیں آویسوں کی ہر انحصار عرب کی جیسے کہ ہمارے
 اہل کتاب کہتے تھے باطل ہو گیا اور دلیلین آیت اور احوال میں بہت ہیں اس لیے کہ آنحضرت نے جن جنوں کے بھی ذکر و عنایت کی ذکر و تعالیٰ
 قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَقٌّ اَلَيْسَتْ حَقًّا يَا اَبَا ذَرٍّ اَنَا فِي مَكَّةَ وَ اَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ
 فَوَجَّعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاُخْرَى وَ كَانَ لَاحِرَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَأَيْتَهُ
 يَرْجُلًا خُورِيَتْ رِجْلُهُ خُورِيَتْ رِجْلُهُ نَعَمْ قَالَ لَيْتَنِي رَأَيْتُ بِرَأْسِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ لَيْتَنِي رَأَيْتُ خُورِيَتْ رِجْلُهُمْ فَرَجَحْتُهُمْ
 ثُمَّ قَالَ لَيْتَنِي رَأَيْتُ خُورِيَتْ رِجْلُهُمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَانِي اَنْظُرُ لِيَكُنْ يَنْتَرِدُونَ عَلَيَّ مِنْ خِطْبَةِ الْمُنَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ
 لَوْ كُنْتُ لَيْتَنِي لَكِنْ جَعَلْتَهُ رَأْسًا لِدَارِ حِمْيَرَ اَوْ رَأْسًا لِدَارِ غَضَارِ سَيِّدِ كَمَا بَيْنَ بَارِسَ لَوْ كُنْتُ لَيْتَنِي لَكِنْ جَعَلْتَهُ رَأْسًا لِدَارِ حِمْيَرَ اَوْ رَأْسًا لِدَارِ غَضَارِ
 يعنيں کیا تم نے پس فرمایا آنحضرت نے امی ابو ذر کے سیرکس و فرشتے اس حال میں کہ میں بطحا کے ایک جانب میں تھا پس اوٹریا ایک اُن
 دو فرشتوں میں سے زمین کی طرف اور دوسرا آسمان کی طرف کے درمیان پس کہا ایک نے اُن دو میں سے اپنے بار کو کیا وہ یہی ہے یعنی یہ وہی پیغمبر ہے کہ
 جسکی خبر دی تھی کہ حق تعالیٰ نے کہ میرا ایک پیغمبر ہے اس کے پاس جاؤ گنا اسکے بارے میں وہی ہے کہا اُس ایک نے اپنے بار سے کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر
 ایک مرد کے ساتھ اسکی ہمت میں سے پس تو لا گیا میں اُس مرد کے ساتھ سو غالب میں اُس سپر بھر کہا تول اسکو دس مرد کے ساتھ پس تو لا گیا میں اُنکے ساتھ
 پس غالب میں اُنپر بھر کہا تول اسکو سو مرد کے ساتھ پس تو لا گیا میں اُنکے ساتھ سو انہیں بھی غالب میں بھر کہا تول اسکو سو مرد کے ساتھ پس تو لا گیا میں
 اُنکے ساتھ بھی سو انہیں بھی غالب میں اُن کو یا کہ میں دیکھتا ہوں اُن ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجھ پر گھرے پڑتے ہیں تراڑ کے ہلکا ہونے سے یعنی
 جس پر اسے پردہ تھے ایسا وہ سبب بلکہ بچ کے اونجا ہوتا تھا کہ وہ لوگ ایسے معلوم تھے کہ مجھ پر گویا اب گرے فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے
 اُن دونوں میں سے اپنے بار سے کہ اگر تو اسکو تولے تو اسکی ساری اہلکے ساتھ تو بیشک لبتوے یہ ساری ہمت پر نقل کیں جو دونوں میں سے دارمی ہے
 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِّبْتُ عَلَى الْخَيْلِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ وَ اَمْرٌ يُصَلُّوهُ الْعَقْدُ لَمْ تَوْفُرُوا
 ویدکر وہ اللہ تعالیٰ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجھ پر تباری او تم پر نہیں فرض نہیں کی گئی
 یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تھی بہر صورت یعنی اگر مجھ پر غنی نہ ہوتا ہمت پر کہ جب غنی ہوں اور میں نے زبانت کا حکم کیا گیا یعنی بطور جہر کے اور
 تم غنی کیے گئے اسکا یعنی تم پر جب نہیں بلکہ سنت ہوتی لعل کی یہ اٹھنی نے **بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَ صِفَاتِهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 باب ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور صفات کا جانا چاہیے کہ آنحضرت کے نام مبارک بہت ہیں در قرآن مجید اور اسمانی کتابوں میں مذکور ہیں
 اور نبی علیہ السلام کی زبانوں پر سنت میں وارد ہیں اور بہت شہور آنحضرت کا نام محمد ہے اور یہ نام آپ کے دادا عبد المطلب نے رکھا اور جب آپ
 کہا کہ کہنے کے لئے اپنے منجے کا نام اپنے آبا اور اجداد کے نام پر کیوں رکھا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم میں نہیں ہوا انھوں نے کہا یہ نام اسکا میں نے
 اسے ہر رکھا کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت میں ہے کہ ماخذ اسماعا آسمان میں اسکی تعریف کرے اور لوگ زمین پر
 اور آبا ہر کہ عبد المطلب خواب میں لکھا گویا ایک نے مجھ پر خاندی کی اُنکے پیغمبر سے نکلی ہے کہ ایک طرف اسکی آسمان میں ہے اور ایک طرف مشرق میں ہے
 اور ایک طرف مغرب میں ہے اور ایک طرف رجب کی رات ہو گئی ہے کہ ہر چہ اس کے نور ہوا اور اہل مشرق اور مغرب اس کے ساتھ متعلق ہیں یہ خواب اسکی
 کہ انھوں نے تعبیر کی کہ اُنکی پیشک ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اس کے مابعد رہوں اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان زمین میں اس لیے

محمد نام رکھا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کھتا ہو کہ تجھ کو حمل ہوا اس لئے سزاوار پرغیر کا اور جب مجھے تو نام اسکا محمد رکھو اور دعوت کیا گیا تو کہ آنحضرت کے پیدا ہونے سے پہلے کسی کا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہو کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہوگا تو انہیں کافروں کا فخر ہو جائے خصوصاً اپنے بیٹوں کی نام اسی آرزو میں لکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہوں لیکن چونکہ پانچ نام بھی آنحضرت کے نام سے پہلے نہیں ہو سکتے تو کوئی آنحضرت کا نام نہ کرے نام کہتے تھے اور ابوہریرہ نے بھی کہا کہ القاب نام آنحضرت کے قرآن مجید میں بہت آئے ہیں سو بعض عالموں نے ننانوے نام بھی کہے ہیں جو افق اسکا اتنی کے اور نشان عیاض نے کہا کہ حق جل و علی نے تیس نام اپنے ناموں میں اپنے حبیب کے لیے خاص کیے اور بعض لوگ کہا کہ جب تلاش کیے جاویں آنحضرت کے نام پہلی کتابوں میں اور قرآن اور حدیث میں تو تین نام سچے ہیں اور چار سو بھی آئے ہیں ناقصی نے ابو بکر بن الغزالی نے جو مالکی مذہب کی فہرست عالموں میں ہے کہا بعض صوفیوں نے کہا کہ محمد اسمائے کے ہزار نام ہیں اور اس کے حبیب کے بھی ہزار نام ہیں مراد اوصاف ہیں اور حضرت سے اسم نکلتا ہوا وسیطی نے ایک کتاب علم اللہ آنحضرت کے ناموں میں تالیف کی ہے اور طبری نے ابلیس نام ذکر کیا اور حضرت کی اور مولود بن ہریرہ نے لایا مگر کئی نام دو صدیوں میں اور مراد آنحضرت کے صفات سے یہاں احوال طبریہ شریف و صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کی خصائص کا بیان اور باب میں ہوگا اللہ صلی علی محمد وسلم بعد اسکا کہ الحسنی بعد کل معلوم لای علی آلہ وعلیہ السلام وعلیہم السلام

الاول فصل فی مناقب جلیلین مطہرین قال سیفہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعیہ کہ یقولون انی اشعواء انا طہر وانا کحل وانا الماحی اللہ علیہ وسلم الکفر وانا العاشر الذی یحشر الناس علی قلوبہ وانا العاشر الذی یسئلہ الناس عن متفق علیہ روایت جو جبر سے کہنا سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے کہ تحقیق میرے لیے نام میں یعنی بہت اور شہور کیا نام میرا محمد ہے اور دوسرا محمد ف بعض روایتوں میں محمد بھی آیا ہے وچندین حدیثوں میں محمد تعریف کیا گیا ذات و صفات کی دنیا و آخرت میں اور محمد بہت تعریف کیا گیا بے حد و شمار اور احمد سے زیادہ تعریف کیا گیا اگلے پچھلوں میں اور حق تعالیٰ کے پہلے کلام میں اپنے مولا کی بہت تعریف کرنے والا کہ جو کسی کو معلوم نہیں جیسے مقام محمد میں ہوگا اور کفر اور کفر کے یہ ہوا ہے حدیث اور یہ نام ماحی ہونی سنا ہوا ایسا کہ شامی اور احمد میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہت اور پیروں کی دعوت کے اور ہم میرا حشر جو کہ اٹھائے جائیگا اور جمع کیے جائیگا لوگ میرے قدم پر یعنی اول میں قبر سے اٹھو گا پھر اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقبہ ہو اور عاقبہ وہ کہ نہ ہو میرے پیچھے اس کے کوئی نبی نہیں کی بجائی اور سلم نے فتح عقبہ معنی میں پیچھے ہونا اور ادیان پر پیچھے ہونا اسٹیجیوں کے و عن ابن عباس قال لا شریک لک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئلہ الناس عن متفق علیہ وقال انا طہر وانا کحل وانا الماحی اللہ علیہ وسلم الکفر وانا العاشر الذی یحشر الناس علی قلوبہ وانا العاشر الذی یسئلہ الناس عن متفق علیہ روایت اور ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہاتھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لیے انہی ذات تعریف کے لئے نام پس فرمایا میں ہوں محمد اور احمد اور معنی میں پیچھے ہونا اسٹیجیوں کی اور حشر کہ معنی اس کے اوپر کی حدیث میں مذکور ہو اور نبی توبہ کا فتح یعنی سازی خلقت نے آنحضرت کے ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اس لیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت کہتے تھے اور زبان کی توبہ آپ کی امت میں مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتوں کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور انکا نہ معاف ہوتا تھا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن میں و ما ارسلناک الا رحۃ للعالمین قیل کی یہ سلم نے و عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا طہر وانا کحل وانا الماحی اللہ علیہ وسلم الکفر وانا العاشر الذی یحشر الناس علی قلوبہ وانا العاشر الذی یسئلہ الناس عن متفق علیہ وقال انا طہر وانا کحل وانا الماحی اللہ علیہ وسلم الکفر وانا العاشر الذی یحشر الناس علی قلوبہ وانا العاشر الذی یسئلہ الناس عن متفق علیہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ توبہ نہیں کرتے تم کہ کیونکر بارگاہ محبت خدا کے لئے شکرین قرآن کا ذکر کرتا اور انکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہیں مذہم کو اور میں محمد بن فح میں دو بخت شرک آنحضرت کو مذہم کہتے تھے کہ معنی میں نقیض محمد کی ہیں یعنی مذہم کیا گیا اور آپ کا یہ نام لیکر

آپ کو برا کہتے اور لوگوں کو طعن کرتے مگر وہ بد کہا و اولیٰ عن طعن مذموم کو کرتے ہیں اور میں مذموم نہیں پس کیا ہی اللہ تعالیٰ نے
 انکی بد کہاؤ سے بچا یا بحکمت نقل کی یہ جاری ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَفُّهُ مَقْدَرُ
 بَأْسِهِ وَاجْتِنَابُهُ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ لَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا شَوْحًا رَأْسَهُ تَبْلِيغًا كَانَ كَيْدًا لِقَوْلِهِ فَذَكَرَ رَجُلًا وَجْهَهُ مَثَلُ
 السِّيفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مَثَلُ الشَّكْرِ الْفَقْرُ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَلَا يَنْتَهِمُ عَنِ الْخَالِصَةِ مَثَلُ يَهْطِلُ الْحَامُ لِيَنْبِذَهُ جَسَدًا فَلَمْ يَسْلَمْ**
 اور روایت جو جابر بن سمرہ سے کہا کہ تمھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تمھے چہرہ بال سفید حضرت کے سر اور دائرہ ہی کے اگھے با
 میں وجہ تیل لگاتے تھے تو ظاہر ہوئی تھی وہ سفیدی اور جب پر آئندہ تمھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی منہج اسلئے کہ یہ لگاتے
 سے بال مجتمع ہو جاتے ہیں پس چونکہ بال سفید آپ کے کم تھے ظاہر ہوتے تھے اور پر آئندگی اور زولیدگی میں بال جدا جدا ہوتے ہیں پس معلوم ہو گئے ہیں
 سفید سیاہ ہیں اور آنحضرت کے سر اور دائرہ میں سفید بال ہیں زیادہ تھے بڑے بڑے میں اور بعضی روایت میں اس سے بھی کم آئے ہیں ترجمہ اور تمھے آنحضرت بہت
 بالوں کو دائرہ ہی کے فتح یعنی دائرہ ہی کی گنتی تھی مگر تھی جیسے اور روایت میں کہ اللہ علیہ السلام اور حضرت کی دائرہ ہی شریف کی دراز میں کچھ ثابت ہوتا ہے
 اور چہرہ عظام سے درازی دائرہ ہی کی متول ہر چنانچہ آیا ہو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دائرہ ہی نے اکا تمام سینہ اندھون بھر دیا تھا اور لکھا ہو کہ حضرت علی کرم اللہ
 علیہ السلام جیلانی کی دائرہ ہی لمبی اور چوڑی تھی اور ابن عمر سے آیا ہو کہ قبضہ زیادہ تر کھتے تھے غرض کہ دائرہ ہی ایک شے کم ہوتی ہے اور زیادہ میں دیا اور نامشکلف آہیں
 پس کہا ایک مرد نے یعنی وقت بیان کرنے جا رہے حایہ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرہ مبارک نڈلاو اسکے یعنی چہرہ روشن میں لیکن چونکہ یہ مہم تھا
 طول کو کہی کہا جا رہے بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کے اور تھا چہرہ مبارک کچا گرد مستح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث میں آیا ہو کہ بل شل القمر
 اور ایک میں آیا ہو کہ کان وجہ قطعہ تمراور ایک اور میں آیا ہو کہ چمکتا تھا رو مبارک آنحضرت کا جیسے چمکتا ہو چہرہ میں ات کا چاند اور ایک حدیث میں
 آیا ہو کہ ہوتا تھا رو مبارک کچا خوب شکل ہونے شل آئینہ کے اور ٹکس ٹپ تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف میں آہلے زمین ہر کہ تشبیہ لوگوں نے
 اپنے فہم کے موافق بحسب کے دین میں وگرنہ آنحضرت کے جمال بالکمال کی اہت و جلالت اور حسن و ملاحات سے کوئی چیز شاہت نہیں رکھتی
بِأَعْيُنِ كُنْهِي حُبِّي مِلَاحَتِ بِيَارِ مَارَسِدَ تَرَادِيرِ سَخْنِ الْحَارِ كَارِ مَارَسِدَ نَهَارِ نَقْشِ بَرَايِدِ زَكَاكَتِ مَنَاحِ وَلِي بِي كُنْجِي نَقْشِ نِگارِ مَارَسِدَ مَلِي اللّٰهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 دلی صبیحہ آہ قدر حسن و جمالہ و کمالہ اور جانا چاہیے کہ دور کو مبارک کاشکل دائرہ کے نہیں تھا کہ آفتاب و چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے ہم جائے اسکا
 اسلئے کہ حدیثوں میں آیا ہو کہ لم یکن بالکلم یعنی نہیں تھا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل المثل
 و علم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور دیکھا میں نے نہ نبوت کو شانہ کے پاس تھ اور ایک روایت میں ہر دو میان دونوں شانوں کے بر تقدیر یا بیشانہ
 کے پاس تھی ت مانند سفید کبوتر کے یعنی گول مشابہت رکھتا تھا رنگ اس مہر کا آنحضرت کے بدن مبارک کے ساتھ اور تمام اعضا کا سا اسکا بھی رنگ
 اور آیت تاجانہ و لغ تھا بطور بریں کے چاہیے جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان ایک کھوکھلیت کا تھا بلند تر
 و تمام اجزاء بدن شریف کے کہ کون نام نبوت کہتے تھے شہ کے زچہ یعنی تمام ہوا ایک رکے بات کے زچہ یعنی مہر و نشان اسکی کہ وہ غائم النہیں میں
 اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابوں تو ریت و پھیل و غیرہ میں سجدہ تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے آخر زمانہ میں انبیا
 دیتے تھے تو یہ بتلاتے تھے کہ انکی پشت پر مہر ہوگی اور حکم نے مستدرک میں بسبب مہربہ سے روایت کیا ہو کہ کوئی ہجرت الیسا تھا کہ اسکے درہنہ
 ہاتھ میں نشان نبوت ہو مگر سیدھا کہ انکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونوں شانوں کے درمیان میں اور یہ نشان جیسے نامہ پر مہر کر دیا
 تو تغیر و تبدل سے محفوظ رہے اور بعضی روایتوں میں آیا ہو کہ انہیں لکھا ہوا تھا وحدہ لا شریک کہ توجہ حیش کنت فاماک محفوظ اور روایتوں میں

قتل کی جاہلین سے کہہ کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہد دین و فتح اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی صریح ہو مردوں کے لیے اور
تھا کہ بنی کھردوں کے لیے عیب جانتے ہیں اور پہنچے مراد کہتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت ترجمہ اور حضرت کی آنکھوں کی سفیدی میں غمی
لی ہوئی تھی یعنی سرخی کے ڈوڑھے چھونے ہوئے کم گوشت ایسا کہ کیا دیکھا واسطے سماک کے کہ راوی اس حدیث کا کہ کیا ہیں معنی ضلع الفم کے کیا انھوں نے
نہ سے خود دے کے ہیں کیا کیا ہیں معنی شکل العین کی کیا سماک نے دراز کان آنکھ کے فسخ کیا ہو طمانے کہ یہ بیان سماک کا شکل العین کے
سخن میں خطا ہو اور عیب دہی جو ہو اور کیا کیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی جانا غلط لغت اس سے اتفاق رکھتے ہیں کہ کیا سماک
سے کہ کیا ہیں معنی سنوس نقیب کے جواب دہ کہ کم گوشت ایسا کہ کیا دیکھا واسطے سماک کے کہ راوی اس حدیث کا کہ کیا ہیں معنی ضلع الفم کے کیا انھوں نے
عَلَيْكُمْ كَانِ اَيْضًا مَقْشُورًا رواہ مسلم اور روایت ابو ذر غفاری سے کہ اُس نے کہا دیکھا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید گریں بینی خاصہ تھی جس سے اس میں تھیں اور جسم میں اور سب بخون میں **وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنْسًا عَجَنًا**
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَخْضِبًا لَوْ شِئْتُ أَنْ أَغْدُ قَطْعَةً فِي حَيْكَةِ فِي رَأْسِهِ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَغْدُ
شَعْمًا بِتَنْتٍ فِي رَأْسِهِ لَوْ شِئْتُ لَكُنْتُ فِي رَأْسِهِ لَوْ شِئْتُ لَكُنْتُ فِي رَأْسِهِ لَوْ شِئْتُ لَكُنْتُ فِي رَأْسِهِ لَوْ شِئْتُ لَكُنْتُ فِي رَأْسِهِ
اور روایت ہر ثابت سے کہ کہ پوچھے گئے انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے سے پس کہا اُس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ ہو پچھے گئے اُس کو
کہ خضاب لگا دین فتح یعنی آنحضرت کے سفید بال تھوڑے سے نئے معلوم نہ ہوتے تھے باوی النظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہو
کہ بڑھا یا خالص تھا بلکہ ہمزہ سے تھامیے کہ بعد از بڑھاپے میں ہوتا ہے جیسے کہ روایت میں آیا ہو کہ کان شیدا مرست اگر چاہتا ہیں کہ گن لون سفید بال
آنحضرت کے کہ زائر شریف میں تھے تو انہ کو گریں میں آنکو اور ایک روایت میں یوں کہ اگر چاہتا ہیں گن لون بال سفید کہ تھے آنحضرت
کے سر مبارک میں تو کہتا تھا میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک اب ابن مسلم کی یہ کہ کہ اُس نے نہ تھی سفیدی گریں ریش پچھ حضرت کے
اور کہ نہیں ان کی اور سر مبارک میں کہ **وَعَنْ اَنْسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزَهُ الْكُوفُ كَانَ عَرَفَهُ لَلَّوْ لَوْ اِذَا مَشَى**
تَلَكَّاهُ وَمَا مَسَتْهُ نَبَاحَةٌ وَلَا خَرِيرٌ اِلَّا يَنْفُثُ اِلَيْهِ مِنْ كَيْفٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا سَهْمَةٌ مَسْكَوَا وَلَا عَنَبٌ اَطْيَبُ مِنْ اَقْطَرِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشَفَّقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہر انس سے کہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن دیکھنے رنگ کے گویا کہ ہر آنکھ
پسینے کے موتی تھے یعنی بیہ بین اور صفائی اور جگہ میں حبیبہ چلتے تھے آنحضرت تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے غضب
میں آ رہا ہو یا معنی میں کہ اُٹھاتے تھے پاؤں بقوت و جلالت جیسے کہ عادت قولوں اور دلیروں کی ہوتی ہو نہ کہ پاؤں زمین پر گھسے چلیں مہین
چہا میں نے کہی کیا کہ ایک قسم ہر کہے ریشم سے اور نہ مطلق ریشم کو کہ نرم زیادہ ہو غیر اصل اللہ علیہ وسلم کی تسلیوں اور نہ سو گھا میں نے
کوئی مشک اور نہ عطر زیادہ خوشبو دار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَمِّ سَلَمَةَ اَنَّ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقْبَلُ عِدَّةً هَافِيَةً يَطْفَأُ فَيَقْبَلُ عَلَيْهَا كَانَتْ تَرَى اَلْعَرَقَ كَانَ يَتَمَحَرَّقُ فَيَجْعَلُ يَمْسَحُ بِاَلْطَبِيبِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سَلَمَةُ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَفْتُكَ تَجْعَلُهُ فِي طِينَةٍ اَوْ هَوْبَةٍ اَطْيَبُ اِلَيْهِ فِي رَأْسِهِ دَائِبًا وَتَقْلَتُ يَدَا رَسُولِ اللَّهِ
تُجَوِّزُ لَكَ اِلَيْهِ يَكُنَا كَالْاَصْبَةِ مُشَفَّقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہر ام سلمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آئے تھے ام سلمہ کے بیان اور
آئے پاس چلو کہ کرتے یعنی دوہر کو استراحت کرتے پس بجا تھیں ام سلمہ ایک بچہ یا چمڑے کا پس اس پر آنحضرت سوتے فتح کہتے ہیں کہ ام سلمہ آنحضرت
کی عمر بچے تھیں دوہر کی سبب یا سبب سبب نہ معلوم کہ پس کا بیکو آنحضرت تھے اور یہ بیان میں انس کی کہ جو خادم حضرت کے تھے

اور عالم اور فاضل تعین عتوں میں است اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تھا اپنی اسبلے کہ آنحضرت تھے کثیر العیالیں اگلا کترین ام سلیم پسینا آب کا ان
اور ملا تین اسکا اپنی عطر اور خوشبو یوں میں پس جب کبھی آنحضرت نہ کہتے تھے وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہو تو یہ پسینا اوام سلیم کہا ام سلیم نے
کہ پسینا تمہارا ہوتا ہے میں ہم اسکا اپنی خوشبو یوں میں اور پسینا تمہارا خوشبو ترین خوشبو یوں سے ہو اور ایک روایت میں ہے کہ ام سلیم نے
کہ یا رسول اللہ ہم امیر مکتبی ہیں اسکی برکت کی اپنی جھوٹوں کے لیے یعنی اکی بدن اور منہ پر ملین میں تو اسکی برکت کے بسبب ہمیں ملاؤں سے
فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کی یہ جاری اور سلم نے وعن جابر بن عبد اللہ قال صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَيْكُمْ صَلَواتُ اللَّهِ اُولَئِكَ خَرَجُوا مِنْ اَهْلِهِمْ وَخَرَجَتْ مَعَهُمْ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَلَدَانِ تَجْعَلُ بَيْنَهُمْ خَدًى اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَامَّا
فَمَنْ خَدًى فَوَجَدَتْ بَيْدًا بَرْدًا اَوْ رِيحًا كَأَنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ جَوْثَةِ عَطَا بَرْدًا اَوْ مَسِيحًا وَذِكْرُ حَدِيثِ جَابِرٍ مَعَهُ
بِاسْتِحْضَا فِي بَابِ الْاَسْمَاءِ مِنْ حَدِيثِ الشَّاهِدِ يُدْرِكُ نَكَرَتُ رَأَى اَخَا سَيِّدِ السُّبُوَّةِ فِي بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَا
اور روایت جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑھیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طہر کی پھر نکلے مسجد اور گئے اپنے گھر کو کوئی
طرف اور میں بھی آنکے ساتھ نکلا پس ان کے آئے آنحضرت کے لئے پس شروع کیا آنحضرت نے اپنا ہاتھ ہمیں زانوؤں خساروں ایک ایک کے
پر اور یہ میں پس جھوٹا میر خساروں کو بھی وضع لفظ خدی بیان وال کے زیر سے اور می حرم سے ہو لفظ مفرد اور بعض نسخوں میں بیان بھی لفظ
متنیزہ جو ال کے زیر اور می کے تشدید سے یعنی جوا میرے دونوں خساروں کو اور ملا علی نے عکس آنکے لکھا ہے کہ اکثر نسخوں میں بعینہ متنیہ ہو گیا
نسخوں میں مفردہ ارادہ منجس است پس پائی میں آنحضرت کے ہاتھ کی مسند کا درخشہ ہوئی گویا آنحضرت نے نکالا تھا ہاتھ عطار کی ڈبیر میں سے وضع
اس حدیث میں بیان ہے حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی نہات ہی تھی اگرچہ خوشبو نہ لگا دین اور باوجود اسکے اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے
تھے تاہت خوشبو ارہون واسطے ملائکہ کے اور لینے وحی کے اور نشینی مسلمانوں کے است اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سراسر اسکا ہے
سمو ابامی بیج ابلسانی کے اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سراسر اسکا ہی نظرت الی خاتم النبوة بیج باب احکام المیاء کے یعنی اور صاحب میں
اس باب میں دونوں حدیثیں مذکور ہیں **الفصل الثانی** در فضائل عن علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسب الطویل ولا یقصیر عنکم الا بسبب الخیر فقلت الکفایت القدامین منہ با حرمہ عنکم الکراؤ
طویل للنسب برة اذا مشوا تکفوا ککفنا کما انما یکفون من حبیبکم اذ یکفون ولا یعد بکم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مر فاء الترمذی قال هذا حدیث حسن صحیح روایت ہر علی ابن ابی طالب سے کہا کہ تم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہتے اور نہ کہتے یعنی بلکہ یہاں قدر تم سے بڑے سزاور گمنی ڈاڑھی کہ ہر کوشت تعین تمہیلان نامحزون کی اور بے مبارک نہ کہا
سفید سرخی ملا ہوا تھا۔ وئے تم سے جو بڑ بڑوں کے نسب تم سے سر بہ کے یعنی ہینہ سناں تک بالوں کی ایک لکیر یعنی تھی جب چلتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کے جانب چلتے ہوئے چلے گویا الشیب میں اترتے ہیں بندی سے وف ح مقصود یہ ہے کہ چلتے تھے چنانہ قوی کہ اٹھاتے تھے
پامی مبارک میں سے نبوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ بطریق توضع کچلتے تھے بطور تکبر اور اترنے کے ترجمہ نہیں کیا میں نے پہلے
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ بھیجے وفات اکی کے مانند انکے رحمت خالص بھیجے اللہ انہیں اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ
یہ حدیث حسن صحیح ہے وعنده کان اذا وصفت لیس صلی اللہ علیہ وسلم قال کم یکن بالطویل المخطوط بالقصیر المتردد
وکان کبعض من القوم ولا یکن بالجعد القوط ولا بالسبط کان جعدا ولا یکن بالسطم ولا بالکلم وکان بالوجہ

ہوے خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوجہ خوش پر آتا ہے جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے مسکایف ہوتی تھی ہو اُس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ مسطر ہوتی تھی اُس پس پہچان لیتا تھا بھیجے آیا والا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے لشکر لے گئے ہیں اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ یا کہا جا رہے یعنی سجا بسن طیب عرفہ کہ ف سے ہی من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہ ترمذی نے فتح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا اور مال و نون کا ایک ہی ہوا **وَعَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ** بِرُفْحَةٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِرَبِّهِمْ مَعْقُودِينَ عَقْرَاهُ صِفِي لَنَا سَوْالَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسْتُ بِالْأَبْنَى لَوْلَا أَنَا أَتَيْتُ الشَّمْسَ طَالِعَةً رَوَاهُ السَّادِرُ حُثِّ اور روایت ہوا ابی عبیدہ بن جراح سے کہ کہا میں نے واسطے ریح بیٹے سو ذہن غفر صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو دکھا ہوا یعنی ایسا دیکھتا ہوا جلال اور نورانیت کہتے تھے کہ گویا آفتاب ہو دکھا ہوا نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَفْجَحَانِ فَعَلَّمْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْقَمَرَ وَ عَلَيْهِ خَلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدَ مَنْ الْقَمَرِ لِقَاءُ الْيَوْمِ لَيْلِي وَالْكَارِ حُثِّ اور روایت ہوا جابر بن سمور سے کہ کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی دیکھتا طرف چاند کے اور حضرت پر تھا جو رائیخ یعنی خنجر منہ سے اُفغید تھے پس ناگمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خواص و تھے نزدیک میری بی بی میری نظر اور عقدا میں چاند سے فتح یعنی سبب یا قی حنیف زوی کے اور جا رہے جو کہانہ رویا کی سیر و واسطے ظاہر کرنے سے تہذا ذوق اپنے کے کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس فتح چاند سے واقع میں اور محسوس کے نزدیک ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ** قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ سَوَّلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْعَلُ فِي جُحِيمٍ وَمَا رَأَيْتُ أَحْلَا أَسْرَعَ مِنْ مَشْيِهِ مِنْ سَوَّلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تَطْوِي لَنَا لَهْفًا لِنَفْسِنَا أَنَّهُ كَغَيْرِ لَقَدْ رَأَى الْقَمَرَ لِقَاءُ الْيَوْمِ لَيْلِي اور روایت ہوا ابو ہریرہ سے کہ کہا نہیں کمی میں کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہوا کے چہرہ مبارک میں اور نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت تیز و ہوا راہ چلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنے نفسوں کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے پروا کرنے والے نقل کی یہ ترمذی نے فتح یعنی بے تکلف بے پروا باسانی بطور خود چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے کہ او لوگ دھرتے اور کھینچتے اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ پہنچتے اور وہ باسانی اور تعجب سے کہتے **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** قَالَ كَانَ فِي سَأَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرُ شَتْرٍ وَكَانَ لَا يَصْحَكُ إِلَّا نَبِيًّا كُنْتُ إِذَا الْفَرْقُ الْكَبِيرُ فَلَمَّا أَهْلُ الْعَيْنَيْنِ وَ لَيْسَ بِالْأَحْلَى لِقَاءُ الْيَوْمِ لَيْلِي اور روایت ہوا جابر بن سمور سے کہ کہا کہ ہمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں کچھ تھلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تھے یعنی اکثر اوقات گر بطریق مسکرانے کے اور ہمیں جو وقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کتابیں اپنے دل میں کہ انکھنیں سر دیکھتے جو ہیں حالانکہ تھے سر دیکھتے ہر طرف بلکہ بہت خلقت کے سر گھیرا انکھنیں میں بہت زبان سر دیکھتے کہ وہ خانہ مردم جو چشم تو کہ سیاہ اندر سر نہ مار دہ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** لَمْ يَرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْجَحَ الْاثنَيْنِ إِذَا كَلَّمَهُ دُعَى كَمَا الشُّوْرُ يَحْكُمُ مِنْ بَيْنِ ثَنَالَاهُ دَوَاهُ الدَّارِ حُثِّ

روایت جو ابن عباسؓ کہنا کہ محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم شادہ آگے کے دو اونٹوں کو ف ح یعنی ان دونوں میں کچھ فرق تھا دونوں کے نام میں دو اونٹ لگے کے اوپر کے اور نیچے کے جو ہیں انکو ثنیان اور ثنائیا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو اونٹ کہ انکے دونوں طرفوں میں ہیں انکو رباعیات رکے زبر سے کہتے ہیں اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہر کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین میں بھی تھا اور نیچے کے میں بھی نہ مخصوص ہر ہی کے ثنیین میں ترجمہ جب کلام کرتے آنحضرتؐ دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا ہر انکے آگے کے دونوں نقل کی یہ داری نے و عن کعب بن علقمہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنْدَارَ وَجْهَهُ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ قُطِعَتْ فَمِنْ فَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

اور روایت ہر کعب بن مالک کہنا کہ محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ش کیے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک کچھ ایسا نکلتا کہ گویا چہرہ مبارک آجکا کراہو جانکا اور ہم چہاں سے آنکھوں سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش میں مبتلا ہر تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک انکے کے حال اس جگہ کا یہ ہر کہ یہ چہاں سے انکے کی خاص تھا بلکہ ہم سچا پتے تھے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عن اکبر بن غلام

يَمُودِي كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَفَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُدُ فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَكْفُرُ التَّوْدَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْزُومُ الشُّكُّ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْدَةَ عَلَى مُوسَى هَلْ يَخْدُ فِي التَّوْدَةِ نَعْتِي فَمِصْفِي وَفَحَرَجِي قَالَ لَا قَالَ النَّفْقُ بِلَى وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَخْدُ لَكَ فِي التَّوْدَةِ نَعْتًا وَصِفَتًا فَفَحَرَجًا وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا صَحَابَةَ أُخِيْمُوا هَذَا مِنْ عِنْدِ اسْمِهِ وَذَلُّوا خَالَهُ دَوَاهُ الْبَيْسُ مَقِي فِي ذَلَالِ النَّبُوءَةِ

اور روایت ہر انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پیار ہوا وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی عبادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بہا کو نزدیک سر کے کے کہ پڑتا تھا توریت لینے کچھ توریت میں سے پڑتا تھا جیسے کہ پڑھی جاتی ہر ہمارے یہاں سورہ نیل حالت نزع میں پس فرمایا اسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای یہودی چوتھا ہوں میں اور قسم دیتا ہوں تجھ کو اس خدا کی کہ اوتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہر تو توریت میں نعت میری اور صفت میری اور نکلتا میرا

ف ح یعنی ہجرت کرنا میرا کہ سے مدینہ کو یا منجھ بمعنی بحث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اسکا اور نعت اور صفت کے معنی یہاں ہی میں گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی میں اور صفت سے صفات ظاہری ترجمہ کہنا اس یہودی نے کہ نہیں پاتا میں کسا اس لڑکے نے مقرر ہر قسم خدا کی اور رسول خدا کے بلاشبہ ہم پاتے ہیں آپکے لیے توریت میں نعت آپکی اور صفت آپکی اور نکلتا آپکا اور بلاشبہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نے اپنے یاروں کو کہ اتحاد اسکے باپ کو اسکے سکر اس سے اور والی ہو تم اپنے بھائی کے یعنی اس اسلام کے بھائی کے اور تمیز کو ثنیین غیر و کاتم سر انجام کر و نقل کی یہ یہی نے کتاب لائل النبوت میں و عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهُ قَالَ اِنَّمَا اَخْبَرْتُكُمْ بِمِثْلِ مَا دُوَّكَ الدَّارِجُ وَالْبَيْسُ مَقِي فِي شَعْبِ الْاَيْمَانِ اور روایت ہر ابو ہریرہ اس نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہوں میں ہر مرتبہ بھی لگی ف ح یعنی میں نہیں ہوں میں ہر مرتبہ مالین کیے کہ بھیجا ہر اسکو اللہ نے تمہارے لیے بطریق نوحہ کے پس جسے قبول کیا نسخہ اسکا مطلب یہ ہوا اور جس نے قبول کیا نا امید اور ٹوٹا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کے ہر و اما رسولک لا رمتہ للعالمین اور امین تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہر لگی کہ نسخہ تکریم ہی کے لیے بھیجا جاتا ہر ترجمہ نقل کی یہ داری نے

اور یقینی نے شعب الایمان میں **بَابُ فِي اخْلَاقِهِ وَ شَمَائِلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقون اور عادتوں کے بیان میں **ف** اح جب جامع ہوا مولف بیان کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سے
کہ اسکو صورت و خلق کتنے میں **ح** کے زربے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریف کہ اسکو سیرت و خلق کتنے میں **خ** کے پیش سے اور لام کو پیش بھی آیا ہر
اور جزم بھی اور مرد اس سے مہربانی ہوا اور مردانگی شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیرہ ملک اور شمائل
جمع شمائل کی ہر شین کے زربے سے بھی طبع اور خو اور عادت کے **الفصل الأول فصل پہلی عن أنس قال حدثت**
النبي صلى الله عليه وسلم عشرين سنين فما قال له أوت ولا يصنع ولا يصنع متفق عليه
روایت ہوا انس سے کہ کہا خدمت کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** اح ع سلم کی روایت میں ہر نو برس جن
ایام میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے مان انس کی اور بیٹھے ناتوا لے انکی انصار میں سے انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ملازمت میں لائے اور خدمت میں جموڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کے تھے اس میں اختلاف ہوا پس انس نے دس برس کی مدت امامت
آنحضرت کی مدینہ میں حتی خدمت آپ کی پس انس کہتے ہیں کہ مدت خدمت میں ترجمہ نہیں کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو **ف**
ع ح لفظ **أف** ساتھ پیش ہمزہ کے اور زیر یث مشدو کے اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر یث کے اور ایک نسخہ میں ساتھ منون کسبہ کے ایک کلمہ ہر
کہ دلالت کرتا ہوا پر کر اہت اور زجر اور دل تنگی کے اوپر دیکھئے ایک امر مکر وہ کے ترجمہ اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کہ کیوں
یہ کام کیا تو نے اور نہ فرمایا کہ کیوں نہ کیا تو نے یہ کام نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **ف** ع یعنی اگر کچھ کام کیا میں نے تو یہ نہ فرماتے کہ
کیوں کیا تو نے اور اگر کچھ کام نہ کیا میں نے اور حکم کیا تھا مجھ کو اسکے کرنے کا تو یہ نہ فرماتے کہ کیوں نہ کیا تو نے یہ کام اور یہ دنیا کے امور میں تھا نہ
امور دین کے میں اس لیے کہ نہیں جائز ہر ترک کرنا اعتراض کا میں اور یہ دلالت کرتا ہوا پر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
طبیعی نے کہا کہ انس سچ تعریف اپنی کی ہر کہ ہر گز میں نے ایسا کام نہیں کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجھے متوجہ ہو اور
معنی اول النسبے را وفق بيني وبينه مقامه **وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ**
خُلُقًا فَإِنْ سَلِمَ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ أَذْهَبُ فِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَهْرَ عَلَى صَبِيَّائِهِمْ وَلَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَضِرَ بَقَائِي
مِنْ دَلْدِي قَالَ فَظَلَمْتُ إِلَيْكَ فَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أُنْسُ ذَهَبَتْ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ لَهُمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُونَكَ مُسْلِمٌ
اور یہ بھی روایت ہوا انس سے کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگوں کی خلق میں پس مجھ کو آنحضرت نے ایک ذکر کسی کام کے لیے
پس کہا میں نے تمہارا نہیں جاؤ گا میں اور تمہارا میرا دل میں کہ جاؤ گا میں و کام کے لیے کہ فرمایا تھا مجھ کو ساتھ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** ع یعنی
باوجودیکہ اس کام کے جانے کا ارادہ رکھتا تھا دل میں لیکن بان سے کہا میں نے نہیں جانے کا میں اور صدور اس قول کا انس سے بسبب صغریٰ اور
نادانی کے تھا اس حال میں کہ یہ سن تکلیف کے نہیں پہنچے تھے چنانچہ اس لیے آنحضرت نے التفات اس کے قول پر نہ کیا اور اس پر تادیب نہ کی
بلکہ ملامت اور نرمی اور نرمی کی **ت** پس خلا میں بیان تک کہ گذر امین لڑکوں پر اور وہ کمیل رہے تھے بازار میں فزع اور ظاہر ہر
کہ انس غصے ان لڑکوں کے پاس تو کہنے کے لیے یا تماشا دیکھنے کے لیے **ت** پس انہیں خیر خدا نے تحقیق کڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا
انس نے پس کیا میں نے طرف آنحضرت کے اس حال میں کہ آنحضرت سنستے تھے پس فرمایا آنحضرت نے اور انیس ملا تو اس جگہ کہ حکم کیا تھا

میں نے تجھ کو کہا میں نے ان میں جاتا ہوں اب یا رسول اللہ نقل کی یہ سلم نے **وَعَنْهُ** فَكَانَتْ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ
 بَرَكَاتُهَا بَلَّغْتُ الْحَاشِيَةَ فَإِنَّكَ الْغَرِيبُ فَجَبَدُ كَوْبُ إِهْ جِلَّةٌ شَدِيدَةٌ وَدَجَعَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي عَجْرٍ الْغَرِيبِ حَتَّى نَظَرَتْ إِلَى صُحْبَةٍ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةَ الْبَرْدِ
 مِنْ شِدَّةِ جَبْدِهِ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ مَرَّتَيْنِ مِنْ مَلِكِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَاتَّقَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
 حُجَّتْ ثُمَّ أَمَرَ كَرَّ لِعَطْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو اسی انس سے کہ کہ تمہا میں جلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت پر ہر
 تمہی چادر بخران کی کہ موتا تھا کنارہ اسکا یعنی اور وہ خطہ اتھی اور بخران نام ہر ایک شہر کا میں میں پس یا حضرت کو ایک گنوار نے پس کھینچا آپ کو
 ساتھ چادر آپ کی کے کھینچا پخت اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کے یعنی اس چادر ایسی کھینچی کہ آنحضرت اس کے سینہ کے آگے کھینچ کر آگئے
 یہاں تک کہ نگاہ کیا میں طرف کنارہ گردن آنحضرت کے کہ تحقیق نشان ڈال دیا آپ کی گردن کے کنارے میں چادر کے کنارے نے بسبب ت کھینچنے
 اعرابی کے چادر کو کچھ کہا اعرابی نے کہ او محمد حکم کرو میرے لیے یعنی اپنے کارپردازوں کو کہ تادیوین تجھ کو کچھ مال خدا میں کہ تمہارے پاس ہر پس دیکھا
 طرف اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ازراہ موجب کچھ نہیں یعنی ازراہ مطلق کے کچھ حکم کیا واسطے اس کے دینیہ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
 ع اور روایت میں آیا ہر کہ گنوار نے بعد مال اللہ الذی عندک کے یہ بھی کہا لاسن بال لاسن مالک بیکسا و اللہ کے مال سے مال زکوٰۃ کا در اوہ اور یہ
 حدیث دلالت کرتی ہو اور ہر کمال حکم او تحمل آنحضرت کے خجائی لوگوں پر اور یہ اعرابی اجبت و درشت خویون عرب میں سے تھا کہ تہذیب خلاق نہیں
 رکھتا تھا اور ابن نہیں سیکھا تھا اس اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ استعجب ہو حاکم اور والی کو رعایا اور بے وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین اور بھی
 یہ معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کے لیے مال دنیا بہتر ہو **وَعَنْهُ** فَالْكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ
 النَّاسِ أَشْجَعُ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قَبْلَ الصُّبُوتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصُّبُوتِ وَهُوَ يَقُولُ لِمَ تَرَاْعُوا لِمَ تَرَاْعُوا وَهُوَ عَلَى قَرْنٍ كَانِي طَلْحَةَ
 صَلَاةً لَيْلِيَةً رَجَعَ وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ جُرًّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو انس سے کہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین
 لوگوں کے یعنی حسن جمال اور افضل و کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ میں اور سخی ترین لوگوں کے یعنی کرم و سخاوت بہت رکھتے تھے بہ نسبت
 اور وک اور مردانہ و دلیر ترین لوگوں کے اور تحقیق دے اور فریاد کی مدینہ والوں نے ایک بات یعنی کچھ آواز جو ریاض میں کی سے سکڑ دے اور
 غل مجاہد پہلے لوگ آواز کی طرف پس سانسے آئے لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تحقیق سبقت کی آنحضرت نے لوگوں سے طرف آواز کے
 یعنی سب آگے چلے اور مردانہ کہ آنحضرت فرماتے تھے نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار اوپر گھوڑے ابی طلحہ کے کہ نگلی پیچھا تھا اس پر زمین اور
 نکلی تھے حضرت کی گردن میں تلوار پس رہا یا آنحضرت نے کہ تحقیق یا امیر نے ایک گھوڑے کو مانند دیکھ کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری
 اور سلم نے ف ح ع اور ایک روایت میں آیا ہر کہ وہ گھوڑا کم رفتار کر کش تنگ قدم تھا کہ اسکو سند و کتبے تھے اور بعد اس دن کے وہ
 ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گھوڑا اس سے سبقت نہیں کر سکتا تھا اور میں جو ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اس گھوڑے کا حضرت م کی
 سواری مبارک کی برکت سے ایسا منقلب ہوا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائزہ سبقت کرنا انسان کا نہ تھا واسطے معلوم کرنے خبر دشمن کے جب تک
 نہ تحقیق ہو ہلاک اور جائزہ ہر عاریت مانگنا اور جائزہ ہر جہاد کرنا مستعار گھوڑے پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ استعجب ہو نکات تلوار کا گردن میں **وَعَنْ**
 جَابِرٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو جابر سے کہ کہ کہ نہیں

للعالمین یومنون کے لیے رحمت ہو تا تو ظاہر ہر اور کافروں کے لیے یون رحمت ہوئی کہ عذاب نیا کا اٹھے اٹھ گیا حضرت کے وجود باوجود کی برکت
 جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا و ما کان اللہ یغدر بہم و انت فہم بلکہ عذاب تمہیصال کا حضرت کی برکت سے قیامت تک اٹھ گیا بخلاف اگلی اتوں کہ
 کہ بغیر یون کی بددعا سے ہلاک ہو گئی اور خربہ نیا دے او گھڑ لی اور کما طبیعی نے کہ نبی میں بھیجا گیا ہوں تاکہ قریب کروں لوگوں کو طرف اللہ کے
 اور انکی رحمت کے اور اس لیے نہیں بھیجا گیا ہوں کہ دور کروں انکو اس لیے لعنت کرنی سنا فی ہر سیر حال کے پس کیونکر لعنت کروں میں تر حیمہ
 نقل کی یہ سلم نے و عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذرا و فی حوز رہا و اذا انہی
 نیکر ہم عنہا فینہم مقف علیہ و روایت ابی سعید خدری سے کہ اٹھے آنحضرت سخت تر حیا میں بارگہ عورت سے کہ اپنے چہرے میں خوف ع ایسے
 کہ بارگہ جبکہ ہوتی ہر پردہ میں تو بہت شرمناک ہوتی ہر بہ نسبت اسکے کہ ہوا بہ نکلنے والی پردہ ت پس جب کہتے آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتے
 اسکو نبی حبیب طبع سے یا شریعت کی راہ سے پہچان لیتے ہم اسکو بچ چہرہ مبارک حضرت کے فلا یعنی اثر تغیر سے ہم پہچان لیتے اور دفعہ کر کے اسکا
 حضرت غصہ کرتے تھے مخصوصہ کر اہت میں سو احرمت کے کما نووی نے معنی اسکے یہ ہیں کہ حضرت سببیا کے منہ سے نکلتے تھے اس چیز کو کہ وہ
 رکھتے بلکہ تغیر ہوتا تھا چہرہ مبارک پس پہچان لیتے ہم ناخوشی انکی اور اس میں فضیلت ہر حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہر جب تک کہ نہ ہو بچے نسبت ہی
 وجہ کی نقل کی یہ بخاری اور سلم نے و عن عائشہ قالت ما راہب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستحیاً حفظ ضاحکا حتی اادی
 منہ لخصاۃ و انما کان ینبسط رداءہ الجارحی اور روایت ہر عائشہ سے کہ کما کہ نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ کسی شے سے کہ تمام
 منہ کھل جاوے یا تاک کہ دیکھوں من اسے کو انکا یعنی بہت منہ بہا کر نہ ہنستے تھے کہ تا وہ دکھائی دے اور تھے آنحضرت مگر مسکراتے یعنی اکثر اور
 کبھی ہنستے بھی تھے لیکن بے مبالغہ کے جیسے کہ بچ باب شحک رسول خدا کے یا ہوت نقل کی یہ بخاری نے و عنہا قالت لک رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرہ الحدیث کسر د کلم کان یحدث حدیثا و عدلہ العادۃ لخصاۃ متفق اور روایت ہر اوسی
 عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے بے درپے اور متصل کر میں کلام ایسا کہ شنبہ ہونے والے پرمانند بے درپے کلام کرنے
 تمہارے فاع کہ متعارف ہوں میں کہ نہایت مدہوتے ہیں الفاظ بلکہ کلام ا کا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہ نے کہ مجھے
 حضرت کلام کرتے جدا جدا کہ اگر گزتا اسکو گننے والا تو البتہ گن لیتا اسکو یعنی اگر کوئی قصہ کہ تا گننے کا تو ممکن تھا کہ نقل کی یہ بخاری اور سلم نے و عن
 الاسود قال سالت عائشہ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یكون فی مہذب اہلہ تعنی
 حدیث مہذب اہلہ فاذا حضرہ الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رداءہ الجارحی اور روایت ہر اسود فصح اسود بڑے تابعی ہیں زمانہ نبوت کا انھوں نے
 پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سے حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ و اکیسے اور آخر وقت تک ہمیشہ وزہ رکھتے رہے اور ہر وقت میں
 قرآن شریف ختم کرتے اور تفسیر اور بہت حدیث روایت کرنے والے ہیں کہ اسود کہ پوچھا میں نے عائشہ سے کہ کیا کرتے تھے حضرت اپنے گھڑ
 کہا عائشہ نے تھی شان کہ ہوتے تھے آنحضرت بچ منہ اہل خانہ اپنے کے فاع لفظ منہ زبریم اور زیر اسکی کے اور زبریم کے اور زبریم اسکی کے اوپر
 وزن کلمہ خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نے کہ مراد تھی تھیں عائشہ منہ اہلہ سے خدمت اہل خانہ کی فاع یعنی مانند و دودہ بکری کے اور
 گا ٹھینے جوتی کے اور پیوند لگانے کپڑے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والوں کی کرنی سنت نبیا و خصلت صالحین کی بہت
 پس جب آتا وقت نماز کا نکلتے حضرت نماز کے لیے یعنی اور چھوڑ دیتے سب کام اور نہ غرض کہتے کسی گھر والی سے نقل کی یہ بخاری نے و عن عائشہ
 قالت ما خیر کسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکین امر نبی فظا لا اخذائسہا ما لک بکین اثما فان کان اثما کان

۲
 و عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذرا و فی حوز رہا و اذا انہی
 نیکر ہم عنہا فینہم مقف علیہ و روایت ابی سعید خدری سے کہ اٹھے آنحضرت سخت تر حیا میں بارگہ عورت سے کہ اپنے چہرے میں خوف ع ایسے
 کہ بارگہ جبکہ ہوتی ہر پردہ میں تو بہت شرمناک ہوتی ہر بہ نسبت اسکے کہ ہوا بہ نکلنے والی پردہ ت پس جب کہتے آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتے
 اسکو نبی حبیب طبع سے یا شریعت کی راہ سے پہچان لیتے ہم اسکو بچ چہرہ مبارک حضرت کے فلا یعنی اثر تغیر سے ہم پہچان لیتے اور دفعہ کر کے اسکا
 حضرت غصہ کرتے تھے مخصوصہ کر اہت میں سو احرمت کے کما نووی نے معنی اسکے یہ ہیں کہ حضرت سببیا کے منہ سے نکلتے تھے اس چیز کو کہ وہ
 رکھتے بلکہ تغیر ہوتا تھا چہرہ مبارک پس پہچان لیتے ہم ناخوشی انکی اور اس میں فضیلت ہر حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہر جب تک کہ نہ ہو بچے نسبت ہی
 وجہ کی نقل کی یہ بخاری اور سلم نے و عن عائشہ قالت ما راہب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستحیاً حفظ ضاحکا حتی اادی
 منہ لخصاۃ و انما کان ینبسط رداءہ الجارحی اور روایت ہر عائشہ سے کہ کما کہ نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ کسی شے سے کہ تمام
 منہ کھل جاوے یا تاک کہ دیکھوں من اسے کو انکا یعنی بہت منہ بہا کر نہ ہنستے تھے کہ تا وہ دکھائی دے اور تھے آنحضرت مگر مسکراتے یعنی اکثر اور
 کبھی ہنستے بھی تھے لیکن بے مبالغہ کے جیسے کہ بچ باب شحک رسول خدا کے یا ہوت نقل کی یہ بخاری نے و عنہا قالت لک رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرہ الحدیث کسر د کلم کان یحدث حدیثا و عدلہ العادۃ لخصاۃ متفق اور روایت ہر اوسی
 عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے بے درپے اور متصل کر میں کلام ایسا کہ شنبہ ہونے والے پرمانند بے درپے کلام کرنے
 تمہارے فاع کہ متعارف ہوں میں کہ نہایت مدہوتے ہیں الفاظ بلکہ کلام ا کا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہ نے کہ مجھے
 حضرت کلام کرتے جدا جدا کہ اگر گزتا اسکو گننے والا تو البتہ گن لیتا اسکو یعنی اگر کوئی قصہ کہ تا گننے کا تو ممکن تھا کہ نقل کی یہ بخاری اور سلم نے و عن
 الاسود قال سالت عائشہ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یكون فی مہذب اہلہ تعنی
 حدیث مہذب اہلہ فاذا حضرہ الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رداءہ الجارحی اور روایت ہر اسود فصح اسود بڑے تابعی ہیں زمانہ نبوت کا انھوں نے
 پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سے حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ و اکیسے اور آخر وقت تک ہمیشہ وزہ رکھتے رہے اور ہر وقت میں
 قرآن شریف ختم کرتے اور تفسیر اور بہت حدیث روایت کرنے والے ہیں کہ اسود کہ پوچھا میں نے عائشہ سے کہ کیا کرتے تھے حضرت اپنے گھڑ
 کہا عائشہ نے تھی شان کہ ہوتے تھے آنحضرت بچ منہ اہل خانہ اپنے کے فاع لفظ منہ زبریم اور زیر اسکی کے اور زبریم کے اور زبریم اسکی کے اوپر
 وزن کلمہ خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نے کہ مراد تھی تھیں عائشہ منہ اہلہ سے خدمت اہل خانہ کی فاع یعنی مانند و دودہ بکری کے اور
 گا ٹھینے جوتی کے اور پیوند لگانے کپڑے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والوں کی کرنی سنت نبیا و خصلت صالحین کی بہت
 پس جب آتا وقت نماز کا نکلتے حضرت نماز کے لیے یعنی اور چھوڑ دیتے سب کام اور نہ غرض کہتے کسی گھر والی سے نقل کی یہ بخاری نے و عن عائشہ
 قالت ما خیر کسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکین امر نبی فظا لا اخذائسہا ما لک بکین اثما فان کان اثما کان

یہی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں حضرت کے حسن خاق اور خوش اندرانی پر تمام خلق کے ساتھ کہہ اذیدنے کہ تمہا میں جہاں حضرت کا بیٹھ حضرت
 جہاں ترقی آپہنری تو بھیجے کسی کو طرف سیر کہ بلا لا و مجاہدیں آئیں آپ کے پاس ہیں کشتیاں میں ہی حضرت کے حکم سے فاع امین اشارہ ہوا سچہ کہ مجاہدین ہاں
 قرب تھا حضرت کا ہوا باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہر حضرت کا بہ نسبت درگاہت پس بھی عادت تشریف آنحضرت کی کہ جب کر کرتے ہوں یا کانی ہی مدت
 محلی و تعریف اسکی بسبب نے اسکی کے مرزوقہ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارا اور جب کر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اسکا حضرت ساتھ ہمارے اور
 مسرت ذکر کرتے ہم مقام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے عارف مراد ہر بیان کرنا حسن معشرت کا ساتھ خلق کے اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب یافتہ گن
 چیزوں کہ تسلی عادت احوال لوگوں کے سے ہیں لیکن ایسی چیزیں کہ مکر وہ و مذموم نہیں ہوں اور جو کہ مکر وہ و مذموم ہوں شاہد ذکر کریں حضرت کا مکر وہ و ذکر
 کیا اور مجلس میں انکی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ سنائی نہیں اس آیت کے کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعیدہ ان مجلس میں علم اسلئے کہ ذکر دنیا وغیرہ
 میں کمی فائدہ علم علیہ علیہ او یہ بھی ہو میں اور بتقدیر خالی ہو ذکر کے فائدہ و نذو سے بیان جواز کے لیے تھا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے باعات میں بھی کلام کرتے
 تھے تا معلوم کر لیں ہر اسکا اور ایسا بیان واجب تھا آنحضرت پر بہت سبب احوال حکایات بیان کرتا ہوں میں تم سے غیر صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی
 ترمذی نے فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْ النَّسَائِیْنَ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ رَاِیْہُمْ**
الْحِجْلُ لَمْ یَزْعَمْ یَدِیْہُمْ حَقَّیْکُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَیُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ
بَلْ یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ
 یہاں تک ہوا اور کہ وہی کھینچا تھا اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں بنے دینے کا لئے تھے یہ بھی کہ کہ وہ بچوڑا اور یہ لالت کرنا ہر آنحضرت
 کے حال صبر اور تو مع ہر اور یہ میرے آنحضرت کو مبارک پنا اس شخص کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہ مرد پھر تانہ اپنا آنحضرت کی منہ سے اور میں دیکھے گئے آنحضرت آگے
 بڑانے والے اپنے زانو دکھائے کہ ہنشین اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْ النَّسَائِیْنَ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ**
کَانَ رَاِیْہُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ
 ہر اور بعضوں کا ہر اور یہ کہ ہنشین میں زانو اٹھاتے نہیں بقصد تنظیم علم ان کے اور سبب اپنی ادب و تعلیم صحابہ کے اور بٹھتے تھے ہر کہ مراد کتب سے و دونوں
 ہر اور یہ کہ آگے بڑانا عبارت ہر اور یہ دراز کرنے سے اہل مجلس میں یعنی انکے سامنے ہاؤں پھیلا کر نہ بیٹھے ہر پاس دیکھ اور ان سب باتوں میں تعلیم و امت کو کہ اس طرح
 صحابی مسلمان کی خاطر داری اور تنظیم و کریم کیا کریں **وَعَنْہُمْ اَنْ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ رَاِیْہُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ**
 اور روایت ہر اور یہ کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْ النَّسَائِیْنَ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ**
 یخاق نسبت ذات تشریف کے تھا کہ اپنی پیٹھ پر کھڑے تھے والا ثابت ہوا ہر کہ اہل عیال کے لیے اکثر قریب سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب مال اور شغل
 ہونے و قلت صبر انکی کے ساقی کی یہ ترمذی نے فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْہُمْ اَنْ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ رَاِیْہُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ**
 اور روایت ہر اور یہ کہ ہر اور یہ کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در اس وقت فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْ النَّسَائِیْنَ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ**
 سے کہ فرمایا آنحضرت نے سرکان یوں ہاں بعد الیوم الاخر فقیل خبر لو سکتا اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے یعنی کنت افرس الامم فی کذا حدیث روایت کی
 یہ بخوبی نے شرح نہیں **وَعَنْہُمْ اَنْ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ رَاِیْہُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ**
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریل یعنی واضح اور جدا جہازوں کے پرستے تھے اور تھی آنحضرت کے کلام میں تریل یعنی بات بھر بھر کر کرتے تھے نقل کی یہ
 ابوہریرہ نے **وَعَنْہُمْ اَنْ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ رَاِیْہُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ**
 اور روایت ہر اور یہ کہ ہر اور یہ کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْ النَّسَائِیْنَ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ**

یہی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں حضرت کے حسن خاق اور خوش اندرانی پر تمام خلق کے ساتھ کہہ اذیدنے کہ تمہا میں جہاں حضرت کا بیٹھ حضرت
 جہاں ترقی آپہنری تو بھیجے کسی کو طرف سیر کہ بلا لا و مجاہدیں آئیں آپ کے پاس ہیں کشتیاں میں ہی حضرت کے حکم سے فاع امین اشارہ ہوا سچہ کہ مجاہدین ہاں
 قرب تھا حضرت کا ہوا باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہر حضرت کا بہ نسبت درگاہت پس بھی عادت تشریف آنحضرت کی کہ جب کر کرتے ہوں یا کانی ہی مدت
 محلی و تعریف اسکی بسبب نے اسکی کے مرزوقہ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارا اور جب کر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اسکا حضرت ساتھ ہمارے اور
 مسرت ذکر کرتے ہم مقام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے عارف مراد ہر بیان کرنا حسن معشرت کا ساتھ خلق کے اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب یافتہ گن
 چیزوں کہ تسلی عادت احوال لوگوں کے سے ہیں لیکن ایسی چیزیں کہ مکر وہ و مذموم نہیں ہوں اور جو کہ مکر وہ و مذموم ہوں شاہد ذکر کریں حضرت کا مکر وہ و ذکر
 کیا اور مجلس میں انکی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ سنائی نہیں اس آیت کے کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعیدہ ان مجلس میں علم اسلئے کہ ذکر دنیا وغیرہ
 میں کمی فائدہ علم علیہ علیہ او یہ بھی ہو میں اور بتقدیر خالی ہو ذکر کے فائدہ و نذو سے بیان جواز کے لیے تھا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے باعات میں بھی کلام کرتے
 تھے تا معلوم کر لیں ہر اسکا اور ایسا بیان واجب تھا آنحضرت پر بہت سبب احوال حکایات بیان کرتا ہوں میں تم سے غیر صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی
 ترمذی نے فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْ النَّسَائِیْنَ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ رَاِیْہُمْ**
الْحِجْلُ لَمْ یَزْعَمْ یَدِیْہُمْ حَقَّیْکُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَیُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ
بَلْ یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ
 یہاں تک ہوا اور کہ وہی کھینچا تھا اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں بنے دینے کا لئے تھے یہ بھی کہ کہ وہ بچوڑا اور یہ لالت کرنا ہر آنحضرت
 کے حال صبر اور تو مع ہر اور یہ میرے آنحضرت کو مبارک پنا اس شخص کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہ مرد پھر تانہ اپنا آنحضرت کی منہ سے اور میں دیکھے گئے آنحضرت آگے
 بڑانے والے اپنے زانو دکھائے کہ ہنشین اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْ النَّسَائِیْنَ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ**
کَانَ رَاِیْہُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ
 ہر اور بعضوں کا ہر اور یہ کہ ہنشین میں زانو اٹھاتے نہیں بقصد تنظیم علم ان کے اور سبب اپنی ادب و تعلیم صحابہ کے اور بٹھتے تھے ہر کہ مراد کتب سے و دونوں
 ہر اور یہ کہ آگے بڑانا عبارت ہر اور یہ دراز کرنے سے اہل مجلس میں یعنی انکے سامنے ہاؤں پھیلا کر نہ بیٹھے ہر پاس دیکھ اور ان سب باتوں میں تعلیم و امت کو کہ اس طرح
 صحابی مسلمان کی خاطر داری اور تنظیم و کریم کیا کریں **وَعَنْہُمْ اَنْ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ رَاِیْہُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ وَلَا یُکْرِہُ دِیْہُمْ عَفْوَہُمْ**
 اور روایت ہر اور یہ کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْ النَّسَائِیْنَ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ**
 یخاق نسبت ذات تشریف کے تھا کہ اپنی پیٹھ پر کھڑے تھے والا ثابت ہوا ہر کہ اہل عیال کے لیے اکثر قریب سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب مال اور شغل
 ہونے و قلت صبر انکی کے ساقی کی یہ ترمذی نے فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْہُمْ اَنْ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کَانَ رَاِیْہُمْ اَلَا یَدُکُمْ یَدَاکُمْ**
 اور روایت ہر اور یہ کہ ہر اور یہ کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در اس وقت فصیح مقصود ہے کہ یہ صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اتہام اسکا کہ **وَعَنْ النَّسَائِیْنَ دَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ**

سیات المقدسین والا حضرت کو لغو بولنے سے کیا علاقہ درصور تیکہ اللہ تعالیٰ تمام مومنین کے حق میں فرماتا ہو واللہ اعلم عنہم عن اللغو سر نہنوں اور یہ جو بعضوں نے کہا ہو قلتہ ہمان یعنی عدسے ہو یعنی بالکل لغو بولتے تھے اسلئے کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہو سطلق لغوی میں ہو مانند ظلیلاً یا یونسون کے پس انکار کرتا ہو اسکو حسن مقابلہ ساتھ قول انکے کے وکثرت اور دراز کرتے نماز یعنی خصوصاً جمعہ میں بقر بنہ قول حضرت کے اور کو تہ پڑھتے خطبہ

حج اسلئے کہ ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع سنون سجد اور اندازہ کے صادر ہوتا تھا اور یہ باعتبار اکثر احوال کے ہو گا الا حسن یا جاکہ کہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو دراز کی بھی کرتے تھے اور ظاہر مقصود یہ ہو کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کے کوتاہ ہوتا تھا اور حدیث میں آیا ہو کہ دراز کی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہو جیسے کہ باب الجمعہ میں یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ نماز سر اچ مومن کی ہو اور عجلہ نہ جانا رب کی پس مناسب اسکی درازگی ہو اور خطبہ جگہ سوجہ ہونے کی طرف خلق کے اور عجلہ بلانے انکے کی طرف حق کے ہو اور اس میں زیادہ مظنہ رہا و مسمو کا ہو ساتھ جاری کرنے زبان کے فصاحت اور بلاغت سے ست اور نہ مار کرتے آنحضرت چلنے کی ساتھ سیوہ کے اور سکین کے پس کر دینے ان ہر ایک کا نام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے **و عن عیسیٰ ان اباسجیل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لکذبتک ولکذبتک فلیکذبتک** فأتول الله تعالیٰ خیرهم فانهم لا یذنبونک وذلک الظلمین یأبیت الله یحجداؤن رواۃ الترمذی

اور روایت ہو علی رفتے کہ تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہیں دروغ گو جانے چکو اور سچ تمہارا ہمیر کیا ہو اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے ولیکن جھٹلاتے ہیں ہم اس چیز کو کہ لایا ہو تو اسکو **فح** یعنی کذاب و شریعت اور بسبب جھٹلانے انکے کے ٹکوکھی جھٹلاتے ہیں اور اگر یہ نہ ہو تو ہکو تم سے نزاع نہیں اور وہ جاہل ملعون اتنا نہیں سمجھتا تھا کہ جب وہ سچے ہوں کار دنیا میں خلق سے جھوٹ نہ لینا اور انہر جھوٹ نہ باندھیں تو کار دین میں کیونکر جھوٹ بولیں گے اور خدا پر کیونکر جھوٹ باندھیں گا اور حقیقت میں حسد اور عناد باعث تھا اس پر کہ چلتے تھے کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کریں گے پس اناری اللہ تعالیٰ نے ابوجہل وغیرہ کافروں کے حق میں یہ آیت پس تحقیق وہ نہیں جھٹلاتے ہیں چکو ولیکن یہ ظالم حد سے تجاوز کرنے والے خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے **فح** تفسیر کشاف میں سچ تفسیر اس آیت کے دو چہ لکھیں ہیں ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ چکو جھٹلاتے ہیں حقیقت میں چکو نہیں جھٹلاتے بلکہ خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں جیسے کہ کہنا ہو سولی اپنے اس ظلام کو کہ کو اسکو سناتے ہیں یہ چکو نہیں سناتے ہیں حقیقت میں چکو سناتے ہیں دیکھ کہ انسے کیا معاملہ کرتا ہوں اور وجہ دوسری یہ کہ یہ چکو نہیں جھٹلاتے ہیں اسلئے کہ تو مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے ولیکن خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور وجہ آخر سوانق ہو ساتھ مضمون حدیث کے **و عن عائشہ قالت قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما عائشہ لو شئت لسا رت معی جبال الذہب جلاء ملک و ان حجر تہ لسا وى اللعینہ فقال ان ربک یقرأ علیک السلام و یقول ان شئت نبیاً عبد الو ان شئت نبیاً ملکاً فتنطرت الی جبریل فاشا رالی ان ضمر نفسک فی ریا یتہ ابن عباس قال قلت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الی جبریل کالمستشیر لہ فاشا ر جبریل بیل بید ہ ان تو ضمر فقلت نبیاً عبدنا قالت فكان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک لا یأکل مثلاً یقول اکل کما یأکل العید و اجلس کما یجلس العید رواۃ فی شرح السنہ اور روایت ہو عائشہ رضی اللہ عنہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکہ اے عائشہ یعنی اگر باہون میں یعنی درخواست کروں ہر در گار سے مال و مال دنیا کا تو البتہ ساتھ چلیں میرے ہمارے سونیکے آبا سیر باس ایک فرشتہ یعنی دراز تہ جیسے کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اسکی تھی بار کعبہ کے یعنی درازگی میں پس کہا کہ عقیقین ہر دو گار تمہارا فرما نا ہو جسیر سلام اور فرما نا ہو کہ اگر چاہے تو ہو بغیر نہ یعنی موصوف ساتھ صفت ہندگی اور فقر کے اور اگر چاہے تو ہو بغیر مدد خا یعنی اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہو پس اختیار کرو ان**

دولوں باتوں میں سے جو جاہلوں کے لئے بیان کی گئی تھیں کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ کیا کہ جبریل نے طرف میں سے کہتے ہو کہ وہ نفس اپنا لینے بندہ رہا اور فقیر ہوا و غنی اور سچ روایت ابن عباس کے ہے کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبریل کے ساتھ مشورہ دیا کہ اسے پس اشارہ کیا کہ جبریل نے اپنے ہاتھ سے اپنے من کی طرف یہ کہتے ہو تم اپنے تین فروع لینے اختیار کرو مگر ماوربذگی کہ باعث ہو تو اضع اور بلذ قدری کے نزدیک اللہ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہو سرکشی اور بھول جانے کی خدا کو اور موجب ہو تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہو کہ اپنے کی اس کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب احوال کے ہوا و اسلئے اختیار کیا مگر تہ فقہ کا اکثر انبیاء اور اولیا اور علما اور صلحائے اللہ اجعلنا منکم و اخرنا منکم پس کہا میں نے کہ ہر ایک میں پیغمبر بندہ کما عائشہ نے کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا کھاتے تھے لگا کر اور فرماتے کہ کھانا ہونین جیسے کہ کھانا ہر غلام اور بھٹا ہونین جیسے کہ بھٹا ہر غلام نقل کی یہ لغوی نے شرح السنہ میں ف لینے دو زمانہ نہایت نازکے اور یہ افضل ہستیوں کے ہوا اٹھانے ایک زانو دو زانو میں سے حالت کھانے میں یا اٹھانے دو زانو یا بطور کوٹ مار کے بیٹھنے کے اور یہ اکثر نشست آنحضرت کی تھی باب المبعث و بدر الوحی باب ہر پنج زبان بعثت حضرت کے اور ابتدا وحی کے فروع بعثت بنے بعثت اور زمانہ بعثت کے اور بعثت اٹھانا اور بھینا اور ادا اٹھانا اور بھینا آنحضرت کا ہر رسول کے کہ طرف تمام خلق کے اور لفظ بدر ہاتھ زیر آب اور جزم دال کے اور ہنر سے بھنے آغاز لینے شروع کے اور بدر و ساتھ پیش تبار دال کے اور آؤ شدہ سے بھنے طور کے دولون روایت میں درمال دولون لفظوں کا ایک جو اوافل ظاہر تر ہو لینے اور روایت میں اور لفظ وحی اصل میں بھنے اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اس چیز کی کہ القا کہادے غیر کو کو ذی القاموس اور شارح الانوار میں کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہر کچھ سیدگی میں جلدی سے اور وہی حق آنحضرت اور انبیاء صلوات اللہ علیہم والسلام کے کتنے قسموں پر ہر بعضوں کو ساتھ سے کلام اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہوا ہر قرآن شریف اور جیسے کہ پیغمبر ہاتھ شہد حراج میں دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتے کے اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہر جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے القی فی وحی پیش سے لینے والا اگر میرے دل میں یہ مضمون اور کہتے ہیں کہ وحی داؤد علیہ السلام کی اکثر اسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیاء کے طرف واقع ہوئی جو بھنے اللہ کے ہر جیسے کہ فرمایا داؤد و عیسا الی ام موسیٰ بھنے اللہ کی کیا ہے موسیٰ کی ماں کی طرف اور وحی بھنے امر کے بھی آتی ہر جیسے کہ داؤد حیات الی الخواریج لینے امر کیا میں نے طرف حواریں سے اور بھنے پیدا کرنے علم طبعی کے بھی ہر جیسے کہ فرمایا داؤد وحی ربکا الی اہل لینے یہ درگاہ نے شہد کی کہ میں کی طبیعت میں دلون رکھا والد علم الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عباس قال بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تریین سنۃ فمکث علیہ ثلاث سنۃ یوحی الیہ ثم اوحی الیہ فہاجر عشرا سنین و مات و حوین ثلاث سنین سنۃ متفق علیہ روایت ابن عباس سے کہ رسول کے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام میں چالیس برس کی عمر کے پس پھر سے مکہ میں تیرہ برس اس حال میں کہ وحی بھی جاتی تھی طرف ان کے اس مدت میں پھر حکم کے گئے ساتھ ہجرت کے پس ہجرت کی اور اقامت کی حزیہ میں دس برس اور وفات باقی آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ پڑھتے برس کے تھے فروع اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا بیستہ برس کے تھے جیسے کہ آگے آتی ہر روایت ابن عباس کی اور بعضوں نے کہا ساٹھ برس کے تھے جیسے کہ انس سے روایت آتی ہے ابن عباس نے دولون برس ولادت اور وفات کے ملا کر پڑھتے برس کے اور انس نے کہ کو حذف کر کے ساٹھ برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وغیرہ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ثلاث سنۃ فمکث علیہ ثلاث سنۃ یوحی الیہ ثم اوحی الیہ فہاجر عشرا سنین و مات و حوین ثلاث سنین سنۃ متفق علیہ روایت ابن عباس سے کہ کما پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں لینے

بعد ہی ہونے کے پندرہ برس یعنی سح و برسوں ولادت اور پھر تھے اواز لینے جبرائیل کی کو الین لینین سے آتی تھی باجمہ اور دیکھتے تھے روحی
 اندھیری انون میں سات برس یعنی اُن پندرہ برسوں میں سے اور نہیں دیکھتے تھے کچھ لینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے روئے نبوت کی نشانی
 میں سے سات برس تک اور نہیں دیکھتے تھے سواے روحی کے درشتہ اور آٹھ برس میں ان پندرہ برس میں سے وحی بھی جاتی تھی طرف آنحضرت
 کے عینے مکہ میں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اس پر کہ سنا آواز کا اور دیکھنا روحی کا بعد نبوت کے تھانچ مدت اقامت مکہ کے کہ پندرہ برس تھے
 اور تواریخ کی کتابوں اور اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حال پہلے طور نبوت کے تھا اور حکمت امین حاصل کرنا نسبت اور الق کا عالم ملکوت کا
 تھا تا طور اسکا یکا یک سبب منہم ہونے بنائے شہرت کا سنوت اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی اس حال میں کہ وہ بیٹھ برس
 کے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَفَّاكَ اللَّهُ عَلَى سِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہو اس سے
 کہ کما وفات وی آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے اور تمام ہونے ساٹھ برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ قَالَ قَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
دَهْوَابُنْ ثَلَاثَ وَسِتِّينَ وَهَوَابُنْ ثَلَاثَ وَسِتِّينَ دَعْوَابُنْ ثَلَاثَ وَسِتِّينَ رَهَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ
ثَلَاثَ وَسِتِّينَ أَكْثَرُ اور روایت ہو اسی انس سے کہ کما وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ وہ ترستھ برس کے تھے اور
 وفات پائی حضرت ابو بکرؓ نے بھی اس حال میں کہ وہ ترستھ برس کے تھے یعنی بلاطاف اور یہی خلافت انکی دو برس اور چار مہینے اور حسبہ ربعہ حضرت کے
 زندہ رہے اتنے ہی چھوٹے تھے اُسے اور وفات پائی حضرت عمرؓ نے اور وہ بھی ترستھ برس کے تھے **فَعَدَّ** اور بعضوں نے کہا اُسٹھ برس کے تھے اور بعضوں نے
 اور اور بھی اقوال انکی عمر میں نقل کئے ہیں کما موالف نے کہ زخمی کیا انکو ابو لؤلؤ غلام سیغہ بن شعبہ کے نے مدینہ میں بدھ کہ دن چھبیس سو بن تاریخ ذی الحجہ
 سن تیس میں اور دفن کئے گئے التوار کے دن و سولین محرم کو سن جو میں میں اور عمر انکی ترستھ برس کی تھی اور بہت صحیح قول انکی عمر میں بھی ہو اور یہی
 خلافت انکی ساڑھے دس سال اور حضرت عثمانؓ دفن کئے گئے ہفتہ کی رات میں بچ بقیع کے اور عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعضوں نے کہا اٹھاسی برس
 کی اور بعضوں نے اور اور قول بھی انکی عمر میں نقل کئے ہیں اور یہی خلافت انکی بارہ برس اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے بعد جس دن کہ قتل کئے گئے حضرت
 عثمانؓ رضی اللہ عنہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارویں ذی الحجہ کی سن ستیہ میں اور مارا انکو عبدالرحمن بن ملجم ہادی نے کو نہ میں جمعہ کی صبح کو تروین
 تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات پائی بعد میں ران گذرنے کے اس کے مارنے سے اور دفن کئے گئے بقیع میں اور عمر انکی ترستھ برس کی تھی اور اور بھی
 قول منقول ہیں انکی عمر میں اور یہی خلافت انکی چار برس اور لو مہینے کچھ دن اور پرت نقل کی یہ مسلم نے کما محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ روایت
 ترستھ برس کی حضرت کی عمر میں اکثر ہوش ع یعنی بہ نسبت اور روایتوں کے اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہو کہ دس برس تھے یا تیرہ
 یا پندرہ روایتیں تیرہ کی اکثر ہیں اور یہی بہت صحیح ہو والد اعلم اور پیدائش حضرت کی سال قبل میں تھی بموجب روایت صحیح مشہور کے اور قاضی عیاض
 نے دعوت اجماع کا کیا ہوا ہے اور انعام کیا ہو علمائے اہل ہر کہ پیدا ہوئے آنحضرت پر کے دن ربیع الاول میں اور تاریخ میں اختلاف کیا ہو کہ
 بارہویں تاریخ تھی یا اٹھارویں یا دسویں اور وفات ہوئی حضرت کی ہر کے دن ربیع الاول کی بارہویں کو وقت جاشت کے صلوات اللہ علیہ
وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْلَمَّا بَدَيْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوُجْهِ وَالْوَصَادَ قَدْ فِي النَّوْمِ نَكَانَ لَوِيٍّ مَرِيًّا بِالْأَعْدَاءِ
مِنْ قُلُوبِ النَّاسِ ثُمَّ حَبَّبَ إِلَيْهِ لِفَافَةٌ وَكَانَ يَخْلُو بِنَارٍ حَرَاءَ فَيَحْتَضُّ فِيهِ دَهْوَابُنْ ثَلَاثَ وَسِتِّينَ سَنَةً لَقِيَ بِيَدَيْهِ دَوَابَّ مِمَّنْ يَلْزَعُ إِلَى أَهْلِهِ وَتَوَدُّ
لِذَلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَوَدُّ لِيْنَهَا حَتَّى جَلَوْهُ الْوُجْهُ دَهْوَابُنْ غَارَ حَرَاءَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ أَمْرٌ فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارٍ خَالَ فَاحْذَرِي
فَعَطْفِي مَتَى يَلْغَمُ مَتَى لَغَمْتُ فَقَالَ أَمْرٌ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارٍ فَاحْذَرِي فَعَطْفِي الثَّانِيَةَ حَتَّى يَلْغَمَ مَتَى لَغَمْتُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَمْرٌ

تَلْتُمَا أَنَا بِقَارِيٍّ فَخَذَنِي فَفَعَطَنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى يَلْمَعَ مِنِّي الْجُحُودُ ثُمَّ أَمَرَ سَلَمَةَ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ
 رَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَزَجَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُحْفٍ فَوَادَهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ تَعْلَمُونَ
 زَمِّلُونِي فَمَلَّوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لَخَدِيجَةَ وَأَخْبَرُهَا أَخْبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلِّفَ اللَّهُ لَا يُخَيِّبُكَ اللَّهُ
 أَبَدًا لَيْتَ لَتَصِلَ الرَّحِمَ وَتَصْدُقَ الْحَيُّ وَتَحْمِلَ الْكَلَّ وَتَكْسِبَ الْمَعْدُومَ وَتَقْرَى الضَّعْفَ وَتُعِينَ عَلَى نُوْثٍ لَيْتَ لَتَصِلَ بِهَ خَدِيجَةَ إِلَى وَقْفَتَيْنِ
 تَوَقَّلَ ابْنُ عَمٍّ خَدِيجَةَ فَقَالَتْ لَهُ يَا ابْنِ عَمٍّ اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنِ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَبْرَ مَا لَرَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى لِلنَّبِيِّ كُنْتُ فِيهَا جَدًّا يَا لَيْتَنِي الْكُونُ حَيًّا إِذَا خَرَجَ جَكَ قَوْمَكَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْخَرَجْتَهُمْ قَالَتْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي وَلَنْ يَدْرِي يَوْمَكَ أَنْتُمْ أَنْتُمْ أَنْتُمْ
 ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُؤْنِي وَفَقَرْتُ الْوَحْيَ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ وَزَادَ الْبَخَارِي حَتَّى حَزَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَّغْنَا مِنْهَا مِنْ مَرَأَتِي
 يَتَوَدَّى مِنْ رَأْفَتِهِ شَوْحِي الْجَبَلِ نَكَلًا أَوْ فِي بَدْرٍ رَقَّةً حَبْلٍ لَكِي يُلْقِي نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدَّى لَهُ جَبْرُسُ فَقَالَ بِأَحْسَدِ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا
 فَلَسْتُ كَذَلِكَ جَانِشَهُ وَتَقَرُّ نَفْسُهُ وَرَوَايَتُ بَرِّ مَالِشَهُ كَمَا يَشْفِي حَضْرَتِ سَكْرِي كَمَا سَبَّحَ اسْمُكَ كَمَا لَمْ يَزِدْ ابْنُ نُبُوتِ مِنْ مَافَرِغْتُمْ بِهَلِي
 چیز کہ شروع کی گئی ساتھ اس کے آنحضرت وحی سے دیکھنا خواہوں بس کا تھا سونے میں فلاح اور کشتہ میں کہ یہ حال چھ مہینے تک تھا اور اور حقیقت
 خواہ بس کی ہو کہ پیدا کرتا ہوا اللہ تعالیٰ سونے کے دل میں یا اس کے حواس میں کچھ چیزیں جیسا کہ پیدا کرتا ہوا انکو جاگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ
 کرے جو کچھ چاہے نہیں منع کرتی ہو اس کے فعل کو نیندا ورنہ غیر اس کے پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہو جاگتے ہیں جیسے کہ دیکھتا ہوا اسکو سونے میں ت
 بس تھے حضرت کہ نہیں دیکھتے کوئی خواہ مگر کہ آتی تعبیر سکی مانند سفیدی دم صبح کے یعنی ظاہر اور ہوید ہوتی بے آسیرش اہمام و اشتباہ کے
 بھر دوست کی گئی طرف آنحضرت کی غلو ت فلاح اور بہ ابتدا ہے قصہ سے پہلے ظہور نبوت اور نزول وحی سے ت اور تھے آنحضرت کی غلو ت میں
 رہتے ہی غار حرا کے فلاح و حرا ساتھ زیر سح مہملہ اور ر مخففہ مدودہ کے اور بعضوں نے ساتھ زبر اور قصر کے کہا ہوا نام ایک پہاڑ مشہور کاہر کہ
 میں اور وہاں سے نظر حال کعبہ پر بھی پڑتی ہو اور شاید کہ سبب اختیار کرنے اس مکان کا بھی ہو اور آیا ہو کہ عبد المطلب نے بھی صحابہ نبیل کے واقعہ میں
 وہاں جا کر دعا کی تھی کما نو دی وغیرہ نے کہ غلو ت کرنی شان صالحین اور اللہ کے عارف بند و سچ اور دوست کی گئی طرف حضرت کی غلو ت اس کے غلو ت
 میں فراغت دل کی اور فکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہو اور انقطاع ہوتا ہو الفت کی چیز من البشر یہ سے اور خشوع اور نورانیت اور خاطر اجمعی
 بوجہ احسن ہوتی ہو اور اختلاف کیا گیا ہو سچا فضیلت غلو ت اور غلو ت اور احتیاط اور عزت کے اور صحیح یہ ہو کہ ہر ایک ساتھ شرطوں معتبرہ
 اپنی کیجیے محل انجہ کے افضل اور اکمل کو یعنی اگر غریبان اور فساد دین کا لوگوں کے ساتھ رہنے میں ہو اور کوئی اسکا کتنا نہ مانتا ہو تو غلو ت افضل ہو
 اور اگر نقصان دین کا ہو اور لوگ محتاج اسکی تعلیم کے ہیں اور جانتا ہو کہ لوگوں کو تعلیم میں تربیت ہوگی تو لوگوں میں رہنا افضل ہو ت
 پس عبادت کرتے آنحضرت اس غار میں اور تحت کوں اور ک خلو سے بسنے عبادت کرنے کے ہو اور عبادت کرنی متعدد راتوں میں فلاح و حرا
 روز و شب ہیں اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلئے کہ مناسب تر ہو ساتھ غلو ت کے اور متعدد کیجو قید لگائی مراد اس وقت ہو اور بعضوں کا احتمال ہے کہ
 ہو کثرت اسلئے کہ کثیر محتاج ہوتا ہو گنتی کا نہ فیل ت عبادت کرنے اس غار میں پہلا اس کے کہ مائل و مشتاق ہوں انجہ کی طرف فلاح و حرا
 کرتے اور حیکم کے لوگوں کی خبر لیتے اور اداے حقوق انکے کی طرف دل کھینچتا مکہ میں رہتے اور بخاری کی ایک روایت میں لفظ جمع آیا ہو جگہ بہرہ کے
 ت اور تو شر لہجہ تے واسطے عبادت کرنے راتوں متعددہ کے پھر پھر نے طرف مذہب کے اور تو شر لہجہ تے واسطے مانند راتوں کے فلاح و حرا

قدرت سے معلوم کر سکے چرین نوید ارکان اور زمان بین اور ہو سکتا ہو کہ مرد انسان سے انسان کامل ہو لینے آنحضرت پس ہوگا اس میں اشارہ
 طر اس قول سر تعالیٰ و ملک مامکن تعلیم و کان فضل اللہ علیک عظمت پس بچہ ساتھ ان آیتوں کے پیچھے نہ داخل ہو کہ اس میں کلمہ تھا اول الیہ
 بیٹے بسبب شدت رعب کے کہ بیٹھا تھا آپ کے دل میں بسبب آنے آنحضرت حضرت خدیجہ کے پاس حاضر فرمایا دوبار تاکید کے لئے سبب لاحق ہونے پس لرزہ کے مارے ڈر کے کہ
 اڑھا دو جگہ کو کبر الیس اٹھا یا آپ کو کبر الیمان تک کہ جاننا رہا جسے ڈرا وہ اپنی حالت اصلی پر آئے پس نہایا اندر کبر الیمان میں کہ ہو بنائی آنحضرت اس وجہ کی
 البتہ تحقیق ڈرنا ہوں میں اپنی جان برفح نہایت خوف سے کہ باوا اہلک ہو جاؤں با دیوانہ یا ڈر تھا عاجز ہو نیکا بار نبوت کے اٹھانے سے باز صبر کر نیکا اور
 ایذا قوم اور متلا اور جھٹلانے کے یا ڈر تھا مغارت وطن کا تاپس کما حدیث نے بیان کر دہم یا نہ ڈر والیا نہو کا قسم ہر اللہ کی نرسوا کو کا اللہ کو بھی سلیے
 کہ تحقیق تم سلوک کرتے ہو تاتے داروں سے لینے اگرچہ وہ انقطاع کرین جسے اس پر چاہتے ہو فح لینے اگرچہ وہ جھوٹ بولین جسے یا جھٹلاؤں میں کلمہ اور
 بعضی روایتوں میں یہ زیادہ کیا ہو تو وی الاما فیہ ادا کرتے ہو تم امانت کو ت اور اٹھانے ہو تم بوجہ کوفت لفظ کل ساتھ زبر بکان اور شدہ لام کے
 نقل اور گرائی اور لینے عیال کے بھی آتا ہو اسلیے کہ خبر گیری آنکی گران ہوئی ہو پس معنی یہ میں کہ تم اٹھانے ہو محنت کل کے اور قبول کرنے ہو محنت کل کو لینے جو
 بھاری ہیں لینے عیال وغیرہ آنکی خبر گیری کرتے ہو اگرچہ وہ چھوڑ دین ٹکو اور داخل ہو بیچ اٹھانے کل کے خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور یتیمون
 اور غریبوں پر ت اور کاتے ہو مال خرچ کے لئے اور دیتے ہو محتاج کوفت لفظ کمسب ساتھ زبر ت کے صحیح اور شہور ہو اور ساتھ پیش ت کے بھی ت
 کیا گیا ہو لینے کسب میں لاتے ہو غیر اپنے کو لینے مال دینے ہو لوگوں کو کو اس سے کسب تجارت کرین اور صرف کرتے ہو مال کو خیر کی جگہوں میں اور بعض مرادوں
 سے فقیر رکھتے ہیں کہ بیت کے حکم میں ہو کہ تعزیر منہن ہو اسکے لئے لینے فقیر و نکو کسب میں لانے ہو ساتھ دینے مال کے آنکوت اور ممانی کرتے ہو ممان
 کی لینے کھلاتے ہو اسکو اور مدد کرتے ہو خلق کی اور عاداتون حق کے فح لینے جو کوئی کہ سبب کسی حادثہ کے در ماندہ ہوتا ہو مانند قرض اور
 مال دیت کے اسکی مدد کرتے ہو اور نجات دیتے ہو اسکو اس آفت سے اور نواب حق اسلیے کہ سبب حادثہ ناحق کے مانند اموات اور غضب
 اور مانند ان کے در ماندہ منو کہ مدد کرنی اس میں بری ہو اور اس میں دلیل ہو اسپر کہ اچھے اخلاق اور اچھی خصلتیں سبب سلامتی کی ہیں برائی اور
 خرابی میں ٹپنے سے اسلیے کہ دلیل بکری حضرت خدیجہ رحمہ نے سبب متصف ہونے آنحضرت کے ساتھ اچھے اخلاقون کے اور اچھی صفتوں کے اور نہ ہو بچنے
 مکروہات کے دین اور دنیا میں اور اس میں بری دلیل ہو اور نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رحمہ کی اور کچھ کر منو
 کہ مدتہا مدید آنحضرت کی خدمت میں رہیں اور اول حقیقت میں ایمان لائی میں ہی میں کئی کئی ساتھ کئی صفت میں مشارکت منہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور
 یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اسکے متوجہ بعض احوال میں کسی مصلحت کے لئے جائز ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حبکو حاصل ہو خوف کسی سے
 تو اسکو تسلی اور بشارت دے اور ذکر کرے اسباب سلامت کے اسکے آگے اور اس میں تنبیہ ہو اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا پس مذہبہ اور اعتباری
 نہ ناگوار اور اضطرابی اور نشاء اسکا کمال کرم اور سخاوت تھا اور اس میں تنبیہ ہو اسپر کہ یہ صفات مذکورہ حبلی و خلقی تحقیق حضرت کی پہلی نبوت سے
 ت ہم لیکن آنحضرت کو خدیجہ رحمہ طرف در تہیے نونل کے کچھ لے بیٹے خدیجہ کے تھے فح اسلئے کہ خدیجہ رحمہ میں پہلی خالہ بیٹھے ہو بیٹے عبدالغری کے
 اور در تہیے نونل بیٹھے ہو اسکے اور لفظ و رقمہ ساتھ زبر آوا و در آوا و رفات کے ہو اور وہ نفرانی ہو گئے تھے مالیت میں در انجیل کا زمان عربی میں ترجمہ
 کیا تھا اور بہت بڑے اور اندھے ہو گئے تھے پس کما حدیث نے اے میرے چچا کے بیٹے سن اپنی بیٹی سے فح آنحضرت سے جو کچھ کہتے ہیں اور یہ سن
 عرب کی جو کھوارات میں ایک دوسرے کو بھیجتا اور چاہتے ہیں اور یہاں بھیجتا کما آنحضرت کو سبب بڑھاپے و رقمہ کے کما ایک شارح نے کہ کما حدیث
 نے اذراہ تعلیم کے نہ انداء حقیقت کے ت پس کما واسطے حضرت کے در تہیے میرے کما دیکھتا ہو تو پس خدیجہ و رقمہ کو پیچھے رضی اللہ تعالیٰ عنہما

[illegible]

الانظرون الی ہذا المرقیٰ یعنی کیا نہیں دیکھتے ہو پس رہا کار کوئیے آنحضرت کے حق میں یہ بات کہی کہ کوئی نام میں کھڑا ہوا اور جا کھڑا اوسٹ کے کہ نہ کچھ لکھا گیا
 قلانی کی اولاد میں یعنی قلاتے قبیلہ اور قلاتے محلہ میں پس قصہ کہے طرف نجاست اسکی کہ کاچہ میں ہوا اور طرف خون اسکے کہ اور پست اسکے کہ
 حسین پر بیٹا ہوا پیدائش ہوا پھر رہنے لے اسکو یعنی ان چیزوں ذکر کی گئی کہ کوئی نام تک کہ جسوقت مجدد کریں آنحضرت رکھ اسکے درمیان دونوں خانہ
 آنحضرت کے پس اٹھا اور گیا طرف اس چیز کے کہ ذکر کی گئیں بخت زین النکا کہ عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابو جہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرت نے رکھ دیا
 اس چیز کو کہ درمیان دونوں شانوں آنحضرت کے اور ٹھہرے رہے آنحضرت سجدہ کی حالت میں پس ہنسے وہ شرک یہاں تک جھک گئے بعض
 اور بعض کے کہ ہنسے یعنی اس بات سے خوش ہوا وہاں ہنسے ایک ہنسے پر گر کر پڑا پس گناہ ایک بابینا لا طرف فاطمہ زہرا کے یعنی اور زہرا کی انکو
 اس بارے کی کہتے ہیں کہ وہ ابن سوہد تھے سلمین خلف فاطمہ دوڑتی ہوئی اور ٹھہرے رہے آنحضرت سجدہ میں یہاں تک کہ والدہ با حضرت فاطمہ نے اسکو حضرت
 پر سے فساد اور حضرت فاطمہ ان دنوں میں منہ میں تھیں اسلئے کہ وہ پیدائش میں تھیں اس حال میں کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی تھی
 اور توجہ ہوئیں فاطمہ ان دنوں میں بختون پر رکھتی ہوئیں فتح اس معلوم ہوئی عالمی جنتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود منہ میں کھنڈہ و زخم
 انکو بڑا کما اور انکو مجال مقابلہ کی اتنے نہوئی ت پس جب بڑھ چکے نماز پھر بعد اصلی اللہ علیہ وسلم کیا اسی سخت پڑ کر لیش کو یعنی ہلاک کر تھیں قریش کو اور
 غلاب کر انکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدا تعالیٰ کو تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنی طلب کرتے کچھ اللہ تعالیٰ
 سے تو سوال کرتے تین بار اور بعد اسکے یعنی علی العموم بد دعا کرنے کی خاص کر ان اشقیاء کہ کشتی اذلی تھے بد دعا کی یا اللہ سخت پڑو عمر و بن شہام کو کہ نام ہی
 ابو جہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونوں بھائی تھے اور ولید بن عقبہ کو اور اسیر بن خلف کو اور عتبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو فتح یہ
 اشقیاء تھے سرگروہ اور موزی مشرکوں میں اور آنحضرت نے انکی ایذا پر بہت مہر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الہی پہنچا تو اس عمل کو پہنچے بہت لطف حق
 اگرچہ ہوا سا ہا کندیہ لبیک چون از حد بلند سو اکنہ دت کہا عبد اللہ بن سعد نے کہ راوی اس حدیث کے ہیں پس قسم خدا کی اللہ تعالیٰ تحقیق دیکھا میں
 ان کفارہ کو کہ ہلاک ہوے اور میں پر پڑے ہوئے روز جنگ بدر کے کچھ کہنے لگے اور ڈالے گئے کوئین میں کہ کنوان بد رکھا تھا پھر فرمایا یا رب انھما اصلی علیہ
 وسلم لا حق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین میں ڈالی گئی فساد اور خطاب کیا آنحضرت نے انکو کہ کہنے وعدہ خدا کا سچ پائے بھی یا جتنا پڑے تم میں کلام
 کا کنا با لہجہ امین گذرا اور کارجانان مشرکوں کا بدر میں اور ڈالے مانا کنوئین میں باعتبار اکثر کے ہوئے اکتے ہیں کہ عمارہ بن ولید بدر میں تھا بلکہ حبشہ میں
 اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد کچھ کہنے کے بدر سے اور اسیر بن خلف بسبب سوج جلا و بھاری ہو جانے اسکے کہ کنوئین میں نہ ڈالا گیا چنانچہ کتب میں
 مذکور ہو رہا جانا ہے کہ اس حدیث میں اشکال کرتے ہیں کہ آنحضرت کیونکر نماز میں بدستور رہے باوجود وہ پہنچے نجاست کے پشت فرمایا یا رب انھما اصلی علیہ
 کہ تھا یہ نسل انیسے پہلے وام ہونے خون وغیرہ اور نہ کچھ کہے ہوئے شرک کے پس بن باطن سنی نماز اس کے جیسے کہ شراب لگ جاتی تھی پہلے کہ پہلے حرام ہوا اسکے کہ
 اور نماز سے پہلے تھے نفل کی بھاری اور سلم نے وعین عا شتہ انھا قالت یا رسول اللہ هل ائی علیک یوم کان اشد
 من ایام احد فقال لقد نعت من قومک وكان اشد ما لیت منہم یوم العقبة اذ عرضت نفسی علی ابن عبد المطلب کلان فلم یجیب
 الی ما آردت فانا طلقنا وانا مہموم علی مچی ملکہ سیفون لا یقرن الثعالیب فرغعت رأسی جلا انا استحابة قد اظلمت فی حضرت
 فاذ ابیہا جبریل فنادی فقال ائی اللہ قد سیر قول قومک ومار دعا علیک وقد بعث الیک ملک المجلد لیتامرک بما شئت فسم
 قال فنادی الی ملک المجلد سلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک فانا ملک المجلد وقد بعثنی ربک الیک لیتامرک بما شئت
 ان شئت اذ اطلق علیہم الخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل انجوان یخرج من اللہ من اللہ یوم یبعث اللہ دحلاً لا یزول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کہ تحقیق کما مائشہ رزقہ یارسول اللہ لکڑیا ہو یا پھر کوئی دن کو سخت زیادہ ہوا کہ کون کس طرح جنگل میں
 بہت سختیوں سے انحضرت کو پہنچائیں جنہاں پر حدیث آئندہ میں بیان آکا آنا ہو پس فرمایا انحضرت نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے تیری قوم سے وہ کچھ کہ وہ
 اشد پر روزِ مہر سے اور تھی وہ چیز کہ وہ کسی میں نہیں آئے دن عقبہ کے بہت سخت ان چیزوں میں کچھ کہ کسی میں آئے تمام عمر میں فسح عقبہ بہرہ و کراہی میں
 بہار کی اور ظاہر ہے کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہے کہ سنائیں ہوا و رجہ اسکی طرف مضاف ہوا اور اسکو حجرۃ عقبہ کہتے ہیں جیسے کہ کتاب الحج میں گذرا اور انحضرت
 موسیٰ حج میں وہاں کھڑے ہوئے اور قبیلوں کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرت کی تھی کہ حج کے ہوسمون میں اور مجموعوں میں دعوت کرتے تھے
 لوگوں کو رغبت اسلام اور ایچھے کاموں کی دلاتے تھے اور عذابِ دنیویہ کا مومن کو ڈراتے اور انحضرت وہاں کی طرف تشریف لے گئے اور ابن عبد ربیع بن کمال
 کو بھی کہ تیفیف کے سرداروں میں سے تھا دعوت کی جیسے کہ فرمایا اس وقت کہ پیش کیا میں نے اپنے نفس کو اور پیٹے عبد ربیع بن کمال کے پسینہ جواب دیا کہ جو
 طرف اُس چیز کے کہ چاہا میں نے فسح لینے قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہاں کچھ بھالوں اور نادانوں نے ایذا اٹھائی بن انحضرت کو اور پھر مکر اور خون
 آلودہ کیا بیعت زور اختیار و ازاد اور سنگ یاری بار و بد بلا می و درمندان از و رد یواری بار و دعت پس چنانچہ اس حال میں کہ بن غمگین تھا و حیرت
 اپنی کے چلا میں حیران اور سرسبز کہ نہیں جانتا تھا میں کہ کدھر متوجہ ہوتا ہوں میں اسبہت اس عمل اور دعوت کے پس ہوشیار ہو میں مگر قرن ثعالیہ میں
 کہ نام ایک جگہ کا ہو کہ وہاں بیعتات اہل نجد کی ہو و در اسکو قرن منازل بھی کہتے ہیں پس اٹھا میں نے سر اپنا پس ناگمان ہوں میں نیچے اہل برکے کہ تحقیق
 سا کہنے ہوئے مجھ کو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکھا میں نے جہنم ناگمان اُس پر میں جبریل تھے پس کارا مجھ کو جبریل نے اور کما تحقیق اللہ تعالیٰ نے سنا
 قول تیری قوم کا اور سنا اُس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنی جہنم ناگمان اور البتہ تحقیق بھیجا ہو تمہارا پاس مبارک فرشتے کو کہ پہاڑوں میں کے
 حوالہ اسکے ہیں تاکہ حکم کرو تم اسکو اتھا اُس چیز کو کہ چاہو اپنی قوم کے حق میں یعنی عذاب اور ہلاکت اور باد بیا کا دریاں بہاڑوں کے فرمایا انحضرت نے
 پس کارا مجھ کو پہاڑوں کے فرشتے نے یعنی مانند ایسا الہی یا یا محمد کے لکھ اور اسلام کیا مجھ بھیجے کہ اسے اور محمد بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تحقیق سنا قول تمہاری
 قوم کا اور میں نے فرشتہ پہاڑوں کا ہوں اور تحقیق بھیجا ہو مجھ کو تمہارا پروکار نے تمہارے پاس تاکہ حکم کرو تم مجھ کو ساتھ حکم اپنے کے یعنی جو کچھ کہ چاہو اور زوار کو زمین
 اگر چاہو پھر پڑو ہاںک دون میں انہر دون پہاڑوں کو کہ خشبین میں توڈھانک دون فتح خشبین فتح جو اور شہین ہجر سے نام وہ پہاڑوں کا ہے کہ مکہ
 اُنکے دربان میں لبتا ہوت پس فرمایا انحضرت نے کہ میں چاہتا میں ہلاکت انکی بلکہ اسید و ابھوں یہ کہ کالے اللہ تعالیٰ انکی اختیارات ان لوگوں کو
 کہ عبادت کریں خدا تعالیٰ کو تنہا اور نہ شریک کریں ساتھ اسکے کسی چیز کو یعنی نہ شرک ملی کریں اور نہ خفی نقل کی یہ بھاری اور سلم و عن آیت
 سَمِعُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبَتْ مَبَاعِثُهُ يَوْمَ أَحَدٍ وَشَجَرٍ فِي سَرَابِهِ فَجَلَّ نَيْسَلُ لَدَمِغَتِهِ يَقُولُ كَيْفَ يَقُولُ قَوْمٌ يَجْعَلُونَ أَسْمَاءَ قُلُوبِهِمْ
 دَلَسًا وَاسْمًا بَلَعِيَّتُهُ سَادًا مُنْصِمًا اور روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک انت چار دانٹوں کا انکو باغیہ کہتے ہیں روزِ احد
 فسح ہر باغیہ کے زبرد اور تحقیق سے اوپر وزن ثمانیہ کے چار دانٹ کہ در بیان ثنایا اور انیاب کے ہیں و اوپر اور نیچے پس نیچے کا دانٹ دانٹے طاق
 ڈاٹھا اور نیچے کا لپٹا رک بھی نمی ہوا اور دانٹ ٹوٹنے کے معنی نہیں میں کہ جڑ سے اکھڑ گیا اور دانٹوں میں کاواک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اس سے جدا ہو گیا تھا
 اور یہ ٹوٹا دانٹ کا عقبہ ابن ابی وقاص کے ہاتھ سے ہوا کہ جو بھائی تھا سعد بن ابی وقاص کا اور اسکے اسلام میں او میں جاتی و زمین اختلاف ہو اور
 اسکی اولاد میں سے جو کوئی پیدا ہوتا تھا تو جب بالغ ہوتا اسکا اگے کا دانٹ گریز تھا تاقت اور زخم ہو جاتا گیا حضرت کے سر مبارک میں فسح اور
 بعضی روایوں میں پیشانی میں کیا ہو کہ ایک تل پہاڑ سے نیچے اُترے اور حضرت کے زخمی کر نہائے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور وہ بھی صدمے حضرت کو پہنچے
 کہ ان دون نے میدان میں گڑھے کھودے تھے انحضرت کا گھوڑا ایک گڑھے میں گر پڑا اور ابن عبد اللہ آئے اور انحضرت کو گود میں لے کر کالہ اور فرمایا انحضرت

نمایا پس اس وقت کہ میں چلتا تھا سنی میں بیٹھ گیا و از آسمان پس او پر اُٹھائی میں نے نظر اُسی میں ناگمان رہ فرشتہ تھا کہ آیا تھا میرے پاس کہ وہ حرامین
 اخیر حدیث تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہوئی ہے کہ مراد جابر کی اول اضافی ہوت ہے پس آیا میں بعدیکہ رخصے پاس او کہا میں نے یعنی پس ہشت
 خوف کے کہ مجھ میں سہرا بت کیا تھا کپڑا اڑھاؤ جھکو اور لگا لگا ہجیر محمدؐ بانی کہ بیچ دفع بیہوشی کے تاثر قوی رکھتا ہے پھر اترسی یہ سور کا ای کپڑا اوڑھنے والے
 کھڑا ہو اور اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ اور یہ یعنی اترنا سورہ مدثر کا تھا پہلے اس سے کہ فرض کیا ہے
 ناز یعنی مطلق نماز کہ سو وقت ہر صحت اسکی بالکمال اسکا اوپر پڑھنے سورہ فاتحہ کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے باب علامات
 النبوة باب ہر نبوت کی علامتوں میں فتح علامت اور علم زبر سے اور علم میں اور لام کے زبر سے اہل میں نشان کو کہتے ہیں کہ ماہ کے سر پہ
 رکھتے ہیں اور اور میدان وہ نشانیاں ہیں کہ دلالت کریں آنحضرتؐ کی پیغمبری پر جسم صفات اور اخلاق اور فضائل و شمائل اور احوال آنحضرتؐ کے
 کہ ماقبل فرست رکھنے والا جو انہیں نظر کرے دلیل پکڑے نبوت پر اور جو کچھ کہ آسمان کی اگلی کتابوں میں صفات اور احوال آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 لکھے گئے ہیں وہ بھی اسی قبیل سے ہیں اور امین تک منہم ہو کہ تمام معجزے نبوت کی علامتوں میں ہیں اور یہ معلوم ہوا کہ بولنے سے نبوت وجود و باعقد
 کے ہیں ایک نبوت کی علامتوں میں اور دوسرے معجزات میں اسکا کیا سبب ہو اور کیا فرق رکھا در بیان علامتوں اور معجزوں کے باوجود دیکھ دو لون
 باب میں خوارق ہی ذکر کئے ہیں کوئی وجہ وجہ اسکے لئے ظاہر نہیں ہوتی **الفصل الاول** فصل پہلی عن انتیقات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ جبریلؑ یلہ دھو یلعیب مع العلمائین فآخذہ فصرعہ فشق عن قلبہ فاستخرج منه علقہ فقال هذا خط
 الشیطان منک ثم غسلہ فی طست من ذهب بماء زمزم ثم لأمہ واعدلہ فی مکانہ وجاء العلمائین یسعون الی امیر
 بیتی فظنوا فقالوا ان محمدؐ قد فیل فاستقبلوہ و دھو منقعر اللہ قال انش فکنت اری انک یخط فی صدری و اراءہ مسلّم
 روایت ہر انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جبریلؑ اس حال میں کہ آنحضرتؐ کھیلنے تھے ساتھ لڑکوں کے ف جیسے تھے انکے دیر
 میں اور یہ اس وقت تھا کہ آپ جلیر کے پاس تھے کہ آپ کی بہن ت ہیں کڑا ایکو جبریلؑ نے اور جب لٹایا ایکو پھر جبریلؑ آپ کے دل کی جانب اور کالائیکے
 علقہ سے اور جاس لاملول میں یوں ہوا آخر جب منہ علقہ یعنی لفظ و استخرجہ زیادہ ہو بعد عن قلبہ کے پس سننے ہو گئے کہ آپ کے دل کی جانب سے
 جبریلؑ اور دل کو نکالا پھر نکالا ہمیں سے ایک لڑکھون بسہ کا سیاہ کہ وہ جبریلؑ ہوا سادہ اور گنا ہونکی ت پس کہ جبریلؑ نے کہ یہ جبریلؑ کا ہے جسے پسے پہنچتا
 اسکو اگر ہمیشہ رہتا ہے ساتھ پھر دھویا آپ کے دل کو سونے کی گن میں زرم کے پانی سے ف یعنی واسطے تعظیم و تکریم حضرت کے اور استعمال سونکا اس دنیا
 میں منع کیا ہوا اسلئے امتحان کے ہو اور آخرت میں اسکے طرف ہونگے بہشت میں اور اگر جو کچھ کہ واقع ہوا ہو اسوقت میں در شب سراج میں عالم غیب اور اس
 جہان کے احوال سے ہو علاوہ یہ کہ آنحضرتؐ نے اسکو استعمال نہیں کیا بلکہ فرشتے نے کیا اور وہ پھر کلف تھا یا یوں کہیں کہ وقوع کا پہلے پھر پھر حکام کے تھا
 اور اس معلوم ہوتا ہو کہ آپ زرم سب پانیوں میں بہتر ہو اگر پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اس سے ہوتا تو انیش قلب مبارک دھوئے لیکن اس میں شک
 نہیں ہو کہ جو پانی نکلا تھا جو شہ مار کر آنحضرتؐ کی انگلیوں کے در بیان میں وہ افضل سب پانیوں سے سلطان سبب ہو اسکے کہ اثر دست مبارک سے اور
 پانی زرم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہوتا پھر ملا اور درست کیا جبریلؑ نے اس جگہ کہ جبریلؑ تھی اور پھر رکھ دیا دل کو اسکی جگہ میں یعنی اول دیکھو رکھا
 اور پھر درست کیا یہ مبارک اور لے لڑکے کے تھے ساتھ آنحضرتؐ کے دوڑتے ہوا آنحضرتؐ کی مان کے پاس مراد رکھتا ہو اس ہی مانت دیکھ حضرت کی کہ وہ
 بلانی تھی پس کہ ان لڑکوں نے کہ جبریلؑ تھیں نقل کئے گئے لڑکے لوگ آنحضرتؐ کے پاس پسے تو جبریلؑ لوگ دابہ کی قوم میں طرف حضرت کے پس دیکھا ایک لڑکھا
 کہ رنگ پیغمبر کا اس نے کہ پس دیکھا تھا میں نشان سونی کے سینے کا آنحضرتؐ کے سینہ مبارک میں فتح ح اور یہ حدیث اور مانند اسکے اس قبیل کے ہیں

اور مقصود اس چیز سے دکھانا اور الزام دینا تھا اور یہ بھی ہو کہ اس میں تھا اور ایک لحاظ سے زیادہ تھا اور لوگ سوتے تھے اور ہو سکتا ہو کہ جائز اس وقت
 میں ایسے جیسے نائل میں ہو کہ بجھے اہل آفاق کو ظاہر ہو اور بعضوں کو نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضے شہروں والے اپنے میں اور بعضے نہیں
 یا انہما وایتوں میں آیا ہو کہ سائرہ اطراف زمین سے وہاں پہنچے جزدی انھیں نے شوق فرمایا اور نقول ہونا اسکا ستوا تر ہو بے ثبوت اور کہہ دین
 سیر اور توابع کی اس سے بھری ہوئیں ہیں گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کریں اور منکر یوں کہ فرزندین است نقل کی یہ بخاری اور سلم نے وحقن
 ابی ہریرۃ قال قال ابو جہل حل یغیر محمد وجہہ بئین اظہرکم فقیل نعم فقال واللہ واللہ لئن رايتہ
 یفعل خلک لاطاق علی رقبۃ فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی نزع لبطاء علی رقبۃ فما اجتمع منہ
 لکادھو ینقض علی عقیبہ وبقی بیدہ فقیل لہ مالک فقال ان بیعتہ وبقیہ لھذا فامین فارہو لکادھو لکادھو فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کود فامینی لا یموت علیہ عذرا عذرا واما مسلم اور روایت ہو ابو ہریرہ رحمہ سے کہا اس نے کہا
 ابو جہل نے کیا خاک لودہ کرنا ہو محمد اپنے منہ کو در میان تمہارے یعنی نماز پڑھتا ہو اور سجدہ کرنا ہو پس کہا گیا ہاں پھر کہا ابو جہل نے قسم یوں کہ اور وہی
 کی لڑکھو نکاح میں اسکو کہ کرنا ہو یہ یعنی سجدہ تو البتہ روز و نکاح میں اسکی گردن پس آیا ابو جہل نے حضرت کے پاس اس میں کہ آپ نماز پڑھتے تھے قصر کیا
 اس نے کہ ہاں توں مکے آپ کی گردن مبارک پر پس آباوہ ناگمان اپنی قوم کے پاس جانے جاتے حضرت کی طرف سے مگر اس حال میں کہ ہٹنے لگا اپنی قوم
 پر اور بچا تھا ساتھ دو لون ہاتھوں اپنے کے یعنی جب آیا پھر کرنا ہو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اسکو پہنچتی ہو اور وہ آواز دو لون ہاتھوں
 اسکو دے رہا ہو پس کہا گیا اسکو کہ کہا ہو واسطے تیرے اور کیا کرنا ہو تو کہ اٹھا پھر تیرا ہو اور اپنے ہاتھ سے کچھ روکنا ہو پس کہا ابو جہل نے در بیان یہ
 اور در بیان حضرت کے ایک خندق ہو آگ کی اور خوف اور امر شد یہ ہو اور باز وہیں یعنی فرشتہ ہیں کہ محافظ تھے حضرت کے پس فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لکر نزدیک ہونا ابو جہل مجھ سے تو البتہ ایک لپٹاے اسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کے یعنی ہر فرشتہ ایک لپٹاے ایک ایک عضو کے
 اغناس میں سے نقل کی یہ سلم نے وعن عی بن حاتم قال بینا اناعند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتاہ رجل نشکا الیم
 الفاقۃ ثم اتاہ الاخر فشکا الیہ نظم السبیل فقال یاعدی حل رايت الحیوۃ فان طالت بک حیوۃ فلتزین لظعیۃ
 تزجل من الحیوۃ حتی تطوف باللعبۃ لا تخاف احدا الا اللہ ولکن طالت بک حیوۃ لتفصی لک من کسری ولکن طالت
 بک حیوۃ لتزین الرجل یخرج من لقمہ من ذهب او فضۃ یطلب من یقبلہ فایجد احدا یقبلہ منہ ولیفتن اللہ
 احدکم بوم یلقاہ ولیس بلیۃ وبنیۃ ورجل ان یدرجم کہ فلیقولن الذی ابعث الیک رسولک فیلعلک فیقول بلی فیقول ام اعطاک
 مالا وفضل علیک فیقول بلی فیظن عن عینہ فلا یروی الا حبیہم وینظر عن لیسارہ فلا یرای الا جہنم انقول النار ولولیس فی
 قمرہ فمن لم یجد نبکم لہ طیبۃ قال عدی فرایت الظعیۃ تزجل من الحیوۃ حتی تطوف باللعبۃ لا تخاف الا اللہ
 وکنت فیمنی اقمتم لک من کسری بن ہریرہ ولکن طالت بک حیوۃ لکروا ما قال النبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم
 یخرج من لقمہ سداۃ البغاری اور روایت ہو عدی بن حاتم سے کہا اس وقت کہ میں تھا نزدیکی حضرت کے کہ ناگمان آیا انکے پاس ایک شخص
 پس شکایت کی کہ میں طرف حضرت کے قاتلہ اور مجھ کی بھرا یا حضرت کے پاس آیا وہ شخص پس شکایت کی طرف حضرت کے راہزنی کی کہ واقع ہوئی
 راہوں میں میں نے طیبہ اتوں کے پس بابا انحضرت نے ای عدی کیا دیکھا تو نے یہ وہ فاعلفظ حیرہ ساتھ زہر حیرہ کے اور جرم حیرہ کے نام ایک
 قدیم شہر کا ہی لواح کو کہ میں اور مجھ مشہور ہو پیشا پور میں اور ظاہر ہو کہ مراد یہاں شہر مذکور ہی ہوت پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی پس البتہ

دیکھے گا تو عدوت سفر کر نیوالی کو اور بعضوں نے کہا عدوت ہر دوچ نشین کو کہ کوئی کرے گی حیرہ سے ملاقات کرے خانہ کعبہ کا دروازا کھولے گا تو کسی سے
سوائے خدا کے فساد ہے یہ بات اس شخص کے جواب میں فرمائی کہ اگر راہ زنی کا کیا تھا اور یہ سچ جواب اس شخص کے کہ کثارت فقر و فاقہ کی کی تھی آگے کی بات فرمائی
اور خطابہ و لون جاکہدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف میں حاضر تھے فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لیں اور اس کے ضمن میں جواب ان دونوں کا
حاصل یہ ہوا کہ جو اس کے بعد بیان فرمایا کہ یہ فراموشی اور تو انگریز دنیا کی تنگی ہم آخرت میں اور مذہب مگر حکم کو تو فریق دی اللہ تعالیٰ اس کے خرچ کرے گی معیار
غیر میں ت اور اگر وہ ہوا تھا تو یہ زندگی البتہ کھوے گا ورنہ گئے خانے کے رہن جو فرما دیا شاہ فارسی یعنی بطور غنیمت کہ وہ ہاتھ لگے گی اور تقسیم ہو دیں گے
مسلمانوں میں اور اگر دراز ہو گا تو اس شخص کو کہ گائے کا بھر مٹی سوتا یا جاندی سے ڈھونڈ بگا اس شخص کو یعنی فقر و ان میں سے
کہ قبول کرے اس کو پس پاؤں کا سیکو کہ قبول کرے اس کو ف حاسب ہوئے فقر اور احتیاج کے اور لینا سونے اور چاندی کا دفع حاجت کے لئے ہونا یہ طاعت
یہ نبوی تو سنا چاندی کس کام آوے اور کہا ہو علمائے کہ یہ حال خیر زمانہ میں وقت اترنے سے علیہ السلام کے ہو گا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ سچ باب
تذول عیسائی کے گذرا ہوا اور بعضوں نے کہا ہو کہ مثل اسکے سچ زمانہ عبدالعزیز کے بھی وجود میں آیا ہو اور جرم کیا ہو یہی نے ایسے سننے کو اور چونکہ خوش خبری
دی آنحضرت نے مسرت و ذوق و فراغت حدیث کی ڈور یا شدت و محنت روز قیامت کے سے جامع کر بن در بیان بشارت دینے اور ڈرائے کے جیسے کہ شان مقام
نبوت کی ہو پس فرمایا اور البتہ ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے ایک تمہارا اُسدن کہ ملاقات کرے گا اس سے یعنی روز قیامت کے اس حال میں کہ نہیں ہو نیکو دل
آئیے اور در بیان اللہ کے کوئی شخص ترجمہ کیا کہ واسطے اسکے ف ح ع لفظ ترجمان ساتھ زبردست اور میں جہم کے اور ساتھ زبردست و لون کے اور
بیشمار و لون کے وہ شخص کہ بیان کوئے کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں جسکو وہ بجا نسیا کہتے ہیں خالق کہ اللہ تعالیٰ اور ترجمہ در بیان میں
کوئی وہ بجا نسیا نہیں ہو نیکو بلکہ ہو گی ملاقات اور کلام بلا واسطہ پس البتہ فرمایا و بجا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہیں جیسا میں نے طرف تیرے رسول اکرم کے بجا
نیکو احکام دین کے اور خبر قیامت کے آنے کی سیر کے گا ہاں بھیجا تھا تو نے رسول پس فرمایا و بجا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہیں دیا میں نے حکمو مال اور کیا نہیں چھٹا
والنعام کیا میں نے تجھ کو یہ استفہام تقریر کے لئے ہو یعنی دیا میں نے نیکو مال اور النعام کیا میں نے تجھ کو مال اور قدرت دی میں نے تجھ کو اس کے خرچ کرنے پر
اور فائدہ اٹھانے پر اس سے اور صرف کرنے پر اور ہر اہل استحقاق کے لئے پر کئے گا بندہ ہاں دیا تھا تو نے مال اور احسان کیا تو نے تجھ کو یہ دیکھ گا وہ
فخرف و ائین طرف اپنے پس نہیں دیکھے گا مگر ذریعہ سے سبب کہ کرنے اطاعت کے اور دیکھے گا بائیں طرف اپنے پس نہیں دیکھے گا مگر ذریعہ سے یعنی
بجسب کرنے پر انہوں کے اور ظاہر یہ ہو کہ یہ دونوں کہنا ہیں معاملہ سے یعنی گھیرے گی ذریعہ اور نہیں نجات ہو گی اس سبب ساتھ گذرنے کے اس سے جیسے کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نہ والی ختم لاوار و ہاں علی ربک حتما مقضیٰ ثم انجی الذین اتقوا اور اسی لئے فرمایا کہ بجا آگ ذریعہ سے یعنی بسبب مقصود کرنے کے
اگر جو ہر تھکے کھجور کے سو پس جو شخص نے پائے ٹکڑا کھجور کا پس سچے ساتھ کلام خوب درم کہے کہ سائل کو کہے اور لوگوں کو تا وہ خوش ہواں نہ ہو کہ
آمین براہت دین کی ہو کہ اللہ تعالیٰ پس دیکھ میں نے عورت سفر کر نیوالی یا سوچ نشین کہ کوئی کرے گی حیرہ سے ملاقات کرے خانہ کعبہ کھولے گی
مگر فساد سے جیسے کہ فرمائی تھی حضرت نے اور تھا میں در بیان ان لوگوں کہ کھولے خانہ کعبہ بیٹے ہر فریضے زہد و ان کے اور البتہ اگر وہ ہو گی ساتھ
تمہارا جنگانی تو البتہ دیکھو گے اس سبب کہ کہنا ہے غیر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کالے کا شخص سونا اور چاندی اور ڈھونڈ بگا اس شخص کو کہ قبول کرے
فساد و فاقہ بانی عدی بن ماتم نے سن سر شہر یا شہر یا شہر میں عمر بن عبدالعزیز کے زمانے سے پہلے نفل کی یہ بکارتی و عت
خا آب بربا لاریت خال شلو نایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو متوسل برحمتی ظل الکعبہ فلقا قسینا من المشرکین مشرکین مختلفا
الان محمد الله فقلده و جعله و قال کان التبرج من کان یحکم یحکم لانی الارض یحکم فیہ فیما یسئرا فیہ منم

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ بِهِ فَيُشْفَوْنَ بِمَا كَانُوا يَدْعُونَ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَظِيمٍ
 ذَٰلِكَ عَنْ وَحْيِهِ وَاللَّهُ يَشْفِئُ هَٰذَا أَكْثَرَ مِمَّا يَشْفَوْنَ لَهُ مِنَ حُتُوتِ الْأَعْيُنِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا
 وَكَذَٰلِكَ يُسْجَلُ رَدَاؤُهُ الْغَدَّادُ وَرَوَايَةُ بَنِي عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ لِي رَجُلٌ يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 مَشْرُكُونَ بِرَأْسٍ لَيْسَ لَهُمْ حَقٌّ فِيهِ وَلَا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ لِي رَجُلٌ يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 سَأَلَ عَنْهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 اس کے اور چہرہ اجاتا تھا وہ دو کمرے پس نہیں باز کرتا تھا اس کو وہ عذاب شدید اس کے دین سے اور کنگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتہ نگہیں ہوئے کے
 نیچے گوشت کے بڑیوں اور پھون پر بیٹھے کنگھی بسبب تیزی اور سختی کے گوشت سے گذر کر سٹھی اور بدی پر پہنچتی تھی اور نہیں باز کرتا تھا اس کو وہ عذاب اس کے
 دین سے قسم ہر اندکی البتہ پورا ہووے گا یہ دین ہے اور آسانی کی جیسے تم بعد دشواری کے یہاں تک کہ پہلے گامہ اور مناسے حضور موت تک کہ مسافت بعد ہر
 در بیان وہ نون ہونوں کے اس حال میں کہ نہیں در نیکار وہ سوار کسی سے گزند سے ف و منعا ایک شہر میں بہت بڑھت اور پانی کرتا ہوا تھا شوق
 اور ایک قریہ ہر شوق کے دروازہ پر کدانی القاموس اور حضور موت ساتہ جزم صا اور زبریم کے پیش سے بھی کہتے ہیں ایک شہر شہر میں جگہ ملکا اور
 عابدین کی یہاں تک کہ کما کی علامت حضور موت تبت الاولیائے حضور موت اوگاتامی اوکیا کیونہ لایا اس شہر اور زمین میں بہت پیدا ہوتے ہیں اور یہ نام
 اس کا اس لئے کھا گیا کہ اصل پر پیغمبر حاضر ہوئے وہاں اور مرے اور بعضوں نے کہا کہ حاضر ہوئی اس میں نبوت جہنم کی ت یا نہیں ڈر لگا مرگہ میرے
 اپنی بکریوں پر و شح مقصود بیان کرنا اس کا ہر لوگوں کے ظلم سے آپس میں جیسا کہ جاہلیت میں تانا من حکم کرنے میرے کے بکریوں پر اس لئے
 کہ وہ خارج ہر علوت سے اور یہ اس بھی ہو جائی گا ولیکن آخر زمانہ میں وقت اور تیرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے اور ملا علی قاری نے لکھا کہ ایک
 نسخہ میں داؤ سے ہونے والے ذنب اور وہ احتمال کرنا ہی کہ ہو مہنی او کے یا ہو او مہنی داؤ جمع کے بالک کے لئے اور بہ تقدیر میں نہیں پوشیدہ ہر جو کہ
 اس میں سالنہ ہر چ حاصل ہونے اس اور نہ لال خوف کے پس وضع ہو گیا جو کہ لکھا گیا کہ مقصود بیان کرنا اس کا ہر لوگوں کے ظلم سے اس وقت
 ولیکن تم جلدی کرتے ہو ف عینے قریب ہر کہ تار ہیکا عذاب کرنا مشرکین کا ٹکوس صبر کردہ امویں ہر جیسے کہ صبر کیا ان لوگوں نے کہ پہلے
 تمہارے تے مومنین میں سے اور پرفت تر عذاب کے تمہارے عذاب سے بسبب قوت یقین کے ت نقل کی یہ بخاری نے
 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى الْأُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ جَلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ قِيَادَةِ بَنِي الْقُضَيْمِ
 فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ فَجَلَسَتْ تَحْتَهُ رَامَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ
 قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَا سَمِعْتُ أُمَّيْ بِنْتَ جَلْحَانَ تَقُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُ قِيَمٌ هَذَا لَكُمْ لَوْ كَا
 عَلَى الْأَمْرِ أَوْ مِثْلَ الْمَلِكِ لَوْ خَلَّ الْأَمْرُ فَخَلَّتْ بِالرَّسُولِ اللَّهُ أَدْعَى اللَّهُ أَنَّ يَحْيَا بَنِيكُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ وَضَعَ رَامَهُ فَنَامَ ثُمَّ
 اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَضْحَكُ قَالَ أَنَا سَمِعْتُ أُمَّيْ بِنْتَ جَلْحَانَ تَقُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُ قِيَمٌ هَذَا لَكُمْ لَوْ كَا
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ يَحْيَا بَنِيكُمْ فَخَلَّتْ بِالرَّسُولِ اللَّهُ أَدْعَى اللَّهُ أَنَّ يَحْيَا بَنِيكُمْ فَخَلَّتْ بِالرَّسُولِ اللَّهُ أَدْعَى اللَّهُ أَنَّ يَحْيَا بَنِيكُمْ
 خَرِجَتْ مِنَ الْبَيْتِ فَهَلَكْتُ مَشْفُوعٌ عَلَيْكَ وَرَوَايَةُ بَنِي عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَكُونُ لِي رَجُلٌ يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بنت لہان کی فحرج لفظ لہان بمعنی کے زیر اور لام کے جزم سے ہوا اور حرام خلافت کی بن بن انکی مان کی کہ ام سلیم بن اور یہ دونوں عورتیں
 خلافت تھیں آنحضرت کی دودھ کے علاقہ سے یا نسب کی مانوی سے کہ اتفاق رکھتے ہیں علماء اسلام حرام محرم تھیں کن حضرت کی لیکن اختلاف کسب ہو گئی
 محرمیت میں کہ کسی نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہو وہ کسی سے کسی علاقہ سے کہا مولف نے کہ اسلام لائیں ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد میں
 اپنے خاوند کے ساتھ زمین و مین حضرت عثمان کی خلافت میں ت اور تھیں ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی فحرج کہ بہت بزرگ ہیں انصار
 میں سے پس سبب محرمیت کی کہ ان دونوں بنوں سے رکھتے تھے ان کے پاس تشریف لاتے تھے اور قلیل کرتے تھے جیسے کہ اوپر گذرنا بی بی ام سلمہ و انس کی
 ت پس آئے آنحضرت ام حرام کے پاس ایک دن پس کھانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پہریشیہ ام حرام جو ہیں دیکھی حضرت کے سر مبارک میں فحرج اور تھوڑے
 گذر چکی ہی کہ جو بن بدن مبارک میں نہ تھیں بلکہ یہ بال صاف کرتی تھیں غبار وغیرہ سے اور دیکھتی تھیں کہ شاید کوئی جون ہوت پس سوائے آنحضرت
 پہرچا گے اس حال میں کہ وہ ہنستے تھے کما ام حرام نے کہ پس کما میں نے کس چیز نے ہنسایا آپ کو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگوں کی میری امت
 میں سے رہبروں کی گئی میرے اور دکھائی گئی مجھ کو اس حال میں کہ جہاد کرتے ہیں رو خدا میں سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہوں کے تختوں پر یا مثل
 بادشاہوں کے تختوں پر فحرج یہ شک راوی ہی کہ لفظوں میں فرق ہوا اور معنی دونوں عمارتوں کے ایک ہی ہیں تشبیہ دی پشت دریا کو سا قلعہ پشت زمین
 اور کشتی کو سا تخت کے اور ٹھہرا اس پر بیٹھنے کو مشابہ بیٹھنے بادشاہ کے اپنے تخت پر واسطے اشارہ کرنے کے اس پر کوہ اپنے نفسوں کو محنت میں والین گے
 اور قریب ہوں گے اس اعظم کے بخوشی خاطر اور دل کی امنگ سے مانند بادشاہوں کے تختوں پر ت پس کما میں نے یا رسول اللہ دعا کی اللہ سے کہ
 کرے مجھ کو اس جماعت میں سے کہ سوار ہوں گے دریا پر جہاد کے لئے پس دعا کی آنحضرت فی ہم حرام کے لئے ساتھ اس چیز کے کہ درخواست کی پھر رکھا آنحضرت
 سر مبارک انجا اور سو گئے اور بھر بیدار ہوئے اس حال میں کہ ہنستے تھے پس کما میں نے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپ کو فرمایا آنحضرت نے کئے آدمی میری
 امت میں سے رہبروں کی گئے میرے جہاد کرنے والے راہ خدا میں جیسا کہ فرمایا پہلی بار میں کہ سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہوں کے تختوں پر پس
 کما میں نے اپنے دوسری بار یا رسول اللہ دعا کی اللہ سے یہ کہ کرے مجھ کو ان میں سے فرمایا تو پہلوں میں سے فحرج یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو جماعت
 دوسری بار دکھائی گئی غیر اس جماعت کے تھی کہ جو پہلے دکھائی گئی تھیں ہمیشہ نوبت نبوت میری میں ہیں گے اور جہاد کریں گے اور تو اس جماعت سے ہوں
 کہ اصل یہ کار کریں گے اور یہ بھی اس میں اشارہ ہے کہ مرتبہ پہلوں کا زیادہ ہو گھیلوں کے مرتبہ ت پس سوار ہوں ام حرام معاویہ کے زمانہ میں فحرج
 ظاہر مارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ اور امارات معاویہ کے اور اکثر اس پر گئے ہیں کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمان
 پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کے ہیں پس نہیں منافی ہی اس کے کہ موت ان کی بیچ خلافت عثمان کے ہوئی جیسے کہ اوپر گذرات پس
 کرانی گئیں ام حرام زمین پر اپنے جانور کی چھ پرے پس ہلاک ہو میں اور مرین راہ خدا میں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ**
اِنَّ جَاهِدًا اَقْدَمَ مَلَكًا فَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَوْءَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذَا الرَّسْمِ فَسَمِعَ سَفِيهًا مَلِكًا يَقُولُ اِنَّ مُحَمَّدًا يَجْعَلُكَ فَفَعَلَ لَوَاقِي
اَكَلْتُ هَذَا الرَّجُلَ تَعَلَّ اللَّهُ يَشْفِيكَ عَلِيٌّ يَدِي قَالَ فَلْيَقِهِ فَقَالَ يَأْتِيكَ اِنَّ اَزْدِي مِنْ هَذَا الرَّسْمِ فَمَلَّكَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُجْعَلُ اللَّهُ وَنَسْتَعِينُكَ مِنْ يَدِهِ اللَّهُ فَلَا مَجْلَ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ
لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلِيٌّ كَلَامًا تَقُولُ فَاَعَادَهُنَّ
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قُلَّ الْكُفْرَةِ فَقَوْلُ الشُّعْرَةِ وَقَوْلُ الشُّعْرَةِ فَمَا يَفْعَلُ مِثْلُ
كَلَامِي هُوَ لَوْ اَنْتَ بَلْفَنُ فَاَمْسُ الْبُرْهَاتِ يَدَكَ اَبَايَكَ عَلِيٌّ اَوْ سَلَامُ فَلَا بَايَعَهُ رَدَّاهُ مُسْلِمًا وَبَعَثَ لِنَصَائِبِهِ بَلْفَنًا فَاَعُوْا لِحُجْرٍ

غیر زمانہ میں اور زمین خاکیں گمان کرتا اس کو تم میں سے فوج میں سے کہ باپ بن عرب کے بلکہ گمان کرتا خاکیں کہ وہ ہم میں سے کہ اولاد حق
 میں ہو گا اس لیے کہ اکثر انبیاء علیہم السلام کے اولاد اُن ہی سے ہوئے اور یہ کہنا غلطی کا کہ اگرچہ جو وہ چیز کہنا ہی تو تو وہ پیغمبر پر ہاں سبب الکی کتابوں کے
 نبیوں کے تھا کہ ان میں یہ ملائین حضرت کی لکھی تھیں سو پائی گئیں حضرت میں اور سبب حکم کما نعت اور نجوم کے بھی تھا جسے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ کما
 ہر قل نے دیکھا میں نے غم میں اور دیکھا میں نے بادشاہ ختان کو پس بچا کہ کون ہے اس بہت میں کہ غصہ کرتا ہی کہ لوگوں نے کہ عرب میں کہ غصہ کرتے ہیں نہتی
 اور ہر قل نے ملائمتوں مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اس کے ایمان نہیں لایا اور فائدہ نہیں اٹھایا اس معرفت سے اس لیے کہ اُس نے
 فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر اور اُن سے اور زمین قصور کیا لشکر کے بچنے میں صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار پس شکست و تباہی اٹھانے کو
 اور ہلاک کرنا تھا اُن کو کہ نہیں بچتے تھے طرف اُس کے اُن میں سے مگر تھوڑے سے اور ہمیشہ ایسے حال پر رہا یہاں تک کہ مراد فوج ہوئی اکثر شہر شام کے
 بیٹے مسلمانوں نے فتح کیے پھر وہابی ہوا بعد اُس کے مرنے کے بیٹا اُس کا اور اُس کے مرنے کے بعد جاتی رہی سلطنت رومیوں کی بیٹے کافر رومیوں کی پھر مسلمان
 رومی مسلط ہوئے سبب غلبہ اور شوکت ایمان کے یہاں تک کہ قائم کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کو واسطے مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ قوتہ رخصتیہ کے اور قائم رہے
 وہ واسطے خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتے رہے وہاں کی اور خیرات کرتے رہے وہاں اور بھیجتے رہے امیر حجاج کو اور تنظیم کر کے رہے ملّا اور شاخ
 اور اولیائی جزا ہم اللہ خیر الخیر اور نصر ہم طے جیسے الامداد الی یوم النصار اور بات یہ ہو کہ جس کو ہدایت کو ہے اللہ اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو گمراہ کرے اللہ
 اُس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا اور کجا چاہیے کہ ہر قل نے کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچھ کام نہ آئی سبب نمونے سعادت ازلیہ کے اور ہونے شہادت الہیہ
 اور سبب اس کا تلخ ریاست کی تھی اور محبت مال کی ست اور اگر تحقیق میں جانتا یہ کہ بھونچ سکون کا طرف اُن کے تو البتہ وہ ست رکھتا دیکھتا اُن کا اور
 اگر ہوتا میں باس اُن کے تو البتہ ہوتا میں دونوں پاؤں اُن کے اور البتہ پہنچے گا غلبہ اور حکومت اس کی اس زمین میں کئیچے دونوں پاؤں میرے سکے
 کہ ملک روم اور شام کا ہی پھر تنگ یا خط اُن حضرت کا اور پھر اُس کو فوج اور تنظیم مگر یہی اُس کی اور مبالغہ کیا اُس کی مخالفت میں پس ہوا وہ سبب
 بانی رہنے سلطنت اُس کی کا اُس کی اولاد میں بخلاف کسریٰ کے کہ اُس نے چھوڑ دلا اور کسریٰ کے لڑنے کو والا تھا اُن حضرت کے خط کو پس لکھتے لکھتے کیا
 اللہ نے ملک اُس کا اور شہر کی کیا اس کی اولاد کو اور نکال دیا اُن کے ہاتھ سے ملک اُس کا کما سیف الدین نے کہ بھیجا مجھ کو پو شاہ خرب نے طرف بادشاہ
 فرنگ کے کسی کام کے لئے پس وہ کام کو یا اُس نے اور کما مجھ کو وہاں ٹھہرنے کے لئے پس انکار کیا میں نے پھر کہا کہ تھوڑے دنوں کا میں تجھ کو اچھا تحفہ چھپ نہ کالی
 صندوق میں سے ایک نلوا سوئے گی اور نکالا اُس میں سے ایک خط کہ اور گئے تھے اکثر حرف اُس کے اور کما کہ یہ خط تھا اسے نبی کا کہ آیا تھا میرے دادا
 قیصر کے لئے میرا زمین چلا تا ہی یہ ہمارے اب تک اور وصیت کی تھی ہم کو ہمارے دو اے کہ جب تک یہ ہمارے پاس رہے گا نہیں جانے ملک ہم چاہیں ہم
 مخالفت کو تم میں اس کی تاک ہمیشہ رہے ہمارے لئے ذکر و کمال الدین ست غل کی ہے یہ بخاری اور مسلم نے اور گندی یہ ساری حدیث باب کتاب
 الی الکفار میں فصح اور صحیح بخاری میں آیا ہے کہ ہر قل نے روم کے سرداروں کو اپنے مکان میں جمع کیا اور حکم کیا کہ اُس کے دروازے بند کر دیں اور کما
 اے کہ گروہ اگر مطلب باب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اُٹھو اور بھاگے جیسے کہ گور خرا پھلتے ہیں اور بھاگتے ہیں اور ہر قل نے
 جب وحشت اور نفرت اُن کی دیکھی تو کھلا اپنے ہی حال پر رہو میں تم کو آزما تا تھا کہ اپنے دین میں کس قدر قوت اور استحکام رکھے ہو پس عجب کیا اُنھوں نے
 اُس کو لوہہ راضی ہوئے اُس سے اور عجاہہ آخر کار ہر قل کا اور اختلاف کیا ہی ہر قل کے یہاں میں راجع یہ ہی ہو کہ وہ کفری پر باقی رہا اور سند لام محمدین
 آیا ہے کہ اُس نے لکھا بتوک سے اُن حضرت کو کہ میں مسلمان ہوں اُن حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹ کہتا ہے جو وہابی نصرانیست ہی پر ہوا ہر قل کے قصہ سے
 معلوم ہوتا ہے کہ علم اور دانشمندی طریقت خانی میں کافی نہیں ہے جب تک کہ توفیق الہی رفیق نبویسا کا حال ہو وہ کا تھانہ مشق کا ریت کہ موقوف بدت باہر

روایت ہر فتاویٰ سے کہ نقل کی انس بن مالک سے اُس نے نقل کی مالک بن معصور سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اور خبر دی
 صحابہ نہ کو احوال اُس رات کے تھے کہ لیجا گیا آنحضرت کو اس وقت کہ میں کہ تھا بیچ حطیم کے اور بعض وقت کہ تھا حطیم کے نبی سے اُو
 حجر کے زیر سے نام دو جگہوں کا جو من کعبہ میں چاہے پائے ان کا کتاب حج میں ہو چکا ہے کہ اس حال میں کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ ناگمان آیا میرے پاس
 آیا والا یعنی فہم سے پس جبرائیل اُس چیز کو کہ در میان اُس کے وہاں تک کہ مالک نے کہ مراد کہتے تھے حضرت اس کا اشارہ تھے کہ اُسے حلق کے سے
 کہ جس کو گنہ کہتے ہیں زیر ناف کے بالوں تک پس نکال دلا دل میرا فتح عیش کرنا سینہ مبارک کا غیر اُس فتح کر کے ہو کہ ہو مغرب میں اس واسطے
 کہ وہ واسطے کالنے مادہ ہوئی کے تھا حضرت کے دل سے اور یہ واسطے داخل کرنے کمال علم اور عرفان کے تھا قلب شریف میں تہ بھلا گیا میر
 پاس ایک لکھن سونے کا بھرا ہوا ایمان سے وصف یہ قبیلہ کنایہ تزیل کے سے یہاں کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسے کہ صورت پر رنگے اعمال
 روز قیامت کے واسطے تو نے کہتے ہیں وہو گیا دل میرا بھرا گیا لینے محبت رب یا علم و ایمان سے بھر ہوا گیا دل یعنی اپنی جگہ اسی پر رکھا گیا اور ایک
 روایت میں یوں ہے کہ بھرا ہوا گیا بیت یعنی اندر کی چیزیں طلوع یا جگہ دل کی مزم کے پانی سے بھر گیا ایمان محبت سے بھرا گیا میرے پاس ایک
 جانور چاچر سے اور اونچا گدھے سے سفید رنگ کما جاتا تھا اس کو براق یعنی سبب طبعی چلنے اور سیکے اندر براق یعنی بجلی کے اور سبب شیشی رنگ اُنکی کے کہنا تھا
 قدم اپنا زو یک تمام ہونے نگاہ اپنی کے وقت ع ح کما بعضوں نے صحیح تر یہ ہو کہ وہ براق مقرر تھا واسطے سواری سبائیا کے اور بعضوں نے کہا کہ
 ہر نبی کے لئے ایک براق ہو چلندہ مناسب مرتبہ اور مقام اُس کے کے جیسے کہ ہر ایک کے لئے ایک حوس و آخرت میں موافق مقام اُس کے اور یہ وجہ
 اس قول کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ براق مخصوص آنحضرت کے لئے تھا اور کما شیخ عبد الوہاب متقی نے کہ اس کو براق اور مرکب اور دایہ کہنا چاہئے اور گھوڑا
 نکھنا چاہئے جیسے کہ بعض شاعر کے کلام میں واقع ہوا ہے اور بعضوں نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس کے کہ جو براق کا آسمان ہر سائے ایک قسم کے ہوا
 کہ نظر اُنکی کہ زمین پر آسمان پر ہو چکا ہے یہ بھینچا اس کا آسمان پر سات قدموں میں ہوتے ہیں سوار کیا گیا میں آپ فتح اس عبارت میں اشارہ ہے کہ
 کہ سوار ہوا آنحضرت کا براق مجھض اللہ کی مدد اور قدرت سے تھا اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ ہوا کہ نبی والے آنحضرت کے آپ بھرتیل تھے ساتھ
 قوت ملکیتی کے اور یہ کچھ بدیہ نہیں ہے اس لئے کہ جبریل اسطہ تھے پہنچے فیض الہی کے اور اُترنے وحی کے آنحضرت پر اور یہ کی طرح کی خدمت ہے کہ خادم با شاہ کی
 کرتے ہیں اور جبریل اس شب میں چاکر اور زناشیہ و رانسر کے تھے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ جبریل نے رکاب آنحضرت کی پکڑی تھی اور
 یہ سکا تیل باک براق کی ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے تہ بھلا گیا مجھ جبریل ان تک کہ آیا بچے کے آسمان پر وقت ع ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ آنحضرت براق ہی پر سہا یہاں تک کہ چڑھے آسمان پر اور تمسک کیا ہو ساتھ اس کے ان لوگوں نے کہ کما معراج تھی ایک شب میں سو آنشب
 کے بیت المقدس تک پس آپ پر سورج بنا جو اس روایت کے اخبار سے یہ کہ نہیں تھی براق بلکہ چڑھتے معراج کے بلکہ سورج تھے ہیں جیسے کہ واقع ہوا ہے
 صراط ذکرہ استقلال فی کتبہ ہونے کی یہ مختصر ہے راوی سے اور اجمال ہے اُس روایت کا کہ آنحضرت نے باندہ جبرائیل ساتھ حلق کے کہ باندہ تھے
 اُس نے نبیاد وہاں مکن ہے کہ وہ بھلنا حضرت کا براق بیت المقدس تک بھرجلنا انکا آسمان تک معراج پر کہ تھے معراج پر کہ تھے گویا راوی نے
 طر کیا یعنی مختصر کیا روایت کو تہ پس طلب کی جبریل نے آسمان کے دروازے کھولنے کی کہا لینے آسمان کے دربانوں نے پوچھا کہ کون ہے یہ کہا
 جبریل نے کہ میں جبریل ہوں فتح ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان میں دروازے ہیں چہشتہ اور نگاہ ان میں اپنے اور کہنے ہیں کہ وہ دروازے
 مقابل بیت المقدس کے ہیں اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ لائق یہ کہنا انکا خدا یعنی اسی پر نہ تھا کرے کہ میں ہوا
 جیسے کہ معارف ہر اس لئے کہ اس سے منع آیا ہو بلکہ پنا نام لے کہ میں فلان ہوں تہ کما گیا اور فلان ہے ساتھ میرے کما جبریل ہے ساتھ میرے محمد بن

کہ فرشتوں نے یعنی بطریق ہتھام کے اور تحقیق کوئی بھیجا گیا ہر طرف اُنکے یعنی محمد کے کہ تمہارے ساتھ اُنکے ہیں بلائے ہوئے آئے ہیں اور کما جبریل نے ہاں بلائے ہوئے آئیں کہ فرشتوں نے مرجعاً محمد کو یعنی لایا اللہ تعالیٰ کو جو کہ فرخ میں اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پہنچا اور داخل ہوا میں آسمان میں پس ناگمان آئیں تھے آدمؑ پس کما جبریل نے یہ باپ یعنی دادا تیرے ہیں آدمؑ پس سلام کر انکو فدح لکھا اور سلام کر حکم کیا جبریل نے انحضرتؐ کو سلام کے بوقت کے یہاں انبیاءؑ اسطے تعلیم تو جمع اور شفقت کے جو کہ انحضرتؐ ایک مرتبہ عالی کو بھونچے تھے کہ زیادہ اسٹیک میں اور متصوّنوں میں لازم تھا کہ وضع اور شفقت کریں اور یہ بھی کہا ہر علمائے کہ انحضرتؐ بسبب گذر نیکیاں پر حج حکم کھڑے کے تھے اور انبیاءؑ اپنے مقام میں تھے حکم بیٹھے کار کھتے تھے اور کھڑا سلام کرتا ہی بیٹھے ہر اگر فیض اس سے تپس سلام کیا میں آدمؑ علیہ السلام پس جواب سلام کا دیا آدمؑ نے پھر کہا مرجعاً ساتھ بیٹے نیک نیت کے اور پیچہ صالح کے فدح تعریف کی آدمؑ نے اور تمام انبیاءؑ نے کہ کور میں حدیث میں انحضرتؐ کی ساتھ نیکی کی کہ میں سلام ہوا کہ نیک نیتی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہو اور شامل ہر تمام نسلوں خیر کو اسلئے کہ گیا ہر صالح وہ شخص ہر کہ قائم ہوتا تھا اس چیز کے کہ لازم ہوا تو ہر حقوق اسدا اور حقوق العباد سے اور پروردگار تعالیٰ نے بھی کتاب مجید میں وصفت کیا ہر انبیاءؑ کو ساتھ صلح کے کہ فرمایا وکل من الصالحین کا جہنا صالحین ت پھر اُپر لینگے مجھ کو جبریل یہاں تک آئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کھولنے کی پس کہا گیا کون ہر کما جبریل نے کہ جبریل میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تمہارے کما محمدؐ میں کہا گیا تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے یعنی بلا نیکی لئے کہا کہ ہاں کہا گیا مرجعاً انکو پس اچھا آنا آیا پھر کھولا گیا دروازہ چسک پہنچا میں دوسرے آسمان پر ناگمان تھی اور عیسیٰ علیہم السلام کھڑے تھے اور وہ دونوں بیٹھے خالا کہ میں آپس میں یعنی اسلئے کہ میں ہر مہر کی جگہ ذکر اُلوہ یحییٰ کے تھیں اور اسی سبب ذکر اُنکے حالت مریم کی کرتے تھے کما جبریل نے کہ یہی ہیں اور عیسیٰ پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں انکو پس جواب دیا سلام کا دونوں نے یعنی اچھی طرح پھر کہا دونوں نے مرجعاً بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو جبریل فدح تیرے آسمان کے پس کھلوا گیا اور دروازہ کہا گیا کون ہے کہ کما جبریل نے کہ میں جبریل میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کما محمدؐ میں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہاں کہا گیا مرجعاً انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا میں یعنی اس آسمان میں پس ناگمان ادیش تھے پس کما جبریل نے میں ادیش پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کما مرجعاً بھائی صالح کو اور نبی صالح کو فدح اگرچہ ادیش انحضرتؐ کے دادا و نین سے میں لیکن انبیاءؑ سبھی آپس میں ہیں اور چونکہ اب ہونا آدمؑ اور ابراہیمؑ کا مشہور اور روشن تر تھا انھوں نے بن صلح کما ت پھر لے چڑھے مجھ کو جبریل طرف پانچویں آسمان کے پس کھلوا یا دروازہ کہا گیا کون ہے کہ کما جبریل نے میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کما محمدؐ میں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہاں کہا گیا مرجعاً انکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پہنچا میں پس ناگمان اداں تھے کما جبریل نے یہ ہاروں میں پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کما مرجعاً بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجھ کو یہاں تک کہ آئے چھٹے آسمان پر پس کھلوا یا دروازہ کہا گیا کون ہے کہ کما جبریل نے میں جبریل میں ہوں کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کما محمدؐ میں کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کوئی کہا ہاں کہا گیا مرجعاً انکو پس اچھا آنا آیا پس جبکہ پہنچا میں اس آسمان میں تو ناگمان ہوتی تھے کما جبریل نے کہ یہ ہوتی ہیں پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کما مرجعاً بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پس جبکہ پڑا میں آگے کور دئے ہوئی کہا گیا واسطے اُنکے

ناگمان پیر سکھانہ سکھوں پر کہ تھے و ناگمان پتے اسکے ناگناں ہا تہو کے فح لفظ فیلد کے زیور کی سے سچ فیل کی ہر جیسے کہ
 ایک جمع دیک کی اور تیشہ بقدر فہم و اہم کے و قیاس عقل کے ہوا لایا ناگناں حصہ سے باہر تو چھوٹا جبریل نے بندہ آئی ہفت سقہ صوبہ جیل کو
 یا تو معلوم کروانا اس مقام کا تھا اور نہ خبری ہوئی آنحضرت کو ساتھ ہو چنے کے اس مقام میں کہ متنی مخلوق و علمین خلایق کا ہر یا مقصود عند کرنا تھا
 اپنی مفارقت کا اور آنحضرت کی مصاحبت سے رجائیکہ بگنا تو ازواج عالم مانند نامزد کہ بیروی باہم مانند اگر ایک صوبی برتر برہم فرغ نجاتی ہر ہر ہر
 پس ناگمان وہاں چار نہرین تھیں و نہرین چھی ہوئی اور و نہرین ظاہر کہ چھ گنا ہیں بدو نہرین طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبریل کما جبریل نے
 ای ہر نہرین چھی ہوئی بہشت میں ہیں فح طیبی نے کہا کہ ایک سبیل ہو اور دوسری کو تراور باطن ہوئی چھی ہوئی اس سبب کہ بہشت میں ای
 ہیں اس سے باہر نہرین نکلیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس سبب باطن کہتے ہیں کہ عقلمیں ایکے صوف کی کہ نہرین نہرین تھیں اور ای ہر نہرین ظاہر پیل اور تہا
 فح ظاہر یہ کہہ اور نیل مصر اور فرات کو فہر اور حکیم حدیث کے وہ سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہیں اور زمین پر پڑتی ہیں اور روان ہوتی ہیں اس میں
 اور بعضوں نے کہا کہ قبیل تشبیہ کے سے ہو کہ پانی انکا لطافت و شیرینی اور نافع میں مشابہ بہشت کی پانی کے سے ہو یا قلیل موافق اسلام کے سے ہو یعنی
 جیسے بیان ان دونوں نہرین کا نام نیل و فرات ہو ایسی ہی بہشت میں بھی دونوں نہرین ہیں کہ نام انکا نیل و فرات ہو و اللہ اعلم بہت پھر دکھایا گیا سیرے لے
 بیت لہو کہ فح وہ ایک خانہ خدا ہر ساتویں آسمان میں محاذی خانہ کعبہ کے کہ اگر فرض کیا جاوے گرا اسکا زمین پر توسیدہ خانہ کعبہ ہی پر
 انکر پڑے اور ذکر اسکا اعلیٰ حدیث میں آتا ہر ترجمہ پھر لایا گیا سیرے پچاس ایک باطن شراب کا اور ایک باطن دودھ کا اور ایک باطن شہد کا یعنی تاکہ
 اختیار کرو نہیں جسکو کہ چاہوں انہیں سے پس لیا میں نے دودھ پس کما جبریل نے کہ دودھ فطرت ہفت و ح یعنی دین اسلام کہ مخلوق میں لوگ
 ہر کرا علمائے کہ دودھ اس عالم میں مثالین اور علم کے ہر بیان تک کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ دودھ پیتا ہوں تو بیکری کی یہ ہوتی کہ دین و علم سے منتفع
 اور محظوظ ہوگا بنا بہت اسکے کہ غذا آدمی کی اجزاء میں وہی ہو اور سبب چھی معنوں اور لطافت و شیرینی اور گوارا ہونے اسکے کے تہو گا
 اس فطرت پر اور امت تیری فح اور ای ہر شراب پس ام انجاشات اور اصل شراب و فساد کی ہو اور اور حدیث میں آیا کہ کما جبریل نے کہ اگر تو شراب
 پیتا تو فساد ہوتا تیری امت میں اگرچہ شراب اس زمانہ میں مباح تھی خصوصاً شراب جنت لیکن تعبیر اسکی اس جہان میں ہی تھی اور شہد اگرچہ شیرین
 اور نفع دینے والا ہے لیکن لطافت دودھ کی اور گوارا ہونا اسکا زیادہ اس سے ہو اور حدیث آئندہ میں ذکر شہد کا نہیں ہو ہی دوطرف شراب و دودھ
 دودھ کے مذکور ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لانا ان مینون ظرفون کا آسمان پر تھا اور حدیث آئندہ میں آیا ہے کہ وقت نیلے مسجد بھی
 میں تھا اور نظام ہر کہہ دو مقام میں ہو بیت المقدس میں باطن شراب و دودھ کا اور پر آسمان کے باطن شراب و دودھ کا اور شہد کے لئے ہوں
 و اللہ اعلم بہت پھر فرض کی گئی مجھ پر تیرے پچاس نمازین ہر دن اور رات میں پس پھر میں درگاہ رب سے پس گذر میں موسیٰ علیہ السلام و علیہ السلام
 فح یعنی بعد گزرنیکے ہر کہ علیہ السلام پر روایت کیا ہے تیری نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہر ہم سے شب معراج میں میں اسکا اور محمد
 کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو انکو کہہ دیجئے شیعہ و نہرین پانی کی ہو اور وہ چیل میدان ہو اور دخت ہونے اسکے سبحان اللہ
 و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کا ہر تہا پس کما موسیٰ نے ساتھ کس عبادت کے حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا میں ساتھ چار سو تہا زونے ہر نہرین یعنی او
 رات میں کما موسیٰ علیہ السلام و علیہ السلام نے تحقیق امت تیری نہیں ادا کر سکے گی پچاس نمازین یعنی عادت یا سہولت سبب ضعف
 یا کسل کے قسم اللہ کی آزمایا ہر میں نے لوگوں کو پہلے تمہارے اور دریافت کیا ہے کہ اٹھانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہو انکی طبیعتوں پر اور
 علاج کیا ہے میں نے نبی اسائل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر ہونے باوجودیکہ وہ قوی تھے بہ نسبت تمہاری امت کے پس میری

است کیا دیکھا کہ اس کے گئی اتنی نمازیں پس پھر جاوتم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف لو آسانی کیواسطے است چنانچہ
پس پھر گرا میں یعنی اپنے نبی کی طرف دوبارہ پس موقوف و رکمین مجھ سے دس نمازیں اور چالیس میں پس پھر پھر میں طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے
مانند اس کلام کے کہ کہا تھا پہلی بکتری است نہیں ادا کر سکے گی چالیس نمازیں اور میں آواز کا ہوں لوگوں کو پس پھر چلا اور تخفیف چلا پس پھر گرا میں گاہ
سب میں پس کہ کہ میں مجھ سے اور دس نمازیں اور تین میں پس گرا میں نزدیکی موسیٰ کے پس کہ ماندا اسکے کہ کہا تھا پس پھر گرا میں پس کہ کہ میں مجھ سے
نمازیں اور تین میں پس یا موسیٰ کے پاس پس کہ شامل پہلے کلام کے پس پھر گرا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ میں نماز دیکھ روز پس یا میں موسیٰ کے
پاس پس کہ ماندا اس کلام کے پس پھر گرا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ میں نماز دیکھ روز کا موسیٰ نے کہ بلاشبہ است تیری یعنی اکثر تک نہیں طاقت
رکھنے پانچ نماز کی یعنی اکی ملاوت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور توفیق میں نے ہر ماہ یا ہر لوگوں کو پہلے سے اور علاج کیا چنانچہ بنی اسرائیل کا
سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بھی نہ ادا کر سکے پس بھجوا اپنے پروردگار کی طرف اور سوال کرو اس سے تخفیف کا اپنی است کہ لے
فت کہ کہا خطابی نے کہ بار بار حضرت موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہا پس بھجوا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تھا انھوں نے
کہ حکم واجب قطعی نہیں ہے والا کا ہے کو تکرار کرتے پس صلوات ہو نابا ربا عرض کرنے کا دلیل ہے اس پر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اس لئے کہ جو چیز واجب
ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتی تخفیف کو نہ کہ ایسی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اس میں تخفیف چاہنے کی کیا حاجت ہے پس صحیح ہے کہ جو
بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے چالیس نمازیں فرض کی تھیں پھر حکم کیا کہ اپنے بندوں پر اور نسخ کیا انکو ساتھ پانچ کے جیسے اور بعضے احکام منسوخ
ہوئے ہیں کہ کہ آنحضرت نے کہ سوال کیا میں اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہاں تک کہ شرم زدہ ہوا میں یعنی کثرت سوال سے اس نہیں چاہتا میں
طلب تخفیف کے لئے اگرچہ میں ہواست کے نہ محافظت کر سکے گا و لیکن میں ہوں میں یعنی حکم پر اور تسلیم کرتا ہوں میں امر الہی کو یا سوچتا ہوں میں کہ اگر بناؤ
کار است کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نے پس جسوقت کہ گذر میں اس مقام سے آواز دی آواز دینے والے نے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور
جاری کیا میں نے فرض یا بغیر اول اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار تمہا اسکا آگے آنا ہی **وعن**
نَابِئِ الْمُبَشَّرِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْتُ بِالْبَرَاءِ دَهْدَابَةً أبيض طویل فوق الحمار ردود
البعير يقيم حافراً عند منتهى طرفه فركبته حتى أليت بيت المقدس فربطته بالحلقه التي تربط بها
الأنبياء قال ثم دخلت المسجد فصليت فيه ركعتين ثم خرجت فجاءني جبرئيل بإناء من خمر وإناء من لبن
فأخبرت اللذين فقال جبرئيل اخترت الفطرة ثم عرج بنا إلى السماء وساق مثل معناه قال فإذ أنا بأديم فرحج
بي ودعاني جبرئيل قال في السماء الثالثة فإذ أنا بيوסף إذا هو قد أعطى شطر المحسن فرحج بي ودعاني جبرئيل ثم بيده
بكاء موسى وقال في السماء السابعة فإذ أنا بأبيهم مسنداً ظهره إلى البيت المعمور وإذا هو يدخله كل يوم سبعون ألف
ملك لا يعطون إليه ثم ذهب بي إلى السدره المنتهى فإذ أودعها كاذان الفيلة وإذا همها كالفيلة فلم ألتفت إليها من
أمور الله ما غشيت تغربت فما أحد من خلقه يستطيع أن يتناول من حسنها وأدخاني ما أدخاني فقرأت على حسين
صلواته في كل يوم وليلة فنزلت إلى موسى فقال ما فر من ربك على أمتك قلت حسين صلواته في كل يوم وليلة قال أرحم
إلى ربك فسأله التخفيف فان أمتك لا تطيق ذلك فإني بلوت بني إسرائيل وخبرتهم قال فرجعت إلى ربتي فنقلت
يا رب خفف على أمتي فخطعتني حساً فرجعت إلى موسى فنقلت خطعتني حساً قال إن أمتك لا تطيق ذلك فأرجع

میں غیر تمہارا خوب و زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس بیت معراج کی مخصوص وجہ غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے کہ بعضوں نے کہا ہے کہ کلام کرنا بلا عموم خطاب میں داخل نہیں ہوتا اور شیخ ابن حجر کی شرح شامل میں کہا ہے کہ تمام ایمان میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کہ اعتقاد کریں کہ جمع نہیں ہوا بیچ ظاہر صورت کسی آدمی کے حسن لطافت اس قدر کہ جمع ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جیسے کہ بیچ باطن سیرت کسی کے جمع نہیں ہوا فضل اور کمال اس قدر کہ جمع ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر عنوان باطن کا ہوا وحدہ وضا بطریق وصف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کچھ کسوائے مرتبہ الوہیت کے ہر قسم فضل و کمال سے سب حضرت کے لئے ثابت ہوا اور کوئی آدمی کامل تر اُسے اور برابر اُس کے نہیں ہر باطنی کسی جس نے بلاغت باریہ مانرند و ترادرین سخن بیکار کار مانرند ہزار کلمات باز اراکانات زندہ کی بخوبی صاحب بیار مانرند صلی اللہ علیہ وسلم کے قدر حسن و جمالہ و فضل و کمالہ اور نہیں ذکر کیا یعنی ثابت ہے اس سے اس حدیث میں و ناموسی کا یعنی جیسے کہ پہلی حدیث میں گذرا اور کہا ساتوین آسمان میں یعنی زیادہ نسبت حدیث سابق کے پس ناگمان دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اس حال میں کہ لگائے ہوئے ہیں پشت اپنی طرف بیت المعمور کے اور ناگمان بیت المہمومین داخل ہوتے ہیں ہر روز ترنار فرشتے نہیں داخل ہوتے وہ پھر دوسری بار اُس میں یعنی ہر روز ترنار اور سی فرشتے آتے ہیں پہلوئی نوبت پھر نہیں پہنچتی سبب کثرت انگلی کے پھر نیچے جھک کر طرفہ المینشی کے پس ناگمان تپ انگلی مانند کانوں ہاتھیوں کے بھی اور ناگمان پھل اسکے مانند شکونکے پس جبکہ ہانک لیا سہ کو حکم خدا اُس چیز نے کہ ہانکا وہ بعضوں نے کہا فرشتوں کے بازو و نکلے انوار نے ڈھانکا اور بعضوں نے کہا سونے کی ٹڈیوں نے یا اورنگ نمک کی خیزوں نے کہ معلوم نہیں دیکھا میں اور ظاہر تہریر بہت متغیر ہوا سندہ یعنی اپنی حالت پہلی سے طرف تر تعالیٰ کے پس نہیں کوئی اللہ کی مخلوق میں سے بیان کر سکتا ہے اسکا سبب بل خوبی اُسکی کہ اور سی بھی طرف میرے حق سبحانہ تعالیٰ نے جو کچھ کہی وح سوا خدا اور رسول کے کوئی نہیں جانتا اور بیت جمی و احتیاط کی بات بھی ہے کہ اسکو بہم اور مجمل ہی رکھیں درپے اسکے بیان اور تفسیر کے نہوں سے پس فرض کی گئیں مجھ پر پاس نمازین ہرون اور ہرات میں پس اتر میں بلندی اُس مقام سے اور پہنچا طرف موسیٰ کے اُس آسمان میں کہ وہ تھے پس کہا موسیٰ نے کہ کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا میں نے فرض کیا کہ میرا چاشنازین و ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ میں فی کل لیم ولیمات کہا موسیٰ نے کہ پھر جاتے پروردگار اپنے کے اور سول کر اس سے تخفیف کا اسلئے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھے گی پس تحقیق میں نے آزمایا ہر نبی اسرائیل کو اور حقان کیا ہوا انکا فرمایا حضرت نے پھر گیا میں طرف پروردگار اپنے کے اور عرض کیا میں نے کہ اور پروردگار میرے تخفیف کر میری امت پس کم گن میری جہت سے اور سبب میری امت پس کم گن نمازین و ف ع اور شلیلہ کہ تقدیر یہ ہے کہ خمساً خمساً یعنی پانچ کم گن پھر پانچ پس ملوق ہوگی روایت غفر کے اور ظاہر تہریر ہے کہ روایت مشترکی اختصار ہر روایت خمساً سے اور موند ہوا اسکو قول حضرت کا کہ پس پھر میں طرف موسیٰ کے اور کہا میں نے کم گن مجھے پانچ نمازین کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھے گی اسکی یعنی مقدار باقی کی بھی نہیں پھر جاتے پروردگار اُس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نے پس ہمیشہ اُورفت کی میں نے در میان پانچ کے اور در میان موسیٰ کے یعنی اور ہر بار پانچ نمازین کم گن تھیں اور آخر کو پانچ نمازین کم گن فرمایا اللہ تعالیٰ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق یہ نمازین پانچ نمازین ہیں یعنی فرض ہرون اور روایت میں اسے ہر نماز کے نو ابس نماز و نماز پرینے کا اور اعتبار آپس اس حساب سے حکم پر پاس نماز و نماز کہتے ہیں جسے قصد کیا نیکی کرنے کا پھر کیا اسکو یعنی سبب لایع شرعی کے یا عند عرفی کے لکھی جاتی ہو اسکے لئے وہ نیکی کا قصد کیا کیا تھا ایک نیکی یعنی نو اب یک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی اپنے بعد اسکے قصد کرنے کی لکھی جاتی ہو وہ نیکی اُس کے لئے وہ چند و ف ع پرینے نو ابس نہ کیونکہ سبب ملائے قصد قلب کے طرف مباشرت علی قلب کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے من جاد باحسنہ فہ عشر مثلاً لہا و یا وادی درجہ ہر تضاعف کا بیچ غیر حرم کا اور وحدہ یون میں کہا اُس سے بھی مضاعف کرتے ہیں سات ست تک بلکہ بارہا اُس مقدار صدق و اعلا حکم

میں تحافت ع ح لفظ فرج صیفہ یعنی مجہول پر تجفیف اور تشدید سے بھی کہا ہے فرج اور فرج سے معنی شق اور شفت کے یعنی ازادگی کی اور روئین بیج
 تعین مکان کسرا کے مختلف آئی ہیں بعض میں حطیم اور بعض میں حجر ہے کہ پہلی حدیث فضل کی میں گذرا اور بعض میں شعب ابی طالب اور بعض میں بیت
 ام ہانی اور شہور ترم اور جمع ان اقوال میں جیسے کہ فتح الباری میں کہ آیا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر میں ہوئے تھے اور اسکا بیٹا بیت
 فرما یا باعتبار شب بیتی اور سکونت کر گئے تھے اور وہ شعب ابی طالب میں ہے پس فرشتہ آیا اور حیت ان کے گھر کی چھڑا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس لایا اور حضرت
 لیث رہے اس حال میں کہ انہیں نیک کچھ بانی تھا پھر نکالا آجکے حطیم سے طرف دروازہ مسجد کے اور آپ کو براق پر سوار کر کر مسجد میں کو بیگیا ت پس اترے
 جبریل اور کھولا سینہ میرا پھر در ہوا اسکو آب غمر سے پھر لائے جبریل ایک لگن سونے کا بھر ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا جو کچھ لگن میں تھا میرے
 سینہ میں پھر ڈھانکے یا میرے سینہ کو پیٹنے ملا یا شق کو فتح اسکی شرح پہلی فصل میں گذر چکی ہے لیکن ظاہر ہاں یہ تھا کہ دھونا قلب مبارک کا سونے کی
 لگن میں تھا بعد ازاں پر کیا گیا علم ایمان سے اور ایمان ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے دھو چکے تھے اب مرم سے بعد اسکے لائے لگن بھر ہوا حکمت ایمان سے اور
 ڈالا گیا سینہ مبارک میں فنائل ت پھر کچھ جبریل نے ہاتھ میرا اور لے چڑھے مجھ کو طرف آسمان کے فتح یہاں ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد
 میں نہیں ہے اسی سبب گئے ہیں بعض اس طرف کہ معراج بیچ غیر شب ہر اکے تھی اور سواری براق کی اس میں تھی واللہ اعلم پس جبکہ چھوچا میں طرف
 آسمان پہنچے کہ کہا جبریل نے واسطے ارزہ آسمان کے کہ کھول یعنی دروازہ آسمان کا کما آسنے کون ہے یہ کیا جبریل ہے کما داروغہ نے کہ کیا ہے ساتھ تیرے
 کوئی کہا جبریل نے کہ ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما آسنے کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی انکی طرف یعنی بلانے کے لئے کہا جبریل کہ ہاں جس جبکہ
 کھولا دروازہ چڑھے ہم اس آسمان پر ناگمان ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے اب طرف لگنی ایک شخص تھے بیٹھے انکی اولاد میں سے اور بائیں طرف اُن کے
 کتنے ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتے تھے دائیں طرف اپنے منہ سے تھے یعنی اس لئے کہ دیکھتے وہ چیز کہ باعث خوشی کی تھی یعنی جنتی ہونے انکا اور جسوقت کہ
 دیکھتے بائیں طرف اپنے روتے یعنی بے درختی ہونے اُن کے پس کہا بعد سلام اور درو سلام کے مرحبا نبی صالح کو اور بیٹے صالح کو کما میں نے جبریل کو
 کہ کون ہے یہ کہا جبریل نے کہ یہ آدم میں اور یہ شہا صائیں طرف اُن کے اور بائیں طرف اُن کے اور جین میں انکی اولاد کی ہیں اسنی طرف الی
 ان میں سے ہستی میں اور یہ ارو جین کہ بائیں طرف اُن کے میں ورنہ میں پس جب دیکھتے ہیں دہنی طرف اپنے منہ سے ہیں اور جب دیکھتے ہیں بائیں
 طرف اپنے روتے ہیں فتح کما فاضی نے آیا ہے کہ ارو جین کفار کی مجوس میں جین میں اور ارو جین ابرار کی جین کرتی ہیں عین میں پس
 کیونکہ جمع کی گئیں آسمانیں اور جواب کا یوں دیا گیا ہے اجمال کتا ہے کہ ارو جین پیش کی جاتی ہوں آدم علیہ السلام پر بعض اوقات میں پس جسوقت آنحضرت
 گئے ہوں وہ وقت پیش ہونے راوحہ کا ہوا اور احتمال ہے کہ ارو جین دیکھی گئی وہ ہوں کہ داخل نہیں ہوئی تھیں جو نہیں جب تک کہ وہ وہ پیدا کی
 ہیں پس یہ نوٹ کے اور جگہ اُن کے رہنے کی دائیں بائیں طرف دم کے ہوا اور وہ جانتے تھے انجام کار اُنکا پس قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم منہ عام
 مخصوص ہوا اللہ اعلم یہاں تک کہ لینگے مجھ کو جبریل طرف دوسرے آسمان کے پس کما واسطے داروغہ اُن کے کہ کھول دروازہ پس کما
 جبریل کے لئے اُن کے داروغہ نے مانند اس چیز کے کہ کہا تھا اول آسمان کے داروغہ نے کہ کون ہے اور تیرے ساتھ کون ہے اُن کا انس نے پس ذکر
 کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ابو ذر نے بطریق مرفوع کے اور ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اسانوں میں آدم اور دوسری اور تیسری اور چہارم علیہم السلام کو
 اور ان میں ان کی باہر دوسرے یا آنحضرت نے کیفیت منازل مقام اُن کے کی سوای اسکے کہ ذکر کیا یا آدم کو پہلے آسمان میں اور ابراہیم کو چھٹے آسمان میں
 فتح عیلوفی کہ روایت شریک کی انس نے سے اور ثابت تمام ہوا تو نہیں غیر اسکے کہ اروہ یہ کہ ابراہیم ساتویں آسمان میں ہیں پس اگر کہے تو
 کہ متعدد معراج تو کچھ اشکال نہیں والا تو یہ روایت جماعت کی ہے کہ حدیث جماعت میں آیا ہے کہ کما ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ لگا دئے تھے

ساتھ ہی المعنوی کے اور وہ ساتویں آسمانیں ہیں بلذات اور علاوہ اسکے بیان کیا کہ انہیں کیفیت بیانی کے منازل مقام کی پہلو میں بیان کرنا لوگ آج ہو گئے اور حال کی بیج تعین آسمانوں کے اور دیکھنے انہی کے کچھ تھوڑا سا اختلاف حدیث میں واقع ہوا ہے اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویوں کے یا ہو سکتا ہے کہ وہ آسمانوں میں دیکھا ہو قدرت کا اس میں شہادت کے پس خبری مجھ کو ابن حزم نے تحقیق ابن عباسؓ اور اباجہؓ تھے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے پھر اوپر لیجا گیا مجھ کو بیان تک کہ چڑھائیں ایک مکان بلند عمارت پر پہنچا میں اُنہیں آواز قلوں کے گھسنے کی کہ فرشتے اُنہیں تقدیریں اور حکم اُسی لکھتے تھے اور لوح محفوظ سے احکام اُسی نقل کرتے تھے کما بعض محققین نے ہمارے علمائے سے کہ معنی یہ ہونے کہ میں قائم ہوا ایسے مقام میں کہ پھر وہاں میں اس میں بیعت مرتبہ کے طرف ایسی جگہ کے کہ مطلع ہوں کائنات پر اور ظاہر ہوں میرے لئے اور اہم اُسی اور تدبیر کرنی اس کی اپنی خلق میں قسم، اللہ کی یہ مقام اتنی ہے کہ انہیں تقدم ہوا اس میں کسی کو اپنا اور کثیفیت ان قلموں کے سوا خدا اور رسول کے کوئی نہیں جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہے کہ اگر سے نقوش اور حرکت پیدا ہوں اور نے اور فواد اسکی حقیقت میں داخل نہیں اور بعض متفسرین اس میں کچھ تاویلین کر رکھا ہے معنی سے خارج کرتے ہیں اور طریقہ اسلام یہ ہے کہ اسکو حل ظاہری پر کریں وجود قلم کے قائل ہوں اور اسکی حقیقت کو جو اہل علم الہی کے کریں بت اور کما ابن حزم اور انس نے فرمایا بغیر خدا کے پس فرشتے لکھیں یہی امت پر چاس نازیں ہیں پھر میں اسکو لیکر اور قصہ رکھتا تھا اسکے اعلیٰ بیان تک کہ گذر میں ہی پر پس کیا کہ کیا فرض کیا اللہ نے سبب تمہارے تمہاری امت پر کما حقہ فرض کیں پچاس نازیں کما موسیٰ نے پس پھر چار مرتبہ لکھنے کے یعنی اور رسول کما انس سے مخفی ہے اس لئے کہ امت تیری طاقت میں لکھی اسکی پھر مجھ کو کچھ بیخود ہوئے سبب پھر نے میرے طرف کے پس موقوفین اللہ تعالیٰ نے بعض پچاس کے وقت ع اور دو یا پچاس کا تھا کہ دوسرے میں پچاس الیہ دس کہ وہ پچاس کا ہے پچاس کا ہے یہ جب اختلاف پہلے کے تھے پس پچاس وقت میں سے کہ اور کما میں لکھتے موقوف کی اللہ تعالیٰ نے بعض انکی پس کما کہ پھر جا کر عرض معروض کر اپنے رب سے اس لئے کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھتی اسکی پس پھر کیا میں یعنی طرف کان اول کے پس خوب عرض معروض کی میں پس موقوف کیں اور بعض ان میں سے پس پھر میں طرف موقوف کے پس کما موسیٰ نے کہ پھر جا کر رب سے اپنے رب سے اس لئے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھتی اسکی پس عرض معروض کی میں پروردگار سے پس فرمایا فاعرض یعنی آخرین چنانچہ صانع میں لفظ فی الآخر اور معنی میں کہ پس فرمایا واسطے نبی علی اللہ علیہ السلام کے آخر امر اجابت میں بت کہ پانچ نازیں ہیں یعنی دایم اور پچاس میں یعنی توار مجہز میں نہیں بل کیا جاتا قول نزدیک میرے وقت ع احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ میں مساوات کی ہے درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب میں اور یہ بات میں نہیں جاگتی یا کیا میں پچاس کو پانچ اور میں تہذیب میں ہر تہذیب میں پھر میں طرف موسیٰ کے پس کما کہ عرض معروض کر اپنے رب سے پس کیا میں کہ شرم کی میں اپنے رب سے یعنی اس وقت کہ کما مجھ کو لا یدل القول الذی باوجود اسکے نہیں ہر کوئی مانع فوائد سے یعنی مجہز شرم مانع ہوئی اور بار بار عرض کرنا اور سلام حضرت کا کہ پھر ناغہ و غلبہ ہی مانع تھی اور باعث شرم ت پھر لیجا گیا مجھ کو بیان تک پہنچا گیا مجھ کو طرف سدرۃ المنتہی کے حالانکہ تھا کما تھا سدرۃ المنتہی کو رنگوں نے یعنی انوار کے یا طرح طرح کے بازوؤں مانع کے نے یا اور کچھ تھا انہیں جانتا میں یعنی اب اس وقت بسبب سے جو نے نظر انکی کے حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا حقیقت ان رنگوں کی پھر داخل کیا گیا میں بہشت میں پس ناگمان اس میں تھے گنبد موتیوں کے وقت ع اور سلم کی روایت میں آیا ہے کہ سیر کرتا تھا میں بہشت میں کہ ناگمان اس میں ایک شخص کے اسکے دونوں کنارے پر قبے تھے کاواک موتیوں کے ت اور ناگمان خاک بہشت کی شک تھی وقت ع یعنی خوشبو اسکی مثل شک کی حقیقت میں شک ہے اور بہشت خوشبو اور حدیث میں آیا ہے کہ بہشت کی خوشبو کی پٹ پٹ پٹ پٹ ہے یا سو برس کی اہ کی مسافت پر نقل کی بخاری اور مسلم نے صحیح عبد اللہ قال لانا ایس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی ہم الی سدرۃ المنتہی وہی فی السماء السادسۃ الیہا ینتہی ما یرجہ میں

اَلرَّحْمٰنُ فَيَقْبِضُ مِنْهَا مَا يَخْتَارُ بِهٖ مِنْ قُوَّةٍ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَاَلِ اِذْ مَغِيْثُ السِّدْرَةِ مَا مَغِيْثُهَا فَاَلِ اِذْ
 مِّنْ ذٰلِكَ نَبَا لِّمَا تَعْبٰرُ قَالَ فَاٰتٰنِيْ رَسُوْلًا مِّنْ لَّدُنْكَ يَخْبُرُنِيْ بِمَا لَمْ يُخْبِرُنِيْ مِنْ قَبْلُ ۙ وَكَانَ اَخْبَرُ
 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ لَمْ يَلْمِزْ اَنۡفُسًا مِّنْ قَبْلُ ۙ وَكَانَ اَخْبَرُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ لَمْ يَلْمِزْ اَنۡفُسًا مِّنْ قَبْلُ ۙ وَكَانَ اَخْبَرُ
 طرف سے ملنے والی تھی جسے آسمان میں ہر قسم کا ایشیاء نے کہ وہم ہوا کسی راوی کو کہ کما چھٹے آسمان میں ہر سدرہ اور صوب
 یہ ہر ساتویں آسمان میں ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 کہ مفسر کے تفسیر میں یہاں سے دونوں روایتوں میں کہ ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 کہ سدرہ ساتویں آسمان میں ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 پس سلی جاتی ہر اس سے یعنی بقدرت الہی نے اس کے کہ ملاکہ دہر اس کے جاوین اور طرف سدرہ کے ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 اس کے اوپر سے پس سلی جاتی ہر اس سے یعنی بقدرت الہی نے اس کے کہ ملاکہ دہر اس کے جاوین اور طرف سدرہ کے ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 اور عروج ملاکہ کا ہر اس کے اس کے سدرہ آسمانی کہتے ہیں ہر اس کے ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 گئے کہ وہاں جگہ نہیں ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 نہ جاست فی جہت فی نشان نہ نام ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 یضیر ہا بن مسعود نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس وقت کہ وہاں کیا ہو کہ اس کے ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 کہنی ہر اس کے ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 حدیث میں آیا کہ اس کے ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 ت کہما بن مسعود نے فرمایا یعنی ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 تشبیہی ساتھ فرش کے کہ ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 جانی ہر اس کے ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 کہ ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 ت کہما بن مسعود نے فرمایا یعنی ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 اور عل اور انوار اور اسرار اور فیض اور برکات سے ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 ہیں ت دینی گاہیں پانچ گزین یعنی فیض الہی اور گاہیں آئین کہ اخیر سورہ بقرہ میں ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 نے جانا قبولیت عاؤن انکی کا ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 ایک آد از یعنی دروازہ کھلنے کی سی ہر جیسا کہ مشہور درمیان جمہور روایتوں کے قاضی نے کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 اور کہما کہ خوش ہو ساتھ دو نور دے کہ دے گاہیں ہیں وہاں کہ نہیں دے گئے کسی راوی کو کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 تم کوئی حرف ان دونوں سے کہ دے گاہیں ہیں وہاں کہ نہیں دے گئے کسی راوی کو کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ
 آسمان میں جہاں چیزوں سے کہ دے گاہیں ہیں وہاں کہ نہیں دے گئے کسی راوی کو کہ ہونا اسکا ساتویں آسمان پر صبح تری اور یہی قول ہر اکثر کا کہنا ہوا کہ

یہاں

کہیں گے لئے تھا اور بشارت دینے کے لئے کہ جو کچھ فیصلہ خیر فی ہر کسی نبی کو نہیں ملی ہاں ایک اور اشکال لازم آتا ہے کہ وہ قبرہ مدنی ہر اور قصہ معراج کا بالاتفاق کی پس اسکوین دفع کہیں گے خاتمہ سورہ بقرہ کا سترہ ہوتی ہے مدینہ میں نہیں نازل ہوا پس قبرہ مدنی ہر باعتبار اکثر کے و نقل کیا ہاں مکہ کے حصے اور ابن سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالیٰ تنوی ہوا سورہ بقرہ کے وہی صحیحی کا بلا واسطہ خبریں کے شب معراج میں پس وہ کی دیکھنے نزدیک اور جہور جو کہتے ہیں کہ یہ ساری سورہ مدنی ہر اسکا جواب یہ کہ معنی دیے جانیکے نہیں ہیں کہ وہ وہی نہیں بلکہ معنی ہیں کہ قبولیت کی گئی آنحضرت صلیم کے لئے در باب ان الفاظ کے کہ تعلقین کے لئے دونوں آیتوں میں لفظ غفرانک سے اختراک اور اور پڑھنے والوں کے لئے ترجمہ اور غیب کے گناہ کے بغیر کی است واسطہ اس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نے وف ع یعنی وعدہ کے لئے آنحضرت صلیم اس شب میں اس مغفرت کا جبکہ چاہے گا اللہ تعالیٰ بغیر عذاب کے بھی بخشہ دیکھا جیسے کہ اس آیت میں فرمایا ان اللہ لا یغفران لشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس کو کوئی یہ نہ سمجھے کہ صاحب کبر کو عذاب بھی نہیں ہو سکا کیونکہ جانا گیا ہر نصوص شرع سے اور اجماع اہل سنت سے ہونا عذاب کا گناہگار موجدین کو اور اس حدیث میں نہ ذکر کرنا شیت کا شاید بہت معلوم ہونے اس امر کے پہلے سے **وَعَنِ ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْمَجْمَرِ وَرَأَيْتُنِي تَسْأَلُنِي عَنْ مَسَامِي مَسَائِلِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ نَبِيِّ الْمُقَدَّسِينَ لَوْلَا أَنِّي خَلِّدْتُ كَرَامًا أَلَا رَأَيْتُمُنِي لَهَ قَرَّعَهُ اللَّهُ فِي أَنْظِلَ إِلَيَّ مَسَائِلُي عَنِ تَقِي إِلَّا أَنَا أَنَّهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا أَمْسَوْا قَامَ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ قَرَّبُ جَعْدًا كَانَهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَإِذَا عِلِيٌّ قَامَ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَاحًا وَدَعَا بَنُ مَسْعُودٍ الشَّفِيقِي وَإِذَا الْإِبْرَاهِيمُ قَامَ يُصَلِّي أَشَبَهُ النَّاسِ بِهِ صَلَاحًا كَيْفَ نَفْسَهُ خَانَتِ الصَّلَاةُ فَا مَتَّعَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَتْ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَا لَكَ خَارُونَ النَّارِ فَمَسَّ عَلَيْهِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ قَبْلًا أَنِّي بِالسَّلَامِ رَدَا وَسَلِّمْ وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْقِصْلِ الثَّانِي** اور روایت ہر ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے اپنے تین حجر میں یعنی جہلم میں کھڑے ہوئے اس حال میں کہ جماعت قریش پوچھتی تھی مجھے احوال جانے میرے کا شب معراج میں طوطی بیت المقدس کے پس پوچھیں مجھے خبریں اور نشانیاں بیت المقدس کی کہ یا نہیں رکھتا تھا میں انکو یعنی وقت پہنچنے کے سبب غول ہونیکے امر میں پس غلین کیا گیا میں غلین کیا جانا ہر گز نہیں غلین کیا گیا میں مانند اسکے پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ میرے لئے اس حال میں کہ دیکھتا تھا میں اسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اسکو اور اٹھایا یہ وہ درمیان میں سے تا دیکھوں اسکو اور بتاؤں لوگوں کو جو پوچھیں جیسے کہ فرماتے ہیں نہیں پوچھتے تھے قریش مجھے کچھ مگر کہ خبر دیتا تھا میں انکو یعنی اس حالت مستحضرہ میں اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تین بیج جماعت کے انبیاء میں سے وف ع یعنی شب اسرا میں جیسا کہ دلالت کرتا ہر اس پر پہلا مضمون اور مضمون آئندہ حدیث کا اور یہ دیکھنا غیر اس دیکھنے کے ہر کہ آسمان میں دیکھا بالاتفاق پھر کہا بعضوں نے کہ دیکھنا انبیاء کو آسمان میں معمول ہر اوپر دیکھنے اور انکی کے مگر عیسیٰ کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہر کہ وہ ساتھ مہنگے آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور بعضوں نے اور اس کے حق میں بھی ایسا ہی کہا ہر اور ای چیزوں کے کہ نماز پڑھیں گے ساتھ بیت المقدس میں پس احوال کتنا ہر کہ انکی ارواح نے پڑی اور یہ بھی احتمال ہر کہ بدنون نے ساتھ ارواح کے پڑی کیونکہ اوپر گزری چکا ہر کہ انبیاء زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس اور اللہ نے حرام کیا ہر زمین پر یہ کہ کھاوی انکے گوشت کو پھر بدن انکے مانند ارواح کے لطیف ہیں نہ تیف پس میں ہر مانع انکے غور کے لئے عالم ملک ملکوت میں بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال سے اور ظاہر تریہ کہ نماز پڑھانا آنحضرت صلیم کا انکو بیت المقدس میں پہلے آسمان پر جانے سے تھا ترجمہ پس نگاہان دیکھتا ہوں میں کہ موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے ہیں وف ع یہ بھی مود ہر اسکا کہ انبیاء وقت نماز کے بیت المقدس میں ساتھ بدنون اور ارواحوں کے تھے کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہر کہ کرنا احوال مختلفہ کا ہوتا ہر ساتھ اعصا کے

اس حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے تین حجر میں دیکھا کہ جہلم میں کھڑے ہوئے اس حال میں کہ جماعت قریش پوچھتی تھی مجھے احوال جانے میرے کا شب معراج میں طوطی بیت المقدس کے پس پوچھیں مجھے خبریں اور نشانیاں بیت المقدس کی کہ یا نہیں رکھتا تھا میں انکو یعنی وقت پہنچنے کے سبب غول ہونیکے امر میں پس غلین کیا گیا میں غلین کیا جانا ہر گز نہیں غلین کیا گیا میں مانند اسکے پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ میرے لئے اس حال میں کہ دیکھتا تھا میں اسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اسکو اور اٹھایا یہ وہ درمیان میں سے تا دیکھوں اسکو اور بتاؤں لوگوں کو جو پوچھیں جیسے کہ فرماتے ہیں نہیں پوچھتے تھے قریش مجھے کچھ مگر کہ خبر دیتا تھا میں انکو یعنی اس حالت مستحضرہ میں اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تین بیج جماعت کے انبیاء میں سے وف ع یعنی شب اسرا میں جیسا کہ دلالت کرتا ہر اس پر پہلا مضمون اور مضمون آئندہ حدیث کا اور یہ دیکھنا غیر اس دیکھنے کے ہر کہ آسمان میں دیکھا بالاتفاق پھر کہا بعضوں نے کہ دیکھنا انبیاء کو آسمان میں معمول ہر اوپر دیکھنے اور انکی کے مگر عیسیٰ کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہر کہ وہ ساتھ مہنگے آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور بعضوں نے اور اس کے حق میں بھی ایسا ہی کہا ہر اور ای چیزوں کے کہ نماز پڑھیں گے ساتھ بیت المقدس میں پس احوال کتنا ہر کہ انکی ارواح نے پڑی اور یہ بھی احتمال ہر کہ بدنون نے ساتھ ارواح کے پڑی کیونکہ اوپر گزری چکا ہر کہ انبیاء زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس اور اللہ نے حرام کیا ہر زمین پر یہ کہ کھاوی انکے گوشت کو پھر بدن انکے مانند ارواح کے لطیف ہیں نہ تیف پس میں ہر مانع انکے غور کے لئے عالم ملک ملکوت میں بوجہ کمال کے قدرت ذی الجلال سے اور ظاہر تریہ کہ نماز پڑھانا آنحضرت صلیم کا انکو بیت المقدس میں پہلے آسمان پر جانے سے تھا ترجمہ پس نگاہان دیکھتا ہوں میں کہ موسیٰ کھڑے نماز پڑھتے ہیں وف ع یہ بھی مود ہر اسکا کہ انبیاء وقت نماز کے بیت المقدس میں ساتھ بدنون اور ارواحوں کے تھے کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہر کہ کرنا احوال مختلفہ کا ہوتا ہر ساتھ اعصا کے

نہی روح کے ترجمہ پس گمان ہوئی ایک مرد میں میانہ قیاد بلے گول بدن یا طے ہوئے بال گو یا کہ وہ مردوں شہوہ کے سے ہیں کہ نام ایک قبیلہ کے ہیں میں سے اور ناگمان عیسیٰ بھی کھڑے نماز پڑھتے ہیں و ع اس میں اشارہ ہر اسکی طرف کہ نماز معراج میں کی ہو اسلئے کہ وہ حالت خضو کی آگے رکے اور کمال قرب کی ہو اور وہ اعظم لذات سے ہر نزدیک فتناء کے ترجمہ نزدیکتین لوگوں کا ساتھ اسکا از روے مشابہت کے عرہ بن مسعود ثقفی کہ نام ایک صحابی کا ہو اور یہ بھائی عبداللہ بن مسعود کے نہیں ہیں اسلئے کہ وہ ہندی ہیں اور ناگمان ہر اہم بھی کھڑے نماز پڑھتے مشابہت میں لوگوں کا ساتھ ابراہیم کے یا تمھارا ہر مرد رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بار سے ذات شریف اپنی و ع ح یہ کلام ابو ہریرہ کا ہو یا کہ جسوسی اور رادی کا ہو دیکھنا آنحضرت کا ان انبیاء کو نماز پڑھتے احتمال ہے کہ ہونا اور جانے میں طرف بیت المقدس کے یا فیض مسجد اقصیٰ میں اور مودید ہر دوسرے احتمال کی و تعجب کی لفظ غمانت میں ترجمہ پس آیات نماز کا پس امام ہوا میں انکاف و ع ح شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تہجد ہو یا نماز معراج بالخصوص اور اگر کوئی کہے کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہیں نماز اس میں کیوں ہو جواب اسکا یہ ہے کہ انبیاء صلوات اللہ علیہم زندہ ہیں ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کلا در چونکہ زندہ ہیں شاید کہ تکلیف بھی ہو اور یہ بھی ہو کہ اس جہان میں جو بفع کیا گیا ہے نہ وجود اسکا اور ان انبیاء نے یہاں حضرت عیسیٰ کے ساتھ نماز پڑھی اور بعد اسکے انکو آسمان پر لیکے حضرت کے استقبال اور عظیم کے لئے یا انکی ارواح کو آسمان میں تشکیل کیا مگر جیسی اور اور پس کہ ساتھ ہر نوکے آسمان پر میں اور یہی احتمال ہے کہ یہ نماز پڑھانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیاء کے ساتھ بعد ہر نیکے سدا منتہی سے ہوا و ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہر اولیاء اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ میں لوگوں نے دیکھا ہے چہ جائے نبی علیہم السلام خوارق عادات تو ہی ہیں کہ جو چیزیں خلاف عقل ہوں اور وہ اسکی قدرت کا نہ سے ملو میں آئین ترجمہ پس جبکہ خارج ہوا میں نماز سے یعنی آسمان کے جانے سے پہلے یا بعد حال ہونے حضور باری تعالیٰ کے کہا جھگو ایک کہنے والے نے اور محمد پر مالک فرمودہ و راجح کا پس سلام کرو انکو یعنی ازراہ عظیم بزرگی ملک تمھارے کی ازراہ تواضع کے جیسا کہ ادب ہر ابراہیم کا پس التفات کیا میں نے اسکی طرف بیٹھے تھم سلام کر نیکی پس پہل کی اسنے سلام کرنے میں مجھ پر و ع ح یعنی چھوڑو آپ کو کہ سلام کریں سپر پہلے آپ ہی سلام کیا بسبب اسکی جانتے غلبہ کثرت اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگ فرخ پر اور اسکے از روے پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ احوال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہے کہ امامت آنحضرت کی انبیاء کے آسمان پر ہوئی ہو لیکن سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس میں تھی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور یہ بات خالی ہر دوسری فصل سے

الفصل الثالث فصل میری عن جابر بن عبد اللہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما لک بنی قریظ قریظ قریظ فی الجح فلی

اللہ فی بیت المقدس فطیقت اخبرهم عن آیاتہ وانا انظر لک متفق علیہ روایت ہر جابر سے یہ کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جبکہ جھٹلایا جھکو قریش نے یعنی بیچ مقدمہ اسرار کے یعنی جب تک کہ بیت المقدس کے شہ کے کو میں اور پوچھیں مجھے نشانیاں اس مکان کی کھڑا ہوں جہاں میں پہلے کیا اور دکھایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بیت المقدس و ع ح یعنی در راہ اسکی اور دور کیا پھر کہ مجھ میں اس میں تھا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکھنا میں اسکو بلا اشتباہ اور احتمال کہتا ہے کہ بیت المقدس کو اٹھا کر آگے آنحضرت کے یہاں لائے ہوں جیسے کہ ابن عباس کی حدیث میں آیا ہے کہ کہا آنحضرت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور رکھی گئی و ع ح کے پاس اور یہ کامل نہ ہو مجھ میں جیسے کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفہ العین میں حضرت سلیمان کے پر ترجمہ پس شروع کیا میں نے کہ خبر دیتا تھا قریش کو بیت المقدس کی نشانیوں سے حالانکہ میں دیکھتا تھا طرف اس کے ترجمہ نقل کی ہر جاری اور مسلم نے و ع ح جاننا چاہئے کہ معراج کی حدیثوں میں وہ حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرت کے دیکھنے کا رب العزت کو معلوم ہوا اور صحابہ و تابعین کو اختلاف ہے اس میں اور قول مختار ثبات اسکا ہو اور بعض کہتے ہیں کہ دیکھا اور دیکھنا دیکھنے کے ہر دوسرے اور محقق اور تفصیل اسکی بیچ باب وہ کہتے ہیں

تمام ہوا باب المعراج اور آگے آتا ہے تمہ جلد چہارم میں باب المعجزات

نہی روح کے ترجمہ پس گمان ہوئی ایک مرد میں میانہ قیاد بلے گول بدن یا طے ہوئے بال گو یا کہ وہ مردوں شہوہ کے سے ہیں کہ نام ایک قبیلہ کے ہیں میں سے اور ناگمان عیسیٰ بھی کھڑے نماز پڑھتے ہیں و ع اس میں اشارہ ہر اسکی طرف کہ نماز معراج میں کی ہو اسلئے کہ وہ حالت خضو کی آگے رکے اور کمال قرب کی ہو اور وہ اعظم لذات سے ہر نزدیک فتناء کے ترجمہ نزدیکتین لوگوں کا ساتھ اسکا از روے مشابہت کے عرہ بن مسعود ثقفی کہ نام ایک صحابی کا ہو اور یہ بھائی عبداللہ بن مسعود کے نہیں ہیں اسلئے کہ وہ ہندی ہیں اور ناگمان ہر اہم بھی کھڑے نماز پڑھتے مشابہت میں لوگوں کا ساتھ ابراہیم کے یا تمھارا ہر مرد رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بار سے ذات شریف اپنی و ع ح یہ کلام ابو ہریرہ کا ہو یا کہ جسوسی اور رادی کا ہو دیکھنا آنحضرت کا ان انبیاء کو نماز پڑھتے احتمال ہے کہ ہونا اور جانے میں طرف بیت المقدس کے یا فیض مسجد اقصیٰ میں اور مودید ہر دوسرے احتمال کی و تعجب کی لفظ غمانت میں ترجمہ پس آیات نماز کا پس امام ہوا میں انکاف و ع ح شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تہجد ہو یا نماز معراج بالخصوص اور اگر کوئی کہے کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہیں نماز اس میں کیوں ہو جواب اسکا یہ ہے کہ انبیاء صلوات اللہ علیہم زندہ ہیں ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کلا در چونکہ زندہ ہیں شاید کہ تکلیف بھی ہو اور یہ بھی ہو کہ اس جہان میں جو بفع کیا گیا ہے نہ وجود اسکا اور ان انبیاء نے یہاں حضرت عیسیٰ کے ساتھ نماز پڑھی اور بعد اسکے انکو آسمان پر لیکے حضرت کے استقبال اور عظیم کے لئے یا انکی ارواح کو آسمان میں تشکیل کیا مگر جیسی اور اور پس کہ ساتھ ہر نوکے آسمان پر میں اور یہی احتمال ہے کہ یہ نماز پڑھانی اور جمع ہونا حضرت کا انبیاء کے ساتھ بعد ہر نیکے سدا منتہی سے ہوا و ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہر اولیاء اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ میں لوگوں نے دیکھا ہے چہ جائے نبی علیہم السلام خوارق عادات تو ہی ہیں کہ جو چیزیں خلاف عقل ہوں اور وہ اسکی قدرت کا نہ سے ملو میں آئین ترجمہ پس جبکہ خارج ہوا میں نماز سے یعنی آسمان کے جانے سے پہلے یا بعد حال ہونے حضور باری تعالیٰ کے کہا جھگو ایک کہنے والے نے اور محمد پر مالک فرمودہ و راجح کا پس سلام کرو انکو یعنی ازراہ عظیم بزرگی ملک تمھارے کی ازراہ تواضع کے جیسا کہ ادب ہر ابراہیم کا پس التفات کیا میں نے اسکی طرف بیٹھے تھم سلام کر نیکی پس پہل کی اسنے سلام کرنے میں مجھ پر و ع ح یعنی چھوڑو آپ کو کہ سلام کریں سپر پہلے آپ ہی سلام کیا بسبب اسکی جانتے غلبہ کثرت اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگ فرخ پر اور اسکے از روے پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ احوال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہے کہ امامت آنحضرت کی انبیاء کے آسمان پر ہوئی ہو لیکن سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس میں تھی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور یہ بات خالی ہر دوسری فصل سے

تہذیب و تہذیب جہاد

باب فی المعجزات باب ہر بیچ بیان معجزہ شریف معجزہ شریف ہے کہ ہر قدرت ہو اور کتاب تعقیب میں ہے کہ معجزہ کرنا یا نہ کرنا اپنے اختیار اور انبیا کے صدق کی دلالتوں کو اور رسولوں کی نشانیاں کو معجزہ اس لئے کہتے ہیں کہ مرسل علیہم یعنی اتنی عاجز ہوتے ہیں ان کے معارضہ سے ساتھ مثل اس معجزہ یعنی وہ ایسا معجزہ نہیں لاسکتے ان کے مقابلہ میں اتنی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے یعنی عاجز کر نیکی اور وہ ایک امر ہے خارق یعنی خلاف عادت کفار ہر ہوتا ہے اس سے دعویٰ نبوت کا اور خوارق عادت کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتے ہیں ان کو ہر ہا صحت کہتے ہیں اور ہر ہا صحت کہتے ہیں کہ معنی میں محکم کرنا مکانہا۔ تاکہ تہذیب اور شی کے گویا کہ ہمیں استحکام امن نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادت چار قسم پر کہتے ہیں جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو کہ تو اس حد تک کہتے ہیں اور جو کچھ عام مسلمانوں سے ظاہر ہو اس کو معنوت کہتے ہیں اور جو کچھ کہ اولیاء سے ہوا اس کو کرامت کہتے ہیں اور دعویٰ نبوت کی قید سے یہ قسمیں نکال گئیں یعنی ان قسموں کو معجزہ نہیں کہنے کے معجزہ وہی خرق عادت ہے کہ ساتھ دعویٰ نبوت کے ہوا اور حضرت شیخ رح نے تین قسمیں تو ذکر کر لیں اور ایک معجزہ ہے کہ جس کو اول ہی ذکر کیا اور ہر خارق عادت نہیں ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتھ اسباب کے کہ جو اس اسباب کی مباشرت کرتا ہے اسے ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ ساتھ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہیں ہے جیسے شفا ساتھ دواؤں طبیب کے اور جو کوئی اس کا خارق عادت کے باعتبار ظاہر کے ہے

الفصل الاول فصل پہلی عن انس بن مالک ایہ ابابکرؓ الصدیق قال نظرْتُ اِلٰی اَمِّ اَمِّ الْمُشْرِکِ عَلٰی رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْنَاتِ اَحَدَهُمْ نَظَرًا لِّیْ قَدْ مَرَّ اَبَصْرًا فَقَالَ اَبَا بکرٍ مَا ظَنُّكَ يَا اَبْنِیَّ اللَّهُ نَالَهُمَا مَنَّقٌ عَلَیْهِ رَوَاہُ انس بن مالک سے یہ کہ ابو بکر صدیقؓ نے کہا یعنی وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے اور در آنے کے غار میں اور ہونے مشرکوں کے سر غار پر سیدالابرار علیہم السلام کی تلاش میں کہ دیکھا میں نے مشرکین کے قدموں کی طرف گویا کہ ہمارے سروں پر ہیں اور ہم یعنی میں اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے وقت عمار اس غار سے خارج ہوئے کہ ان کے پاس سے گزرا اور ان کو نام کیا پانچ کا ہر نوح کہ میں بقدر رسالت ایک ستارہ نجومیہ اور صورت اس غار کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کوئی اس کے کنارے پر کھڑا ہو تو نظر اس شخص کی کہ اندر غار کے ہوا اس کے پانچوں پر پڑتی ہے اور اگر وہ شخص اپنے پاؤں کی جگہ نظر کرے تو دیکھ لے اس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں چھپے تھے مشرکوں سے بقصد ہجرت کے اور مشرکوں نے ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں چاہے ہونے اور حضرت ابو بکرؓ نے حضرت کی طرف سے جیسے کہ بیان کرتے ہیں تیس کہ میں نے یہ رسول اللہؐ اگر کوئی نہیں ہے گاہ کہ جسے پانچوں اپنی کو تو دیکھ لیا ہوا پس فرمایا انحضرت نے یہ ابو بکرؓ لیا یہ گمان تھا کہ اس شخص نے کہ خدا ہی میرا انتقال کی بیجاری اور ہم نبوت یعنی خدا ساتھ ان کے ہجرت اعانت اور معجزہ اس قصہ میں ہے کہ ہجرتی اللہ تعالیٰ نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے سے اندر غار کے باوجود جہم کرنے اس بات کے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ غار میں ہیں اور طبیبی نے روایت کی ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عاک انہر کہ خداوند انہی کر دے انکھیں۔ انکی پس گویا غار کے پھر تھے اور نہیں پاتے تھے ان کو اور بنیہ رکھنا کہ بتو کا اور جال پونا کہ کڑی کا بھی معجزہ تھا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے

الْبُرَّاءُ بْنُ عَازِبٍ عَنْ اَبِیْہِ اللَّهِ قَالَ لَیْ یٰ بُکْرَیَا اَبُوکَ حَیْدٌ نِّثْنِیْ کَیْفَ مَا نَعْمَ اَحَدٌ سَدَّیْتُ مَعَهُ رُءُوسُیَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ایک آگ ہوئی کہ ٹھیک اوجھ کی گئی لوگوں کے جانب شرف سے طرف غریب کے اور بڑا دل کھانکھا ونگے اسکو بستی پس یادی مچلی کی لکھی کی ہوگی کہ ایک کھڑا
 جگر کا ہوا نکلتا ہوا جگر میں اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہوا اور حقیقت کہ غالب ہوتا ہوا بانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہوا پانی مشابہت کے طرف فرزند
 اور حقیقت غالب ہوتا ہوا بانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہوا عورت اپنی مشابہت کی طرف وحلاطی حنیفے معنی سبق کے علاوہ غلبہ کے ہیں
 اور شیخ حنیف نے پیش منیو یعنی پہلے رحم میں پڑتا ہوا اور بعد اسکے لکھا ہوا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہوا کہ سببشہادہ ہونا فرزند کا ساتھ پایا یا ان کے
 سبقت کرنا پانی ایک کا ان دونوں میں سے ہوا اور حدیث کے باب اہل میں گذری معلوم ہوتا ہوا کہ سببشہادہ کا غلبہ یا سبقت پس سبقت کو متغیر
 دونوں معنی کے کہہ سکتے ہیں ترجمہ کیا عبد اللہ بن سلام نے بعد سننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود حق مگر اللہ اور بلاشبہ ہم رسول
 خدا کہ ہوا کہ عبد اللہ نے اور رسول خدا کے تحقق یہودی بڑے بتانی ہیں اور تحقیق اگر وہ جانیں اسلام لانا میرا پہلا اسکے کہ پوچھو تم انہی یعنی میرا حال
 تو جو ہم باندہ لینگے مجھ پر بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنی سبب بلا نیکی یا اتفاقاً اور عبد اللہ چپے تھے انہی پس فرمایا انھوں نے کہ کیا انھوں نے ہر
 عبد اللہ بن سلام تم میں یا تمہارے زعم اور اعتقاد میں کہا انھوں نے کہ ہر ترجمہ میں اور بیٹا ہوا ہر تہا سے کا فیہ حسب میں باعتبار علم و صلاح کے اور
 سردار ہوا اور بیٹا ہوا ہر تہا سے سردار کا یعنی نسب میں یا امام مکام اخلاق میں فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجھ کو اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام یعنی
 تو ہم بھی اسلام لاوے گا یہودی نے کہنا ہوا میں کہہ اسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا قصہ بھی کیا جاوے اس سے پس نکلتے عبد اللہ اور
 کہا گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہیں پس کہنے لگے یہودی یعنی بعد اسکے کہ معلوم کیا اسلام آگیا بہت ہی
 ہم میں اور بیٹا ہوا ہر تہا سے کا پس عیب لگانے لگے اسکو کہ عبد اللہ نے یہودی کہہ کر کہا میں ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے وف اور یہی
 سبب تھا میرے عرض کرنا کہ اب انہی پہلے پوچھ لیجئے حال میرا سچ جو تم انکا معلوم ہو جاوے **وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
شَاءَ وَرَجُلَيْنِ بَلَّغْنَا أَقْبَالَ ابْنِ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ ابْنَ سُفْيَانَ
الْبَحْرَ لَا خَفْنَاهَا هَا لَوْ أَنَّ ابْنَ سُفْيَانَ نَصُوبَ الْكِبَادَةِ هَالِي بَرِيًّا لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا أَبْدَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرُوعٌ فَادِينُ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا قَالَ
فَمَا كُنَّا أَحَدٌ مِمَّنْ يَضَعُ يَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا هَهُنَا وَأَنَا هَهُنَا اور روایت ہر اسی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 یعنی مدینہ الوہی سے اسخانے کے لئے اسوقت کہ پہنچی ہکو خبر ابی سفیان کے آنکی وف یعنی ساتھ قافلہ کے کہ آتا تھا نام سے اور جاتا تھا طرف مکہ کے
 اور یہ قدر غزوہ بدر کا کہ ابوسفیان اموی تجارت شام کے لئے گیا تھا اور وہاں سے مال بہت سلائے آتا تھا اور اسکے ساتھ چالیس اونٹ تھے جب مال انٹوں
 یخبرتی توجا ہا کہ اس قافلہ کو لوٹیں اور ماربن اسلئے کہ انہیں آدمی تھوڑے سے تھے اور مال بہت درخیز جو مکہ میں پہنچی تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور
 پکارا لوگوں کو اوجھ کیا اور نکلا انکی مدد کے لئے پس اس سے لوگوں نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارہ کی پکڑی اور بجات پانی بھر جاوے گون بہت طرف
 مکہ کے چوکوتہ اس کجخت کے روال کا آن پہنچا تھا لوگوں کے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر میں پہنچا پس جبریل اترے اور خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے
 وعدہ کیا کہ جو جاعتوں میں سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال تو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنوں پر چاہو کلام اللہ اور فیہ نہیں تھیں مصلحت کو یہی حضرت نے
 فرمایا کہ قافلہ پہنچا کہ راہ دریا پر اور ابو جہل یا ہر پس کھڑے ہوئے سعد جیسے کہ اس ترجمہ اور کھڑے ہوئے سعد بے عبادہ کے وف یعنی صحابہ کے
 دو زبان میں سے اور وہ رئیس تھے انصار کے اور خاص انکا کھڑا ہونا اسلئے تھا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تھا اسلئے کہ دشمن
 نہیں جیت لی تھی انہی اس بات پر کہ تکلیف وہ ساتھ حضرت صلعم کے جہاد کے لئے اور طلب کرنے دشمن کے لئے بلکہ بعیت لی تھی انہی اس پر کہ چاہو یہ

ملا جی جلد ہمام
 باب المعجزات
 سبقت کرنا پانی
 سببشہادہ ہونا
 سببشہادہ ہونا

حضرت صلعم کو اس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ شہر یا حضرت کو نکلا واسطے قافلہ ہوسنا کے تو چاہا کہ معلوم کریں حال انکو وہ موافقت کرتے
 ہیں آپکی یا نہیں پس جواب دیا انہوں نے بہت اچھا جواب دیا تھا موافقت پوری کے اس بار میں بھی اور اور بار میں بھی اور اس میں غبت لانی ہر اور نیز
 مشورہ کے اصحاب اور عقل مندوں سے تھے پس کہا سعد بنے یا رسول اللہ قسم ہر اس فتنہ پاک کی کہ جان سیری اُسکے ہاتھ میں ہر اگر حکم
 کیجئے آپ ہکو یہ کہ داخل کریں ہم سوار یکے جانور و کدو یا میں تو البتہ لاؤں ہم انکو دریا میں یعنی رو زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائے تو دریا میں
 بیٹھ جاؤں اور اگر فرمائے آپ ہکو یہ کہ ماریں ہم جگر و مٹون اور گھوڑوں کے برگ عادت تک تو البتہ کریں ہم فلفظ برکتا تھہ زبر یکے
 اور جزم رکے اور غما و ساتھ زبرین کے اور پیش اُسکے کے اور بھون نے ساتھ زیر کے بھی کہا ہر نام ایک شہر کا زمین کے شہروں میں سے یا پرے کنارہ مجھ میں
 یا انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑوں وغیرہ کے جگر و کنا کنا یہ ہر شہر ہائے اُنکے سے کہ وقت سوری کے اور دوڑنے کے یا نون سوار کے اُنکے جگر و بگنے جائے
 پس معنی یہ کہ اگر حکم کیجئے ہکو تب چلے گا یعنی جلدی سفر کریں گا مثلاً برگ عادت تک کہ نہایت دور ہو جا لاؤں ہم حکم ایکات کہا اس نے پس بلایا اور بفرمایا
 آنحضرت صلعم نے لوگوں کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے پر نکلے اور چلے لوگ یہاں تک کہ ترے بدر میں کہ نام ایک جگہ کا ہر دریاں کدو و کدو کیسے پس یا
 حضرت صلعم نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلاں کی ہر یعنی نام ایک کا ان اشقیاء میں سے لیتے تھے اور کہتے تھے ہاتھ اپنا زمین یعنی زمین جگہ کے لئے ہر
 اور سبکے یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہاں تک کہ شام کیسا سفر کفار کو اور انکی جگہوں کو کہ فلاں یا ہاں مارا پڑا ہوا کہ فلاں یا ہاں
 کہا اس نے پس نہ ہو اور نہ تھا و نہ کیا کسی نے ان میں سے اُس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل کی سیلیم نے فتنے یعنی اُس جگہ کا
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَهْوِي ثُبَّةٌ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ اَشْهَدُكَ عَمَّا كُنْتَ فَوَعَدَ اللَّهُ
لِيَنْشَأَ لَا تُعِيدُ بَعْدَ يَوْمٍ فَاحْذَرُوا بَكْرًا سَيَدُ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلْحَجَّتْ عَلَى ذِي بَلَدٍ فَخَرَجَ دَهْوِي ثُبَّةٌ يَوْمَ بَدْرٍ
وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْزُمُ الْجَمْعُ وَيَقُولُونَ الدُّبُورُ وَاهُ الْفَخَّارِيُّ اور روایت ہر ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا اس حال میں کہ خیمہ میں تھے روز بدر کے الہی مانگتا ہوں میں تجھے امان تیری اور ایسا وعدہ تیرا کیا ہر نصرت کا یعنی اس آیت میں **وَاذْكُرْ**
اللَّهُ اُحْدَى السَّائِفَتَيْنِ اِنَّكَ لَكُمُ اخٌ خَدَاوَنَدَا اِذَا جَاوِزْتَهُمَا كُنتَ بَيْنَهُمَا مَوْجِدٌ کے دن کے فتنے ح عینی
 اس کہ نہیں باقی ہر جگہ روئے زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلعم تو بڑے عارف باللہ تھے اور جنت تھے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرما کر خلافت میں
 کتوا پس کیا بھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ نیکو کہ عا کر نیک حکم ہر عا کر نیکو الا جانے حصول مطلب کو یا نہ جانے پھر حکم باللہ مقتضی ہر خوش کھنے کا اس سے اور
 خوف الہی نہیں فہمونا انبیا علیہم السلام سے پس جائز ہر کہ حضرت صلعم کو یہ خوف ہو کہ بباد کوئی چیز مان نصرت کی میرے طرف سے یا سیری امت کی طرف سے پیدا ہو اور
 روکی جاو نصرت ہو عود اور بھی احتمال ہر کہ آنحضرت صلعم سے وعدہ نصرت کا تھا لیکن وقت مہمیں کیا گیا پس آنحضرت صلعم مڑتے تھے تاخیر وقت سے پس
 دعا کی اللہ تعالیٰ سے کہ فار وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت صلعم کو استحضار ہوا ہو واللہ **هُوَ اَلْغَنَى اَلْحَمِيدُ اِنْ نَّشَاءُ** ہر کہ معنوں کا اور
اِيْدَانِ اللّٰهُ اَلْغَنَى عَنِ الْعَالَمِينَ کے معنوں کا کہ دلالت کرنی ہیں آیتیں اللہ تعالیٰ کی نے پروائی پس نظر حضور ان معانی کے عا کی چنانچہ امام غزالی نے
 لکھا کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تھا اور نظر اور علم آپ کا بیچ صفات غنا اور لا ابالی درگاہ حق کے اور سطوت و جلال اُسکے نہایت وسیع تھا اور نظر ابو بکر کی
 فقط ظاہر ہی کے عہ پر بھی اور اُسکی تحقیق ہی ہر کہ رسالہ تسلیم المصاب میں بعض محققین سے شیخ عبد الحق نے ذکر کی ہر اور کچھ اُنکی شرح عربی میں بھی مذکور
 تھے پس بزرگوار بکر نے فوت مبارک حضرت کا اور کہا کہ پس ہر کدو اسقدر و عا کر نیک یا رسول اللہ بہت ببالغہ کیا تھے یا رسول اللہ عا کر نیکین اپنے خود کا
 فتنہ ببالغہ کرنا آنحضرت کا دوا میں باوجود نہایت عطا و کمال اپنے رب پر تھا واسطے دیکر کرنے اور ثابت قدم رہنے اور تقویٰ میں صحابہ کے اسلئے کہ چاہئے

کہ انھیں صلح کی جستجو سے پہلے اپنے ہمدردوں کے ساتھ باہر نکلے اور انھیں ترجمہ میں لے کر حضرت عیسیٰ سے جلدی کرتے ہوئے سامنے خوشی کے حال لکھے زہر پہنچے ہوئے
اور وہ ہتھکتے تھے یہ آیت کہ انہی بھی اپنے قریب ہر شکست بخاؤ گی جماعت کفار کو اور مجھے تنگ پست نقل کی یہ بخاری نے وف ح چونکہ آنحضرت صلح میں درمیان
خوف تھا کہ اسے ایجاب میں کی غالب آئی آپ پر سبب عدو آئی کہیں خوش ہو کر اٹھے اور خودی مشرکوں شکست اور ہزیمت کی نصبت کی بظاہر مجبور
لہذا کیا اسے سبب صلح کرنے خدا تعالیٰ کے انکساری و عنہ اَنَّا التَّائِبِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَدْخُلُ هَذَا جَبْرِئِلُ اخَذَ بِرَأْسِ قَوْمٍ مِّنْهُمْ
لَمَّا قَامَ الْحَبَابُ رَوَاهُ النُّجَادِيُّ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن جبکہ کہ جبریل میں پہلے ہوئے ہیں
اپنے گھوڑے کا ایضاً ناک اٹکی پہلے ہوئے متعدد میں جنگ کے لئے دھار لیا جبریل پر و اس بار اٹکی کا نقل کی بخاری نے وف ح معجزہ بیان یہ کہ دیکھا
آنحضرت صلح میں جبریل کو دھڑلے جنگ کر کے ہر لہ لکھ دزدہ کر اور بد راہیک کو اس پر شہو چا منزل میں سے اور درمیان میں کہ وہ دیکھ کر اور غرور و بد رکھا ہوا
روز جمعہ سرحد میں تاریخ رمضان کی سند و ہجرت و عنہ قَالِ بَيْنَمَا أُوجِلُّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ فَأَنزِلُ مِنْ السَّمَاءِ مَائِدَةً
إِذِ اسْمِعَ فَرِيَّةً بِالسَّوْطِ ثَوْفَهُ وَصَوْتَ الْقَارِيَةِ يَقُولُ أَتَدْرِمُ حَيْزُومٌ إِذْ نَظَرُوا إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ حَوْسُ مُسْتَلْقِيَةً
فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَمَا ذَا هُوَ مَدَّ حُطَمًا أَنَّهُ وَشَقَّ وَجْهَهُ كَفَرِيَّةٍ السَّوْطِ فَخَصَّ ذَلِكَ لَجَمْعٍ خَلَعُوا الْأَنْصَارِيَّ فَحَدَّثَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَدَيْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ نَفَقَتُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ خَاسُوا وَاسْتَبْعَلُوا وَكَانَ مُسْلِمٌ
اور یہ بھی ابن عباس سے ہے کہ کما اس وقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانوں میں سے روز جنگ بے کدورت تھا اور حملہ کرتا تھا ایسے ایک شخص کے مشرکوں میں
کہ اگر اس مسلمان کے تھانگہاں اس سے مسلمان خسی کو اور گھوڑے مارنے کی اور ہر شرک کے اور نبی آواز سوا کی لگتا ہوا اقدام کرے خیزوم وف ح
اقدام در آنا جنگ میں اور شجاعت کرنی یا اگر بڑھ اخیزوم اور لفظ اقدام معنی اول کے ساتھ زہر ہمزہ اور خیزوم قات اور زہر وال کے ہوا اور ہمزہ ہائی
ساتھ پیش ہمزہ او پیش مال کے اور ہمزہ روایت اول ہی ہوا اور خیزوم ساتھ زہر مملوہ و خیزوم ہی کے اور پیش کے نام جبریل کے گھوڑے کا ہوا کہ انہی کا نام
الاقصیون ہے لہذا کہ نام ایک در فرشتے کے گھوڑے کا ہوا ترجمہ ناگمان دیکھا اس مسلمان نے حضرت شرک کے آگے اپنے گرا چپ ہو کر میر دیکھا اس
شرک کے پس ناگمان نشان پڑ گیا تھا اسکی ناک پر او شوق ہو گیا تھا اسکا پیچھے طول میں مانند مارنے کو دیکھے پس ہزیمت گئی تھی تمام جگہ مارنے کی
یعنی جیسے کہ باقی رہتا ہوا نشان ضرب کا بنو سیاه اور ہونچا تھا زخم و لید بن غیرہ کی ناک پر زہر کے اور باقی رہا تھا انرا اسکا اسکی ناک چنچا پیر
اشارہ ہوا اس آیت میں سَتَسِيْمُهُ عَلَى الْخَنَاطِطِ حَرْبِمْ لِسَانُ الْعَصَا رِئِيسِ دِي عَرَضُ الْمَلِكِ جَسَنُ دِي كِيَا مُشْرِكُ كُو اس حال پر اور بیان کیا
آنحضرت صلح یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت صلح کہ کما ہوا تو وف ح اس سے معلوم ہوا کہ کینھت کراست ہر صحابہ کے لئے اور کراست ابو نعلی
ہمزہ معجزہ قسح کے ہر خصوصاً جس صورت میں کہ وقوع اسکا رو بروئی کے ہوا اور حال ہوا ہوا وہ سبب بکت نبی کے یا کما جاوے کہ خبری اسکی صحابی
نقہ نے اور تصدیق کیا اسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت صلح میں سچ ہوا شمار کرنا اسکا معجزوں میں ترجمہ پھر فرمایا حضرت صلح کہ یہ فرشتہ تیسرے
آسمان کی کوکب سے تھا پس قتل کیا مسلمانوں نے اسدن شر کو اور قید کیا شر کو قتل کی یہ مسلم نے و عن سعد بن ابی وقاص قال
رَأَيْتُ عَن يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَنَ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا كِتَابٌ بَعْضُ بَقَاةٍ وَكَانَ شَدَّ
الْقَتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ ذَلِكَ بَعْدَ عَيْنِي جَبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ اسکا دیکھا میں نے
وہی طرف بغیر آگے اور بائیں طرف اٹکے دن اس کے دیکھو کہ انہی تھے سفید کمرے وف ح خطا ہے کہ یہ دونوں فرشتے ہوا تفریق کے تھے یعنی ایک
دائیں طرف تھا اور ایک بائیں طرف الا وہ چار مہجرتے ہیں ترجمہ لڑتے تھے وہ لڑنا نہ سخت ترین لڑنے آدمیوں کو نہیں دیکھا میں نے

ان دونوں کو پہلے اس سے اور نہ پچھلے سے لینے پر تیار ہو کر وہ فرستے نہیں تھے یعنی جبریل اور میکائیل نقل کی بجائے اس کو پہلے نہ صرف ہم تفسیر
راوی ہی ہوا بلکہ ایک چاروں نے پہلے اس سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہطالی الی رافع
فدخل علیہ عبد اللہ بن عتیک بن عبد اللہ بن عتیک فقال عبد اللہ بن عتیک قوضعت السیف فی بطنہ حتی اخذ
فی ظہرہ تعرفت انی قتلتہ فجعلت افیہ الابواب حتی انتهت الی درجہ قوضعت رجلی فوقع فی لیلة مقبرہ
فانکسرت ساقی فصعبت علیا فاطلقت الی اصحابی فانتھت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثہ فقال ابسط رجلك فسط
رجلی فمسحوا فکانا ام اشکنا فطهرہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھیجا بنیہ خدہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف بنی رافع
وفا کا کھیت دی تھا کھیت اسکی دو چھین بھی بڑا خوش تھا آنحضرت کا کہ عمدہ شکیان کیں اور فتنے برپا کئے اور حضرت کی جو کھجی اور اپنے قلعہ میں ناہ موڑ دی تھے
بجائے حضرت کے پس آنحضرت نے کتنے ایک صحابہ کو بھیجا کہ ان کو روایں اسکو ترجمہ میں گئے اور رافع کے پاس عبد اللہ بن عتیک اس کے گھر میں آگیا اس حال میں کہ وہ
سوتا تھا پس روافا اسکو پس کہ عبد اللہ بن عتیک نے اس میں بھی میں نے تلواریں اسکے پیٹ میں بیان تک کہ پہنچی اسکی پیٹ میں معلوم کیا میں نے مار لیا اسکو
پس شروع کئے میں نے کھو لئے روافا اسکو قلعہ کے اندر آویں وہ لوگ بھی کہ بھیجے تھے میرے ساتھ اسکے مارنے لگے اور باہر کھڑے تھے اور
شرکین اس قسم میں اور عبد اللہ بن عتیک عجب عجب ملہ سے اندر پہنچے تھے چنانچہ مفصل بیان اسکا تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے اور صحیح بخاری میں اور بھی کتابا
المنذری کے اوائل میں بعد از غزوہ بدر کے حدیث میں مذکور ہے اور نہایت غریب عجب ہر آنہی اور اعلیٰ جرنے لکھا کہ شاید عبد اللہ نے روافا سے بھوکھ
کے اوائل میں بند کر دیے ہونگے اسنے قلعہ میں اپنے کئے کئے بھیجے سے کوئی اور نہ آجاسے یا گئے ہوں اسکے پاس اور راہ سے ترجمہ بیان تک کہ
پہنچا میں جنت زینہ کے پس کھائیں پانوں اپنا کئے کان اسکے کہ میں پہنچا میں پس گر پڑا میں نے سے چاندنی رات میں وفام کھا پیس نے کہ تھا
سبب کے گر پڑا میں نے یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ میں پس انھوں نے کان کیا کہ پایہ زینہ کا برابر زینہ کے پس گر پڑے اسپر زینہ پر
ترجمہ پس ٹوٹی پندلی میری پس ابڑھائیں اسکو گاڑی سے پھر چلا میں طرف یاروں اپنے کے قلعہ کے نیچے کھڑے تھے پس پہنچا میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے باب میں نبی ساتھ یاروں سے آگے اور بیان کیا میں نے ان سے سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھیلاؤ پاؤں اپنا پس پھیلاؤ
میں پاؤں اپنا پس ہاتھ پیر آنحضرت نے پاؤں پر پس اچھا ہو گیا پاؤں گویا کھاسی نہیں تھا کھجی نقل کی یہ بخاری نے وعن جابر قال قال رسول
الخذی فی خوف فعرضت کدیہ شدید فجعلوا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ھذہ کدیہ عرضت فی الخندق فقال
اننا نزل ثم قام وبطنہ مضروب بحجی وکنا نلنے ایام لاندوقی دواقا فاحذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المعول فقصوب قعاد
کشیبا ھیل فالتفاحلی امرتی فقلت ھذا عندک شیء فانی رایت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم خصا سید بد فافرجت جوابا
فید صاع من شعیر ولنا بھم دلیج ففجوا وطحنت الشعیر حتی جعلنا اللحم فی البریمہ فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسار یتہ
فقلت یا رسول اللہ دعنا الھیمہ لنا وطحی صاعا من شعیر ففعل انت وھم معک فصاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اھل
الخندق ان جابر انتم سور اخی ملک فم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن بؤمکم ولا یخفون عینکم حتی اخی وجاء
فأخرجت لہ عینا فصیق یتہ وبارک الخندق لہ بؤمنا فصیق وبارک ثم قال اخی جابرہ قلعہ معک ولقد جی میں بؤمکم ولا یخفونھا
وھم لاف فاقسم باللہ لا یخفونھا حتی یؤکلو الخندق وادان بؤمنا البعظ لما جی وادان عیننا الخندق كما هو منقہ علیہ
اور روایت ہے کہ اسکا کھیت میں بھی جی تھا بلکہ خندق کے عبارت پر غزوہ احزاب کے کھو گئے تھے یعنی خندق کو مدینہ درمیان پر اور درمیان دشمنوں کے

[illegible]

دو مجاہدوں نے میں ایک اوس دور تخریج لاہوری کی اور لاہور میں بس دیکھا انھوں نے احوال میں لکھا کہ اپنے پھر سوار تھے مانند خوبتر رکھے
والے نے لوہ چلانے اسکے کے اور بھوننے کے مانند اس شخص کے کہ راز کرنا کر دیا اپنی ناک دیکھ کر اس چیز کے کہ درہ اس کے درجہ ایک ناک تھے
قتال ان کے کے یعنی صحابہ بڑے تھے انھوں نے گردن اوچی کر کر ان کی طرف دیکھتے تھے پس فرمایا انھوں نے وقت گرم ہونے لڑائی کا ہر طرح کی نصیحت ہم نے
لنگریان میں چپکا انکو کافرا کے منہ پر یعنی یہ کہ شہادت لوجہ بھر فرمایا رازہ تفاعل کے کیا خبر دینے کے شکست کھائی کافروں نے قسم سے سب محمد صلی اللہ علیہ
سلم کی پس قسم سے اللہ کی بھی شکست مگر یہ سب کے پسینے انھوں نے لنگریان اپنی یا تھا واقعہ مگر ڈالنا لنگر نوک کا یعنی اوزار قاتل اور تیشہ زنی اور نیزہ
نئی وغیرہ پس ہر ہمت دیکھتا رہا میں خیر اور شدت و تلوار میں انکی نصیحت کند اور حال انکا ذلیل نقل کی میں سلم نے وف عم میں وہی معجزہ ظاہر ہوئے
حضرت کے ایک فعلی اور صراخبری کہ بولنے خبری ان کے شکست کی اور مارے سنگریزے پس بھاگ کھڑے ہوئے وہ عن ابی اسحاق قال قال بجل
للجبروت اباباحارۃ فہرثم یوم حنین قال لا واللہ ما حدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن خرج شبان اصحابہ لیس علیہم
لثیوہ سیلاب فلقوا قومًا مائۃ لا یکاد ینقطع لہم سہمہم فرشقوہم سقا لا یکادون یخبطون فاقبلوا ہذا الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلیہ البیضاء وایوسفیان بن الحارث یقودہ فمزل وستم
وقال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ثم صفعہ رواہ مسلم للبخاری معناه فی رواية لہما قال البراء کنا واللہ
اذ امر النبی ان ینقی بہ واث الشجاع منا للذی یجادی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے الی آخر تاہی سے کہ کہا کہا
ایک شخص نے واسطے براہن عازب صحابی کے کہ اوی عمارہ کیا بھاگے تم کافروں نے جنہن کے کہا براہ قسم سے اللہ کی نینٹ پیڑ دی انھوں نے صلعم نے یعنی
یہ حقیقت اور نہ صوفیہ لیکن اس قدر ہوا کہ نکلے میں طرف دشمن کے زو جان حضرت کے صحابیوں میں سے کہ نہ تھے اپر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قسم تیر لڑا یعنی ہوا ان کے
کہ نہ زور دیکھا کہ گویا انکا تیر یعنی میں پرینی ایسے تیر لڑا تھے خطا نہیں کرتا تیر لڑا تھا پس اس قسم نے ان زو جانو کو تیر نہیں فریجے کہ خطا کریں وہ
جو اس کے خوب ہو دیا اسلئے کہ تقدیر کام یہ تھی کہ کیا تم بھاگے تھے پس یہ پوچھنا مفتنی اسکو تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ساتھ ہوں ان کے پس کہا کہ قسم اللہ
کہ انھوں نے صلعم نہیں بھاگے لیکن ایک جہت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تیر لڑا اسکا پگ لگا تیر لڑا تھا پس توجہ ہو کہ وہ جو ان اس وقت میں ان اسکان میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم کے وف تھے مدد مانگنے کے لئے پس اس میں تیر نہیں ملاق آتا ہی پر میری بھانجی کہ تیر لڑا تھا کہ اسکو طلب دے کے لئے آئے تھے لکھی لیکر خوب ہیں اگر کوئی کہے کہ ذکر ہو اہلی
حدیث میں کہ پھر سے سلمان پشت یکا اور اس حدیث میں کہا پس توجہ ہو کہ اس میں کہ تیر لڑا تھا کہ اسکو طلب دے کے لئے آئے تھے لکھی لیکر خوب ہیں اگر کوئی کہے کہ ذکر ہو اہلی
ہو انھوں نے انکی طرف راوا کر دینے عباس کے انکو حاصل ہوئی انکو سعادت توجہ ہونے کی اور انتقال کیا اس وقت فرار سے طرف سیرت قرار کے ترجمہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوا تھے پھر سفید پر کا نام اسکا لدا تھا اور یوسفیان بن حارث چلتے تھے آگے حضرت کے یا کھینچتے تھے حضرت کے پھر کو ف اور علیہم
معارض ہو گیا جو کہ کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور یوسفیان کا لیکن مکن ہر مل کرنا کا ناواب پرینی نوبت بنوت پکڑنے پر کہ کبھی یوسفیان
لگام پکڑتے ہوئے اور عباس کا پکڑا وہی عباس لگام پکڑتے ہوئے لگا اور یوسفیان کا پکڑا لکھ کر تیر لڑا تھا اس حال میں سب سے کے احتیاج دونوں کے
بل پکڑنے کی ہوئی تو ترجمہ پس تیر سے انھوں نے صلعم یعنی خبر سے اور طلب کی اللہ تعالیٰ سے مدد فرما اور کہا انھوں نے صلعم نے میں پھر ہوں کہ پھر صلعم نہیں
امیں میں بیٹا ہوں عبد المطلب کاف ع لفظ کذب و مطلب میں ب کو جو نرم ہے جیسے کہ معمول ہے پڑھنے کا صحیح اور نظم میں اور صلا و ہوا یا انھوں نے بطور
وزن شعر کے مقتضی طبیعت موزون انھوں نے بغیر قصد کے پس نہیں کہا باو کا اسکو شعرا اور انھوں نے اپنے متبن نسبت کیا کہ طر نہ باب کی طرف
بسبب کہ بہت مشہور تھے عزت بزرگی میں اور حضرت نے جوابی تعریف کی تو یہ رازہ ہوا کہ تھی بلکہ جیسے حدیث بخاری ہوئی کہ انھوں نے شجاعت جو انھوں نے

دشمنوں کے آگے کیا کرتے ہیں پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہ اس راہ سے اپنی تعریف کرنی جائز ہے ترجمہ پھر بیٹے بعد جمع ہونے مسلمانوں کے اور جوع کرنے جانوں کے
صفت باندہ کہ کھڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نے اور واسطے بخاری کے بنی معنی اس کے یعنی اور لفظ اسکے مسلم کے ہیں اور ایک حدیث بخاری اور مسلم کے ہیں
بولد کیا ہے کہ کما بر ابن عازب نے کہ تمہیں جہنم کی سخت ہوتی لڑائی پناہ دھونڈتے تمہارے طرف ان کے اور طلب کرتے خلا ہی سبب کے اور تحقیق مذکورہ وائے ہم بن
سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کھڑا ہوتا حضرت کے ف ع یعنی جگہ وہ ہوتا بھی وہیں ہوتا اور معنی یہ ہیں کہ کوئی قدرت نہیں رکھتا تھا اس وقت اور پھر تمہارے
حضرت مسلم پر پس یا یہ کہ ہوتا بزرگ اور بھگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت مسلم کے ترجمہ مراد رکھتے تھے بڑا اور ساتھ ضمیر یہ کے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ع ح اس میں بیان ہے حضرت کی شجاعت کا اور ان کے کمال عطا کرنے کا اللہ تعالیٰ پر اور مجزہ بیان یہ ہوا کہ حضرت
اثر کردہ فتح مائے اللہ تعالیٰ سے اور سرگزیرے چھینکے کفار کھڑے اور انھوں نے شکست پائی سبب کے جیسے کہ پہلی حدیث میں مذکور اور ذکر کرنا دوسری حدیث
واسطے تمام کرنے قصہ جن کے سرور عن سلمۃ بن ابراہیم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فخلی صحابۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن البغلة فقبض قبضۃ من تراب من الارض ثم استقبل بہ
وجہہم فقال شاہت الوجہ فما خلق اللہ منہم انسانا الا ملأ علیہ نرایا بک انقبضۃ ولولمذ یزین فہم اللہ وقسم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم غنائم بین المسلمین اور روایت ہے کہ کما جاد کیا ہے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے جن جن کے پس پشت ہدی بعضے
آنحضرت کے صحابہ نے پس جبکہ گھیرے کافروں نے آنحضرت کو اترے آنحضرت پھر سے پھر آنحضرت ایک سٹی خاک کی زمین سے کہ سرگزیرے بھی اُس میں
بھر مقابل کیا آنحضرت نے ساتھ اُس خاک کے کافروں کے ٹھونکنے یعنی سامنے اُن کے ٹھونکنے والی اور کما برے ہو گیا برے ہو جو ٹھونکنے کے پس نہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ
انہیں سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تھا مگر کہ بھڑو یا اللہ تعالیٰ نے اسکی دونوں آنکھوں کو ساتھ خاک اس سٹی خاک کے کڑالی اُن کے آنکھوں کی طرف پس ہر
کافر ڈھیر دیکر پس شکست دی انکو اللہ تعالیٰ نے اور بائیں آنحضرت صلعم نے غنیمتیں انکی دسیان مسلمانوں کے نقل کی مسلم نے ف ع اس میں تین معجزے ہیں حضرت کے
ایک یہ کہ چھوٹی سٹی اُس سٹی کی سبکی آنکھوں اور دوسری کہ بھڑو انکے ہر ایک کی اُس ٹھوڑی سی مٹی سے باوجود دیکھ چار ہزار کے اور سر شکر پانا
اُکا اس و عن ابی ہریرۃ قال شہدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو رجل
مِنَ مَعَدَ یَدَیْ لَاسْلَمَ هَذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَصَرَ الْقِتَالَ قَامَ الرَّجُلُ مِنَ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَلَقِیَتْ بِهٖ الْجَحَاجِرُ فَبَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَیْسَ یَحْدِثُ اَنْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَامَ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَلَقِیَتْ بِهٖ الْجَحَاجِرُ فَقَالَ مَا اِنَّتَ مِنْ اَهْلِ
النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ یُؤْتَابُ فَبَدَا هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلْمَ الْجَحَاجِرُ فَاهْوٰی بِیَدِیْهِ اِلَی الْمَانِیْتِہِ فَاَنْدَعَ سَهْمًا فَانْتَحٰ بِهَا
فَاَشَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنِیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَیَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰہُ حَدِیْثَکَ قَدْ اَنْتَ مُؤْمِنٌ وَقَدْ
نَفْسُہُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا شَہِدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُولُہُ یَا اَبَاہِلَ ثُمَّ فَاَذِنَ لَیْ یَخْلُجَ الْجَنَّةَ اَلَا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ
لَیَعْلَمُ هٰذَا الدِّیْنُ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ کما عا فرمے ہم ساتھ آنحضرت کے غزوہ حنین میں ف ع اور ابی ہریرہ
میں اس قصہ کو غزوہ خیبر میں گویا ہر دو صحیح بخاری میں ہی اس طرح ہے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت ایک شخص کے حق میں اُن کو گواہین سے کہ ہمراہ آپ کے تھے
دعویٰ کرتا تھا وہ شخص اسلام کا کہ شخص دروغی ہر طرف ع اور نام اس کا کافران تھا اور تھا وہ منافق نہیں ہی اگرچہ ظاہر نہ تھا انھوں نے اس کا ترجمہ پس عیا
وقت جبکہ لڑا وہ شخص کافروں سے سخت ترین لڑنا اور بیک اسکو خرم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ میں سے تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ
خبر دیکھو حقیقت حال اُس شخص کے کہ فرماتے تھے کہ وہ دروغ نہیں ہے ہر محقق وہ لڑا راہ خدا میں سخت ترین لڑنا پس جبکہ اسکو خرم یعنی ظاہر حال

اسکا یہ کہ وہ ہستی ہو جس پر آیا آنحضرت نے کہ آگاہ رہ کہ وہ دوزخوں میں ہو جس کی اگرچہ ظاہر ہو مگر جو خلاف اسکا جس
 کہ صورت اعمال کا کچھ اعتبار نہیں ہر مدار جسے احوال اور خلقہ پر ہر ترجمہ پس قرینے یعنی لوگ یعنی بعضے مسلمان ضعیف الایمان کہ شک کے میں سیدتی
 خبر آنحضرت کے کجا جو اس وجہ اس کے لڑنے میں کیونکر فرماتے ہیں کہ وہ دوزخی ہر پس اس انسان کہ اس حال پر تھا ناگمان پایا در دوزخوں کا پس کیا
 سلمہ ہمارے کے طرف تر کش اپنے کے اور کھینچا نیز پس کا ناسینہ اپنا ساتھ اس تیرکے عرف و عروج اور بخاری کی اکثر روایتوں میں آیا یہ لفظ اسکا ساتھ صیفہ
 جمع کے بجائے سہا کے یعنی کھینچے گئے تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث میں آیا یہ کہ اس شخص نے رکھی تلوار اپنی زمین پر اور کھانا پنا سینہ تلوار کی تیزی پر زور کیا
 بیان تک کہ مر گیا اور یہ منافات نہیں رکھتا ہر اس روایت سے کہ شاید دونوں امر کے ہون اول تبر سے کیا ہو پھر حبیب نام تو قتل تو کوار گیا و اللہ اعلم و رجال کہ
 وہ مر کا فر جنبت باطن اپنی کے یا فاسق بہ قبتل کرنے نفس اپنے کے ترجمہ پس ہر ڈرے گئے کتنے ایک شخص مسلمان نہیں سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم کا عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ نے بات آپ کی کہ اپنے فدا یا تھا کہ وہ دوزخوں میں سے تحقیق کا ناسینہ اپنا پلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئیں
 پس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ رب ہر گواہی دینا ہونہیں کہ میں بندہ خدا کا ہوں اور رسول اس کا ہے یہ کلام وقت غشی کے کہا جاتا ہر خوش
 ہوئے آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپ کا اور فدا یا ترجمہ لای لایال اٹھ پس علام کر لوگوں کو ساتھ اس کے کہ نہیں خل ہوگا بہشت میں مگر وہیں تو تحقیق اللہ تعالیٰ فی کربا
 اس میں کو بہتے فاجر اور جہاد و قتال اس کے نقل کی یہ بخاری نے عرف مراد فاجر سے منافق ہر یا فاسق ان لوگوں میں سے کہ کرتے ہیں عمل از راہ ریا
 بلاتے ہیں ساتھ اس کے گناہ کو اور کبھی کرتے ہیں ایسا عمل کہ اس سے خاندہ ہوتا ہر اور احتمال ہر کہ ہو یہ جملہ خل تحت علام کے کیا جہا بیان ہو واسطے اختلاف
 احوال عالمین کے اور مانند اسکے کہ لوگ ہیں کہ تصنیف کرتے ہیں یا پڑھتے یا پڑھاتے ہیں یا اذان دیتے ہیں یا امامت کرتے ہیں یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتے ہیں
 واسطے عرض فاسد اور جو ہیں ہر سب نظام دین کے اور تقویت مسلمانوں کے اور وہ خود محروم ہوتے ہیں انکے انوار جہا اللہ تعالیٰ ان کے احسن و ف حیرت
 دلالت کرتی ہر اس پر کہ قاتل نفس و فرخ میں ہوگا اور مذہب ہر کہ اگر مومن ہر اور تو مدیق ایمانی رکھتا ہر تو ہمیشہ دوزخ میں نہیں ہوگا اور ایسا ہر حکم ہر قاتل ہوگا
 مہم اور قاتل اپنے نفس کا بھی ایک فرد ہر قاتل مومن کی اور قرآن مجید میں حکم کیا ہر اس کے علو کا دوزخ میں اور علمائے آسمان و زمین کی ہیں اور بعضے
 تھوڑے اہل ظہر سے کہا ہر کہ اگرچہ مومن ہو لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ میں رہتا ہر پس ہمیشہ دوزخ میں رہنے کو انھوں میں ساتھ کا فو کے نہیں رکھتے لیکن
 بقل شاذ ہر مخالف اجماع اہل سنت و جماعت کے مذہب کے اور بی حق خاص اس شخص کے کہ قصہ اسکا حدیث میں گذر کرتے ہیں کہ وہ منافق تھا جبے طیب
 بعد اونی کہ معنی واقع میں منافق تھا اگرچہ ظاہر تھا منافق اسکا و اللہ اعلم و عن عائشہ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَقَّقَ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِي دَعَا اللَّهُ دَعَاكَ ثُمَّ قَالَ اشْرَحْتَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ
 قَدْ تَنَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَلَوِي رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَسُولِي الْأَخْرَجِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْلُوبٌ
 قَالَ مَطْلُوبُهُ قَالَ لِبَيْدِ بْنِ أَوْعَيْمٍ الْيَهُودِي قَالَ فَيَلَمَّا ذَاكَ خَالَ فِي مَشْطٍ وَمَسَاطِيهِ وَجَفَّ طَلْعَةً كَرَّ قَالَ غَابَنَ هُوَ قَالَ فِي يَوْمٍ دَرَوَاتٍ
 فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَامِيْنٍ مَعَ أَصْحَابِهِ إِلَى الْيَمْرِ فَقَالَ هَذِهِ الْبُيُوتُ الَّتِي أُرِيْتُمْ وَأَنَّ مَاءَهَا نَقَاعَةٌ يُحْتَأَى وَكَانَ تَحْلِيَا
 دُؤْمَسَ الشَّيْطَانِ فَاسْتَفْرَجَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہر عائشہ سے کہ کہا سحر کے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں
 کہ البتہ حضرت کے خیال میں لاجا تھا کہ انھوں نے کسی ایک چیز اور حال انکے نہیں کی عرف و عروج کہا بصورت کے معنی اسکے ہیں کہ غالباً تھا حضرت مسلم پر
 نسیان اس طرح کا کہ گمان کرنے تھے سبب نسیان کے کہ فانی جزی کی ہر حال نکلتی تھی یا گمان کرتے کہ نہیں کی فانی چیز حال انکے کہ جکتے تھے اسکو اور ہر
 دنیا میں تھانہ امور دین میں اور نظیر اسکی وہ ہر جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں یَحْيَىٰ إِلَيْهِ مِنْ سِجْرِهِمْ أَنَّهُمَا شَيْءٌ بَيْنَهُ

لما قال في يوم يوم
 ساء له اور انھوں نے
 اور بعد اونی کہ اس کے
 عدم حضور معلوم ہوا ہر
 اس سے

موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں فیہ الایک کہ کفار کے خطر سے رہبان وغیرہ وہ طوفانی بحر فی میں حال آنگاہ وہ دہلوی نہ تھیں بلکہ انھوں نے پاؤں اٹھا کر سب گری
 اتنا کہ وہ اپنے گھنے لگے ان کے خیال میں آیا کہ خود حرکت کرتی ہیں اور اصدیق میں آیا کہ حضرت سلیم کے خیال میں آتا تھا کہ جماع کریں بی کسی ہو سچ اور پھر میں
 کرتے تھے یعنی دل چاہتا تھا اور جانتے تھے کہ میں قدرت رکھتا تھا جماع کی اور جیسا پس جاتے تھے ان کے تو قادیان میں جوتے تھے نیز اور ہر ایک مرض ہر امراض میں
 تاثیر کرنا اسکا انبیاء پر کچھ نہانی انکی نبوت کے نہیں جیسے اور بیاریاں باقتضائے بشریت کے ہوتی تھیں ویسے ہی یہ بھی ہوا اور کثرت سحر کے تاثیر کرنے میں
 انھیں کثرت کے ہم شریعت میں یہ بھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ تاثیر اسکی اسی ثابت ہر کہ جب شرف المخلوقات میں تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہر اور
 ظاہر نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر میں تاثیر نہیں کرتا اور کا حضرت کو ساحر کہتے تھے پس جنت عالی نے سبب تاثیر کرنے سحر کے نہیں ظاہر کر دیا کہ یا سحر
 نہیں میں اور قصہ سحر کا بعد رجوع کرنے کے جیسے تھا مجھ کے مہینے میں مٹنے چھ میں اور مدت اس کے بقا کی چالیس روز رہی ہر علم نے اور اب انکے
 چھ مہینے اور وجہ ایک قول کے تمام سال اعلیٰ ہر کہ قوت علیہ اسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علامتوں کا چھ مہینے تک اور بقا اپنے اس کے
 بقا یا کا سال بھر تک اللہ علم اور معلوم ہونا اس سحر کا اس سے ہوا کہ جو عائشہ بیان کرتی ہیں ترجمہ توفیق نے آنحضرت ایک روز دیکھ کر
 دعا کی اللہ تعالیٰ سے اور دعا کی اس سے ف یعنی دعا کی بعد دعا یعنی مکر اور بہت کی اور سحر کی سپر اسی لیل ہر اور پھر جب ہر دعا کو وقت مل
 سچا اور مکر وہ اور اس نے ہلا کے اور کہا ہر علم نے انھیں لوگوں سے اس وقت عا کو اتنے میں کہ وقت قبولیت کا ان پہونچے اور اور کو چھوڑے
 رکھتے ہیں کہ عا کرتے ہیں تاکہ وقت پر قبول ہوتی ہر ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت سلم نے کیا جاتا تھا اور پھر کہتی ہر تو عائشہ کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا یہ دعویٰ
 اس کے کہ کھایا بی بی بیان کرنا اور ظاہر کرنا اسکا اس سے پھر بیان کیا اسکو آئے سپر پاس فرشتے بصورت و مردوں کے مٹھا ایک ان مردوں میں سپر سحر کیا
 اور سپر سحر پاؤں پاس پھر کہا ایک نے انھیں سے واسطہ دوسرے کہ کیا ہر جاری اس شخص کو کہا دوسرے کہ سحر کیا گیا کہا اس ایک نے اور کہنے سحر کیا ہر
 کہا دوسرے کہ سحر کیا ہر اسکو لید بن عیسیٰ ہر نے ف کہما بعضوں نے کہا ولید بن عیسیٰ انکی میں سبب قل اللہ تعالیٰ کے من نہ التفات فی القدر یعنی
 برائی عورتوں بھونکنے والیوں کی سے یا نفوس سواہ سے کہ جو کہ دیتے ہیں و دشمن اور بھونکتے ہیں سپر کہا فاضی نے کہ خاص ناہ مانگنی شرفقات سے
 ہر کہ روایت کیا گیا ہر کہ ایک بی بی نے سحر کیا آنحضرت پرچ گیا رہ گریوئے کہ لگانین کان کے چلے میں اور گارا اسکو کنوئین میں پس بیار ہوئے نبی ملی علیہ السلام
 پس ان ترین غوثین اور نبوی حضرت سلم کو چیل نے سحر کی جگہ کی پس بھیجا علی بن فکوس لگا اسکو اور پھر میں دیو دونوں تو میں اس پر پس تھے حضرت علی جب پڑھتے
 ایک یہ مکمل عاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچھ تحفہ و نہیں لازم آنا اس سے بجا ہونا کا فرو کا اس بات میں کہ آنحضرت سحر زدہ ہیں اسلئے کہ مراد کہتے
 تھے اس سے یہ کہ وہ مجنون ہیں بسبب سحر کے اتنی اور ظاہر یہ ہر کہ قضیہ در ہر پس قضیہ غیر اس قضیہ کے کہ اس حدیث میں ہر اور ممکن ہر جمع ان دونوں ساتھ وقوع
 سچو دونوں طرح کے سحر کے لئے تاکہ وہ چند واسطے آگیا ایک ان دونوں کا کہ جو اس حدیث میں واقع ہوا لید سے اور دوسرا اسکی بیٹیو سے ہوا اللہ علم
 ترجمہ کہا اس ایک نے کہ کس خبر میں سحر کیا ہر کہا دوسرے نے سچ کنگھی کے اور ان باون کے کنگھی کرنے سے پڑے ہیں اور سچ غلاف شگوفہ دخت خمار تر کے کہا
 پس کہا ان کھار اسکو کہا سچ کنوئین درد ان کے کہ نام ایک کنوئین کا ہر مدینہ میں پس گئے آنحضرت سلم در بیان کہنے ایک آدمیوں نے اپنے ہتھکے میں سے
 طرف اس کنوئین کے پس فرمایا کہ یہ کنوئین ہر کہ کھلایا گیا جھکوا گیا کہ پانی اس کنوئین کا پانی میندی کا ساتھ اور گویا کہ کچھ کر شگوفے اسلئے کہ پانی ہر جو اس میں
 دفن کئے گئے تھے سحر تھے شیطانوں کے پس نکالا اسکو حضرت نے نقل کی یہ جاری اور سلم نے ف ح مشابہت شیطانوں کے سحر کے ساتھ دی بختبنا
 اور بختبنا نے انکیکے اور شیطانوں کے سحر کو نہایت بُرا اور بے ہمتی جانتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ مراد شیطانوں سے سانپ خیت میں اور ایک دین
 ابن عباس سے آیا ہر کہ آنحضرت نے علی اور سحر اللہ عنہم کو بھیجا واسطے کہ لے سحر کے کنوئین درد ان کے پس پانچوں انھیں غلاف شگوفہ لکھو کہ ان میں

یہ اس مقام پر
 علی اور سحر کے
 فی بعض حدیثوں میں
 اس کا ذکر ہے

نبیاً انحضرت کا موسم بنایا اور سونیاں زمین چھوئیں ہیں اور لکٹ دراباز ہوا سپر گیارہ گروہ میں پکڑیں اور جبریل موعود میں کوہ ایک انجیل پڑھنے لگا
ایک گروہ کل جاتی تھی اور جو سونیاں کہ انہیں سے نکالنے تھے انحضرت کو سکین آرام ہو تاجا تھا اور شاہد کہ انحضرت سلم اس کو تین کے سر گچھ ہوں اور علیؓ
عمار کو اس کو تین کے اندر رجا اور نکالنے اس کے کا حکم کیا ہوا اور یہ بھی ہوا تو نہیں آیا کہ انحضرت اس ہودی کو کچھ کہا اور سزا دی اور فرمایا کہ فتنہ اٹھانیکو دست
نہیں کھٹا میں و عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھو یقسم قسماً اتاہدوا الخویضی وہو
رجل من بنی تميم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال ذلک من یعدل اذ لم یعد قد خبت وحسرت ان لم اکن اعداً فقال عمر ائذن لی ان
اضرب عنقه فقال دعه فان له اخصاً بالجحف احدکم صلواتہ مع صلواتہم وصیامہم مع صیامہم یعرفون القرآن لا یجادونہ انہم یمرحون
من الدین کما یمرحون السهم من الرمیۃ ینظر الی نصیلہ الی رصانہ الی نصیۃ وہو قد خہ الی قد ذہلہ یوجد فیہ شیء قد سبق
انفرت والدہام لیسکتم رجل سودی احدی عضد بہ مثل ثعلب المارۃ ومثل البضعة تدرج یخجون علی خیر فرقہ من الناس قال
ابو سعید اشہد الی ممیت هذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد ان علی بن ابی طالب قال لکم فانامہ
فأمر بذلک الرجل فانصقل فیہ حتی تطرأت الیہ علی یخت، لبتی صلی اللہ علیہ وسلم بعتہ وفی رداءۃ قبل رجل غائب العینین
ناتی الجبہ کث اللعۃ مشرفاً لوجتین مخلوقی الرأس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطعم اللہ اذ اعصیہ فیا منی اللہ
علی اهل الارض ولا تأمنونی فسال رجل قتله فتعہ فلما دلی قال ان من صنیعتی عند قوم مایۃ و دن القرآن لا یجادونہم یمرحون
من الاسلام مروق السهم من الرمیۃ یقتلون اهل الاسلکم ویدعون اهل الاوقات لئن ادرکتمہم لا قتلتمہم مقل عاد
متفق علیہ اور روایت ہوا ابو سعید خدری سے کہ اس وقت کہ ہم حاضر تھے انحضرت کے پاس اور وہ بانٹ رہے تھے مال غنیمت کا یعنی جو کہ نہیں مانع آیا تھا
اسکو جو ان میں بانٹنے تھے آیا حضرت کے پاس نہ خواہیہ اور وہ ایک شخص تھا بنی تمیم میں سے وف ع کہ نام ایک بڑے قبیلہ کا ہوا اور اس کے حق میں یہ آیت آئی
و منہم من یلک فی الصدقین منہم منہم سے تھا اور اگلے آدھ گالہ اسکی اہل سے خواج نکلیں گے اور یہ جو کہا ہوا ایشا رح نے کہ ہزار تھا
خارج کا اسمیں سامعہ کیونکہ وہ خواج کا حضرت علیؓ کے زمانہ میں ہوا ہر ترجمہ پس کہا اُس نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ وسلم عدل تو قسمیں
اور سبکو برابر دینی اور حضرت دینے تھے ہر سبکو بقدر حاجت کے پس فرمایا انحضرت نے وای ہر چھکاپس کون انصاف کریگا جیستہ کہ میں نے بے انصافی کی گفتی
نا ائیدلوا و زنا یحکموا تو اگر نہ انصاف کرو نہیں وف ع اسنے کہ امیدی اور سود مندی تمہاری میری عدالت میں ہوا اور مجھکو حرمہ لکھیں کیا ہوا
واسطے کہ عدل کے بھیجا اگر میں عدالت نہ کروں تو تمکو سوا نا امیدی اور زنا کا ریکہ کہ نہیں ہوا خلاصہ مضمون یہ کہ جب حکم کیا اس کہنے والے نے
اسکا کہ حضرت عدل نہیں کرتے ہیں تو نا امید ہو کہنے والا اور ٹوٹے میں ہوا بسبب اس حکم کے ترجمہ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دے مجھکو کہ کروں یا روں میں سبکو
پس یا جو ٹوٹے اسکو وف ع شرح المستعین ہر کہیو نہ کہ کیا انحضرت نے اس کے قتل کرنے سے باوجود اس کے کہ آپ نے فرمایا ہوا اور ایک حدیث میں کہ اگر باؤ بن
انگو البتہ قتل کروں انکو جواب یہ آیا ہوا اسکا کہ حضرت نے مباح کیا قتل انکا جبکہ بہت ہوں اور تمہیہا کر رہی اور معرض ہوں لوگوں سے اور یہ باتیں جو
نہیں تھیں حیثیت کہ منع کیا اس کے قتل کرنے سے اور اداں جنسا و شرمع ہوا انکا حضرت علیؓ کے زمانہ میں ہوا اور اڑے وہ انسیدان تک کہ بہتو کو
ان میں قتل کیا انہی اور نظام ہر سبکو کہ جو اس نے کہا کہ اس میں دلیل ہوا انحضرت کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہوا ہر کہ حضرت سلم بد نہیں لینے تھے اپنے نفس کے لئے
بلکہ وہ کسی عیب کی اسنے کہ اسکا عدل کو اور روایت میں آیا ہوا اتق اللہ اور میں ہر کہ اس تقسیم میں عدل نہیں ہوا اور ہم اپنے بدلہ نہ لیا باوجود اس کے کہ یہاں
موجب قتل کی تھیں کیونکہ اس میں عیب لگا تھا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسنے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ میں کہ تو حکم کیا جاوے اس کے کفر اور زندا کا

انتہی اور بیانیہ نہیں تو تحلیل منع کرنے حضرت کی قتل کرنے اُنکے سے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ پہلے کے تحقیق واسطے اُنکے تابع رہنے کے کہ حقیر جانے گا ایک تمھارا نام
اپنی کو بیچ مقابلہ نماز انگلی کے بہت جی طرح پڑیں گے ازلاہ دیا اور مع کے اور حقیر جانیکا کو نے اپنے کو بیچ مقابلہ نماز انگلی کے ف یعنی ظاہر میں نماز اور
روز اُنکے زیادہ اور قوی تر ہوئے گا اور روز کو تمھارے اور مارنے مارنے کے سے نفی وار ہوئی اگرچہ نماز و روزہ اُنکا قبول نہیں ہوتا انتہی اور
ملا علی نے ایک شارج سے یہ قول نقل کر کر کہا کہ اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہی مطلق نہیں ہے ترجمہ پڑھنے کے قرآن یعنی براہ امت کرینگے اُنکی تواتر پر
اور صبالغہ کرینگے اُنکی توجہ اور ترتیل میں اور رعایت مخارج حروف میں حال آنکہ نہ پڑھیکا قرآن اُنکے طقون سے یعنی قراۃ اور اعمال اُنکے اوپر
نہیں چڑھیکا اور قبول نہیں ہوئے یا قرآن اُنکی زبان سے نماز کر کر ل تک نہیں ہو چکا اور تاہر نہیں کر گیا اُنہیں نکلیں گے دین سے یعنی اطاعت امام
یا اسلام جیسے کہ کلمہ تائید تشرکار سے دیکھتا ہاں طرف بیکان اُسکی طرف پر اُنکے کے طرف نفسی اُسکی اور دوسرے اُنکے ہی دیکھتا ہاں طرف ہر طرف تیر کے یعنی
گدھ تائید تشرکار میں سے پکانے لے تیرک پس نہیں پایا تائید تیر میں کچھ اثر در حالیکہ گدھ تائید تیر کے اور خون سے ف ح یعنی یہ فرقہ ابداً و بیچ نکلیا دیا
کہ جیسا تیرا بن صفت تشرکار سے نکلیا تائید کہ کچھ اثر اُسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اُنکے خرد میں بچے سے لے اوپر تک ظاہر نہیں ہوتا ہاں اور اس صفت سے استدلال
کیا ہاں اس شخص نے کہ کفر کی ہر خواج کی اور خطابی نے کہا ہے کہ مراد اس سے بیان اطاعت امام کی ہر اور امام مالک ح سے احوال تکفیر اہل اہوکا چھا
کہ آیا کفر میں یہ کہا کہ کفر سے بھاگے ہیں وہ اور مثل اُنکے امیر المؤمنین علی سے بیچ شان خواج کے بھی نقل کیا ہاں واللہ اعلم ترجمہ علامت بعض آثار و
اس مرد کے کی کہ ذوی الخویصرہ یہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ ٹھیکہ اُنسے ایک دنون بازوون اُنکے میں سے مانند پستان عورت کے ہوگا
یا مانند گڑے گوشت کے ہوتا ہوگا ف ح اسی سبب سے اُسکو ذوالنذریہ بھی کہینگے ساتھ پیش کش مثلثہ اور زبردال اور تشدید ح کے اور وہ سردار خاجو کا
ہوگا ترجمہ اور نکلینے یعنی یہ مراد اور ہر ہی اُنکے ساتھ بغاوت کے اوپر بہترین فرقہ کے لوگوں میں سے یعنی اپنے زمانہ کے لوگوں میں تیر ہوئے اور مراد اُنسے
حضرت علی اور اصحاب کچھ ہیں کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہر گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ سنی میں نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے اور گواہی دیتا
ہوں میں یہ کہ علی ابن ابیطالب لڑے اس جماعت خواج سے کہ آنحضرت نے بیان کیا اُنکا او میں ساتھ اُنکے تھا اور جب فتح اب ہو حضرت علی انہر اور
مارا اُنکو پس حکم فرمایا اپنے ساتھ تلاش کرنے اُس شخص کے درمیان مقتولوں کے پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کے پاس ہاں تک کہ دیکھا چھ
طرف سے اور پایا بیچ اُسکو اور پراس صفت کے بیان کی تھی آنحضرت نے اور ایک است میں یعنی بجائے تائید ذوی الخویصرہ کے کہ اول حدیث میں واقع ہوا
یون کہ آیا ایک مرد کہ اندر کسی ہوتی تھیں انجین بلند پشانی انہو کی داڑھی اٹھے ہوئے خسارے منڈا ہوا سرف ع اور بخافت ظاہر ہو جس
ہیت کے کہ چہرہ اکثر ہاں آنحضرت کے تھے کہ سر میں بال کھتے تھے منڈا تے نہیں تھے مگر بعد فراغ حج کے سو علی کرم اللہ وجہہ کے کہ وہ اکثر منڈا ہی کرتے
تھے بسبب کے کہ با و اہل میں پانی تیر ہو چھے ترجمہ پس کہا اُنسے او محمد ذوالنذریہ سے اور فرمانبرداری کر اُنکی یعنی عدل کر تقسیم میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ کوٹ ریگا
اور فرمانبرداری کر گیا اللہ کی جبکہ میں نافروانی کروں یعنی باوجود عصمت و ثبوت نبوت کے یعنی میں سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہوں مجھ کو کیا حکم کر تائید
فرمانبرداری کا پس میں جانتا ہوں مجھ کو اللہ اور پرز میں کے لوگوں کے اور بھیجا ہوں مجھ کو خلق پر عادل کروں انہیں اور نہیں امین جانتے تم مجھ کو اور عتقاد نہیں
کرتے مجھ پر پس لوچھا ایک شخص نے یعنی حضرت عمر نے درخواست کی اُسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اُسکو اُنکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیچھری اُس
شخص نے فرمایا آنحضرت نے تحقیق اس شخص کی اہل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھینگے قرآن نہ پڑھیکا اُنکے طقون سے نکلینے اسلام سے یعنی اسلام کے کمال
یا اطاعت امام سے مانند کلمہ تائید تشرکار میں سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت ہر تلو کہ یعنی اُنسے جنگ نہیں کرینگے
باوجودیکہ ہم ہر جنگ کرنی اُنسے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤں میں اُنکو اور میر زمانہ میں ہوں تو البتہ قتل کر دین اُنکو مانند قتل کرنے عادی کے نقل کی یہ

بخاری اور مسلم نے وفات عمر و عمار کے قتل کر نیسے ہلاک کرنا اور استیصال نکاہی بالکلیہ اور غیر ساتھ قتل کے مشاکلت کے لئے ہر والا عاقل نہیں کیے گئے
 میں بلکہ ہلاک ہوئے ہیں باندہ سے اور استیصال کیے گئے ہیں ساتھ ہلاک کر نیکی **و عن ابی ہریرۃ** قَالَ کُنْتُ اَدْعُوْا اِلٰی الْاِسْلَامِ وَفِيْ سَفَرٍ
 قَدْ غَوِيْهَا يَوْمًا فَاسْمَعْتُ فِيْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَوُهُ فَاتَّبَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ وَانا ابْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اُدْعُ اَنْتَ
 يَهْدِيْ اُمُّ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ اُمَّ ابْنِ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدُعَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى
 الْبَابِ فَاِذَا هُوَ بِحَافٍ سَمِعْتُ اَنْيَ خَشَفَ قَدْحِيْ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خُصْصَةً لِّمَا وَاَقْسَمْتُ فَلَبِثْتُ
 دُرْعَتِيْ وَغِلَّتْ عَنْ خِيَارِهَا فَفَتَحَتِ الدَّابَّ ثُمَّ تَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُوْلُهُ فَوَجَّهْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْكِي مِنَ الْفَرَحِ فَمَحَمَّدٌ اللَّهُ وَفَالِجِيَّوَارُ لَهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابو ہریرہ کہ کہا تھا میں بلانا اپنی ان کو
 طرف اسلام اس حال میں کہ وہ مشرک تھی پس بلایا میں اسکو ایدین نبی اسلام کی طرف پس شامی میری مان نے مجھکو آنحضرت کے حق میں وہ چیز کہ ناخوش رکھی میں نے
 اپنے ایسا کلام حضرت کی شان میں کہا کہ مجھکو ناخوش لگا کہنا اسکا اسوقت یا اب کر کرنا اسکا مجھکو برا معلوم ہوا پس آیا میں آنحضرت کے پاس اس حال میں کہ
 روتا تھا میں نے پیغمبر اور سرین نیکی اسکے حال پر کہ یہ مان میری ہر گز نہیں کر سکتا اور اسکا حال یہ ہیں کہا میں نے یا رسول اللہ دعا مانگئے اللہ تعالیٰ سے
 یہ کہ ہدایت کرے ابو ہریرہ کی مان کو پس کہا آنحضرت نے خداوند ہدایت کر ابو ہریرہ کی مان کو پس نکلا میں یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بہت عار ہدایت کرنے
 آنحضرت کے پس جب پیچا میں طرف دروازے مان اپنی کے پس ناگمان دروازہ بند تھا پس شامی مان میری نے آواز میرے پانوں کی پس کہا اُسے گھر تو اپنی جگہ پر
 اور ابو ہریرہ اندر آؤ میں گھر رہا اور سنی میں آؤ زبانی کی پس غسل کیا میری مان نے اور رہنا کرتا اپنا اور جلدی کی اور رہنے سے یعنی ماے جلدی کے بعد پہننے
 کرنے کے اور شامی ناوٹھی اور دروازہ کھولنے کو ڈری پس کھولا دروازہ پھر کہا ابو ہریرہ کو وہی دیتی ہو میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی بتی
 ہو نہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ اللہ کے میں اور سوال اسکے پس پھر میں اور آیا پاس رسول خدا کے اس حال میں کہ میں روتا تھا اسنے جو کہ وف ح رونا
 کبھی تم نہ رہا اور کبھی خوشی سے بھٹے خوش طبعوں کے کہا کہ وہ ناخوشی کا اس سبب ہے کہ تم بصوت انسوونے ہو کہ کچھ تاہی ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی
 اور شکر کیا میری بلکہ اسلام آپراؤ کہانیک نقل کی یہ مسلم نے **ف** ۶۷ یعنی کہ کلام کہا اچھا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ کہ پہنچا تو ابو ہریرہ بھلائی کو سبب اسلام
 مان بنی کلمہ معجزہ بیان طالع ہونا آنحضرت کی دعا آتھا ابو ہریرہ کی آنحضرت میں نے احوال باوجود اس انکار و شدت کفر کے **وَعِنْدَهُ** قَالَ اَنْتُمْ تَقُولُوْنَ اَلَا تَرَوْنَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ الْمَوْعِدُ وَاَنْ اُخَوِّنِيْ مِنَ الْفُلْجِ جَوْبِيْ كَانَ يَشْغُلُهُمُ الصَّفَقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاَنْ اُخَوِّنِيْ مِنْ لَّانْصَارِ
 كَانَ يَشْغُلُهُمْ عَمَلُ اُمَوَاتٍ فَكُنْتُ اَمْرًا وُسْلَبْنَا الزُّمَّ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيَّ مَلَكِيْ يَطْوِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ مَالِيْ يَبْسُطُ اَحَدُ مِنْكُمْ
 ثَوْبَهُ حَتَّى يَقْصِيْ مَقَالَتِيْ هَذِهِ ثُمَّ يَجْعَلُهَا اِلَى صَدْرِيْ لَا يَبْسُطُ مِنْ مَّقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا فَلَبَسْتُ نَمْرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ عَلَيَّهَا حَتَّى قَضَى
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَالَتَهُ ثُمَّ جَعَلَهَا اِلَى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ تَعْبَهُ بِالْحَقِّ مَا لَيْسَتْ مِنْ مَّقَالَتِهِ ذَلِكَ اِلَى يَوْمِيْ هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہو ابی ہریرہ کہ کہا اچھا حق تم نبی جماعت تابعین کی اور بصورت کہ لکھا تھا صحابہ باخبرین کو کیا کہتے ہو کہ بت نقل کرتا ہر حدیث ابو ہریرہ آنحضرت صلیع
 اور اللہ ہر وعدہ گاہ ہمارا **ف** ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد اس سے زقیامت وعدہ گاہ ہمارا یعنی اگر میں نیکی میں اور خیانت کی ہوگی خدا تعالیٰ قبولیت کے
 سزا مجھکو دیا آنحضرت نے فرمایا کہ جو کوئی مجھکو باندھے مجھ پر طے ہے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ و مز سے بعد اسکے ابو ہریرہ سب سے بہت دانت کر نیکی
 بیان کرنے میں ترجمہ اور تحقیق بھائی میرے کہ ہمارے حق باز رکھتا تھا انکو آنحضرت صلیع کی ملازمت شریف سے ہاتھ پر ہاتھ مارنا باز اور میں **ف** ح کہ کتابہ ہر جمع نزار
 کہ سبب اللہ اور شریک میں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں یعنی وہ خرید و فروخت میں مشغول رہنے سے پہنچنے لیکے تجارت ترجمہ اور تحقیق بھائی میرے کہ انھیں

باز رکھتا تھا انکو کارا مالون انکی کلاف ح ملا مالون دینہ والوں کے نزدیک مانع و راعی تھے میں جسکد اہل مکہ کے نزدیک اونٹ اور کبیریاں اور اصل یہ کہ
 مہاجرین تجارت کرتے تھے اور انصاف راعت و درستی باغات کھجور کی ترجمہ اور تھامیں ایک شخص مسکین لگا رہتا تھا آنحضرت کے پاس دو پر بھرنے بیٹ
 اپنے فح یعنی میں فقیر تھا اگر ہوتا اسقدر کہ بیٹ بھر جاؤ اور بھوک دفع کرے قناعت کرتا تھا میں اور تجارت اور راعت کھتا تھا تاکہ ہمیں شغل
 ہوون اور بار بھر لے دے اور بڑوں پس ملازمت شریف میں محتاج اور احوال انوال آنحضرت کے دیکھتا اور سنتا تھا میں ترجمہ و فرمایا آنحضرت ایک دن اگر
 نہیں ہوگی بات کہ کھولے ہے اور پھیلانے ہے کوئی تم میں سے اپنا کپڑا ایسا نکالے تمام کرو نہیں بات اپنی یہ بھر کھٹا کرے اور لگائے اسکو طرف سینہ اپنے
 اور بھر بھوک بھی میری حد نہیں سے کچھ بھی فح اپنی بات اشارہ ہر طرف عار کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کے لیے اسطے یاد رکھنے حدیثوں کے کہ میں آنحضرت
 آؤں میں کہ میں عاکر تار ہوں جو کوئی کپڑا اپنا پھیلا کر رکھے اور برکت اس عاکر کے اس کپڑے میں آؤگی طرف سینہ اپنے کے ملائے جو کچھ کہ میری حد نہیں سے یاد
 کی ہوگی ہرگز نہیں بھولنے کا ترجمہ پس کھولی میں کلی کہ نہ تھا مجھ کو کوئی کپڑا اسو اس کے میان تک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا بھر مٹا اور لگا یا میں
 اسکو طرف سینہ اپنے کے پس قسم ہوا اس بات کی کہ بھیا حضرت کو ساتھ حق کے نہیں بھولا میں حضرت کی حدیثوں سے کہ سنی تھیں میں نے اسدن تک کہ وقت روتا
 اس حدیث کا ہر نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **وعن** جریر بن عبد اللہ قال قال فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی من ذی الخلفۃ
 فقلت بلی وکننت لا ابلت علی الخیل فذکرت ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ علی صدری رے حتی رايت
 اثر یدہ فی صدری رے وقال اللہم بئتہ واجعلہ ہادیا مہدیًا قال فما وقعت عنی رے بعد فانا نطلق فی
 مائۃ وخمسون ناریا منی اخصس فخر قہا بالنادی وکسوها متفق علیہ اور روایت ہر جریر بن عبد اللہ بھی سے کہ
 کہا فرمایا بھوک آنحضرت نے کیا نہیں رام دیتا تو بھوک ذی الخلفۃ فح یعنی نہیں توڑتا تو اسکو تا میں رنج سے خلاسی پاؤں اور ذی الخلفۃ ساتھ رہ رہ
 خانہ مجبور اور لام کے اور ساتھ نہیں ڈونگے بھی آیا یہ قبیلہ ختم کے تجانہ کا نام تھا کہ اسکو لقبہ الیما بھی کہتے تھے ہمیں ایک بت تھا کہ نام اسکا خلفۃ اور اسمیں شاہ
 اسکی طرف کہ فسوں پاگ کا کہ کو بیج لاحق ہوتا یہ عبادت غیر اللہ اور خلافت میں چیزوں سے ترجمہ پس کہا میں ہاں احث و گامین نکو اسکے تین توڑ کر دیتھا
 کہ میں ٹھہر سکتا تھا کھوٹے پر سواری میں بلکہ گر پڑتا تھا میں سے کبھی کبھی پس نہ کر کیا میں نے اسکو کہ میں نہیں ٹھہر سکتا ہوں کھوٹے پر بھینچا اے اللہ علیہ السلام
 سے پس را آنحضرت نے دست مبارک پاسیرے سینہ پر بیان تک کہ دیکھا میں نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنے سینہ میں یعنی بہ بڑبڑ سے مارنے ہاتھ
 اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی میرے لئے کہ خداوند ثابت کہ اسکو یعنی ظاہر باطن میں اور گردان اسکو راہ راست کھائیوا الا اور راہ راست پایا گیا کہا جریر
 پس گرامین نے کھوٹے بعد اس دعا کا بعد سن کے پس واد ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلفۃ کے اسکے توڑنے کے لئے ساتھ ڈیڑھ سو سواری کے جس سے
 فح اس ساتھ جاؤ اور میں جہتیں کے اوپر وزن احمر کے نام قبیلہ کا یہ قریش میں سے یہ نام رکھا گیا اتکا بہ بید نایت شجاعت کے کہ حاسہ غنی شجاعت
 کے اور لفظ فح لفظ سے کلام راوی کا ہے یعنی جو کہ جریر سے روایت کرتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام جریر ہی کا ہے پس ہمیں التفات ہے ترجمہ میں دیا
 جریر ذی الخلفۃ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اسکو نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادع
 بالاسلام وبعث بالشہدین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا مرض لا شہدہ فاجہ فی ابو طلحۃ اللہ انی لا ارضی لک ماتینا فوجدنا مشہدا
 فقال ما شان هذا فقالوا ادفعنا مزارا نکلہ نقلہ اللہ رض متفق علیہ اور روایت ہوا انس سے کہ کیا تحقیق ایک شخص لکھتا تھا وہ آنحضرت کے
 پیغمبر ہی پس عزیمت کیا اور بھر اسلامی سے اور ملا ساتھ شہ کوئے فح اور شخص نصرانی تھا کہ مسلمان ہو گیا تھا اور بھر وہ نصرانی ہو گیا ترجمہ میں فرمایا
 آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہیں قبول کرگی اسکو فح یعنی اپنے اندر نہیں لگے بلکہ پھینک دی سو ہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مسٹر کون نے اسکو پس صبح کو

جو دیکھا تو زمین اُسکو چمکیا تھا مشرکوں نے کہا کہ یہ کیا ہے محمدؐ نے اور ان کے اصحاب علیہم السلام نے کہ قبر کو کھنڈ کر اُسکو باہر ڈال دیا پس خوب گہری کھدائی فرما کر کھنڈ کر
 بہان تک گہری کھدائی اور اُسکو دفن کیا پس صبح کو دیکھا تو زمین نے اُسکو باہر ڈال دیا تھا پس معلوم کیا مشرکوں نے کہ یہ آدمی کا کام نہیں ہے پس پتھر ڈال دیا
 اُسکو زمین پر پتھر چھبھ کر اُس نے پس خبر دی مجھ کو ابو طلحہؓ نے کہ انس کی ماں کے خاوند تھے کہ یہ ابو طلحہؓ آئے اُن میں میں کہ مرا تھا وہ شخص اور دفن کیا گیا تھا
 آمین پس پایا اُسکو ابو طلحہؓ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچھا ابو طلحہؓ نے کہا کہ کیا یہ حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہے پس کہا لوگوں نے کہ دفن کیا
 گئے اُسکو کئی باسین قبول کیا اُسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے دفن اور ہر بار کہ دفن کیا اُسکو باہر پڑا یا **وَعَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ خَرَجَ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجِبَتْ لَشَمْسٍ قَسِيمٌ صَوْنًا فَقَالَ يَهُودُ لَعَذَابُ رَبِّي قُبُورُهُمَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی الیاس کہ کہا اُن نے
 نکلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں کہ عروبہ ہوا تھا آفتاب پس سنی انحضرتؐ ایک وازف ع احتمال ہے کہ سنی انحضرتؐ نے آواز نا کہ عذاب کی یا
 آواز نبویؐ کہ عذاب کے جاتے تھے یا آواز واقع ہوئے عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر ہے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حضرت کے اس بیان سے ترجمہ نہیں کیا کہ یہودی ہی
 لینے آواز نبویؐ کی ہے یعنی آواز ایک طاقت یہودی کی ہے کہ عذاب کے جاتے ہیں نبی قبروں میں نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ ابْنِ شَيْبَةَ** ثبات عذاب قبر کا ہے اور ترجمہ ہے
 حضرت کا کہ آپؐ اُنکا احوال کھل گیا اور آپؐ اُسکو بیان فرما دیا **وَعَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ**
الْمَدِينَةِ حَاجَتْ رُحْمُكَ دَاثًا تَذْفَعُ النَّوَكِبَ كَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْتُ هَذِهِ الرَّحْمَ لِمَنْ مَنَافِقُ فَقَدِمَ الْمَدِينَةُ
فَلَمَّا اعْتَلِمُوا مِنَ الْمَنَافِقِينَ قَدِمَتْ رُحْمُكَ دَاثًا اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا اُن نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک فرستے پس جبکہ پہنچے نزدیک یہ کہ جلی
 ایک ہوا یعنی سخت پس قریب تھی کہ دفن کر دے سور کو نبیؐ اُڑا لیا جو اے اور پوشیدہ کر دے نظر سے اور ہلاک کرے بسببِ شے کے پس فرمایا انحضرتؐ صلعم نے
 کہ بھیجی گئی ہے یہ بادِ ج و وقت مرے ایک منافق کے پس پہنچے انحضرتؐ مدینہ میں پس ناگمان ایک بڑا سزاوار سا فوجی بھیج کر گیا تھا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ**
 کہ نام اسکا رفاعہ بن دیر تھا اور غزوہ تبوک کا تھا اور فضولؓ کہ نام اسکا رافع تھا اور غزوہ بنی مطلق کا اور سب چلنے ہوا کا وقت مرنے منافق کے چلے
 جانوشت اور کہدورت اور پریشانی کا ہر وقت بے شمار کر کے یہ حالت مرنے و زندگانی میں محل کلفت محنت کے ہیں **وَعَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ** اُنھوں نے کہا کہ اُنھوں نے
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيْلًا فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هَهُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّا عِبَادُ أَخَافُ مَا نَأْمَنُ
عَلَيْهِمْ فَلَمَّا ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَلَا تَقْبُلُ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ
يَحْرُسَانَهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ ارْجِعُوا فَإِنَّكُمْ تَحْلَتُنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي يَخْلَفُ بِهِ مَا دَمَعْنَا رَحَالَنَا جِئْنَا
وَحَلَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى آخِرَ عَلَيْهِ نَبُو عِبَادِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمَا يَهْجِيهِمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ لَوْ كُنَّا مُسْلِمِينَ اور روایت ہے ابو عبد خدزی سے کہ کہا اُنھوں نے
 ساتھ انحضرتؐ کے یعنی کہ سے طرف سے بیان تک کہ پہنچے ہم عسفان میں کہ نام ایک مریض کا ہے کہ دو منزل ہے کہ سے پس گھر سے انحضرتؐ آمین کی الزین یعنی اور
 گئی دن پس کہا لوگوں نے یعنی بعضے منافقوں نے یا ضعیف الاسلاموں نے کہ میں میں ہم بیان کسی فعل و کار میں کچھ لڑائی کے کام میں اور تحقیق اہل و عیال ہم سے
 البتہ غائب و رہے ہوئے میں نہیں خاطر جمع ہماری اور یعنی اس سے کہ دشمن آجاوے اس پر اور غارت کرے پس پہنچی یہ خبر انحضرتؐ کو پس فرمایا
 قسم ہاں اس کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں نہیں مدینہ میں کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین میں ہر ایک پر دو فرستے کہ نگہبانی کرتے ہیں ہنسکی یعنی ہنسکی
 راہوں اور کوچوں کی بیان تک کہ پہنچے ہم مدینہ کے **وَفِي لَفْظِ شُعْبَةَ** کے زبیر سے راہ چھوٹا کے اور لفظ ثقیب تھا زبیر بن جراح اور جرم قاتل راہ دیرا
 دو پہاڑوں کے ولیکن بیان مراد راہ میان دھروں کے کہ لینے کو چے شمر کے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ انقباب مدینہ پر ملا مکہ میں کہ نہیں آدیا آمین طاعون کو
 دجال ترجمہ پڑھ فرمایا انحضرتؐ نے کہ کوئی کہ تو تم پس کوئی کیا ہے اور توجہ ہو ہم طرف سے کہ پس قسم ہاں اس کی کہ قسم کھائی جاتی ہے اسکی یعنی اللہ کی نہیں کہے
 ۴۰

ہیں تہذیب و تربیت کے تحت جو کچھ بنایا گیا اور کھڑے ہوئے اس پر حضرت خطبہ پڑھنے کو جلیاواہ سنوں کہ خطبہ پڑھتے تھے حضرت اُسکے پاس پہلے تھے مگر کہیں
 کفر تھا یہ کہ بھٹ جاوے حضرت کے فرار سے پس آئے حضرت میں مہر سے اُسکے طرف اُسکے یہاں تک کہ پکڑا اُسکو یعنی ہاتھوں سے اور آپ گلے سے
 لگایا اُسکو یعنی اُنکی تسلی کے لئے پس شروع کیا اس سونے کہ نالہ کرتا تھا مانند نالہ کرنے لڑکے کے کہ چپکا کیا جانا ہو گریو زاری سے اور چپکا نہیں ہوتا یہاں تک کہ
 ٹھہرا اور آرام پکڑا اُس سونے فرمایا آنحضرت نے یعنی اُسکے دینکے سبب میں کہ سو یاہ سنوں اور پھر پائے اُس چیز کے کہ سنتا تھا اور سے نقل کی بجا رنج و غم
 یعنی اور اور پھر پائے قرب کر کے اور یہ حدیث جمع کی جماعت صحابہ سے بہت سے طریق سے روایت کی ہے کہ شک شبہ کو امین راہ نہیں اور بعضوں کہ اس صحیح میرے نزدیک
 یہ کہ حدیث جنس جمع کی متواتر اور حسن بھری جب حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ اویہنگان خدا جب خشک نالہ کرتی تھی اور روتی تھی پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوارتر ہو اُسکے کہ شوق ہو و اُنکی ملاقات کے اور کم چور سے نہایت سنگے و گلیا ہی کہ درو خاصیت بہت
 بہر اُو و اُلکہ درو حضرت نے بہت سے **وَعَنْ ثَلَاثَةِ بَنِي كَوْعٍ أَنَّ دَجْلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيبَاهِ فَقَالَ كُلُّ مِثْنِكَ قَالَ**
لَا اسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطِيعَتْ مَا مَنَعَهُ لِمَا الْكَلْبُ قَالَ فَادْفَعُوا إِلَيْهِ قُلُومًا اور روایت ہے سلمہ بن اُکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے پاس یسین ہاتھ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھاؤ امین ہاتھ اپنے سے کھاؤ کہ نہیں کھا سکتا میں امین ہاتھ سے پس فرمایا حضرت نے
 نہ کھا سکو یعنی بعد اُنکی حضرت نے اُسپر سنے کہ وہ جو کچھ کھا تھا خدا کر نہیں نہ باز کھا اُسکو دین ہاتھ کے کھانے سے مگر کبر اور نہ فیدہ حنیف و معجزات تو اُنکی
 یکلام راوی کا ہے کہ کھا واسطے دفع وہم اُس شخص کے کہ تو ہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے تین دعا کی اس پر جو درجۃ للعالمین ہو چکی ہیں جوابے یا گیا یہ کہ نہ باز کھا
 اُسکو دین ہاتھ کھانے سے معجزہ بلکہ باز کھا اُسکو بکسر نے اسے حضرت نے بعد اُنکی اس پر ترجمہ کہا راوی نے کہ میں اٹھا سکتا تھا وہ شخص دایان ہاتھ طرف منہ
 اپنے کے بعد اُنکے نقل کی یہ **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَرَعُو مَرَّةً فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَسًا لَهُ بِلَاحَةٌ بَطْنِيًا كَانَ يَغْطِفُ**
قَلَمًا جَعَلَ قَالَ وَجَدْنَا قَوْلَهُ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَجَارِي دَفْنِي بِرَوَايَةٍ قَدْ سَمِعْتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 اور روایت ہے انس کے تحقیق اہل مدینہ دُرسے اور فرمادی ایک بار یعنی جو روایت سنیں پس سوار ہوئے آنحضرت گھوڑے پر یعنی نگلی پیچ پر کہ ابو طلحہ کا تھا
 سست و اور تھا وہ کہ نگ اور پاس میں کھتا تھا قدم میں جبکہ پھرے آنحضرت فرمایا یا ایہذا اس تمہارے گھوڑے کو دریا بیٹھ کٹا وہ قدم اور طبع و پس ہوا وہ
 گھوڑا بعد آنحضرت کی حوا کے اس طرح کہ کوئی گھوڑا اُسکے ساتھ نہیں چل سکتا تھا اور میں بڑھ سکتا تھا اُس سے اور ایک ایسے ایت میں آیا ہوں اُس کے بڑھ سکتا تھا
 اُسکے کوئی گھوڑا بعد اُس کے نقل کی یہ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَوَقَّيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ دِينَ قَرَسًا عَلَى عَرْمَانِهِ أَنْ يَأْخُذَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَمَسْتُ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَدَّ يَدَيْهِ فَاسْتَبَدَّ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَوَقَّيْتُ دِينَ الْكَلْبِ وَأَوَّلِيْتُ لِحَبْلِكَ الْغَزْلَاءُ فَقَالَ لِي إِذْ هَبْ فَنَبِّدُ
كُلَّ قَوْمٍ عَلَى يَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْنِي فَلَمَّا انْظَرُؤُا إِلَيْهِ كَانَهُمْ اغْرُؤُوا بِلَالِكَ السَّالَةِ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَأَتْ حَوْلَهُ عِظَمًا بِأَيْدِي رَأَتْ
مَوَاتٍ لَمْ يَجْلِسْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي أَصْحَابَكُمْ فَمَا زَالَ يَدْعُو حَتَّى ادْعَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي مَا نَتَهَ وَأَنَا ارْغَفِي أَنْ يُودِيَ اللَّهُ أَمَانَةً وَالِدِي
وَلَا أَرْجِعُ إِلَى الْغَوَايِ خَيْرٌ مَسْلَمًا لِلَّهِ أَلْبَسًا دَرَكَلَهَا وَحَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الْبَيْدِ الْإِنْدِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کاتھا لَمْ تَنْقُصْ ثَمَرَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کما وفات پائی میرے باپ نے احوال میں کہ ابیر
 قرض تھا پس میں کیا میں نے انکے قرض خا ہوں پر کہ لیون نام کچھ جوں ہماری بھڑا میں کے کہ میرے باپ پر میں مانا انھوں نے اپنے اسلئے کہ وہ اُنکی نظروں میں نمودار
 معلوم ہوتی تھیں اور تھے وہ ہونے میں آیا میں حضرت کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ چاہتے ہیں یہ کہ اب میرا شہید ہو گیا ہے روز احد کے اور چھوڑا
 دین بہت اور میں چاہتا ہوں کہ یہ کچھیں آپ کو قرض خواہ یعنی میرا پس تاکہ رعایت کر میں مجھ پر فرمایا آنحضرت نے کہ جاؤ اور میرا کما ہر قسم کی کھجور و کھجور

اور کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں نوبت لشکر کی لاکھ آدمی کو بھیجی تھی ترجمہ میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی مجھ کو لے کر نہ اور
تحقیق میں بن رسول خدا کا نہیں چہیات کہ لکھنؤ سے ساتھ اندرون کو اسبوں کو کوئی بندہ کہ نہ شک نہ پیدا ہوا اور مجھ کو کجاوہ بننے سے نفل کی یہ سلم نے
ف عینے جو کوئی ملیگا اللہ تعالیٰ یہ دونوں کو اسبیاں تم حید رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد و اشک کے پس میری کجاوہ کا بننے سے کہیں وعین انہی فلک کان
النبي صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اتم سليلي ثم وسين داوطق فصنعت حيسا فجعلته في ثور فقال
يا انسى اذهب بهذا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم نقل بعثت بهذا اليك ابي دحي ثورك السلام وتقول
ان هذا لك منا قيل يا رسول الله قد هبت فقلت فقال ضربه ثم قال اذهب فادع لي فادنا فادنا فادنا فادنا فادنا
ستاهم وادعني من القيت قد عوت من سمي ومن لقيت فرجعت فاذا اليك عاص يا هله قيل لا نيس عندكم
كنا قال زهاء ثلث غمائم فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم وضع يده على تلك الحيسة وتكلم بما شاء الله
ثم جعل بين عود عشرة عشرة يا كلون مني ويقول لهم اذكروا اسم الله وليا كل رجل مما يليه قال فاكلوا حتى
شبعوا فخرجت حاتفة ودخلت حاتفة حتى اكلوا كلهم قال يا انسى ارفع فوفعت فادعني حتى مصعت كان الثور حين مصعت شفي على
او ابوت ہر اسب کے کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا کلاخ جو ساتھ بننے کے پس قصد کیا مان میری سلم نے طرف کھجور اور گھی اور قوط کپڑے لیا اپنے اچھے اور
مالیدہ پس کھا اسکو بالین اور کہا انہی اسکو انحضرت کے پاس اور کہ کبھی ہر اسکو طرف کے میری مان اور اسے آپکو سلام کہا ہر اور کہا ہر کہ تحقیق
یہ آپ کے لئے ہر ہاری طرف سے ٹھوٹا اپنے آپ کے لائن نہیں ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس لیگیا میں اسکو پاس حضرت کے اور کہا میں جو کچھ کہ میری مان کہا تھا پس یا
کہ رکھ دے اسکو بھر فرمایا کہ جا اور بلا اسیر پاس فلاں کو اور فلاں کو اور فلاں کو کہ تین شخصوں کا نام لیا ف ع یعنی معین کیا انکو ساتھ ناموں کے اور بھول گیا میں
انکو پس قصیر کیا میں نے انکو ساتھ فلاں اور فلاں اور فلاں کے پس حلقہ جالاسامہم کلام انس کا بدل فلاں انخ سے یا ساتھ فقیر یعنی یا معنی کے اللہ تم ترجمہ اور فلاں
میرے پاس جس سے تو معنی علی العموم پس بلا یا میں نے انکو کہ نام لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا اور انکو کہ ملا میں پس بھر میں پس بھاگیاں گھر بھر لیا
لوگوں سے کہا گیا انس سے کہ کہنے تھے تم کہا انس بقدرتیں کہو پس دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کد کھا دست مبارک اپنا اس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ اس حلقہ کہا یا اللہ
تعالیٰ یعنی دعا برکت کی کی شروع کیا حضرت نے بلا ناوس دس کو اپنے دس کو جس کے درجہ لیکھا تھے وہ اس سے اور فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطے انکے کہ
یا و کرو نام اللہ کا اور چکا کہ کھادے ہر شخص اس طرف سے کہ نزدیک سکے ہے اپنے آگے سے اور یہ ادب دائمی ہر کھانا کھانے کا ذکر کیا بیان قبضہ تمام کے
واسطے حصول برکت کے ترجمہ کہا انس نے پس کھایا ان دس نے یہاں تک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک حالت اور داخل ہوئی اور جماعت یہاں تک کھایا سے نبی
سیر کو فرمایا آنحضرت نے جھک کر کہوا انس اٹھا یعنی پالہ کو پس لٹھیا میں نے پس نہیں جان میں کہ جسوقت کھا تھا میں زیادہ کھایا اسوقت کہ اٹھا یا میں نے نفل کی بخاری
اور سلم نے ف ع یعنی صورت میں الامین شک نہیں ہر کہ وقت اٹھانے کے بہت برکت کا تھا بیکت ہاتھ رکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوش ہو اصحاب کے کے
کہ بعضوں نے کھام اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولینہ زینب کا اس حلوے کا ہوا کہ جو ام سلمہ نے بھیجا تھا اور روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ ولیمہ کاروٹی اور گوشت کے تھا چنانچہ انس کہتے ہیں کہ ولیمہ کیا انکا ساتھ بکری کے اور میر کیا ہزار آدمیوں کو ساتھ گوشت اور روٹی کے
اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ انا حلوے کا بیج وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کہ زانی الشرح اور ہو سکتا ہے ہر ایک طرح
علاحدہ روز میں ہوا ہو کہتا ہوں میں کہ اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تھخہ بھیجا تھا بھر آخر اس روز میں یا اور دن ولیمہ
کیا ہو انکا ساتھ بکری کے اور میر کیا ہزار گوشت اور روٹی سے پس کچھ منافات نہیں ہر دونوں قصیوں میں اور نہ معارضہ ہر دونوں بخیر و برکت

صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا حضرت نے پھر جا پس جدا کیا وہ ہر ایک آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعلیٰ نقل کی یہ جزئی نے اور صحیح کہا
اسکو کہ عن ابن کثیر قال جاء ذئب الى داعي عثم فاحذ منها ساء خطبة الداعي حتى انكزها ومنه قال قصيد الذئب على اهل فاضل
واستغفر قال قد علمت اني رزقي من قديما والله اخذته ثم انكز عثم ميتي فقال الرجل يا لله ان رايتك كاليعوم ذئب يتكلم
فقال الذئب اعجب من هذا رجل في الفخامة بكن الخمر تكثر بخير كرمي ما مضي فما هو كارك بعدكم قال كان الرجل يهوديا
فجاءه النبي صلى الله عليه وسلم فاحذره واذا ساء قصيد في النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم انما انا
بكن يدي لشاعة هذا الرجل ان يخرج فلا يكره حتى يحد منه نكلا وسوءه مما احدث اهلك بعد
مراة في شرح الشنفرور ورويت ابو هريرة كما ابا ابا بغير با طرف جروا ہے یوڑ کے یعنی طرف یوڑ بزرگ چون کہ جروا ہا سکا ساتھ اسکے تھا
پس لی پھر نے یوڑ بن سبک بکری پس ڈھونڈھا اس پھر نے کو جڑا ہے نے ہماں تک کہ پھر ایاں بکری کو پھر نے کے منہ سے کہا ابو هريرة
پس جڑا صاحب بکری ایک شیلہ پس بیٹھا بھڑ بھڑ بیٹھے بھڑ بھڑ کے کہ کوئی زمین پہ کھنسا ہو اور ہاتھوں کھڑے اور دھل کی دم در میان نوئی نوئی
اپنے کے اور کہا بھڑ نے کہ تحقیق تصد کیا ہیں یا تصد کیا تو نے طرف رزق کے کہ یا مجھ کو وہ رزق اللہ تعالیٰ نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر پھر لیا
تو نے مجھ سے پس کہا اس شخص نے یعنی جروا ہے کہ نام اسکا جبار بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اسکو مکمل الذئب کہ ذئب کی توڑنی ترمیم
ہو اللہ کی نہیں دیکھا ہیں عجوبہ انداز عجوبہ کے کہ کچھ بھڑا بولنا ہو یا یعنی یہ کہ نہیں دیکھا ہیں بھڑا بولنا انداز کے کہ کچھ پس کہا بھڑ نے
عجب تر حال سے حال یک شخص کا ہرچ کچھ کے رزق کو کچھ بیابان دوستانہ کے فروع یعنی مدینہ میں اور انھوں سے انحضرت
ہیں اور لفظ حرمین ساتھ نزج اور تشدید کے تثنیہ حرہ کا ہر اور جہ زمین کے بھڑوان لی در میان ہمارا تو کچھ ہارون نیک کے سے ترمیم حرمین
ہو نہ جاتا ہو گواہ چیر کی کہ گندگی اور اس چیر کی کہ ہونے والی ہو بعد تمہارے فروع یعنی جو کہ پہلے تمہارے گندگی ہیں انکی خبرین دیتا ہوا جو کہ بعد
تمہارے ہوں گی دینا میں انکی اور احوال غیبی کی خبرین دیتا ہوں ترمیم کہا ابو هريرة پس تھا وہ شخص جروا ہا قوم یہود سے فروع میں رہی ہے کہ جو
بعضوں کہ کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلئے کہ خلاء نہیں تھے ہو دگر کہ کہ کہا جاتا کہ یہودی ہو گیا ہو ترمیم پس زیادہ نبی مسلم کے ہیں اور خبری انکو یعنی
بھڑ نے کے قصہ کی اور اسلام لایا پس باو کہا اسکو یعنی اسکی خبر کو نبی مسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حالات اوطان اسکے طائین
ہیں پہلے قیامت کے تحقیق قریب ہوں کہ باہر نکلے گا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھر گیا اور نہ آگیا اپنے گھر کو بیان تک خبر دی اسکو ہوشین کو گواہ
اسکا اس امر کی کہ خدا کیا ہوگا اسکے گھر والوں سمجھے اسکے نقل کی پیروی نے شرح سنہ میں وعن ابن العلاء عن مکر بن جندب قال
كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نذاد من قصعة من غداة حتى الليل يقوم عشرة ويغدقون قننا فما كانت تسد
قال من اتي فليجب ما كانت قد اذ من همتنا واشتد بئسده الى السماء ذكاه الترمذي في ولد اس مٹی رویت ابو ایسی ہما زابی سے کہ نقل کی کہ ہر بن
جذب مٹی سے کہ گنا ہے ہم سب ساتھ حضرت مسلم کے نوب بہ نوب کہا یعنی وقت ظہر کے کہ کٹے پہا لیں مع سے سات مٹی یعنی تمام ذرا تھے تو کہا کہ رویتے
وہ کہا کہ کو گنا ہے ہم سے پس کیا خبر غری کہ مر دیکھا جانا تھا پہا لہ ساتھ اسکے ہی کا نہیں اور کہا کہ زیادہ ہو گیا تھا طعم کم کما سرہ سے کسی چیز نے جب کہ تہا نوب مع خطاب
ابو لکوا کہ کھنسا والوں میں سے اسلئے کہ وہ سنا ہمیں میں ہیں ہمارا خطاب عام یعنی تہج کہ تو ہر غائب تہج تھا دیکھا جاتا اگر سب جگہ سے اور کہا کہ کیا ساتھ تھا
کے طرف آسمان نقل کی یہ جزئی اور اسی وقت یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا میں گم گم ہا لہ سے سبب اس کے کہ آسمان سے اور ہیں شاہ جہاں ہر نقل اللہ تعالیٰ کے
فی السانہ فلم یوریا قول سرکہ کا ہر احوال ابولہا چنا بظاہر ہی ہر اور یا قول انحضرت کا ہر اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید و غریب ہے

صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا انھوں نے پھر واپس چلا گیا وہ یہاں آیا تھا پس اسلام لا یا وہ اعلیٰ نسل کی یہ تہذیب کے اور بھی کما
اسکو روئے عن ابن کثیر قال جاء ذئب الى لا عني عثم فاحذ منها شاة فطلبه الذئب حتى انشدها منه قال فصعد الذئب على اقل فاقبل
واستغفر قال فذئبك الى رزقي رزقي فريد بالله اخذته ثم انشدها عني فقال الرجل يا لله ان ذئبك كالبعوض ذئبك يتكلم
فقال الذئب اعجب من هذا رجل في التحدث بكن الخمر تكثر بخيرك وما ماض فما هو كائنا بعدكم قال كان الرجل يقول
جاء الذئب صلى الله عليه وسلم فاحذره واسكو فصعد فله الشاة صلى الله عليه وسلم قال اني صلى الله عليه وسلم انما انا
ليكن يدي الشاة فذئبك الرجل ان يخرج فلا يرحم حتى يحد ذئب نفسه ذئب سواد ذئب سواد ذئب اهل بعد
مراة في شجر المستنقذ اور رويت ابو هريرة كذا آياك سحر يا طرف جردا ہے ریوڑ کے یعنی طرف ریوڑ کے چونکہ جردا ہوا اسکا ساتھ اسکا تھا
پس لی بیٹھے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس دھونڈ رہا اس بیٹھے کو چڑا ہے نے یہاں تک کہ چڑا یا اس بکری کو بیٹھے کے منہ سے کھا اور پھر
پس چڑھا بیٹھے ایک سیل پس بیٹھا بیٹھے بطور بیٹھے بیٹھے کے کہ کوئی زمین پر کھتا ہو اور ہاون کھڑے اور وہاں کی دم در میان نوٹ نوٹ
اپنے کے اور کھا بیٹھے نے کہ تحقیق قصد کیا بیٹھے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کے کہ کیا مجھ کو وہ رزق اللہ تعالیٰ نے کھا اسکا بیٹھے رزق پھر چڑھا
تو نے مجھ سے پس کھا اس شخص نے یعنی جردا ہے کے نام اسکا جہاں بن خزامی تھا اور کھا جاتا تھا اسکو کلم الذئب کذا قال ابو ہریرۃ ترجمہ ہم
ہو اللہ کی نہیں کیا بیٹھے جو یہ مانند عجوبہ کے کچھ کہ بیٹھے ابولنا ہی یا یعنی یہ کہ نہیں کیا بیٹھے بیٹھے ابولنا مانند کچھ کے کچھ پس کھا بیٹھے نے
عجب تر میں حال سے حال ایک شخص کا ہر چ کچھ کے رزق کچھ کے ارفع ہیں میان دوستان کچھ یعنی مدینہ اور انھوں سے انھوں
ہیں اور بظاہر میں ساتھ مزاج اور تشدید کے تفتیہ حرہ کا ہر اور جہاں کے بیٹھے بیٹھے لی در میان پہاڑوں کھا ہاڑوں نہ کے سے ترجمہ چڑھ
ہو نہ تاج کو اس چیز کی کنگہ گئی اور اس چیز کی کہ ہونے والی ہی بعد ہمارے فزع یعنی جو کہ پہلے تمہارے گزر گئی ہیں انکی خبریں دیتا ہوں اور جو کہ بعد
تمہارے ہوں گی دیتا ہوں انکی اور احوال غیبی کی خبریں دیتا ہوں ترجمہ ابو ہریرۃ پس وہ شخص جردا ہوا نوم ہو دے فزع میں رہی ہے کہ جو
بعضوں کے کھا کہ وہ شخص خزامی تھا اسلئے کہ خزامہ نہیں تھے ہو درگاہ کہ کھا جاکر وہ ہو دی ہو گیا ہو ترجمہ پس ابادہ نبی صم کے پس اور جہاں انکو یعنی
بیٹھے کے قصد کی اور اسلام لا یا پس ابو کیا اسکو یعنی اسکی خبر کو نبی صم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ حالت ابولنا اسکے ملائین
ہیں پہلے قیامت کے تحقیق فریب و شخص کہ ہر نیکے کا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھر گیا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہاں تک کہ جہاں اسکو پادشہین کوڑا
اسکا اس امر کی کہ اٹھا کیا ہوگا اسکے گھر والوں کے چچے اسکے نسل کی بیوی نے شہر سنہ میں وعن ابن العلاء عن مکر بن جندب قال
لناکم الشیء صلی اللہ علیہ وسلم نذنا ذئب من قصعہ من غدوۃ حتی یصل یقوم عشرۃ ویفعل مفرۃ قلنا فما کانت کنت
قال من ائی ذئب لخب ما کانت کذا الامین ہلنا وانشاد بیدہ الی السماء ذکاء البزیم فی ولادہ اری می روت ابو ہریرۃ ابی سے کہ نسل کی کہ ہر
جذب محلی سے کہ گاتے ہم ساتھ انھوں سے مسلم کے نوبت کہ نوبت کہانی یعنی وقت ختم ہونے کے کہ اکٹھے ہوا ہیں صبح سے رات تک یعنی تمام دن تھے وہ کھا کر دیتے
وہ کھانے کو کھا ہتھ مرو سے پس کیا خبر تھی کہ کھا جاتا تھا یا لہ ساتھ اسکے ہی کا نفسی اور کھا لہ یارہ ہوا تھا طعام کما سرہ سے کسی چیز سے کھا کر ہوا تو فزع یہ خطاب
ابولنا کو کہ انھوں نے والوں میں سے اسلئے کہ وہ دوسرا زمین میں ہیں یا مرد خطاب عام یعنی تعجب کہ تو یہ خطاب مجھ سے کیا جاتا ہے اگر اس جگہ سے اور کیا کہ کیا سانچا پڑا
کے طرف اسکا نسل کی یہ تہذیب اور دینی رزق یعنی نہیں بڑھ جاتا تھا لیکن کما مالا سے سبب اس لئے کہ اسکا سے اوپر ہیں شاہ جہاں ہر عمل اللہ تعالیٰ کے
فنی اسکا کلم اور یہ انو قول سرکہ کا ہر حال ابولنا چنانچہ ظاہر ہی ہوا اور قول انھوں سے کہ کھا اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید و غریب ہے

فی شایعہ متعلق علیہ روایت و اجازت فہم اننا و غیرہ شایعہ حق علاہ البقاء ثم سقاہا
 حق لویک و متقی اصحابہ حق مروا ثم شریک حرم ثم حلت فینہ و انما البعد بیدہ حتی ملاک الکاء ثم قادمہ
 عندھا و با یعمادہ و انما تحلو عنھا و لوفی شریک شریک و ابن عابد البی فی الکاء شریک عابد و ابن الجوزی فی کتاب
 النواہ و فی الحدیث قصہ اور روایت ہر شام سے کہنے نقل کی ہے باپ سے بی شام سے اسنے نقل کی یہ حرام کدوا سے کہ نام
 اسکا ہمیشہ بن لہ ہر و ہمیشہ بھائی ہر امجد کا منع کر نام کا حکم ہے کہ لہذا زامیہ ہر و وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت راہ ہجرت میں اسکے ہمراہ میں تشریف لائے
 اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تھ کہ لہذا گھر میں غیر کے سے نہ مانا پانی دینی فقرا اور ساکین کو تم جہ رواہ تھ گناہ ہمیشہ یہ کہ آنحضرت جس وقت کہ
 حکم کئے گئے تھے کہ کدو سے تلے ہجرت کرنے والے کہ سے نہ لے لے لے اور ابو بکر اور غلام زاد ابی بکر کا عام بن ہمراہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبد اللہ
 یثی کہ شکوہ ہر لیا تھا راہ بدلنے کے واسطے یہ چاروں نے مل جل کر جاتے تھے کہ گدرے اوپر درخیموں ام مسجد کے کہ تین گل میں رہتے تھے پس طلب کیا
 گوشت اور خرما خریدیں اس سے پس نہ پایا اسکے پاس کہ ہمیشہ سے یہ گوشت اور خرما لے گئے تھے اور تھے لوگ نے لادو بے گوشہ قوطرہ پس رکھا آنحضرت نے
 طرف ایک بکری کے کہ خیمہ کے ایک جانب میں تھی پس فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہے اس بکری کا ام مہمبکہ ام مہمبکہ کہ چھوڑ رکھا ہر شکوہ ہر لے ریڑ کے سنا
 بدلے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلا پے کے ہمراہ بکریوں کے بھل میں لے لے کو نہیں جاسکتی فرمایا آنحضرت نے کیا ہر اسکے کچھ دودھ کما ام مہمبکہ کہ بکری بہت کھانا
 مشقت اور دور تر ہے ہر کہ ہوا اسکے دودھ میں بالکل آمین فرمایا آنحضرت نے کیا دن تھی ہر تو بھیکو یہ کہ دودھ درہون میں اسکا کما ام مہمبکہ کہ باپ
 اور ان میرے فدا آپ کے ہوں اگر بیکس آپ آمین دودھ میں آمین ہر نہیں کیا دینے آپ ہر کوس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور پھر
 اسکے تھنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام مہمبکہ کے لیے بکری میں پس پانوں کے بکری دودھ دوا کے لیے سامنے حضرت کے جسکے عادت دودھ جانور کی ہر
 کہ وقت روہنے کے دونوں پانوں کھول بنا ہر اور دودھ دوا کے لیے لگی پس منگوا یا حضرت نے ایسا ہن کہیہ بے ایک گروہ پھر دوا پچ نہیں ہر ج کے
 دودھ خوب بہتا ہوا یہاں تک کہ اوپر گئی اسکے ہر دوا کی پھر دوا یا اسکے ہر دین بیان تک سیر ہوئی اور پلا یا شاہ والوں کو یہاں تک سیر ہر پھر
 پیا حضرت نے بعد کے یعنی مجب مدب سالی القوم ہر دوا یا آمین سری بارید پیل کے یہاں تک بھر اس پھر تھی پھر دوا دودھ مہمبکہ پاس یعنی تاکر
 دکھا کر دہانے خاوند کو پھر حضرت کا اوجہ تھی آنحضرت نے ام مہمبکہ کے سلام پر لڑ کوئی کیا ام مہمبکہ پاس نقل کی یہجوی نے شریک میں اور ابن عبد البر نے استعاب میں
 اور ابن جریر نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں لعل ہر ہر کہ جب آنحضرت نے کچ کیا ابو مہمبکہ خاوند ام مہمبکہ کا آیا اور مہمبکہ دودھ دیکھا کہ باپ کیا ہر اور
 کہا کہ آیا ہن کہ میں ام مہمبکہ میں ہر اور شامل آنحضرت کے فوج میں بھارت سے پس کہا ابو مہمبکہ کہ یہ ہو گا کہ صاحب اش کا کہنی ہن میں صفین علی کہی کہ میں اللہ شایعہ
 قصد رکھتا ہوں ہن کہ پڑن میں محبت اسکی اگر اسکی اہ بادل اور باہر کہ جب آنحضرت ہجرت کر کو تھے اور اہل کرنے نہ جانا کہ کمان اور کس ف گئے تو ایک جن پہا
 ابو مہمبکہ آیا اور کہنی ایک مہمبکہ میں ہر مہمبکہ لگ آواز سننے سے اوکری کہتے تھے ان سے دین میں یہ قلعہ خبری اللہ رب الناس خبر بارہ فوج میں حاصی ام مہمبکہ
 ہما زلا با لکد و ہمدت بہ نقد فائز ہن ہی فوج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلا ت جمع کر مت کی ہر اور وہ اسم الکرم کو ہم
 سے ہر اور کہہ تھ کہ میں فعل خارق تھا کہ نہ مہمبکہ میں ہر موت و قیام کا کفار کے اور اوار کیا ہر کہ مت کا اہل سنت نے اور ان کا کیا ہر کا معر لے فوج اہل حق
 اتفاق کئے ہن اوپر جائز ہو تو قمع کر مت کے لیتا اور وہی فوج ہر عارض ہر ذرات و صفات جن کا بعد رکھتا بشری کے اور مہمبکہ ہر کہنے لاعت کے اور ترک
 کرنے نہایت کے غیر شک ہولناک شہوت میں رکامل ہر فوجی اور باع میں بحسب تفا و تر ہا اسکے کلا در لیل اور واقع ہو کر مت کے کتاب سنت اور
 قوا ورا خا ہر می ہر اور اسے کہ بعد انکے ہن یعنی تو ان معنوی میں ح کا کفر و شرک ہن دیر بیان اسکے قوت اعدا و اور ترک عدا کے مجال شہد اور انکار کی

اور ان میرے فدا آپ کے ہوں اگر بیکس آپ آمین دودھ میں آمین ہر نہیں کیا دینے آپ ہر کوس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور پھر اسکے تھنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام مہمبکہ کے لیے بکری میں پس پانوں کے بکری دودھ دوا کے لیے سامنے حضرت کے جسکے عادت دودھ جانور کی ہر کہ وقت روہنے کے دونوں پانوں کھول بنا ہر اور دودھ دوا کے لیے لگی پس منگوا یا حضرت نے ایسا ہن کہیہ بے ایک گروہ پھر دوا پچ نہیں ہر ج کے دودھ خوب بہتا ہوا یہاں تک کہ اوپر گئی اسکے ہر دوا کی پھر دوا یا اسکے ہر دین بیان تک سیر ہوئی اور پلا یا شاہ والوں کو یہاں تک سیر ہر پھر پیا حضرت نے بعد کے یعنی مجب مدب سالی القوم ہر دوا یا آمین سری بارید پیل کے یہاں تک بھر اس پھر تھی پھر دوا دودھ مہمبکہ پاس یعنی تاکر دکھا کر دہانے خاوند کو پھر حضرت کا اوجہ تھی آنحضرت نے ام مہمبکہ کے سلام پر لڑ کوئی کیا ام مہمبکہ پاس نقل کی یہجوی نے شریک میں اور ابن عبد البر نے استعاب میں اور ابن جریر نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں لعل ہر ہر کہ جب آنحضرت نے کچ کیا ابو مہمبکہ خاوند ام مہمبکہ کا آیا اور مہمبکہ دودھ دیکھا کہ باپ کیا ہر اور کہا کہ آیا ہن کہ میں ام مہمبکہ میں ہر اور شامل آنحضرت کے فوج میں بھارت سے پس کہا ابو مہمبکہ کہ یہ ہو گا کہ صاحب اش کا کہنی ہن میں صفین علی کہی کہ میں اللہ شایعہ قصد رکھتا ہوں ہن کہ پڑن میں محبت اسکی اگر اسکی اہ بادل اور باہر کہ جب آنحضرت ہجرت کر کو تھے اور اہل کرنے نہ جانا کہ کمان اور کس ف گئے تو ایک جن پہا ابو مہمبکہ آیا اور کہنی ایک مہمبکہ میں ہر مہمبکہ لگ آواز سننے سے اوکری کہتے تھے ان سے دین میں یہ قلعہ خبری اللہ رب الناس خبر بارہ فوج میں حاصی ام مہمبکہ ہما زلا با لکد و ہمدت بہ نقد فائز ہن ہی فوج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلا ت جمع کر مت کی ہر اور وہ اسم الکرم کو ہم سے ہر اور کہہ تھ کہ میں فعل خارق تھا کہ نہ مہمبکہ میں ہر موت و قیام کا کفار کے اور اوار کیا ہر کہ مت کا اہل سنت نے اور ان کا کیا ہر کا معر لے فوج اہل حق اتفاق کئے ہن اوپر جائز ہو تو قمع کر مت کے لیتا اور وہی فوج ہر عارض ہر ذرات و صفات جن کا بعد رکھتا بشری کے اور مہمبکہ ہر کہنے لاعت کے اور ترک کرنے نہایت کے غیر شک ہولناک شہوت میں رکامل ہر فوجی اور باع میں بحسب تفا و تر ہا اسکے کلا در لیل اور واقع ہو کر مت کے کتاب سنت اور قوا ورا خا ہر می ہر اور اسے کہ بعد انکے ہن یعنی تو ان معنوی میں ح کا کفر و شرک ہن دیر بیان اسکے قوت اعدا و اور ترک عدا کے مجال شہد اور انکار کی

اور رعایت ہر جن عمر سے کم نہ ہو سچا ایک کشتی بنی طرف نہاؤں کے اور انہیں کیا اس لشکر پر ایک شخص کلزم لیا جاتا تھا اس کا ساریس اوقات کمر بزمہ پہنچے
 تھے یعنی مسجد بنیدین روئے کا صحابہ اور تابعین کے کہ انہیں حضرت عثمان اور حضرت علی نہ تھے پس شروع کیا پھلانا اور کھانا ساری لازم کر رہا کہ وہ پڑنا
 کچھ ساتھ اس کے یعنی کہ پہاڑ کو اپنی پیڑ کے پیچھے پس تعجب کیا لوگوں نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا ای ہیرا لوندین! ہم سے کون ہمارا یعنی اور غالب ہوئے
 وہ ہم پر شکست دی ہمارا پس ناگدن اکھ چلانے والا جاتا تھا اور کھانا ساری لازم کر رہا کہ وہ پڑنا کچھ ساتھ اس کے یعنی کہ پہاڑ کو اپنی پیڑ کے پیچھے پس تعجب کیا لوگوں نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا ای ہیرا لوندین! ہم سے کون ہمارا یعنی اور غالب ہوئے
 خدا نے تعالیٰ نے وقوع امین کئی کرتیں ہوئیں حضرت عمرؓ کی ایک نظر انا اس مکر کا مذہب سے اور زور سے پہنچنا انکی آواز کا اور سنا ہر ایک کا
 انہیں سے انکو اور میرے پنجاب پہنچا انکی برکت سے ترجمہ فعل کی یہی ہے لہذا اہل نبوت میں وَعَنْ نَبِيِّهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى
 عَائِشَةَ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يُظَالَعُ إِلَّا نَزَلَ سُبْعُونَ الْعَامِنَ الْمَلَائِكَةِ
 حَقِّي يَحْقُوقُ الْبَقْدِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ بِأَجْحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَخْرُجُوا
 أَخْرَجُوا وَهَبَطُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْعَامِنَ الْمَلَائِكَةِ
 يَزُودُهُمْ وَأَكْثَرُ رَجُوعُهُمْ اور روایت ہو منبہ بنی وہب کے سے فتح لفظ منبہ ساتھ شیش لون اور رب اور جزمی کے پھر مہر پھرت
 مولف نے اسی طرح ضبط کیا ہے اور مذکورہ کے اکثر نسخوں میں بھی اسی طرح ہے اور اسرارہ جہاں کی کتابوں میں اور ایک مذکورہ کے نسخے میں یہ بدلنے کے جوار
 یہی ظاہر ہے اور بعضوں کے کہ یعنی ہی صواب ہے پس منبہ روایت کے نام کے کعب بن جہار کہ کیا تابعین میں اور باب انہوں کے زمانہ آنحضرت کا لیکر دیکھا میں کچھ
 اور سلمان ہوئے حضرت عمرؓ کے زائین افضل ہوئے حضرت عائشہ کے پاس ہیں ذکر کیا اہل مجلس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی ذکر کرین بعضی فقہین آپ کی ہاتھ لیا
 وفات کا پس کعب نے یعنی اگلی کتابوں کے لکھ کر یا سن کر لکھ لوگوں سے یا ازراہ کشف کے اور یہی مناسب ہے وسط اسکے کہ ہر کہ امت کی کہ انہیں کی دن
 کہ ظاہر ہو چوہا کی لکھ کر اترتے ہیں ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ گھیر لیتے ہیں آنحضرت کی قبر شریف کو اترتے ہیں بارونے یعنی اترنے کے لگے درویش کے یا در اسکے
 تلاش برکت اور ترب اور نور اسکے کے اور درود بھیجے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ جب شام کرنے بن چڑھ جائیں آسمان پر اترتے ہیں
 آسمان کا مانند انکے بنی ستر ہزار اور فرشتے پس کہتے ہیں وہی مانند ہیں چہ کہ کہتے ہیں فرشتے روز کے گھیر لیتے ہیں قبر کو اور بارونے ہیں اور درود بھیجتے ہیں
 آپ پر یہاں تک کہ جب پہنچے گی آنحضرت سے زمین یعنی وقت پہنچنے دوسری دفعہ کے انہیں گے آپ پر فرشتے نکلیں گے ستر ہزار فرشتوں کے اس حال میں کہ بجا ہونے
 فرشتے محبوب کو طرف حبیب یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالیٰ کے نقل کی نیاری نے پاک فتح اکثر نسخوں میں اسی طرح ہے باب مطلق بے ترجمہ کے اور بعض
 نسخوں میں باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یولی اور ظہر پہلے کے عادت مولف کی یہ ہے کہ کھانا ہو مطلق باب واکر کرنے لواحق اور تمنا پہلے باب کے اور
 یہاں ایسا نہیں ہے بلکہ ذکر کیا ہے احوال جو متعلق ہے آنحضرت کی وفات کے پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھ اسکے اور یہ بھی ہو کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہے
 بے ترجمہ کے متعلق ساتھ وفات کے پس ظاہر ہے کہ یہ باب ترجمہ ہو ساتھ وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور باب آئندہ غیر ترجمہ ہو چھ لواحق اور تمنا اسکے کے جانا چاہیے
 کہ ابتداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی یہ بھی کہ حادث ہوا در ستر ہزار فرشتوں کے ایک شب باد و شب زمین سے باقی رہی زمین اور بعضوں نے کہا کہ ابتداء
 مرض اول یح الاول میں تھی اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں کہا کہ ابتداء مرض صغیر کے مینے میں تھی کہ جس رہیں اسکی باقی رہیں تحصیل ہدفات
 آپ کی بارہویں یح الاول میں ہوئی اور سلمان نبی نے کہ ایک شخص ثقات ہے کہ جزم کیا اسکا کہ ابتداء مرض کے دن تھی بائیسویں صغیر اور وفات
 پیر کے دن دوسری یح الاول میں اللہ اعلم اور اس قول کو صحیح دی ہر حکماء اس سبب سے کہ وفات ظاہر ہر کی تیسری رمضان میں ہو اور اتفاق کہتے ہیں
 علماء اس پر کہ وفات انکی چوبیسے بعد آنحضرت کے ہوئی ہے پس شدت سے ہوا در دوسرا روئے کہ حضرت ایک کہ وٹ سے دوسری کہ وٹ ہاتھ تھے بہتر اور

فرمانے لگے کہ میں کوئی سخت تر مہو بیماری اتنی جہت کہ مردہ دنیا دین اور بلا شوق ابھی زیادہ پہنچا لے جس بیمار سے آنحضرتؐ بارہ دن بیمار ہو کر
 بنا بر خفا ان کے بیچ زمانہ جدا ہونے کے ہوا اور ان کے آنحضرتؐ نے اپنی بیماری میں لپچا جس سے کہ اور زمانہ ادا کرتے تھے عجب کے ساتھ مدت مرض میں سو کھین و ز
 کے اور محبوب کے کما شترہ نمازین میں پڑھائیں ابوبکرؓ کو کھرا با کہ لوگوں کو نماز پڑھا اور پچھلے آنحضرتؐ ایک روز طرف مسجد کا و زمانہ ادا کی اور کہا کہ اگر وہ مسلمانوں
 کے کو حضرت کرنا ہوں میں اور خدا تعالیٰ کی بناء میں سو نہ ہوں خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا جو تم پر میں ہری طرف سے حکومت یعنی ہر کو نفوی کرنا اور سنگا
 رکھنا طاعت انکی اسلئے کہ میں چھوڑنا ہوں دنیا کو اور جدا ہونا ہوں تم سے اور تم ہی رہو تو میں میں آیا ہوں کہ امام ابوبکرؓ تھے بن جہا سے منقول ہوا کہ کہا
 نماز میں پڑھی آنحضرتؐ نے پہلے کسی کے اپنی است میں سوا ابوبکرؓ کے اور سوا عبداللہ بن عمرؓ کے نہ تھے ابوبکرؓ کے پیچھے ایک کعبہ پڑھی اور ان چیزوں میں
 واقع ہو میں مرض الموت میں آنحضرتؐ کے بیٹھا کہ بہت ہوا اور روزگار و پریشانی کے پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی بیت الکعبین کہ کہا عبداللہ بن عمرؓ کے کہ لا
 شانہ بکری کا یعنی بڑی اسکے شانہ کی چوڑی ہوئی ہر تختہ کہ لکھوں ابوبکرؓ کے لے ایک کتاب پس چاہا کہ تھیں راہ میں فرمایا حاجت نہیں ہر خدا اور میں
 نہیں خلائق کے لے ابوبکرؓ کے میں یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگے انکی خلافت پر اور منقول ہوا کہ عباسؓ نے کہا علیؓ کو کہ میں چاہتا ہوں چہرے علیؓ طلب
 کے بیٹوں کے وقت موت کے اور تو رہا ہوں میں کہ نہ تھیں تم پر خدا اس درگاہ و طلب کر لیتے یہ یعنی خلافت حضرت علیؓ نے کہا آیا جانا ہے تو کہ اگر طلب کروں
 میں اور نہ دیوں حضرت پھر بھی دینگے تو کہ مجھ کو یعنی ہرگز نہیں دینگے میں ہرگز نہیں طلب کرنا اور یہ بھی واقع ہوا حضرت کے مرض میں کہ آنحضرتؐ کے پاس ساتھ
 دنیا سے پس خیرات کئے وہ ما کہ بانی تہجوڑین اور اکثر وصیت آنحضرتؐ کی مرض الموت میں رعایت نماز و حسان کرنے کی تھی غلام اور لونڈیوں پر اور سیر
 حیات الخیر نہیں اندی سے لایا ہوا کہ جب شائع ہوا آنحضرتؐ مسلم کی موت میں فرما سنا تھیں کی مٹی نے انہو بنادریساں فوتی نذر ہوں آنحضرتؐ کے پھر
 کہا کہ فات بانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اٹھالی کسی نہ موت آپ کے و نذر ہوں میں اور روایت کرتی ہیں ام سلمہؓ کہ میں ہاتھ اپنا آنحضرتؐ صلو کے سینہ پر اس روز فوت
 پائی پس گذرے مجھ پر کئی چہرے طعام کھاتی تھی میں اور ہاتھ دھوتی تھی اور میں جانی تھی یہ ہاتھ سے بوشاک کی اور شواہد السنۃ میں لایا ہوا کہ پھر لوگوں نے
 حضرت علیؓ سے کہ کہ انکے آپ کا ایسا حال تھا کہ وہ غم ہوا کہ جب غسل دیا گیا آنحضرتؐ کو جمع ہوا بانی آپ کی ہلکوں میں پس اٹھا لیا میں اپنی زبان سے اسکو اور پائی گیا میں
 پس جانا ہوں میں فوت حافظہ اپنے کی اس سے اور کہن دیا گیا آنحضرتؐ مسلم کو میں کہ پڑوں میں سوئے میں کہ نہیں تھا تھیں میں و عمامہ و خلائق آئی میں
 روایتیں آنحضرتؐ کی کفن میں اور صحیح ہی ہوا کہ عائشہؓ سے آئی ہو لیکن خلاف کیا ہر بیج تفسیر قبول عائشہؓ کے کہ کہا تھا تھیں میں اور عمامہ و عقیقہ کے لکھا کہ مراد یہ ہے کہ
 میں کہ پڑے تھے سوئے تھیں کے اور عمامہ کے مجموعہ پانچ ہوئے اور کہا ہوا علمائے کرام نے صحیح یہ ہے کہ سنی اس عبارت کے ہیں کہ تھیں میں اور عمامہ آنحضرتؐ کے کفن میں
 نہ تھا نفوی نے کہا کہ مہو علمائے ہر بن ہی سب سے کہ میں کہ زیادہ میں سے کو وہ ہیں اور شافعی کے نزدیک طرز غیر مستحب ہر مرد و کچھ لے اور جو ہون کے لے
 موکہ تر ہو کہ پانچ جاہیں اور خفیہ کے نزدیک کفن کے میں کہ پڑے ہیں انرا اور قمیص اور غلامہ و تحقیق اسکی فقہ کی کتابوں میں ہوا و زمانہ ادا کی آنحضرتؐ پر ہوا
 تنہا اور امت نہیں کی کسی جماعت جماعت آئی تھی اور نماز پڑھتی تھی اور جب آنحضرتؐ کو دفن کرنے لگے تو شمران کو غلام آزاد آنحضرتؐ کا تھا اسے چاہا
 آپ کے نیچے سجھادی تھی اور کہا کہ میں نہیں جانتا کہ بعد آپ کے کوئی ہنگامہ ہو لیکن مجاہد کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور کمال الی میں اسلئے علماء اتفاق کرتے
 ہیں کہ مردہ ہر بھانا چادر وغیرہ کا نیچے مردہ کی قبر میں اور حضرت کی قبر میں منی پر بنیٹیں کچی کٹھری کی گدین یعنی منہ بند کرنے کے لیے اور حضرت کی قبر میں منی
 گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کے اور سنگریسے سجھائے اسپر اور چھڑ کا گیا اسپر الی اور شمر بن قیسؓ کا مستحب ہوا وہی مذہب ہوا و انامونی غیر ہر کمال اور وقت
 ہوئی آنحضرتؐ کی قبر کے دن و دفن کیے گئے مردہ کی شب میں اور حضورؐ کے کمال کے دن بعد دفن آفتاب کے اول اول ہر چھڑ ہوا و بانی حسان سلاطین و انصاری
 کہ ہر الفصل الاول فصل ہر عن البراء قال اول من قدم علینا من اھل اھل سؤل اللہ علیہ وسلم مصعب

جَعَلَ مِنْكُمْ فِرْقَانًا فَمِنْهُمْ شِرْكٌ وَأَنَا أَعْلَمُ بِالشَّرِيعَةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
 وَسَلَّمْ كُلُّكُمْ عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا ذَا بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَرَحُلِ الشَّامِ وَمَنْ جَعَلَ بَيْنَهُمْ حُجُومًا حَتَّى كَانُوا الْوَلَاةُ لِلدُّنْيَا
 يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ سَمِعْتُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيَّ فِي سُورَةٍ مِثْلَ مَا مِثْلَ الْفَصْلِ زَوَاهُ الْغَارِ
 روایت جو برابرین عاقب سے کہ شاہرہ الفارس سے ہیں کیا اول ان خصوصیات کے لئے ہر معنی انصار پر تفسیر کے صحابین سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم سے
 فتح اور روایت بن ابی ہریرہ کی انصاریہ اس سے بعضا اپنے اصحاب کو جیسے پہلے مدینہ کو بھیجا بعضی مسلمانوں کے لئے اور ان کے بعد ان کے قرآن یوں
 اور احکام دین پس سب سے پہلے ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بھیجا تا پس شروع کیا انہوں نے کہ پڑھتے تھے ہم کو قرآن پھر انے عمار بن یاسر اور بلال بن باج
 اور سعد بن ابی وقاص پھر انے عمر بن الخطاب جیسے خصوصیات تفسیر کے صحابیوں میں سے بعد ان رونق افزا بیوے تفسیر کے صلح علی ساتھ ابوبکر صدیق کہیں
 نہیں دیکھا پہلے اہل مدینہ کو خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کے یعنی دنیا میں نہ خوش ہونے انکے کے سبب انے تفسیر کے مدینہ میں یہاں تک کہ دیکھا میں نے
 لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے یعنی کمال خوشی سے کہ یہ رسول خدا کے پیغمبر تھے آئے پس نہیں لے یہاں تک کہ میں نے سورہ سجہ ام ربک اللہ علی یعنی یہ سورت تفسیر
 کے آنے سے پہلے سیکھی تھی میں نے چاہا اور سورتوں کے ساتھ اور سورتوں کے ان کے ہر معنی ہر معنی میں مفصل سے یعنی اس واسطے مفصل نقل کی یہ بخاری نے
 فتح یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ ہم ربک نازل ہوئی ہو کہ میں اور تم کمال سپرہ دار ہو تو ہر ایک آیتہ فیصلہ من تنزل ذکر ہم فیصلہ اور ساری ہر کوہ فطر
 میں اور واجب ہونا صرفہ فطر کا اور نماز کا دوسرے سنت میں ہوا پس ہمال جو یہ کہ ہر سورہ کی سوائے ان دونوں آیتوں کے کہ یہ مدنی ہوں
 اور محترم یہ ہر ساری سورہ کی ہر پھر بیان کیا تفسیر نے کہ مراد آیتہ فطر من تنزل ذکر ہم فیصلہ سے زکوہ فطر اور نماز عید ہر پس آیتہ میں
 مگر غیبت دلائی زکوہ و صلوات میں تعبیر بیان مراد کے پس بیان کیا اسکو سنت نے بعد اسکے کہ ذکر بعض متفقین فی اللہ اعلم وعن
 ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جَلَسَ عَلَى الْمَنَابِرِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ خَيْرُ اللَّهِ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا
 مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَدْ نَالْنَا يَا أَبَانَا وَأَهْمَانَا فَخَيْرُ اللَّهِ فَقَالَ لِلنَّاسِ انْظُرُوا
 إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ
 يَقُولُ قَدْ نَالْنَا يَا أَبَانَا وَأَهْمَانَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخَيْرُ دُكَّانُ أَبُو بَكْرٍ أَغْلَمْنَا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ
 اور روایت جو ابی سعید خدری سے یہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پرت یعنی مرض الموت میں جیسے کہ ایک آیتہ ہر اور ایک روایت میں آیا ہو کہ
 صحابہ باخبر رہے ہر وقت پس فرما باکہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالیٰ نے در بیان اسکے کہ دی اسکو ان نعمت دنیا سے مقدار اس چیز کے کہ چاہے
 اللہ تعالیٰ یا چاہے وہ بندہ در بیان اس چیز کے کہ نزدیک خدا کے ہر معنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اس بندہ سے اس چیز کو کہ نزدیک خدا کے ہر معنی ثواب آخرت
 اسلئے کہ وہ چیز اور پابندہ تہیں اس کو بگو کہ معنی سبب کہل فہم و ادراک کے چہاں لیا اسون کے منافی کرنا تفسیر کا دینا سے ہر معنی میں اسلئے کہ
 اختیار کرنا اس چیز کا اللہ کے پس ہر اور ترک کرنا ان نعمت دنیا کا حسب نظر ہر کے مفادات مراتب اولیا سے ہر اور وہ جانتے کہ یہ دنیا کی نعمتیں مناسبت میں
 ہر مقام سے انبلا کے پس انتقال کیا انکے وہیں طرف اسکے کہ معنی اسکے بطریق اشارہ کے اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالیٰ کا اور ترک کرنا موت اور لقا کا
 ہر وہ کہ ابوبکر نے معنی خطاب کیا کہ تفسیر کو کہ قربان ہوں ہم ہم سے ساتھ ان بابا جس کے معنی اگر نفع دے قربان ہوا کہ راوی نے پس معجب کیا جسے واسطے
 ابی بکر کشف کہ کیوں قربانی کرنے میں حال انکہ بیان کوئی باعث نہیں جو کہ مقتضی ہوا کہ وہ نہیں صحابہ مگر یہ سب سمجھنے انکے کے اس چیز کو کہ سمجھے ابوبکر ارشاد
 سے تہیں کہ ابوبکر نے معنی انصاریہ اس کو کہ صرف اس بڑے کہ میں باوجود بڑا چاہے کہ مقتضی ہو کہ وہ قرار اور زبانی عقل فہم کا خبر دیتے ہر رسول خدا

اور غرض انہی کی ہر گاہ صحبت میں والا جو کچھ کہہ کر ہوتا وہی ہوا اور وہ بھی وہی نہایتا کرتے ہیں کہ جو اصل حکم ہر ترجمہ کا معانی فرمے پس جبکہ ان کی گئی حضرت پر
 سو بیانی علامتیں انکی اس حال میں سر مبارک حضرت کا سیری لان پر تھا بیٹھیں گئی تھیں یعنی بیٹھیں ہوئے پھر مشورہ میں نے پھر اٹھائی نگاہ اپنی طرف چپکے
 بنی اسلئے کہ وہ محبت و آسائش کی بھر کیا یا ابھی اختیار کیا ہے یا اکتفا ہونے میں فیق علیؑ کو مایوس کیا اختیار کرتے ہیں حضرت اس عالم کو اختیار نہیں کرتے
 بلکہ معانی کے لئے پھر مایوس کرے کہ قبل اشارہ و طرف اس حارث کے کہ گئی تھی حالت محبت اپنی میں بیچ کہنے اپنے کے توفیق روح نہیں کیجائی ہر سنی پھر
 کی کہی بیان تک کہ کمالی جانی جو جگہ سنی بشت سے پھر اختیار دیا جاتا ہر طرف پس یہ دیکھنا بشت کی طرف تھا اور کہنا اس کلام کا اللہ العزیز الاعلیٰ
 جواب اس تخمیر کا تھا ترجمہ کا معانی نہیں تھا آخری کارہ بولے نہ کہ حضرت یہ قول حضرت کا یا ابھی اختیار کیا ہوں میں فیق علیؑ کو نقل کی بیجاری اور
 سلم نے وضع کیا سہیل نے اول کارہ بولے ہیں حضرت حالت شہر خود کی میں پاس حمید کے اللہ اکبر ہوا اور روایت کیا گیا جو جس روایت سے کہم کہا گیا
 تو اول حضرت ہی نے بنی فرمایا وَ عَمَّا قَالَتْ كَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرْحَلَةِ الدِّفِ مَاتَ وَتَوَلَّى بَا
 عَاثَةً مَا رَأَى أَحَدٌ لَمْ يَلْعَمُهَا الَّذِي أَكَلْتُ جَنِينًا وَهَذَا وَأَنْتَ وَجِلْتُ انْقِطَاعَ الْكِبَرِ مِنْ ذَلِكَ السَّوَرِ
 زَوْجَهُ الْيَحْيَا دِي اور یہ بھی روایت ہے معانی سے کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اپنی اس بیماری میں کہ فوت ہوے اس میں اور عاثرہ ہوتے
 تھا میں کہ پانا تھا میں نے اس طحا کا لکھا تھا میں نے خبر تین دفع یعنی تہی جو کہ میں میں نہ ملا کر دیا تھا آپ کو کہ بیان اسکا اور پھر گذر الراجہ تاثیر نہیں ہوتی
 اسکی ہاں ہونے میں واسطے اور مجھے کے لیکن ایک طرح کا کہ اس سے باقی تھا اور کہیں کہی نہ ہو کر یا تھا ترجمہ اور وقت پانے میرے کارہ اپنی رگ جان کے
 کاٹے جانے کو اس ہر کے اثر سے نقل کی بیجاری نے دفع ظاہر حکمت الہی متفنی اسکے ہوتی کہ اثر میں ہر کا وقت موت کے ظاہر کیا واصل ہونے مرتبہ
 شہادت کے کہ یہ کہتے ہیں کہ البکر صلیق فرسانہ کے ہر کے اثر سے مرے کفر میں وقت حیرت کے کا تھا وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا حُفِّقَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رَجُلًا مِمَّنْ هُمُ الرُّطَابُ قَالَ لَيْسَ صَلَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتُ لَكُمْ كَيْتَابًا لَكُمْ
 تَقُولُوا لَعْنَةُ فَقَالَ كُنْتُ لَكُمْ خَيْرٌ مِنْ الْوَحْيِ وَعَيْنُكُمْ لَمْ تَقْرَأُوا حَسْبُكُمْ كَيْتَابًا لَكُمْ خَيْرٌ مِنْ الْوَحْيِ اَهْلُ الْبَيْتِ اَعْتَمَدُوا فِيمَنْ مِنْ يَقُولُ
 فَمَنْ يُوَكِّلُكُمْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَهُمْ فَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ خَيْرٌ مِنْ الْوَحْيِ وَكَانَ خَيْرًا فَتَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا عَمِلُوا عَمَلَهُ عَمِلُوا لَكُمْ مَكَانَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَكُمْ لَمْ يَزِدْهُ كُلُّ لَمْ يَزِدْهُ مَا حَالُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَ بَيْنَ كَيْتَابٍ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا خَلَا فِيهِمْ وَلَعَلَّكُمْ فِيهِ فَايِدَ سَلِمَ كَانُ بَرِي سَلِمَ الْاَحْوَالِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمِنْهُمْ قَوْمٌ
 قَالُوا لَمْ يَزِدْكُمْ خَيْرًا مِنْ الْوَحْيِ قُلْتُ يَا ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَكُونُ الْخَيْرُ قَالَ اسْتَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ
 فَقَالَ سَوِيٌّ بِكَيْفٍ الْكِتَابُ لَكُمْ لَوْ تَابَا لَمْ يَزِدْكُمْ خَيْرًا اَبَدًا قَتْنَا عَوَاوَةَ لَمْ يَكُنْ خَيْرًا مِنْ سَاوَرَ فَقَالُوا مَا سَاوَرَ اَهْلُ
 السَّيْفِ هُمُوهَا فَذَهَبُوا بِرُؤُوسِهِمْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَلِيٌّ ذُرُوهُ فِي فَلَانِ لَمْ يَكُنْ خَيْرًا مِنْ سَاوَرَ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ فَكَمْ هُمُوهَا فَقَالَ خَيْرُ
 الْمَشْرِكِينَ مِنْ خَيْرِ نِسَاءِ الْعَرَبِ اَحَبُّهُمُ الْوَفْدُ بَعْضُ مَا كُنْتُ اَحَبُّهُمْ وَ سَكَنَتْ عَنْ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَتْ مَا مَنَسَبَتُهَا قَالَ مَنَسَبَاتُ هَذَا
 مِنْ قَبْلِ سَلَمَانَ مَنَسَبَتُكَ اَوْ رَوَيْتَ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَلَمَانَ سَلَمَانَ سَلَمَانَ سَلَمَانَ سَلَمَانَ سَلَمَانَ سَلَمَانَ سَلَمَانَ سَلَمَانَ سَلَمَانَ سَلَمَانَ
 حضور موت کا تھا اور وہ فرخیشہ کا تھا اور وفات روز و شب کے ہوئی ترجمہ اور پھر بیچ بہت شخص کہ میں عمر نہ سمجھے فرمایا حضرت نے او کو بعد عنایت
 اپنے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہ ہوں بعد اسکے دفع کہا وہی نے شرح مسلم میں جانا جاسیے کہ حضرت معصوم تھے جھوٹ بولنے سے اور تغیر کرنے سے کسی چیز کے
 احکام شریعت میں حالت محبت و مرض میں اور معصوم تھے ترک ایہ بیان اس چیز کے کہ کہنے کے ساتھ بیان نہ کرے کہ اور معصوم تھے ترک ایہ بیان اس چیز کے کہ کہنے کے ساتھ بیان نہ کرے

[illegible]

[illegible]

میں دونوں قبیلے حج حال اوز کے ساتھ نکلا کر اور بیعت کرتے ہیں غیرت میں مدد مجھے ہیں یعنی منہج میں ہر سنت اور طہارت کے باب میں دوستوں میں سے
 ہیں اور میں اسے ہون نقل کی یہ ترمذی نے ذکر کیا کہ یہ حدیث غریب ہر قسم یعنی ان کے دوستوں سے اور میں اس کا ذکر ہر کہ تہی بموجب قول اللہ تعالیٰ
 اِنَّ اَوْلِيَاءَ الْاِلَہِ الْمُتَّقُونَ وَعَنْ اَبِي سَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلَا تَرٰؤُا اللّٰہَ فَاَلَا تَرٰؤُا حِرَاقَہٗ وَنِیْدَ
 النَّاسِ اَنْ یَّقَعُوْہُمْ وَاِلَی اللّٰہِ اَلَا اَنْ یَرَفَعُوْہُمْ وَلَیْسَ تَبَّ عَلَی النَّاسِ اَمْرًا سَاکِنًا یَقُوْلُ الرَّحْبَلُ
 مَا لَیْتَ اَیُّہٗ كَانَ اَزْدِیَاوَا لَیْتَ اَیُّہٗ كَانَ اَنْزِدِیْہٗ رَفَاؤُا الدَّرْمِیْدِیُّ وَقَالَ ہَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
 اور روایت ہوا اس سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُردو شہود اندالہ کے ہیں یعنی لشکر کے اور انصار دین کے زمین میں منہج حضانہ
 کیا انکو طرف اللہ تعالیٰ کے بالو سبب مشہور ہونے لگے کے ساتھ اس لقب کے باواسطہ بزرگی کے سبب فائزہ السبب ہونے لگے کے لشکر خدا کے اور مددگار دین
 اس کے کے اور رسول کے کے اور بعضوں کے کہ لڑا اللہ تعالیٰ ہر اللہ کے کہ شہر سکون شجاعت دلاوری کے ہیں ترجمہ جاتے ہیں لوگ کہ حقیر دلیل کرین انکو اور انکا
 کرتا ہی اللہ تعالیٰ یعنی نہیں جانتا مگر بندہ مرتد کرے انکو اور اللہ آویگا لوگوں پر ایک راہ لگے گا مرنے والی اس راہ میں اس کا شے ہوتا اب میرا قبیلہ اُرد سے اڑا کے
 ہوتی مان میری اُرد سے نقل کی یہ ترمذی نے منہج یعنی مرتد از دین کا ایسا بلند ہو گا کہ لوگ نہ پر شک بجاویں گے اور آندو کرینگے کہ کاش ہم بھی انہیں سے
 ہوتے وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حَصْبِیْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَہُوَ یَلْمُ لَکُلِّ اَحَدٍ اَوْثَقِیْفٌ وَنِیْدٌ حَنِیْفٌ
 نِیْمَیْہُ نَزْدَہٗ اَلْوَمِیْدِیُّ وَقَالَ ہَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہوا عمران بن حصین سے کہ کہ اذات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ وہ ناخوش کھتے تھے
 تین قبیلوں کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہ ترمذی نے او کا کہ یہ حدیث غریب ہر قسم یعنی اس کا علم نے کہ ناخوش رکھا ثقیف کو اسیلے
 کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور انہیں میں سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو کہ وہ رکھا اسیلے کہ سید کذاب انہیں سے تھا اور بنی امیہ کو سبب اس کے کہ
 پیدا ہوا انہیں سے عبید اللہ بن ریا کہ جو مباشر تھا قتل امام حسین کا بڑی عید تھا آباؤ کا ایسا کہ اس کے پس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس کھا انکو
 ایک پشت میں اور شروع کیا اسکو چھڑنا ایک چھڑی سے کہ ترمذی نے جامع میں کہ کہ عمار بن عوف نے کہ جب لاکا سر عبید اللہ بن ریا کا اور عمر بن
 بیٹھے تھے جو تہجد پر پس پہنچا میں طرف کے پس کہ انہوں نے کہ وہ آپا پس ناگمان ایک سانپ آیا ہوا ان تک کہ اہل ہوا عبید اللہ بن ریا کے پیچھے میں
 پس عمر اتھوڑی سی دیر پھر نکلا اور چلا آیا ہوا ان تک کہ فاق ہوا پھر کہ انہوں نے کہ آیا یہ سانپ پس کہ آیا یہ دو بار تین بار یعنی آباؤ راک میں گھسا اور کان لگا
 دو بار تین بار ہی طرح کیا اور وہ پس اس کے دے سے کہ یہ پید پید بھی باوجود کہ بنی امیہ میں سے تھا اور انکو کہ نہ کیا چاہیے تھا کہ اسکو بھی نہ کر کے کہ یہ عبید اللہ کا تھا اور
 جو کہ عبید اللہ کے کیا اس کے امور خدا سے کیا اور باقی بنی امیہ بھی اپنی بزدلیوں میں کہ قصور نہیں کیا نہ بدو عبد اللہ کو کہ کہین حدیث میں آیا کہ حضرت نے خویش
 دیکھا کہ بندہ رہنبر شریف پر بازی کرتے ہیں اور عیسائی کی ساتھی ہیکہ کی اور بت سی نہیں ہیں کہ ان کے پس وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَقِیْتُہٗ فَاَمَّا اَلْکَذَّابُ فَاَمَّا اَلْمُبِیْرُ فَلَا رَیَاوَا وَسُجْحِی اَمَّا مِ الْاِحْدِیْثِ
 فِی الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور روایت ہوا اس سے کہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف میں ہنگام ایک شے چھوئی اور ایک سندہ لگا کہ عبید اللہ بن ریا
 نے یعنی بنی امیہ میں سے اور لاکے کہ کہ عمار بن ریا کہ جو تہجد پر پس پہنچا میں طرف کے پس کہ انہوں نے کہ وہ آپا پس ناگمان ایک سانپ آیا ہوا ان تک کہ اہل ہوا عبید اللہ بن ریا کے پیچھے میں

[illegible]

کچھ حضرت کے وقت میں فرمایا ہے کہ میں حضرت کی وفات کے بعد بدن ہو گیا اس لیے کہ وعدہ حضرت اور عظیم کا انہیں کچھ لیے ہوتا ہو کہ جو مرتے وہم نکلیا ہوا صالح رہیں والا عیادہ ابانہ جہل نسبت ماریتعالی کے لازم آتا ہو اور یہ بھی ہو کہ جسے غلبہ کی اعراب میں سے دعوت طرحیاد کے کی باتفاق اہل سنت کے ابو بکر بن حبیب شیعہ کو گنجائش اٹھار کی ہو نہیں کیا لاکھتی فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل الخلفین علی العرب بقول اپنے کے وان تولوا لکما تو لکیم من قبل الخلفین علیہما السلام ابی حاتم و ابن قتیبہ و شیخ ابوالحسن ابوالاعلیٰ العباس وغیرہم نے کہا ہے کہ خلافت صدیق کی قرآن میں اس آیت سے ثابت ہوتی ہو اور رد گردانی کرنا والا انکی دعوت سے بظاہر سے غدا اٹھا جاوے گا ساتھ غدا اب الیم کے پس حال ہو گا اسکا کہ چون کہ سے انکو از نسبت کھر کے کرے اور یہ بھی ہو کہ بہشتی ہونا انکا نصیب قطعیہ سے ثابت ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا یَسْتَوِی فِیْکُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ قَوْلًا بِخَيْرٍ مِنْ ذَلَا قَدْ لَقِيَ اللَّهُ الْخَیْطُ بِنِجَارِ لَکُمُ الْبَیْشِ ہونیکا لازم کرنا والا انکا نصیب ہو اور یہ کفر ہو اور چنانچہ جاییہ کہ جو کوئی بعد اسے قرآن کے لیے مضمون کو کاحتمال و دل کا نہیں کہتو وہ کافر جاوے گا اور کھلی مرتبہ میں ایک تو انیس سے دوسرے میں جس رو کرنے اہل طہریت کے قرآن کو اور ایک نہیں سے دوسرے میں جس رو کرنے اہل طہریت کے ساتھ الہی و دل سکے اجماع علیہا ہو اہل حق سے اس کے بطلان پر باندہ سند پورے ماضی کو کھداریہ دونوں نہیں کی کفر میں اجماع اور اسمیں شک نہیں کہ شیعہ رو کرتے ہیں قرآن وحدیث کو ساتھ اسی ہم اخیر رو کے نہیں سیت ہوا مقصود ہمارا اور یہ بھی ہو کہ شیعہ بکفر محاربہ اور ذلت عالیشانہ مدنیہ کو کاظم موحیات کفر سے میں سبب رفع درجات کا جانتے ہیں دوسرے استعمال محبت کفر ہو چکا بلکہ کفر کو جو ہے رفع درجات کا گنبد اور اللہ تعالیٰ تو حضرت ابو بکر کی شان میں فرماوے ثانی نہیں اہل الفارادہ بقول ابی حاتم بن قتیبہ جیسا اللہ انکی بار علی درجات کی کا حال نسبت حضرت کے بیان فرماوے دیکھا چاہیے لکن بڑا کہنے واسے خدین کا کیا حال ہو گا اور فرمایا اللہ تعالیٰ سَدَّ دَلَالِیْلَ الْبَاطِلِ اُولَ الْاَوْفَیْلِ مِنْکُمْ اور بعد صاحب فضل ابو بکر بن اتفاق اہل سنت کے پس منکرانیکے فضل کا صریح رد کرتا ہو قرآن عظیم کو اور فرمایا اللہ تعالیٰ سَدَّ دَلَالِیْلَ الْبَاطِلِ اُولَ الْاَوْفَیْلِ اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَا لَیْزُکَ اَیُّہُ یَہِیْ اَبُو بَکْرٍ مَنَکِ شَانِ مِیْنِ ہُو اعلیٰ رضی اللہ عنہ نہیں ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر یہ بات پوشیدہ نہیں ہو اگر ہمیں شان بول کو کوئی دیکھے تو اسیر ہو جائے اس میں یہ بات ظاہر ہو جائے جس سے لکھا اللہ تعالیٰ اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَا لَیْزُکَ اَیُّہُ یَہِیْ اَبُو بَکْرٍ مَنَکِ شَانِ مِیْنِ ہُو اعلیٰ رضی اللہ عنہ نہیں ہو اگر کوئی شیعہ کہے کہ شرح قتادہ میں میں کل جانا ہو کافر کہنا سبب بڑا کہنے شیعہ ہے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقان اسلامیہ میں گناہی اور سبط جہاد حسب واقعہ نے اشیخ ابوالحسن اشعری اور غزالی بھی نہیں سہجانتے اہل قبلہ کے کا دیکھنے کو سیرج کافر کہتے ہیں شیعہ کو قول انکا موافق سلف اہل سنت کے نہیں ہو تو جواب یہ کہ اس جماعت پر مشتبہ ہو جیسے کہ عبد اللہ بن مسعود کو اشتباہ ہو ایچ اطباق بدین کے نمازیں اور علی رضی اللہ عنہ بھی جماعت اہل بیت اور بعد ان بعد ان یغیرہ بقول سکاگ عیسیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم میں واسے عیسے کے وغیرہ لکھنے پر اسکی بہت میں گویا لکھن ان بزرگوں کی اوپر اہل قبلہ ہونے لگے لگی اور اہل ہر جہ کہ کہتے شیعہ کے التفات کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی قتل گویا بظہر کر سفارش کو اوٹھے اور کہا کہ اگر ان قتال کریں ہم ان سے اسحا لیکر فرمایا انحضرت نے اَمْرٌ اَنْ اُتٰ اَیُّہُ النَّاسُ حَقُّ یَقُولُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہ اگر کہنے کے میں قتال کرونگا ان سے کہ جو غرق کرینگے درمیان غار اور زکوۃ سکون انحضرت نے کہا کہ دیکھا میں کہ کھول دیا اللہ نے سینہ ابوبکر کا فتال کے لیے پس جانا میں کہ یہی حق ہو یا ان بزرگواروں نے ان انیسوں کے حق میں فرمایا ہو کہ وہ ایسے نصیحت نمون جیسے سنت کے میں چنانچہ ولالت کرنا ہو اس پر قول ملا علی رضی اللہ عنہ مرآۃ میں لکھا ہو قُلْتُ وَهَذَانِ حَقٌّ اَلْاَوْفَیْلُ وَ اَلْخَارِجَیَّةُ فِیْ رَمَانَا فَانْہُمْ یَعْقِدُوْنَ کُفْرًا کَثَرًا کَا بَرِ الصَّحَابَہِ وَ قَضَاهُ عَنْ سَائِرِ اَهْلِ الْمُسْلِمَیَّةِ وَ اَلْجَمَاعَہِ عَنْ کُفْرٍ بِالْاِجْمَاعِ بَلَّغَ رَایِ اَلْاَوْفَیْلِ اَوْرَیْطُ اَلْاَوْفَیْلِ اِنَّ رَوَابِطَ مَحَبَّہِ مِیْنِ غُورِ کَرْنَا چاہیے کہ ان سے کیا ثابت ہوتا ہو کفر احکایا ایمان عن عویم رایت ساعیدۃ اَمَّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَخْتَارَنِیْ وَ اَخْتَارَنِیْ اَصْحَابًا یَجْعَلُ لِّیْ مِنْہُمْ قُدْرًا وَ اَنْصَادًا وَ اَصْحَابًا اَمْسَیْ مِنْہُمْ فَعَلِیْہِ لَعْنَةُ اللّٰہِ وَ اَلْمَلَائِکَہِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَوْفًا وَ لَا عَدَلًا وَ اَوَیْتُ کِیْ بِمَعَالِیْ اَعْلَیٰ اَوَیْتُ حَاکِمَ لَمْ

قلت ہا یہم سے کنا قال الغزالی وریہ حدیث میں ظاہر ہے کہ ابو بکر بنی نضل صحابہ میں **و عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موفیہ دعی ابابکر ابانک ما حاک حق کتابنا بانی انا فان یتمی وتقول قائل انا ولا باب**
اللہ والنوینون الا ابابکر وادہ مسلم فی کتاب التحدید انا اولی بندل انا ولا اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا: اسے میرے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرفی الموت میں کہا اسے میرے ابو بکر کو کہ باب نبی اور بلا اپنے بھائی کہ عینہ علیہ السلام کو تاکہ حکم کر دینے کے لئے اسے کہ میں نے بانی
 یہ کہ آزد و کر سے کوئی آزد و کر تو ابابکر نے خلافت کی بر تقدیر نہ لکھنے کے اور در تاہوں یہ کہ کہتے تھے والا کہ میں سنی ہوں واسطے خلافت کے حال تاکہ نہیں ہو سکتا
 کا باوجود ابی بکر کے لا کوئی حبس کے دلائل کو باہر اس پر قبول حضرت کا اور انکار کر دیا اور نہیں سہا سہا اللہ تعالیٰ اور میں نے ابابکر کو ان کی یہ مسلم نے اور صحیح کہ میں نے
 واقع ہوا کہ ابابکر ابی بجاسے انا ولا کے لئے میں نے ان میں سے خلافت کے اور نہیں سنی ہو اسکا غیر میرا ہے اور طبری نے فاضی خراسی سے نقل کیا کہ روز
 اجد ہوا اور اس حدیث میں اشارہ ہے ہر طرف خلافت ابوبکر کے بعد آنحضرت کے در تبعہ جو دعویٰ نکل کر تہ میں حضرت علی رضی کی خلافت پر اور وصیت
 کرنا تاکہ میں جن میں اصل اس کی نہیں تھا ان مسلمانوں کے در اول جو جھٹلایا انکو علی رضی نے جھٹلایا ہر حیثیت کہ پوچھی گئی کہ کیا تمہارے پاس کوئی
 چیز ہے کہ نہیں ہے قرآن میں فرمایا علی رضی نے کہ نہیں میرے پاس مگر اس صحیفہ میں الخ اور اگر ان کے پاس نص ہو تو فرماتے **و عن جابر بن عبد اللہ قال**
اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ فکلتہ فی شئ فامرہا ان توجع الیہ قالت یا رسول اللہ ارایت ان جنت
ولم اجدک کاذا توید الموت قال فان لم یجد نبی قال ابابکر متفق علیہ اور روایت ہے جابر بن مطعم سے
 کہا جبر نے کہ انی آنحضرت کے پاس ایک بات اور کلام کیا آپ حکمی خبر میں لے کر کچھ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی میں حکم کیا آنحضرت اس عورت کے کہ اور وقت
 اسے طرف آنحضرت کے لئے ناگواریں اسکو کچھ یا جواب میں اسکی بات کہا اس عورت نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آکر اول و زید پاؤں کو لیسے اور شاید کہ مکان اسکا دور تھا
 حدیب سے کہا جبر نے ابوبکر وہ عورت مراد کہتی تھی ساتھ بنانے آنحضرت کے اٹلی موت کو فتح ظاہر ہو عورت آنحضرت کے ایام وفات کے قریب آئی تھی
 تخریبا آنحضرت نے پس لگ کر پاد سے تو جگہ میں آ کر ابوبکر کے پاس نقل کی یہ بخاری و مسلم نے فتح غلام اس حدیث سے اشارہ ہے ہر طرف خلافت ابی بکر کے بعد
 آنحضرت کے لیکن نص طعی نہیں ہے اور باوجود اسکے دلائل کی ہے اور فضیلت نبوت کے لئے کہ وہ جوہر علم اس پر بنی نص طعی خلیفہ کرنے پر کسی جانب میں نہیں ہے اور وصیت خلافت
 ابی بکر رضی یا حلی صحابہ کے ہر اور شیخ ابن مہام نے شاہرہ میں دعویٰ ابوبکر کی خلافت پر کیا ہے اور اثبات کیا اللہ اعلم اور روایت ہے سہل بن ابی حمزہ سے کہ کہا
 بچا ایک عرابی نے آنحضرت کے ہاتھ کچھ اونٹ وعدے سے پس کہا حضرت علی رضی نے عرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ آئے کہ اگر آؤ تو میں کچھ ہاتھ غلامی کے تو کوں
 او اگر کیا قیمت انکی فرمایا کہ اگر بچا کچھ ابوبکر پس بھر کر آؤ اور عرابی علی رضی کے پاس ابوبکر کی کھانسی کے پھر چلا اور پوچھ آئے کہ اگر آؤں میں ابوبکر کے ہاتھ قتل لکھ کے
 تو کوں او اگر بچا اسکو پس آیا عرابی آنحضرت کے پاس اور پوچھا آپ سے پس فرمایا کہ او اگر بچا کچھ عمر پس کہا علی رضی کے پوچھ عمر کے بعد کا حال میں فرمایا کہ او
 اگر بچا کچھ عثمان پس کہا علی رضی نے عرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ آئے کہ اگر آؤں میں عثمان کچھ ہاتھ غلامی کے تو کوں او اگر بچا اسکو پس چلا اور
 نے آنحضرت کے ہاتھ کچھ ابوبکر اور عثمان پس لگ کر عمر رضی کو مر جانا روایت کی یہ سہل نے اپنے ہم میں **و عن عمر بن الخطاب القابی صلی اللہ علیہ وسلم**
بعثہ علی حبشہ ذات السلاسل قال فانیہ فقلت ای الناس احب الیک قال عائشہ قلت من الرجال قال
ابوہا قلت ثم من قال عمر فعد رجلاً من حکم صحافۃ لک جمعنی فی اخرہم متفق علیہ
 اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا انکو بکر کر اور ایک لشکر کے ذات السلاسل کو بھیجا تھا کہ نام الکتب میں لکھی ہوئی روایت میں آنحضرت کے پاس
 نے پچھلے سفر کے یا بعد اسکے پس کہا میں نے آنحضرت سے کہ کون محبوب تر ہر طرف آپ کے فتح ہے نے ان کو پس سے کہ موجود میں آپ کے زمانہ میں ہر طرف

اُنکے باوجود نہ ہونے کی وجہ سے خوف اس کے کہ جان اُنکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آسمانوں پر پہنچنے پر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک چہلچہ نہیں بیدار ہو سکے اور دیکھا کہ وہ ابوبکر کا پس ذیابا انحضرت نے کیا ہوا تھا کہ ابوبکر نے کہا انا گامین فدا ہوں تم پرمان باب میرے پس ذیابا وہیں مبارک انحضرت نے پس جانی رہی وہ چیز کہ پاتے تھے اسکو ابوبکر نے دے دیا اور پھر رجوع کیا انترز ہرنے ابوبکر پر اور وہاں ہی سبب موت ابوبکر کا رجوع آخر عمر میں کہ سانچہ کمر کے افسے سے پس حاصل ہوئی اُنکے لیے شہادۃ فی سبیل اللہ اسحالت میں کہ رفیق تھے انحضرت کے وہ میں اور بیسیا تھا کہ جیسے حضرت کو بیچ خبر ملے کہ یحییٰ زہر دیا تھا اور وقت وفات کے اسکا اثر ظاہر ہوا اور ابوبکر نے انکو دیکھا کہ آئندہ کہتا ہوں کہ کفیل تمام عمر میرے کفیل علیؓ اس روز کے ہوں وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبر کے ساتھ لے کر انکے ہمراہ کوہ قاف سے رجوع کیا کہتا ہوں کہ انکا کہ تھا کہ منکر ہوئے وہو زکے کے یا تر کیا اسکو تحقیق اسکی کتاب لکھو کہ میں گذر چکی ہو کہا اپنے علم ہمارے نے کہ جسکو کہا جاوے گا وہ لکھو کہ وہ کہے سنیں کہ اگر یامین کا فر ہو جانا ہوت پس کہا ابوبکر نے اگر نہ ہینگے عکبر سی اوٹ کے پانچ ہندھ کی اللہ بجا و کرونگا میں نہ پھیلنے کے لیے یہاں بیٹ دینا اس کے فتنہ مراد خصال میں کہ زہر سے سی ہو کیا نہ جا جاتا ہوں اس سے اوٹ جو لیا جاتا ہوں زکوہ میں اسطرح اوٹ کے مالک پر سپرد کرتا اوٹ کا ہی اور واقع ہوتا ہوں فقیر ساتھ باندھنے کے اور بیٹوں نے کہا عقالی کوہ کبلا اوٹ یا لکری کے عقال کے دونوں منہ آئے ہیں اور مشہور معصول ہیں اپنے رسی نکور اور قاموس مجھے ثانی کے لایا ہوا کہ کیا یہ ہر مراد ساتھ قول ابوبکر کے فَوَمَعُونِي عَقَالًا اور ایک ایت میں عقالی علیؓ ہے جو مجھے لکری کے پیچھے کہ پورا رہیں زکا نہ ہوت پس کہ میں نے اُنکی خلیفہ رسول اللہ کے موافقت اور الفت کرو لوگوں سے اور زری کرو ساتھ اُنکے پس کہا مجھ کو آتا تو شجاع اور قوی اور پٹا غصہ والا تھا زمانہ جاہلیت میں اس سے نامور ہو گیا اسلام میں اپنے یا م اسلام میں اور بیچ احکام اس کے کے فتنہ حضرت ابوبکر نے نہایت غصہ کیا حضرت عمرؓ کی سستی اور مدائنت پر اور اسید کی ل شجاعت اور قوت دینی ابوبکر کی ہر باوجود کیا آیا کہ حضرت علیؓ بھی ساتھ عمر کے شریک تھے اور میں لیکن کچھ خیال نہ کیا انھوں نے اسکا تحقیق نشان یہ ہر کہ تحقیق منقطع ہو گئی وہی اپنے پس نہیں پہنچ سکتے ہیں ہم طرف نقین کے پس ضرورت ہمارے لیے خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا میں اپنے بموجب ال اللہ تعالیٰ کے اللہ مکتکم و نیکم و نیکم علیکم نعمتی کیا واقعہ سے دلی حال انکے میں مذکور

باب مناقب عمرؓ باب ہی بیچ بیان مناقب عمرؓ کے فتنہ حنا ب عمر کے بہت ہیں وہیں ہر انکی منقبت میں کہ تائید کی خدا تعالیٰ نے دین کی سبب اُنکے ساتھ قبول کرنے دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب اعلیٰ اور افضل یہ ہر کہ الہام کیے جاتے تھے ساتھ صواب کے اور ذالاجا تھا اُنکے ولیمین حق اور موافق ہوتی تھی اسے انکی ساتھ جی اور کتاب کے ہدای انکی دلیل حقیقت خلافت صدیقؓ ہی جیسے قتل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل حقانیت علیؓ رضی اللہ عنہم اور روایت کی ابوبکر نے عمار سے کہا تھے عمرؓ کی عقل سے کہتے تھے کہ میں نے دل ہوتا ساتھ اُنکے قرائع ابن عساکر علیؓ رضی اللہ عنہ سے لایا ہر کہ قرآن انکی لے عمر کی اسے میں سے ہر اور ابن عمر سے لایا ہر مرقوعا کا انحضرت نے فرمایا کہ میں لوگ ایک باب ایک چیز میں اور کی عمر اس میں مگر کہ انور سے قرآن ساتھ مانند اس چیز کے کہ عمرؓ کا ذکر السید طبری فی تاریخ الخلفاء اور کہا کہ موافقت علیؓ زیادہ میں سے ذکر کیے ہیں علمائے اربعین نے شیخ عبد الرحمن نے شرح میں اُنکو ذکر کیا ہر وہاں دیکھا جاوے **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما بینکم منی ثلاثہ مہماتون فان یک احد فی امتی فاندہ عمر متفق علیہ روایت ابوبکر ہر ہر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے الہام کے کہ شیخ ابی لون کے کہ تھے پہلے تھے اس میں سے فتنہ غلطہ ساتھ زبرد ال مشہور وہ منہ علم کے ہر گویا ساتھ اس کے بات کیا جاتا ہوں اور خبر دیتا ہوں پس کہتا ہوں کہ انکی انہما ہر جمع الجملہ میں کہا حدیث شخص کہ دلی جاتی ہر اس کے ولیمین ایک بات پس خبر دیتا ہر ساتھ اُنکے ساتھ حدیث و فراست ایمان کے خصوص کرنا ہر حق تعالیٰ ساتھ اُنکے جسکو جانا ہر

اپنے بند و میرج سے اور حضور نے کہا کہ محدث دو کہ جب جن کو کسے ساتھ ایک چیز کے موافق ہو گویا حدیث کیا گیا ہو ساتھ اس کے اور حضور نے کہا کہ کلام کرتے ہیں
ساتھ اس کے مالک اور ایک ایت میں مکتومین سے تشدید کلام کے بجائے محدثوں کے آیا ہوتے ہیں اگر میری امت میں کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہو گا نقل کی یہ بھی
اور مسلم نے فتح مقصود مشک و تردید و مع وجود محدث کے ہیں امت میں نہیں ہو اس لیے کہ امت حضرت کی افضل امتوں کی ہو اور جبکہ اہل امتوں
موجود ہوں تو امت میں بطریق اہل ہونگے بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہو جیسے کہ کہنے میں اگر میری کوئی دوست دنیا میں ہو تو فلاں ہو گا مراد اختصاص
فلاں کا ہو ساتھ کمال دوستی کے و عن سعد بن ابی وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندہ
فیقول من خیر من یکلّمہ و یستلکّہ عالمیۃ اصواتہم فلما استاذن عمر من جنّاد بن الجمّاب فدخل عمر قد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یضحک فقال صحابہ اللہ سبک یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من هؤلاء اللہ کی حدیث
فلما سمع من صوتک ابتدأت الجمّاب فقال عمر یا عدوّات انفسہن انہنّ ینبئنی فلا یبئن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
نعم انت اخطا و اغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ بابن الخطاب و الذی نفسہ ینبئہ و ما لیک الشیطان
سایکھا تطیلا سلاک فجا غیر خجک متفق علیہ و قال الحمید ی زاد البرکاتی بعد قولہ یا رسول اللہ ما اصحکک
اور روایت ہو سعد بن ابی وقاص سے کہ کما پروائی مانگی عمر نے واسطے درانیکلی انحضرت کے پاس اور انحضرت کے پاس میں کئی ایک روایتیں ہیں کلام
کرتی تعبیر انحضرت سے مراد عورتوں سے ازواج مطہرات میں کہ فقہ طلب کی تعبیر انحضرت سے اور بہت طلب کی تعبیر نسبت اس کے کہ انحضرت انکو پہنچاتے تھے
درحالیکہ بلند تعلیم و زینت عورتوں کی فروع احتمال ہو کہ یہ بلند کرنا آوار کا ہو بھی نہی کی بلند کرنے اور اس کے سطر آوار بھی مسلم کے و احتمال ہو کہ بلند کی و از لک کی ہو
ہو نسبت جماع انکے کا و از میں یہ کلام ہر ایک بالفرد و بلند تھا انحضرت کی و از سے کہتا ہوں میں کہ نہیں ہو کلام میں دلیل سپر کہ و از میں انکی انحضرت کی و از سے بلند
ناکہ وارد ہوا اشکال سے قول اللہ تعالیٰ کے یا ایہا الذین امنوا لکم فوق صوبۃ النبی اجمع بلکہ مروی ہو کہ انھوں نے اس حالت میں یہ خلاف حدیث
آوار میں اپنی کے بلند کر کے تعبیر ان میں اپنے کلام کرنے میں تھا انحضرت کے باعتماد حسن خلق آپ کے کہتے تھے پس جبکہ ان چاہا عمر نے اور چاہا اور انا و محمد و عورتیں
اور دوڑیں طرف پردہ کے لیئے تاکہ چھپیں اپنی داخل ہوئے عمر اس حالت میں کہ انحضرت ہنستے تھے لیئے مسکراتے تھے بسبب اس تھنے اور بھاگنے عورتوں کے اس
کہا عمر نے کہ ہمیشہ ہنسنا وے اللہ دانستہ کہے فروع لیئے ہمیشہ خوش رکھے کیا عادت و آپ کے والدین کے کھلنے کا لیکن انھوں کو یہ سبب و اسکا اور طہار ہوا جو
کوئی اگر عیب میں مطلع کیے ہو جبکہ اس پر تفسیر ملایا انحضرت نے کہ لہجہ میں نے ان عورتوں سے کہتے ہیں ہرے پاس غوغا کرتی تعبیر ان میں کہ سننی و از میں جلدی سے ہوتی
پردہ میں لیئے برے دوسے کہا عمر نے لیئے خطا کی کہ ان دنوں کہ انکو تمہوں نے بی جانوں کے یا بسبب کہتے ہوا و رد زنی ہوئے جو نسبت میں کہتے ہیں تم غیر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کما عورتوں نے کہ ہاں میں ہیں ہم تمہیں تو نہایت سخت خوار رہنا بہت گدوف یہ ترجمہ موجب ہے حضرت شیخ سے کہ و از اعلیٰ روح نے عکس کے لکھا لیئے خبر اہل کلام
اور بہت سخت دل ہو بخلاف انحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہیں جیسے کہ خبر علی اللہ تعالیٰ نے و انک لعلی خلق عظیم فرما و لو کنت فقط غلیظ القلب لانتقلی فی حرات
پس فرمایا غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اور کلام کہ اور نہ التعلات کرانے جواب کی طرف اور شیخے خطاب کے قسم اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہو ہر کہ نہیں
میں کہ شیطان ہی حالت میں کہ نہ چلنے والا ہوتا ہوا راہ میں مگر کہ چلتا ہو شیطان و راہ میں خبر راہ میری کشف اور میرے ساتھ ایک مجلس جمع ہونے کا تو یہ خبر شیخ
انہیں خبر مکت جیسے کہ اور حدیث میں ہاں کہ شیطان ہمالیہ ہر عمر کے سایہ سے لفظ فرستادہ زین کے اور تشدید زہیم کے راہ کشادہ کو باہر مدہ و کہ بااثر راہ کشادہ ہوتی
ہوا و ہر کہ اس کے ایک مجلس کے زیادہ لیکن جو اس کے خوف ہو بہت زہری نہیں چھوڑتی اسکو کہ اس طرف آوے یا مدافع سے یہاں ہاں مطلق ہوتے مطلق کی
پس بخاری و مسلم نے کہ کما حمید نے لیئے چاہی جامع میں مصححین میں یہ زیادہ کیا یہ نقلی نے بعد قول اللہ تعالیٰ کہ یا رسول اللہ کس خبر نے ہنسنا کہ خوف ہر فانی ساتھ زہر لہذا

اسکے کو بعضوں نے ساتھ پیش کی یہی کہی نام ایک شاہی منسوبیت پر قائم کہ ایک فریبہ خوارزم میں وعی جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنة فإخانا بالو ميصاع امرأة ابی طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورايت قصرة جارية فقلت من هذا فقالوا عمر بن الخطاب فاددت أن أدخله فانظر اليه فذكوت غيرك فقال عمر يا بانی دأمی یا رسول الله عليك أغار متفق عليه اور روایت ہو جا رہے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا میں بہشت میں پس ناگہان ملا میں سے تو مریض کے فتح مریض ساتھ پیش اور زمرہ اور جرم کی اور صا و مہملہ عمدہ کے یہی عمر بن الخطاب علیہ السلام کی اور مانس ہر ملک کی اول الگ کے نکاح میں تھیں پھر ابو طلحہ کے نکاح میں آئے اور انکو عیسا ساتھ فہرین مجہ کے بھی کتبہ میں ہر مریض پر سفید گوشتہ چشم میں جمع ہوا اور اگر جاری ہوا اسکو ٹھنکے میں ت اور سنی ہین آواز پانوں میں کہیں کہیں کہ کون ہر یہ اسے اللہ الہی کہنے والے نے یعنی جبریل علیہ السلام یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہو اور دیکھا میں نے ایک محل اسکے جانب میں ہر ایک رت جوان یعنی مملوک یا جو کہیں کہیں اس کے واسطے کہے ہر یہ محل و جو کچھ کہ اس میں ہوا اور گرد اسکے پس ایک عتہ جنتیوں میں سے یا محل کے رہنے والوں میں سے کہ یہ عمر بن الخطاب کے لیے ہر یہ مائیں کہ داخل ہوں میں اس میں ہر یہ مائیں طرف اسکے یعنی اندر سے عیسیکہ دیکھا میں نے باہر سے پس دلی میں زہرت تمھاری یعنی شدت غیرت پس کہیں کہیں قریان ہوں تم پر بانی ہر یہ یا رسول اللہ کہ کیا تمھارے داخل ہونے پر غیرت کو دیکھا میں نے کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضوں نے کہا کہ کلام میں قلب ہوا اور اس میں ہر آغاز شک اور بعضی روایتوں میں ہر یہ کہ عمر نے کہا دھل رقعہ اللہ الہی دھل ہذا فی اللہ الہی وعی ابی سعید قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا انا قائم رايت الناس يعرضون علي وعليهم ثمن منكم ما يبلغ الله ومنهم ما لا ذلك وعرض عمر بن الخطاب وعليه قميص مجرة قالوا فما اذلت ذلك يا رسول الله قال الدين متفق عليه اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے اس وقت کہ میں سوچتا دیکھتا ہوں میں لوگوں کہ رو برولائے جاتے ہیں دیکھائے جاتے ہیں مجھ اور ان پر کرنے میں یعنی ان میں سے ایسے ہیں کہ پیچھے ہیں یہ تک کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ میں نے سے فتح یعنی کو تہ ترانے کہ سینہ سے اٹھتے تھے اس طرح تفسیر کیا ہوا اسکو استی و ملا علی رح نے کہا یعنی کو تہ ترانے یا دراز ترانے اور رو برولائے گئے عمر بن الخطاب علیہ السلام کہ میں نے تہ ترانے کہ سینہ سے اٹھتے تھے اسکو یعنی زمین میں سبب دراز کی اسکی کہ کہا یعنی صحابہ نے کیا تفسیر کی اپنے عمر کے اس کہ کھینچنے کی فرمایا آنحضرت نے کہ تفسیر یہ ہے اسکو ساتھ میں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فتح اور ابی یہ ہر یہ قوی ہو گا دیں ایام خلافت اٹلی میں جو دراز ہونے زمانہ امارت اٹلی کے وفود و خواتین کے اٹلی حالت حیات میں اس لیے دیں کہ تشبیہ دی کرتے کے ساتھ کہ میں شامل ہوا انسان کو اور محافظ ہوا اسکا اور بچاتا ہوا انسان کی آفات و اہل سے مانند بچانے پر کہیے اور قبول اس کے اسکو وعی ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بين انا قائم اذ ايت بقدر لبن فشربت حتى اتي لادي اذ ايت بيخج في اطفالتي ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما اذلت ذلك يا رسول الله قال العلم متفق عليه اور روایت ہو ابی عمر سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اس وقت کہ میں سوچتا دیکھتا ہوں میں لوگوں کہ رو برولائے جاتے ہیں دیکھائے جاتے ہیں مجھ اور ان پر تحقیق میں البتہ دیکھی میری کہ نکلتی ہر مریضہ خاضعین یعنی سبب کثرت اس و مد کے پھر دیا میں نے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کے فتح یعنی بہت سا خالص جو بچا ہوا اپنا عمر کو دیا پس نہیں مانی ہوا اس کے کہ جو مانا نکلا حاصل ہوا صدیق کو بھی اس لیے کہ وہ بہت تمور تھا اور نہیں مانی اس کے کہ جو مانا نکلا عثمان اور علی کو بھی پہنچا اس لیے کہ ان کے لیے مہینہ تھا سات کہ میں نے صحابہ نے کہ میں نے تفسیر دی تھیں دودھ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تفسیر دی میں نے اسکی علم کی نقل بخاری اور مسلم نے فتح ع لکھا ہر علمائے کہ صورت مثالیہ علم کی اس علم میں دودھ ہو جو کوئی خواب میں دیکھے دودھ پیتے تو تفسیر اسکی یہ ہو کہ علم خالص مانع نصیب اسکو ہو گا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودھ اور علم کے یہ ہو کہ دودھ اولیٰ خدا بند کی ہو اور سبب اصلاح یہ نکلا اور علم اول

انکی اور کہا وہی نسخہ قول حضرت کے پس کھینچا بیچ اس سے جس قدر چاہا اللہ نے پھر یہ اسکو اپنی بی بی فاطمہ نے اشارہ ہر طرف نیابت الی مکر کی اور خلافت انکی کے بعد حضرت کے اور راحت پائی انحضرت کے سبب وفات کے بیچ دینا سے اور مشقتوں انکی سے اوج قول انحضرت کے پھر یہ اسکو اپنی مخاطب نے الی مکر کے ہاتھ سے تا قول لفظ کے سبب کسی اور اشارہ ہر طرف اس کے کہ ابو بکر قطع وقوع مرتدوں کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانوں کا اور شروع ہوئے فوج اور محاصرہ کابل ہوئے ثمرات اس کے عمر کے زمانہ میں انتہی دشمنی سے لکھا ہوا اشارہ ہر طرف اتنے صغیر و کبیر کے بیچ نہ اختلاف عمر کے تا بیچ روایت ابن عمر کے کہ یوں آیا کہ پھر ابولہول عمر بن الخطاب نے الی مکر کے ہاتھ سے پس گیا وہ دول عمر رض کے ہاتھ میں پس نہیں کیا اس کی کسی قوی شخص کو عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

الفصل الثالث عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل المحق على اللسان
عمر وقليبه وداؤه التوميذ في رواية أبي داود عن أبي ذر قال قال الله وضع المحق على لسان عمر يعقوب له
 اور روایت ابن عمر کے کہ فرمایا رسول خدا نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور جاری کیا ہر حق و پر زبان عمر کے ورد الی اس کے نقل کی یہ ترمذی اور بیچ روایت ابن داؤد کے الی در سے یوں آیا کہ فرمایا انحضرت نے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہر حق و پر زبان عمر کے کہ ہم ساتھ حق کے یا قافیہ یہ ہو کہ کہتا ہوں حق سبب اس کے **وعن علي قال ما كنا ننبعده ان السكينة تنطق على لسان عمر دأه البيهقي في دلائل النبوة**
 اور روایت ابن عمر کے کہ کہتا ہوں ہم نے اہل بیت یا جماعت صحابہ کے بعد جانیں اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہوا پر زبان عمر کے وقوع لینے عمر کو تھے میں ایسی بات کہ آرام کرتے ہیں اس سے نفوس اور مطمئن ہو جاتے ہیں اس سے دل و دماغ غیبی تھا کہ ڈال گیا تھا عمر کی زبان پر اور احتمال رکھتا ہوں کہ وہ سکینہ سے فرشتہ ہو کہ اللہ عام کرنا ہر حق اور کہا ابن مسعود نے کہ نہیں دیکھا میں نے عمر کو کہی مگر کہ ہوتا ہوں درمیان دونوں انکھوں انکی کے فرشتہ کہ سیدھی راہ بتاتا ہوں انکو نقل کی یہ بیہقی نے **ولائل النبوة من وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعن الاسلام بآبي جهيل بن هشام أو بعمر بن الخطاب فاصم عمر ففدا على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمتم**
 صلی فی المسجد ظاہر اردو **أخذ الترمذي** اور روایت ابن عباس سے کہ نقل کی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا لیجئے دعا کی خداوند عزیز اور غالب کر دین اسلام کو سبب ابو جہل بن ہشام کے یا سبب عمر بن الخطاب کے یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونوں میں سے تا سبب اسلام قوت ہو کر پس صبح کی عمر نے یعنی بعد دعا کرنے انحضرت کے پس لئے عمر ان دونوں میں انحضرت کے پاس پس لائے اسلام پھر غازی بھی انحضرت نے مسجد میں لشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے فصح اور بیچ اسلام لائے انکے کے کوئی غازی لشکارا نہیں بڑھ سکتا تھا اور انحضرت چھپی ہوئے تھے دار ارقم میں روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نے **ولائل النبوة من ابن عباس** سے کہ ابو جہل نے کہا کہ جو کوئی قتل کرے محمد کو پس اس کے لیے میرے ذمہ سوا بیٹیان ہیں اور ہزارا و قیر چاہو گے پس کہا عمر نے انصاف صحیح یعنی تاوان صحیح ہو پس کہا ابو جہل نے ہاں فی الفور دو نکاح غیر باہر کے پس نکاح عمر پس ملا ان سے ایک شخص اور کہا کہا تھا ارادہ رکھتا ہوں پس کہا عمر نے کہ ارادہ رکھتا ہوں محمد کے پاس چلنے کا تا کہ قتل کرواؤں انکو کہا اس شخص نے کیا ثبوت ہو تو نبی یا شتم سے کہا عمر نے کہ میں گناہوں چھو کر اپنے دین سے نکل گیا انکو کہا اس شخص نے کہ کیا خبر دونوں میں چھو اس سے عجیب بات کی بہن اور بیہوشی تیری پس نے دین سے نکل گئی ساتھ محمد کے پس متوجہ ہوئے عمر نے بہن کے مکان کی طرف اور وہ پیرہن میں تعین سورہ طہ پس عمر نے کہ پھر نکاح کیا وہ وازناؤں کے پاس گئے اور کہا کہ کسی بھی آواز لینے پر سننے کی پیر طہ کیا انکی بہن نے اسلام میں بات گذری عمر نے غلین بیان تاکہ اٹھے بہن و بھنوی انکی پچھنے لگی طہ ماثر انیس جبکہ سن عمر نے کہا وہ سے چھو کتاب تاکہ دیکھوں میں اسکو پس جبکہ پڑھا اسکو اس آیت تک **لا اله الا الله لا اله الا الله لا اله الا الله** الحسنی کہا یا بار خدا یا لائق ہو اسکے کہ عبادت کیا جاوے سوائے اسکے **لا اله الا الله** وان محمد رسول الله پس لگادی عمر نے ہاں بکارت تھے ہر شخص

[illegible]

لَا حَيْدَ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَلَى دَجُومِ السَّمَاءِ مَا لَكُمْ عَمَّا تَعْلَمُونَ فَأَمَّا حَسَنَاتُ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جِئْتُ حَسَنَاتٍ عَمَّا حَسَنَةُ
 وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ ابْنِ بَكْرٍ وَكَأَنَّ بَكْرًا ۱۸ رورایت ہو عائشہ سے کہ کما اسوقت کہ سرحدک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی گویا ہیں
 تھاجہ جاننی رات کے ناگمان کیا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی کسی کے لئے نیکیاں ہوائی گنتی ستاروں آسمان کے دوا یا کہ ان وہ عمر ہو کہ نیکیاں اسکی ہوائی گنتی
 آسمان کے ستاروں کے بن کیا ہیں پس کمال حال ہو ابو بکر کی نیکیوں کا تو ما یا آنحضرت نے نہیں ہیں تمام نیکیاں عمر کی مکرماند ایک نیکی کے ابو بکر کی نیکیوں میں سے نقل کی
 یہ زمین نے فتنے ابو بکر کی نیکیاں انکی نیکیوں سے کمین زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جائے کہ نیکیاں عمر کی ابو بکر کی نیکیوں سے زیادہ ہوں تو بھی ابو بکر افضل
 ہیں بسبب فوت حسنات انکی کے از رو کیفیت اور نفاست کے سبب پاب جانے کمال انما ص اور شہود معرفت کے جسکہ روایت کیا ہو ایک حدیث سے کہ نہیں ہو
 فضیلت ابو بکر کی بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ سبب اس چیز کے کہ رکھی گئی ہو انکے ولین ذکر کیا ہو اس حدیث کو غزالی نے باب مناقب
 عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ باب سبع مناقب عثمان رضى الله عنه الفصل الاول فصل پہلی عن عائشة قالت كانت
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَأَنَّ شِقَاقَهُ فَنَذَرَهُ أَوْ سَاقِيَهُ فَاسْتَاذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَادْخَلَ لَهُ دَهْوًا
 عَلَى نَلِّكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُمَرُ فَادْخَلَ لَهُ دَهْوًا كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى قِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَهْتَشِ لَهُ وَلَمْ يُبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ يَهْتَشِ لَهُ وَلَمْ يُبَالِهْ
 ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسَتْ وَسَوَّيْتُ قِيَابَكَ فَقَالَ لَا اسْتَحْجِي مِنْ رَجُلٍ يَسْتَحْجِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ
 إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ جَبِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ إِذْنْتُ لَهُ عَلَى نَلِّكَ الْحَالِ أَنْ لَا يُبْلَغَ لِي فِي حَاجَتِهِ سِوَاكَ مُسْلِمٍ
 اور روایت ہو عائشہ سے کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اپنے گھر میں کھولے ہوئے رانیں اپنی یا پھر لیان ابی ف کما نو دھو کی کہ دلیل
 پڑا ہو اس حدیث کو مالکیوں وغیرہ نے کہ جو کہتے ہیں ران سر نہیں مال آنکہ یہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی اسلئے کہ شک کیا ہو اسی نے عضو کھلے
 ہوئے میں کہ آیا وہ رانیں تھیں یا نہ لیان پس لازم نہیں آتا ہو اس سے جرم جواز کھولنے ران کا اور جائز ہو یہ کہ جو راہ کھولنے ران کے سے کھولنا
 اسکا قمیص سے نہ ازار سے لینے تہ بند بندھا ہوا تھا اور اس قمیص کا اس پر نہ تھا سمٹا ہوا تھا جسبکہ آگے آتا ہو کلام عائشہ کا کہ شہر ہو اس پر اوی
 ظاہر ہو آنحضرت کے احوال سے و حالات مخالفت کے ساتھ آل و اصحاب کے ترجمہ پس ان جابا ابو بکر نے انیکے لئے پس ان دیا آنحضرت نے تنگو مال آنکہ
 وہ اسی حال پر تھے یعنی دھنکی بیٹلی وغیرہ پس باتین کہیں ابو بکر نے لینے بیٹھا ابو بکر کا جو دیکھا ہو ابو بکر ان جابا آنکا شہر نہ پس ان دیا آنحضرت نے تنگو اور
 آنحضرت اسی حال پر تھے پس باتین کہیں عمر نے پھر ان جابا عثمان نے لینے اور آئے پس اٹھ بیٹھے آنحضرت اور درست کئے کپڑے پس ف سے بین
 اشارہ ہو طرف اسکے کہ نہیں تھے کپڑے ہوئے نفس ایک دونو عضو وان بین بلایا سو آتہ بند کے اور کپڑا نہ تھا اسلئے کہ کما و سر فتنہ پس اٹھ گیا ساتھ اسکے نکال
 اور دفع ہو گیا اتدال مذکورہ الامام علم بالا احوال اس پس جبکہ لینے عثمان اور وہ کہ ساتھ آئے تھے بالقدیر یہ ہو پس جبکہ علی قوم کما عائشہ نے کہ داخل ہو
 ابو بکر نے زینبش کی آئینے واسطے آئے اور نہ بردا کی آئے انکی بیٹھ یوں ہی لیٹے رہے اور کپڑے نہ سمیٹے پھر داخل ہوئے پس حرکت کی آپ نے واسطے اٹکے اور نہ بردا
 آپ نے انکی پھر داخل ہوئے عثمان پس اٹھ بیٹھے آپ در درست کئے کپڑے آپ نے پس فرمایا آنحضرت نے کیا جانا کروں میں اس شخصیت جیسا کہ میں اس سے
 فتنے ف کما نو دھو کی کہ اس میں فضیلت ظاہر ہو عثمان کی اسلئے کہ جیسا جی سفت ہو مہفتون ملائکہ کے سے وہ انکے لئے ثابت ہوئی کما مطلقہ کہ اس میں
 دلیل ہو ابو بکر تو فرمایا عثمان کے نزدیک آنحضرت کے لیکن اس کچھ ابو بکر اور عمر سے منصب میں نزدیک آنحضرت کے فرق نہیں آتا اور کما الشافعی انکی نسبت
 انکے لازم نہیں آتی اسلئے کہ نسبت جب کامل اور بہت ہوتی ہو تو تکلف اٹھ جانا ہو جسبکہ کما گیا ہو از اخصاص الالفة لطلت اللطفہ کما ہوں میں پس شغلب

حج راہ خدا کے **ف** یعنی سوائے ان سوائے ان کہ وہ سوا ہیں نہ ان سمیت جیسے کہ ہم جانتے ہیں واللہ اعلم **ت** پھر غریب دلائل آنحضرت نے اور سلمان
 ورسول کے لشکر کے پس کھڑے ہوئے عثمان اور کما سیر ذہب میں تین سوا وٹھ مع جھولوں اور کجاوٹ ان کے حج راہ خدا کے **ف** ع پس حضرت
 عثمان نے چھ سوا وٹھ اپنے ذمہ لازم کیے پہلی بار میں سوا وٹھ دوسری بار دوسو تیسری بار میں تین سو اور بعض روایت میں آیا ہے کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان نے
 سارے نو سوا وٹھ اپنے ذمہ لیا اور تمام کما سیر ذہب اس کو ساتھ لیا اس کو روزانہ کما طہیہ **ت** پس میں نے دیکھا آنحضرت کو اترتے تھے منبر سے اس حال میں کہ تھے نہیں جھکے گی
 عثمان کو دھچک کر پڑا تمام عمر میں کبھی نہ کھڑکی کہیں نہ عثمان کو دھچک کر پڑا **ف** یعنی نیکی بکفر سے لڑنے لگا ہوں گذشتہ کے ساتھ زیادتی بلکہ ہوں زیادہ
 اعلیٰ کی جیسے کہ درود ہوا جو حج تو اب جمعہ اور مکر فرمایا یہ تاکید کے لئے اس میں شاہ بہ طرف بشارت کے لئے ایسے ساتھ خاتمہ خیر ہونے کے اور کما طہیہ نے یعنی
 ضرر نہیں ہوا سیر کہ نہ کریں بعد اس کے تو اہل سے نہ انفس اس لیے کہ یہ نیکی کا ہے اگر کو تمام نو اہل سے **و** عن عبد الرحمن بن سمرہ
 قال جاء عثمان الى النبي صلى الله عليه وسلم بالقب ديتار في كعبه حين جهما حبش العسرة فنزلوا في حجة فابت
 النبي صلى الله عليه وسلم بقلها في حجة وهو يقول ما ضر عثمان ما عويل بعد اليوم مة يتون رواه احمد
 روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ کہ کمالاے عثمان نہ ہو کہ آنحضرت کے ہزار دینا اپنی استین میں اس وقت کہ سلمان لے گیا آنحضرت نے یا عثمان نے لشکر
 تبوک کا پس بکھرے ہزار دینا آنحضرت کی گود میں پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ الٹ پٹ کر لے گئے انکو اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر کریں گے
 عثمان کو وہ گناہ نہ کریں بعد عمل آج کون کے یعنی نہیں ضرر کریں گے انکو گناہ سابق اور لاحق و بار فرمایا یہ کافضل کی یہ احمد نے **ف** ع ریاض میں
 عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہے کہ کما حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس سال میں کہ لائے عثمان بن ابی سفيان العسرة نو سوا وٹھ ہونے کے اعزہ الحافظ
 السلفی اور یہ اختلاف روایات ہم داتا ہوتا فضل کا روایات میں اور تطبیق ان میں اس طرح ہو سکتی ہے کہ پہلے حضرت عثمان نے چھ سوا وٹھ مع جھولوں کما وٹھ
 دیے ہوں جیسے کہ پہلی حدیث میں گذرا پھر انہوں ہزار دینا طہیہ فرج ضروری سازوں کے چھو کہ طہیہ چھو کہ نہیں کفایت کرے زیادتی کی اور وٹھوں میں بھی گذرا پھر لے کر
 اور زیادتی کی وہاں علی بن ابی طالب کو لے کر پڑا **و** عن انس قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضون كان عثمان
 رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ملة فبايع الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عثمان في حاجة الله وحاجة
 رسوله فضر بياحه يد يد على الاخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان خيرا من يد يدهم لانفسهم رواه الترمذي
 اور روایت ہے انس سے کہ کما جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو سانچہ بیعت الرضوان کے **ف** ع کہ حدیبیہ میں تھے نیچے درخت کے سال حدیبیہ میں اور
 یہ نام اسکا اس لیے کہ اسکا کنازل ہوا ہے حق میں بابہ بقدر رضی اللہ عن المؤمنین اذبا بعونك تحت الشجرة **ت** محمد عثمان ابی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف اہل کے **ف** ع کہ بھیجا تھا انکو حدیبیہ پہل کے کہ کس کو کہیں آئے ہیں عمر کے لیے پس مشہور ہو گیا کہ مکہ والوں نے
 عثمان کو مار ڈالا **ت** پس بیعت ابی آنحضرت لے کر گئے بیعت خاص موت پس بیعت کی صحابہ حضرت کہ اور عثمان وقت بیعت کے حاضر نہ تھے
 پس فرمایا بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تحقیق عثمان حج کام اللہ کے یعنی نصر وہیں اس کے اور کام رسول اس کے کہ میں میں آنحضرت ایک مانتو ہوا اور پڑا تھے
 دوسرے اپنے کے **ف** ع یعنی اپنا اتھنا اب عثمان کما تھا کا اور عثمان کی طرف سے بیعت کی بیعت میں ممانتہ کہ عثمان کما تھا کا نائب کیا دو با بیان تھا
 اور بیعت تیسرے میں **ال** ان ابی صحیح **ت** پس تھا پھر کما تھا کا واسطے عثمان کے ہر مانتو ہوا اور صحابہ کے واسطے اپنے پس غائب ہونا انکا نہیں تھا سبب
 نقصان ان کے کا بلکہ سبب منقبت تھا نقل کی یہ ترمذی نے **و** عن ثمامة بن حزن الفسيري قال شهدت ان ارحم بن سفيان
 عثمان فقال اشهدك الله ولا سؤم هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة ولم يمس بها ماء من شعوب

کرنے اور حسن حال اور مال میرے کے چنانچہ اوپر مذکور اسکا ہوجکا جو کمالوگون نے بالی ہاں جانتے ہیں ہم کما حضرت عثمانؓ نے کہ بوجھتا ہوں میں سے
 جو خدا اور اسلام کے کیا جانتے جو تم یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے اوپر تیرے کہ کہ نام ایک ہمارا گاہی اور ساتھ آنحضرت کے ابو بکرؓ اور زید بن
 جحشؓ کھڑے تھے پس ہمارا بیٹے سب خوشی کے بہانہ کہ کرنے لگے بیٹے چھوٹے کہ بیٹے زمین اور دامن کوہ میں پس ماری اسکو آنحضرت نے لات ابی ادر
 فرمایا اور زید بن جحشؓ اسلئے کہ نہیں ہو تجھ پر گنہگار اور مدین لینے ابو بکرؓ اور زید بن جحشؓ نے حقیقی اسلئے کہ قتل کئے گئے ساتھ زخم کے اور سب زریب
 اثر فرما سے اور وہ عمرؓ اور عثمانؓ میں پس نہیں مٹاتی ہو اسکے یہ کہ آنحضرتؐ اور مدین شہید حکمی میں اسلئے کہ سب انکی موت کا اثر زہر قدیم کا تھا سرجمہ
 کمالوگون نے بالی ہاں اسطرح ہو کما عثمانؓ نے اللہ اکبر گراہی دسی انھوں نے قسم ہو ہو روگا کہ کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین بار کما یہ کلمہ نقل کی یہ
 ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے فتع یعنی اللہ اکبر الخ واسطے زیادتی بہانہ کے سچ ثابت کرنے حجت کے خصم پر اور ازراہ تعجب کے اقرار کرنے اسکے سے
 اسکے صدق پر اور جرات کرنے اسکے سے اور فساد اور ہذاک انکے کے **و عن حمزة بن عبد المطلب قال سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم**
وقال قال هذا يومئذ على اليماني فقامت اليه فاذا هو عثمان بن عفان قال
فأقبلت عليه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہو مرثیہ بن کعب کہ کما
 سابقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نے قتل ہونے تک آشوب کا کہ پیدا ہونے لگا آنحضرتؐ کے است میں پس نزدیک کیا
 آنحضرتؐ نے ان قتل ہونے کو لینے فرمایا کہ نزدیک ہو وقوع انکا پس گذرا ایک شخص کہ پڑا اور اسے ہو سر پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے یہ شخص اس سرور کفایت واقع ہوگا اور
 راست ہوگا مرثیہ بن کعب کہ میں پس اٹھا میں اور گیا طرف اس شخص کے ہاویوں میں کہ کون ہو پس ناگمان وہ شخص عثمانؓ بن عفان تھے کما کہ اس شخص کو گیا
 میں طرف آنحضرتؐ کے منہ عثمانؓ کا لینے دیکھا یا میں آنحضرتؐ کو منہ عثمانؓ کا پس کہا میں یہ شخص ہاں ہوگا اسدن فرمایا آنحضرتؐ نے ہاں نقل کی یہ ترمذی اور ابن
 ماجہ نے اور کما ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو **و عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان إن الله لعل الله**
يقم صك فميصا فان اراء ذلك على خلعك فله تحلعه ثم رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي في الحديث
قصة طويلة اور روایت ہو عائشہ سے یہ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بیٹے عثمانؓ سے ایک دن کہ اس عثمانؓ تحقیق نشان یہ کہ شاید خدا تمہارے ہمنا دے جو کلمہ
 ایک کر دینے خلعت خلافت پس اگر جا میں لوگ اور جبر کرین تجھ اور ہمارا ٹوالے کرتے کہ پس نہ ہمارا تو اسکو واسطے اسکے **ف** یعنی اگر قصد کرین
 لوگ تیرے معزول کر سکا تو نہ معزول کرنا تو اپنے نفس کو خلافت سے واسطے اسکے سبب ہونے تیرے کے حق پر اور ہوا انکے کے باطل پر اور اسی حدیث کے
 سبب سے معزول نہ کیا عثمانؓ نے اپنے نفس کو جسوقت کہ حرامہ کیا لوگوں نے انکو روزوار کے ہر چند کہ کعبہ سے لوگ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی اور
 ابن ماجہ نے اور کما ترمذی نے کہ اس حدیث میں قصد راز **ف** اور وہ قصد نے معزول ہونے کا ہو ساتھ امتناذ کے معر کے ماحل کے ہاتھ سے عثمانؓ کے پاس
 اور کچھ بن محمد بن ابی بکر کا ولایت معر کو اور کچھ بنام انکا در بیان راہ سے سبب مکر و ان کے اور معر کرنا اور قتل کرنا عثمانؓ کا اور یہ قصد نہایت خوش اور سوگند
 مہیا کہ سیر کی کتابوں میں لکھا ہو اور بدلتی فتنہ ہو کہ دین اسلام میں واقع ہو اناللہ والیہ ارجعون **و عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
وسئل عنه فقال يقول هذا نبيًا مظلومًا بعثنا رواه الترمذي **وقال هذا حديث حسن صحيح** اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ کہ ذکر کیا غیر اصحابی علیہ
 وسلم نے منہ کا پس فرمایا کہ مارا مبادیایا اس قسم میں بلکہ کما یہ واسطے عثمانؓ کے اور انرا وہ کیا طرف انکے نقل کی یہ ترمذی اور کما یہ حدیث حسن صحیح پر اور
و عن أبي سهرقة قال قال لي عثمان يوم الدارين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبيد الله عبيد الله انا صابون عليه
رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہو ابو سلمہ عثمانؓ کے کہ کلمہ کہ واسطے میرے عثمانؓ نے روزوار کے کہ روز واقف

قتل کیے گئے تھے اور اودار اور دارے مگر عثمان کا بہرہ کہ اس میں گھر ہو چکا اور شہید ہوئے تحقیق آنحضرت نے کی تھی مگر وصیت لینے یہ کہ سفوف لڑنا تو اپنے تئیں
 مہسکہ اور مدینہ میں گذرنا وصیت کی تھی مگر محل کر نیکی اور بدخلی قوم کے اور نہ لڑ نیکی اُنسے اور مدینہ میں محل کر نیوالا ہوں اس عمر لینے وصیت اور
 لڑنا نہیں اُنسے والا بیٹھے اصحاب وغیرہ نے کہا تھا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اُنسے کہ محال تمہارے مقابلہ کی نہیں بائیں اُنسے قتل کی جگہ
 نے اور کہا کہ یہ مدینہ حسن صحیح ہر الفصل الثالث فصل تیسری عن عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَبٍ
 قَالَ جَلَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيدُ حَجَّ النَّبِيِّ قَرَأَ قَوْلَهُمْ مَا جَلَّوْا فَقَالَ مَنْ هُوَ كَلَامُ قَوْلِهِمْ قَالَ قَتِ
 الْمَسِيحُ فَبُيْعَهُمْ قَالُوا اَعْبُدُ اللَّهَ بْنَ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنُ عُمَرَ اِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَخَدَيْتَنِي هَلْ تَعْلَمُ اَنْ عُمَانَ فَوَجَّهَ اَحَدُ قَالِ
 نَعَمْ قَالَ هَلْ اِنَّهُ تَقِيَّبَ عَنْ بَدْرٍ لَمْ يَشْهَدْ هَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اِنَّهُ تَقِيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ لَمْ يَشْهَدْ هَا قَالَ
 نَعَمْ قَالَ اِنَّهُ لَلْبُرِّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالِ ابْنُ لَكَ اَمَّا فَاِنَّهُ يَوْمَ اَحَدٍ فَاَشْهَدَا اَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا تَقِيَّبَهُ عَنْ بَدْرٍ فَانَّهُ
 كَانَتْ تَحْتَهُ رَقِيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِنَّ لَكَ اَجْرَ جُلٍّ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَمِعَهُ وَاَمَّا تَقِيَّبَهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدًا لَعَرَّ بَطْنُ مَلَكَةٍ مِنْ
 عُثْمَانَ لَعَبْنَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلَى مَلَكَةٍ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اَلْيَمْنَى هَلْ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدَيْهِ وَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ ثُمَّ
 قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا هَبَّ يَهَا اَلْاَنَ وَوَاةُ الْبَغَارِ اَوْ رَوَا بَ عُمَانَ تَابَعِيَ عَبْدَ اللَّهِ يَتِي مَوْجِبَ كَمَا اَيَا كَيْدِ شَخْصِ اَبِ كَسْبِ كَيْفَ
 اس حال میں کہ راہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس کیا ایک جماعت کو پیٹھ پرے کیا اُسے کہ کون سی یہ قوم کہ بعض لوگوں کی یہ قریش میں ہے اگا پرے
 کہا اس شخص نے پس کون ہے شیخ یعنی عالم متبر اور بقصد انہیں کیا انھوں نے کہ شیخ نہیں عبد اللہ بن عمر کہ اس شخص نے ای ابن عمر تحقیق میں پوچھتا ہوں شیخ
 کچھ پس حج اٹھا ہوا جانتے ہو تم کہ عثمان بجا گئے تھے روز اٹھ کھینے اور بھاگنا کھار کے مقابلہ سے بہت برا کہ ابن عمر نے ہاں کے کہا اس شخص نے آیا
 جانتے ہو تم کہ عثمان غالب تھے غزوہ بدر اور ہاں حاضر نہ ہو لینے اور قوت نہ پائی انھوں نے نصیبت اہل بدر کی کہا ابن عمر نے ہاں حاضر نہ ہو عثمان وہاں
 کہا اُسے آیا جانتے ہو تم کہ عثمان غالب تھے بئیر الرضوان کہ مدینہ میں پہلی وزیر حاضر ہوئے وہاں کہا ابن عمر نے ہاں حاضر نہ تھے بیت رضوان میں اور جب جنگ
 ابن عمر نے نصرت اس شخص کی کی تو کہا اُسے اللہ اکبر فوج یہ کہ اُسے ازراہ موجب اور ہیبت ہونے اعراض کے عثمان بھی اللہ عنہ برا وہ فضل اعتقاد
 فاسد رکھتا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں ترجمہ کہا ابن عمر نے کہ آبیان کردن میں تجھے حقیقت حال کی ایر بھاگنا عثمان کا روز احد کے پس کو ایسی
 دیتا ہوں میں کہ خدا اُسے نے سنان اور در گذر کیا اُسے فوج اور یہ بات معلوم ہی ہو کہ جو چیز سنان ہوئی وہ خارج ہر عیب میں شمار
 کرنے سے اور ابن عمر نے جو یہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کی طرف اِنَّ الدِّينَ قَوْلُكُمْ وَنُكُوتُكُمْ بِكُومِ التَّقِي الْجَمْعِي اِنَّمَا اسْتَزَلَّ لَهُمُ
 الشَّيْطٰنُ بِنُغْصِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ لِيَنذَرَ لَكُمُ اللَّهُ عَقُوبَةَ حَلِيمٍ مَا جَا بِيَنِي كَ اَنُحْزَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَا اَحَدُ اِيكُمَا
 اِيك جگہ ٹھہرایا اور حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ سے ہٹا نہیں لیر کا فزول جگہ نکلت پائی اس جماعت نے پیچھا کا فزول کیا اور بقصد غنیمت کے اور کار جنگ تیر سوا
 پس جس سہانہ تھے انکی شکایت کرتا ہوا بھر دیا کہ عفو کیا خدا کا نے اگلے اور یہ مضمون حضرت عثمان کے لئے تھا جو کوئی دخل اس قصہ کے تھا خدا نے عفو کیا اس
 ترجمہ اور اپر غائب عثمان کا بہرہ پس کے تھا کہ نہیں انکے نکاح میں رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تھیں وہ بیمار پس با عثمان کے لئے آنحضرت کے لئے ثواب ایک
 شخص کا ہوا کہ لوگوں میں کہ حاضر نہ ہو مدینہ اور حصہ اسکا ہر فوج لینے تو حکم حاضرین بدر کا رکھتا ہو دنیا اور آخرت میں پس غالب ہونا انکا بدر سے

اس مالین کہ انحرث زندہ تھے ابو بکر اور عثمان رہی سواہر ان سے یعنی اس ترتیب ان تینوں کو باہم ذکر کرتے ہیں وقت ذکر کرنے کے اور بیان کرنے کے
 ان کے اندر یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور شہرہ بھی ہے کہ در بیان میں اور متاثر و مذکور تھے در بیان ان کے نقل کی یہ ترتیب **الفصل**
الثالث فصل تیسری عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أرى البقلة رجل صالح كان أباه بكرة
 يبطر رسول الله صلى الله عليه وسلم ويبطر عمر باني بكر ويبطر عثمان بن عفان قال جابر فلما قمنا من عند رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قلنا أما الرجل الضال فرسول الله صلى الله عليه وسلم وأما فوط بعضهم ببعض
 فقم ولا تأكل من الذي يبعث الله به نبية صلى الله عليه وسلم أبا بكر وأبو بكر وأبو بكر وأبو بكر وأبو بكر وأبو بكر وأبو بكر وأبو بكر وأبو بكر وأبو بكر
 کیا خواہ میں آج کی رات ایک مرد صالح کی خواہ میں نہ دیکھا یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ابو بکر لکھا گئے ہیں اور پیوست گئے ہیں ساتھ پیوست
 مرد صالح کے اور لکھا گئے اور پیوست گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لکھا گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر کہ جب تھے ہم پیوستہ اسلام کے پاس سے
 کہا ہے یعنی احمداد سے اور ظن غالب ہے اس پر مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود میں صلی اللہ علیہ وسلم اور اس پر تعلق اور اتصال بعض کے لکھا تھا
 بعض کے سننے کے یہ ہیں کہ یہ والی اس کام کے ہیں کہ بھیجا ہو خدا تعالیٰ نے ساتھ اس کام کے اپنے پیوستہ صلح کو یعنی خلفاء ان کے ہیں بیچ جاری کرنے
 احکام دین فرعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **باب مناقب علی بن ابی طالب** باب بیس من مناقب علی
 بن ابی طالب کا فہ من مناقب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بہت ہیں بشمار و بیحد حدیث کی کتابوں میں مناقب کے جو مذکور ہیں زیادہ ہیں نسبت مناقب اہل صحابہ کے
 اور بعضی روایتیں ان میں سے وضعی بھی ہیں چنانچہ شیخ عبد الدین شیرازی نے صیغہ بیچ بعض حدیثوں کے نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابو بکر صدیق کے حکم دینی
 ہونیکا کیا ہو اور کہا ہے کہ بطمان اسکا ساتھ بات عقل کے معلوم ہو اس جگہ بھی کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حدیثیں بشمار وضع کی ہیں
 لوگوں نے اور خاص ترین انکی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اسکا وصایا نام رکھا ہوا دل ہر حدیث کے یا علی ہر اور ان میں سے ایک
 حدیث ثابت ہو یا علی انت منی غیر لا ہارون بن موسی السبطی ذکر کیا ہے علماء نے واللہ اعلم انہی اور امام احمد اور نسائی وغیرہا سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا کہ
 بیچ مناقب علی کے حدیثیں آئی ہیں ساتھ ان کی حیکہ زیادہ تر ان حدیثوں سے کہ او صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی اپنے تئیں
 اور ان کے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوا اور بہت تھا لہذا کہ ان کے ساتھ جنگ کی اور زبرد خروج کیا پس علم نے جابا کہ تشر کر میں مناؤں تک واسطے
 رد کرنے کے مخالفوں پر اس سبب کہ بہت صحابہ انکو روایت کرتے تھے والا خلفاء ائمہ کے بھی مناقب بہت ہیں برابر ان کے بلکہ زیادہ ان سے اور حضرت علی کا نام حیدر
 بھی تھا اہل میں حیدر نام تھا اسکا کہ جو نا تھا حضرت علی کا پس جب انکی مانع کہ فاطمہ بنت اسد تھی انکو جانا تو اپنے باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب انکا بچا
 نوید ذکر کیا اس سے اسد کے پس نام انکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہیں تھا علی کے نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ بوتراب اسد کا یہ تھا کہ ایک روز
 آنحضرت تشریف لاکھڑے فاطمہ کے گھر میں پس با علی کو گھر میں پس فرمایا کہ کمان ہر تیرے چچا کا بیٹا عمر من کیا فاطمہ نے کہ تمہیں اور ان میں کچھ پیوستگی
 ہوئی تھی پس خطا ہو کر لک گئے اور میرے پاس قبیلہ وہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہ دیکھ کمان میں وہ پس کیا انھوں نے کہ بار سوال اللہ مسجد
 میں سکھیں پس تشریف لائے حضرت سجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اس مالین کہ گڑبڑی تھی باور ان کے طائد ہے پراور لک ہی تھی ان کے پہلو میں مٹی پس لپٹے تھے ان سے
 آنحضرت مٹی اور ذلت تھے اٹھا اور اب **الفصل الاول** فصل پہلی عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم لعلي كنت مني منزلة خلة من مؤمني لا آتني بعد عتق علي روايت هو سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے کہ تو مجھے خیر ہر دکن ہو گئے سے فصیح یعنی آخرت میں اور قرب ہر تیرے میں اور بیچ مدد دلا ہو گئے کے امر دین میں کذا قال

شکاح من علما ناسا اور توڑ پھٹی وغیرہ کے کما کے حدیث آنحضرت ﷺ اس وقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علیؑ کو اپنے اہل خیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو شریعت لیکنے کے آخری غزوہ آنحضرت کا تھا پس منافقوں نے طعن کیا انکو حقیر و سب کا لکڑا آنحضرت جھوٹ گئے ہیں حضرت علیؑ نے جو یہ سنا تو متہیبا بنا دھک لکھے یہاں تک کہ آنحضرت سے اٹھ اٹھائیں کہ حضرت اترے ہو تھے موضع جرف میں پس عرض کیا یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کچھ کہتے ہیں آنحضرت فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں نہیں جھوٹا پس میں نے حکم دیا کہ اسے جی اظمت اٹکے کہ جھوٹا ہو میں نے انکو بھیجا ہے پس پھر جہاد و تم اور خلیفہ رہو میرے جہاد میں میں نے اپنے اہل میں کیا نہیں بلکہ میں نے ہر ایک کو ہر ایک کو مجھے بمنزلہ ہارون کے مونسے سے کہ جب مونسے بیعت کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنے قوم میں اور اس حدیث کے پیچھے جھٹلے ہیں شدید اور دلیل پکڑا ہو اسکو اس میں خلافت بعد آنحضرت کے حق علیؑ کا ہو اور آنحضرت وصیت کی انکو خلافت کی پس منافق نے اپنی کجرائی سے یہ سمجھ کر نسبت کفر کی کی ہر عام صحابہ کو نسبت کفر کرنے غیر علیؑ کے اور بعضوں کو نسبت کفر کی حضرت علیؑ کی طرف بھی کی ہو اسلئے کہ یہ نہیں قائم ہوئے واسطے طلب حق اپنے کہ نہیں شک ہو ایسے حق کو کہ فرشتے کے حضور حق کا درگاہ تمام است کو خصوصاً صدر اول کو پس بلاشبہ باطل کیا خیریت کو اور ڈھایا اسلام کو اور انکی دلیل پکڑ نکھا جواب علما اہل سنت جماعت کے کہ یہ کہہ دیا کہ یہ نہیں ہو گئے ہیں بلکہ ظاہر حدیث یہ ہو کہ علیؑ کو آنحضرت نے خلیفہ کیا ہے حدیث تشریف رکھنے اپنی کے غزوہ تبوک میں جس کا کہہ سکتے ہارون کو خلیفہ کیا کہ غایت ہونا اپنے میں واسطے مناجات کے طور پر اور نہیں سمجھا ہارون خلیفہ بعد موسیٰ کے ایسے کہ وفات ثارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ کے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مدت میں خلیفہ کیا اس نام مکتوم کو لوگوں کی مات کہنے کے لیے نماز میں پس علیؑ جبریل علیہ السلام کی اہمیت کی کہتے تھے اور ابن ام مکتوم مات لوگوں کی اگر خلافت مطلق ہوئی تو مات نماز کے لیے بھی حضرت علیؑ کو کم فرماتے بلکہ اولے اور ہم تھا انتہی اور کہا طبعی ہے جو کہ ہمیں تشبیہ تھی اور وہ تشبیہ کی سمجھی نہیں جاتی تھی کہ آنحضرت کا ہے میں تشبیہ دی انکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرت نے اسکو ساتھ قول اپنے کے ترجمہ لا انا ولا نبی بعدی مگر فرق یہی ہو کہ نہیں ہوتا بعد میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم و صحیح اور ہارون پیغمبر تھے اور تو پیغمبر نہیں ہی یعنی اتصال انکا ساتھ حضرت کے نہیں ہو جہت ہو کہ پس اتنی رہا اتصال جہت خلافت سے اسلئے کہ وہ قریب نبوت کے ہو مرتبہ میں یا تو ہو حالت حیات انکی میں یا بعد وفات انکی کے لیکن کل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات انکی کے اسلئے کہ ہارون سر پہلے وفات سولے کے پس تین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات آنحضرت کے میں وقت جا آپ کے طرف غزوہ تبوک انتہی اور خلافت اسکا یہ ہو کہ خلافت جبریلہ حضرت کی حیات میں نہیں دلالت کرنی ہو اور خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کے خصوصاً جبکہ مرفول ہو ہوں اس خلافت کے بھی سبب رجوع کر کے آنحضرت کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم میں ہو کہ بعض علما نے کہ حضرت اس قول میں لا انا ولا نبی بعدی دلیل ہو کہ عیسیٰ ابن مریم جبریلہ کے ہونے کا حکم ہو کہ حکام ہیں اس جملہ کے لوگوں کو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں اترینگے نبی ہو کہ کتا ہوں میں کہ نہیں منافات ہو میں کہ ہوں نبی اور ہوں تابع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچ بیان کرنے احکام شریعت انکی کے اور مضبوط کرنے طریقہ انکی کے اگرچہ ساتھ دینی ہر طرف انکی میں جملہ مذکور کے یہ ہیں کہ یا نہیں پیدا ہو گا بعد حضرت کے کوئی نبی اسلئے کہ آنحضرت تمام نبیوں کے ہیں اور میں اشارہ ہر طرف اسلئے کہ اگر ہوتا بعد حضرت نبی تو ہوتا علیؑ اور یہ منافات نہیں ہو اس حدیث کے کہ دارد ہوئی ہو حضرت عمرؓ کے حق میں عرض کیا اسلئے کہ یہ حکم فرمائی اور تقدیر ہی ہو پس گویا کہ حضرت فرمایا کہ اگر تصور ہوتا ہی ہوتا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب میں نبی و لیکن نہیں ہی نبی بعد میرے ہی میں اس حدیث کے کہ وما شرا لہم لکان ہذا اور حدیث علما و امتی بنیابی اسلئے کہ جو یہ تصریح کی ہو حاکم کا مذکور کشتی اور عطلالی اور میری اور سیوطی کے کہ کچھ اہل نہیں ہو سکی و عن زید بن حبیش قال قال علیؑ و الذی علی الحبۃ وبراۃ النعمۃ انہ لعین النبی لا منی صلی اللہ علیہ وسلم لکن لا یحییہ ولا مؤمن ولا یغنیہ لہا منافی رءاہ مسلم اور دایت ہر زین حبش سے کہ کہ حضرت علیؑ نے قسم پر اس خدا کی کہ ہمارا دانہ کو لینے کا یا اور کال اس سے درخت اسلئے کہ دانہ گنے میں بھلا امانت ہارور پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق نشان یہ ہو کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے کہ دوست نہیں کہیگا بلکہ لوگوں میں سے ہے

مومن کامل تجھے محبت شروع مخاطب واقع کے رکھیں گے بغیر زبانی اور نقصان کے نہ کچل جاویں لغیر کی اور حاجی نہیں دوست رکھا حضرت علیؑ کو انھیں رکھا نہیں سے شکا میں دوستی رکھی افسوس دوستی شروع پس نہیں نقص وارد ہوگا ساتھ اس شخص کے کہ دوست رکھے حضرت علیؑ کو اور نقص کئے ابو بکر اور عمر سے ترجمہ اور دشمن بنیں رکھیں گے کجگو مگر منافق نفل کی یہ سلم نے فوج سے محبت علیؑ کی علامت ایمان کی ہو اور عداوت انکی نشانی نفاق کی اور حضرت علیؑ سے

روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من ابنی واحب بنین وابا ہوا واما لان مہی فی درجتی یوم القیمۃ افرط حد الترنیدی وقال نہ لحدیث غریبہ اور روایت کی ابن عدی نے انس سے جب ابی بکر و عمر و عثمان ایمان و انھیں نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے عاب سے جب ابی بکر و عمر بن ابی ایمان و انھیں انفر و جبار

من ابی ایمان و انھیں کفر و جب العرب بن ابی ایمان و انھیں کفر و من سب صحابی فعلیہ لعنہ اللہ و من جملتی فہم فانما حفظہ یوم القیمۃ و عن سہول بن سعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم حییو لا عطیت ہذہ الراۃ علیٰ رجلہ فیمض اللہ علی یدہ یحیی اللہ و سر سؤکۃ و یحبہ اللہ و سر سؤکۃ فلما اصبح الناس عددا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاہم یرجون ان یعطیہا فقال ابن علی بن ابی طالب فقالوا اھو یا رسول اللہ بشکۃ عینہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فیمض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سنیہ فیدع حتی کان لکم یکن بہ و جع فاعطاه الراۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلہم حتی یؤثروا منینا قال انقضی علی رسولک حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام و اخذہم بما یحب علیہم من حق اللہ فیہ فواللہ لا یتھدی اللہ رجلا و احدا خذک من ان تلوک لک حمرا لعم متفق علیہ و ذکر حدیث البراء قال لعلی انت مبعی و اذامنک فی باب بلوغ الصغیر اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غزوہ خیبر کے فتح خبر آنے پر منزل ہی درینہ سے جانب شام کے اور یہ غزوہ من ساتھ میں تھا ترجمہ کہ دو کچا میں نشان کہ علامت سرداری کی ہر کل کو ایک شخص کو کفر کر گیا اللہ تعالیٰ غزوہ خیبر کو اسکے ہاتھ پر بیٹے سب اسکے دوست رکھیں گے اور رسول اور رسول خدا کو اور دوست رکھیں گے اسکو خدا اور رسول خدا ہیں جب صبح کی دو گون بیٹے صبحا بنے اُسے کفر کے پاس صبح کو اس حال میں کہ سب صحابہ اس پر کھڑے تھے کہ دیا جاؤ نشان انکو فتح آیا جو کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار میں کہ دیکھتے ہی نہت کل الفیہ کے ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کمان میں ملی بن ابی طالب و فوج اور وہ پیچھے رہ گئے تھے سب کھون کے دھکنے کے بعد اران اتنا راہ میں یا بعد ہو کچنے کے خیبر میں آنحضرت کے جا بلے ترجمہ پس کہا صحابہ کہ وہ یا رسول اللہ کجابت رکھتے ہیں ابی انکھوں کی بیٹے انکی انکھیں دکھتی ہیں بیٹے بسب غم کے حاضر نہیں ہو فرمایا آنحضرت نے ابی بکر کو سب طرف انکی کہ بلال و انکو

پس لائے علی رضی اللہ عنہ اسل بادن ڈال انکی انکھوں میں پس تندرست ہو علی بیٹے انکھوں کی طرف سے یہاں تک کہ ہاتھ کھلا دینا و وہ بہت دھم دے اور یہ منہ ہر اسل اسل یا انکو نشان پس کہا علی رضی اللہ عنہ کہ یا رسول اللہ ان میں ان سے یہاں تک کہ ہوں وہ مانند ہمارے کہنے مسلمان ہوں فرمایا آنحضرت نے ہا اور گدرا و پر زنی اور آہنگی انہی کے یہاں تک کہ اترے تو انکی زمین میں پھر بلال انکو طرف ہلاک کہنے اول اور جزے انکو ساتھ اس چیز کے کہ عاب ہو انہر حق خدا سے اسلام میں متبع اور یہاں بہ مخدوف ہو کہ پس اگر ظاہر کریں وہ اسے تو پس طلب کر تو خبر یہ پس اگر انکار کریں تو قتال کر ان سے یہاں تک کہ مسلمان ہوں حقیقۃ یا حکم لینے غریب دنیا قبول کریں یا معنی مسلمان ہو کہے فرمان بردار ہوں ابی ترجمہ پس ہم خدا کی یہ کہ ہایت کے خدا سے اسباب ایک مرد کہ بہتر ہو اس کے کہ ہوں ترے لئے چار بے سرخ اور اونٹ سرخ فوج حضرت جو سینہائی کی حضرت علیؑ کو واسطے بلاتھا طرف سلام کی تاکہ کے لئے یہ بات قسم کہ لکھنا فرمائی اسلے کہ یہ اکثر سب ہوتا ہوا انکے ایمان کا بغیر تھا انکے کہ سفر ہو چکا ہو پھر حصول غنائم کا قسم سے چار یا یوں و غیرہ پس اس کے کہ انکی عین کا بہتر و مسودہ کرنے ہزار کا فکے سے جسکے قہر کے کیا ہوا اسکو ابی ہام نے اول لکھا بلال کھان میں ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ امین

علی کا کفر یہ معمول ہوتا ہے وہ عید پر اپنی ہوجمال جاننے پر والد علم بحال اور ہر مہریت عالم نے بھی روایت کی ہے اور روایت کی طبری نے بھی علی سے سب اوصیائی فعلیہ لغتہ اللہ والی ملک والہ الناس اجمعین اور طبری کی ایک روایت میں آیا ہے حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد و عن علی قال قال رسول اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینک من عیسٰی انفعہ الیہود حتی یتہوا امۃ و اجبتہ الثعالب حتی ائزکواہ بالذکرۃ النبی لیسث لک قال ینک فی رجلا و یحب مقوط یقود منی بتمالیت خیت و مبغض یجیدہ شتانی علی انت یبعثنی رداکہ احمد اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہیں ایک شاہد ہے عیسیٰ و دشمن رکھا انکو میوہ دے یعنی بہت یہاں تک کہ تمہمت لکائی لکائی انکو یعنی حضرت عیسیٰ کو تمہمت زنا کی لکائی اور دوست رکھا انکو نصرا کرنے یعنی بہت یہاں تک کہ انکو اس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہو سکے لے لے انکو اللہ یا ابن اللہ کہا مجھ کو حضرت علی نے کہ ہلاک ہونگے یعنی گمراہ ہوں گے میرے حق میں اور سب سے دشمن ایک تو عبت رکھنے والا ہے زیادہ تعریف کر گائی ساتھ اس چیز کے کہ نہیں سمجھیں یعنی تفضیل کا حکم جو تمام صیبراہینا پر اللہ کیسے کا حکم مانند جماعت نصیر کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اسکو دشمنی میری اس پر کہ بتان کر گائی نقل کی ایک طرح اس سے معلوم ہوا کہ محبت اس قدر محمود ہے کہ نہ گزرے اور باوق قاعدہ عقل و شرع کے ہوا و محبت جو حد زیادہ ہو کر ابھی کی طرف پہنچ جائے تو اور راستہ مستقیم عدالت سے باہر آتی ہے اور منسوب طرف گمراہی کے کرتی ہے اور تصف ساتھ اس صفت کے اہل سنت و جماعت ہی ہیں کہ دونوں طرفوں اذات و اضطراب سے اس باب میں محفوظ ہیں خصوصاً وہ لوگ کہ انصاف کی جگہ پر ہوجال نہیں مٹھی ہو حال یہ کہ سرایہ سعادت و جہنم میں محبت خاندان نبوت اور عظم اصحاب پر شخص کو کسی کرنی چاہیے کہ یہ دونوں چیزیں جمع کرے بوجہ اعتدال کے زرقا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا یکنی اقوام سے بدخلو الناری فی حقہ و بعضی اقوام سے بدخلو الناری یعنی نقل کی یہ احمد نے اور سند ہے کہ کہا علی نے اللہ العن کل من بغض لنا و کل محبت لنا عال روایت کی احمد نقب میں و عن النبی عازب و زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزل بعد یوحنا اخذ بید علی فقال انکم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بلی قال السند تعلمون انی اولی بکل مؤمن من نفسہ قالوا بلی فقال اللہم من کنت مولاه فعلی مولاه اللہم و ال من و لاہ و عا د من عا دہ فلحقہ عمر و ذلک فقال لہ ہینا یا ابن ابی طالب اصبحت و امسیت مؤمنی و مؤمنیہ رداکہ احمد اور روایت ہے ابن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اترے غدر خم پر فوج یعنی وقت بھر نیچے حوالہ دے سے اور غدر خم نام ہے ایک بستی کا کہ بن کو س ہے حنف سے در میان مکہ اور مدینہ کے اور غدر اصل میں کہتے ہیں پانی کے تالاب کو اور سوقت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے ترجمہ کیا آنحضرت ہاتھ علی مرتضیٰ زنا کا پھر فرمایا ف علی نے بعد اسکے جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت ایک منبر بنایا اوٹھوں کے پلازن کا اور اس پر چڑھ کر فرمایا ترجمہ کیا نہیں جانتے تم کہ میں نزدیک تر اور دوست تر ہوں ساتھ مومنوں کے انکے نفسوں سے یعنی جیسے قرآن مجید میں مذکور ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ میں ہاں کر فرمایا غدر مکہ کا صحابہ کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنی لہذا کہ علی العموم مومنوں کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اول و اقرب ہوں ساتھ ہر مومن کے نفس سے یعنی میں حکم نہیں کرنا ہوں مومنوں کو مگر اس چیز کا کہ اس میں بھلائی اور درستی اور خیریت نہا اور آخرت انکی کی ہو بخلاف انکے نفسوں کے کہ بھی طرف شر اور فساد کے بھی بلاتے ہیں ترجمہ کیا صحابہ پھر قرآن پالیسے میں پس فرمایا آنحضرت بار خدا یا جو شخص کہ ہوں میں دوست اسکا میں علی دوست اسکا ہر خداوند دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھے اسکو دشمن بنے علی کو فوج اور ایک روایت میں ہے کہ جب بن احبہ

قریباً اُن اَوَّلِ النَّاسِ بِالْأَحْمَدِ لَدُنَّ بَنِي إِسْرَءِیْلَ قاطع بلکہ ظاہر از لفظی اس احتمال کی نہیں کہ میں ہم مانا ہوتا ہے کہ مراد اسے ساتھ امامت کے ہی لیکن دلیل
 نہیں ہے اور امامت فی الحال کے بلکہ مال میں اور سچ وقت عند بیعت اُنکی کے مراد ہوا اور نقد یہ متنبہوں خلفا کی باجماع ہو اور علی نہ بھی اس جماع میں داخل ہیں اور غیر
 اور رواتہوں کے صحیح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ حدیث کیونکر لفظ ہوا امامت پر سوا مالین کہ دلیل نہیں لاکر اسکو علی بجا
 نہ خیر اُنکے وقت حاجت ہاتھ بلکہ دلیل لاکر اسکو علی فخر خلافت ابی بکر کیسے سکتے حضرت علی کا دلیل لایسے ایام خلافت انیسے کن لیل ہی ابی بکر جہاں انھوں نے لفظ اسکا
 خلافت اُنکی کے متصل بعد وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے میں ہو اور بلو جو اس کے علی آخر یہ تصریح کی ہو کہ کوئی لفظ نہیں ہو کھڑے اور خلافت اُنکی کے اور نہ خلافت ابی بکر کے
 جیسا کہ اخبار مجوسین آیا ہو اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہو کہ علی اور عباس لفظ نہیں لایا کھڑے اور خلافت اُنکی کے اور نہ خلافت ابی بکر کے جیسا کہ اخبار مجوسین
 آیا ہو اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہو کہ علی اور عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اُنکے عرض الموت میں اور عباس نے علی سے کہا کہ طلب اس امر کو یعنی خلافت
 کو اگر ہم میں ہوں جو جان لین ہم اسکو آنحضرت کے زمانے سے اور علی نے فرمایا کہ میں طلب کرتا ہوں اللہ دیت پس اگر یہ حدیث لفظ ہوتی ہے امامت علی ہر کے تو کامیاب ہو جاتی حضرت
 کی طرف رجوع کرینگے اور پوچھنے کے لئے اور کیوں کہتے عباس اگر یہ امر میں ہوں جو جان لین ہم اسکو باوجود قربانگی ساتھ روز غدیر کے کہ مہینے یا کچھ کم یا زیادہ گذر چکے اور
 بھول جانا نامہ صیبا کا خبر لوم مذکور کو اور جھٹلانا اسکو باوجود جہان اسکو ایسی بات ہو کہ عقل نہیں تجویز کرتی اسکو پس صحابہ وقت بیعت کر کے ابو بکر سے یاد رکھتے تھے اسکو
 اور جانتے تھے اسکو باوجود اس کے جو انھوں نے کچھ تعرض کیا اور دلیل نہ لائے اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس خلافت علمی نہ کی نہیں ہو اور آنحضرت صلی اللہ
 علی وسلم نے بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑھا اور اسکا راکیا حق ابی بکر اور بکر کا اور کہا کہ امیر منور و مستقیم کوئی شخص جسکا اخبار میں آیا ہو اور تحقیق ثابت ہو اس پر کہ آنحضرت
 نے عنایت دلائی ہو اور دوستی اہل بیت اپنے کے لیکن فرق ہو دریاں محبت اور خلافت کے اور نتیجہ کہتے ہیں کہ یاد رکھتے تھے صحابہ اس لفظ کو لیکن انھوں نے
 اتباع کیا اسکا اور زمان برداری کی ساتھ اس کے ارزاہ ظلم اور عناد اور کابارہ کے اور امیر المؤمنین علی نے کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا البتہ تقیہ کے تھا اور
 کہ زیادہ از ہر اس لئے کہ علی رضی اللہ عنہ فوت تمام رکھتے تھے اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہوا اور باوجود اس کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انھوں نے لفظ ہو اور
 دلیل نہ لایا اور اعلیٰ پر بزرگین یہ بات محالات سے ہو اور جیسا ابو بکر فرم دلیل لائے ساتھ حدیث الایمین قریش کے کیوں نہ کہا صحابی نے کہ لفظ خاص علی رضہ کے
 لئے واقع ہوا اجتماع ساتھ اس عموم کے کیوں کرتے ہو تم اور یہی امام ابو حنیفہ سے لایا ہو کہ کما ہل عقیدہ ختمہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اگر کچھ
 ہیں اور روانہ فاضل ہیں وکی تکفیر کے اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سوا ان چند متون کے کافر کہتے ہیں ذیلہ اور فاضل ہو بکیرا قلانی لکھا کہ جس چیز کی طرف تھے یمن
 روانہ سبب کے قبل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلئے کہ جب جیسا پانصوح کا و ظلم اور افترا اور جبریت ہی احوال احکام اسلام کے سبب بغض
 نفس کے لئے واقع ہوا دیکھ کہ حدیثیں اسراخبار ماننے روایت کی گئیں حیوٹ اور باطل ہو ہیں بلکہ نصیب جمع کرتا جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کی طرف کہ انکی صحبت میں ایسی لوگ آئے اور حضرت علی مرتضیٰ کی طرف جی کہ انہوں نے جستی اور نقیصہ کی ہیج طلب حق اور تائب ہوا و سیکے در کلام شیخ ابن
 حجر کا یہ صواعق حرقہ میں انہوں نے بہت طول طویل ذکر کیا ہے بیان اور جو کچھ کہ اس میں سے میں نے بطریق اختصار کے بیان کر کیا ہے کافی ہو بالمتنبہ
 وعن مَرْثِدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ دَعَمًا فَاطَمَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ كَأَنَّهَا خَطْبَاءُ عَلَى قُرْءٍ وَحَقًّا
 مِنْهُ دَوَاهُ النَّسَنِاتِ اور روایت ہو بریدہ اسلمی سے کہ کما بیہ نام بھیجا خطبہ کا یعنی نسبت ابو بکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ جھوٹی ہے یہ روایت میں آیا ہو نہ گشت کہنے چاہئے ہو کہ حضرت اور شاید کہ مجھوں ہوا اور دفعہ چہ
 ایک ہار سکون کیا ہوا اور بھر دوسری بار میں یہ فرمایا ہو کہ وہ جھوٹی ہے یہ ترجمہ بھیجنا فاطمہ کا علی نے اسے نکاح کر دیا حضرت فاطمہ کا علی رضی اللہ
 عنہما نقل کی یہ لسانی نے یہ روایت میں آیا ہو کہ کما ام امین نے علی رضہ سے کہ تم کیوں نہیں جو ہنگامی کرتے فاطمہ کی حال آنحضرت کی

وعن يزيد بن أبي الخطاب قال خطب أبو بكر وعمر فاطمة فقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَرَوَّجَهَا

[illegible]

علیہ السلام نے عذر کیا اور فرمایا کہ جفتوں وہ چھوٹی ہر حرف اور ایک روایت میں آیا ہو نکتہ چینی ہو رہے حضرت اور شاید کہ مجموعی ہو اور دفعہ چہرے

ایکھا ر سکوت کیا ہوا اور کچھ دوسری بار سین یہ فرمایا سو کہ وہ چھوٹی سی مگر مجھے کچھ سنیام بھیجا فاطمہ کا علی نے اسین نکاح کر دیا حضرت فاطمہ کا علی رضی اللہ

عصما اقل کی یہ لسانی نے فتح اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ کہا ام امین نے علمی رفعت سے کہ تم کیوں یمنین جو ہنگامی کرتے نا طبع کی حامل نکلا حضرت کی

جہاں کہیں ہو گا علی نے مجھ کو شرم آتی ہو کہ آنحضرت کے سامنے کلام عرض کروں پس آنحضرت نے فرمایا اور راضی ہوا کہ جب علیؑ حاضر ہوا آنحضرت کی سلام کی تو اٹھ آیا کیا ہکا
پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہؑ کا ہاتھ سے فدع اور روایت کی ابو الجحیم قرظینی ماکہ نے انس بن مالکؓ کا کہ خواستگاری کی ابو بکرؓ نے آنحضرت سے انکی بیٹی
حضرت فاطمہؑ کی پس فرمایا آنحضرت نے امی ابو بکرؓ نہیں اتر ہو حکم نامہ روز پھر خواستگاری کی انکی بیٹی نے اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو کہ ابو بکرؓ کو
دیا تھا پھر کہا بعضین علیؑ سے کہ اگر تم خواستگاری کرو بی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہؑ کی تو شاید اسید ہو کہ تم سے نکاح انکا کر دین کے کہ علیؑ نے یہ کیوں کر ہو اہل لین
کہ خواستگاری کی انکی اشرف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا پھر خواستگاری کی انکی علیؑ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حکم کیا ہو مجبور غرض
میر نے اسکا کہا اس نے پھر امی ابو بکرؓ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا امی انسؓ نکل اور بلا میرے پاس ابو بکرؓ بعدین اور عمرؓ بن الخطابؓ بن عثمانؓ بن عفانہ
اور عبد الرحمنؓ بن نوفؓ اور سعدؓ بن ابی وقاصؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبیدہؓ کو انصار میں لے گیا انسؓ نکل اور بلا میرے پاس انکو لیں جبکہ جمع ہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور بیٹھے اپنے اپنے جگہ پر اور علیؑ کہیں گئے چوتھے آنحضرت کے کام کے لئے پس فرمایا بی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ الحمد للہ ونبیہ المعبود یقدرہ المطلاع بطلانہ
المربوبین غداہ وسلطۃ النفاذ امر من سماء وارفعہ الذی خلق الخلق ليعبدہ و منیرہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
تعالیٰ اسے وعظمتہ جعل المصاہرۃ سببا للاحقار و امر منقرضا اور شہیدہ الارحام والامال نام نقل عزن فاعل وہو الذی خلق من الما البشر فجعلہ نسباً و صہراً و کان
ربک قدیراً فامر اللہ تعالیٰ لاجبی الی الفضلہ و تفضاۃ بکری الی قدرہ و لكل قدر اعلیٰ و لكل اعلیٰ اصل کتاب یحوالہ مالیشا و نبیت و عنہ ام الکتاب پھر فرمایا آنحضرت
کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہو مجبور کہ نکاح کرو نین اپنی بیٹی کا کہ فاطمہؑ بیٹی محمدؐ کی ہیں علیؑ ابن ابی طالب سے پس گوہر ہو کہ میں نے نکاح کیا انکا اور چار کو
شمال جاندی کے اگر راضی ہو اس سے علیؑ ابن ابی طالب پس کہ انکو بہک میں نے نکاح کیا انکا چار سو شمال پر پھر نکاح یا بلباق کجورون کا اور رکھا اسکو آگے
ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس نبیؐ لٹا پس جسوقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگمان آئے علیؑ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سکرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ
کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہو مجبور کہ نکاح کروں تجھے فاطمہؑ کا چار سو شمال جاندی یا اگر راضی ہو تو ساتھ اسکے پس کہا علیؑ نے کہ
تحقیق راضی ہوا میں ساتھ اسکے یا رسول اللہؐ انہ نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ کا واسعہ وبارک علیکما و اخرجکم کثیراً طیباً کہا اس نے پس قسم اللہ
کی اللہ تحقیق کا لی اللہ نے ان دونوں کو اولاد مست پاکیزہ و حسن ابن عباسؓ انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بک لاجواب الالباب علی ذلک و انک
وقال صلوات اللہ علیہ و علیٰ آلہ و سلم روایت ہے اس سے تحقیق ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دروازے کے دروازے کے نقل کی تیر تری اور کہا کہ یہ حدیث غریبہ ہو
فدع یعنی بعضے صحابیوں نے گھر کے دروازے سے نبویؐ میں تھے حضرت نے فرمایا کہ دروازے سے کب کب طرف سے بند کر لو نا کہ کوئی عورت حالتہ اور کوئی مرد
امنی مدین ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علیؑ کا کھلا رہا کہ خبابؓ سے انکو آنا مسجد میں درست تھا اور یہ خصوصیت انکی تھی اسب فرماتے آنحضرت کے اور
منین اشکال آتا ہو اس حدیث سے اس حدیث پر کہ جو گداری مناقب بی بکرؓ میں کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازوں کے بند کرنا کھاسو اور دروازہ ابی بکرؓ کے ایسے کھین
تقریب ہر اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے انکو دروازوں کے بند کر نیکی لئے حالت مر من الموت اپنے میں اور اس میں یہ نہ نہیں پس حمل کیا و یگی یہ حدیث حالت ہی اسکی پہلے
زمانہ جاوے کہ واضح ہو تا ہی قول علماء کا کہ اس حدیث میں اشارہ ہو طرف ابی بکرؓ کے علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح ہو اس سے اور نہ ہو تر ایسے کہ وہ منفق علیہ ہو اور
ترندی نے روایت کیا ہو اور کہا یہ حدیث غریبہ ہو یعنی ارراہ تین اور اسناد کے یا معنوں کے لیکن روایت کیا احمد اور ضیائی بخاری میں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شہم میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کو سوائے دروازہ علیؑ کے اور یا میں یہ کہ روایت کیا اسکو احمد بخاری میں
ارقمؓ کے کہ تھے واسطے ایک جماعت کے اصحاب رسولؐ لہذا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دروازے جاری سب میں کما زید نے پس فرمایا آنحضرت انک دن کب نہ کر دو
یہ دروازے دروازہ علیؑ کے پس کما زید نے کہ گھٹو کی اس میں لوگوں نے پس کھڑے ہو آنحضرت خطبہ کے لئے اور حمد و ثناء کی اللہ کی پھر فرمایا اے اللہ پس تحقیق

میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کے سواے دروازے علی کے پسنگو کی پسنگو کرنے والے تمہارے نے آجیت میں قسم اللہ کی
 نہیں بند کیا کچھ اور نہ کھولا پسنگو یعنی آخوند کو جس حکم کیا گیا میں ساتھ ایک چیز کے پس پیڑی کی پسنگو اور بن عباس اور جابر سے بھی بخلاف روایت کی گئی ہے
 لیکن صحیح نہیں اور صحیح نہیں ہرگز ہی روایت کہ نفل کی گئی ہے صحیح بن عباس بن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال آتی باب فی الجبال سیر باب فی
 اور اگر صحیح بھی ہو حدیث علی کہ حق میں نفل کجاویں کوں چٹین اور دو حوالوں نفل کے واسطے لطیف و سنگی درمیان دون جیہوں کے والہم وعین علی قال
 کانت لی مائتہ لہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ تکلیف لاحد من الخلاء یق ایئہ بالعلی سیر فاقول السلام
 علیک یا نبی اللہ فان تخرجہم انصر فث انکھلی واکہل واکہل حلیہ رداء النساء اور وقت ہر علی سے کہ تھا میرے
 لئے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک انحضرت کے رہتا کسی کے لئے خلائق میں سے آتا تھا میں حضرت کے پاس اول تو سر کے ف ع اور دوسرے میں خیر کے
 چھٹے حصہ کو لکھ دیکھنی انکشاف ترمیم پس کہ تھا میں سلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام بیدان کرنا تھا پس اگر کھنکارتے انحضرت ف ع لینے ساتھ
 جواب سلام کے یا بدوں انکے برابر کے سلام استندان کے لئے جواب ہر یا نہیں ترمیم پھر یا میں طرف کھروالون اپنے کے یعنی سمجھ کر کہ حضرت یہاں
 کسے کام میں نفل ہیں اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہر اور اگر نیکو کا تھا حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس نفل کی نیکی نے ف ع اور یہ مرتبہ کسی کے لئے تھا
 سواے انکے اسلئے کہ وہ فی اللہ عنہ بہت قریب تھے آنحضرت کے گھر اور اخوۃ اور اخلاط صاحبت کہتے تھے بسبب نسبت فاطمہ کے وَعَنْہ
 قال کنت ساجداً فمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا اقول اللہم ان کان اجل قد حضر فارحونی وان کان
 متاخراً فارخنی وان کان بلائاً فصبرتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت فاعاد علیک
 ما قال فصری بکیر جلیہ وقال اللہم صافہ او اشفہ شک الشادی قال فما اشتکت ورجعی بعد
 رداء اللیز مدعی وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہر علی سے کہ تھا میں ہر ایسے گزرے مجھ پر غیر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم اور میں کہہ رہا تھا یعنی بسبب شدت بیماری کے یا اہی اگر جل میری تحقیق آئی پس احتیاج سے مجھ کو یعنی اتارحت پاؤں میں اور خلاص
 ہوؤں تھنی اس درد کے سے اور اگر جل میں دھیل ہو پس مراغہ زندگان میری ف ع نقد فافنی ساتھ زبرد اور سکون میں مجھ کے ہر یعنی فراخی امیر
 لئے زندگانی میں بسبب نیچے صحت کے اور ایک نسخہ صحیح میں ساتھ عین مہلکے ترمیم اور اگر یہ بیماری واسطے تھا ان آزمائش میرے کے تو پس صبر سے مجھ کو کہ
 جنوع فرغ نہ کر دن پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کہتا تو نے پھر کہنا پس پھر پھر حضرت علی نے شہ آنحضرت کے وہ دعا پڑھی تھی پس آنحضرت
 نے انکو ساتھ پاؤں اپنے کے ف ع یعنی تاکہ متنبہ ہو میں غفلت مرا پیسے سے اور تاکہ آدین سکایت حال پیسے سے اور تاکہ پیچھے ہو بکرت ہم مبارک کی اور تاکہ
 حاصل ہو دے انکے لئے کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم ترمیم اور علی آنحضرت نے کہہ دیا نہایت دے اسکو باورداشتا بخش انکو شک کیا ہر راوی نے ف ع کہ تھا
 فرمایا اثنیۃ یلام کسی نیچے کے راوی کا ہر اور ہمین ترمیم ہر سچہ کہہ دمی کو چاہئے کہے ہی بیماری میں اللہ غنی یا غنی لغیر زید کے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کی پکلی خبر کرے والا
 سنیں ہر ترمیم کہ علی نے اپنے پس نیہا ہر میں ساتھ اس درد کے بعد اس دن عاکر نے حضرت کے کی ہرگز نفل کی ترمیم میں نے اور کہنا حدیث حسن صحیح ہر
 ع امیر المؤمنین حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ میں کنت نگلی تھی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول سلام لائے میں دن میں اور خلاف ہر انکے سن میں
 اس ان حضوں کہما کہ پندران جس کے تھے اور حضوں کہما آٹھ برس کے اور حضوں کہما دس برس کے حاضر ہوئے تھے ساتھ آنحضرت کے تمام غزوں میں اسکو ہر کہ
 کے کہ ان دنوں میں انکو آنحضرت خلیفہ کر کے چھوڑ گئے تھے ہی اہل بن اور سنیں یا انکے لئے کیا نہیں اضی ہر تو یہ کہہ دے تھی بنزلہ ماروں گئی سے اور تھے
 حضرت علی نہایت کہہ گون بڑی انکو ان کے قریب طرف متکلم ہر کہ وہ پٹ اپکا پڑا تھا اور بال چوڑی تھی دائیں کو کٹا دھاؤں پچا اور اور دائیں پہا سفیدی

خفیہ ہوئے وہ دن شہید ہونے عثمان زمانہ کے کہ روز جمعہ کا تھا اور اٹھارہ دن اینچ بیک کی سچ سن پتہ کے اور بھی کیا انکو عبد الرحمن بن کعب مرادی کے
کو ذہن جمعی صبح کو مشورین تانچ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد میں اس کے نفعی کرنے سے اور اس کا کو ان کے دونوں صاحبزادوں
میں اور میں نے اور عبد اللہ بن خنیس اور زمار انکی پڑھی ان کے بیٹے حضرت حسن اور میں کیا انکو وقت سحر کے اور انکی ہوئی تیسرے برس کی اور میں نے پتہ میں
کی اور میں نے کما شہر میں کی اور میں نے کما اٹھارہ برس کی اور میں نے خلافت ان کے چار برس اور مذہبہ باب من قبل العشرہ لا دعی اللہ ابہر حج سنا
سنا قبہ عشرہ عشرہ کے وفات کا وہ ابو بکر اور عثمان او علی او طلحہ اور زبیر اور عبد بن جوقاں اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور
بن زید ہیں یہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ عشرہ کے نسبت بشارت دینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو ساتھ جنت کے اور یہ سب تشریف
میں اور ان کے لیے قدم اور نقاب اور پیشین میں کہ اور ان کے لیے نہیں ہیں اور جانا چاہیے کہ یہ بشارت میں نہیں کے لیے نہیں بلکہ وار د ہونے ان کے
اہل بیت نبوت کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور نواح آنحضرت کے ہیں اور سوا ان کے اور صاحب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے ان کے کہ ہم ہیں کہ ہون مجتمع
ایک حدیث میں یا متفق دین میں اور میں نے شاربہ عرف ان کے کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء الہم کے ہائی دس کہ میں جسکے تھیں کی اسکی اسطی نے کتاب
نفاہین الفصل الاول فصل پہلی عن عمر قال ما احدث حق بعد الاخر من اهل البيت الا انهم لا ينفصلون عن رسول الله صلى الله عليه
عليه وسلم وهو عنهم هذا من سنن عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعد وعبد الرحمن وذو الجوارح
روایت ہو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یعنی وقت وفات نبی کے اور میں نے کہے کہ ساتھ خلافت کے صحابہ سوسے کو نہیں ہر کوئی سزاوارتر ساتھ ہیں کلمہ کے
یعنی خلافت کے ان چنانچہ کے وفات کے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ اسے تھے نہیں یعنی نہایت رضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا بلاشبہ
یہ ارادہ سے رضامند ہوں کہ جسکے سبب سے متفق ہوں خلافت کے اس لیے کہ آنحضرت کو سب صحابہ سے رضی تھے پس یہاں مراد یادہ رضی ہونا ہر نسبت
اور صحابہ کے سبب ہونے ان کے کہ عشرہ عشرہ تہتر ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن نبی اکرم کا نقل کی یہ بخاری نے فتح
حضرت نے جو ان چوبی کو کہ کیا عشرہ عشرہ میر ہست تو اس لیے کہ آپ اور ابو بکر تو ان میں افضل تھے سب جانتے تھے کیا حاجت تھی ان کے ذکر کرنے کی اور
ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ بیک آنحضرت نے ان میں نہت اور میں نے جن الامین کہ تھا اس لیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور عبد بن زبیر کو اس لیے نہ ذکر کیا
کہ وہ ان کے چچا کے بیٹے اور ہونوئی تھے شہم ہونے کے لیے ان کو نہ ذکر کیا اور معوضہ بن جابر کا کہ تھا ان میں سے انھیں رو تھیں ان آباہی عمر نے نہ ذکر کیا سید کو ابو بکر ان
میں کہ آنحضرت نے نہیں تھے لیکن اہل شوری بن افضل کیا پھر جانا چاہیے کہ ثابت ہوئی ہر اوسا نہ عقد ہونے کے کہ اہل حل عقد سے جلال نقی تھا کے لیے
عقد کیا آرائی بلکہ اور ثابت ہوئی ہر سبب تہج کرنے امام کے اور میں نے کہ ایک جو کہ ان کے اس کے ہر اوسا نہ عقد کے اور جازنہ بک کہ انھیں کا باوجود موجود
ہوئے ان کے کہ افضل ہوا اسے بسبب اجتماع علماء کے بعد خلفاء شہید کی اور امامت بلکہ جو کہ قریش میں باوجود موجود ہونے افضل کے اسے اس لیے کہ افضل کبھی خود
قدرت کہتا ہو پیر کرنے ہو رو میں کی اور جو بجا نہ ہو پیر لاس کی اور جو بکری کی کہتا ہو عیت کی اور جو بکری بکری ہو وقت کے دفع کرنے میں رہا یہ
کہ شرط کرنا ہست کا امام میں رہنا اسکا اہم اور میں نے کہ اس کے ہر کچھ کہتے جانا جاوے صدق اسکا پس یہ خرافات شیعوں کے سے اور جہالت انکی سی ہو
اور طلحہ و زبیر کو کہ گم ہون کی کہ انھیں باطل جانا خلافت غیر علی کا ہو باوجود نہ ہونے ان چیزوں کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں بھی وعین
قیس بن جابر قال لا یت یطلحہ شلاء و فی ہذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احدث ذقاة الخلیفہ اور روایت ہے میں
الی جام سے کہ کہا دیکھ میں نے ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل یعنی معطل کا سے اقل ہو گیا تھا بسبب اس کے کہ جانا تھا ساتھ ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دون
اصلا نقل کی یہ بخاری نے فتح عطلہ نے روزہ کے پتے میں آنحضرت کی سپر کیا تھا اور ان کے بدن پر کچھ اور پتہ میں رقم لگے تھے یہاں کہ کوئی نہیں

ع
خبر سوار کوئی
نہت جہ
کر انھیں نے
جو کہ انھیں نے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ پہلے راہ خدا میں انہوں نے ہی تیرا راو غنہ ان کہ سئل اللہ صل اللہ علیہ وسلم قال لا لہما نحب لیسعدا دعائے رکاء التوبہ
روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق میری صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی بالہی قبول کر یعنی دعا واسطے سعد بن ابی وقاص سے جس وقت دعا مانگ
تجھ سے نقل کی تیرندی نے **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِيَسْعِدَ قَالَ لَهُ يَوْمَئِذٍ**
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا أَوْ قَالَ لَهُ إِذَا مَا يَتَمُ الْغُلَامُ الْخَزَنَةُ دُرٌّ دَامَ الْإِسْرَافُ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ماہین جمع کیا
آنحضرت نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سعد کے بیٹے روزا کے فرمایا واسطے اسکے روزا کے چھینک تیر تو بان ہو تیرے باپ میرا اور بان میری
اور فرمایا واسطے اسکے یہ بھی چھینک تیرا جو ان قوی نقل کی تیرندی نے ف ح ع تھے یہ جوان قوی اسلام لائے ابو بکر کے ہاتھ پر اس وقت میں
یہ شتران برس گئے تھے اور ایک وقت میں ان کا کیا تھا انہوں نے اپنے گھر میں پہنایا ایک قبیلہ میں بیٹھے رہتے تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو کوبہ یا تھا کہ
مجھ سے لوگوں کی خبر کچھ نہ کہنا کہ وہ بیان کر جمع ہو بہت کسی ام پر **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَبْلَ سَعْدٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى**
هَذَا خَالٍ فَلَمَّا رَأَوْا خَالَهُ دَوَّاهُ الْقَوْمِ مِيزَ عَى وَكَالْكَانَ سَعْدٌ لَمْ يَنْتَهِ بَعَثَ زُهْرَةَ وَكَانَتْ لَمْ تَنْتَهِ بَعَثَ زُهْرَةَ وَكَانَتْ لَمْ تَنْتَهِ بَعَثَ زُهْرَةَ
فَلَمَّا لَاتَ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى هَذَا خَالٍ وَفِي الْمَصْرِ لَمْ يَخْلُصْ مِنْ بَدَلٍ فَلَمَّا رَأَوْا خَالَهُ دَوَّاهُ الْقَوْمِ مِيزَ عَى وَكَالْكَانَ
آنحضرت کی مجلس مبارک میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ جو مامون میرا یعنی میری ماں کی قوم ہیں پس چاہیے کہ کھادے مجھ کو کوئی شخص مامون
کو ف ح ع یعنی برابر اور مانند مامون کا مامون کہ میں نے کھانا ہوں تاکہ کھل جاوے کسی کا مامون مانند مامون میرے کے میں نے نقل کی تیرندی نے اور کہا
تیرندی نے یعنی بیچ توجہ فرماتے آنحضرت کے سعد کو مامون اپنا اور تھے سعد بن ابی وقاص کے قبیلہ جو قریش میں اور تھے ابو ذبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبی زہرہ سے ف ح ع اور زہرہ قریشی نامی ہر عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ یہ مامون میرا ہو اور صلح میں ہو پس چاہیے کہ اگر ام کہے مر مامون اپنے کا جیسے کہ میں اگر ام کہتا ہوں اپنے مامون کا بدلہ لفظ ظہیر کے کی ف ح ع
کہا ابن حجر نے کہ یحییٰ بن مامون میں بلکہ یحییٰ بن مامون **فَالْقَصْدُ الثَّالِثُ نَصْلُ سَيْدِي عَنِ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ**
بْنِ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ لَيْتَ كَدُّ ذُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ دَحَا يَسْتَهْمِي فِي سَيْبِ اللَّهِ وَرَأَيْنَا نَعْنُ دَمَعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْجِلْدُ دَرَقُ الشَّمْرِ إِنْ كَانَ لَحْدًا لَيَطْعَمُ كَمَا تَطْعَمُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلَاطٌ ثُمَّ أَصْبَحَ بَنُو أَسَدٍ
تَعَزَّرُوا عَلَى الْأَسْلَاحِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَضَعْتُ عَمَلِي وَكَانُوا دَاوَايَهُ إِلَى هَمَزَةٍ قَالُوا لَا يَحْسِنُ
يُصَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے قیس بن ابی حازم ابی سے کہ کہا سنا ہے سعد بن ابی وقاص سے کہتے تھے میں نے اول ان شخصوں کا ہر دن عرب میں سے
کہ چھینک تیر راہ خدا میں ابی وقاص کے اپنے تین اور صاحب پیغمبر خدا کو کہا کرتے تھے ہم ساتھ ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں غی
ہمارے لیے کچھ خواہاں کہ چھل کی کہ کہ مشابہ ہو یا کہے ہو یا کہے اور تہی کی کہ کی اور تحقیق ایک ہمارا پانچاں پیرا تھا جیسے نینگیناں کرتی ہیں کہ بیان
یعنی خشک ہوا تھا مانند نینگینوں کے دریا کی نہر کی واسطے اسکے آمیزش یعنی اجڑا اسکے بھوسے تھے نہیں تھے سبب خشکی کے پھر وہ بے ہوش نہ تھا
ایک قیل کا ہر او ب کھاتے ہیں مجھ کو یا تو بیچ کرتے ہیں مجھ کو اسلام پر ف ح ع یعنی نماز پر اس لیے کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر ہے اس کی علی حدیث شریفہ و ہر
یہ کہ وہ صاحب کھاتے مجھ کو تو یہ کہ کرتے ہیں مجھ کو نماز اور عار و گاہ میں مجھ کو کہ بھی نہیں پڑتا ہوں میں نماز ترجمہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت
یعنی جبکہ بھی نہ بیچیں ہیں نماز اور محتاج ہوئی اس کی تعلیم کا اور کم ہو عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدے میرا و سبقت میری اسلام میں اہل بیت
میری دین میں اور تھے نبی سے کہ چھل خدای اور کایت کی تھی سعد بن ابی وقاص کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کو ف ح کا

دن پر سات سالہ ساتویں کے عام پر دو گار کے تو جو کوہ فضل نکات نام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوئے اللہ علیہ السلام نے عالم عایشہ کی فضیلت
 دین بن فاطمہ علیہا السلام کے ساتھ اور شیخین بنین کے مقام اور مکان میں فخر علیہ السلام کے ساتھ اور
 شرف ہو گا مقام علی سے لیکن حدیثوں میں واقع ہوا ہے کہ آنحضرت کے فاطمہ کو خطاب کیا کہ میں اور تو اور علی اور حسن حسین ایک مکان اور ایک مقام میں ہونگے اور
 یہ بھی کہتے ہیں کہ عایشہ مجھ سے نہیں خائف رہے کہ زمانہ میں معنی دینی تعین ام جہتہ اور کنی تھیں تو سیوطی فتاویٰ میں کہتے ہیں کہ یہاں تین مذہب میں سے ہر مذہب
 کا یہ زمانہ افضل میں عایشہ زہرا سے بعضی کہتے ہیں کہ برابر ہیں فاطمہ اور عایشہ اور بعضی تو فاطمہ سے ہیں اور شریخی خفیفہ میں اور بعضی شافعیہ فاطمہ کی طرف بہت مل
 ہیں اور جہاں الکوح سے ہو چکا تو انہوں نے کہا کہ فاطمہ پر غریب گوشت کا گدھا اور انیس فضیلت دیتا ہوں میں کسی کو رسول اللہ کے گوشت کے ٹکڑے پر اور باہم
 یہ کسی نے کہا کہ جو کچھ کہنا رہا اور دین ہمارا کا یہ یہ کہنا کہ فاطمہ افضل ہیں بعد ان کے ان کی حدیث بعد ان کے عایشہ رضی اللہ عنہا میں اور حدیث بعد ان کے عایشہ
 میں جنہاں کہتے ہیں کہ یہ جو خستہ مختلف ہیں بعضی فضیلت یعنی کثرت ثواب کے مراد کہتے ہیں کہ عایشہ اعتبار کیا ہے لیکن کوئی جو شریف ذات اور
 طہارت طہارت و پاک جہر کے فاطمہ اور حسن حسین کو نہیں پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہ فاطمہ کبریٰ نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کی حبیہ
 ہیں اور یہ آنحضرت کی سب بیویوں میں مچھلی بی بی ہیں جو جب ایک قول کے اور یہ سرور ہیں تمام عالم کے بیویوں کی نجات کیا اسے علی بن ابی طالب سے سنہ
 دوسرے مچھری بن مہناک مینے میں اور بنایا اپنے یعنی شب زفاف ہوا اسے دیکھ کر میں جن میں اسے حسن حسین اور حسن زینب اور ام کلثوم اور
 زینب اور مریم مدینہ میں آنحضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد اور فضول کہتا ہیں مینے بعد اس حال میں کہ ان کی شہادتیں ہیں کی تمہی و غسل با انگوٹھی نے اور
 نماز پڑھی انہیں اور دفن کی گئیں ان کو اور روایت کہیں کہ انہیں عیدین علی نے اور ان کے بیویوں میں حسن حسین اور ام کلثوم سے سو ان کے کہا عایشہ زہرا کے
 نہیں دیکھا میں کسی کو سرگزشت صادق زیادہ فاطمہ سے سو اب ان کے کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عن انس بن مالک عن عائشہ ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمة لیضعہ فی فم من اعضبہا فعضبہا و فی ذلک ایۃ فی بیاتی ما اراہا و لو ذلک ما اراہا متفق علیہ
 اور روایت ہر مسو بن خمر سے یہ تحقیق ہے غیر فضائل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ سے گوشت کا گدھا ہر قسم ح یعنی وہ جزدہن مجھے اور کیا تو
 کہا ہر امام مالک سے ولا افضل احد علی قبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ میں جسے غصہ میں لا اسکو پس گویا کہ غصہ میں کالا مجھ کو فم ح یعنی سبب حرت
 و بہاد کے پس یہیں ایک طرح کی تشبیہ ہے پس دفع ہوا ذیل کو فاطمہ کی کا سپر کہ جسے بڑا کہا فاطمہ کو کافر مواتا ہوا اسلئے کہ ظاہر ہے ہر اس طرح کا کلام محمول
 ہر اوپر کمال اتحاد و خلاصہ کے اور اسی قبل کا ہر قول علیہ السلام کا کہ جسے انہی سلا کو پس تحقیق انہی سلا کو محمول اور جسے انہی سلا کو تحقیق انہی سلا کو
 اللہ کو روایت کی یہ ابن کثیر نے نقل کی اور اسی قبل کی یہ حدیث ہے کہ جسے دوست رکھا انصاف کو تحقیق دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جسے دشمن رکھا
 انصار کو دشمن رکھا اسکو اللہ نے اور اسی قبل کی یہ حدیث کہ دوست کو نافرشت کا ایمان ہوا دشمن کو نافرشت کا کفر ہوا اور دوست رکھنا عیب کا ایمان ہوا
 اور دشمن رکھنا نافرشت کا کفر ہوا دوست رکھنا عیب کو پس تحقیق دوست رکھا مجھ کو اور جسے دشمن رکھا مجھ کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھ کو ترجمہ ایک روایت
 میں یعنی بعد قول آنحضرت کے من غضبی یا زیادہ اس پر قتل میں لیتے ہیں مجھ کو یعنی ظاہر میں وہ چیز کہ قتل میں لیتی ہے فاطمہ کو اور انہی سلا کو پس تحقیق انہی سلا کو
 میں وہ چیز کہ انہی سلا کو کی یہ بخاری اور مسلم نے فم ح روایتوں میں آیا ہے کہ عایشہ بر شام ابو جہل کے بھائی نے چاہا کہ کھانچ
 کر دے ابو جہل کی بیٹی کا کہ نام اسکا خور اسکا ساتھ علی بن ابی طالب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ علی نے خواہش کھاری کی اسکی اسکے
 چپ سے کھانچ بن شام نام اسکا اور شہر وہ کیا آنحضرت نے آپ نے فرمایا کہ ہر گز انہیں نہ کھائیں نہ کھائیں اسکا اور عیدہ کو آپ اور یہ حدیث نقلی ہے لیکن میں نے نہیں سنا
 حلال کو اور حلال نہیں کرنا عوام کو لیکن ہر گز نہیں جمع ہو گا بی بی دوست خلی اور بی بی دشمن خلی ایک جگہ پس علی رضی اللہ عنہ آئے اور غزوہ جہاں کی

یعنی عہد اور امان اور اس چیز کی جو کہ پوچھا دے بندہ کو اسکے رب کی طرف اور سید ہوا اسکے قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اٹھکا جو اور سید ہوا
اسکے قرب کا کہ جو کوئی ساتھ اسکے چل کر اسے قریب خدا کرے جو اور یونہی جناب فریق میں رشتہ کی کہ سید علی قدس برت جو کوئی سپردی کرے
کتاب خدا کی فصیح یعنی ایمان لاکہ شیر اور دیکرے ہوگا دھم چال کرے ہوگا دھم چال کرے سپرد اور اچھاں پیدا کرے تہو سے وہ رہت پر اور جو کوئی چھوڑ دے
اسکو نبی کی جو کہ جہات متعدکہ یعنی جو کہ اور پندرہ دیکرے ہوگا گراہی نہیں کی سید نے فصیح نہیں ان مانند رشتہ کی جو کہ سید ہوا رشتہ
کا ایک دیکرے سبب ہو منزل کا مانند نیل کے کہانی تھا مجبوس کے لیے اور خون تھا مجبوس کے لیے نیل بہ کثیر اور دیدی بہ کثیر اور فرمایا آنحضرت نے اور
جو کہ ایک اور علی کہ یعنی قرآن دلیل ہوگا تیرے نفع کے لیے یا تیرے ضرر پر اور فرمایا اللہ نے نازل ان القرآن ما یضار ورمزہ لم یضرب
والایزید لظالمین الانصار یعنی اور امارتے ہیں ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ ضماہو اور رحمت جو سنو سنو لیے اور نہیں زیادہ کہ باہی ظالموں کو لڑو انفعنا اللہ ورفنا
بسببہ میں اب العالمین و عین ابن عمر آتہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین مردا و اللہ اعلم اور وہ
ہو ان عمر سے یعنی موقوفہ تحقیق تھے جب سلام کرتے بعد اللہ بن جعفر بن ابی طالب پر کہتے سلام چھوڑ بیٹھے صناد و بازوؤں کے نقل کی یہ بخاری نے فصیح ح
ذوالجناہین لقب جعفر طیار کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بعد شہید ہونے کے عودہ موتہ میں موتہ شام کے شہر بن جنہ میں دیکھا کہ اس نے
رکھا ہوا اور ملائکہ کے تھا اور ہر چہ ان ہونے کہ یہ کیا حال ہو بعد از ان خبر آئی کہ وہ شہید ہوا اور اس روز سے انکو جعفر طیار کہتے تھے اور ذوالجناہ
لقب رکھا گیا اور ایک روایت میں آیا کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھا میں جعفر کو شہید میں کہ اگر ہا جو ساتھ ملائکہ کے تھے اور سلام لائے جعفر بعد کتبیں
آدمیوں کے اور وہ برس برس سے اپنے بھائی علی بن ابی طالب سے اور آنحضرت سے خلقی اور خلق میں بہت شائبہ تھے اور روایت کیں حدیثیں آئے
انکے بیٹے کے کہ وہ بعد اللہ بن ابی طالب سے صحابہ نے اور وہ شہید ہو کر روز موتہ کے شہید بن گیا جس کی عمر میں انکے بدن پر نوے زخم لگے تھے
نیزے اور لوار کے و عین البراء قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عابقہ یقول اللہم انی ارجو ان
منقول ہو اور روایت جو برابرین عاذب سے کہ ماویہ کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ حسن بن علی انکے کندھے پر تھے در حالیکہ کہتے
تھے آنحضرت خداوند متعال میں دست رکھا ہوں اسکا یعنی بہت پس در دست کہ تو اسکو نقل کی یہ بخاری اور سلم نے فصیح اور شک نہیں جو بن
انہوں نے دوست رکھا انکو پس جب ہر خلق ساتھ خلق خدا اور تعلق ساتھ شامل سول اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ فی جمع جہانہ
وحوالہ کہا مولف نے کہ کنیت انکی ابو محمد تھی نواسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یحیٰ بن ابی بھول انکے اور سہرا جو انون اہل حنت کے پیدا
ہوئے پندرہویں مضان سن تین ہجری میں اور یہ صحیح تہذیبوں کی جو کہ نقل کی گئیں انکی ولادت میں اور وفات پائی انہوں نے نہ پچھن میں اور
بعضوں نے کہا نہ تھا ان میں اور بعضوں نے کہا نہ تھا ان میں اور بعضوں نے کہا نہ تھا ان میں اور بعضوں نے کہا نہ تھا ان میں اور بعضوں نے کہا نہ تھا ان میں
حسن بن حسن نے اور ابو ہریرہ نے اور بہت سی جماعت نے اور جب قتل کیے گئے باپ انکے علی بن ابی طالب کو فہم میں بعثت کی ان سے موت پر چالیس سال
آدمیوں نے زیادہ نے اور سپر دیکھا اور ولایت کا طرف معاذ بن ابی سفیان کے حمادی الاولیٰ کی غیر مدینہ میں چھ سالہ لایس کے اور حضرت حسین کی
کنیت ابو عبد اللہ ہر مدینہ میں چھ سالہ لایس کے اور ولایت کا طرف معاذ بن ابی سفیان کے حمادی الاولیٰ کی غیر مدینہ میں چھ سالہ لایس کے اور حضرت حسین کی
روز جمعہ کے عاشورہ کے دن نہ لکھ میں پنج کربلا کے کہیں عراق سے ہوا قتل کیا انکو سنان بن انس بن عقیل نے اور بعضوں نے کہا قتل انکو عمر ذی الجوشن نے
اور زعلی لیکر یا انکی نفش و اہل بیت کو عبد اللہ بن ابی طالب نے اور بعضوں نے کہا قتل کی گئی ساتھ چھ سالہ لایس کے اور ولایت کا طرف معاذ بن ابی سفیان کے
مرداد عمر حسین کی روز قتل انکے کے تھا وہ برس کی تھی و عین ابن ہریرہ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطایفہ من النہار حشر

اَنْ خِيَاةً فَاطِمَةً فَقَالَ اَنْتُمْ لَكُمْ نِعْمَةٌ حَسَنًا فَلَمْ يَلْبِثْ اَنْ جَاءَ لَيْسَ خَلَا عَمَّتَهُ خُلُوعًا وَاحِدًا مِنْهُمْ
صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَاحِدٌ لَّاحِدَةٌ فَاجْعَلْ مِنْ يَحْيٰهُ مُتَّقٍ عَلَيْكَ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا باہر نکلا میں ہمراہ آنحضرت کیے سچ ایک کمرے کے درجہ بیان کرتے آنحضرت فاطمہ کے گھر میں پس نہ آیا کہ یہاں کا
جو کمر فرمایا میرا درکتے تھے آنحضرت نے کہ سے امام حسن کو اور دو نوٹ دیتے تھے انکو فتح نفل کے ساتھ پیش لایم اور ریشہ مخمف کے کتنے ہی معنوں
ترہا ہر ایک ان معنوں میں سے بمعنی صغیر کے بھی ہے اور یہاں ہی مراد ہے ہر جہ سے نہ رنگ کی آنحضرت یہاں تک کہ انے حسن نے ہوئے جیسے کہ
عادت نہ کوئی کی ہر بیان تک لگے سے لگے ہر ایک اُن نون میں صاحب اپنے یعنی آنحضرت امام حسن کے گلے سے لگے اور وہ آنحضرت کے گلے سے
پس فرمایا آنحضرت نے خداوند تعالیٰ میں دوست رکھنا ہوں انکو پس دوست رکھو تو بھی انکو اور دوست رکھو اس شخص کو کہ دوست رکھنا ہر سکو نفل کی
یہ بخاری اور مسلم نے فتح یا اللہ کر تو ہم کو محب انکا اور نہ کہ ہم کو بغض انکا کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا جانیہو اسعا ثمة کا اور کہا
نوی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حب ہر مہر ہائی کہ فی کون پر کہ گلے سے لگائے انکو اور پیا کرے ار راہ شفقت و محبت کے اور حب ہر تواضع
کرنی نہ کوئی وغیرہ سے وَعَنْ ابْنِ بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبِرِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْجُنُبِ
وَهُوَ يَقُولُ عَلَى النَّاسِ مَعَهُ وَعَلَيْهِمْ اُخْرٰى وَيَقُولُ اِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ اَنْ يُصَلِّىَ بِهِ يَأْتِيَنِي فَيَتَكَلَّمُ بِحَقِّهِ فَيَقُولُ اِنَّ اللَّهَ اَبَدًا
اور وہ حب ہر ابو بکر سے کہ کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو منبر پر چڑھ کر حسن علیؑ آنحضرت کے پہلو میں بیٹھے یعنی دین طرف یا باطن طرف اور حال یہ تھا کہ آنحضرت منبر
ہوئے تھے لوگوں پر ایک بار حسن علیؑ پر دوسری بار یعنی کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے تھے اسطے و غطو نصیحت کے اور کبھی حسن کی طرف ار راہ شفقت
و محبت کے اور کہتے تھے آنحضرت شجاعت یہ بیابا سیر سید ہر فتح بدوہ کہ فائق ہوئی میں ابی بھغون کہ یہ بدوہ غالب نہ آوے اس پر غضب انکا مانی
علم ہوا دراطلاق سید کا بہت معنوں پر آیا ہر مرلی اور مالک اور شرف اور ذہل اور کہ ہم ظہیم اور تحمل قوم کی اینا پڑ و ریس اور مقدم ترجمہ اور
امید ہر کھدا صلح کر دے بسبب اسکے درمیان در جماعتوں بڑی کے مسلمانوں نفل کی یہ بخاری نے فتح ع خبری آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے تفرق مسلمانوں سے در وفرون پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتھ ہوگا اور ایک فرقہ عوی کے ساتھ اور امام حسن ان حق تھے ساتھ خلافت کے اسلئے
کہ جو مینے باقی رہے تھے میں برس میں کہ آنحضرت نے خبری تھی ساتھ قول اپنے کے الخلفائے بعدی ثلثون سنہ پس باعث ہوا امام حسن کو درع انکا اور
شفقت انکی اور بہت جد انکی کے اس پر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اس جہان میں کی اور نہیں تھا یہ اس بسبب قلت اور دولت کے اسلئے
کہ محبت کی تھی اسے موت پر چالیس روز میں تھی اور آیا کہ کہا امام حسن و النبیؐ چاہتا ہیں کہ ایک قطر خون است محمد سے گریا جاوے اور شوق ہوا یہ
بغض انکے ہوا خواہوں پر یہاں تک باعث ہوئی انکو مائیت اس پر کہ کما وقت داخل ہوئے کہ ان پس اسلام علیک یا معا لہو نہیں ہیں کہا حضرت حسن
العاصیؑ میں لٹا اور اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ وفون فرقے ملت اسلام پر تھے باجوہ اسکے کہ ایک فرقہ عیب تھا اور دوسرے محظی اور اہل سنت و
جماعت کے لیے صلح امام حسن کی دلیل ہے اور حقیقت اس سعاد کیے اور ختیا کیا ہر سلف نے ترک کر ا کلام کا ہر فتنہ پیدے کے بغیر شجاعت صحابہ میں کہا کہ
ان خونوں کے اللہ تعالیٰ نے پاک کھا ہمارا تھو کہ پس کن موت کریں ہم ساتھ اسکے نبی بانوں اور حضرت امام حسن شرف نفل میں کفایت کرانہو و مانا
آنحضرت کا انکو یاد دلایا کہ وہ سے رویت ہو کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہا ر بڑھتا تھے ہم کو اور سن آئے اس حال میں کہ چھوٹے سے تھے اور جب بول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جدہ کہ تھے تو یہ آنحضرت کی گردن در پٹو پر چڑھ بیٹھے پس اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر نہا بسو ت یہاں تک کہ نار دیتے ہو پس ا صحابہ نے رسول خداؐ کو کہتے
ہیں ہم آپ کو کہہ کرتے ہیں آپ اس کے لیے ایسی چیز کہ نہیں دیکھا ہے کچھ کہہ کر نے ہوں انکو کچھ کہنے نہا کہ یہ بھول میرا ہے دینا سے بلا شبہ یہ ہے

بیانیہ سید ہوا اور یہ ہے کہ اس صلح کو ایک سبب اس کے وہ بیان و ذکر تو ان کے مسلمانوں سے اور معاویہ سے روایت ہے کہ اس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 چوتھے تھے زبان حسن کی یا نبوت کے کو یا شہدہ ہرگز نہیں غدا کی گھاٹ اس زبان کو یا نبوت کو جو سوا ہو ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
 کیا اس کو چھوڑنے و عن عبد الرحمن بن ابی بکر نخعی قال سمعت عبد اللہ بن عمر سألہ کجلی عن الحرم قال شعبۃ
 الحسبۃ یقتل الذباب قال اهل العراق یکسا کو نے عن الذباب وقد قتلوا ابنتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هما ذیخان من الذیاد ذاک البخاری اور روایت ہے عبد الرحمن بن عمر سے کہنا
 بیٹے عبد البر بن عمر سے اس حال میں کہ سوال کیا تھا اسے ایک شخص یعنی اہل عراق میں حکم محرم سے کہ شعبہ نے کہ روای اس حدیث کا عبد الرحمن
 گمان کرنا ہوں میں سنا کہ کو چھوڑا اسے حکم محرم سے کہ تاہم کوئی کوفہ یعنی اگر محرم بھی کو مارے تو جائز ہے نہ نہیں اور بدلا سکا کیا ہو دیکھا لازم
 آتا ہے اس پر دم یا صدقہ یا نہیں ان میں نام ترجمہ کیا ابن عمر نے اہل عراق میں اہل کوفہ کو چھوڑتے ہیں مجھے کھی کے اس سے اور اس کے بارے میں یعنی وہ
 غابر کرتی ہیں کمال عایت تقویٰ کی حال ان کے نقل کیا ان کو رسول خدا کے بیٹے کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں کیا وہ دونوں
 یعنی حسین و پھول میرے ہیں یا اس کے رزق سے ہیں کہ یا مجھ کو دینا میں نقل کی بخاری نے وف یحییٰ بنی حرم اور رحمت اور رزق کے
 آتا ہے اور ذر نہ کو بھی یحییٰ ساتھ اس کی کہتے ہیں اور یحییٰ بنی گھاس خوشبودار کے بھی آتا ہے اور ساتھ ان منوں بھی ازراہ شہدہ کے طلاق
 فرزند پر کہتے ہیں اور جائز ہے کہ مراد یحییٰ شمر یعنی سو گھنے کی چیز یا نہ پھول وغیرہ کے ہو پس ان کو یحییٰ اس لئے کہا کہ وہ لاؤ کو بھی سو گھنے ہیں اور
 بوسے بیٹے ہیں ان کے اور یحییٰ اور یحییٰ ساتھ زین لون اور زرمی کے بھی روایت ہے و عن انس قال لکون
 احدک اشبه بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی و قال فی الحسنین ایضا
 کان اشبهہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سلم ذاک البخاری اور روایت ہے اس سے کہ انہیں تھان کوئی بہت
 مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے اور کہا انس جج حسین بھی کہ تھے وہ مشابہ ترین کو ان کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی
 بخاری نے فتح و دوسری فصل میں حج حدیث علی کے تفصیل کی آتی ہے کہ حسن و حسین ساتھ حضرت کے سب سے ستران حسین کے بدن میں و عن
 ابن عباس قال خفف اللہ علیہ و سلم و سلم ذاک البخاری و فی ردایہ علیہ السلام کتاب ذاک البخاری
 اور روایت ہے ابن عباس کہ کہ لا یا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرف سینہ نبی کے اور کہا یا الہی سکھلا اسکو حکمت اور ایک روایت میں ہے کہ سکھلا اسکو
 کتاب اللہ تفصیل کی بخاری نے فتح سینہ سے لگنا اشارہ تھا طرف اس کے کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہو و حکمت سے مراد جو علوم
 عمل و جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰ ابراہیم انکناک و یٰ ابراہیم انکناک و یٰ ابراہیم انکناک یعنی دینا ہو اس کو حکمت جسکو چاہتا ہو اور جو کوئی دیا جا حکمت
 پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور میں ہو مراد حکمت سے حکمت تلا شکی اور بعضوں کا حکمت سے مراد ہی چاہنا حقائق و شایا کا و عمل ان اس چیز پر کہ فرمایا
 ہو اور بعضوں کا حکمت استکباری اور سہ گفاری اور بعضوں کا مراد حکمت سے سنت ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ یٰ ابراہیم انکناک و یٰ ابراہیم انکناک و یٰ ابراہیم انکناک
 جو ابن عباس تین برس پہلے ہجرت کے ادب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس تھے اور بعضوں کا پندہ رہ برکت اور بعضوں کا دس برس کے
 اور تھے وہ بہترین میں تھے اور بڑے عالم میں اس کے مال کے ان کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت و زکوٰۃ و علم و دین کے لئے کی اور دیکھا انہوں نے
 جبریل کو دوبار اور انبیا ہودہ زبیر عمر بن اور مرے حلف بینہ ان میں حج ایام بن زبیر کے حال بیان عمر کی اکثرہ میں کی تھی روایت ہیں اسے
 حدیثین خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں و عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الخلاء فوضعت لہ و وضوء فلما خرج

زید بن حارثہ کو کسی لشکر میں لکر لے کر گیا انکو سیرت اور رسم حدیث تحقیق تھا باپ اسکا لائق امارت کے فت لہجہ سبب بزرگی اسکی کے اور سبقت اسکی کے اسلام میں اور سبب قرب اسکے کے مجھے اور ان دونوں کی بابت میں طعن اس لیے کرتے تھے بعض لوگ یہوالی سے تھے اور عیناً سب نہیں جانتے تھے لہذا یہ کہنا مولیٰ کا اور عاربت کرتے تھے انکی اتباع سے پس جبکہ لایا اللہ اسلام اور بلذی قدر انکی انہیں تھی قدر انکی انکے نزدیک سبب اسلام کے اور ہجرت کے اور علم کے اور تقویٰ کے اور چنانچہ انکا دینداروں کو جو لوگ کہانہ عادت کے تھے اور سچا کہتے تھے ریاست کے عرب میں اور قبائل کے سرداروں میں انکے دلوں میں اس غلبان ہی رہتا تھا خصوصاً منافقین وہ بہت سی طعن کرتے تھے اور نہایت بکا کرتے انہیں اور آنحضرت نے زید کو کتنے ہی لشکروں پر لے کر بھیجا اور طرہ الشکر ان میں سے ہوا تھا اور اس لشکر میں انکے نشان کیجے اچھے اچھے صحابی تھے چنانچہ جعفر بن ابی طالب بھی تھے انہیں پھر بھیجے تھے آنحضرت اس میں زید کو چنانچہ لے کر گیا انکو اپنے مرض الموت میں ایک لشکر پر کہ انہیں ایک جماعت سے بڑے صحابہ و فضلاء بھیجا کی تھی ترجمہ و تحقیق تھا یعنی باپ اسکا یعنی اسکا کہ زید پر محبوب ترین لوگوں طرف سے اسے تحقیق کیا اسامہ بھی علیہ محبوب ترین لوگوں میں سے نزدیک میرے پیچھے باپ اپنے کے فت ح جب زید غزوہ موت میں شہید ہوئے تو آنحضرت نے اسکا کہ لے کر گیا تو جاوین اور اس قوم سے بدلہ لے لیا پھر انکو بزرگ انصار اور مہاجرین کو لے کر انہیں ابوبکرؓ نے بھیج دیا اسکا کہ بفرمایا اس ایک لوگوں کے اس میں کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتے ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس میں بجا رہا کہ دو سر شروع ہو جاوے لوگوں کی یہ گفتگو سنی تو سر پٹ پٹی بانہی اور بڑا مدھواؤں سر پر اور خطبہ پڑھا اور کہا یا ایہ الناس خیر حدیث تک نامی اس شخص پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہ تمام ہوا اور اس حدیث میں بل ہر اوپر جائز ہوا امارت مولیٰ کے اور حاکم ہو چھو لوگ بڑوں پر اور فضول کی منہل بحسب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہ جاری اور علم کے اور حج ایک روایت مسلم کے مانند اسکے ہر اور آخر حدیث میں لایا کہ آنحضرت نے فرمایا وصیت کرنا ہوں میں تم کو تمہارا اسکا کہ انکی کرنا تمہارے اسکا کہ پس تحقیق حلیہ مہاجرین و انصار سے ہر فت کہا مولیٰ نے کہ یہ شیعہ حارثہ کے بن اور انکی کان نام سعدی بیٹی ثعلبہ کی تصدیق میں ہیں تھے نکل تھی انکو لیکر ان انکی اپنی قوم کی ملاقات کے لئے پس آنحضرت کے لوگ اور حارثہ سے ایام جاہلیت میں تو زید کو اٹھا لے اور بلذی ان میں لڑکے تھے آٹھ برس کے اس کو باریک کاٹ لیا اور بچا پس خیرا انکو حکم بن خرم بن خیل نے اپنی چوٹی خدیجہ کے لئے چار سو دہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا انہوں نے زید کو حضرت کے تین پس آنحضرت قبض کیا انکو پھر انکی خبر کے بل کو پونجی پس بلذی انکا عارثہ اور چچا انکا کہنے چھانے کے لکھ کر دیا پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہاں ہو سیکر اس جا ہو یا اہل میں جاؤ پس زید نے آنحضرت سے کہا پس زید اختیار کیا سبب اگر دیکھا تھا اسکو حسن آنحضرت کا نسبت پس اس وقت تک آنحضرت ساتھ زید کے طرف حجر کے اور کہا انکو جو حاضر ہو گواہ بنا کہ زید بیٹا میری وارث ہو گا اور میں وارث بنو گا اسکا پس مشہور ہوئے وہ زید بن محمد یہاں تاکہ لایا اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہ تہ ادعوہم لایا ہم ہو قسط عند اللہ یعنی چاروں کو ساتھ ہم باہوں انکے کے فیصلہ میں نزدیک اسکا کہ پس کہنے لگے انکو زید بن حارثہ اور اول مرعون میں اسلام ہی لایا میں بموجب ایک قول کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے دس برس اور پونجی کا مہینہ برس اس نکاح کر دیا انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لوندی آزاداں اس پس پیدا ہوئے اس اسامہ پھر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش کے کہ آنحضرت کی پونجی کی بیٹی تھیں پھر طلاق دیدی زینب کو سبب موتی کے پھر نکاح کر لیا انہیں ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں کسی صحابی کا نام نہیں لیا ہر سوا کہ یہ میں ظناً فیضا زید نہا طر انکا کہانہ اور روایت کین حدیث میں آئے انکے لئے اسکا کہ اور محاسبہ بھی اوقاف کیے گئے وہ عذرہ موزین اس حال میں کہ لے کر شکر کے تھے جمادی الاول کے مہینے میں نہا انکو میں اور عمر کی بیوی میں کی تھی وَعَنْهُ قَالَ اِنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ

اَلَّذِي تَذَكَّرُ حَتَّى تَزْكَا لِقَاءَ نَزْلِ الْقُرْآنِ اذْ عَوَّاهُمْ لَا يَأْتِيهِمْ مُتَّفَعًا عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ قَالَ لَعَلَّيْتُ مَوْتِي يَابُ الْبُلُوغِ
 الصَّغِيرِ وَحَضَائِي اَوْ رِيحِي جَدِّ السَّبْرِ عَمَّ سَمْعُ نَقُولِ كَمَا نَسُوْنُ كَمَا رَمَيْنَ حَاضِرُهُ غَلَامَ اَزَادِي غَيْرَ صِدْقِ صِلَمُ كَمْ نَحْنُ بِمَكَارَتِهِ سَكُوْكَ رِيْدِيْنَ مُحَمَّد
 فَحَرَ عَ لَعْنِي اَنْكُوْا خُفْرَتِ كَابِيَا كَسْتُمْ اَسْلَمْتُمْ اَنْكُوْا خُفْرَتِ كَابِيَا كَسْتُمْ اَسْلَمْتُمْ اَنْكُوْا خُفْرَتِ كَابِيَا كَسْتُمْ اَسْلَمْتُمْ اَنْكُوْا خُفْرَتِ كَابِيَا كَسْتُمْ اَسْلَمْتُمْ
 اَسْمُوتِ بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ
 لَا يَأْتِيهِمْ فَعَلِ كِي يَنْجَارِيْ فِ سَارِيْ اَيُّ بِنِ اَوَّلَانِ اَيُّ بِنِ اَوَّلَانِ اَيُّ بِنِ اَوَّلَانِ اَيُّ بِنِ اَوَّلَانِ اَيُّ بِنِ اَوَّلَانِ اَيُّ بِنِ اَوَّلَانِ اَيُّ بِنِ اَوَّلَانِ
 الْحَقُّ دَهْوُ يَهْدِي السَّبِيْلَ اذْ عَوَّاهُمْ لَا يَأْتِيهِمْ مُتَّفَعًا عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ قَالَ لَعَلَّيْتُ مَوْتِي يَابُ الْبُلُوغِ
 بَسْمُوتِ بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ
 عَمَلِ كِي بَاتِ بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ
 بَسْمُوتِ بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ
 اَكْرَمُ كِي بَاتِ بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ اسْمُ حَبِ كَابِيَا بِنِ اَوَّلَانِ
 سَلَمُ اَوْ ذَكَرَ كِي كَمِي حَبِ بَرَا كِي رَحْبَا سَرِيْ عَرِيْ نَتِ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ
 عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَايْتُ دَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ حَرَكَةِ وَهَوُ كَلَامًا ذَاتِهِ الْقَصُوْدُ يَخْطُبُ كَسَهْفَتُهُ
 يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ يَاهُ لَنْ تَحْذَرُوْا اِكْتَابَ اللّٰهِ وَعَلَى اَهْلِ سِيْقَتِهِ دَاةُ اللّٰهِ وَرِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ
 كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ
 هُوَ كِي قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ
 هُوَ دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَمَمِ كِي كِتَابِ سَدْرِ عَرِيْ نَتِ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ
 سَا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ قَصُوْا تَمَاضِيْلَهُ بِرُفْقَتِهِ
 اَخْفَرُ سَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنَعُ فَرَا بِيْ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ اَسْمِيْنَ
 قَالَ قَالَ دَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْنِيْ يَادُكَ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ يَاهُ لَنْ تَحْذَرُوْا اِكْتَابَ اللّٰهِ وَعَلَى اَهْلِ سِيْقَتِهِ دَاةُ اللّٰهِ وَرِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ
 اَعْظَمُ مِّنْ اَلَا حَرِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَبْلُ مَقْدُوْدٍ وَدَاكِيْنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعَلَى اَهْلِ سِيْقَتِهِ دَاةُ اللّٰهِ وَرِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ
 يَرُوْا عَوْنُ فَلَظْلُ اَلَيْهِ تَصَلُّوْا اِلَيْهِمَا اَلَا هُوَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ
 تَمَمِ مِّنْ هَجِيْرُ اَكْرَمُ
 هُوَ مَنَعُ كِي كِتَابِ سَدْرِ عَرِيْ نَتِ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ وَحَضَائِي اَوْ رِيْجِ بَابِ بَلُوْغِ صَغِيْرُ
 كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دِيْكَهَانِيْ رَسُوْلُ خَدَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی یہی اسکے کہ جس وقت ملتے ہیں وہ آپس میں تو ملتے ہیں ساتھ چہرہ تر و نازہ اور خوش کے اور جس وقت کہ ملتے ہیں ہم سے ملتے ہیں ساتھ غیر ہر صفت و حال کے یعنی غیر خوشی اور کشادہ روی کے پس غصہ ہونے آنحضرت یعنی اظہار ہر حال سے اس میں صفت سبب یہاں تک کہ بہت مزح ہو گیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت غصہ سے پھر فرمایا ہم پر اس کی کجانی میری اسکے ہاتھ میں نہ نہیں داخل ہو گا کسی شخص کے کہ میں ایمان فسخ یعنی طلاق اور مردہ کی اس سے وہ رشید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حال کرنا اسکا جو بوجہ ایک ترکے ترجمہ یہاں تک کہ وہ ست رکے نکلو یعنی اہل بیت کو دے دے محبت خدا اور خدا اسکی کے اور محبت رسول اسکے کے فسخ یعنی اس بہت سے کہ رسول تم میں سے ہو اور اللہ جنہیں سے رسول کرنا مناسب جانتا ہے انہیں میں سے کرنا ہے اور ابو جہل انکی نفی کرنا تھا کہ کتنا تمنا ہے کہ کیا نبوت تم نے نہ از حدت سبیل لانے کی اور نبوت اور رسالت پس کیا باقی رہا باقی قریش کے لیے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہا ہے کہ جو کوئی شاد سے میری چاک کوئی خصوصاً کہیں یا کہ انیرادی مجھ کو سنیے کہ میں ہر چہ مر و کا متذہب اسکے کفیل کی یہ ترمذی نے یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح میں مطلب سے ہے یعنی سجاد عبد المطلب بن سبیحہ مطلب بن سبیحہ کا اور بیچ عبد المطلب بن سکن ابن عباس کا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما العباس مبینی وانا منہ لقاہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت جو ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجھے ہی یعنی میرے اقربا سے یا میرے اہل بیت سے اور میں اس میں نقل کی یہ ترمذی نے فسخ عکھا ہے علمائے آنحضرت میں ہیں بہت شرف و افضل نبوت کے اور عباس میں ہیں سبب نسب چچا ہونے کے اور ظاہر ہے کہ یہ عبارت کنایہ ہے اتحاد اور محبت اور انھوں سے جیسے کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ فرمایا اہل بیت منی اور عباس جبرک تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے اور لطیف طبع اور سن اب انکے سے یہ کہ جب کہا گیا ان سے انت کبر و انبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑا ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انھوں نے کہا ہوا کہ انہیں نبی آنحضرت سے ہیں باعتبار مرتب کے اور بن سکن میں باعتبار عمر کے بڑا ہوں کہا سو ف نے اور ان انکی ایک عورت تھی قبیلہ بنی قاسط سے اور وہ اول بنیہ کہ خلاف چڑھایا کہ بعد پرچہ اور دیساج اور طرح طرح کے کپڑوں کا اور یہ اس سے تھا کہ عباس بڑا ہے تھے کہ بنی میں پس سنت مالی تھی انکی ماں کہ اگر وہ مل جاوے تو میں بیت الحرام پر خلاف چڑھاؤں گی پس جب وہ باگئی تو انکی ماں نے خلاف چڑھایا اور عباس جس سے جاہلیت میں اور نسوب تھی انکی طرف عمارت اور ستیاء مراد عمارت سے یہ کہ وہ قریش کو باعث ہوتے تھے اسکے بنانے اور آباد کرنے اور بھلائی کرنے اور ترک کرنے سیئات کے اور کلام یہودہ کرنے کے انہیں اور مرد ستیاء سے یہ کہ وہ آب زمزم ملا یا کرتے تھے اور کہا جا رہے کہ ازاد کیے عباس نے نزدیک نے اپنے کے ستر بڑا اور پیدا ہوئے وہ چلے سال نیل کے اور مرد زرجہ کے بارہویں تا یخ جب میں بیچ سن تیس کے اور عمر انکی اٹھاسی برس کی ہوئی قریش کے گئے بقیع میں اور اسلام رکھتے تھے بہت مدت سے لیکن چھپاتے تھے اسکو اور سختے شام کو کون روز بڑا کہ جبرائیل صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی نے عباس سے پس نہ نقل کرے اسکو اسلئے کہ وہ نکمے ہیں جبرائیل نے کیا انکو ابو سیر کہ بن عمر نے پس انھوں نے اپنے بدل میں کچھ دے کر والی ہائی اور رجوع کی کہہ کی طرف پھر آئے طرف مدینہ کے ہجرت کر کے وہاں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما العباس مبینی وانا منہ لقاہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ بھی روایت جو ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جس وقت کہ مہر بن کی اپنی توبہ سے اس اور اولاد تیری یہاں تک کہ وہ عاکرون میں ملے تھا وہ ساتوں نا کے کفر سے بھگوانہ سبب اسکے اور نفع دے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے میں سے کچھ دے کر

آنحضرت کے پاس آئے اور آپ نے سب اولاد انکی جہیز انکے اور اور مال کی تحفہ نے ہم کو یاد رہنی فوج کو یاد یہ اشارہ تھا اسپر کہ بھیا اوسے خلافت جائے پھر
رحمت نبی جیسکے بھیلایا ہی میں نے چاد رہنی فوج پھر کہ بھیا الہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اسکی کے خوشنظر ہر اور باطن کے نہ چھوڑے کسی گناہ کو یا الہی نگاہ
رکھ اسکو چچ اولاد اسکی کے فوج یعنی اکرام کو اسکا اور گناہ رکھ اسکو فوجات و بیات سے تو کہ نہ ضلیع ہو دوسے وہ چچ حق اولاد اپنی کے نقل کی تیری
نے اور زیادہ کیا تیرین کے ایک شخص ہر اندہ حدیث سے اپنی روایت میں اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک دولت باقی جچ اولاد اسکی کے
فوج یعنی مدت مدید تک چنا پختگی ہی برس خلافت عباسیوں کے گھر میں ہی یا تعقیقت میں یکم ہر بہت کو کہ خلافت حق انکا ہر جائے کہ سوا انکے کو کسی نصیب نہ
کہ ابن ابی الدرداء رحمہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وَ عَنْهُ اَنَّهٗ دَاوُدُ بْنُ جَبْرِ ثَمَّ تَجَعَّدَ عَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ اَنَّہٗ اَلْتَمَسَ مِنْ رُوْبِیْہِ بْنِ جَبْرِ اَنْ یُّوْجِبَ لَہٗ جَبْرَیْلَ کَمَا یُجْبَرُ لَہٗ دُوْرًا دُوْرًا عَالِیْ اَنکے لیے آنحضرت نے دوبر نقل کی یہ ترمذی نے فوج کو
جبریل کو دوبر سیدوٹی نے جمع اجوام میں ہر طرح روایت کیا ہر کہ عباس بن عباس نے گدراہین بنیہ صلیعہ پیغیدہ کپڑوں میں اور آنحضرت راز کر رہے تھے وہ
کلی سے یعنی جبریل کے بصورت چہ کلی کے آتے تھے اُنسے آپ سرگوشی کر رہے تھے اور میں نے بنا کر وہ جبریل تھے پس کہا جبریل نے آنحضرت سے کیا
رسول اللہ میں عباس ہر اگر سلام کر اہم پتو جواب اسکے سلام کا دینا میں اسکے پڑے بہت پیغیدہ میں اور ہنگی اولاد اسکی بعد اسکے سیاہ کپڑے اور جب
چڑھ گئے جبریل آسمان پر اور آنحضرت پھرے تو فرمایا یعنی ابن عباس کہ کسے باز رکھا تمھو کو سلام کرنے سے جسوقت کہ گدراہین کو میر کہ میں یا رسول اللہ
آپ بات کر رہے تھے اور راز کر رہے تھے وہ کلی سے پس ناخوش رکھا میں قطع کردن میں آپ کے راز کہنے کو ساتھ جواب نہ تو ہر اس کے سلام کا فرمایا آنحضرت
آنحضرت نے کہ وہ جبریل تھا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اسکو ابن عباس کہنے اور ترمذی نے کہا کہ پیغیدہ بار واقع ہو گا لکن جامع الاصول کہانہ مسکن
کاتب ان حروف بعد الحق بن سیف الدین کہ پوشیدہ نہیں ہر کہ جبریل آنحضرت کے پاں چچ صورت وہ کلی کے آتے تھے اور مجاہد کو کہتے تھے پس جہ فیصل میں عباس کی
ساتھ اسکے کیا ہوئی پس نظام ہر کہ ابن عباس نے جبریل کو دیکھا تمھل بصورت وہ کلی کے لیکن عالم الکتاب میں سوا انکے صحابہ سے کسی نہیں دیکھا اور
دیکھا اور صحابہ کا عالم اسوت میں ہونا تھا اور فرمایا آنحضرت نے ابن عباس کہ کہ جبریل کو سوا پیغیدہ دیکھا بینائی اسکی جالی ہی اور بینائی تیری
بھی ایہ ابن عباس نے جانے والی ہر لیکن روز وفات تیری کے بینائی تیری پھر کجا کی تمھو آیا جو کہ جب ابن عباس سے اور انکو یمن میں پیشا تو ایک جانور پیغیدہ
آیا اور یمن میں اسکو غایب ہوا ہر چند دھونڈا نہ پایا پس حکمرانہ سوا ابن عباس نے کہنے کہا کیا حق ہو تم یہ بینائی اسکی تھی کہ وعدہ کیا تھا پیغیدہ صلعم نے
کہ روز وفات اسکے کے اسکو پھر دیکھ اور جب ابن عباس کو یمن میں کھا تو ایک آواز غیب کی کہ سبھو کہ سنی یا ہر تھا انفس اللہیہ اجبی الی ربک فیغفر ذنبتہ
اخیر حدیث تک بیان کیا اور اپر دعا آنحضرت کی ابن عباس نے دوبر بھی کہ جو کچھ گدراہی کی حدیث میں چچ آخر فصل اول کے کہ آنحضرت نے لکھا یا انکو پنے سیدے
اور کہا اللہم علم الحکمۃ والکتاب اور دوسر بار کی دعا بھی انکی حدیث میں گدراہی کہ آنحضرت استیجا کو تشریف لے گئے پانچا نہ میں اور میں نے اپنی وضو کا رکھا چو
کہ اسے رکھایا پانی کہا لوگوں کہ ابن عباس نے رکھا فرمایا اللہم نقہ فی الدین نبی یا اللہ مجھے اسکو دین میں اور افعال ہر کہ کیا رد عاکرے ہو اسوقت
کہ آنحضرت بیرون کے گھر میں ات کو رہے تھے اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نے عباس اور انکی اولاد کے لیے دعا کی وَ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ دَعَا لِدَوْلُو
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّوْثِقَ اللّٰہُ الْحُکْمَۃَ مَرَّتَیْنِ دَوَاۃُ التَّوْمِیْدِیْنِ اور یہ بھی روایت ہے ابن عباس کہ انھوں نے کہا دوبر دعا کی پھر
لئے رسول خدا صلعم نے یہ کہ دوسرے مجھ کو اللہ عاکرے نقل کی یہ ترمذی نے فوج یعنی علم مول و فروع شریعت کا اور دجالینی ایک اساتذہ لفظ حکمت کے
اور ایک بار ساتھ عبارت فقہ کے یا طاہر یہ کہ وہ دونوں عاتین و مجلسوں میں کین جیہ کہ اوپر گدراہی راوہ اللہ اعلم وَ عَنْہُ اَنَّہٗ اِنْ کُنْ تَرْتَبُ حَبِیْبُ
السَّائِیْنِ وَ یُحِبُّ اِلَیْہِمُ فِیْہُمْ وَ یُحِبُّ شَوْۡنَہٗ وَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّہٗ بِاَسْمَیْ

ترندی نے فتح شام کے مقصود اس دعا سے غلبت دلائی جو ہمارے غیر کو اور زیادتی محبت حسین کے و عن سالی کالت دخت علی الخ سلمہ کی
 تکی مقلت ما یکنک کالت کایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی التام فعلی لاسیر حلیہ التراب فقلت ما
 یارسل اللہ قال شہد قتال حسین انما ذلک فی التوصل فی کل هذا حدیث غریب اور روایت جو سلمی زوجہ بوزنہ کی سے کہ ہاں نزل ہوئی
 میں اور پر سلمہ کے جو بی نہیں تھی حضرت کی اس حال میں کہ وہ رو بہ زمین پس کہا میں کس چیز نے رد لایا تم کو کہا کیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مرد کرتی
 تھیں ام سلمہ کہنے سے دیکھنا خواب میں یعنی آنحضرت کو خواب میں کیا میں اس حال میں کہ ان کے سر اور راس مبارک پر خاک نہی پس کہا میں نے
 کہا ہوا جو تم کو یا رسول اللہ کہ خاک لودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا میں کس قتل میں نقل کی یہ ترندی نے اور کہا کہ حدیث غریب جو
 ح اب پوشیدہ نہ ہو کہ موت ام سلمہ کی سنہ تسعین ہوا اور تسعین کہا سنہ تھیں اور قول اول صحیح تہذیب اور شہادت حضرت امام حسین کی سنہ اکتھم میں ہوا اگر
 قول دوم صحیح ہو تو کچھ نکال نہیں اور بموجب قول اول کے بھی کچھ نکال نہیں اسلئے کہ ہو سکتا ہو کہ پہلے وقوع اس واقعہ کی ان کے خواب میں یہ معاملہ دکھایا ہو
 اور انفا یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اس کے ہر سونت بن و عن النبی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائی اھل بیت احب
 الیک قال الحسن والحسین کان یقول لفاطمة اذ عی فی راتی فیثمہما او یضمہما الیکو رواہ الترمذی وقال هذا
 حدیث غریب اور روایت ہوا اس سے پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت میں محبوب تر ہو طرف تمہارے
 فرمایا حسین اور تھے آنحضرت کہ فرماتے فاطمہ کو بلا کر لئے دونوں میرے بیٹوں پس سو گئے آنحضرت حسن اور حسین کو یعنی اسلئے کہ وہ پہلے تھے ان کے
 اور گلے سے لگاتے ان کو طرف اپنے نقل کی یہ ترندی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہو و عن بريدة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یخطفنا اذا جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یشیان ویعثران فذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم من الذکر فحملہما ووضعہما لیکن یدیه ثم قال صدق اللہ انما امواکموا وکادکم فتنۃ فظنرت
 اللہ الذی یصیبکم یشیان ویعثران فلم یمہر حق قطع حدیثی وکفعتہا رواہ الترمذی وایوداود والتساری
 اور روایت ہر یہ سے کہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگمان آئے تھے اور حسین ان دونوں پر کہنے میں چلتے تھے
 دونوں اور گر گر پڑتے تھے زمین یعنی اسبب مغرس اور کم زوری کے پس تیرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اٹھایا ان کو اور رکھا ان دونوں
 کو آگے اپنے پیکر کے منجھوایا اللہ نے سوا اسکے نہیں کیا مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ پہنچی محل آرائش امتحان تمہارے کے ہیں دیکھا میں طرف
 ان دونوں کو کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کر سکا میں بنی اسبب محبت اہل کے یہاں تک کہ موتوف کی پہن بات اپنی کہ نصیحت بہت کو
 اور بیان احکام و امور دواوی کرنا تھا اور اٹھایا میں ان دونوں کو نقل کی یہ ترندی نے اور ابو داود اور نسائی نے فتح اور یہ اسبب تاثیر ت اور رحمت اور
 شفقت کے پچ قلب مبارک آنحضرت کے تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و طفل اسبب اور سبب اور سبب دیدہ حق کی ہوا اور عمل خلیہ میں جائز ہو پس یہ
 مدخل سے عبادات میں ہوا اور غدر کرنا آنحضرت کا تو وضع تھا اور تنبیہ کر لی احباب کو تو اور پورا کتاب اسے عمل کے عادت نہ پڑیں اور بہت جاہل اور ہمارے پیکر میں
 مقام عالی سے آنے میں مقصود مہلت ثابت کرنا ترندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہر ایک کو عطا مہرب سے اور طوخت یعنی سے کچھ نزل واقع ہوا اور ہم کو
 مجال کام کرنے کا احوال سرف میں نہیں ہوا ہم خلیہ کا صلی اللہ علیہ وسلم و عن یحییٰ عن عائشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونکم
 مری وانا من صلی اللہ علیہ وسلم احب حسیۃ حسیۃ سبطا من اکسبا ط رواہ الترمذی ورواہ
 جو سلمی بن ہر سے کہنا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھ سے ہوا جو میں نے گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے اس خبر کو

خوشی کے نفل کی بنجاری نو عین انس قال ابی عیسیٰ اللہ بن زیاد بن اسلم الحسین جعل فی طسبت جعل یسکت و قال
 فی حسنیہ سکتا قال انس خقلت واللہ أشبهہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان فخصوباً لیا لوشاء لقاہ البغاری
 و فی رواية الترمذی قال کنت عند بن زیاد بنی من الحسین جعل یضرب بعقینیب فی انقہ و یقول
 ما رأیت مثل هذا حسناً فقلت اماتہ کانت من أشبهہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فسلم و قال هذا حدیث یحییٰ حسن غریب اور وہی کہی انس کہ کمالا لیا نزدیک عبداللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسین کا
 کہ کمالا لیا کہ عبداللہ بن زیاد کا جو اور وہ اسیر تھا اس لشکر کا کہ نبین ہوا تھا اسلئے فضل کوئے حسین کے اور وہ ان ابام میں کہ اسیر تھا
 کوئے کا بھی بنی بن ہوا یکی طرف سے چہرے کی لیا گیا بن مومل میں بلہ بن مالک بن لاشہ یعنی کے ہاتھ سے چہرہ بن مختار بن ابی عبیدہ کے سن چہا سٹو
 میں تر جہیں لگا گیا چہرے کا چہرہ ہوا وہی کہ چہرہ تھا ان کے سر مبارک لکھ دی سکتا کے ہاتھ میں غنی بنی سر چہرہ کا انکی نبی مبارک
 مارا تھا اس کا چہرہ حسن نام حسین کے کہ موع یعنی عیب کیا ان کے حسن میں در ترمذی کی روایت سے ظاہر ہوا کہ تعریف کی اور ببالغہ کیا ان کے
 حسن جمال میں لیکن بھری ہنہ اور انمخو اور انمخو خوشی کے حامل ہوئی اس بخت کو سبب قتل ان کے کہ تر جہہ کیا انس پس کہا بنی
 قسم خدا کی تحقیق یہ تھے بہت مشابہ بن حسین ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا سر مبارک نکال لگا ہوا ساتھ وسمہ کے نفل کی بنجاری اور ترمذی
 کی روایت میں ہوں کیا ہوا کہ ان کے تھا بن نزدیک ابن زیاد کے پس لیا سر حضرت حسین کا ان کے پاس پس شروع کیا مارا ساتھ چہرہ کا ام حسین کی
 ناک میں اور کتا تھا نہیں کیا میں انندیکے حسن میں پس کہا میں خبر دار ہوں غنی یہ تھا مشابہ ترین گوئی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا ترمذی نے
 یہ حدیث صحیح صحیح یوسف اور طبرانی نے یوں روایت کی کہ پیش مع کیا عبید اللہ کہ کہتا تھا چہرہ کے ان کے ہاتھ میں تھی چہرہ انکی کے اور انکی کے
 پس کہا میں انس نے تھا چہرہ انکی اسلئے کہ تحقیق نہ کیا ہی میں منہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہ اسکی اور بنی انکی روایت میں ہوں کہ کہا انس نے
 پس کہا میں عبید اللہ کو کہ لا شہبہ میں دیکھا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سو گتے تھے جہاں کہ گتی جو چہرہ تیری کہا انس نے پس ہمالی اسنے
 چہرہ اور زو خا بن بن ہر عہد بن ہر عہد کہ کہا جگہ لیا گیا سر بن زیاد کا اور اس کے یاروں کی یعنی بعد اسے جانے کے پس کہا میں بنی بن جہرہ پس بنی
 میں طرف لوگوں کے اہل بن کہ وہ کہ رہے تھے وہ اب اس گمان ایک سانپ آگاہ تھا اسوں بن یہاں تک داخل ہوا کہ بنی بن ہر عہد بن ہر عہد بن ہر عہد
 تھم تھم تھم ہی دیر چہرہ اور چلا گیا یہاں تک کہ غیب ہو گیا پھر کہا لوگوں کے کہ وہ اب اس کے یہ دو یا تین بار روایت کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن
 صحیح و عین ام الفضل بن الحارث انما حدت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی رأیت خلماً
 مشکراً اللبلة قال وما هو قالت انہ شریک قال وما هو قالت کانت قطعہ من جسدک قطعت و وضعت
 فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت خیر انہ فاجلہ ان یقال اللہ فلا ما یقول فی حجری
 فقلت فاجلہ الحسین و کان فی حجری انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خلت یوما علی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فوضعتہ فی حجری ثم کانت منی التیقاہ فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقارب
 البؤع فالت فقلت یا بنی اللہ یا بنی انت و اخی مالک قال اتانی جبرئیل فاحذر فی ان امی ستقبل انی هذا
 فقلت هذا قال ثم و اتانی بنی من لہ بنی جبرئیل اور روایت ہوا مفضل بنی حارث کی کہ وہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا یا رسول اللہ
 تحقیق میں دیکھا ہی ایک خواب آج کی ات فرمایا انحضرت نے او کیا ہوا وہاں کہ ام مفضل نے تحقیق ہوا بخت ہو یعنی سنا تھا ان کا کہ بنی بن ہر عہد بن ہر عہد بن ہر عہد

مدینہ منورہ پہنچ کر کیا انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تمام صحابہ کبارہ حضرت زینب نام رکھا کما عائشہ نے انکی شان میں کہ نہیں تھی کوئی عورت بہتر ان سے دین میں
 اور بت ڈرنے والی اللہ سے اور بت سچ کہنے والی اور بت سچ کہنے والی اندے داروں سے اور بت لہریں سے الی اور بت سچ کہنے والی اپنے نفس کو
 اس عمل میں ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہوئیں سے ہر جن وہ مدینہ میں پہنچیں جس کی عمر تین اور چار بیسہ کا نام تھا رطلہ بنت ابی سفیان ابن خمر
 ابن حرب اور ان کی بیٹی صفیہ بنت ابی ہاشم کی بیوی عثمان بن عفان کی اور جو بیسہ بنی خویلد کے تھے وہ بیسہ بنی ہند میں آئیں تو ثابت بن قیس حبشہ بن
 آئیں پھر ہونے مکانب کیا انکو اور حضرت نے دین بدل کتابت کی طرف سے ادا کیا پھر آزاد کیا انکو اور نکاح کیا ان سے اور نام تھا انکا برہ حضرت نے
 تغیر کر کہ جو بیسہ نام رکھا اور میں وہ ماہ بیع الاول سنہ مذکور میں حج عمرہ چھ برس اور بیسہ کا نام بھی برہ تھا پس نام رکھا حضرت نے انکا بیسہ نام اور تین وہ
 پہلے نکاح میں بیسہ بن عمر ثقیفی کے ایام جاہلیت میں پس غارتگی کی اس سے ان سے پھر نکاح کیا انکو پھر چھ برس وہ مرثیہ حضرت نے نکاح کیا ان سے ماہ ذی قعدہ سن مذکور میں
 حج عمرہ انصاف کے سرفین کہ دس کوس ہو کہ سے اور قضا الہی سے مرین بھی وہ اسی مکان میں کہ جہان نکاح ہو تھا انکا اور وہ بن ابی الفضل کی بیوی بن
 حضرت عباس کی اور بن بن ہمار بنت عیس کی اور وہ آخری بیوی بن ابی ہاشم کی **الفصل الثانی فی فضل سمری عن عائشہ**
 البقی حلتی اللہ علیک وسلم قال حبیبک من نساء العالمین من یوم یثرب یثرب الفکرات وخذیجہ بنت خویلد وکامطہ بنت محمد
 وایسیۃ امراۃ یثرب وکذا القومید ورواہ ابن ہشام کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرنا ہو تمکو جہان کی عورتوں
 سے پچاس منا مناقب فضائل ان چار عورتوں کا اپنے غیر سے افضل ہیں یحکم بنی عمران کی اور حبیجہ بنی خویلد کی اور کامطہ بنی تمیم کی اور سمری عورت فرعون
 کی نسل کی یہ مدنی نے فصح عطا ہے یہ کہ مرتبہ ان کے موقع ذکر ان کے کے ہوں اور ذکر عائشہ اس حدیث میں یہ کیا بسبب انتقاد کے ساتھ ذکر
 ان کے کے اور حیثیوں میں یا یہ کہ شاید یہ حدیث ہی حصول کمال عائشہ کی اور پہونچنے ان کے کے طرف وصال حضرت کے فرمایا ہو پھر دیکھا میں جامع الاصول
 میں کہ روایت کی احمد نے ابو یوسف نے اور ترمذی اور ابن ماجہ سے ابی موسیٰ سے بطریق مرفوع کے یکا مل مرفوع بہت اور میں کامل سبکو عورتوں سے
 مگر سید زن فرعون اور مریم بنت عمران اور عائشہ فضیلت عائشہ کی سب عورتوں پر پانچ فضیلت شریک کے جو سب کھانوں پر اور لفظ جبکہ میں خطاب
 یا تو عام یا خاص کو یعنی کافی ہو تمکو پچاس تیرا اور بی بی عورتوں کی فضیلت کا چنانچہ سب عورتوں سے کہا سیوطی نے نقایہ میں کہ عقدا رکھنے میں ہم
 یہ کہ افضل عورتوں کی مریم ورفطہ ہیں اور فضائل مہات ہون میں کی یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ و عائشہ ہیں اور بی بی فضیلت کے دو میان ہیں عائشہ کے
 کئی قول ہیں سب اسکا توفیق ہو کہتا ہوں میں سبھی ملا علی کو توفیق سب حق ہیں لی ہر سبب کے نہیں جو اس مسلمین کوئی دلیل قطعی اور پوری دلیل میں
 ہیں نہیں غیر سبب عقائد کے کہ نبی و یقینات پر **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَبِیْرَةَ بَلَغَتْ عِلْمَ رَسُوْلِ اللَّهِ فِي حَبِیْرَةَ حَضْرَتِہِ اِلَى اَنْ مَوَّلَ**
اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ تَرَدُّدُکَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَذَٰلِکَ السَّکَرِ مِیْذِیْ اور یہ
 ہو عائشہ نے یہ کہ حبرہ بلانے صورت انکی یہ کہ بڑے بڑے نبی کے طرف رسول خدا صلعم کے اور کہا یہ بیوی تیری یہ دنیا اور آخرت کے نفل کی یہ تیرے ہی
 فصح اس سے معلوم ہوا کہ مرتبہ حبرہ بن گدا انھوں میں ساتھ چہرہ سفید کے نہیں ہو بغیر متعدد یہاں شہادہ لاری کا ہو والد علم **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا بَلَغَتْ**
مَرْفِیَّةً اَنَّ حَقِیْقَةَ اَنَّ لَهَا بِنْتُ مُہْمَدٍ وَیَحْکَاکَ اَنَّہَا خَلَّیَ عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَا لَیْکَ فَقَالَکَ
قَالَتِ لِحَقِیْقَةِ اَنَّ بِنْتِہِیْ مَرْفِیَّةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَبِنْتُہِیْ وَانَّ عَلَیْکَ لَبْنِیْ وَانَّ لَکُمَا بِنْتُہِیْ فَقَالَکَ
مَرْفِیَّةٌ قَالَ اِنْتِیْ اِنَّکَ لَبِنْتُہِیْ وَانَّ عَلَیْکَ لَبْنِیْ وَانَّ لَکُمَا بِنْتُہِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَبِنْتُہِیْ وَانَّ عَلَیْکَ لَبْنِیْ وَانَّ لَکُمَا بِنْتُہِیْ
 بی بی ہوشی کی یعنی نظر ان کے باجی بن خلب کے کہ بیوی تھا پس بنی منیرہ پھر داخل ہوئے ہر نبی صلعم میں حال میں کہ وہ رو رہی تھیں پس بنی منیرہ آپ نے

اَلَا تَشْعُرُوْنَ قَالَ قَدْ مَنَّا اَنَا وَآخِي مِنَ الْيَمَنِ كَمَا كُنَّا نَحْتَمِلُ مَا نَرٰى لَا اَنْ عِيَدَ اللّٰهُ بِنِ مَسْعُوْدٍ رَّجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَمَانَرِيْ مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ اُمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو موسیٰ
اشعریٰ کہ کیا ایمان اور بھائی میرے سے یعنی مدینہ میں پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک مدینہ میں آنحضرت کے دربار پر نہیں گمان کرنے تھے ہم مگر یہ کہ
عبداللہ بن مسعود ایک مرد ہیں نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بسبب سیکے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہوا انکا اور داخل ہونا انکی مان کا آنحضرت کے
باسن قت بے وقت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فتح ع آ یا ہوا کہ آنحضرت نے عبداللہ بن مسعود کو حکم دے دیا تھا کہ اگر ایک شخص کو دیکھے تو کہہ میرے پاس ہی
تو چلے آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہیں ہو اور کہا مؤلف نے کہ نیت عبداللہ کی ابو عبدالرحمن نہی تھی تھا سلام نکاتی پر اول سلام میں سلمان ہوئے تھے
پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دارم میں اور چند روز پہلے سلام لائے اور بعضوں کے کہ پانچ شخصوں کے بعد چلے یہ سلمان ہوئے تھے ہم سب پر
کی آنحضرت نے انکو مسواک اور پانچین اپنی اور پانی طہارت پانی کا سفیر میں اور بچت کی انہوں نے طح جہش کے اور حاضر ہو کر بن سحر اسکے بعد خود وہ ان
میں اور گواہی دی انکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشی ہوئی اور وہاں کہ پسند کی بین نبی است کے لئے وہ چیز کہ پسند کی ہل ام عبد یعنی
عبداللہ بن مسعود اور پسند رکھی بین انکے لیے وہ چیز کہ پسند رکھی ہل ام عبد نے اور تھے وہ گندم گون و بے ٹھنکے نجف تو یہ تھا کہ پسند آدمی
برابر ہوئے انکے بیٹھنے والی ہوئے قضا کے کوہ میں و اسکے بیٹ لال کے حضرت عمر کی خلافت میں حضرت عثمان کی ابتدا خلافت میں پھر آئے مدینہ میں اور وفا
پائی وہ ان سنیہ تیس میں و در قون کے گئے بقیع میں و عمر ہوئی انکی کچھ و پساٹھ برس کی رویت کین ان سے حدیثیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی او
اور بہت سے صحابہ و تابعین ان سے اور وہ ہمارے اماؤں کے نزدیک سبکیہ تھے سب صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے وَ حَقَّ عِيَدَ اللّٰهُ بِنِ مَسْعُوْدٍ
اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعْرِضُوْا اَنْ مِّنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عِيَدِ اللّٰهِ بِنِ مَسْعُوْدٍ وَ سَا لِحُوْا مَوَلا
اَبْنِ حَذِيفَةَ وَ اَبْنِ بَرَكَةَ مَعَاذِ بَنِي جَسَلٍ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے اور معاذ بن جبل نے نقل کی یہ بخاری او
مسلم نے فتح ع ان جaron صاحبون فہوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نسار اقران آنحضرت سے بالمشافہہ کیا تھا اور حافظہ قرائت اور اور و ان
اقتصاد کیا تھا اوپر سیکھے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے انکی نظیلت پر گاہ کر دیا تو گو کہ اور سالم بن علی ابی خانیہ بن عقبہ بن ربیعہ بن عبد
کے تھے اہل فارس شہر صطوخ کے رہنے والے آؤ فضل او زبیر اور کہا صحابہ سے حاضر ہوئے بدر میں اور راست کرتے تھے مہاجرین اولین
جس وقت آئے مہاجر مدینہ میں باوجودیکہ نہیں اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوئے اور ابو خانیہ کا نام شہام ہے فضل صحابہ و رہا جین اولین
تھے اور سلام لائے پہلے داخل ہوئے آنحضرت کے دارم میں و عبداللہ بن مسعود بڑے فارسی تھے اور باقی احوال انکا وہ کہہ چکا اور ابی کعب بھی بڑے
فارسی تھے صحابہ میں انکو لوگ بسدا القرا کہتے تھے اور حضرت عمر نے انکا نام سید السلمین کہا تھا اور کاتب جی تھی اور معاذ بن جبل کے مناقب بھی
بے نہایت ہیں اور آنحضرت نے نہیں اور عبداللہ بن مسعود بنی چارہ کر دیا تھا وَ عَنْ عَلَقْمَةَ قَالَ قَدْ مَنَّا الشَّامُ فَصَلِّتْ
رَکْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ لِّیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَانْتَبْتُ فَوَمَا جَلِیْسْتُ اِلَیْکُمْ فَاِذَا اَشْیَئُ قَدْ جَاءَ حَقُّ جَلِیْسِیْ
جَنَیْتُ قُلْتُ مِّنْ هٰذَا قَالَا بَوَاللّٰهِ لَوْ قُلْتُ اِنَّ دَعَوْتَ اللّٰهُ اَنْ یُّیْسِّرَ لِّیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فِیْسِّرْ لَیْ فِیْ فَقَالَ مَنَ اَنْتَ
قُلْتُ مِّنْ اَهْلِ اَلْحَوْثِ قَالَ اَوَلَیْسَ حِیْنَذَ کَمَرِیْ اِمَامٌ عِیْدُ صَاحِبِ التَّعْلِیْنِ وَ اَلِیْ سَادَةِ فَالْمُحَرَّمِ وَ فِیْ کَلْبِ
اَلَّذِیْ لَجَادَهُ اللّٰهُ مَوْحِ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہِ یَعْنِیْ عَمَّا اَا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ السَّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ
عَمْرًا یَعْرِیْ حَذِیْفَةَ مَرَاةُ الْبُخَارِیِّ تھے اور روایت کی علقمہ ابی نے کہ آ یا میں شام میں پس نماز پڑھی میں درگت بنی دشمن کی سرین

پھر دعا کی میں نے کہ خداوند ابرہہ کو میرے لیے بخشیں نیکبخت یعنی عالم عامل بادا کرنے والا احسن اللہ کا اور اگلے بندوں کا بھلا یا میں ابرہہ کے پاس
اور بیٹھا میں اگلے پاس پس ناگمان ایک بڑھایا بزرگ خلد مختص آیا یہاں تک کہ بیجا طرف پہلو سے کے فوج و روایت کی گئی ہوا ان اللہ کو بجز الہ اہل
الی الہ اہل تک کہا میں نے یعنی لوگوں سے کہ کوئی جو یہ کہا لوگوں نے یہ الزور دار ہیں کہا میں نے یعنی ابوہریرہ سے کہ بلاشبہ میں نے دعا کی تھی اللہ تعالیٰ سے
یہ کہ میرے لیے میرے لیے بخشیں نیکبخت پس کیا تجھ کو میرے لیے پس کہا ابوہریرہ نے کہ تو کوئی جو یہ کہہاں آیا ہو کہا میں نے کہ ایک شخص ہوں اہل کوفہ سے
کہا ابوہریرہ نے کہا نہیں جو یہ کہہاں پاس بیٹھا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود کہنے والا حضرت کی پاپوشیں اور کیا یہ وجہا گل فتن میں ہوا جو کہ عبد اللہ بن مسعود
کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتے تھے حضرت کے تمام جانتوں میں پس ساتھ رہتے تھے حضرت کے مجلسوں میں اور لے لیتے پاپوشیں آپ کی جب
بیٹھے آپ اور بنائے پاپوشیں جب اٹھتے اور رہتے تھے ساتھ حضرت کے خادموں میں ہیں درست کرتے انہیں شریف آپ کا اور رکھتے تھے کہ جب ارادہ کرتے
سوئے گا اور موجود کرتے آپ کے لیے بانی قحط کا جب اٹھتے آپ وضو کے لیے اور اٹھاتے اپنے ساتھ چھاگل یعنی سفوفیہ بن اور حاصل یہ کہ عبد اللہ بن مسعود
ملازمت آنحضرت کے ان دور میں الایمن میں اسکے کہ ہوا ان کے پاس علم شرعی ان کا مستغنیہ کہ طالب علم کو غیر ان کے سے اور اسمیں شامیہ طرف اس مضمین کی یاد کر
کیا گیا ہی سچ ادب علم سیکھنے والے کہ طالب اول بہت علم سیکھے علماء شہر رہنے کا پھر کوچ کرے اور شہر دن کی طرف سے طلب زیادتی علم والا کیوں سفر کر لیا پڑے
بچ جن ڈالے اور یہی اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیے اگر دوسرے کو اپنے سے افضل جانے تو طالب کو جو اللہ شکاد سے ت اور کیا نہیں جو ہم میں وہ
شخص کہ ان ہی ہی شکوہ خدا تعالیٰ نے شیطاں اور پر زبان پیغمبر اپنے کے مراد رکھتے تھے ابوہریرہ اس ساتھ اس شخص کے عابین ہا میر کو فتنہ لک آنحضرت نے
انکو مدب طیب فرمایا اور اشارت بہشت کی دی اور دعا کی ان کے لیے اوقات کہ غدا کرے تھے اپنے بزرگ اور جلالت تھے اور اسامہ و سہیل ابی ای اس پیر
جیسے کہ امیر خیم خلیل اللہ پر مولیٰ اور فرمایا مار گئے مجھ کو امیر کا گروہ باغیوں کے بلا دیگا تو انکو بہشت کی طرف اور بلاویں گئے مجھ کو آگ کی طرف اور سچ ہم غنی امان
دینے کے شیطان سے ہے کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے ہے اور سبب و وسوسہ شیطان کے جیسے کہ نہیں فتنہ اور احوال مفصل عمار کا صوف نے یوں لکھا
ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ یعنی غلام آزاد تھے بنی مخزوم کے اور طیف تھے اور یہ یوں ہو کہ اسامہ و الد عمار کے مقیم ہوئے کہ میں اور حلیف یعنی ہم قسم ہوئے کہ ابوہریرہ
بن ابیہرہ سے پس نکاح کر دیا ابوہریرہ نے اپنی نوٹری سیمہ نام کا یا سر سے اس سے عمار پیدا ہوئے پھر آزاد کر دیا عمار کو ابوہریرہ نے پس عمار سے بھوک
اس سبب اور عمار قریب ساہام تھے انکو آنحضرت نے سبب کہ غدا کرے کہ میں تو کہ پھر جاوین سلام سے اور جلایا انکو شہر کو لے ساتھ آگ کے
پس آنحضرت عمار پر گزرتے تھے اور پھرتے تھے ہاتھ اپنا اپنے اوپر کرتے تھے یا مار کوئی برد او ملتا عمار کا کہ انت علی ابراہیم یعنی ام آگ ہو جاتا تو ٹھنڈی
اور سلامتی عمار پر جیسے کہ مولیٰ تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار راجہ بن ابیہرہ سے پہلے حاضر ہوئے بدر میں اور پھر سب جہادوں میں اور قتل
کئے گئے عمار جنگ معین میں عمرہ علی بن ابی طالب کے سن بیسی میں اور عمرہ کی تیرا لٹے برس کی ہوئی ت کہ انہیں جو ہم میں سمجھ جانے والا ہو
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہیں جانتا ہی اس بھید کو سوا اسکے مراد اس بھید کے واسے سے خلیفہ بن ایمان ہو قتل کی یہ بخاری نے فتنہ کہ لکھو صاحب
میر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور ان بھیدوں میں یہ تھا کہ آنحضرت نے انکو ایم منافقوں کا اور نسب اور علامتیں انکی تبادلہ میں نہیں کہ یہ
بھید سوا انکے کوئی نہیں جانتا تھا اور یا بھید کہ اسیر الخنین عمرہ نے ایک روز اسے پوچھا کہ آپ کو دیکھتا ہوں یا نہ خلیفہ مجھ میں نشانی اتفاق کی
کہا خلیفہ نے قسم خدا کی کچھ نہیں دیکھتا میں سوا اسکے کہ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارے دسترخوان پر نہایت کھانے موجود ہوتے ہیں اور یہ
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ ان کے تھے انکو جو توڑ توڑ و رو سفید معلوم ہوتے تھے وفات پائی انہوں نے میرے ہتھ پتھیں میں اور وہیں خیر انکی
وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ فَرَاثٌ أَمْ لَا يَأْكُلُ حُلَّةً وَ سَهْفٌ خَفِيفَةٌ أَمْ لَا فَاذْكُرُوا

دواۃ المسلمین اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھائی گئی مجھ کو بشت پس دو کھجوریں کھائی گئی اور
سنی بھی آہستہ پانیوں کی آگے پہنچیں۔ لہذا بلالؓ تھا کہ آگے بشت میں جاتا تو نفل کی یہ سلم نے وقوع ابطلو کی بیوی سے مروا ام سلمہؓ جو ان
انس کی اور ان کے نام میں اختلاف ہے پہلے نفل کیا اسنے مالک بن نضر نے اسے انس پیدا ہوئے اور مالک مالک مشرک پھر مسلمان ہوئی
ام سلمہؓ ابطلو نے پیغام نفل کا کیا اسنے اور وہ جب تک مشرک تھے پس انکا کیا ام سلمہؓ نے اور دعوت کی انکو اسلام کی طرف پس قبول کیا ابطلو نے
اسلام پھر ام سلمہؓ کا نکاح ہوا اسنے اور انکا ام سلمہؓ نے کہیں تیرے اسلام پر اپنے تین خبیثین یا مہر میرا بھی اسلام تیرا ہو اور بلالؓ بھی ابطلو کی
مولیٰ ابوبکرؓ صدیق کی بہن جویم الاسلام اور اول انھما اسلام انھوں ہی نے کیا کہ میں حاضر ہوئے بدر میں اور اسنے بعد کی جمادوں میں اور سنت
کی شام میں اخیر کو اور کوئی وارث نہیں چھوڑا انھوں نے اپنا پورا بیت کی اسے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ و تابعین میں اور وفات ہوئی انکی
دشمن میں سن ہیں میں اور دشمن کے گئے باب اصغیر میں اور عمرؓ انکی تشریف بریں کی ہوئی اور تھے بلالؓ بن لوگوں میں کہ غلب کیا انکو اہل مکہ
نے اسلام لایا اور وہ غلبہ بالکرات تھا انکو امیر بن خلفؓ بھی اور تقدیر الہی سے یہ ہوا کہ زید بدر کے بلالؓ ہی کے ہاتھ سے وہ مارا گیا کہا جابر نے کہ عمرؓ کہتے
تھے ابوبکرؓ صدیق و عثمانؓ سیدنا یعنی ابوبکرؓ و عثمانؓ ہمارے ہیں اور آزاد کیا ہمارا سرور اور کوئی بلالؓ کو اور حدیثے روایت کیا انہی سند ہیں کراول جنسوں اسلام
ظاہر کیا وہ شہداء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عثمانؓ اور ان کی بیویہ و صاحبہ ابطلو در تعداد پس محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ رسول خدا کو تو انکے
چچا ابطلو کے سبب اور ابوبکرؓ کو بچا یا انکی قوم کی سبب سے جب اور پس پڑا انکو مشرکوں اور بنائیں انکو بے کی زرہیں اور تپا انکو دعوت میں پس نہیں سنا انہیں
کوئی کہ انھوں میں ذی عزت کیا انکو اللہ سے بلالؓ کے کہ جبرئیلؑ جالتہ غزول کی آہ میں جبرئیلؑ ہی انکو قوم انکی پس پڑا انھوں انکو اور جو کہ دیا انکو کون کہ پس میرے
تھے انکو لے کے کوچوں میں کر کے اور وہ کہتے تھے اصحاب کذا فی الیاض وعن سعد قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم سترہ نفس
فقال المشرکون لیس فی صلی اللہ علیہ وسلم اطردھن کما لا یجترؤن علینا قال کنا انا وابت مسعود ورجل من ہذیل
وہا لک ورجل من کنا استمیتو ما کون فی نفسہم سؤل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ
ان یقع حد ث نفسه فانزل اللہ ولا تطرد الذین یدعونہم بالغدا کون والغریہ یریدون وجہہ
دواۃ المسلمین اور روایت کی سعد بن وقاصؓ نے کہ عشرہ مبشرہؓ ہیں کہ انکے تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شخص پس مشرکوں نے یعنی قریش کے
یعنے سردار اور ان واسطہ نبی صلم کے دور کر تو نبیؐ تھا اسے نبی مجلس میں ان لوگوں کو نبی حوالی اور فقر کو کہ نہ دلیری کہین ہم پر منع یعنی نہ ہوجات
انکو ہم پر منع نہ ملط اور ہم کلام ہونے کی ساتھ ہمارا اگر چاہتے ہونگے کہ ایمان لاوین ہم تمہارا وراؤن تمہارے پاس ترجمہ کہا سعد نے نبیؐ بیان
جہو آدمیوں کہ کوٹ وہ اور تھا میں وراؤن ہو وراؤن ایک شخص قبیلہ ذیل سے اور بلالؓ اور دشمن اور کہ میں نہیں نام لینا انکاف ع اور کہا ہوا
نے کہ وہ دشمن جناب اور عمار بن اور جو کہا کہ نام نہیں لیتا میں انکا سبب معاملت کے تھا کہ یہ صلوت تھی انہیں کلام کرنے والے کے لیے اور بعضوں
کہا بسبب بیان کہ نام نہ لیا اور اول ظاہر تر یہ ہمارے کہا موف نے جناب بن ارت کی کنیت تھی ابوبکرؓ صدیق اور نبیؐ میں پڑے اسے
تھے یہ جاہلیت میں پس خرید انکو ایک عورت نے خزاعہ میں سے اور آزاد کیا انکو اسلام لایے داخل ہونے نبی صلم کے دارا رقم میں اور یہی وہ
لوگوں میں سے تھے کہ جو عذاب کئے گئے اللہ کی راہ میں اسلام لایا پس صبر کیا انھوں نے اور ان سے کوہ میں اور مرے وہ سن سنیت میں
مشرکوں کی عمر میں اور روایت کی اسے حدیثیں ایک جماعت نے ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضرین جو کہہ جاتا حدانے
کو واقع ہوئی جا یا انھوں نے کہ دور کہ میں انکو سبب استمانہ مشرکوں کی دل کی طبع اسنے کہ ایمان لاوین پس سچو انھوں نے اپنے دل میں فسخ یعنی

گھر ہوا اور سعد بن معاذ بن نعمان الغصاری اشہلی اسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سے ہیں اسلام لائے مدینہ میں حب بن عمیر کے ہاتھ پر اس وقت کہ
 بھیجا تھا انکو آنحضرت نے پہلے ہجرت کرنے انہی کے مدینہ میں ہیں مسلمان ہوئے بسبب اسلام آنکے کے بنی عبدالاشمال اور آنحضرت نے انکو سید الانصار فرمایا تھا
 ہوئے بدر میں اور احد میں اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور روز خندق کے انکے اکھل میں ایک تیر لگا اور نہ تنہا خون انکا حتی کہ لہر ایک
 کے وفات پائی ماہ ذیقعد سن پانچ میں شہنشاہ بریں کی عمر میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور فرمایا آنحضرت نے کہ اترے انکی موت پر ترتر زور غم
 اور فرمایا کہ ہلا عمرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کے **وَعَنْ الْكَلْبَاءِ قَالَ أَهْدَيْتَ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّةَ جِرْمٍ
 جَعَلَ أَصْحَابُهُ يَشْوُونَهَا وَيَتَجَبَّحُونَ مِنْ لَدُنْهَا فَقَالَ اتَّجَبُّونَ مِنْ لَدُنْ هَذِهِ لَمَّا دُرِيَ لَكُمْ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ
 فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلَيْسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت کی برابر بن عازب نے کہا ہر صحابہ سے ہیں کہ کما پیشکش بھی کیا واسطے آنحضرت کے جوڑا رہی
 کچھ کا فح ظاہر ایک باؤ شاہ نے عمر کے باؤ شاہ ہون میں سے بھیجا تھا عمر میں ہوں بار آنحضرت کی کہ ہاتھ پھرتے تھے اس پر اور تعجب کرتے تھے اسکی
 نرمی ہر فح اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہتے تھے اپنے ازار اور تعجب نہ دیکھتے مانند اس کے کہ بھیجا گیا ہے یہ حضرت پر آسمان سے پس فرمایا آنحضرت
 کہ تعجب کیا کرتے ہو تم نرمی اسکی سے النہر روم سعد بن معاذ کے جنت میں بہترین اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فح سنابل
 جمع منیل کی ہوا منیل کہتے ہیں روم کو کہ جس ہاتھ وغیرہ پونچھ لیتے ہیں پس ذکر کرنی منیل میں مباغہ ہے کہ جب سے کچھ سے ہانک افضل کہ چون
 افضل ہوئے تو ہانک افضل کہ ونگا کیا پونچھا ہر **وَعَنْ أُمِّ سَلِيمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ خَادِمَةً لَكَ اللَّهُ لَكَ
 قَالَ اللَّهُ لَمْ أَكُنْ مَالَهُ وَكَذَلِكَ يُؤَارِلُ لَكَ فِيمَا أُعْطِيَتْكَ قَالَ أُنْسِي كَوَالِدُورَانَ مَا لِي لَدُنْكَ ثَرَدَانِ
 فَكَلِمِي وَكَذَلِكَ فَلَيْسَ لِي تَعَاذُونَ عَلَى نَحْوِ الْمَاءِ يَوْمَ تُشْفَقُ عَلَيْهِ** اور روایت کی ام سلمہ نے فح ام سلمہ سے ہیں کہ مان میں
 انس کی کہ انھوں نے انس کے منفر میں آنحضرت کی خدمت بابرکت میں چھوڑا تھا ترجمہ ٹھوٹا کیا یا رسول اللہ خدا دم آپ کا ہر دعا کروا دے
 اس کے لیے یعنی دنیا کی برکتوں کی کہ ثواب آخرت بسبب جعل ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپ کی کے حاصل ہوتا ہے کما آنحضرت نے یا الہی بہت کرا مال انکا
 اولاد اسکی اور برکت دے اس کے لیے سچ اس چیز کے کہ دی ہو تو نے اسکو یعنی نعمتیں اپنی قسم آل وغیرہ سے کما انس نے پس قسم خدا کی بلاشبہ مال میرا بہت
 بہت ہوا ورنہایت برکت کا ہوا تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ میں گنتی میں مانند سو سے آج کے نقل کی
 یہ بخاری اور مسلم نے فح ۷۷ یعنی اس وقت کہ یہ حکایت کرتا ہوں عدد اس مقدار کو پونچا یا پھر بعد ازیں زیادہ بھی ہوں چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ انس
 کما اپنے بہت دنوں بعد نقل کرنے مضمون سابق کے کہ دیے گئے ہیں مجھ کو میری مملکت سوائے اولاد کی اولاد کے ایک سو پچیس سب لڑکے ہیں سو دو
 لڑکیوں کے یکسب قول بعض کے ہوا اور بلاشبہ زمین میری البتہ بچل دیتی ہر سال میں دو بار ذکر کیا یا بن حجر نے اور انکے بیٹے نے کما کہ میں نے دیکھے ہیں انکی
 اولاد صلی سے قریب سو کے اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہیں اگر موعظت کے ذکر حق سے اور باعث گناہ کے ننوں اور انس بن
 بن النضر خزرجی ہیں کہ انس کی ابو حمزہ حاضر ہوئے آنحضرت کی خدمت فیصد حب میں سچ مدینہ کے بار بدر میں کی عمر میں اور نقل کیا انس نے طرف اصرہ کے
 حضرت عمر کی خلافت میں تو کہ علم دین سکھلا دین لوگوں کو اور یہ آخر ان صحابہ کے ہیں کہ مرے بعد دین سن کیا تو میں میں اور عمر انکی بیسہ تین بن کی
 ہوئی اور کما ابن عبدالبر نے اور یہ بہت صحیح ہے کہ کہتے ہیں پیدا ہوئے انکے یہاں پر سو فرزند اور بیویوں کما انسی تھے انہیں انھوں نے اور وہ لڑکے
 اور روایت کیں حدیث میں سے خلق کثیر نے انسی پہنچے کچھ کہ ذکر کیا بن حجر نے ظاہر اسکا مخالف سے پس نقل کی اور ایسی ہی مخالف ہر ظاہر حدیث کی اسے
 کہ وہ ولادت کرتی ہے اس پر کہ جمیع اولاد انکی اور انکی اولاد کی اولاد تمام دین سو سے نہ اولاد انکی واعداء علم اور کما انوسی نے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی

نبوت کی نشانیوں میں سے ہوا اور اس میں دلیل ہو گئی کہ جو فضیلت دیتے ہیں غنی کو فقیر پر اور جوان کو بزرگ پر دیا گیا ہو کہ مختص ہو ساتھ دعا و نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی دعا سے بکثرت ہوتی لگے مال میں اور جبکہ ہوتی بکثرت انہیں تو قنہ اس میں معفو ہو اپنی حاصل ہو البتہ یہ کہ ہر اور نہ تفصیل سے اور اس میں بھی معلوم ہوا کہ مستحب و حبوت کہ دعا کسی چیز کی کہ متعلق ہو دنیا کے تو لائق ہو کہ ملا لیا وے اپنی دعا کے ساتھ طلب بکثرت کہ کہ بائیں ہر میں بکثرت ہوا اور منظور ہوں سیادت سے و عن سعد بن ابی وقاص قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاحد یحیی علی قبرہ من بعد انہ من اهل الجنة لا لعبد اللہ بن سارم متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص کہ کہ انہیں سن میں آنحضرت کو کہ وہ ہوں واسطے اس شخص کہ چلتا ہوزمین پر یہ کہ وہ اہل بہشت سے ہو مگر عبداللہ بن سلام کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اسے روایت کیا ہے اور اہل علم انکے سے اور اہل علم علیہ السلام کی سے ہیں اور یہ کہ چلتا ہوزمین پر یہ صفت اقرار یہ ہے کہ لکل جاوین اس عشرہ مبشرہ میں سے ہے کہ تھے پہلے انکے پس گویا کہ کہ انہیں سن میں واسطے اس شخص کہ وہ زندہ ہو اب روی زمین پر اور کہ انہوں نے کہ انہیں یہ یہ مخالف آنحضرت کے اس قول ابو بکر فی الجنتہ و عمر فی الحبۃ الخ کہ دس چارویں کی ہستی ہوئی اور اور حبوت کہ جنتی ہوئی بشارت دی ہو اس لیے کہ سعد بن ابی وقاص کی کی اور نفی کیا اس کی زمین دلالت کرتی ہو اور نفی بشارت کے غیر کے لیے اور حبوت کہ جمع ہوتی ہیں نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہو نفی پر انتہی باقی کے سننے کے واسطے مکروہ جانے پر ترکیب نفس اپنے کی یا یہ کلام سعد کا پہلے بشارت دی اور ان کے سے ہو یا بعد موت مبشرین کے اور ظاہر ہے کہ اس لیے کہ عبداللہ بن سلام نے جسے بعد انکے اور زمین باقی رہا عشرہ میں سے بعد انکے سوائے سعد و سعید کے اور مؤید ہر اسکی حدیث دارقطنی کی ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحیی علی قبرہ من بعد انہ من اهل الجنة یا یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے انکی بشارت دے نہی پہونچی ہو کسی اور سے اور سننے بذات خود جیسا کہ ابتداء حدیث سے معلوم ہوا یا کہ نفسی سے اپنے تئیں زمین ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کے زندہ موجود ہونے میں پس اسکا دفع ہو ہو سکتا ہے کہ مراد انکے قول عیسیٰ سے یہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبداللہ بن سلام کے لیے اس وقت کہ چلتے ہوں زمین پر بخلاف بشارت عمر انکے کے اور اس میں چلتا رہا ہر اشکال و احوال و عن فکیس بن عباد قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ فدخل رجل علی وجهہ اکر الخشوع فقالوا ہذا رجل من اهل الجنة فصلی رکعتین یحجور فیہم اثم خرج و تبعہ فقلت انک جئت دخلت المسجد قالوا ہذا رجل من اهل الجنة قال واللہ ما یبغی لاحد ان یقول ما لم یعلم فساخدا ثم قال لما رأیت رجلا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقصصتها علیہ و لایت کائی فی روضۃ ذکر من سعتھا و خضر ہا و سطرھا عمو و من حدیثہ اسفلہ فی الارض و اعلاہ فی السماء فی اعداء عروہ و عقیل فی اذقہ فقلت کما اشیط فأتائی منصف کرم فیابی من خائفی کرمیت حتی کنت فی اعداء فآخذت یا لعن و فقلت انتم کما فاسیظکوا ثم لکنی بدنی فقصصتها علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تلك الروضۃ الاسلام و ذلک النعمود عمن الاسلام و ذلک العروۃ العروۃ النوفی فانت علی الاسلام حتی فک ذلک الرجل عبد اللہ بن سارم متفق علیہ اور روایت کی قیس بن عباد تابعی ثقہ نے کہ تمامین بیٹھا ہوا مسجد مدینہ میں پس آیا ایک شخص کہ انکے چہرہ پر نشان خشوع کا تھا یعنی سکون اور عقا اور حضور پس کہا اپنے حاضرین نے پیش اہل بہشت سے ہر پس پڑھیں اسنے دو کہتین اپنے تہۃ المسیر یا اور نماز اختصار کیا انہیں اپنے بلکے چا فرات پھر باہر نکلا وہ اوپر چھپے چھپے چلا میں پس کہا میں نے اپنے اس سے کہ متفق تم حبوت کہ اسے مسجد میں تو لیجوں نے کہ کہ اس شخص اہل بہشت سے ہے کہ اس شخص نے قسم خدا کی نہیں ملائی واسطے کسی کے کہ اسے اس خبر کو کہ سنا ہوا ہوں بیان کروں گا میں تجھے کہ کہ نہ کر یہ انکار ہے

یہ سنی قریش کے آنحضرت کو امن دیا تھا لے آیا تھا اچولنے گھر میں پس یہ مکافات اسکی تھی آنحضرت کی طرف سے البوسنیان کے لیے اور
 البوسنیان بیٹا مخر کا بیٹا حرب کا قرشی والد معاویہ کا پیدا ہوا اس برس پہلے سال قبل کے اور تھا انصار قریش سے ایام جاہلیت میں اسلام لائے مذ
 فتح کے اور تھا مولفہ القلوب اور حاضر ہوا جنگ حنین میں اور دیکھ اسکو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا وٹ اور چالیں و قبیح جملہ مولفہ القلوب کے اور
 چوٹی انگلی روز طائف کے پس ہمیشہ کانے رہے روزیر موک تک پھر لگا انکی دوسری انگلی میں تجھ پس و بھی بھوٹ گئی مرے وہ سنہ چونتیس میں
 بیچ مدینہ کے اور دفن کیے گئے بقیع میں ترجمہ جو کوئی کہ مشرکون میں سے ڈالے حصار پس و بھی امان میں ہو پس کہا انصار نے اپنے اپنے انصار نے پھر
 اپنے آنحضرت کیڑا ہو اسکو ہوانی نے اپنی قوم پر اور میل اور غبت نے اپنے بستی والوں نے اپنے اہل مکہ میں حکم جہلت بشیر کے ف ح جہل انصار نے دیکھی غیبت
 و رعایت آنحضرت کی بسبب البوسنیان کے کہ نہایت عداوت رکھتا تھا پہلے حضرت سے اور اب اسکے حق میں ایسا کچھ فرمایا متحیر ہوئے اور توجیبا اور از رو
 غیرت اسکی کے کلام مذکور کیا اور اتوری وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچھ کہتے ہیں فرمایا آنحضرت انصار سے کہ کہہ منے
 ایسے یہ شخص ایسا کہہ رہا ہے اپنی قوم پر اور غبت اپنے محبت اپنی بستی والوں میں ایسا نہ کہو اور ایسا نہیں ہو ف اپنے نہیں ہو اور ایسا کہ جیسا
 تمہارے وہم میں آیا کہ میں اقامت کروں گا مکہ میں ایسے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کے خالص مدینہ ہی کے لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اسکو ساتھ قول اپنے کے
 ت بلاشبہ میں نبی اللہ کا ہوں اور رسول انکاف م یعنی ہونا میرا صفت مقتضی ہے اسکو کہ نہ عود کروں میں طرف اُس شہر کے کہ چھوڑا میں اسکو
 اللہ کے لیے اور نہ رغبت کروں میں اُس شہر میں کہ ہجرت کی میں اُس طرف اللہ کی ہجرت کی میں اللہ کے لیے طرف تو اب اسکے کے یا ماموں کے
 اور طرف تمہارے ف یعنی طرف دیا تمہارے واسطے میل خاطر ہوئے تمہاری کے طرف میرے اور طرف او مہاجرین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ والذین ہوا
 الدار والايمان من اہم جمہوں من اہل ایم اور خلاصہ لکھا یہ ہو کہ قصد ہجرت کرنے میں تھا طرف مدینہ کے اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کے ہر سے طرف دیا تمہارے
 ت زندگانی میں بھی یا جگہ زندگانی میرے کے زندگانی تمہاری یا جگہ زندگانی تمہاری کی ہو ف ح یعنی مدینہ میں ہونگا میں ہتے نہ حیات میں و زنا
 میں میں ساتھ تمہارے ہوں اور تم ساتھ میرے خاطر اچھی جمع رکھوت عرض کیا انصار نے قسم ہے خدا کی نہیں کہ میں نے اپنے جو کچھ کہہ لیا مگر بسبب نبل کر کے
 ساتھ خدا کے لیے ساتھ نعمت اور فضل اسکے کے ہم پر اور رسول اسکے کے ف ح یعنی غرور ہمسائی اور محبت انکے کے اور غیرت کرنے اور روانہ رکھنے
 میل و محبت تمہاری کے ساتھ اور دیکھ کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسائی اور محبت انکی سے محروم ہووین ہم اور غیرت لازم ہے محبت کو اور محبت گز
 نہیں جانتا کہ ایک دم مقرر محبوب کی بیرون پر پڑے بدیت غیرت ہوا تو چاہا اللہ کہ گرسٹ و بد نہ گزارد کہ درائی بخیا او گران ہما صلی پر کہ مراد انکی یہ تھی کہ
 تم جیسی نعمت اللہ نے ہم میں دی اور آدمی جمول ہوا قارب اور وطن کی محبت پر پس طریم اس سے کہ میل کرو تم سے طرف انکے پس تحریک کی یعنی آپ سے ساتھ
 اس کلام کے اور آنا یا بنے آپ کو کو کہ کل جاوے ہم پر قصد پس نہیں وارد ہوتا ہوا و اقرض ان پر کہ کیونکر کہا انھوں نے یہ قول باوجود زمانہ اللہ تعالیٰ کے
 لا تجعلوا دعا الرسول منکم کہ دعا انھیں کہ دعا اپنے مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنے اپنے تمہارے کے بقول ت فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تمہیں اللہ
 رسول انکا تقدیر کرتے ہیں تمہاری اور رست کو جانتے ہیں تم کو اور قبول کرتے ہیں تمہارے نقل کی یہ مسلمہ و حقائق النفس اللہ التی
 حکم اللہ علیہ وسلم دای صلیا نا و لساہ مقبیلین میں عرض ہے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم انکم من حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انکم من حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و روايت ہے انس سے یہ کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا انکو اور عورتوں کو اپنے انصار کے
 پھر نے ہرے طعام شادی با دعوت و غیرہ کیسی پس کھڑے ہوئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انکی راہ پر یا انکے ملنے کے لیے پھر خطاب کیا انکی طرف
 قول اپنے کے خلو ذاتم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میرے خداوند اتم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میرے ف مکرر کہا اسکو

تاکید کے لئے بعض شخصوں میں لے لے کر بجائے الی کے اور صحیح بخاری میں کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ سید پر روایت کی ترجمہ اور کہتے ہیں کہ انھوں نے
قول پہ کے اتم جماعت انصار کو نقل کی بخاری اور سلم نے فتح اور معنی اللہ کے یا تو قسم کے ہیں یا یہ معنی ہیں اس کے خداوند کو جانتا ہے میرے صدق کو
اُس چیز میں کہ مکتا ہوں میں کہ جب کیا انھوں نے اُس جماعت کو اور خوش ہوئے ان کے دیکھنے سے اور جو شربت محبت ہو انھوں نے انھیں ان کی اور گواہ کیا کچھ
کو اس پر بسبب کمال عنایت اور کرم کے غنہ قال مر ابوبکر و انبئنا من مجلس من مجلس انصار و ہم یقولون ففما کما
ما یبکیکم قال اذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم منا قد فعل لحدھا علی لیلۃ صلی اللہ علیہ وسلم فاذکر انہما
خزیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد عصب علی راسہ حاشیۃ برید فصعد المنبر و لم یصعد بعد ذلک الیوم محمد اللہ
و انہ علیہم السلام قال اوصیکم بالاحسان فانہم کہتے و عینہ و قد قصوا الذی علیہم و یعلم الذی لہم فاقبلوا من محبتہم و تحاوروا عن
مستحبہم فاما البخاری اور یہ بھی روایت ہے انصاری کہ کما کرے ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسوں میں سے اس حال میں کہ ان میں سے
رو رہے تھے یعنی انھوں نے ایک روز میں میں ابوبکر و عباس کے کس چیز نے رو لایا تمکو اپنے کیوں رو ہو کما انصار نے اس سبب سے روئے ہیں ہم کہ
یاد کی تھے مجلس انصاری کی بنسبت اپنے پس اکیا تین سے اپنے عباس یا ابوبکر انصاری کے پاس و خبر دی انصاری کو انصار کے روئی سبب
یا د آئے مجلس شریف کے پس ابوبکر بنی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ تحقیق باز طاقتا اپنے سر مبارک پر کنا رہ چا د کا اپنے سبب مصائب اپنے پی
کے واسطے دفع درد کے بسبب سے پس خبر سے انصاری منبر پر اپنے خطبہ پڑھنے کے لیے اور نہ چڑھے منبر پر اور نہ پڑھا خطبہ بعد اس کے کہ اپنے لہجہ خطبہ
پس مہملہ اس کی اپنے شکر کیا اس کی نعمتوں کا اور تکیا کی سبب اپنے کامل پھر فرمایا انصاری نے وصیت کرتا ہوں میں تمکو ای لو گویا ماجرون الیہ و حاجت
احسان کر نیکی انصار پر اس لیے کہ وہ شکنبہ اور جامدانی میری میں و ح کرش ساتھ زبرکاف اور زیر کے اوپر وزن کتک اور ایک شخص میں ساتھ ہم کہ
شکنبہ گائین ہل وغیرہ کا نندہ کہ آدمی کے لیے اپنے اوجہ اور عیبہ ساتھ زبر میں مملہ اور زرمی و زبر کے جامہ دان کہ اسکو اپنے کہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ
انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور اعتماد میرے کے میں تمام امور میں ان چیزوں کے ساتھ مشابہت اس لیے دی کہ گائین ہل وغیرہ جمع کر تہم میں چارہ
انہا اوجہ میں اور لوگ رکھتے ہیں کپڑے اپنے جامہ دانی میں اور کتا یہ کرتے ہیں قلب و سنیہ سے ساتھ عیبہ کے اور کرش جنی عیال مرد اور اولاد چھوٹی اور
جماعت کے بھی آیا ہے اور محل کرنا اس معنی پر بھی درست ہے یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری میں اور زبر لہ عیال و اولاد چھوٹی میری میں کہ شہادت
اور مہربانی اور مخواری کے انہوں میں تہ و تحقیق ادا کیا انھوں نے اس حق کو کہ انہوں نے ح کرش مدد کرنی اور خیر خواہی و وفاء حاصل یہ کہ پورا
کیا انھوں نے اس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ النعبہ میں ساتھ اور ناس آیت کہ ان اللہ اشتد لی من لئو مینہم بانفسہم و لئو مینہم بانفسہم و لئو مینہم بانفسہم و لئو مینہم بانفسہم
خرید لیا مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جو اسلک ان کے لیے جنت ہو کہ سیت کی انھوں نے کہ ہم مدد کرنے کی صلح کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے
وعدہ جنت ملے گا ہوا تھا پس فرماتے ہیں پورا کیا انھوں نے وعدہ اپنا کہ مدد کا حق کی ت اور باقی رہا جو کچھ کہ ان کے لیے ہر خدا کے نزدیک اپنے حق
اور داخل کرنا بہشت میں پس قبول کرو ان کے نیک کاروں سے اپنے عند اگر پیش کریں وہ اس بات میں کہ صادر ہوئی اللہ اور درگزر کرو ان کے
بدکاروں کے کارب سے کہ صادر ہوئے اپنے اگر عاجز ہوں عند سے نقل کی یہ بخاری نے و عن ابن عباس قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی موضع الذی مات فیہ حق جلیس علی المنبر فواللہ و انہی علیہم قال ما بعد فان الناس یقولون فلیقل الی انصار و حق یقولون و انہ
و انہ فی الطعنا من ولی منکون فیما یفر فیہ قوم ما ینفع فیہ لایزین فلیقل من محبتہم و لایجاء و من سنیہم مرداء البخاری
اور روایت ہے ابن عباس کہ کما تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مجروح سے اپنی اُس بیماری میں کہ وفات پائی ان میں ان کے بیٹے منبر پر چلے گئے

اَمَّا لَعْنَةُ وَاهِلِيْمٍ فَكَانَتْ اِذَا فَاتَتْ ذٰلِكَ مَوْتَ النَّسَبِ فَمِنْ حُلَّتْ لَعْنَةُ زَيْنَبٍ بِمَا قَرَّبَتْ بِمَا قَرَّبَتْ كَمَا كَرِهَتْ لَعْنَةُ اَبِي
 دُوْنُوْدٍ وَهِيَ الْكَلْبُ بَعْلُهَا سَلَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَدْ صَدَّقَ كَقَوْلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْكَلْبِ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بِذٰلِكَ مَا يَدْرِيكَ لَعْنَةُ اللَّهِ اَطْلَعُ عَلَى الْكَلْبِ بِدِرْقَالٍ اَتَمَلُّوْا مَا اَسْنَدْتُمْ فَقَدْ جَعَلْتُمْ لَكُمْ الْجَنَّةَ وَفِي
 حَرْبٍ اَيْتُمْ قَدْ خَرَجْتُ لَكُمْ فَاَنْتُمْ لَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَلَا تَعْلَمُوْنَ اَعْدُوْهُ وَوَعْدُوْهُ كَمَا اَكْرَمَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت کی یہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا
 صحیحاً محبوس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت میں ہر و ابابا المرثد بدلے والمقداد کے لینے بھیجا ابو مرثد کا مذکور
 بدلہ ہو مقداد کے وقت ۴ مقداد بیٹے عمر و کندی کے ہیں اور جھٹھے ہیں اسلام میں اور مرے جرف میں کہ تین کو اس ہو مدینہ سے اور الگو لوگوں
 لاکر بقیع میں دفن کیا سنہ ۳۱ میں اور وہ ستر برس کے تھے اور ابو مرثد بیٹے حصین غنوی کے حاضر ہوئے بدر میں وہ بھی اور الکا بٹیا بھی لینے مرثد
 اور ابو مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سے ہیں کما محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام جہادوں میں ساتھ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مرے مدینہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خلافت میں چھاسٹھ برس کی عمر میں ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 روانہ ہونے میں ان تک کہ پہونچو تم روضہ خلیج پر فتح کے نام ایک جگہ کا ہو درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب مدینہ کے اور اصل میں روضہ باغ اور
 سنہ ۷۰ کو کہتے ہیں اور خلیج ساتھ خائین مجتہدین کے شفا کو کو بیان و خیر شفا کو کے بہت تھے اسلی کہ روضہ خلیج میں ایک عورت ہو سوار اٹو
 پر کجا وے میں بیٹھی ہوئی اسکے پاس ایک خط ہو پس لی لینا وہ خط اس سے فتح نام اس عورت کا سارہ تھا اور بعضوں نے کہا ام سارہ لونڈی
 قریش کی تھی او خط اسکے پاس تھا اہل مدینہ کا مکہ والوں کو لکھا تھا اس پس روانہ ہوئے ہم درعا لیکہ جلدی کرتے تھے ساتھ ہمارے سینے
 دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے لینے گھوڑے دوڑا کر چاہی ان تک کہ پہونچے ہم روضہ خلیج تک پس ناگمان پہونچے ہم اس عورت پر پس کہا اپنے
 نکال تو اس عورت خط کو کما اس عورت نے کہ نہیں ہو میرے پاس کوئی خط کہ نکالوں میں پس کہا اپنے کہ البتہ نکالے گی تو خط کو یا او تارین گ
 ہم کپڑے لینے خط نکالے تھی ہو تو نکال والا نکال کر دینے تک جو تو کہ حقیقت حال کھل جاوے پس نکالا اس عورت وہ خط اپنی چوٹی میں سے فتح
 اور روایت میں آیا ہو کہ اپنے وہ خط اپنی کر میں سے نکالا پس تطبیق اس روایت میں اور اس روایت میں یہ ہو کہ چوٹی اسکی دراز ہوگی کہ
 اسکی کمر تا پہونچتی ہوگی پس باندھ لے تھے وہ نامہ چوٹی میں اور اوڑس لیا اسکو اپنی کمر میں ت پس لائے ہم اس خط کو بغیر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس پس ناگمان اُس میں تھی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے ہر طرف لوگوں مشرکین اہل مکہ کے حال لیکہ
 خبر دینا ہر حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتھ لینے کاموں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا تھا طرف اہل مکہ کے فتح کے لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارادہ کا اخفا کیا تھا اور حملہ لے ناس من المشرکین
 کلام راوی کے سے ہو والا حاطب نے یہ خط اہل مکہ کو لکھی خوش آمد و استمالہ قلوب کے لیے لکھا تھا پس اس عبارت سے کیونکر گھٹے
 کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قعد کا یہ ہو کہ آنحضرت لقمہ فتح مکہ کے مدینہ سے نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے تھے
 او کہ سیکو اس حال کی حقیقت سے اطلاع نہ کی تھی اور یہ اس مکہ و خداع کی قسم سے ہو کہ لڑائی فیما بین میں مباح ہو جیسے کہ کہا حضرت
 نظامی رح نے سے سکندر کہ باشرقیان حرب دشت + درخیمہ گویند درغوب دشت + اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ مجاہدی تھے انھوں نے
 اہل مکہ کو یہ خبر لکھی اور حقیقت حال سے اکا ہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے اوپر آئے میں ہشیار رہنا پس اوپر
 جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط نکال کر ملاحظہ کیا

ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے حاطب کیا ہو یہ لکھنا تیرا اور ضرور دینی بیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجے مجھ پر یعنی حج حکم کرنے کے ساتھ کفر کے اور سر دینے کے اس عمل پر بلاشبہ میں ہوں ایک شخص چٹا یا گیا قریش میں یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہوں اٹھتے اور نہیں ہوں میں خاص انہیں سے اور میں وہ لوگ کہ آپ کے ساتھ ہیں مہاجرین ہیں ان کے لیے قرابت ہر اہل مکہ کے ساتھ نگہبانی کرتے ہیں وہ مشرک بہ سبب اس قرابت کے مال مہاجرین کے اور اہل وعیال ان کے مکہ میں پس چاہیے کہ جب فوت ہوئی محبکہ قرابت نسب سے قریش میں یہ کہ کرون میں ان کے حق میں ایسا کام کہ نگہبانی کریں وہ بہ سبب اس کے میری قرابت کے کہ مکہ میں ہر فروع کا طبیعت ہے کہ محیون صفہ ہر یاد کی اور مرادید سے بد الخاتم ہر یا قدرت یعنی لون میں نے نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کریں بہ سبب اس کے میری قرابت یا میری قرابتیوں کی یعنی یہ امر کیا میں نے واسطے غرض و صلت اس نے لوگوں کے کہ مکہ میں ہیں تو مشرک سبب اس خوش آمد کے میرے لوگوں سے غرورارہین ت اور نہیں کیا میں نے یا مر سبب اس کے کہ میں کافر و منافق ہوں کہ ایمان نہیں لایا میں اور نہ اس لیے کیا ہر کہ میں مرتد ہو گیا یعنی بعد ایمان لانے کے کافر و منافق ہو گیا اور اپنے دین سے نکل گیا اور نہ کیا ہو یہ سبب رافضی ہونیکے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے کہ چاہتا ہوں میں نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نے بلاشبہ حج کیا جسے یعنی حقیقت حال یہی ہے جو اٹھنے کوئی پس کہا عمر نے کہ چھوڑو مجھ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ماروں میں گردن اس منافق کی فروع اور یہ کہا عمر نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ خطاب کیا ان کے تصدیق عند میں اس لیے کہ عمر بن خطاب بہت قوی تھے اور اس وقت میں بھٹے لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب تھے طرف نفاق کے پس انھوں نے گمان کیا کہ جسے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا انھوں نے اسپر پس اسی لیے پروا لگی چاہی ان کے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا ان پر منافق ہونے کا اس لیے کہ شاید انھوں نے دلمین اور رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کر کر انتہی حضرت شیخ نے کہا کہ شاید یہ بیان کرنے اس قصہ کے تقدیم و تاخیر والا کما عمر کا اسباب کو بعد تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاطب کے بعد ہر ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہر بدر میں فتح کو یا کہ عمر نے کہا کہ ہوا اگرچہ بدر میں حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ت اور کیا چیز معلوم کروادی مجھ کو حقیقت حال کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ متوجہ ہو اہو اوپر اہل بد کے اور نظر رحمت و مغفرت کی کی ہو طرف ان کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو کچھ چاہو کہ واجب ہوئے تمہارے کیے شہادت فروع کرو جو کچھ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تھوڑے ہوں یا بہت واجب ہوئے یعنی ثابت ہوئے یا واجب ہوئے جب وعدہ کے کا طبیعت نے کہ معنی قریبی اور امید رکھنے کے راجع ہیں طرف عمر کے والا یہ امر محقق تھا آنحضرت کے نزدیک اور اقرب یہ ہر کہ لعل اس لیے فرمایا کہ تو اہل بدر اس پر اعتما و تکیہ نکرین اور عمل سے باز نہ رہیں سبب فرمانے اعمال و مشق کے اس لیے کہ مراد اس سے ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہر نہ رخصت دینی ان کے لیے ہر فعل میں اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ چاہیں سو کریں ت اور ایک روایت میں ہے یعنی سببای قصہ وجہت کم الجنت کی فقہ غفرت کم فروع یعنی حق تعالیٰ نے نظر رحمت و مغفرت کی کی ان پر اور نیز امید زیادہ ہے بہ نسبت جلال سابق کے چنانچہ ظاہر یہ بات اور کہا نووی نے کہ یہ حکم آخرت کا ہے اور ایہ دنیا میں حدیث متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد افترا کی قاعہ ہی کی حالانکہ وہ بدی تھا اور اس حدیث میں عجزہ

کہنا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ میں التبتہ امید رکھتا ہوں کہ نہیں بیٹھے گا اگرچہ میں اگرچہ باہر خدا کے قتلے نے
 کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہو بدر میں اور حدیبیہ میں حصہ کتنی میں کہ کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہیں ہے کہ تحقیق کہا ہے
 خدا کے قتلے نے اور نہیں کوئی تم میں سے مگر کہ وار د ہوگا دوزخ پر وقت ع ح یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گزرنے کے پہلے ادا ہے
 کما لوسی کے کہ صحیح یہ ہے کہ مراد وار د ہونے سے گزرنے پر پہلے صراط پر پس جب گزرتیگا اس پر سے تہ دوزخی دوزخ میں گر پڑنیگا اور جنتی
 نہات ہونیکے اور حصہ نے گمان کیا کہ معنی وار د ہا کے داخل ہا میں یعنی داخل ہوگا اس میں اور جب داخل ہونا دوزخ میں عام
 ہوا سب آدمیوں کے لیے تو انہی اس کی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے ترجمہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر
 نہیں سنا تو نے خدا کے قتلے کو کہ فرماتا ہے یعنی بعد اس کے پھر نہات دینگے ہم یعنی داخل ہونے سے ان لوگوں کو کہ نفوی کیا ہے وقت حضرت
 حصہ نے مشکل جانے معنی حدیث کے اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اُن کے کہ غیر موافق تھا آیت کے پس سوال کیا نفع حاصل کر نیگا
 لیے نہ بطریق اعراض کے جیسے کہ طریق ارباب مناظرہ کا ہے بلکہ بطریق اس کے کہ واجب ہے ہر اس شخص پر کہ نہ سمجھے معنی آیت کے یا بالیقین دیتا
 آیت وحدیث کے وغیر ذلک یکہ سوال کو کسی عالم سے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فسلوا اہل الذکر ان کتم لالتعلمون یعنی پس پوچھ لو
 تم اہل ذکر سے یعنی علماء اگر نہیں ہو تم جانتے ترجمہ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ نہیں بیٹھے گا دوزخ میں اگرچہ باہر خدا کے
 قتلے نے اصحاب شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہیں کہ بیعت کی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے درخت کے نقل کی
 یہ مسلم نے فتح لفظ الذین سے تفسیر ہے اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ میں تھے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا كَوْمَ الْمُحَدِّثِينَ لَمَّا دَاوَأَ الْوُكُوفَ
 لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا الْيَوْمَ حَكِيمٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَنْجَارِ مَنَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأُورِثَ رِوَايَتِ جَابِرٍ عَنْهُ كَمَا تَحْتِمْ هَمَزُورِ حَدِيثِهِ
 ایک ہزار اور چار سو فتح اور اختلاف ان کے عدد کا اور وجہ توفیق اُن کی اوپر گزر چکی ہے ترجمہ فرمایا واسطے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ تم آج کے دن بہترین اہل زمین کے ہونقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فتح اور اسی کے بموجب کہا یعنی علمائے چنانچہ
 انہیں سے سیوطی بھی ہیں یہ کہ افضل صحابہ کے خلفاء اربعہ ہیں بھر باقی عشرہ کے پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل حدیبیہ وَعَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَعَةُ الثَّانِيَةِ رُبَيْعَةُ الْمَرَارِ فَإِنَّهُ يُحِطُّ عَنْهُ مَا حُطِّ عَنْ يَمِينِ إِسْرَائِيلَ فَكَانَ سَائِلًا
 مَرَّصِعًا هَاجِلًا خَبْلَ بَنِي الْحَزَرِ جَزَجٌ ثُمَّ تَأْتُمُ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُوكٌ إِلَّا صَاحِبَ الْحِجْلِ الْأَخْضَرِ
 فَأَتَيْنَاهُ فَعَلْنَا مَا تَعَالَى يَسْتَغْفِرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ أَجِدْتُكَ لَأَتِيَنَّكَ أَخْبَارُ مَنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ
 صَلَاحُكُمْ دَوَاهُ صَلَاحُكُمْ اور روایت ہے اسی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ اوپر چڑھے یا کون شخص ہے کہ چڑھے پہاڑی
 ہے کہ نام اس کا ثنیۃ المرار ہے وقت ع ح ثنیۃ ساتھ دہشت مثلثہ کے اور زمرہ لون کے اور زید می کے راہ بلند پہاڑ میں اور مرا ساتھ پیش
 مسیح کے اور یہ مشہور ہے کہانی النہایہ اور بعضوں نے میم کے زبر سے اور بعضوں نے میم کے زیر سے کہا وہ ایک موضع ہے درمیان مکہ اور مدینہ
 اگر حدیبیہ کی راہ سے آوے پس آنحضرت نے جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ میں تو ثنیۃ المرار کے پاس پہنچنے رات کو پس لوگوں کو غربت
 دلائی اس پر چڑھنے کی اس لیے کہ وہ اوکھی گھائی مٹی یا ظاہر رغبت اس لیے دلائی کہ تو مطلع ہوا ہل مکہ کے حال ہے کہ کہیں گھات
 لگائے نہ بیٹھے ہوں اور بداندیشی نہ کی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑھے ترجمہ پس تحقیق شان یہ ہے کہ جھاڑے جاوینگے اس سے
 کناہ جیسے جھاڑے گئے بنی اسرائیل سے فتح ح اس میں اشارہ ہے طرف قول حق سبحانہ کے وقولوا حطوا نفعکم ظالم اور قصہ

اور پاک کیے گئے کو ساتھ تہذیب صفات اور اخلاق کے انتہی اور ملا علی نے کہا کہ اس میں مبالغہ ہو مانند ظل ظلیل کے وَعَنْ غَائِشَتِهِ قَالَتْ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلِقَ عَمَّا ذَكَرْتُ بَيْنَ الْأَخْيَارِ أَشَدُّ هَازًا وَأَكْثَرُ مِلَّةً وَأَكْثَرُ مِلَّةً وَأَكْثَرُ مِلَّةً وَأَكْثَرُ مِلَّةً
 کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کاموں کے مگر کہ اختیار کیا اٹھنے سخت ترین اُن دفعوں کا
 نقل کی یہ ترمذی نے وف ع ح یعنی جو کام نفس پرست و دشوار اور افضل ہوتا اُن دونوں میں سے اسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ
 سالکان راہ قرب و ولایت کا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بہت آسان چیز اختیار کرتے تھے واسطے آسانی و سہل کر نیکی امت پر
 کرتے تھے اور روایت میں آیا ہے کہ نہیں اختیار دیے گئے عمار درمیان دو کاموں کے مگر کہ اختیار کیا آسان تر اُن دونوں کا پس
 منافات ہوئی اس روایت میں اور اس میں اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بنظر نفس اپنے کے ہو کہ اپنے نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تھی بہت
 دوسری چیز کے وہ اختیار کرتے تھے اور وہ بنظر غیر اپنے کے ہو کہ غیر کے نزدیک وہ آسان ہوتی تھی اگرچہ اُنکے نزدیک دشوار ہوتی وَعَنْ
 أَنَسٍ قَالَ لَمَّا جُلِّدَ جَدُّكَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ قَالَ لِمَنَّا فَيَقُولُ مَا أَخْفَ جَدُّكَ تَكُونُ دَلِيلًا عَلَيْكَ فِي بَيْتِي فَرِيقَةٌ جَبَلُكَ
 ذِيكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ دَوَاهُ الْوَيْلِيِّ وَأُورُوا رُوَايَتِ هِ السَّحَابِ كَمَا جَبَلُكَ اسْطَايَا جَبَلُكَ سَعْدُ
 بن معاذ کا یعنی اسٹھایا اسکو لوگوں نے اور پایا اسکو ہلکا کہا منافقوں نے عجیب کیا جانا ہر جنازہ اسکا اور کہا انھوں نے کہ یہ سبکی اٹکے
 جنازہ کی بسبب حکم کرنے اُسکے کے عربی قرظیہ میں وف ح کہ ایک قبیلہ یہودیہ سے قصہ اسکا یہ ہے کہ یہ قبیلہ حج عدا اور امان سعد بن معاذ
 تھا پس بسبب عدا اُنکے کے قلعہ سے اترے اور فرار دیا کہ جو کچھ سعد حکم کریں مکمل منظور ہو پس آنحضرت نے سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہو تو
 اُنکے حق میں سعد نے کہا کہ اُنکے مردوں کو قتل کرنا چاہیے اور عورتوں اور لڑکوں کو بندی میں پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر
 عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نے حکم کیا بموجب حکم خداوند تعالیٰ کے کہ جو کچھ ساتون آسمانوں کے اوپر سے کہا پس منافقوں نے
 بعد اُنکے انتقال کے راہ کلام کر نیکی بائی اور زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اُنکے جنازہ کی بسبب اس حکم کے ہو کہ ناحق کیا تھا عدا
 نسبت جو کہ کی اُنکی طرف حالانکہ یہ بات یہودہ تھی کہ جو انھوں نے کہی سبکی جنازہ کی ساتھ اس معنی کے کیا منافات کہتی ہو
 ترجمہ پس پہونچی یہ بات منافقوں کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے کہ فرشتے اٹھائے لیے جاتے تھے اسکو نقل کی
 یہ ترمذی نے وف ع یعنی اس سبب سے جنازہ اسکا ہلکا معلوم ہوتا تھا لوگوں کو اور یہ بھی ہے کہ کھجاری ہونا میت کا مشعر و اعلیق
 ہونے اُسکے کطرف دینا کے اور سبکی اُسکی مشعر ہر طرف شوق اُنکے کے واسطے مولیٰ کے اور جلد اوڑنے روح اُسکی کے طرف مقصد اعلیٰ
 کے عرض کہ منافقوں کو اس کہنے میں حقارت سبکی سعد کی ملحوظ تھی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کہ لازم
 آوے اس سبکی سے تعظیم شان اُنکے کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلَّهِ الْمَنَافِقُ وَلِلَّهِ الْمُنَافِقَاتُ وَلِلَّهِ الْمُنَافِقَاتُ وَلِلَّهِ الْمُنَافِقَاتُ
 اللہ ہی کے لیے عزت ہو اور اس کے رسول کے لیے اور مومنوں کے لیے ولکن منافق نہیں جانتے وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَكْثَرَ الْخَفَرَاءَ كَأَقْلَرِ الْخَفَرَاءِ أَصْلَهُ مَنِ كُنْتُ رَدَّاهُ الْوَيْلِيُّ وَأُورُوا رُوَايَتِ هِ
 عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنائیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں سایہ کیا آسمان سب نے اپنے کسی پر اور
 نہیں اوٹھایا زمین گرد و لدنے کے سیکو کہ بہت سچا ہوا بی ذر سے نقل کی یہ ترمذی نے وف ع ح کہ بزرگان صحابہ اور فقراء
 اور مجردوں اُنکے سے میں چنانچہ احوال اُنکے اپنے محل پر مذکور ہو اور مراد اس صبر سے تاکید و مبالغہ ہو ابوذر کے سچ بولنے میں

کہ بلاوس کوئی انکو طرف ایمان کے پہنچانے یہ طرف مدینہ کے فی الفور ڈھونڈتے ہوئے پھر ایمان لائے پس امیر کیا انکو بنی صلہ علیہ وسلم نے
 ایک جماعت پر کہ انہیں صدیق اور فاروق بھی تھے اور یہ اسلئے کہا کہ پہلے اسلام کے وہ بڑی عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور بہت
 مدد پر تھے آنحضرت کے صحابہ کے ہلاک کرنے کے لیے جس جب ایمان لائے یہ تو آنحضرت نے چاہا کہ زائل کریں انکے دل سے اثرات وحشت قدیمی
 کا تو امن میں ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور نا امید نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور آیا ہر کہ جب چاہا عمرو
 کہ ایمان لاویں اور بیت کریں تو ہاتھ کھینچ لیا انھوں نے آنحضرت نے فرمایا کہ کیوں ہاتھ کھینچا تو نے اے عمرو کہا ایک شرط کرتا ہوں تیر
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہر تو کہا ایمان لاتا ہوں میں بشرط اسکے کہ مجھے جاوین تمام گناہ میرے کہ پہلے اس
 کیے ہیں میں نے فرمایا نہیں جانتا ہر تو اے عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہر اور ڈھانپتا ہر ہر گناہ کو کہ پہلے اسکے کیے گئے اور ہجرت دور
 کر دیتی ہر اور ڈھانپتی ہر ہر گناہ کو کہ پہلے اس کے کیے گئے اور اور حدیث میں آیا ہر کہ عمرو بن العاص اور بھائی انکا ہشام بن العاص
 دونوں مؤمن ہیں اور یہ بھی آیا ہر کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سے ہر اور یہ بھی آیا ہر کہ فرمایا آنحضرت نے انکو ایک ارشید
 یعنی بلاشبہ تو ارجمند ہر اور فرمایا آنحضرت نے کہ عمرو بن العاص صدقہ ستر اور وصی لاتا ہر واللہ اعلم اور تھے عمرو بن العاص عقل مند
 پس عمرو بن الخطاب جو احمق وغنی دیکھتے کتے سبجان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہر اور روایت کیا گیا ہر کہ عمرو
 گذرنیکے اس عالم سے خوف اور بیتابی اور بقراری بہت رکھتے تھے پس کہا انکو اسکے بیٹے عبداللہ نے اے باپ یہ تمام گھبراہٹ کو سوا
 صحبت رکھی تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مجاہد کیا تھے ساتھ انکے کہا اے بیٹے میرے مجاہدین حالتیں گذری ہیں تھا
 میں اول امر میں کہ دشمنی رکھتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا میں اور صحبت رکھی میں
 ساتھ انکے پھر تھا میں امارت ولایت میں اور مبتلا ہوا میں اسینج اور پونچا محبو بہ سبب دنیا کے جو کچھ کہ پہونچا نہیں جانتا میں کہ
 ساتھ کس حالت کے ان حالتوں میں میرے ساتھ معاملہ کرینگے اور کیا پیش آتا ہر **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَفَيْتُنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُتَكَبِّرًا قُلْتُ اسْتَشْهِدُكَ أَنْيَ وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ وَدِينًا قَالَ أَفَلَا أُنْشِرُكَ رَمَّا كَفَى اللَّهُ بِهِ**
أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلِمَةُ اللَّهِ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا وَفِيهِ جَوَابُ حَيْدِ أَبِيكَ كَلِمَةً كَفَى حَاقًا لِي بِعَبْدِكَ مُتَكَبِّرًا
أَعْطَىكَ تَالِيًا وَتَحِيَّوًا قُلْتُ فَبِكِ ثَلَاثَةٌ قَالَ الرَّبُّ تَعَالَى قَدْ سَبَقْتَنِي أَنْتُمْ لَا يَرْجُونَ فَتَرَكْتُ وَكَتَبْتُ لِلْكَرِيمِ قَتْلًا وَفِيهِ لِي اللَّهُ
أَمْوَاتًا كَالْأَيَّةِ زَوَّادُ الْقُرْصِيدِ اور روایت ہر جابر سے کہ کما طے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے جابر کیا ہر محبو کہ دیکھتا
 ہوں تجھکو شکستہ و رول گیر یعنی غلین کہا میں نے شکستہ کیا گیا باپ میرا یعنی عبداللہ غزوہ احد میں اور چھوٹے انھوں نے عیال یعنی بہت اور قرض
 لینے پس جمع ہوئے میں کئی سبب غم کے فرمایا کیا خوشخبری ندوں میں تجھکو ساتھ اس چیز کے کہ پیش آیا خدا عزوجل اور معاملہ کیا ساتھ اسکے
 تیرے باپ **ف** لینے سبب غم و اندوہ دنیا کے دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب اداسے قرض کے لیکن
 شاد رہ ساتھ اُس چیز کے کہ اُمین قرب و کرامت مولیٰ کی ہر اور اس میں اشارہ ہر اس پر کہ فضل و کرامت باپوں کی سربست کرنی ہوا
 بیٹوں میں کہ سید صی ماہ پر ہوں اور اشارہ ہر اس پر کہ بیٹوں کو ساتھ خوشی دینی باپوں کے خوش ہونا چاہیے ترجمہ کیا میں نے
 ہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کلام نہیں کیا خدا تعالیٰ نے کسی سے ہرگز مگر پردہ کے پیچھے
سے ف کسی سے ہرگز لینے پہلے تیرے باپ کے پس اس میں اشارہ ہر طرف اسکے کہ وہ بالخصوص افضل میں تمام املا شیعہ و سنی

کہ گزشتہ کون ہو پس کتنا میں یہ فلان ہو پس فرمانے آنحضرتؐ برآمد خدا کا یہ یہ فتح شاید کہ یہ فرائے اس کسی کے لیے کہ جانتا ہو خدا کا یہ فتح
اسیے کہ مومن کے لیے فرمانا اس بات کا آنحضرتؐ سے دور تھا اور معمول نہ تھا آپ کا اگرچہ راہ و روش بدرہم ہو اور مومن خود اس وقت میں ایسے
بڑے نہ تھے کہ آپ ایسا کچھ فرمانے انکے حق میں اور اگر ہو تو نہایت کم والہد علم پس ہمیشہ اسی طرح سوال جواب رہا ترجمہ بیان تک
کہ گزشتہ خالد بن ولیدؓ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون ہو پس کیا میں یہ خالد بن ولیدؓ ہوں؟ اور اس میں اشعار ہو اس پر کہ آنحضرتؐ صلی
علیہ وسلم خیمہ میں تھے اور ابوہریرہؓ باہر تھے خیمہ کے والا خالد بن ولیدؓ جیسے کو کیونکر نہ پہچانتے ترجمہ پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا یہ
خالد بن ولیدؓ ایک تلوار ہوا جسکی تلواروں میں سے نفل کی یہ ترقی نے **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَتْ لَأَنْصَارُ يَأْتِيَنَّ اللَّهُ لِكُلِّ**
يَوْمٍ أَتِيَةٍ وَأَنَا أَجِدُ سَبْعًا كَذَلِكَ لَمْ يَكُنْ يَحْيَى كَبُلْنَا وَأَمَّا فَدَايَهُمْ فَلَمْ يَكُنْ اور روایت ہو زید بن ارقم صحابی سے کہ کہا کہا انصار نے اسی
یہ ترجمہ کے ہر نبی کے لیے تاجدار تھے اور تحقیق بنے تاجدار کی آپکی پس دعا کرو خدا سے کہ کرے ہمارے تابع ہم میں سے فتح لینے ہمارے
حفاظ اور مولے کو بھی ہم میں سے کہے کہ انکو بھی انصار کہا جاوے تو کہ وصیت جو لوگوں کو ہمارے حق میں احسان کرنیکی کی ہو انکو بھی شامل ہو
جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من حق منم وتجاوزوا عن عيبتهم اور سچھے انکے جو مناقب اور فضائل و مناقب میں اور کرامتیں
ہمارے لیے فرمائی ہیں وہ بھی انہیں شریک ہوں یا معنی یہ ہیں کہ دعا کیجئے کہ کرے **لَهُمْ نَفْسٌ مِّنْ نَّفْسِي** یعنی متصل ہمارے اور ہر ہمارے
نیکی کرنے میں اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والذین ابغوا من احسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرتؐ نے
ساتھ اس کے یعنی ساتھ کہنے اتباع انکے کے انسے نفل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ خِيَامًا مِنْ الْخِيَامِ وَالْعَرَبُ كَذُوبُونَ**
أَجْمَعُونَ الْقَوْمَ مِنَ الْكَاذِبِينَ قَالَ وَقَالَ لَسْتُ فِتْلًا مِنْهُمْ يَوْمَ أَحَدٌ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بَلْرُ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَّا مَسَّةٌ
عَلَى عَوْدِ رَأْيٍ سَبْعُونَ مَرَّةً وَالْبُخَارِيُّ اور روایت ہو قناد سے کہ کہانیں پہچانتے ہم کسی قبیلہ اور قوم کو
قبائل عرب سے کہ بت ہوں شہید انکے اور بت غیر ہوں روز قیامت کے انصار سے کہ شہید انکے بت ہوئے اور غیر بت ہوئے یعنی روز قیامت کے
محقق ہو گا کہ کس کثرت سے وہ مارے گئے ہیں اور کیا غرت ہوگی انکو اور کہا انس نے مارے گئے انصار سے روز احد کے ستر شخص **وَف**
طاهر اور یہ ہو کہ انصار اور مہاجرین کے لوگ ملکر شہداء گئے اس لیے کہ روایت کی ہر ابن مندہ نے کہ علماء حدیث اور سیرت ہو حدیث ابی
سے کہ قتل کیے گئے انصار میں سے روز احد کے چوتھے شخص اور مہاجرین سے چوتھے شخص ترجمہ اور مارے گئے روز یہ مومن کے ستر شخص کہ انکو
قراوت تھے اور قصہ انکا سیر کی کتابوں میں مذکور ہو اور ستر شخص مارے گئے روز جنگ یمامہ کے حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں کہ وہ مسلمان
کذاب کی قوم کے ساتھ لڑنے کو گئے تھے نفل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ قَيْسِ بْنِ ابْنِ حَزِيمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ النَّبِيِّ خَمْسَةَ كِلَافٍ**
خَمْسَةَ كِلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَا فَضِيلَةَ لَهُمْ عَلَى مَنْ يَكْفُرُ اور روایت ہو قیس بن ابی حاتم سے کہ کہا تھے عطاء بدر والوں کے
پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے انکے ہر شخص کو بیت المال میں سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتے تھے اور کہا عمرؓ نے
النبیہ فضیلت و تباہوں میں انکو انکے غیر پر مرتبہ میں نفل کی یہ بخاری نے **وَف** ع نے عطائین انکی کامل ہوئیں بخلاف غیر انکے کے اور میں بھی فضیلت
و تباہوں انکو انکے غیر پر اگرچہ زیادہ کروں میں اس مقدار پر **بَابُ تَسْمِيَةِ مَرِيضَةٍ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ** یہ باب ہو
بیچ بیان ذکر کرنے ناموں ان صحابہ اہل جہد کے کہ چکے نام ذکر کیے گئے ہیں یہ کتاب جامع کے واسطے بخاری **وَف** جانا چاہیے کہ بخاری نام
ایک جامع کے اہل جہد کے اپنی کتاب میں انکو ذکر کیا ہو اور اسے حدیثیں لایا ہو ایک باب علیحدہ میں بطریق اجمال مفصل کے لایا ہو تو

سیا چشم گمنامی و اڑھی اٹکی اور طویل اور عریض تھے خوب صورت خندہ وہن تھے مانند چاند چودھن رات کے قومی دل شجاع منصور یعنی احمد کی مدد
 ہوتی تھی اور فتح یاب ہوتے تھے جہاں اڑنے کو جاتے دلس العلم کثیر الزہم یعنی النفس رضی اللہ عنہ و کرم وجہ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب
 عندہ نے نیزہ لیا تھا رسول خدا صلعم کا روز بدر کے اور کہا حکم نے کہ نیزہ لیا انھوں نے روز بدر کے اور سب غزووں میں روایت کیا اسکو احمد نے
 مناقب میں مدت اٹکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اٹکی جمعہ کو وقت سحر کے ستروین رمضان سن اکتالیس میں اور عمر اٹکی نرسیمہ برس کی
 صحیح و مختار یہی ہے پھر جانا چاہیے کہ مصنف نے یہاں تک رعایت کی مراتب رتبہ کی سبب اعتبار کیا ترتیب حروف حجابیہ کا ایسا بن بکینہ پرت
 ایسا بن بکینہ کے فصح اور بعض نسخوں میں البکیر الف لام سے ہے اور ایسا بن ساتھ زیر ہمزہ اور تخفیف تھما نہ کے آخر میں س مملہ اور بکیر
 پیش ب اور فتح کاف اور زیر تھما نہ یغیر بکیر کے اور بعضوں نے روایت بخاری سے بکیر ساتھ زیر ب اور تشدید کاف کے ضبط کیا ہے یہ لیتیمین
 مساجرین اولین سے حاضر ہوئے بدین اور اہل کجہا دون میں کہ بعد بدر کے ہیں اور تھا اسلام انکا اور اسلام انکے بھائی عامر بن بکیر کا دار انم
 میں اور وہ اور انکے بھائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھے اور اہل بدر سے وفات اٹکی سن چونتیس میں ہوئی بلال بن رباح مٹو
 ارف بکر العبد بن قوت بلال بیہ ریح کے غلام آزاد ابو بکر صدیق کے فصح مؤذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کنیت اٹکی ابو عبد الرحمن
 اور بعضوں نے ابو عبد اللہ کی اور بعضوں نے ابو عبد الکرم اور بعضوں نے ابو عامر اور مان اٹکی ملامہ ساتھ زیر ہمزہ مملہ اور تخفیف میم کے بلال قدیم
 الاسلام میں پہلا اسلام مکہ میں انھوں نے ہی نے ظاہر کیا اور عذاب کیے گئے دین خدا میں اور آسان ہوا پھر نکلا روح کا اور عذاب دیتا تھا انکو
 بن خلف جی کسا انکا تھا اور آخر کو بدر میں بلال ہی کے ہاتھ سے مارا گیا انکا قصہ طویل ہے اور کھینچتا تھا انکو مالک انکا امیہ لوہے کی زنجیر میں اور
 ڈال دیتا تھا پ میں اور کوٹتا تھا انکو لکڑی سے پس ابو بکر صدیق نے انکو خرید کیا اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نے انکو بیچ سال فتح کے ساتھ کہنے
 آذان کے اوپر کعبہ کے اور فضائل انکے بہت ہیں اور پس ہی اٹکی خنیت میں کہ آنحضرت نے فرمایا سابقین چار میں میں سابق عرب ہوں اور بلال
 سابق حبشہ اور صیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تھے بلال رضی اللہ عنہ سخت گندم گون دراز قد بہت بال والے وفات پائی دمشق میں سیز
 سال میں اور بعضوں نے کہا اٹھارویں سال میں اور عمر اٹکی کچھ اور پچاس تھ برس کے تھی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور کچھ احوال انکا اوپر کے باب کی
 مشیر فضل میں بھی گذرا ہے حمزہ بن عبد المطلب لہذا مشق ترجمہ اور ہمزہ بیٹے عبد المطلب کے اٹھی فصح اور لقب انکا سید الشہداء اور
 اسد اللہ بھی آیا ہے اور مان اٹکی ہالہ سی و سب کی بہن آمنہ بنت وہب کی کہ جو والدہ تھیں آنحضرت کی پس یہ خالد زاد بھائی بھی تھے حضرت کے اور تھے
 نہایت شجاع اور قوی اور احوال انکے شجاعت و دلاوری کے بہت ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ دیکھا میں نے ملائکہ کو کہ غفل تھے میں حمزہ بن عبد
 کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بھی آیا ہے کہ لکھے ہوئے ہیں وہ ترویک خدا تبارک و تعالیٰ کے ساتوین آسمان میں حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ
 و اسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا احاطہ بن ابی بلتعثہ خلیفہ قریش ترجمہ طالب بیٹے ابی بلتعثہ کے ہم قسم قریش کے فصح کنیت
 اٹکی ابو عبید اللہ ہے حاضر ہوئے بدر میں اور خندق میں اور اور غزوات میں کہ بعد انکے ہوئے وفات پائی سال تیسرے میں حج مدینہ کے اور
 عمر اٹکی نرسیمہ برس کی ہوئی اور قصہ اٹکی کتاب کا طرف اہل مکہ کے پہلے باب میں گذر چکا ابو حذیفہ بن عثیمہ بن زید بن عثیمہ بن زید بن
 ترجمہ ابو حذیفہ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کے قریشی فصح اور انکے نام میں خلاف ہے اور مشہور ہے کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس
 حنظلہ و صحابہ سے اور مساجرین اولین سے تھے دونوں قبیلوں کی طرف غزوات کی اور جو ہر تین کہیں یعنی حبشہ اور مدینہ کی طرف اور تھا اسلام
 انکا پہلے داخل ہوئے دار انم میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور انکے بعد کے غزووں میں شہید ہوئے رفتہ یار کے اور عمر اٹکی تریس یا چوبیس برس کی

اہل اللہ میں جنہیں بھی اگلی میں اور اسامی ابو بکر کی بیوی اگلی اسلام لائے وہ اور ان اگلی سفیاء ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر اس وقت میں سولان برس کے تھے اور
کتنے میں پچیس برس کے اور عذاب کیا اگلو اگلی چھانے ساتھ دھوین کے لو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن ترک کیا انھوں اور حجت کی حبشہ کی طرف اور حاضر
ہوئے بدر میں اور اور غزوہ میں ہر راہ آنحضرت معلوم کے اور مٹھے رہے ساتھ آنحضرت کے بڑا حد کے اور اول تلوار انھوں نے کھینچی ہر راہ خدا میں اور
بتھے وہ سفید و دراز قد سبک گوشت بہت مل والے ہلکے رخسار و شہید ہوئے روز جمل کے جمع پچیس میں اور عمر اگلی جو سنہ برس کی تھی اور دفن کیے گئے وادی
السلع میں پھر لائے گئے بصرہ میں اور قبر اگلی وہاں مشہور ہو اور ماما اگلو نماز میں بن حریز نے کہ امیر المؤمنین علی کے لشکر میں تھا اور ابن جبرہ حضرت علی کے
باس آیا اور کہا بشارت ہو تجھ کو ساتھ قتل زبیر کے حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجھ کو بھی ساتھ آگ و فرخ کے اور قصہ اگلے قتل کا احادیث و سیر کی کتابوں
میں لکھا ہے زبیر بن ابی العاصی نے ترجمہ بیٹے سل کی کنیت اگلی ابو طلحہ انصاری نسب و فتنہ حاضر ہوئے مقبضین ساتھ شہر فخر کے اور حاضر ہوئے
بدر میں اور اور غزوہ میں کہ بعد بدر کے ہوئے اور وہ کنیت سے ابو طلحہ مشہور تھے اور وہاں وہ بن ام سلمہ کے کہ ان انس بن مالک اگلی تیر اندازی میں
مشہور تھے اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر میں تیر ہر ایک گروہ سے اور ایک روایت میں ہر سو سو اور روایت میں ہر سو سو و چھائی چارہ
کر دیا تھا آنحضرت نے دیمان اگلی اور ابو عبیدہ کو اور تھے یہ الفضا کے سرداروں میں سے اور اگلے تو گروہ میں سے اور اگلے لیے فضائل بہت ہیں اور وفات ہوئی
اگلی سن اکتیس میں اور عمر اگلی ستر برس کی تھی ابو زکریا کہ تقداری ترجمہ ابو نید انصاری فتح ع یہ ہی ایک صحابی ہیں انھیں کہ حضور
قرآن کو جمع کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور انس کے چچا دون میں سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور مشہور تھے ساتھ سدا جی کے اور اگلے علم
میں اختلاف کیا گیا ہر حضور کا سعد بن عمار و حضور کا قیس بن سکن سعد بن مالک الزہری ترجمہ سعد بیٹے مالک کے زہری فتح ع نے سعد
بن ابی وقاص عشر مشہور سے تھے اور مالک نام ابو وقاص کل زہری قریشی تھے اسلام لائے سعادت آباد اسلام میں ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر تیران برس کی عمر
میں اور حضور کا انہیں پچیس کی عمر میں اور انھوں نے کہا کہ میں سیر اسلام کا ہوں یعنی دو کے بعد تیسرے میں سلام لایا اور اصل میں ہی تیر بھنکا را خدا سز
حاضر ہوئے بدر میں اور ہر جادوں میں ہر راہ آنحضرت کے اور جمع کیا آنحضرت نے اگلے لیے اپنی ماں اور باپ کو روز اکھ کو فرمایا یہ بھنیکان اور باپ پر سے قبا
ہوں تجھ اور تھے وہ ٹھنکے فرمایاں سخت اور نکلیاں تھیں اگلی گندم گون بست بینی بدن پر بال تھے بہت کھانے عمل میں کہ عقیق میں تھا تو دیکھتے
دس کوس پر پھراؤٹھا کر لائے گئے مدینہ میں اور دفن کیے گئے بصرہ میں سن پچیس میں یا اٹھادون میں جو کچھ عہد میں کچھ اور پتر برس کے تھے اور حضور کا
بیاسی برس کے اور غزوہ مشہور میں سب سے بچے ہی مرے ہیں اور فرخ گئی گئے اگلے ہاتھ پر ملک عم اور گری اگلی سعی سے بنیا و کس کے سرداروں کی اور فتنہ
اگلے بہت ہیں سعد بن حذافہ القریش ترجمہ سعد بیٹے خولہ کے قریشی فتح ساتھ زبیر معبود و ادا کے بنی عامر بن لوی سے تھے اور
بھنوں نے کہا حلیف یعنی ہم قسم اگلے تھے اور تھے حبشہ کے ہجرت کرنے والوں سے ہجرت ثانیہ میں اور بھنوں نے کہا حاضر ہوئے بدر میں اور کھڑکے ہر
یح حجة الوداع کے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القریش ترجمہ سعید بیٹے زید کے بیٹے عمرو بن نفیل کے قریشی فتح فضیل ساتھ پیش لوں
اور مدبر اور ہرمی کے اور کنیت سعید کی ابو الاعدہ بن عمرو و قریشی مدوی ہر عشر و عشر سے بنو زید عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام کے اسلام
لائے پہلے آنیکے و ابراہیم میں اور حاضر ہوئے تمام جادوں میں ہر راہ آنحضرت کے اور تھے غزوہ بدر میں ہر راہ طلحہ بن عبد اللہ کے واسطے خبر لیے قافلہ قریش کے
کے تھے گندم گون و دراز قد جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت کے گیارہ روین ریشہ میں چ کعب بن لوی کے اور اسلام لائے وہ پچیس برس کی عمر میں
اور کہا دیکھا میں نے اپنے کو کہ باند ہا تھا جو عمر نے اسلام لائے ہر راہ اسلام لائیں بیوی اگلی فاطمہ بیٹی خطاب کی پہلے اپنے بھائی عمر بن الخطاب کے
مری و دھین میں قریب مدینہ کے سن کیا وٹن یا با وٹن میں اور عمر اگلی کچھ اور پتر برس کی ہوئی اور اگلے ہا زبیر بن نفیل نے جاہلیت میں دین

روایت کی ہر ایک عبد اللہ بن عمر نے اور وفات پائی سن چھتیس میں ارشاد بریں کی عمر میں قشادۃ لیلۃ النصارۃ الانصارۃ فی ترجمہ قتال بیٹے نواک
 انصاری فتح صحابی میں اور مشہور قتادہ تابعی اور میں کہ ابھری ہیں اور نابینا حافظہ خوب رکھتے تھے اپنے زمانہ میں
 کہ جو سنتے تھے بھولتے نہ تھے روایت رکھتے ہیں النش بن مالک سے اور حسن ابھری سے اور سعید بن مسیب سے اور قتادہ صحابی حاضر ہوئے
 عقبہ میں اور بدر میں اور اگلے بعد کے جہادوں میں مرے سنہ تیس میں اور ناز بڑھی انہر عمر منی اللہ عنہ نے اور تھے قتادہ صحابہ سے
 معاذ بن عمرو بن الجحش ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجحش وفات مع ساتھ زبیر مہم اور پیش مہم کے اور انصاری فتح حرمہ بن زید
 حاضر ہوئے عقبہ اور بدر میں وہ اور باپ اگلے عمرو بن الجحش اور یہ وہی ہیں کہ قتل کیا انھوں نے ساتھ معاذ بن عمرو کے ابو جہل کو چنانچہ
 ذکر انکا باب قسمۃ الفاتحہ میں ہو چکا ہو معاذ بن عمرو عطاء و اخوان ترجمہ معاذ بن عمرو کے اور بھائی اگلے فتح اپنے معاذ بن عمرو
 اور معوذہ ساتھ پیش مہم اور زبیر بن عمرو اور زید و امشد کے اور معاذ ساتھ زبیر بن عمرو اور جزمہ ف کے اور معوذہ کے نام اگلی مان کا ہے اور
 نام اگلے باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذہ قاتل ابو جہل کا یہ امانت اپنے بھائی معاذ کے اور معوذہ نے بعد اگلے قتل کیا اور اگلے
 اور معاذ باقی رہے اور اور جہادوں میں لڑے پس معوذہ اور معاذ بن عمرو کے دونوں اہل بدر سے ہیں اور انکا ایک بھائی اور ہر کہ نام اسکا عرفہ
 دو بھی بدر میں مار گیا مگر بن زینعہ ابواسد کے ساتھ ترجمہ مالک بیٹے ریحہ کے ابواسد انصاری فتح ساتھ پیش مہم اور زبیر بن
 اور جزمہ کے ابواسد کنیت مالک کی ہر اور مشہور میں ساتھ کنیت کے حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور وہ ساعدی میں مرے
 سنہ ساتھ میں مختار یا مختبر بریں کی عمر میں بعد نابینا ہو نیکے اور بدیوں میں حبس بھی رہے ہیں مسطح بن اثاثہ بن عبد اللہ
 لعل بن عبد مسطح ترجمہ مسطح بیٹے اثاثہ کے بیٹے عباد کے بیٹے مطلب کے بیٹے عبد مناف کے فتح مع مسطح ساتھ زبیر مہم اور جزمہ میں اور زبیر
 ط کے اور اثاثہ ساتھ پیش مہم کے اور دو ثا، مثلثہ کے اور عباد ساتھ زبیر بن عمرو اور تشدید کے مسطح حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور اور
 جہادوں میں کہ بعد اگلے ہوئے اور یہ ہیں کہ کما عائشہ کے حق میں جو کچھ کہ کما حفصہ اُنک لیے بنیان زناتین اور زبیری مارے اُنکو بنی سلی
 علیہ وسلم نے ان لوگوں میں کہ دسے لگائے اُنکو اور کتھے ہیں کہ مسطح لقب اُنکا ہے اور نام اُنکا عوف اور وفات ہوئی اُنکی سن چوٹیس میں
 اور عمر اُنکی چھتیس برس کی ہوئی کما عائشہ کے بیٹے بیچ اکتفا دی ترجمہ مراد بیٹے بیچ کے انصاری فتح مراد ساتھ پیش مہم کے اور تحفیف
 رہی کے اور بیچ ساتھ زبیر اور زبیر کے مراد بن عمرو بن عوف سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور یہ انھیں تیون میں کہ غزوہ جو کہ
 پیچھے رو گئے تھے بہت مشہور انھیں کہ بن مالک بن دوسر ملال بن امیہ و تیسرے یہ اور توبہ قول کی اُنک حق عزوجل نے اور نائل کن ہتھین قرآن
 کی اُنک حق میں اور اسی سبب نام رکھا گیا اُنکا سورہ توبہ معاذ بن عبد اللہ کے ساتھ ترجمہ معن بیٹے عدی کے انصاری فتح حرمہ
 ساتھ زبیر مہم اور جزمہ میں کے اور عدی ساتھ زبیر بن عمرو اور زبیر دال مطہ اور تشدید کے یہ ہم قسم ہیں بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب
 سے کہا جاتا ہے اُنکو انصاری حاضر ہوئے بدر میں اور اور جہادوں میں کہ بعد اگلے ہوئے اور حاضر ہوئے عقبہ میں اور بھائی چارہ
 کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُنکے اور درمیان زبیر بن الخطاب کے کہ جو بھائی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور سعید
 بن ہولے دونوں معارف یا مہم کے حضرت صدیق کی خلافت میں مقتدا بن عمرو انکندی جلیف بنی قریظہ ترجمہ مقداد بیٹے عمرو کے کنڈی
 ہم قسم بنی زہرہ کے فتح مع مقلد ساتھ زبیر مہم کے اور کنڈی ساتھ زبیر کاف اور جزمہ لون کے اور اُنکو مقداد بن الاسود بھی
 کہتے تھے اور کنڈی اس سبب سے کہتے تھے کہ باپ اُنکا عمرو ہم قسم کندہ کا تھا اور ہم قسم ہوئے وہ خود اسود بن یحیٰ بن یحییٰ

عمر و الأضاري و يسيدنا زيار بن كمال و يسيدنا زاهر بن حرام و يسيدنا طليب بن عمر و الفرس و
و يسيدنا الطفيل بن الحارث و الطفيل بن مبد و يسيدنا الطفيل بن مالك الأضاري و يسيدنا حكيم بن
عمر و الأضاري و يسيدنا كعب بن زيد الجاري و الأضاري و يسيدنا كعب بن جندار الأضاري و يسيدنا كندار
محصي الأضاري و يسيدنا محمد بن مسلمة الأضاري و يسيدنا معاوية بن عمرو الأضاري و يسيدنا عوف
بن عمرو قتل يوم بدر و يسيدنا مخوذ و يسيدنا معاوية بن معاوية الأضاري و يسيدنا مالك بن عقيلة العبدي
و يسيدنا مالك بن قدامة الأضاري و يسيدنا مالك بن رافع العبدي و يسيدنا مالك بن عمر و السليم و يسيدنا مالك بن
أمية بن عمر و السليم و يسيدنا مالك بن أبي خولي العبدي و يسيدنا مالك بن عقيلة الأضاري و يسيدنا
معم بن الحارث الجهمي و يسيدنا محمد بن هذلة الأسدي و يسيدنا ناهر بن عامر الأضاري و يسيدنا معن بن زيد
السليم و يسيدنا معبد بن قيس الأضاري و يسيدنا المنذر بن عمرو و الأضاري و يسيدنا المنذر بن أسود و
و يسيدنا المنذر بن قدامة الأضاري و يسيدنا مخنف بن الحكم الأضاري و يسيدنا معتب بن بشير الأضاري
و يسيدنا مضعب بن عمير القرشي و يسيدنا مبشر بن عبد المنذر الكوفي و يسيدنا مليل بن وبرة الأضاري و يسيدنا
مهم بن صالح مولى عمر بن الخطاب و يسيدنا نعيم بن عمر و السليم و يسيدنا نواف بن عقيلة الأضاري و يسيدنا النعمان
بن عبد الجباري و يسيدنا النعمان بن عمرو الأضاري و يسيدنا النعمان بن عمرو و الأضاري و يسيدنا النعمان بن أبي خزيمة الأضاري
و يسيدنا النعمان بن سنان الأضاري و يسيدنا نضر بن الحارث الأضاري و يسيدنا نحات بن ثعلبة الأضاري
و يسيدنا نعيم بن عمرو الجاري و يسيدنا ناصيب بن سنان الأضاري و يسيدنا ناصفان بن أمية بن عمرو السليم و يسيدنا
مالك بن أمية و يسيدنا النعمان بن حارثة الأضاري و يسيدنا النعمان بن عبد الأضاري الجاري و يسيدنا نعيم بن
لقية الأضاري و يسيدنا عبد الله بن جابر الأضاري و يسيدنا عبد الله بن الحارث الجهمي و يسيدنا عبد الله بن ربيعة الأضاري
و يسيدنا عبد الله بن رافع الأضاري و يسيدنا عبد الله بن ربيع الأضاري و يسيدنا عبد الله بن طارق الأضاري و يسيدنا
عبد الله بن كعب الأضاري و يسيدنا عبد الله بن مظعون الجهمي و يسيدنا عبد الله بن النعمان الأضاري و يسيدنا
عبد الله بن عبد الله بن سفيان الأضاري و يسيدنا عبد الله بن عمرو بن حرام الأضاري و يسيدنا عبد الله بن عامر الأضاري
و يسيدنا عبد الله بن عمرو الأضاري و يسيدنا عبد الله بن حبيب الجهمي و يسيدنا عبد الله بن سلمة الجهمي و يسيدنا
عبد الرحمن بن كعب المازني و يسيدنا عبد الرحمن بن جابر الأضاري و يسيدنا عبد الرحمن بن عبد الله الأضاري
و يسيدنا عبد الرحمن بن سفيان الأضاري و يسيدنا عبيد بن أدريس و يسيدنا عبيد بن زيد الأضاري و يسيدنا عبد ربه
بن حنظلة الأضاري و يسيدنا عبد الباق بن ناصيب الليثي و يسيدنا عباد بن عبيد القيس و يسيدنا عباد بن قيس الأضاري
و يسيدنا عمار بن حرام الأضاري و يسيدنا عمرو بن قيس الأضاري و يسيدنا عمرو بن ثعلبة الأضاري و يسيدنا
سفيان بن بشر الأضاري و يسيدنا سالم بن عمير الأضاري و يسيدنا سنان بن سنان الأسدي و يسيدنا سيمالك بن
خزيمة الأضاري و يسيدنا سفيان بن رافع الأضاري و يسيدنا السائب

باب ہر بیچ ذکر میں اور شام کے اور ذکر اویس قرنی کے وقت حرمین ساتھ دو زبر یوں کے وہ شکر کہ جانب میں لینے دالین کہ جب حرمین اور یمن اور یمن اور یمن
یمنی ساتھ تخفیف می کے منسوب ہر زمین کے اور بعض روایت ساتھ تشدید کی کہ کما جہ اور شام وہ شکر کہ بائیں طرف کہ کہ میں اور شام جانب جب کو گتھے ہیں
جیسے کہ ایک جانب بہت کہ اور شام ساتھ ہر دو اور یمن ہر دو کے دونوں طرح آیا ہر او قرن ساتھ زبر یوں اور رے کے ایک ہر زمین کے شہروں میں سے اور
او قرن کہ میقات اہل نجد ہر ساتھ ہر حصہ کے ہر اور وہ ایک قریہ ہر نزدیک طائف کے اور نام ہر وہاں کے سارے جنگل کا اور خطا کی ہر جو ہر ہی نے
بیچ حرکت دینے اسکے کے اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اہل اسلحہ کہ اویس منسوب میں طرف قرن بن رویان بن ماضیہ بن مراد کے کہ ایک شخص
اسکے داواؤں میں سے کہانی القاموس **الفصل الاول** فصل پہلی عن عمر بن الخطاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان رجلا ياتيكم من اهل اليمن فيقول له اوتيسك لا يدع باليمن غير اثم له فدا كان يهتياض
فدعا الله فاذا هب الكاهن موهج الدثار والداهم فممن اتيه منكم فليستغفر لكم وفي رواية قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ان خير الناس بعين رجل يقال له اوتيسك وله والد فدا كان يهتياض فممن اتيه منكم فليستغفر
سداك مسند لمروريات ہر عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آوے گا تمہارے پاس میں کہ مانتا
کہا جائیگا اشکو اویس نہ چھوڑے گا میں میں سکا مان اپنی کے وفاء معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں ہر اسکے لیے اہل و عیال میں میں سوائے مان کے اور
نہیں باز رکھا ہر اشکو آئے سے طرف ہمارے مگر خدمت اسکے نے ترجمہ تحقیق تھی اسکے بدن میں سفیدی لینے برص پس عالمی اللہ سے پس دور کیا
اللہ تعالیٰ نے اشکو مگر مقدار ایک دینار کے یا درہم کے فدع یہ شک ساوی ہر کہ لفظ دنیا فرمایا یا درہم اور شاید کہ اشکا باقی رکھنا علامت
کے لیے ہو جسے کہ کہا گیا ہر بیچ حق ناخن آوم کے کہ وہ نشانی تھی انکی جلد سابق کی یا کچھ اٹھیں سے چھوڑا گیا تو کہ ہو سبب تفرانے کا اپنے لوگوں سے
مارے تھم کے اور اسی لیے وہ دوست رکھتے تھے گوشتہ نشینی اور گناہی کو اور مکر وہ رکھتے تھے شہرت اور غلط کوفہ اور ایک روایت میں آیا ہر
کہ یہ بسبب دھا کرنے ان کے تھا کہ دعا کی تھی خداوند اچھوڑے ہر جسم میں کچھ اٹھیں سے کہ یاد کروں میں بسبب اسکے نعمت تیری ترجمہ میں
ہر شخص کہلے اویس تم میں سے پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کوے تھا سے لینے چاہیے کہ درخواست کرے وہ شخص اس سے کہ طلب بخش کرے
اسکے لیے اور ایک روایت میں یوں آیا ہر کہ کما عمر نے سنایا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہر کہ کہا جائو
اشکو اویس اور اسکے لیے مان ہر اور تھی اسکے برص پس حکم کرنا اشکو اور چاہتا اس سے کہ استغفار کرے تمہارے لیے نقل کی یہ سلم نے فدع
سبترین تابعین الخ سبب سے کہ حضرت کے زمانہ میں تھے اور بسبب نافع شرعی کے حضرت کے پاس آنے سے محروم رہے تھے اور اٹھیں تعریف ظاہر ہر
اویس قرنی کے لیے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سے اگرچہ ہو طالب فضل انہ اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوش کرنے اویس کے دل کے فرمایا اور واسطے دفع توہم اسکے کہ تو ہم کہے کہ اویس نے تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحبت سے اسلحہ کہ وہ نہ آئے آنحضرت کے پاس بسبب خاطر مان کے اور نیکی کر نیکی ساتھ اسکے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اویس بہترین سبب تابعین میں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہر کہ افضل تابعین سعید بن المسیب اور یہ باعتبار معرفت علوم اور
احکام شرائع کے ہر اور یہ منافات نہیں رکھتا ہر خیریت اور اخلاصیت اویس کو باعتبار کثرت نواب کے نزدیکی اللہ تعالیٰ کے اور قاموس میں
کہا گیا میں بن عامر سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث بھی محمول ہر اس پر اور جانا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی کے

آئے ہیں کہ سیول نے جمع الجوامع میں ذکر کیے ہیں میں نے بھی انکا ترجمہ کیا ہے اگرچہ باعث طوالت کا ہوا اس لیے کہ نزدیک ذکر کرنے لیا خدا کے رحمت اور قہر میں
 بہت کما سیول نے روایت کی اس میں جابر نے کہا تھے عمر بن الخطاب کہ جب ان کے پاس امداد اہل یمن سے پوچھتے تھے کہ آیا تم میں اولیس بن عامر
 ایک شخص ہے اس وقت تک کہ لو میں درمیان اٹکے ہوئے ہوئے کہا تھے کہ کیا تو اولیس بن عامر کی ماں اولیس بن عامر کی ماں کہا تھے کہ ہاں میں نے قبیلہ اماد
 سے ہو تو پھر قرن سے کہا ہاں اسی طرح ہر کہا کیا تھی تبکو برص پس اچھا ہوا تو اسے مگر جگہ درہم کے کہا ہاں کہا کیا تیرے لیے ہاں ہر کہا ہاں کہا عمر نے
 نے کہ سنائی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے اولیکما تمھارے پاس الیس بن عامر ساتھ امداد اہل یمن کے مراد سے پھر قرن سے تھی اس کے
 برص پھر جاتی رہی اسے مگر جگہ ایک درہم کی اس کے لیے ہاں ہر کہ وہینکی کرتا ہوا اسے اگر قسم کھاوے خدا پر سچ کرتا ہوا خدا اسکو اگر ہو سکے تجھے تو
 استغفار طلب کرنا اسے پس استغفار طلب کر میرے لیے اے اولیس کہا اولیس نے کہ مجھ ایسا استغفار کرے آپ کے لیے اے امیر المؤمنین کہا اللہ بہ استغفار
 میرے لیے پس استغفار کی اولیس نے عمر کے لیے پھر کہا عمر نے کہ اے اولیس کہاں جایا جاتا ہے تو کہا اولیس نے جاتا ہوں میں کہ کوفہ کو جاؤں کہا کیا
 کچھ لکھوں تیرے لیے عامل کوفہ کو کہا اگر سچ پس ماندوں کے لیے عافروں اور گناہوں کے لوگوں سے رہوں تو بہتر ہو نزدیک میرے پس خال آئندہ
 ایک شخص اشراق میں سے جو کولیا اور ملاقات کی عمر سے اور عمر نے حال ولس کا پوچھا کہ کیا حال رکھتا ہے کہا اے کہ چھوڑا میں نے اسکو کہ نہ جانتا قلیل المتاع
 پس عمر نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے آگے پڑھی پس وہ شخص ولس کے پاس آیا اور استغفار طلب کی اس نے اولیس نے کہا تو بھی استغفار کر
 میرے لیے کہ سفر صالح سے آتا ہے تو پھر کہا اس شخص نے کہ استغفار کر میرے لیے بھی اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی پڑھی اور استغفار کی اولیس نے اس کے لیے پس بچا ہا
 لوگوں نے اولیس کو اور دریافت کی حقیقت حال ان کے کی پس وہاں سے باہر نکلے اور روایت کی یہ ابن سعد نے طبقات میں اور ابو عوانہ اور رویانی نے
 اور ابونعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے دلائل میں اور ایک اور روایت میں بھی اس میں جابر سے آیا ہے کہ کہا ایک محدث تھا کوفہ میں کہ حدیث بیان کیا
 کرتا تھا مجھے اوجب فاغ ہوتا وہ حدیث سے تو متفرق ہوتے لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ پر بیٹھی رہتی اور درمیان اس جماعت کے ایک مرد تھا
 کہ ایسی باتیں کرتا تھا کہ کسیکو ویسی باتیں کرتے نہیں سنائیے پس جایا کرتا میں اس کے پاس پس ایک روز نہ پایا میں نے اسکو پس کہا میں نے
 اپنی پاروں سے کہ سمجھتا ہوں تم اس شخص کو کہ بیٹھتا تھا ساتھ ہمارے اور باتیں کرتا تھا ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے کہ ہاں
 بچھتا ہوں میں اسکو وہ اولیس فرنی ہر کہا میں نے سمجھا تھا ہر تو مکان اسکا کہا بچھتا ہوں پس گیا میں ساتھ اس کے اوکھٹھا یا میں نے
 دروازہ اس کے حجر کا پس باہر نکلا وہ حجر سے کہا میں نے اچھا جانی میرے کس چیز نے باز رکھا مجھ کو مجھے کہا برہنگی نے اور نہ یدانگ کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے
 اس سے اور سنا تھے اسکو کہ میں نے یہ چادر اور اوڑھو کما مت دے یہ اس لیے کہ جب لوگ دیکھیں گے اس کپڑے کو میرے نہ ہر تو ایذا دینگے مجھ کو پس اپنے
 کیا میں نے یہاں تک کہ اوڑھو اس نے وہ چادر پھر باہر آیا لوگوں کے سامنے پس کہا لوگوں نے کہ کسکو فیر دیا ہے اس کپڑے سے اور کس چیز میں لیا ہے
 یہ کہا اولیس نے اپنے اس میں جابر راوی سے کہ دیکھا تو نے کہ کیا کہتے ہیں پس کہا میں نے لوگوں سے کہ کیا جانتے ہو تم اس شخص سے اوکیوں ایذا دیتے ہو
 اسکو آدمی کبھی ننگا ہوتا ہے اوکیوں کپڑے پہنے پس بت دوت دیک کی میں نے انکو اپنی زبان سے پھر بقضای الہی اہل کوفہ حضرت عمر کے پاس آکے پس آیا
 درمیان اٹکے ایک شخص ان میں سے کہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے اس سے پس کہا عمر نے کہ آیا اہل قرن میں سے کوئی ہے پس لائے وہ اس شخص کو کہ ٹھٹھا کیا
 کرتا تھا اولیس سے پس پڑھی عمر نے حدیث بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اولیس کی شان میں تھی کہا عمر نے کہ سنایا میں نے کہ وہ آیا ہے
 تمھارے پاس کوفہ میں اس شخص نے کہا کہ نہیں ہے ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہیں سمجھتا ہے میں ہم اسکو کہا عمر نے کہ ہاں ایک شخص ہے
 ایسا اور ایسا اپنے خوار و خراب کہا اس شخص نے کہ درمیان ہمارے ایک مرد ہے اولیس نے کہ ٹھٹھا کیا کرتے ہیں ہم اس سے کہا عمر نے کہ ہاں تو

اور ان میں سے جو کچھ ہون میں جھوکے گا تو اس میں سے تو مجھ پر ہوا وہ شخص اویس کی طرف بیان تک کہ آیا وہ اپنے پاس پہنچا اسکے کہ جاوے اپنے اہل اور عیال میں
 پس کہا اسکو اویس کہ یہ عبادت تیری ساتھ میرے کہاں ہے؟ کو کہا اسنے کہ امیر المؤمنین سے تعریف تیری سنی میں نے کہ تیرے حق میں ایسا ایسا کچھ کہتے تھے جسے مجھ کو
 اسی اویس جو کچھ کہ کیا ہے میں نے سنا ہے تیری قسم ٹھٹھے اور بے ادبی سے اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس کہ تیرا ہون میں بشرطیکہ تو نہ کہے کسی سے جو کچھ کہنا ہے تو نہ
 عمر سے پہلے استغفار کی اسنے نے کہا اسنے کہ راوی اس خبر کا ہے بعد اسکے ظاہر ہوا اور اویس کو فہم میں روایت کیا اسکو ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم
 حلیہ میں اور بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں اور اور روایت میں آیا ہے یحییٰ بن سعید سے کہ اسنے سید بن مسیب سے انھوں نے عمر بن الخطاب
 سے نقل کی کہ کہا عمر نے کہ فرمایا مجھ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اسی عمر عرض کیا میں نے لیک و سعدیک یعنی حاضر ہوں اور جو حکم ہو مجھ کو بالاد
 یا رسول اللہ پس گمان کیا میں نے کہ کسی کام کو بھیجیں گے مجھ کو آنحضرت فرمایا اسی عمر میری امت میں ایک شخص ہوگا کہ اسکو اویس قرنی کہنے کا ہے جو بیگی
 اسکو ایک بلا جس میں اپنے برص پس دعا کر لگا خدا سے نہیں در کر دیا اسکو خدا نے فاعلے مگر ایک دہیہ اسنے پہلو میں رہی انکا حب دیکھ لگا اسکو
 تو یاد کر لگا خدا سے دعا کر لگا خدا سے نہیں در کر دیا اسکو خدا نے فاعلے مگر ایک دہیہ اسنے پہلو میں رہی انکا حب دیکھ لگا اسکو
 اپنے پروردگار کے نزدیک اگر قسم کھاوے خدا پر سہا کرے اسکو خدا شفاعت کر لگا وہ مانند رعبہ اور مضر کے لیے کہ نام دو قبیلوں کے ہیں کہ بہت
 لوگ تھے انہیں اپنے بہت سے لوگوں کی شفاعت کر لگا عمر کہتے ہیں کہ پس طلب کیا میں نے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پس قدرت
 پناہی میں اسنے اور طلب کیا میں نے اسکو ابو لکیر کی خلافت میں پس قدرت نہ پناہی میں اسنے اسنے اور طلب کیا میں نے اسکو اپنی امارت میں پس دھو دھو دھو
 میں قافلہ کو کہ شہر میں سے آئے تھے اور کہتا تھا میں کہ آیا ہے مراد سے آیا ہے قرن سے درمیان میں تھا کہ کوئی کہ نام اسکا اویس ہو پس کہا ایک
 شخص نے قوم قرن میں سے کہ وہ سیر چکا ہوا تھا ہر امیر المؤمنین کو چھتا ہے تو حال ایک مرد و ست رتبہ اور خوار و دنی کا اور ان میں سے وہ ایسا شخص کہ کچھ
 جیسا شخص اسکا حال پوچھ کر کہا میں نے کہ دیکھتا ہوں میں جھوکا اسنے مقدمہ میں ہلاک ہو گیا لون سے پس میں ہی ذکر کر رہا تھا کہ ناگمان ہوا اسکا ایک شخص
 پرانی پالان کا اسپر ایک شخص ہو کہ نہ جانے پس میرے دل میں آیا کہ اویس ہی ہوگا کہ میں نے اسے بندہ خدا تو ہی ہے اور اویس قرنی کہا میں نے کہ
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تھا مجھ کو کہ اعلیٰ رسول اللہ اسلام و علیکیا امیر المؤمنین کہا میں نے کہ حکم کیا اسنے اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ دعا کر دیکھ لے اعدائے ملاقات کرتا تھا میں اسنے ہر سال اپنے حج میں پس کہتا میں احوال اسرا اپنے اسنے اور کہتا وہ مجھے رواہ ابو القاسم عبد الغفر بن
 جعفر الحر فی نوادہ و الخلیف بن عساکر فی تاریخ اور روایت میں جن ابصری سے آیا ہے کہ جب اہل قرن موتمر حج میں آئے تو پوچھا امیر المؤمنین عمر سے
 اننے کہ آیا تمہارے درمیان میں ایک شخص ہے کہ نام اسکا اویس ہے کہ ایک شخص انہیں سے کہ کیا چاہتے ہو تم امیر المؤمنین اسنے وہ تو ایک شخص ہے کہ
 کھنڈرون میں رہتا ہے اور لوگوں میں نہیں آتا کہ عمر نے میری طرف سے اسکو سلام پہنچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجھے پس پہنچا یا اس شخص نے پیغام عمر
 کا اسکو پس اویس عمر کے پاس گیا عمر نے کہ اویس تم ہی ہو کہ ہاں امیر المؤمنین کہا میرے بدن پر سفیدی تھی اور دعا کی تو نہ خدا سے اور دیر کیا
 اسنے اسکو تجھے بھر دے علی تو نہ کہ باقی رہی کچھ نہیں ہے بدن پر کہا ہاں جھوکو کہ خبر دی اسکی امیر المؤمنین کہا خبر دی مجھ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے او حکم کیا مجھ کو کہ سوال کروں میں تجھے کہ دعا کرے تو میرے لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کے لیے اور کہا حاجت میری تم سے امیر المؤمنین ہے
 کہ چھپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پھر جاؤں میں میان سے پہنچتا رہے اویس نے خود دو لوگوں میں بیان تک کہ شہید ہو روزناوند کے رواہ ابن عساکر
 اور سعید بن جبیر نے منقول ہے کہ انکی عمر بن الخطاب منبر پر تھے اور فرمایا اہل قرن پس مجھے بتھو اس قوم کے کہ اور کہا حاضر میں امیر المؤمنین
 کیا فرمانے ہو کہ انا قرن میں کوئی شخص ہے کہ نام اسکا اویس ہے کہ ایک بدھنے نے انہیں سے سنیں ہے ہم میں کوئی کہ نام اسکا اویس ہو مگر کیا ہوا کہ

نام پر کہ جگہوں میں رہتا ہر گھوڑا ایک ساتھ الف اور دھنک کو کچھ ساتھ سمیت لپک کر لے گیا تھا ہوں میں جیتا ہوں میں جاؤ تو اسکو دھڑ دھڑاتا تھا
اسکو پوچھا دیا اور کہنا کہ پتہ چلنا صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دی ہر گھوڑا تیری اور تم کا کیا ہے؟ گھوڑا کہہ کر کہ میں نے گھوڑا سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جب وہ پہنچے قوم قرن میں تو دھنک اور پادیا ریگستان میں بڑا ہوا پس پہنچا یا انکو سلام تم کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لیکن اوپر
کہ نہت دی گھوڑا امیر المومنین ابوہریرہ کی نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ اور چلے گئے جنگل میں و وقت میں اور پادیا گیا انکے چلنے
بیان کیا کہ پھر کہ حضرت علیؑ کے ایام میں پس اسے ایک سانپ اور شہید ہوئے جنگ عین میں رواہ ابن عساکر اور مصنفین جو یہ منقول ہے کہ تھے عمر بن خطاب
کہ پوچھا کرتے تھے فاطمہ اہل کوفہ کے سے بیوقوف کہ آتا تھا انکے پاس آیا بچپانے ہوئے اولیں بن عامر قرنی کو وہ کہتے تھے کہ نہیں بچپانے میں ہم اور اولیں
شخص تھے کہ ہارنے تھے کوفہ کی ایک مسجد میں اور باہرین لکھتے تھے اسے اور انکا ایک چچا کا بیٹا تھا کہ ایدا اور اکر تاجا انکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا انکا لوگوں میں
کہ اہل کوفہ سے پس لکھتے تھے کہ آیا بچپانے ہوئے اولیں بن عامر قرنی کو کما انکے چچا کے بیٹے نہ کہ ای امیر المومنین بن ہوا پس اس شخص کو اس مرتبہ کہ پوچھے کہ
پوچھو تم اور بچپانے تو تم اسکو اور وہ ایک آدمی ہر کترین دیوں میں اور وہ پھر چچا کا بیٹا ہر کترین و اسی پھر ملکہ ہوا تو انکے مقدمہ میں پھر پڑھی عمر
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتے تھے انکے حق میں اور کما جب پہنچے تو وہاں تو سلام میرا اسکو پہنچا نا پس ہو یہ امر اولیں کا پھر گم ہوا اور
باہر گیا رواہ ابوہریرہ ابن مندہ و ابن عساکر اور ایک روایت میں ابن عباس سے آیا ہے کہ کما دیر کی عمر تھی کہ نہ پوچھا احوال اولیں قرنی کے سے دیر تک
سیان تک کہ کما موسم حج میں اہل بن جو کوئی تم سے قبیلہ مراد ہے ہر گھڑا ہو پس کھڑے ہوئے وہ لوگ کہ مراد ہے تھے اور بیٹھے رہے اور لوگ پس لکھتے تھے کیا
و درمیان تھکے اولیں ہر گھڑا ایک شخص ای امیر المومنین بن بچپانے میں ہم اولیں کو ولیکن ایک بھتیجا میرا ہے کہ اسکو اولیں کہتے ہیں اور وہ نہایت
ضعیف و خوار ہے اس کے تھو جیسا پوچھے ایسے کا حال کما عمر نے وہ حرم میں ہر کما مان وہ اراک عرفہ میں ہر جزا ہا ہر اونٹ قوم کے لیے اس لیے کہ لوگ جانیں کہ
اونٹوں کا چرانے والا ہر پس ہوا ہر عمر اور علیؑ کو وہ کہہ ہوں ہر پھر روانہ ہو بیان نہ کہ اے اراک کو ناگمان دیکھا اسکو کہ کھڑا نماز پڑھتا ہوا
لگائے ہوئے ہر نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پہنچ گیا انکو عمر اور علیؑ نے کما کہ حکوتم و ہونڈتے ہیں اگر وہ ہو تو یہی شخص ہر حسین سنی اسٹ انگلی
تو سبک کیا ملا کو اور قانع ہوئے نماز سے پس سلام علیک کی عمر اور علیؑ نے اتنے پھر انھوں نے جواب سلام کا دیا کما علیکم السلام و رحمۃ اللہ اور کما عمر اور علیؑ
کہ کیا ہوئے ہر ارحمت کہ تھو خدا تعالیٰ کما انھوں نے عبد اللہ کما علی مرتضیٰ نے جانتا ہوں میں کہ جو کوئی آسمان و زمین میں ہر عبد اللہ تعالیٰ
بندہ خدا کا ہر قسم دتا ہوں میں تھو ہر پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہر نام تیرا کہ جو تیری مان لے رکھا ہے کما کیا چاہتے ہوئے نام ہر اولیں
بن مراد ہے کما عمر اور علیؑ نے کہ کھول بابیان پہلو اپنا پس کھولا اور دیکھا انھوں نے کہ ایک وہیہ سفید ہر لہندہ و ہر ہم کے پس عمر اور علیؑ نے کہ ہر ہر
اس وہیہ کو پھر کما کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ سلام کہیں تھو لے اپنے آپ کی طرف سے اور سوال کریں تھو کہ دعا کرے تو ہمارے لیے کہا
ایکے دعا میری تمام مشرق و مغرب مردوں و مسلمانوں کے لیے ہے کہ ان دونوں صاحبوں نے دعا کرو ہمارے لیے بالخصوص پس دعا کے اولیں
انکے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے پھر کما عمر نے کہ دون میں تھو کچھ اپنے بزرگ سے یا اپنی عطا سے کما دو کپڑے میرے پڑانے ہو گئے ہیں اور دونوں
باپوشین کا نٹھی گئی ہیں اور میرے پاس چار روپے ہیں جب ہر چلے گئے یہ بیلیون گا اور کما جو کوئی آرزو کرنا ہر ہفتہ کی آرزو کرنا ہر مینے کی اور جو
کوئی آرزو کرنا ہر مینے کی آرزو کرنا ہر سال بھر کی لیے حرم و آرزو ہر ہستی ہی چلی جانی ہر بعد از ان سپرد کیے قوم کو اونٹ انکے اور باہر
وہاں سے اور دیکھے نہ گئے بعد انکے رواہ ابن عساکر قرنی نار مجتہ و اللہ علم و اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرْقُ اقْوَدُ وَالْبَنَاءُ قُلُوبًا بِالْاِيْمَانِ يَمَانٍ وَالْحَبْلُ لَا يَنْفَكُ وَالْحَبْلُ لَا يَنْفَكُ وَالْحَبْلُ لَا يَنْفَكُ

ابن عساکر

کرتا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار میں نے یہ یاد دہی دے دی کہ میں نے اپنے جانب بخیرین اور وہی مراد ہر ساتھ قول آنحضرت کے نحو المشرق
تزلزلے ہوئے **فدع** یعنی مہی یا معنوی اور وہ ہندوؤں کا ہو اور غیر ہونا اہل اللہ کے کات اور **فدع** یعنی بلیات اور محبتیں کہ باعث ہوں
منفعت دین کی اور قلت دمانت کی پس میں مناسب ہر دعا برکت کی اس کے لیے ت اور زمین بخیرین اور اس کے نوح میں ظاہر ہوتا ہو سنگ شیطانی کا نقل کی
یہ بخاری نے **فدع** یعنی جماعت اور مددگار اس کے اور کما انشرف نے کہ دعا کی آنحضرت نے میں اور شام کے لیے برکت کی اس لیے کہ حکم آنحضرت کی ہدایت کی
کہ ہر اور وہ میں ہیں ہر اور جگہ رہنے اور دفن ہونے الگ کی مدینہ ہو اور وہ شام میں ہے ہر اور یہ وطن بخیرین کافی ہیں انکی فضیلت میں اور اسی سبب ہدایت
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف اور لائے خمیر معج کی واسطے تعلیم کا اور ذکر کی دعائیں بار **الفصل الثانی** فصل دوسری
عَنْ أَنَسِ بْنِ تَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَطَّرَ قَيْلَ الْيَمِّ مَقَالِ الْيَمِّمْ أَشْيَلِ
يَقْلُكُمْ وَيَكُونُ لَكُمْ نَافِعًا وَمِنْ نَافِعَاتِ الْيَمِّمْ وَاتَّيَتْهُ رَايَةُ الْيَمِّمْ وَاتَّيَتْهُ رَايَةُ الْيَمِّمْ وَاتَّيَتْهُ رَايَةُ الْيَمِّمْ
پس دعا کی اہل میں کے لیے اور کیا یا انہی متوجہ کرانگے دلون کو **فدع** یعنی طرف ہمارے کو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اس لیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تھا
اور اسی لیے اس کے بعد دعا کی برکت ملاء اور مد کے واسطے غلہ کے کہ آوے طرف ان کے میں پس کمات اور برکت دے واسطے ہر صاع ہمارے کے اور مد
ہمارے کے نقل کی تیرہویں نے **فدع** مراد ہواں دونوں سے غلہ جو ناپا جاتا ہر انہیں اور صاع نام ایک پائے کا ہر کہ انہیں فریسا ہے میں ہر کے غلہ آتا ہر
اور مد میں جو تہائی اسکا اور کما انشرف نے کہ درمیان دونوں فصلوں کے لیے دونوں حملوں کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا وایک لانا
انہی نے ہر کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ حاش تھے یہی وجہ ہوا کہ اہل مدینہ کے اہل میں کے دونوں کے متوجہ ہونے کی طرف دار البرز کے اور وہ بیت تھے اور ان کے
آنے سے زیادہ تنگی حاشیت کی تصور تھی پس دعا برکت ملاء کی کہ اہل مدینہ کے لیے تو کہ فراخی رہے وہاں کے رہنے والوں کے لیے بھی اور ان کے لیے بھی کہ وارو
ہوں وہاں پس تو تنگ ہو مقیم آنے والے کے سبب اور نہ دشوار ہوا قامت اسی کہ برکت کر آوے طرف اس کے **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ تَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُلُوُّ الشَّامِ قَدْ دَلَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَمْلِكُ إِلَّا الْيَمُّ بِالْجَمْعِ بِأَسْطَمَ أَحْضَمًا عَلَيْهِمَا
سَ وَالْأَحْمَدُ الْيَمُّ مَدِيدٌ اور روایت ہر زید بن ثابت سے کہ کما فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہر واسطے اہل شام کے عرض کیا ہے کہ میں نے
یہ یا رسول اللہ فرمایا اپنے اس لیے کہ فرشتے زمین پھیلانے ہوئے ہیں بازو اپنے زمین شام ہر اور ان کے اہل پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **فدع** واسطے نماز
کر نیچے کفر سے اور لفظ صل میں اشارہ ہوا اسی کہ مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت کے ہیں انتہی اور حضرت نے فرمایا کہ بازو پھیلانا فرشتوں کا کام یہ ہر چھا جانے
رحمت اور آفت الہی سے اہل شام پر پھیلنا یاں ہر کہ وہاں رہتے ہیں یا تمام وہاں کے رہنے والوں ہر و اللہ اعلم اور مراد ملائکہ کے بازوؤں سے مفاصل
قوامی ملک میں اور قبائل کے ہر گھر ہر مدین کے بازوؤں ہر اس لیے کہ ہر مدین کے سوا سب میں چاہا ہوا ہے کہ میں ہر میں چاہے چھو بازو کہ آنحضرت
شب حراج میں ہر مل کے دیکھے اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کے لیے ثابت کرنے چاہیں لیکن انکی کیفیت کے بیان کرنے سے باز رہنا چاہیے
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّرَ جَبَلُ نَاكِرٍ مِنْ عَصَا حَضَرٍ مَوْتٌ أَوْ مَوْتٌ حَضَرٍ
مَوْتٌ حَضَرٍ النَّاسُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَاتِلُكُمْ بِالْقَتْلِ لکھا الیہ ترمذی اور روایت ہر عبد اللہ بن عمر سے کہ کما فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہر کہ نکلے گی ایک آل حضرات کی طرف سے یا حضرات سے **فدع** یہ شک راوی ہر اور اس روایت میں لفظ
نحو کا نہیں ہر ظاہر میں لیکن مقدر ہر لیے من خواہا و زمین جانیما اور مراد آگ سے یا تو یہی آگ ہر حقیقت چنانچہ ظاہر یہی ہر اور یا مراد
اس سے نکتے ہیں اور حضرات ساتھ نہر ح ملاء اور جزم من معبرہ اور زبر اور سیم کے اور سیم کے پیش سے بھی کما ہر نام ایک شہر مذکور کا ہر

میں سے جمع کرے گی وہاں لوگوں کو اور ہانکے گی انکو کہ اپنے یا رسول اللہؐ کی فرمائے ہو چکے ہیں کیا کریں ہم اس وقت اور کہاں جاویں ہم
فرمایا آنحضرتؐ لازم ہو چکا ہوتا تھا کہ نفل کی یہ تہذیب و عارفانہ اس لیے کہ وہ سلامت رہیں گے پونچھنے لگے حبیبیا حکم کیے سے سبھا نفلت کرنے
ملا کہ رحمت کے اور اہل بیت کے گھر چکا ہو کر آگ کا کہ ہانکے گی انکو مشر کی طرف کہ ادا ہے شام ہوا اور ظاہر یہ کہ ہانکیگی انکو طرف شام کے بے
اختیارانہ کے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ بِحَقِّهِ أَنْ يَجْعَلَ لِي
فِي نَارِ النَّارِ لِي فِيهَا حِرٌّ ابْنُ آدَمَ دَرَجَةً رَدَّ إِلَيْهِ فَيُخَيَّرُ أَهْلَ الْأَرْضِ أَلَمْ يَرْضَ الْأَرْضَ مِنْكُمْ هَذَا حِرٌّ ابْنُ آدَمَ دَرَجَةً رَدَّ إِلَيْهِ فَيُخَيَّرُ أَهْلَ الْأَرْضِ
ثُمَّ رَدَّ إِلَيْهِمْ أَهْلُ الْأَرْضِ لِي فِيهَا حِرٌّ ابْنُ آدَمَ دَرَجَةً رَدَّ إِلَيْهِمْ أَهْلُ الْأَرْضِ لِي فِيهَا حِرٌّ ابْنُ آدَمَ دَرَجَةً رَدَّ إِلَيْهِمْ أَهْلُ الْأَرْضِ لِي فِيهَا حِرٌّ
وَنَقِيلُ لَهُمْ إِذَا قَالُوا لَهُ أَهْلُ الْأَرْضِ لِي فِيهَا حِرٌّ ابْنُ آدَمَ دَرَجَةً رَدَّ إِلَيْهِمْ أَهْلُ الْأَرْضِ لِي فِيهَا حِرٌّ ابْنُ آدَمَ دَرَجَةً رَدَّ إِلَيْهِمْ أَهْلُ الْأَرْضِ لِي فِيهَا حِرٌّ
یہ کہ ہوگی حیرت پیچھے حیرت کے عارفانہ اس لیے کہ یہ کہ ہوگی حیرت طہارت کے بعد حیرت کے کہ ہوئے طرف مدینہ کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد بار بار
اور بیت ہونا حیرت کا ہوا یہ حتی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہیں لفظ حدیث سے اور سیاق حدیث سے اور یہ اس اوقات میں کہ بہت ہوئے فتنے مذکور
میں اور غالب ہوئے کافر تہذیب میں اور کم رہیں گے حمایت کرنے والے دین کے اور قائم امر خدا پر دار الاسلام میں اور باقی رہیں گے شہر شام کے محسوس و محفوظ
کہ نگہبانی کریں گے اسکی لشکر اسلام کے جو غالب اور مدد کرنے والے حق کے ہوئے میان تک کہ قتال کریں گے و جاں سے پس جو کوئی چاہے کہ نگاہ رکھے اپنے دین
کو حیرت کرے ان شہروں کی طرف بعد ازاں مفصل فرمایا اس محل کہ ساتھ قول ہے کہ تپس بہترین لوگوں کا وہ ہوگا کہ حیرت کرے طرف حیرت کے
جگہ ابراہیم کے کہ شام ہو اس لیے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کے اور ایک روایت میں ساتھ اس عبارت کے آیا ہو پس بہترین اہل بیت کے وہ ہوئے
کہ بہت لازم کہ پڑ گئے ابراہیم کی حیرت کی جگہ کو لیے شام کو اور باقی رہیں گے زمین میں بدترین اہل ان کے لیے کفار و فجار پھینک دیں گے انکو زمینیں انکی
بھنی اس کے یہ ہیں کہ پھینک دیں گے بدترین لوگوں کو زمینیں انکی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے کہا شارحین نے لیے انتقال کریں گے بہترین
اہل زمین کے ان زمینوں سے کہ غالب ہوئے انہ کا فرس باقی رہیں گے ناکارہ لوگ جانشین ہوئے حیرت کرنے والوں کے واسطے رغبت کرنیکی دنیا میں اور
ڈرنیکے لڑاؤ سے اور واسطے حرص کرنیکی ان چیزوں پر کہ ہوئے انکی قسم اولاد اور مویشی وغیرہ متاع دنیا سے پس وہ سب حیرت نفسوں نے اپنا آنحضرتؐ دین اپنے
کے مانند خیر خواہ گھناونی کے ہوئے نزدیک نفسوں پاکیزہ کے اور گویا زمینیں ہزار ہوئے ان کے پس پھینک دیں گے انکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکھیا پس در رکھیا انکو مکان
رحمت اپنی سے اور محل کرامت اپنے سے مانند دور رکھنے اس شخص کے کہ گھن لکھا تاہم کسی چیز سے اہل نفرت کرتی ہاں اسے طبیعت اسکی پس اسی لیے باز رکھیا انکو لکھنے
اور بھارتیہ دیکھا انکو ساتھ دشمنان دین کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے **وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ ابْنِ آدَمَ فَتَطْلَمُ عَلَيْهِ** ولکن مکروہ رکھا اللہ تعالیٰ نے اٹھنا انکا
پس ٹھہرا رہے دیا انکو ت مکروہ رکھیں گے انکو ذات اللہ کی ملازم رہیں گے ان کے ساتھ آگ رات اور دن اور جمع کریں گے انکو ساتھ کافروں کے کہ وہ عبادت
چھٹا ہے اور بڑھاپے اپنے کے مانند سورہوں اور منبروں کے ہوئے **فَإِنَّ يَوْمَ يَكُونُ لِكُلِّ أُمَّةٍ رَافِدٌ** یہ تہذیب و عارفانہ اس لیے کہ ہانکے گی اور جمع کریں گے
انکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد ان کے کی ہوگی آیا آگ کہ بد ہوگی اس وقت ساتھ منبروں کے اور سورہوں کے مراد یا تو حقیقت اور صورت انکی ہو یا
معنی ہونے کے ساتھ ان کے تعلق ہونا ساتھ اخلاق ان کے اور نصف ہونا ساتھ صفات ان کے کہ ہاں مراد آدمی بد عوامی یا کافرین کے مانند منبر اور
سورہ کے بہت رات نگہداری کی وہ آگ ساتھ ان کے جو وقت کہ رات کریں گے وہ اور قبول کرے آگ ساتھ ان کے جو وقت کہ قبول کریں گے وہ
نفی کی یہ الوداد و فتنہ قبول کرے بہن دو پہر کے سونے کو اپنے وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور رضا حال ان کے کی ہوگی خود
بالمدن **وَعَنْ نَبِيِّ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُجِئُ الْأَمْرُ أَنَّ تَكُونُوا**

جُئُوا بِجَدِّكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَجَدَّكُمْ بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ أَيْتُ حَوْلَهُ خَزَنَةُ يَأْذِي سَوْدَةَ ابْنَةَ سَرِ كُنْتُ
 ذَلِكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسَّامِ فَأَمَّا خَزَنَةُ لَلَّوْ مِنْهَا كُتِبَ بِحَسْبِ الْيَمَانِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا لَنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ
 بِمَعْنِيكُمْ وَاسْتَقُوا مِنْ غَدْرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَرَّ جَعَلَ قَوْلَ نَبِيِّ السَّامِ وَغَدْرَهُ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَكُلُّكُمْ رَوَايَتِ هَذَا حَالَهُ كَمَا كَرَّ مَرَّ يَأْ
 أَنْفَرَتْ مَعَ الْإِسْلَامِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 أَحْكَامِ كَمَا الْإِسْلَامُ شَرِيعَتُهُ مِنْ أَوْ رَأَى شَرِيعَتَهُ مِنْ عِرَاقِ عَرَبِ بَيْنِ أَوْ رَوَّاهُ لَوْ كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 أَوْ رَوَّاهُ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 مِنْ سَعْيِ شَرِّكَ كَمَا سَعْيِ بَعْدَ مِنْ أَوْ رَأَى شَرِيعَتَهُ مِنْ عِرَاقِ عَرَبِ بَيْنِ أَوْ رَوَّاهُ لَوْ كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 نَهْ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 أَوْ رَوَّاهُ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 رَوَّاهُ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 جَاءَ لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 تَوْجَاهُ سَبَبِ نَزْعِ أَوْ خَلْفَ فَتَنَةِ الْكُفْرِ كَاتِ اسْلَافِهِ الْمَدْعُورُ وَجَلَّ مُتَكَلِّفٌ هُوَ بِسَبَبِ حَرَجِ حَقِّ امْتِيزِ كَمَا كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 أَوْ رَأَى شَرِيعَتَهُ مِنْ عِرَاقِ عَرَبِ بَيْنِ أَوْ رَوَّاهُ لَوْ كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 عَنْ شَرِّهِ بَنِي عُبَيْدٍ قَالَ كَرَّ لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدُلُّ بِكُونِ نَوَافِلِ السَّامِ وَهُمْ أَوْ يَكُونُ رَجُلًا كَلَّمَ مَاتَ دَلَّ
 أَبْدَلُ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يَسْتَفِيهِمْ الْغَيْثُ وَيَنْتَصِرُ بِهِمْ عَلَى أَعْدَائِهِ وَيَصْرِفُ عَنْ الْكَلِّ السَّامِ هُمُ الْعَذَابُ رَوَايَتِ كِي شَرِّهِ بَنِي عُبَيْدٍ
 كَمَا كَرَّ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 مَلِكُ السَّامِ كَرَّ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا كَرَّ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 سَامِ مِنْ وَجْهِ لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 كَتَبَ مِنْ كَرَّ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَرَّ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 عُلِّيٌّ فَرَّ مَرَّ يَأْ كَرَّ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 كَرَّ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ
 مَرَّ يَأْ كَرَّ مَوْجَاوِيكَار كَرَّ مَوْجَاوِيكَار وَبَارِدِينَ كَالْأَسْطَحِ بِرُكْنٍ مَوْجَاوِيكَار لِيَعْلَمَ الْإِسْلَامُ مِنْ أَوْخَلَفَ لِيَعْلَمَ حَرَامَاتِ

سنن کی واسطہ ہو اور اسے یہ کہ مطلق حکم کیا جائے کہ معاہدہ افضل من سببتین **وَعَنْ مُعَاذِیۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
یَقُولُ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ یَاۡمُرُوْنَ بِاللَّہِ لَا یُضَرُّوْنَہُمْ مِنْ خَدِّ لَہُمْ کَلَامٌ مِیْ خَالَفَہُمْ حَقٌّ یَاۡمُرُوْنَ بِاللَّہِ وَہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ
مُتَّفِقٌ عَلَیْکَ اور روایت ہو معاویہ کہ کما کہ سنابیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت جاہلیت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ
 فوعینے ساتھ امر دین اسکے کے اور احکام شریعت اسکے کے یا درکار کتاب مد کا ہو اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سے اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ
 اور غیر خواہی کہ فی اسکے خلق کی اور نام و فہم کھا جیسے کہ اشارہ کرنا ہر طرف اسکے قول اللہ تعالیٰ کے **وَلَا یُکُنْ مِنْکُمْ اُمَّةٌ تَدْعُوْا اِلٰی الْخِیْرِ**
یَاۡمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اور جیسے کہ ہونم میں سے ایک جماعت کہ بلا دین طرف بھلائی کے اور حکم کرین اچھی باتوں کا اور منع
 کرین بُری باتوں سے ترجمہ نہیں ضرر کر لیا انکو لینے اسکے دین و امر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری انکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی لینے
 نہ موافقت کرے انکی امر کی بیان تک کہ اسے حکم خدا کا لینے موت انکی اور انقضائے عہد انکا اور وہ اوپر اسی کاراچے کے ہونگے فتع لینے قائم ہو گئے
 امر خدا پر اور تائید دین پر اور اس میں اشارہ ہر طرف اسکے کہ روی زمین خالی نہیں ہوگا صلحا سے کہ ثابت ہیں اور خدا پر دور ہیں نواہی اسکے
 سے قائم ہیں امور شریعت پر برابر ہر انکے نزدیک مددگاری لوگوں کی اور مخالفت انکی اللہ اور تفسیر کیا ہر ایک شراح نے امر اللہ کو ساتھ قیامت
 لیکن اس پر اشکال آتا ہے ساتھ حدیث لا تقوم الساعة حتی لا یكون فی الارض من یقول اللہ فیہ نہیں برپا ہوگی قیامت بیان تک کہ نور زمین میں
 وہ شخص کہ کھے اللہ اور کھا ایک شراح نے کہ معنی قائم ہر امر اللہ کے یہ ہیں کہ کھنگل مارینگے ساتھ دین اسکے کے اور بعضوں کے امر ادا اس گروہ سے تعلیم کرنے والے
 حدیث اور علوم و منہج ہیں کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کریں گے اور بعضوں نے کہا کہ وہ ہیں کہ مقیم ہونگے اسلام پر ہمیشہ اور بعضوں کے احتمال ہے کہ
 مراد یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی طاقی نہیں ہوگی بالکل اگر منہیت ہوگا امر اسلام کا ایک جانب میں تو قومی ہوگا ایک اور جانب میں اور قائم ہوگا اسکی بلند
 کرنے پر ایک گروہ مسلمانوں کا اور اکثر اس پر ہیں کہ مراد غازی ہیں کہ ساتھ جہاد کرنے کے کفار سے تقویت اور تائید دین کی کرتے ہیں اور اخیر نماز میں
 اسلام کی سرحدوں کی نگہبانی کریں گے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے جو ہم با شام لینے اور وہ شام میں ہونگے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے حتیٰ یقاتل آخر
 مسیح الدجال لینے بیان تک کہ قتال کریں گے آخر انکے مسیح دجال سے یہ روایتیں دلالت کرتی ہیں اس پر کہ مراد غازی ہیں اور ظاہر عبارت حدیث سے عام
 معلوم ہوتا ہے **وَذٰکِرُ حَدِیْثُ اَکْہَرُ اَنْ مِیْنِ عِیَادِ اللہِ فِی کِتَابِ تَقْوِیَا** اور ذکر کی گئی کہ بعض اصحاب میں حدیث انس کی ان من
 عباد اللہ لو اقسام علی اللہ لا یرہ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ اَبِی سَیِّدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ**
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِثْلُ اُمَّتِیْ مِثْلُ الْمَطْرِ لَا یُرِیْ اَوَّلُہٗ خَیْرًا اَمْ اٰخِرُہٗ اَمَّا ذَا اللّٰہِ وَیَکُوْنُ اٰوِیْتُ ہُوَ اَنْسَ کَمَا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ
 حال میری امت کا مشابہہ اور حال منیر کے ہر نہیں جانا جانا کہ اول اسکا بہتر ہوا آخر اسکا اقل کی یہ ترمذی نے فصح جانا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے
 یہ سمجھا جانا ہو کہ شک اور تردد اور عدم یقین یا یمن ہے کہ اول امت بہتر ہو یا آخر امت اور حقیقت میں یہاں یہ خصوص نہیں بلکہ گناہ ہر اس سے کہ تمام امت بہتر
 جیسے کہ تمام یہ بہتر اور نافع ہو پس سمجھا جاتا ہے کہ سب برابر ہیں خیر اور نافع ہونے میں پس خیر یعنی اسم تفضیل کے نہیں ہر دین میں پس اگرچہ نصحت رکھی
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اتباع کیا انکا اور پہنچا یا بلانا انکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی انکے قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد کی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پھیلون نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اسکو اور تمام کیا اسکی بنا کو اور حکم کیا انکے ارکان کو اور بلند کیا انکے
 سنا کو اور پھیلا یا اسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اسکی نشانیاں کو اور اگر عمل اور معنی اسم تفضیل کے کرین تو بھی درست ہو سکتا ہے باعتبار تعدد
 وجہ غیرت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر برابر ہونے یا تفاضل کے وجہ متعدد مختلفہ کر اور مقرر تزدیکہ ہونے کے یہ کہ فضل کلی

ثابت ہر صاحب کے لئے اور یہ منافات نہیں رکھتا ہر ساتھ ثابت ہو فضل کے وجہ جزئیہ کر لگے اور مراد فضل کلی سے اکثر ثواب کی بابت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثابت
 ع کہا تو رشتہ کی کہ نہیں محل کی جاوگی یہ حدیث اور پردہ کے فضیلت اول کے آخر پر اسلئے کہ قرن اول فضل میں سب قرون سے بلا شک و بلا شبہ
 پھر وہ کہ قریب الگ ہیں پھر وہ کہ قریب الگ ہیں اور جو تھے میں ہمتناہ ہر راوی کی جانب سے اور نہیں مراد ہر اسے مگر نافع ہونا اسکا شریعت کے بھلا
 میں اور ایسا ہر قول قاضی کا طول و طویل لکھ کر لکھا ہر کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جانا ہر ساتھ وجود النفع کے ہر بعض میں ہونے کے بعض کے
 ایسا ہر نہیں حکم کیا جانا ہر ساتھ وجود غیرت کے ہر بعض افراد امت کے بعض کے جمیع وجود سے اسلئے کہ حیثیتیں مختلفہ الکلیات میں و لکل وجہ
 ھذا لکھا فانی نقیض الخیر است اور باوجود اسے ہر فضل مقدم کے لئے ہر اور نہیں ہر یہ مگر متلی پھلون کے لئے اشارہ کرنے کہ طرف اسے کہ دروازہ
 ابتدا کا کھلا ہوا ہر اور طلب کرنا فیض کا اسکی جناب سے متوقع ہر کہما طبعی نہ کہ تمثیل امت کی ساتھ منہج کے نہیں ہر مگر سبب ہدایت اور علم کے جیسے کہ تمثیل ہی
 آنحضرت نے منہج کو ساتھ ہدایت اور علم کے پس منقص ہوگی اہمیت مشابہت دی گئی ساتھ منہج کے ساتھ علما کے اور کا ملکی انہیں اور کامل کرنے والوں کے
 واسطے غیلانے کے پس ہمدی ہر یہ تفسیر اسکو کہ ارادہ کیا جاوے ساتھ غیر کے نفع پس نہیں لازم اتنی ہر اس مساوات پر فضیلت کے انتہی مختصر اور
 خلاصہ یہ کہ اہمیت ساری نہیں خالی ہر خیر سے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکا آنحضرت نے ساتھ قول اپنے کے ہر امت مرحومہ لیکن بنی اسکا بنی امت ہر
 بخلاف تمام امتوں کے کہ خیر مختصر ہر انکے اکلون ہی میں پھر انکے پھلون میں کہ بدل ڈالین انھوں نے کتابین اپنی اور تعریف کر ڈالا
 اس طرف کو کہ تھے اس پر اول انکے **الفصل الثالث** فصل شیری عن جعفر عن ابنہ عن جلدہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبشروا و انبشروا انما مثل امشی مثل الخیث لا یدری اخرہ خیرکم ام اولہ او کحلہ فقیہہ اطعم
 منہا فوجہ ما شتم اطعم فوجہ ما لعل اخرہا فوجا ان یکون اخرہا عرضا او اعمقہا عرقا او احسنہا حسنا کیف
 ھذلت امہ ان انا و الیہا و الیہدی و نسطہا و المسیح اخرہا و لیکن بین ذلک فیہم اخو ج لیسوا منی دکانا و انہم دکانہ و ذلک
 اور بعایت ہر امام جعفر صادق سے کہ نقل کی انھوں نے اپنے باپ سے اپنے امام باقر سے انھوں نے نقل کی امام جعفر کے دادا سے اپنے امام زین العابدین علی
 بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو و اور خوش ہو و ع مگر فرمایا اسکو تاکیدیہ کے یا ایکینا
 کے لئے اور دوسرا آخری کے لئے ترجمہ سوائے اسکے نہیں کہ حال و قصہ افراد امتا جابت میری کا مشابہ حال و قصہ منہج کے ہر اپنے مشابہ حال اور
 قصہ انواع منہج کے ہر ہر حصول منفعت کے نہیں جانا جانا کہ آخر اسکا بہرہ یا اول اسکا مانند ایک باغ کے ہر فرع او تنویع کے لئے ہر یا تنہج کے
 لئے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ مانند مثال ایک باغ و فزون والے سیون والے کے ہر مشابہت دیا گیا ساتھ اسکے دین یا متاثر شراخ اور کارخانہ اور
 انکے کے ترجمہ کہ کہلائی گئی اسکی ایک نوح اپنے نفع اٹھایا بعض اسکے سے ایک جماعت نے اکیسا سال پھر کہلائی گئی بعض و کمر اس باغ کے سے
 جماعت دوسری اکیلا اور سال نزدیک ہر کہ آخر باغ کا از روی جماعت کے اپنے جماعت آخر کے باغ سے کھایا ہو کہ چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ
 جماعتوں کا از روی چوڑائی کے اور ہو کہ گھر زیادہ از روی گہرائی کے فرع اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اور جوہم اسکا ہو
 طول نہ کہا اسلئے کہ عرض و عمق بعد طول کے ہوتا ہر پس وجود انکا مستقیم اسکا ہر ترجمہ و ربت اچھا اسکا از روی خوبی کے کیونکر ملاک ہو اپنے
 بالکل وہ امت کہ میں اول اسکے ہوں اور ہو کہ ممدی ہر میں اسکے اور ہو کہ عیسیٰ خرا کے ولیکن درمیان اسکے اپنے جو کہ ذکر کیا گیا اول اور
 اوسط اسکا کہ متصل ہر ساتھ آخر اسکے کے ایک جماعت ہوگی کچھ نہیں ہو کہ وہ مجھے اپنے میرے تابعین اور میری راہ و روش پہلو نہ میں ہوں
 ع اپنے راضی اللہ و کار انکا بلکہ میں نیز اور غیر راضی ہوں انسے سبب منق اور ظلم انکے کے ترجمہ نقل کی بہ ریشہ و کثرت و کثرت و کثرت

الْمَكْرُوفِينَ وَيَكْتُمُونَ عَنِ الشُّكْرِ وَيُعَاذِلُونَ أَهْلَ الْيَهُودِ فِي كُلِّ الشُّبُهَةِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عمار کے سے کہ حضرت ابو
 کما حدیث کی محکوم اس شخص نے کہ سنا بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نزدیک ہو کہ ہوگی حج آخر اس امت کے ایک قوم
 کہ ہوگا ثواب اُنکے لیے مانند ثواب اول اُنکے کے صحابہ میں حکم کرینگے ساتھ شرعی باتوں کے کہ پہچانا گیا ہو وجود اللہ دین میں اور منع کرینگے
 لوگوں کو خلاف شرع سے کہ وجود اسکا ناشنا اور انکار کیا گیا ہو اور لڑینگے لینے اپنے ہاتھوں یا زبانوں سے فتنہ والوں سے کہ باغی
 اور خارجی اور راضی اور نام بدعتی ہیں نقل کہیں یہ دونوں حدیثیں بھی ہے دلائل التبتہ میں وَكُنْ ابْنُ أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ قَالَ صُلِّ لِمَنْ رَأَى وَطُلِّ لِمَنْ سَمِعَ قُرْآنَ يَكُنْ لَكَ سِرٌّ وَأَمَّنْ بِي رَفَا أَخْبَدُ اور روایت ہوائی مائے
 یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش ہو جو اس شخص کو کہ دیکھا محلو یعنی اور ایمان لایا مجھ پر خوشی سات بار اس کے لیے کہ نہ دیکھا محلو اور
 ایمان لایا مجھ پر نقل کی یہ حدیث صحیح اور تین عدد سات کا سبب دوسرے کے علم پر یا سبب ثواب کے عدد مبارک تینا حج مبارک اور تین کے
 پس راوی اس حدیث میں تحریر ہے وَكُنْ ابْنُ الْحَكِيمِ نَزَّ قَالَ قَامَتْ لِي جُمُعَةٌ رُحِلَ مِنْ الصُّحُبِ ابْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مَنْ رَوَى اللَّهُ
 ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ أَحَدٌ نَكَّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مَنْ رَوَى اللَّهُ ﷻ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعْنَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَلَّفَ قَدًّا وَسَلَّمْنَا وَجَاهَنَا مَعَكَ قَالَ لَكُمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَكُفِّرُوا بِي
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْدارِمِيُّ وَكَرَمِيُّ وَزَيْدِيُّ عَنْ ابْنِ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَلَّفَ قَدًّا وَسَلَّمْنَا وَجَاهَنَا مَعَكَ
 ابن حجر نے کہا ہے کہ کما سنا ہے اسے ابی حبیہ کہ کہ ایک شخص تھا صاحب حج روایت کر رہا ہے ایک حدیث کہ سنی ہو تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہا ہاں روایت کرو نکاح میں ہے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دے مجھ کو اور لیس سات تیسیرت اور فضیلت کی لہذا چاہت کا کھایا ہے ساتھ پیغمبر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سے ساتھ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشر مشر سے ہیں پس کما ابو عبیدہ نے یعنی واسطہ التماس شکر نعمت الہی کے اور
 احسان ماننے انعام حضرت رسالت نبی ہی کے یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہے سے اسلام لانے ہم یعنی آپ کے ہاتھ پر اور جہاد کیا ہے ہمراہ آپ کے فرمایا
 انحضرت نے ہاں بہترین تم سے وہ لوگ ہیں کہ ہوئے مجھے تم سے ایمان لاؤنگے مجھ پر حالانکہ میں دیکھا محکوف معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ بہتر ہو
 تم سے اس شخصیت سے اگرچہ تم بہتر ہو گئے مسانفہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ حجت سے ترجمہ روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نے یعنی ابن حجر نے روایت
 روایت کی ابو عبیدہ کہ قول اُنکے سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتراک یعنی اور حکایت ابن حجر نے اور ابی مجہد کی نقل نہیں کی وَكُنْ مُعَاوِيَةَ
 بْنُ قُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَتَدَّ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكَ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مُصَوِّدَةً
 لَا يَغْنَمُ مِنْ خَلْفِهِمْ حَتَّى تَهْلُكَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ رَوَاهُ الدَّرِمِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 اور روایت ہے معاویہ بن قرق سے کہ نقل کی انہی باب سے فتح یعنی قرۃ بن ایاس سے کہ صحابی ہے اور معاویہ مذکور تابعی ہے عالم عامل فتیہ پیدا ہے
 اُنکی روزِ اجل کی ہوئی اور وفات اُنکی ایک سو تیروین سن میں ترجمہ کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حبوت کہ تباہ ہووین اہل الشام
 نہیں بھلائی ہوگی تم میں فتح یعنی بیٹھے کے لیے یا متوجہ ہونے کے لیے طرف اُنکے انتہی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ لکھا ہے ظاہر ہے کہ مراد یہ ہے کہ اُن
 قائم ہونگے امرا پر اغیر زمانہ میں پس جب وہ تباہ ہونگے اور یہ ہوگا حج وقت قائم ہونے قیامت کے حبوت کہ باقی نہیں رہیں گے کوئی
 کہ کہ لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ قائم نہیں ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگوں کے پس خبر نہیں ہوگی اس لیے کہ باقی نہیں رہیں گے
 اسوقت کوئی اہل خبرین سے ترجمہ اور ہمیشہ رہیں گی ایک جماعت میرزا امت میں مدد کی گئی یعنی غالب علی دین پریندہ ضرر کرے گا اُنکو

وہ نفس کہ مرد کیے انکو کہ عنایت الہی اپنے پیغمبر ہوگی بیان ملک کہ ہر باوقیامت و عینے قرب قیامت ہوا سیکہ کہ اوپر گزرجا کہ ہر کہ نہیں قائم ہوگی
قیامت اس حال میں کہ زمین میں ہوا بعد کہنے والا ترجمہ کہا ابن ربیع نے کہ اکابر محدثین سے ہر وہ جماعت صحابہ حدیث میں وضع لینے عیش
کہ حفاظ حدیث کے ہیں اور راوی ان کے اور عمل کرنے والے سنت پر کہ بیان کرنے والے ہر کتاب کے پس مراد اللہ اہل سنت و جماعت میں ترجمہ نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **وَعَنْ ابْنِ عَسَاکَرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجَاوِزْ عَنْ أَهْلِ الْخَطَاءِ**
وَالنِّسْيَانِ وَمَا اسْتَخْشَرُوا أَعْلِيَهُمْ رَدَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اس چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہیں یہ اسے نقل کی ایہ باب
اور بیعتی نے وضع جانا چاہیے کہ خطا نہ صواب کی ہر صراح میں ہر خطا نہ سہت نقیض صواب کی اور تصور و مدود و لون طح آیا ہر خطیہ نے گناہ
کے یا جو گناہ کیے قصہ کے ہو کذا فی القاموس و خطا ساتھ زبرج اور جزم تاکہ بھی جہی گناہ کے اور بعضوں کہ خطا کہتے ہیں اسوقت کہ قصد کرے
اور خطا اسوقت کہ تمہد نہ کرے اور خطی و شخص کہ قصد صواب کار کھے اور غیر صواب میں پڑ جاوے اور خطا اور وہ شخص کہ قصد کرے اس چیز کا کہ نہ کرنی
چاہیے اور کہتے ہیں اس شخص کو کہ چاہتا ہے ایک چیز کو کرنا اور ناگمان غیر اس چیز میں پڑ گیا خطا کی اور ساتھ اس شخص کے خطا مقابل عمد کے آتا ہے جیسے کہ
چاہا کہ تیرا شکار کو ناگمان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اسکو خطا یا قصد کلی کر نیکار رکھتا تھا ناگمان پانی حلق میں اتر گیا اور مراد اس شخص
میں یہی معنی ہیں اور نسیان ضد حفظ کا ہے یعنی فراموشی کے اور سو بھی معنی نسیان کے ہر بولتے ہیں کہ سہو کیا فلانے کام میں لینے نسیان کیا اس سے
اور غافل ہوا اس سے اور گیا دل اسکا اور بگا اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہ ہر کہ گناہ نہیں انہیں اور گناہگار نہیں ہوتا سبب بیک نہ یہ کہ خوا
نہیں ہوتا مطلقا اسلیئے کہ قتل خطا کے ثابت ہر ویت اور کفارہ اور بیع افکار کرنے کے ساتھ خطا کے واجب ہر قصار و شو کی اور بیع نسیان کے
واجب نہیں ہر قصار و نہ کی سبب ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہر جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ تمام کر اپنے رسول کو اسلیئے کہ نہیں کھلایا اور
مہین بٹایا ہر تحیکو مگر خدا نے اور بیع نسیان اور سہو نماز کے واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیع تلف کر ڈالنے مال لوگوں کے ساتھ سہو کے واجب
ہوتا ہر ضمان اور لفظ و ما استکر ہوا علیہ ساتھ معنیہ مجہول کے ہر لینے وہ گناہ کہ طلب کیے گئے انہیں بوجہ اکراہ لینے زبردستی کے لینے باعث ہو
انسان کو کوئی اس چیز کے کرنے پر کہ مکرور کھے وہ اسکو اور نہ ارادہ کرے اسلئے کہ نیکار اگر نہ ہو باعث ہونا اس پر ساتھ وعید کے مانند قتل کر کے
اور ضرب شدید کے اور اکراہ کے لیے بھی تفصیل ہے بیع حق العباد و حق العباد کے چنانچہ اصول کی کتابوں میں تفصیل لکھے ہوئی ہے اور باوجود
اسکے گناہ مرتفع ہوا مراد تجاوز سے یہی ہے **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أُنْتُمْ ثُمَّ قَالُوا سَبْعُونَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْثَرُهَا
عَلَى اللَّهِ تَعَالَى الرَّصِيدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْإِسْرَافِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ہر بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حمید
قتیری بصری کے سے کہ نقل کی اپنے باب سے لینے حکیم بن معاویہ سے انہیں نقل کی ہر کے دادا سے لینے معاویہ بیٹے حمید کے سے کہ انہیں سنا
آنحضرت سے کہ فرمانے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے کہ فرمایا ہے **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ** لینے تھے تم بہترین امت کے کہ ظاہر کیے گئے لوگوں
کے لیے وضع لینے تھے وہ ایسے ہی صحیح علم اللہ تعالیٰ کے اور لوح محفوظ کے یا درمیان اہل امتوں کے اور مراد تمام مومنین ہر
امت کے ہیں خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اہل امتوں بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کے ایمان میں اور زیادتی محبت کے
ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ تہر ہو نیکی کے اور نہ غفلت کے رہنا سلام سے اور مانند ان کے اور بعضوں کے کہ کہ مخصوص ہر بیچ

علماء اور شہداء اور صالحین کے اور بڑی عظمت تمامہ کاملہ مخصوصہ ہے اور ہنوں نے کہا کہ مراد مہاجرین اور متخصیص کی ظاہر نہیں ہے اور حق یہ ہے کہ عام ہر ترجمہ فرمایا انحضرت نے تم پر کرتے ہوئے امتوں کو کہ تم بہترین اُنکے اور بہت گرامی قدر اُنکے ہو اسد کے نزدیک نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے و فصح ع مراد عدد دسترسے تکثیر ہے نہ محدود اور یہ عدد یعنی تکثیر بہت آتا ہے یا کہ شراستین جو بڑی بڑی گندی ہیں وہ مراد ہیں اور مراد ساتھ اتام کے ختم ہونے جیسے کہ پیغمبر تھامے خاتم النبیین اور سردار رسولوں کے ہیں تم بھی خاتم امتوں کے اور اکرم اور اتم اُنکے ہو اور ذکر کیا لغوی نے ساتھ سند اپنے کے بطریق مرفوع کے قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ حُرْمَتٌ عَلَى الْإِنْسَانِ كَلِمَةٍ حَتَّى أَذْخِلَهَا وَحُرْمَتٌ عَلَى الْإِنْسَانِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أَمْسِيَّةٌ یعنی فرمایا انحضرت نے کہ بلاشبہ جنت حرام ہے سب انبیاء پر بیان تک داخل ہونے میں انہیں اور حرام ہوئی جنت سب امتوں پر بیان تک داخل ہو جنت میں امت میری اور یہ اشارہ ہر طرف حسن خاتمہ کے کہ نبی حسن بدادہ جیسے کہ اشارہ کیا طرف اس کے حق بجانب ہے اِنَّ الَّذِي سَبَقَتْ لَيْسَ مِنَّا الْحُسَيْنِ پس ہم آخر میں پیدائش میں اور اول میں رہے میں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلَى رِجْلَيْهِ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ قِيَمُوا الصَّالِحَاتُ فَبَشِّرُوا بِتَزْوِيلِ الْبَرَكَاتِ وَالتَّخَيُّرَاتِ اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کے کہ شعر اور ختم اور تمام اور تکمیل کے ہر عنایت اور کرم ختم کرنے والے کے سے یعنی اسد تعالیٰ کے سے ہے اور حدیث پہلی کہ ان اسد تجاوز عن امتی الخطاء والنسيان بھی مناسب ہر واسطے عذر کرنے کے اس خبر سے کہ واقع ہوئی ہر قسم خطا اور سہو و نسیان سے خَلَّمَ اللّٰهُ لَنَا الْحُسَيْنِ فَجَاوَدْنَا مَا وَقَعَ مِنَ السُّهُوِّ وَالنَّسْيَانِ بِحُرْمَتِيْهِ اَجْرَ اَلرَّحْمٰنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى اِلَهٍ وَاَصْحَابِهِ ذُو الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ اتنی جانا چاہیے کہ مشکوٰۃ کی شرحوں میں تو مشکوٰۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہے اور بعض نسخوں میں عبارت بھی لکھی ہے

مَقَالَ مَقَالَ الْكِتَابِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهُ وَاسْتَمَّ عَلَيْهِ بِعَمَلِهِ وَقَعَ الْفَلَاحُ مِنْ جَمِيعِ الْاَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَمْصَانِ عَيْنِ دُرٍّ يَزِيدُ الْهَوَالِ شَوْالِ سَنَةِ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَسَبْعًا اَنْ يَحْمَدَ اللّٰهُ وَحُسْنِ تَوْفِيقِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ پھر کیا مصنف کتاب مشکوٰۃ کے نے قدر وافی کرے اسد اسکی سعی کی اور تمام کرے اس پر نعمتیں اپنی واقع ہوئی و نعمت جمع کرنے حدیثوں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے آخر دن مجہد رضائے نزدیک دیکھنے ہلال شوال کے سات سو تیسویں برس میں ساتھ محمد اللہ کے اور نیک توفیق اسکی کے سب سے لغوی واسطے اسد کے کہ بالئے والا عالموں کا ہے اور دعو اور سلام اور محمد کے اور آل اُنکے کے اور اصحاب اُنکے کے اور تابعون اُنکے کے اور فریق اُنکے کے سب پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ**

تمام ہوا یہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار تعالیٰ کے اے مولے میرے کیا بعید ہر تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرماوے اور تر عاجز ضعیف و نحیف کی نقیصات اور بھول چوک سے درگزر فرماوے اور مجھ کو اور میرے استاد اور مان باپ کو نور قیامت کے بخشدے اور لیل فرماوے یا رب العالمین مگر یہ کہ بھی عرض ہے کہ مجھ شرمسار کو اور میرے استاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میرے مان باپ اور سب مسلمانوں کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستارے کا طور ہمارے حال پر نشان بال پر ہو اللہم اِنِّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ خَلَدَ النَّارَ اللّٰهُمَّ كَذَبْ لَنَا ذُنُوبًا اَلَا حَقَرْنَا وَلَا هَمَّ اَلَا قَرَجْنَا وَلَا دُنْيَا اَلَا قَضَيْتَهَا وَلَا حَاجَةَ مِنْ حُلَايِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَلَا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ

إِنَّا سَأَلْنَاكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْنَاكَ مِنْهُ نَيْتُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّدُكَ مِنْ شَيْءٍ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَهْيُكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
بَيْتُ الزُّكَايَا تَوَامِلُ شَاهِ بُفْرَا مَدْرِي بِكَ سَوْجُودُ مَرْغَانِ حَرَمٍ وَحُرْمَتِ جَاكِرٍ م. **نظم** الرُّحْمَى خَفِيٍّ مِنْ كُلِّ حَسِيٍّ بِجَاوِ الْمُصْطَفَى
مَنْ الْجَمِيعِ وَهَدِيٍّ فِي مَدِينَتِهِ شَرَّارٍ بِرِيَايَمَانٍ وَدَقِيقٍ بِالْبَيْتِجِ النَّهَابِ لَنَا مِنْ أَدَا جِنَا وَذَرَّ يَتِينَا
مَنْ أَعْبَيْنَ وَلَحْمِنَا لِمُتَّقِينَ أَيْمَانُ اللَّهِ ثُمَّ صَلَّى وَسَلَّمَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَآصِحَابِهِ
وَأَمْرٍ بِكَيْدِهِ دَبَّارَتِهِ وَسَلَامُ اللَّهِ لَهُمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

خاتمه

بعد حمد خداے جل و علا وقت خواجہ دوسرا وقت آل اطوار و محبت، اصحاب کبار پیر و ان ملت حنیفہ اور تہذیب ان شریعت شریفہ کو فرمودہ و یابا کہ کتاب افادات انتساب مفید خاص و عام مشکوٰۃ شریف مصنفہ محمد ابن عبد اللہ خطیب کا ترجمہ مظاہر حق نام۔ الحق یہ وہ کتاب نایاب ہو کہ نہ مختلف ہو نہ تریف کی نہ آرزو مند ہو تو صیغہ کی اگر اسکو رہنماے مسالک صدق و یقین کہنے تو بجا ہو اور اگر بادی المسلمین اور معین المؤمنین کے نام سے اسکو تعبیر کیجیے تو راہی اول حضرت مولانا محمد اسحق مہاجر رحمہ اللہ نے کہ اُنکے فضائل طافا ہرنی انظر من الشمس اور کمالات باطنی ابر من الشمس بین مشکوٰۃ شریف کے بین السطور میں ترجمہ اردو و سلیس فرمایا اور ایک عمدہ شان انجام کو سپونچایا۔ اسکے بعد قانع بنیاد و شرک و بدعت رافع آنا کفر و ضلالت سر آمد علمائے متقدمین سرخیل کلامے متاخرین کو توارق فرق علم اشعہ بارقہ حلم و واقف اسرار فروع و مہول آئینہ تحقیقت نمائے منقول و معقول مولوی قطب الدین خان صاحب مغفور دہلوی شاگرد و ممتاز بالا غار حضرت مولانا مسبوق الاول و صاف و محمود الاخلاق اعنی جناب محمد اسحق صاحب نے ترجمہ کو اس حدیث سے جدا کیا اور ہر باب میں بقدر ضرورت مسائل فقہ کو کتب معتبرہ سے اقتباس کر کے مع دیگر فوائد موقع بموقع اضافہ کیا لیکن مؤلف ممدوح نے آخر کتاب میں ترجمہ نام صحابی راوی حدیث اور ترجمہ نام کتاب ماخذ حدیث بنظر اختصار قلم انداز فرما کر جلد سوم میں اسکا اشارہ کیا اور عالم با عمل فاضل بے بدل گرد کشائے طرہ شاہد وجود آئینہ عکس نمائے چہرہ شہود علم ادب میں کامل بلاغت میں سحبان وائل مولوی محمد حسین صاحب نے باجائز مؤلف اس کی کو سبھی پورا کیا۔ مطبع علم مطلع آقاے نامدار برگزیدہ اعصار قدردان فضل امرنی ملکا متکمن چار بالمش عزت و برتری مسند آراے اور نگ حشمت و سروری ممدوح اصاغر و اکابر روزگار جناب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودہ اخبار واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج مین باہ فروری ۱۲۸۶ مطابق ماہ ربیع الآخر ۱۲۸۶ بار و دوم طبع بعیت مزید ہوئی خداے عز و جل کے فضل و کرم اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے لطفت اتم سے یہ کتاب قابل دید ہوئی۔

